دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

تقلید 7
احتیاط، اجتہاد اور تقلید 7
تقلید کے شرائط 9
اجتہاد و اعلمیت کااثبات اور فتویٰ حاصل کرنے کے طریقے 11
تقلید بدلنا 13
میت کی تقلیدپر باقی رھنا 14
تقلید کے متفرقہ مسائل 17
مرجعیت و راہبری 18
ولایت فقیہ اور حکم حاکم 19
طہا رت 22
پانی کے احکام 22
بیت الخلاء کے احکام 25
وضو کے احکام 27
اسمائے باری تعالیٰ اور آیات الٰہی کو مس کرنا 33
غسل جنابت کے احکام 36
باطل غسل پر مترتب ہونے والے احکام 40
تیمّم کے احکام 42
عورتوں کے احکام 45
میت کے احکام 47
نجاسات کے احکام 53
نشہ آور چیزیں 58
وسوسہ اور اس کا علاج 60
کافر کے احکام 62
احکام نماز 66
اہمیت اور شرائط نماز 66
اوقات نماز 68
قبلہ کے احکام 71
نماز کی جگہ کے احکام 72
مسجد کے احکام 75
دیگر مذہبی مقامات کے احکام 80
نماز گزار کالباس 81
سونے چاندی کا استعمال 83
اذان و اقامت 85
قرأت اور اس کے احکام 87
ذکرنماز 91
سجدہ اور اس کے احکام 92
مبطلات نماز 94
جواب سلام کے احکام 96
شکیات نماز 97

قضا نماز 99
ماں باپ کی قضا نمازیں.. 102
نماز جماعت 104
اس امام جماعت کا حکم کہ جس کی قرائت صحیح نہیں ہے.. 109
معذور کی امامت 110
نماز جماعت میں عورتوں کی شرکت 111
اہل سنت کی اقتداء.. 112
نماز جمعہ 113
نماز عیدین.. 117
نماز مسافر 118
جس شخص کا پیشہ یا پیشے کا مقدمہ سفر ہو 119
طلبہ کا حکم.. 121
قصد مسافرت اور دس دن کی نیت.. 123
حد ترخص 126
سفر معصیت.. 127
احکام وطن.. 128
بیوی بچوں کی تابعیت.. 132
بڑے شہروں کے احکام 133
نماز اجارہ.. 134
نماز آیات.. 135
نوافل 137
نماز کے متفرق احکام 138
احکام روزہ 140
حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے احکام 142
بیماری اور ڈاکٹر کی طرف سے ممانعت 143
مبطلات روزہ.. 145
حالت جنابت پر باقی ر ھنا 147
استمناء.. 149
روزے کو باطل کرنے والی چیزوں کے احکام.. 151
روزہ کا کفارہ اور اس کی مقدار 153
روزوں کی قضا 155
روزہ کے متفرق احکام 158
رؤیت ہلال 160
کتاب خمس.. 163
ہبہ ، ہدیہ ، بینک سے ملنے والا انعام ، مہر اور وراثت.. 163
قرض، تنخواہ، انشورنس اور پنشن 166
گھر، گاڑیوں وغیرہ اور اراضی کی فروخت.. 169
دفینہ ، معدنیات اور وہ حلال مال جو حرام سے مخلوط ہوجائے 171
اخراجات(موؤنہ).. 173

دست گردانی اور خمس کا غیر خمس کے ساتھ مخلوط ہونا 177
سرمایہ 180
خمس کے حساب کا طریقہ 186
مالی سال کا تعین 189
ولی امر خمس 191
سادات اور ان کی طرف انتساب 192
خمس کے مصارف، اجازہ، ہدیہ اور حوزہ علمیہ کا وظیفہ 193
خمس کے متفرق مسائل 196
انفال 198
جہاد 200
امر بالمعروف و نہی عن المنکر 201
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے واجب ہونے کے شرائط 201
امربالمعروف اور نہی عن المنکر کا طریقہ 204
امر بالمعروف اورنہی عن المنکرکے متفرقہ مسائل 206
حرام معاملات 209
نجس اشیاء کا کاروبار 209
واجب کاموں پر اجرت لینا 213
شطرنج اور آلات قمار 214
شطرنج 214
آلاتِ قمار 215
موسیقی اور غنا 217
رقص 224
تالی بجانا 226
نامحرم کی تصویر اور فلم 227
ڈش ا نٹینا 232
تھیٹر اور سینما 234
مصوری اور مجسمہ سازی 235
جادو، شعبدہ بازی اور روح و جن کا حاضر کرنا 237
ہپنا ٹزم 238
قسمت آزمائی 239
رشوت 240
مأمورخرید و فروخت 242
طبی مسائل 244
حمل روکنا 244
اسقاطِ حمل 246
مصنوعی حمل 248
تبدیلی جنس 250
لاش کو چیرنا پھاڑنا اور اعضا کی پیوند کاری 251
طباعت کے متفرق مسائل 254

ختنہ 256
میڈیکل کی تعلیم 257
تعلیم و تعلم اور ان کے آداب.. 259
حق طباعت ، تالیف اور ہنر 262
غیر مسلموں کے ساتھ تجارت.. 264
ظالم حکومت میں کام کرنا 266
لباس کے احکام.. 267
مغربی ثقافت کی پیروی.. 269
کفار کی مشابہت اور انکی ثقافت کی ترویج.. 269
ہجرت کرنا اور سیاسی پناہ لینا 271
جاسوسی، چغلخوری اور اسرار کا فاش کرنا 272
سگریٹ نوشی اور نشہ آور اشیاء کا استعمال.. 274
داڑھی مونڈنا 276
محفل گناہ میں شرکت کرنا 278
دعا لکھنا اور استخارہ 280
دینی رسومات کا احیاء 282
عزاداری کی رسومات.. 282
ایام عید اور ولادت.. 286
ذخیرہ اندوزی اور اسراف.. 287
تجارت و معاملات 288
شرائطِ عقد 288
خرید ار اور فروخت کرنے والے کے شرائط.. 289
بیع فضولی.. 290
اولیاء تصرّف.. 292
خرید و فروخت میں شے اور اسکے عوض کے شرائط.. 299
عقد کے ضمن میں شرط.. 302
خرید و فروخت کے متفرق احکام 304
احکام خیارات.. 307
۱۔ خیار مجلس.. 307
2۔ خیار عیب.. 308
3۔ خیار تاخیر 309
4۔ خیار شرط.. 310
5۔ خیار رؤیت 311
6۔ خیار غبن.. 312
7۔ بیع خیاری (بیع شرط).. 314
۸ ۔ شرط کی مخالفت کرنے کا خیار.. 315
خیارات کے متفرق احکام.. 317
مبیع (بیچی گئی چیز) کے توابع 319
مبیع کو سپرد کرنا اور قیمت ادا کرنا 320

نقد اورادھار خرید و فروخت ... 322
بیع سَلَفْ ... 323
سونے چاندی اور کرنسی کی خرید و فروخت ... 324
تجارت کے متفرقہ مسائل ... 326
سود کے احکام ... 328
حق شفعہ ... 331
اجارہ ... 333
اجارہ کے مسائل ... 333
پگڑی کے احکام ... 339
ضمانت ... 343
رہن ... 344
شراکت ... 346
دین و قرض ... 352
صلح ... 358
وکالت ... 361
حوالہ کے احکام ... 365
صدقہ ... 366
عاریہ اور ودیعہ ... 367
وصیّت ... 368
غصب ... 379
بالغ ہونے کے علائم اور حَجر ... 381
مضاربہ ... 383
بینک ... 387
بینک کے احکام ... 387
بینک کے انعامات ... 394
بینک کی ملازمت ... 395
چیک کے احکام ... 396
بیمہ (انشورنس) ... 397
سرکاری اموال ... 398
سرکاری اداروں میں ملازمت ... 401
سرکاری قوانین ... 403
اتاق بازرگانی ... 404
مالیات اور ٹیکس ... 406
وقف ... 407
وقف کے احکام ... 407
متولی وقف کے شرائط ... 408
عین موقوفہ کے شرائط ... 413
موقوف علیہ کے شرائط ... 414
وقف کی عبارات ... 415

احکام وقف. 416
حبس کے احکام. 428
وقف کا بیچنا اور اسے تبدیل کرنا 429
قبرستان کے احکام. 433

احتیاط، اجتہاد اور تقلید

س۱: کیا تقلید صرف عقلی مسئلہ ہے یا اسکے ثبوت پر شرعی ادلہ بھی ہیں ؟

ج: تقلید کے ثبوت پر شرعی ادلہ ہیں اور عقل کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ جو شخص خود احکام دین سے آگاہ نہیں ہے وہ مجتہد جامع الشرائط کی طرف رجوع کرے۔

س۲: آپ کے نزدیک احتیاط پر عمل کرنا بہتر ہے یا تقلید بہتر ہے؟

ج: چونکہ احتیاط پر عمل کرنا اسکے موارد اور کیفیت احتیاط کو جاننے پر موقوف ہے اور اس پر زیادہ وقت خرچ ہوتاہے لہذا انسان کیلئے احکام دین میں جامع الشرائط مجتہد کی تقلید کرنا بہتر ہے۔

س۳: احکام شرعیہ میں فقہا کے فتاویٰ کے لحاظ سے دائرہ احتیاط کی حدود کہاں تک ہیں ؟اور کیا سابق فقہاء کے فتاویٰ کی رعایت کرنا بھی ضروری ہے ؟

ج: موارد احتیاط میں احتیاط کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام فقہی احتمالات کی اس طریقے سے رعایت کی جائے کہ انسان کو اپنے بری الذمہ ہونے کا اطمینان ہوجائے۔

س٤: جلد ہی میری بیٹی بالغ ہونے والی ہے اور اس وقت اسے مرجع تقلید کا انتخاب کرنا ہو گا لیکن مسئلہ تقلید کا ادراک اس کیلئے مشکل ہے آپ فرمائیے اس سلسلہ میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: اگر اس سلسلے میں وہ خود اپنی شرعی ذمہ داری کو نہیں سمجھ سکتی تو آپ کیلئے اسکی راہنمائی کرنا ضروری ہے ۔

س٥: فقہا کے درمیان مشہور ہے کہ احکام کے موضوعات کی تشخیص مکلف کی ذمہ داری ہے اورمجتہد کی ذمہ داری صرف حکم کو بیان کرنا ہے لیکن اسکے باوجود مجتہدین بہت سے موارد میں موضوعات احکام کو بھی بیان کرتے ہیں تو کیا موضوع کے سلسلے میں بھی مجتہد کی پیروی کرنا ضروری ہے ؟

ج: موضوع کی تشخیص مکلف کا کام ہے لہذا اس سلسلے میں مجتہد کی تشخیص کی پیروی کرنا واجب نہیں ہے مگر یہ کہ اس تشخیص سے انسان کو اطمینان ہوجائے یا موضوع ایسا ہو کہ جس کی تشخیص کیلئے اجتہاد اور استنباط کی ضرورت ہے۔

س٦: کیا اپنی ضرورت والے شرعی مسائل کے سیکھنے میں کوتاہی کرنے والا گناہگار ہے ؟

ج:اگر شرعی مسائل کا نہ سیکھنا کسی واجب کے چھوٹ جانے یا فعل حرام کے ارتکاب کا سبب بنے تو گناہگار ہے ۔

س ۷: دینی مسائل سے کم واقفیت رکھنے والے افراد سے بعض اوقات جب انکی تقلید کے بارے میں پوچھا جاتاہے تو کہتے ہیں ہم نہیں جانتے یا کہتے ہیں ہم فلاں مجتہد کی تقلید کرتے ہیں جبکہ عملاً وہ لوگ اپنے آپ کو اس مجتہد کی توضیح المسائل کے پڑھنے اوراسکے فتاویٰ پر عمل کرنے کا پابند نہیں سمجھتے ایسے لوگوں کے اعمال کا حکم کیا ہے؟

ج: اگر انکے اعمال احتیاط، واقع یا اس مجتہد کے فتاویٰ کے مطابق ہوں جس کی تقلید ان پر واجب تھی تو صحیح ہیں

س۸: اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جن مسائل میں اعلم مجتہد احتیاطِ واجب کا قائل ہے ان میں اس کے بعد والے اعلم کی طرف رجوع کرسکتے ہیں اب اگر اس کے بعد والا اعلم بھی اس مسئلہ میں احتیاطِ واجب کا قائل ہو تو کیا ہم اس مسئلے میں ان دونوں سے بعد والے اعلم کی طرف رجوع کرسکتے ہیں ؟ اور اگر تیسرا بھی اس بات کا قائل ہو تو کیا ہم ان سے بعد والے اعلم کی طرف رجوع کرسکتے ہیں اور اسی طرح ... اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیے؟

ج: جس مسئلہ میں اعلم مجتہد کا فتویٰ نہیں ہے اس میں اس مجتہد کی طرف رجوع کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے جس کا واضح فتویٰ موجود ہو اور وہ احتیاط کا قائل نہ ہو البتہ رجوع کرنے میں ترتیب کا خیال کرنا ضروری ہے یعنی پہلے اپنے مرجع کے بعد والے اعلم کی طرف رجوع کرے پھر اسکے بعد والے اعلم کی طرف اور پھر اسکے بعد والے اعلم کی طرف اور پھر...

تقلید کے شرائط

س۹: کیا ایسے مجتہد کی تقلید جائز ہے جس نے مرجعیت کے منصب کو نہ سنبھالا ہو اور نہ ہی اس کی توضیح المسائل موجود ہو؟

ج: مجتہد جامع الشرائط کی تقلید کی صحت کیلئے شرط نہیں ہے کہ اس نے منصب مرجعیت کو سنبھال رکھا ہو اور نہ ہی یہ شرط ہے کہ اسکی توضیح المسائل موجود ہو لذا جو مکلف اس کی تقلید کرنا چاہتاہے، اگر اس کے لیے یہ ثابت ہوجائے کہ وہ جامع الشرائط مجتہد ہے تو اس کی تقلید کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س۱۰: کیا مکلف اس مجتہد کی تقلید کرسکتاہے جو فقہ کے کسی ایک باب مثلاً نماز یا روزہ میں درجہ اجتہاد پر فائز ہے ؟

ج: ایسے مجتہد (مجتہد متجزی) کا فتویٰ خود اس کے لئے حجت ہے لیکن دوسروں کے لئے اس کی تقلید کرنے میں اشکال ہے اگر چہ اس کا جائز ہونا بعید نہیں ہے۔

س۱۱: کیا دوسرے ملکوں کے ان فقہاء کی تقلید جائز ہے ؟ جن تک رسائی ممکن نہیں ہے ۔

ج: شرعی مسائل میں جامع الشرائط مجتہد کی تقلید میں یہ شرط نہیں ہے کہ مجتہد مقلد کا ہم وطن ہو یا اس کے شہر کا رہنے والا ہو۔

س۱۲: مجتہد اور مرجع تقلیدمیں جو عدالت لازم ہے کیا وہ کم یا زیادہ ہونے کے اعتبار سے اس عدالت سے مختلف ہے جو امام جماعت کے لئے ضروری ہے ؟

ج: منصب مرجعیت کی اہمیت اور حساسیت کے پیش نظر مرجع تقلید میں احتیاط واجب کی بناپر عدالت کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ وہ اپنے سرکش نفس پر مسلط ہو اور دنیا کا حریص نہ ہو۔

س۱۳: یہ جو کہاجاتاہے کہ ایسے مجتہد کی تقلید کرنا ضروری ہے جو عادل ہو تو اس عادل سے کون شخص مراد ہے ؟

ج: عادل سے مراد وہ شخص ہے جو اس حد تک پر ہیزگار ہو کہ جان بوجھ کر گناہ کا ارتکاب نہ کرتاہو۔

س١٤: کیا زمان و مکان کے حالات سے واقف ہونا اجتہاد کی شرائط میں سے ہے ؟

ج: ممکن ہے بعض مسائل میں اس کا دخل ہو۔

س۱۵: امام خمینی کے فتویٰ کے مطابق مرجع تقلید کے لئے واجب ہے کہ وہ احکام عبادات و معاملات کا علم رکھنے کے علاوہ سیاسی، اقتصادی، فوجی ، سماجی اور قیادت و رہبری کے امور سے بھی آگاہ ہو پہلے ہم امام خمینی کے مقلد تھے اور ان کی رحلت کے بعد بعض علماء کی راہنمائی اور خود اپنی تشخیص کی بناء پر آپ کی تقلید کا فیصلہ کیا تا کہ یوں قیادت اور مرجعیت کو جمع کر پائیں اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

ج: مرجع تقلید کی صلاحیت کی شرائط تحریر الوسیلہ اور مسائل کی دیگر کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مرقوم ہیں اور قابل تقلید شخص کی تشخیص خود مقلد کا کام ہے ۔

س١٦: کیا مرجع تقلید کا اعلم ہونا شرط ہے یا نہیں ؟ نیز اعلمیت کا معیار کیا ہے ؟

ج: جن مسائل میں مجتہد اعلم کے فتاویٰ دیگر مجتہدین کے فتاویٰ سے مختلف ہوں ان میں احتیاط یہ ہے کہ اعلم کی تقلید کی جائے اور اعلمیت کا معیار یہ ہے کہ وہ دوسرے مجتہدین کی نسبت احکام خدا کے سمجھنے اور الٰہی فرائض کو ان کی دلیلوں سے استنباط کرنے میں زیادہ مہارت رکھتاہو۔ نیز

احکام شرعی کے موضوعات کی تشخیص میں جس حد تک زمانے کے حالات کا دخل ہے اور جس حد تک یہ فقہی نظر قائم کرنے میں مؤثر ہیں ان سے دوسروں کی نسبت زیادہ آگاہ ہو۔

س١٧: اگر اعلم مجتہد میں تقلید کے لئے لازمی شرائط کے موجود نہ ہونے کا احتمال ہو چنانچہ کوئی شخص غیر اعلم کی تقلید کرلے تو کیا اس شخص کی تقلید باطل ہے؟

ج: صرف اس احتمال کی وجہ سے کہ اعلم میں ضروری شرائط موجود نہیں ہیں ، بنابر احتیاط واجب اختلافی مسائل میں غیر اعلم کی تقلید جائز نہیں ہے ۔

س١٨: اگر ثابت ہوجائے کہ بعض فقہاء مختلف مسائل میں اعلم ہیں یعنی ان میں سے ہر ایک خاص مسائل میں اعلم ہو تو کیا مختلف احکام میں ان مختلف فقہاء کی تقلید کی جاسکتی ہے ؟

ج: مختلف مسائل میں متعدد مراجع کی تقلید کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ اگر معلوم ہوجائے کہ یہ مجتہد اِن خاص مسائل میں اعلم ہے اور وہ مجتہد دوسرے خاص مسائل میں اعلم ہے اور ان مسائل میں ان کے فتاویٰ دیگر مجتہدین کے فتاویٰ سے مختلف ہوں تو بنابر احتیاط مختلف مسائل میں متعدد فقہا کی تقلید کرنا ضروری ہے ۔

س١٩: کیا اعلم کے ہوتے ہوئے غیر اعلم کی تقلید جائز ہے ؟

ج: جن مسائل میں غیر اعلم کے فتاویٰ اعلم کے فتاویٰ سے مختلف نہ ہوں ان میں غیر اعلم کی طرف رجوع کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س٢٠: مرجع تقلید میں اعلمیت کی شرط کے سلسلے میں آپ کی رائے کیا ہے ؟نیز اسکی دلیل کیا ہے ؟

ج: اگر جامع الشرائط فقہاء متعدد ہوں اور ان کے فتاویٰ مختلف ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اعلم کی تقلید کی جائے مگر جب علم ہو کہ اعلم کا فتویٰ احتیاط کے مخالف اور غیر اعلم کا فتویٰ احتیاط کے موافق ہے ۔ اور تقلیدِ اعلم کے ضروری ہونے کی دلیل سیرۂ عقلاء اور حکم عقل ہے کیونکہ مقلد کو اعلم کے فتاویٰ کے قابل اعتبار ہونے کا یقین ہے جبکہ غیر اعلم کے فتاویٰ کے سلسلے میں صرف احتمال ہے

س٢١: کس مجتہد کی تقلید کرنا ضروری ہے ؟

ج: ایسے مجتہد کی تقلید کرنا واجب ہے کہ جس میں فتویٰ دینے اور مرجعیت کی شرائط موجود ہوں اور بنابر احتیاط اعلم ہو۔

س٢٢: کیا ابتدا سے میت کی تقلید کی جاسکتی ہے ؟

ج: ابتدائی تقلید میں ضروری ہے کہ زندہ اور اعلم مجتہد کی تقلید کے سلسلے میں احتیاط کو ترک نہ کیا جائے۔

س٢٣: کیا ابتدا میں مردہ مجتہد کی تقلید (اس سلسلے میں) زندہ مجتہد کی تقلید پر موقوف ہے ؟

ج: مردہ مجتہد کی ابتدا میں تقلید یا اسکی تقلید پر باقی رہنا ضروری ہے کہ اس مسئلے میں زندہ اور اعلم مجتہد کی تقلید کی بناپر ہو۔

اجتہاد اور اعلمیت کے اثبات نیز فتاویٰ حاصل کرنے کے طریقے

س۲٤: دو عادل افراد کی گواہی کے ذریعے کسی مجتہد کی صلاحیتِ مرجعیت ثابت ہوجانے کے بعد آیا اس سلسلے میں دیگر افراد سے تحقیق کرنا بھی ضروری ہے ؟

ج: تقلید کے جواز کیلئے ایسے دو افراد کی گواہی کافی ہے جو عادل اور صلاحیتِ مرجعیت کے سلسلے میں باخبر ہوں اور کسی دوسرے سے مزید تحقیق کی ضرورت نہیں ہے ۔

س۲۵: مرجع کے انتخاب اورا سکے فتاویٰ حاصل کرنے کے طریقے کیا ہیں ؟

ج: مرجع تقلید کے اجتہاد اور اسکی اعلمیت کو مندرجہ ذیل طریقوں سے معلوم کیا جاسکتاہے۔
خود اسکی آزمائش کے ذریعے
یا انکا یقین حاصل کرلینے کے ساتھ اگر چہ یہ یقین ایسی شہرت سے حاصل ہوجو مفید یقین ہے
یا انکا اطمینان حاصل کرلینے کے ذریعے
یا دو باخبر اور عادل افراد کی گواہی کے ذریعے
اور فتاویٰ کو مندرجہ ذیل طریقوں سے حاصل کیا جاسکتاہے۔

۱) خود مجتہد سے سنے
۲) دو یا ایک عادل شخص سے سنے
۳) ایک قابل اطمینان شخص سے سنے
٤) مجتہدکی مسائل والی کتاب میں دیکھ لے بشرطیکہ اغلاط سے محفوظ ہو

س۲٦:کیا مرجع کے انتخاب کیلئے کسی کو وکیل بنایا جاسکتاہے جیسے بیٹا باپ کو یا شاگرد استاد کو وکیل بنادے ؟

ج: اگر وکالت سے مراد جامع الشرائط مجتہد کے بارے میں تحقیق اور جستجو کو باپ، استاد یا مربی و غیرہ کے سپرد کرنا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر انکے قول سے یقین یا اطمینان حاصل ہوجائے یا اس میں گواہی دینے کے شرائط موجود ہوں تو شرعی لحاظ سے انکا قول قابل اعتبار ہے ۔

س۲۷: میں نے کئی مجتہدین سے اعلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا فلاں شخص کی طرف رجوع کرنے سے انسان بری الذمہ ہے تو کیا میں ان کی بات پر اعتماد کرسکتا ہوں جبکہ خود مجھے اس شخص کی اعلمیت کے بارے میں معلوم نہیں ہے یا مجھے اس بارے میں شک ہے یا اسکے اعلم نہ ہونے کا اطمینان ہے کیونکہ ایسے دیگر افراد بھی موجود ہیں جنکی اعلمیت کے بارے میں ایسی ہی شہادت موجود ہے۔

ج: اگر کسی جامع الشرائط مجتہد کی اعلمیت پر شرعی شہادت قائم ہوجائے تو وہ اس وقت تک قابل اعتبار ہے جب تک اسکے مخالف کوئی دوسری شرعی شہادت نہ آجائے اگر چہ اس سے یقین یا اطمینان حاصل نہ بھی ہو اور اس شرعی شہادت کے مخالف کسی اور شرعی شہادت کے بارے میں جستجو اور اسکے عدم وجود کا علم حاصل کرنا ضروری نہیں ہے۔

س۲۸: جس شخص کے پاس فتاویٰ بیان کرنے کیلئے مجتہد کی اجازت نہیں ہے اور بعض مقامات پر احکام کے بیان کرنے اور فتاویٰ کے نقل کرنے میں غلطی کا بھی مرتکب ہوا ہو کیا ایسا شخص فتاویٰ اور احکام شرعی کے بیان کرنے کی ذمہ داری اٹھا سکتاہے ؟ نیز اگر یہ شخص توضیح المسائل سے احکام کو بیان کرے تو ہماری ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: مجتہد کا فتویٰ نقل کرنے اور شرعی احکام بیان کرنے کے لئے اجازت شرط نہیں ہے لیکن جو شخص خطا کا مرتکب ہوتاہے اس کے لئے مسائل کو بیان کرنے کی ذمہ داری اٹھانا جائز نہیں ہے اور اگر کسی مسئلہ کے بیان کرنے میں اس سے غلطی ہوجائے اور بعد میں اسے پتا چل جائے تو اس پر واجب ہے کہ سننے والے کو اس غلطی سے آگاہ کرے بہر حال سننے والے کے لیے ، مسئلہ بیان کرنے والے کی بات پر اس وقت تک عمل کرنا جائز نہیں ہے جب تک اسے اس کے قول کی صحت کا اطمینان حاصل نہ ہوجائے۔

تقلید بدلنا

س۲۹: ہم نے میت کی تقلید پر باقی رہنے کے لئے اب تک غیر اعلم کی اجازت پر عمل کیا تھا، پس اگر اس سلسلہ میں اعلم کی اجازت شرط ہے تو کیا اس صورت میں اعلم کی طرف رجوع کرنا اور مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہنے کے لئے اس سے اجازت لینا واجب ہے ؟

ج: اگر اس مسئلہ میں غیر اعلم کا فتویٰ، اعلم کے فتوے کے موافق ہو تو غیر اعلم کے فتویٰ کے مطابق عمل کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اس صورت میں اعلم کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہے

س۳۰: کیا امام خمینی کے کسی فتویٰ سے عدول کرنے کے بعد اس مجتہد کے فتویٰ کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے کہ جس سے میں نے مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہنے کیلئے اجازت لے رکھی تھی یا دیگر مجتہدین کے فتاویٰ پر بھی عمل کیا جاسکتاہے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ اسی مجتہد کے فتاویٰ کی طرف رجوع کیا جائے مگر یہ کہ کوئی دوسرا زندہ مجتہد اس سے اعلم ہو اور جس مسئلے میں یہ عدول کررہاہے اس میں اس کا فتویٰ پہلے مجتہد کے فتویٰ کے مخالف ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ اعلم مجتہد کی طرف رجوع کیا جائے۔

س۳۱: کیا مرجع تقلید کو بدلنا جائز ہے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک زندہ مجتہد کی تقلید سے دوسرے زندہ مجتہد کی تقلید کی طرف عدول نہ کیا جائے مگر یہ کہ وہ دوسرا اعلم ہو یا اسکی اعلمیت کا احتمال ہو۔

س۳۲: میں شرعی احکام کا پابند جو ان ہوں اور ماضی میں سن بلوغ تک پہنچنے سے پہلے امام خمینی (رہ) کا مقلد تھا لیکن یہ تقلید کسی شرعی شہادت کی بنیاد پر نہیں تھی بلکہ اس بنیاد پر تھی کہ امام خمینی (رہ) کی تقلید بری الذمہ ہونے کا سبب ہے ۔ کچھ مدت کے بعد میں نے ایک اور مرجع کی تقلید کرلی جبکہ یہ عدول بھی صحیح نہیں تھا اور اس مرجع کے فوت ہوجانے کے بعد میں نے آپ کی طرف رجوع کرلیا براہ کرم بتائیے میری اس مرجع کی تقلید اور اس دوران میں نے جو اعمال انجام دیئے ہیں انکا کیا حکم ہے ؟اور میری حالیہ ذمہ داری کیا ہے؟

ج: جو اعمال آپ نے امام خمینی کے فتاویٰ کے مطابق انجام دیئے ہیں وہ توصحیح ہیں چاہے یہ امام کی زندگی میں انجام پائے ہوں یا انکی وفات کے بعد انکی تقلید پر باقی رہتے ہوئے انجام پائے ہوں۔ رہے وہ اعمال جو آپ نے شرعی معیار سے ہٹ کر کسی مجتہد کی تقلید کرتے ہوئے انجام دیئے اگر وہ اس مجتہد کے فتاویٰ کے مطابق ہوں جسکی اِس وقت آپ کیلئے تقلید کرنا ضروری ہے تو وہ بھی صحیح اور بری الذمہ ہونے کا موجب ہیں ورنہ انکی قضا آپ پر واجب ہے ۔اور اس وقت آپ کو اختیار ہے چاہیں تو امام خمینی کی تقلید پر باقی رہیں اور چاہیں تو اسکی تقلید کرلیں جسے آپ شرعی معیار کے مطابق لائق تقلید سمجھتے ہیں ۔

میت کی تقلید پر باقی رہنا

س۳۳: ایک شخص نے امام خمینی کی وفات کے بعد کسی مجتہد کی تقلید کی اور اب وہ دوبارہ امام خمینی کی تقلید کرنا چاہتاہے ، کیا ایسا کرسکتاہے؟

ج: زندہ جامع الشرائط مجتہد کی تقلید سے مردہ مجتہد کی تقلید کی طرف رجوع کرنا بنابر احتیاط ، جائز نہیں ہے ، ہاں اگر عدول کے وقت وہ زندہ مجتہد، جامع الشرائط نہیں تھا تو اس کی طرف عدول شروع سے ہی باطل تھا لذا اب اسے اختیار ہے کہ امام خمینی کی تقلید پر باقی رہے یا ایسے زندہ مجتہد کی طرف عدول کرلے جس کی تقلید جائز ہے۔

س٣٤: میں اما م خمینی کی حیات میں ہی بالغ ہوگیا تھا اور بعض احکام میں ان کی تقلید کرتا تھا، لیکن مسئلہ تقلید میرے لئے زیادہ واضح نہیں تھا، اب میری ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اگر آپ امام خمینی کی زندگی میں اپنے عبادی اور غیر عبادی اعمال میں ان کے فتاویٰ کے مطابق عمل کرتے رہے اور عملاً انہیں کے مقلد تھے اگر چہ بعض احکام میں ہی تو آپ کے لئے تمام مسائل میں ان کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے۔

س۳٥: اگر مردہ مجتہد اعلم ہو تو اس کی تقلید پر باقی رہنے کا حکم کیا ہے ؟

ج: مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہنا ہر حال میں جائز ہے لیکن سزاوار یہ ہے کہ میت کے اعلم ہونے کی صورت میں احتیاطاً اسی کی تقلید پر باقی رہا جائے۔

س٣٦: کیا مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہنے کے لئے اعلم سے اجازت لینا ضروری ہے یا کسی بھی مجتہد سے اجازت لی جاسکتی ہے ؟

: اگر تقلید میت پر باقی رہنے کے جواز کے سلسلے میں سب فقہا کا اتفاق ہو تو اعلم سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے ۔

س۳۷: ایک شخص نے امام خمینی کی تقلید کی تھی اور ان کی وفات کے بعد اس نے بعض مسائل میں ایک دوسرے مجتہد کی تقلید کرلی ، پھر اس مجتہد کا انتقال ہوگیا، اب اس شخص کا فریضہ کیا ہے ؟

ج: جن مسائل میں اس نے امام خمینی کی تقلید سے عدول نہیں کیا تھا ان میں امام کی تقلید پر باقی رہ سکتاہے اور جن مسائل میں اس نے دوسرے مجتہد کی طرف عدول کرلیا تھا، ان میں اسے اختیار ہے کہ اسی کی تقلید پر باقی رہے یا زندہ مجتہد کی طرف رجوع کرلے۔

س۳۸: امام خمینی کے انتقال کے بعد میرا خیال یہ تھا کہ ان کے فتویٰ کے مطابق میت کی تقلید پر باقی رہنا جائز نہیں ہے لہذا میں نے زندہ مجتہد کی تقلید کرلی، کیا اب دوبارہ میرے لئے امام خمینی کی تقلید کی طرف رجوع کرنا جائز ہے؟

ج: جن مسائل میں آپ امام خمینی کی تقلید سے زندہ مجتہد کی طرف عدول کرچکے ہیں بنا بر احتیاط ان میں امام خمینی کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ زندہ مجتہد کا فتویٰ یہ ہو کہ مردہ مجتہد اعلم ہو تو اس کی تقلید پر باقی رہنا واجب ہے اور آپ کے نزدیک امام خمینی ، زندہ مجتہد کی بہ نسبت اعلم ہوں تو ایسی صورت میں آپ پر امام خمینی کی تقلید پر باقی رہنا واجب ہے ۔

س۳۹: کیا میرے لئے کسی مسئلہ میں کبھی مجتہدِ میت اور کبھی زندہ اعلم مجتہد کی طرف رجوع کرنا جائز ہے ، جبکہ اس مسئلہ میں دونوں کا فتویٰ مختلف ہو؟

ج: جب تک زندہ مجتہد کی طرف عدول نہ کیا ہو میت کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے ، لیکن میت سے زندہ مجتہد کی طرف عدول کرلینے کے بعد بنابر احتیاط دوبارہ میت کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں ہے ۔

س٤٠: کیا امام خمینی کے مقلدین اور ان لوگوں کے لئے جو ان کی تقلید پر باقی رہنا چاہتے ہیں ، زندہ مراجع میں سے کسی ایک سے اجازت لینا ضروری ہے یا اس مسئلے میں اکثر مراجع عظام و علمائے اعلام کا تقلید میت پر باقی رہنے کے جواز پر اتفاق ہی کافی ہے ؟

ج: اگرمردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہنے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہو تو اس کی بناپر امام خمینی کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے اور اس سلسلہ میں کسی خاص مجتہد کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

س٤١: جس مسئلہ پر مقلد نے مردہ مجتہد کی حیات میں عمل کیا تھا یا نہیں کیا تھا اس میں میت کی تقلید پرباقی رہنے کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

ج: تمام مسائل میں میت کی تقلید پر باقی رہنا جائز اور کافی ہے چاہے مرجع کی حیات میں ان پر عمل کیا ہو یا نہ ۔

س٤٢: بنابر ایں کہ میت کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے کیا وہ لوگ بھی میت کی تقلید پر باقی رہ سکتے ہیں جو مجتھد کی حیات میں بالغ نہیں ہوئے تھے مگر اسکے فتوؤں پر عمل کرتے تھے؟

ج: اگر نابالغ نے جامع الشرائط مجتہد کی صحیح طریقے سے تقلید کی ہو تو اس مجتہد کے فوت ہوجانے کے بعد اسکی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے۔

س٤٣: ہم امام خمینی کے مقلد ہیں اور ان کی وفات کے بعد بھی ان کی تقلید پر باقی ہیں لیکن اب جبکہ ملت مسلمہ کو عالمی استکبار کا سامنا ہے ہمیں نئے نئے شرعی مسائل در پیش ہوتے ہیں ایسے میں آپ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں ، لہذا ہم آپ کی تقلید کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیا ایسا کرسکتے ہیں؟

ج: آپ کے لئے امام خمینی (طاب ثراہ) کی تقلید پر باقی رہنا جائز ہے فی الحال ان کی تقلید سے عدول کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر بعض نئے مسائل میں حکم شرعی معلوم کرنے کی ضرورت پیش آئے تو ہمارے دفتر سے خط و کتابت کرکے معلوم کرسکتے ہیں۔

س٤٤: اس مقلد کا فریضہ کیا ہے جو ایک مجتہد کی تقلید میں ہو اور اس کے لئے دوسرے مرجع کی اعلمیت ثابت ہوجائے؟

ج: احتیاط کی بنا پر واجب ہے کہ جن مسائل میں اسکے مرجع کے فتاویٰ اعلم مرجع کے فتاویٰ سے مختلف ہیں ان میں اعلم کی طرف عدول کرے۔

س٤٥:
١۔ کس صورت میں مقلد اپنے مرجع سے عدول کرسکتاہے؟
٢۔ اگر اعلم کے فتاویٰ زمانہ کے مطابق نہ ہوں یا ان پر عمل بہت دشوار ہو تو کیا غیر اعلم کی طرف رجوع کیا جاسکتاہے؟

ج:
1. بنابر احوط زندہ مرجع تقلید سے دوسرے مجتہد کی طرف عدول کرنا جائز نہیں ہے ہاں اگر دوسرا مرجع اس پہلے مرجع سے اعلم ہو اور کسی مسئلہ میں اس کا فتویٰ پہلے مرجع کے فتویٰ کے مخالف ہو تو کرسکتاہے۔
2. صرف اس گمان کی وجہ سے کہ اسکے مرجع تقلید کے فتاویٰ زمانہ اور اس کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہیں یا فقط اس وجہ سے کہ اس کے فتاویٰ پر عمل دشوار ہے ، اعلم سے کسی دوسرے مجتہد کی

طرف عدول کرنا جائز نہیں ہے ۔

تقلید کے متفرقہ مسائل

س٤٦:جاہل مقصر سے کیا مراد ہے ؟

ج: جاہل مقصر وہ ہے جو اپنی جہالت کی طرف متوجہ ہو اور اس کو دور کرنے کے ممکنہ طریقے بھی جانتاہو،لیکن احکام شرعیہ کے سیکھنے میں کوتاہی کرے۔

س٤٧:جاہل قاصر کون ہے ؟

ج: جاہل قاصر وہ ہے جو اپنی جہالت سے بالکل آگاہ نہ ہو یا اپنے جہل کو دور کرنے کااسکے پاس کوئی طریقہ نہ ہو۔

س٤٨: احتیاط واجب کا کیا مطلب ہے ؟

ج: اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی عمل کے انجام یا ترک کا وجوب احتیاط کی بناپر ہے ۔

س٤٩: کیا بعض فتاویٰ میں موجود یہ عبارت " اس میں اشکال ہے " کام کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہے؟

ج: موقع و محل کی مناسبت سے اس کے معنی مختلف ہیں اگر کسی کام کے جواز میں اشکال ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے انجام دینا حرام ہے ۔

س٥٠: مندرجہ ذیل تعبیرات فتاویٰ ہیں یا احتیاط؟
اس میں اشکال ہے ۔ یہ مشکل ہے ۔ یہ اشکال سے خالی نہیں ہے ۔اس میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

ج: آخری تعبیر کے علاوہ کہ جو فتوی ہے ، باقی سب احتیاط ہیں۔

س٥١: عدم جواز اور حرام میں کیا فرق ہے؟

ج: مقام عمل میں دونوں کے درمیان فرق نہیں ہے۔

مرجعیت و راہبری

س۵۲: اگر سماجی ، سیاسی اور ثقافتی مسائل میں ولی فقیہ اور دوسرے مرجع تقلید کے فتاویٰ مختلف ہوں تو ایسے کاموں میں مسلمانوں کا شرعی فریضہ کیا ہے ؟ اور کیا کوئی ایسا معیار ہے کہ جس کی بنیاد پر ولی فقیہ کی طرف سے جاری ہونے والے احکام اور مراجع تقلید کے صادر کردہ احکام کے درمیان امتیاز کیا جاسکے ؟ مثلا اگر موسیقی کے مسئلہ میں مرجع تقلید اور ولی فقیہ کا فتوی مختلف ہو تو کس کی پیروی واجب اور کافی ہے بطور کلی حکومتی احکام جن میں ولی فقیہ کی رائے مرجع تقلید کے فتوی پر ترجیح رکھتی ہے کونسے ہیں ؟

ج: اسلامی ملک کے چلانے اور مسلمانوں کے عمومی مسائل کے بارے میں ولی فقیہ کی رائے کی اطاعت ضروری ہے اور خالصۃً انفرادی مسائل میں ہر شخص اپنے مرجع تقلید کی پیروی کرے۔

س۵۳: جیسا کہ آپ کو معلوم ہے علم اصول فقہ میں " اجتہاد متجزی" کے عنوان سے ایک مسئلہ کے بارے میں بحث کی جاتی ہے، کیا امام خمینی کا مرجعیت کو قیادت سے جدا کرنا اجتہاد متجزی کو عملی جامہ پہنانے کی جانب ایک قدم ہے ؟

ج: ولی فقیہ کی قیادت اور مرجعیت تقلید کے الگ الگ ہوجانے کا ، اجتہاد میں تجزی کے مسئلہ سے کوئی ربط نہیں ہے ۔

س ٥٤: اگر ولی فقیہ ظالم کفار سے جنگ یا جہاد کا اعلان کرے اور میرا مرجع تقلید مجھے جنگ میں شریک ہونے کی اجازت نہ دے تو کیا میں اپنے مرجع کی رائے پر عمل کرنے کا پابند ہوں یا نہیں ؟

ج: اسلامی معاشرے کے عمومی مسائل کہ جن میں حملہ آور کفار اور طاغوتوں کے خلاف اسلام اور مسلمانوں کا دفاع بھی شامل ہے ـمیں ولی فقیہ کے حکم کی اطاعت واجب ہے ۔

س ٥٥: ولی فقیہ کا حکم یا فتویٰ کس حد تک قابل عمل ہے ؟ اور اگر یہ مرجع اعلم کی رائے کے خلاف ہو تو ان دونوں میں سے کس پر عمل کیا جائے اور کس کو ترجیح دی جائے ؟

ج: ولی فقیہ کے حکم کا اتباع تمام لوگوں پر واجب ہے اور مرجع تقلید کا فتویٰ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

ولایت فقیہ اور حکم حاکم

س ٥٦ : مفہوم و مصدا ق کے اعتبار سے ولایت فقیہ کا اعتقاد کیا عقلی امر ہے یا شرعی؟

ج: ولایت فقیہ کہ جس کا مطلب ، دین سے آگاہ عادل فقیہ کی حکومت ہے حکم شرعی تعبدی ہے کہ جس کی تائید، عقل بھی کرتی ہے اور اس کے مصداق کی تعیین کے لئے عقلائی طریقہ موجود ہے کہ جس کو اسلامی جمہوریہ ایران کے دستور میں بیان کیا گیا ہے۔

س ٥٧: اگر ولی فقیہ ، اسلام اور مسلمانوں کے مفاد عامہ کے پیش نظر ، شریعت کے کسی حکم کے خلاف حکم دے تو کیا احکام شرعیہ کو تبدیل کیا جاسکتاہے یا ان پر عمل کرنے سے روکا جاسکتاہے؟

ج: اس مسئلہ کے موارد مختلف ہیں ۔

س ٥٨: اسلامی نظام حکومت میں ذرائع ابلاغ کا کس کے زیر نظر ہونا ضروری ہے ولی فقیہ کے ، حوزہ علمیہ کے یا کسی اور ادارے کے ؟

ج: واجب ہے کہ ذرائع ابلاغ، ولی امر مسلمین کے زیر فرمان اورا س کی سرپرستی میں ہوں اور ضروری ہے کہ ان سے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت ، گرانقدر الہی معارف کی نشر و اشاعت، اسلامی معاشرے کی مشکلات کے حل ، مسلمانوں کی فکری ترقی ، ان کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے اور ان کے درمیان اخوت و برادری کی روح کو فروغ دینے اور اس طرح کے دیگر امور کی انجام دہی کیلئے استفادہ کیا جائے۔

س٥٩: کیا اس شخص کو حقیقی مسلمان سمجھا جائیگا جو فقیہ کی ولایت مطلقہ پر اعتقاد نہ رکھتاہو؟

ج: غیبت امام زمان (عج) کے زمانہ میں اجتہاد یاتقلید کی بناپر فقیہ کی ولایت مطلقہ پر اعتقاد نہ رکھنا ،ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا باعث نہیں ہے۔

س ٦٠: کیا ولی فقیہ کوایسی ولایت حاصل ہے کہ جس کی بنیاد پر وہ مفاد عامہ یا کسی بھی وجہ سے دینی احکام کو منسوخ کرسکتا ہے؟

ج: رسول اعظم (صلوات اللہ علیہ و علیٰ آلہ) کی وفات کے بعد شریعت اسلامیہ کے احکام کی منسوخی کا کوئی امکان نہیں ہے اورموضوع کا بدل جانا، کسی ضرورت یا مجبوری کا پیش آجانا یا کسی حکم شرعی کے نفاذ میں کسی وقتی رکاوٹ کا وجود میں آجانا نسخ کے زمرے میں نہیں آتا ۔

س ٦١: ان لوگوں کے متعلق ہماری ذمہ داری کیا ہے جو عادل فقیہ کی ولایت کو صرف امور حسبیہ تک محدود سمجھتے ہیں اور ان کے بعض نمائندے ، اس نظریہ کی ترویج بھی کرتے ہیں ؟

ج: ہر عصر و زمانہ میں اسلامی معاشرے کی قیادت اور اسکے سماجی امور کو چلانے کے لئے ولایت فقیہ ، مذہب حقہ اثنا عشری کا ایک رکن رہی ہے اور اس کی جڑیں خود امامت سے ملتی ہیں لیکن اگر کوئی شخص برہان و استدلال کی بنیاد پر نظریہ ولایت فقیہ کا قائل نہ ہو تو وہ معذور ہے ، لیکن اس کے لئے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اور اختلاف پھیلانا جائز نہیں ہے ۔

س ٦٢: کیا ولی فقیہ کے اوامر پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے یا صرف اس کے مقلدین کا فریضہ ہے ؟ نیز کیا اس مرجع کے مقلدین پر جو ولایت مطلقہ کا معتقد نہ ہو ،ولی فقیہ کی اطاعت واجب ہے یا نہیں ؟

ج: مذہب شیعہ کی بنیاد پر ولی فقیہ کے حکومتی اوامر کی اطاعت اور اس کے امر و نہی کے سامنے سر

تسلیم خم کرنا تمام مسلمانوں ، یہاں تک کہ دیگر فقہائے عظام پر بھی واجب ہے چہ جائیکہ ان کے مقلدین پر ! اورہم سمجھتے ہیں ولایت فقیہ پر اعتقاد کو اسلام اور ائمہ معصومین کی ولایت پر اعتقاد سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔

س ٦٣: لفظ "ولایت مطلقہ" رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کے زمانے میں اس معنی میں استعمال ہوتا تھا کہ اگر آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کسی شخص کو کسی بھی چیز کا حکم دیں تو اس کا بجالانا اس پر واجب تھا خواہ وہ کتنا ہی دشوار کام ہو، مثلاً اگر نبی کریم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کسی شخص کو خودکشی کا حکم دیں تو اس پر خودکشی کرنا واجب ہے اب سؤال یہ ہے کہ کیا آج بھی ولایت مطلقہ سے یہی مراد ہے ؟ اس بات کو مدنظرکھتے ہوئے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) معصوم تھے اور اس زمانہ میں کوئی ولی معصوم نہیں ہے ؟

ج: جامع الشرائط فقیہ کی ولایت مطلقہ سے مراد یہ ہے کہ دین اسلام جو آسمانی مذاہب میں سے آخری اور قیامت کے دن تک باقی رہنے والا دین ہے، وہ حکومت کرنے والا اور معاشرے کے امور کی دیکھ بھال کرنے والا دین ہے ، پس اسلامی معاشرے کے تمام طبقات کے لئے ایک ولی امر، حاکم شرع اور قائد کاہونا ضروری ہے جو اسلام اور مسلمانوں کو دشمنوں کے شر سے بچائے، اسلامی نظام کا محافظ ہو ، معاشرے میں عدل قائم کرے ، طاقتور کو کمزور پر ظلم کرنے سے باز رکھے اور معاشرے کے ثقافتی ، سیاسی اور سماجی امور کی ترقی کے لئے وسائل فراہم کرے ۔ یہ کام: ہوسکتاہے مرحلہ اجرا میں بعض اشخاص کی خواہشات، ان کے مفادات اور آزادی سے ٹکراتاہو لہذا حاکم مسلمین پر واجب ہے کہ شرعی معیار کے مطابق راہبری والی عظیم ذمہ داری سنبھالنے کے بعد ہر ضروری موقع پر اسلامی فقہ کی بنیاد پر موقف اختیار کرے اور ضروری احکام صادر کرے اور اسلام و مسلمین کے مفاد عامہ سے متعلق امور میں ولی فقیہ کے اختیارات اور تصمیمات معاشرے کے دیگر افراد کے اختیارات اور تصمیمات پر مقدم ہیں یہ ولایت مطلقہ کی مختصر سی وضاحت ہے۔

س ٦٤: جس طرح مردہ مجتہدکی تقلید پر باقی رہنے کیلئے فقہا کے فتوے کے مطابق زندہ مجتہد کی اجازت کی ضرورت ہے ، کیا اسی طرح مرحوم ولی فقیہ کی طرف سے صادر ہونے والے حکومتی شرعی احکام اور اوامر پر عمل کے سلسلے میں بھی زندہ رہبر کی اجازت درکار ہے یا وہ خود بخود باقی ہیں ؟

ج: ولی فقیہ کی طرف سے صادر ہونے والے حکومتی احکام اور (اشخاص کی) تقرریاں اگر محدود مدت کے لئے نہ ہوں تو خودبخود باقی رہیں گی، مگر یہ کہ نیاولی فقیہ مصلحت کی بنا پرانہیں منسوخ کردے۔

س ٦٥: کیا اسلامی جمہوریہ ایران میں زندگی گزارنے والے اس فقیہ پر کہ جو ولی فقیہ کی ولایت مطلقہ کا قائل نہیں ہے ولی فقیہ کے احکام کی اطاعت کرنا واجب ہے ؟ اور اگر وہ ولی فقیہ کے حکم کی مخالفت کرے تو کیا اسے فاسق سمجھا جائے گا ؟ اورجو مجتہد فقیہ کی ولایت مطلقہ کا اعتقاد تو رکھتاہو، لیکن اس منصب کے لئے اپنی ذات کو زیادہ مناسب سمجھتاہو اگر وہ ولی فقیہ کے احکام کی خلاف ورزی کرے تو کیا اسے فاسق سمجھا جائے گا؟

ج: ہر مکلف پر واجب ہے کہ وہ ولی فقیہ کے حکومتی احکامات کی اطاعت کرے ، چاہے وہ فقیہ ہی کیوں نہ ہو اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ خود کو اس منصب کا زیادہ حقدار سمجھتے ہوئے ولی فقیہ کے احکام کی خلاف ورزی کرے ۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب موجودہ ولی فقیہ نے ولایت کے منصب کو اس کے مروجہ قانونی طریقہ کے مطابق حاصل کیا ہو ورنہ مسئلہ بالکل مختلف ہوجائیگا۔

س ٦٦: کیا جامع الشرائط مجتہد کو زمانہ غیبت میں حدود جاری کرنے پر ولایت حاصل ہے ؟

ج: زمانۂ غیبت میں بھی حدود کا جاری کرناواجب ہے اور اس کی ولایت صرف ولی فقیہ سے مخصوص ہے

س ٦٧: ولایت فقیہ کا مسئلہ تقلیدی ہے یا اعتقادی؟ اور اس شخص کا حکم کیا ہے جو اس کا اعتقاد نہیں رکھتا؟

ج: ولایت فقیہ کا سرچشمہ ، امامت و ولایت ہے جو اصول مذہب میں سے ہے البتہ ولایت فقیہ سے مربوط احکام کا استنباط بھی دیگر فقہی احکام کی طرح ، شرعی دلیلوں سے کیا جاتاہے اور اگر کوئی شخص استدلال و برہان کے ذریعہ، ولایت فقیہ کو قبول نہ کرنے کے نظریہ تک پہنچ جائے تو وہ معذور ہے ۔

س68: یہ سوال چونکہ ایران کے ساتھ مختص تھا اس لیے اردو ترجمہ میں اسے حذف کردیا گیا ہے۔

س ٦٩: نمائندہ ولی فقیہ اپنی نمائندگی والے اختیارات کی حدود میں جو احکام صادر کرتاہے، کیا ان کی اطاعت واجب ہے ؟

ج: اگر اس کے احکام ان اختیارات کی حدود میں صادر ہوئے ہوں جو اسے ولی فقیہ کی طرف سے تفویض کئے گئے ہیں ، تو ان کی مخالفت جائز نہیں ہے۔

پانی کے احکام

س ۷۰: بغیر کسی پریشر کے نیچے کی طرف بہنے والے قلیل پانی کا نچلا حصہ ، اگر نجاست سے مل جائے تو کیا اس پانی کا اوپر والا حصہ ، پاک رہے گا ؟

ج: ایسے پانی کا اوپر والا حصہ پاک ہے بشرطیکہ اس پر اوپر سے نیچے کی جانب بہنا صادق آئے ۔

س ۷۱: کیا نجس کپڑے کو جاری یا کر پانی سے دھونے کی صورت میں نچوڑنا واجب ہے یا نہیں بلکہ نجاست کے دور ہوجانے کے بعد جب اسکے تمام حصوں تک پانی پہنچ جائے تو وہ پاک ہوجائے گا؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ اسے نچوڑا یا جھٹکا جائے ۔

س ۷۲:نجس کپڑے کو کر یا جاری پانی سے پاک کرنے کیلئے کیا پانی سے باہر نکال کر نچوڑنا ضروری ہے یا پانی کے اندر ہی نچوڑ لینا کافی ہے ۔

ج: پانی کے اندر ہی نچوڑ لینا یا جھٹک لینا کافی ہے ۔

س ۷۳: اگر نجس قالین یا بڑی دری کو اس ٹونٹی کے پانی سے دھویا جائے جو شہر کو پانی سپلائی کرنے والے بڑے منبع سے متصل ہے تو کیا صرف نجس جگہ تک پانی کے پہنچ جانے سے وہ پاک ہوجائیں گے یا ان سے دھوون (غسالہ) کا جدا کرنا بھی ضروری ہے ؟

ج: اس پانی کے ساتھ پاک کرنے کی صورت میں دھوون کا جدا کرنا شرط نہیں ہے بلکہ جب پانی نجس مقام تک پہنچ جائے تو نجاست کے دور ہو جانے اور پانی کے قالین کے ساتھ اتصال کے وقت قالین پر ہاتھ پھیر کر پانی (غسالہ) کو اپنی جگہ سے حرکت دینے کے بعد قالین پاک ہو جائے گا۔

س ۷۴: جو پانی بذات خود گاڑھاہے اس سے وضو اور غسل کرنے کا حکم کیا ہے ؟ جیسے سمندر کا پانی جو نمکیات کی فراوانی کی وجہ سے گاڑھا ہوچکاہے یا ارومیہ کی جھیل کا پانی یا اس سے بھی زیادہ گاڑھاپانی؟

ج: پانی کا صرف نمکیات کی وجہ سے گاڑھاہونا، اسے خالص پانی کے دائرے سے خارج نہیں کرتا اور خالص پانی کے شرعی احکام کے مرتب ہونے کا معیار یہ ہے کہ اسے عرف عام میں خالص پانی کہا جائے۔

س ۷۵: کیا پانی پر کر کا حکم اس وقت لگے گا جب اس کے کر ہونے کا علم ہو یا صرف کر پر بنارکھ لینا ہی کافی ہے؟ (جیسے ٹرین و غیرہ کی ٹینکیوں میں موجود پانی) ۔

ج: اگر یہ ثابت ہوجائے کہ پہلے وہ کر تھا، تو اس کے کر ہونے پر بنا رکھنا جائز ہے ۔

س ۷۶: امام خمینی کی توضیح المسائل (مسئلہ نمبر ۱۴۷) میں آیاہے " نجاست و طہارت کے بارے میں ممیز بچے کی بات پر اس وقت تک اعتبار نہیں کیا جائیگا جب تک وہ بالغ نہ ہوجائے" اس فتویٰ کی پابندی بڑی مشقت کا باعث ہے مثلاً اس کا لازمہ یہ ہے کہ جب تک بچہ ۱۵ سال کا نہیں ہوجاتا والدین کے لئے ضروری ہے کہ اس کے رفع حاجت کے بعد خود اس کی طہارت کرائیں ایسے میں ہماری شرعی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: جو بچہ سن بلوغ کے قریب ہے اس کی بات اس سلسلہ میںقابل اعتبار ہے ۔

س ۷۷: بعض اوقات پانی میں ایسا مواد ملاتے ہیں جس سے پانی کارنگ دودھ جیسا ہوجاتاہے کیا یہ پانی مضاف ہوجائے گا ؟ اور اس سے وضو اور طہارت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

ج: اس پانی پر مضاف پانی کا حکم جاری نہیں ہوگا۔

س ۷۸: پاک کرنے کے لحاظ سے کر اور جاری پانی میں کیا فرق ہے ؟

ج: دونوںمیں کوئی فرق نہیں ہے ۔

س ۷۹: اگر نمکین پانی کو ابالا جائے تو کیا اس کی بھاپ سے حاصل ہونے والے پانی سے وضو کرنا صحیح ہے ؟

ج: اگر اس پر مطلق پانی کا نام صدق کرے تو اس پرآب مطلق کے احکام جاری ہوں گے ۔

س ۸۰: پاؤں یاجوتے کا تلوا پاک کرنے کے لئے پندرہ قدم چلنا شرط ہے ، تو کیا عین نجاست کے زائل ہونے کے بعد اتنا چلنا ضروری ہے یا عین نجاست کے ہوتے ہوئے بھی پندرہ قدم چلنا کافی ہے ؟ اور اگر پندرہ قدم چلنے سے عین نجاست زائل ہوجائے تو کیا پاؤں یاجوتے کا تلوا پاک ہوجائے گا؟۔

ج: جس شخص کے پاؤں یاجوتے کا تلوا زمین پر چلنے کی وجہ سے نجس ہوا ہو اگر وہ پاک اور خشک زمین پر تقریبا دس قدم چلے تو اسکے پاؤں یاجوتے کا تلوا پاک ہوجائیگابشرطیکہ ان پر لگی نجاست دور ہوجائے۔

س ۸۱: کیا تارکول یا اسفالٹ سے بنی ہوئی سڑک پرچلنے سے پاؤں یا جوتے کا تلوا پاک ہوجاتاہے۔

ج: وہ زمین جو تارکول سے آمیختہ ہو یا اس پرکنکریٹ بچھا یا گیا ہو پاؤں یا جوتے کے تلوے کو پاک نہیں کرتی۔

س ۸۲: کیا سورج مطہرات میں سے ہے ؟ اور اگر یہ مطہرات میں سے ہے تو اس کے پاک کرنے کے شرائط کیا ہیں ؟

ج: سورج زمین کو اور ہر غیر منقول چیز کو پاک کرتاہے جیسے مکان اور اس میں استعمال شدہ چیزیں جیسے لکڑی ، دروازے اور کھڑکیاں وغیرہ یہ چیزیں سورج کی شعاعیں پڑنے سے پاک ہوجاتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے انکی عین نجاست زائل ہوچکی ہو اور سورج کی شعاعوں کے پڑنے کے وقت یہ گیلی ہوں اور سورج کے ذریعے خشک ہوں ۔

س ۸۳: ان نجس کپڑوں کو کس طرح پاک کیا جائے گا جن کا رنگ پاک کرنے کے دوران پانی کو رنگین کردے؟

ج: اگر کپڑوں کا رنگ اترنے سے پانی مضاف نہ ہوجائے تو ان پر پانی ڈالنے سے وہ پاک ہوجائیں‌گے۔

س ۸۴: ایک شخص غسل جنابت کرنے کے لئے ٹب یا اس جیسے کسی اور برتن میں پانی جمع کرتا ہے اور غسل کے دوران پانی کے قطرے اس برتن میں بھی گرتے ہیں تو کیا اس برتن میں موجود پانی نجس ہو جائے گا ؟ اور کیا اس پانی سے غسل مکمل نہیں کیا جاسکتا؟

ج: اگر پانی بدن کے پاک حصے سے ٹب و غیرہ میں گرا ہو تو پاک ہے اور اس پانی سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۸۵: کیا نجس پانی کے ذریعہ گندھی ہوئی مٹی سے بنے ہوئے تنور کا پاک کرنا ممکن ہے ؟

ج: تنور کا ظاہری حصہ دھوکر پاک کیا جاسکتاہے اور روٹیاں پکانے کے لئے تنور کے اسی ظاہری حصے کا پاک ہونا کافی ہے کہ جس پر روٹیاں لگائی جاتی ہیں۔

س ۸۶: اگر نجس گھی میں ایسا کیمیاوی عمل انجام دیا جائے کہ اب یہ مادہ نئے خواص کا حامل بن جائے تو کیا پھر بھی یہ نجس رہے گا یا یہ کہ اس پر استحالہ کا حکم جاری ہوگا؟

ج: (ایسی) نجس چیزوں کو پاک کرنے کیلئے ان میں صرف ایسا کیمیاوی عمل انجام دینا کافی نہیں ہے جو ان میں نئی خاصیات پیدا کردے۔

س ۸۷: ہمارے دیہات میں ایسا حمام ہے جس کی چھت مسطح اور ہموار ہے حمام کا پانی بخارات بن کر چھت کے نچلے حصے پر جمع ہوتاہے اور پھر وہاں سے پانی کے قطرے نہانے والوں کے سروں پر گرتے ہیں کیا یہ قطرے پاک ہیں ؟ اور کیا ان قطروں کے گرنے کے بعد بھی غسل صحیح ہے ؟

ج: حمام کے پانی سے بننے والی بھاپ پاک ہے ، اسی طرح پاک چھت سے گرنے والے قطرے بھی پاک

ہیں اور ان قطروں کے بدن پر گرنے سے غسل کے صحیح ہونے پر اثر نہیں پڑتا اور نہ ہی غسل کرنے والے کا بدن نجس ہوتاہے۔

س ۸۸: علمی تحقیقات کے نتائج بتاتے ہیں کہ گٹنروں اور نالیوں کے گندے پانی کا وزن معدنی مواد اور جراثیم کی ملاوٹ کی وجہ سے پانی کے طبعی وزن سے دس فیصد زیادہ ہوتا ہے۔ پانی صاف کرنے والی مشینیں اور فلٹر، اس سے ان مواد اور جراثیم کو فزیکل ، کیمیکل اور بیالوجیکل عمل کے ذریعہ جدا کردیتے ہے چنانچہ مکمل طور پر صاف ہو جانے کے بعد یہ پانی فیزیکلی (رنگ، بو اور مزہ) کیمیکلی (مخلوط معدنی مواد) اور طبی اعتبار سے (مضر جراثیم سے) بہت سی نہروں اور جھیلوں کے پانی سے کئی گنا زیادہ حفظان صحت کیلئے مناسب اور بہتر ہوجاتاہے، خاص طور پر اس پانی سے، جو آبیاری کے لئے استعمال ہوتاہے اور چونکہ یہ پانی صاف ہونے سے پہلے نجس تھا تو کیا مذکورہ بالا عمل کے ذریعے پاک ہوجائے گا اور اس پر استحالہ کا حکم لاگو ہوگا یا صاف ہونے کے بعد بھی نجس ہی رہے گا ؟

ج: صرف معدنی مواد اور جراثیم و غیرہ کو جدا کردینے سے استحالہ حاصل نہیں ہوتا ، مگر یہ کہ تصفیہ والے عمل کے ذریعے پانی کو بخارات میں بدلا جائے اور پھر بخارات کو پانی کی صورت میں بدلا جائے ۔

بیت الخلاء کے احکام

س ۸۹: خانہ بدوشوں کے پاس خاص کر نقل مکانی کے دوران اتنا پانی نہیں ہوتا جس سے وہ پیشاب کے مقام کو پاک کرسکیں تو کیا لکڑی اور پتھر طہارت کے لئے کافی ہیں؟ کیا وہ اسی حالت میں نماز پڑھ سکتے ہیں ؟

ج: پیشاب کا مقام پانی کے بغیرپاک نہیں ہوتا، لیکن جو شخص اپنے بدن کو پانی سے پاک کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اسکی نماز صحیح ہے ۔

س ۹۰: پیشاب اور پاخانہ کے مقام کو آب قلیل سے پاک کرنے کا حکم کیا ہے ؟

ج: پیشاب کے مقام کو قلیل پانی سے پاک کرنے کے لئے احتیاطاً دو مرتبہ دھونا ضروری ہے اور پاخانہ کے مقام کو اتنا دھوئے جس سے عین نجاست اور اس کے آثار زائل ہوجائیں ۔

س ۹۱: پیشاب کرنے کے بعد حسب عادت نمازی کو استبراء کرنا چاہیئے ، جبکہ میری شرم گاہ میں ایک زخم ہے جس سے استبراء کے دوران دباؤ کے نتیجے میں خون نکل آتاہے جو طہارت کے لئے استعمال کئے جانے والے پانی میں مل کر میرے بدن اور لباس کو نجس کردیتاہے اور اگر میں استبراء نہ کروں تو زخم جلدی ٹھیک ہوجانے کا امکان ہے جبکہ استبراء کرنے کی صورت میں دباؤ پڑنے کی وجہ سے زخم باقی رہے گا اوراسکے ٹھیک ہونے میں تین ماہ لگ جائیں گے ۔ آپ فرمائیے کہ میں استبراء کروں یا نہیں؟

ج: استبراء واجب نہیں ہے بلکہ اگر وہ ضرر کا موجب بنے تو جائز بھی نہیں ہے ۔ ہاں اگر پیشاب کے بعد استبراء نہ کرے اور مشتبہ رطوبت نکلے تو وہ پیشاب کے حکم میں ہے۔

س ۹۲ : پیشاب اور استبراء کے بعد کبھی پیشاب کے مقام سے بلا اختیار ایسی رطوبت نکلتی ہے جو پیشاب سے مشابہ ہوتی ہے، کیا یہ رطوبت نجس ہے یا پاک ؟ اور اگر انسان کچھ مدت کے بعد اسکی طرف اتفاقامتوجہ ہو تو اس سے پہلے پڑھی گئی نمازوں کا حکم کیا ہے ؟ کیا اس پر واجب ہے کہ آئندہ اس بے اختیار نکلنے والی رطوبت کے بارے میں تحقیق کرے ؟

ج: استبراء کے بعد نکلنے والی رطوبت کے بارے میں اگر شک ہو کہ وہ پیشاب ہے یا نہیں تو وہ پیشاب کے حکم میں نہیں ہے اور پاک ہے ، اور اس سلسلے میں تحقیق و جستجو واجب نہیں ہے ۔

س ۹۳ : براہ مہربانی اگر ہوسکے تو انسان سے نکلنے والی رطوبت کی اقسام کی وضاحت فرمائیے ؟

ج: منی نکلنے کے بعد بعض اوقات جو رطوبت خارج ہوتی ہے اس کا نام "وذی" ہے اور جو پیشاب کے بعد بعض اوقات خارج ہوتی ہے وہ "ودی" کہلاتی ہے ۔ اور میاں بیوی کی باہمی خوش فعلی کے بعد نکلنے والی رطوبت کا نام "مذی" ہے ۔ اور یہ سب پاک ہیں اور ان سے طہارت ختم نہیں ہوتی۔

س ۹۴: لیٹرین کی سیٹ اس سے مخالف سمت میں لگائی گئی ہے جس طرف قبلہ ہونے کا یقین ہے اور کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ سیٹ کا انحراف قبلہ سے صرف ۲۰ سے ۲۲ درجے ہے براہ مہربانی بتائیں کہ سیٹ کی سمت بدلنا واجب ہے یا نہیں ؟

ج: اگر انحراف اس حد تک ہو کہ اس پر سمت قبلہ سے انحراف صادق آئے تو یہ کافی ہے اور کوئی حرج نہیں ہے ۔

س۹۵ : میری پیشاب کی نالیوں میں مرض کی وجہ سے پیشاب اور استبراء کے بعد بھی پیشاب نہیں رکتا اور رطوبت دکھائی دیتی ہے۔ علاج کی غرض سے میں نے ڈاکٹر کی طرف رجوع کیا اور جو کچھ اس نے کہا اس پر عمل بھی کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا ، اب میرا شرعی فریضہ کیا ہے ؟

ج: استبراء کے بعد پیشاب نکلنے کے بارے میں شک کی پروا نہیں کرنی چاہیے اور اگر آپ کو یقین ہو کہ قطرات کی شکل میں پیشاب ٹپکتاہے تو امام خمینی کے رسالۂ عملیہ میں مذکور مسلوس (جس کا

برابر پیشاب ٹپکتاہو) کے فریضہ پر عمل کریں، اس کے علاوہ آپ پر کوئی اور چیز واجب نہیں ہے ۔

س ۹۶: پائخانہ کے مقام کو پاک کرنے سے پہلے استبراء کا طریقہ کیا ہے ؟

ج: پاخانہ کے مقام کو پاک کرنے سے پہلے اور پاک کرنے کے بعد استبراء کے طریقے میں کوئی فرق نہیں ہے ۔

س ۹۷ : بعض کمپنیوں اور اداروں میں کام کرنے کیلئے طبی معائنہ ضروری ہوتاہے اور اس سلسلہ میں کبھی شرمگاہ کو بھی دکھانا پڑتاہے تو کیا ضرورت کے پیش نظر ، ایسا کرنا جائز ہے ؟

ج: دوسرے کے سامنے اپنی شرمگاہ کو ظاہر کرنا جائز نہیں ہے ، اگر چہ ملازمت کے حصول کے لئے ہی ہو ۔

س ۹۸: پیشاب کے بعد مقام پیشاب کتنی مرتبہ دھونے سے پاک ہوتاہے؟

ج: بنابر احتیاط واجب ، مقام پیشاب آب قلیل کے ساتھ دو مرتبہ دھونے سے پاک ہو تاہے۔

س ۹۹: مقام پاخانہ کو پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے ؟

ج: مقام پاخانہ کو دوطریقوں سے پاک کیا جاسکتاہے۔
۱) یہ کہ پانی سے اتنا دھوئے کہ نجاست زائل ہوجائے اسکے بعد پانی ڈالنا ضروری نہیں ہے۔
۲) یہ کہ تین پاک پتھروں یا کپڑے و غیرہ کے ٹکڑوں سے نجاست کو پاک کرے اور اگر تین سے نجاست برطرف نہ ہو تو دیگر پتھروں یا کپڑے و غیرہ کے ٹکڑوں سے اسے مکمل طور پر صاف کرے ۔ تین پتھروں یا کپڑے کے تین ٹکڑوں کی بجائے ، ایک پتھر یا ایک کپڑے و غیرہ کی تین جگہوں سے بھی استفادہ کرسکتاہے۔

وضو کے احکام

س ۱۰۰: میں نے نماز مغرب کی نیت سے وضو کیا تو کیا میں اسی وضو سے قرآن کریم (کے حروف) کو چھوسکتاہوں اورنماز عشاء پڑھ سکتاہوں؟

ج: صحیح وضو کرلینے کے بعد جب تک وہ باطل نہیں ہوجاتا اس سے ہر وہ عمل انجام دے سکتاہے جس میں طہارت شرط ہے ۔

س ۱۰۱ : جس شخص نے اپنے سر کے اگلے حصے پر مصنوعی بال لگا رکھے ہیں اور انکا نہ لگانا اس کیلئے مشکل کا باعث ہے تو کیا اس کے لئے مصنوعی بالوں پر مسح جائز ہے ؟

ج: اگر مصنوعی بالوں کو اس نے ٹوپی کی طرح سر پر پہن رکھاہے تو مسح کیلئے انکا اتار ناضروری ہے لیکن اگر اسکے سر پر یوں اُگائے گئے ہوں کہ انکے اتارنے میں اتنی مشقت ہے جو عام طور پر قابل برداشت نہیں ہے تو پھر انہیں پر مسح کرلینا کافی ہے ۔

س ۱۰۲: کسی نے مجھے کہا ہے کہ وضو کے دوران چہرے پر صرف دو چلو پانی ڈالا جائے اور تیسرا چلو پانی ڈالنے سے وضو باطل ہوجاتاہے ، کیا یہ صحیح ہے؟

ج: وضو میں اعضاء کا پہلی مرتبہ دھونا واجب، دوسری مرتبہ جائز اور تیسری مرتبہ جائز نہیں ہے لیکن ہر مرتبہ کی تعیین کا معیار خود انسان کا ارادہ اور قصد ہے پس اگر پہلی مرتبہ کے قصد سے چند دفعہپانی ڈالے تو کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۱۰۳: کیا ارتماسی وضو میں چہرے اور ہاتھوں کو صرف دو مرتبہ پانی میں ڈبونا جائز ہے یا اس سے زیادہ بھی ڈبویا جاسکتاہے؟

ج: صرف دو مرتبہ ڈبویا جاسکتاہے پہلی مرتبہ ڈبونا واجب ہے اور دوسری مرتبہ جائز ہے اور اس سے زیادہ جائز نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ ارتماسی وضو میں وضو کیلئے ہاتھوں کے دھونے کی نیت اس وقت کرے جب انہیں پانی سے نکال رہا ہو تا کہ مسح آبِ وضو کے ساتھ انجام دے سکے۔

س ۱۰۴: جو چکنائی طبیعی طور پربالوں یا جلد کے اوپر نکل آتی ہے کیا وہ وضو سے مانع ہے ؟

ج: مانع نہیں ہے مگر جب اس قدر زیادہ ہوکہ بالوں یا جلد تک پانی کے پہنچنے سے مانع ہو۔

س ۱۰۵: کچھ عرصہ تک میں نے پاؤں کا مسح، انگلیوں کے سرے سے نہیں کیا ، بلکہ انگلیوں کے کچھ حصے اور پاؤں کے اوپر والے حصے پر مسح کرتارہاہوں، کیا ایسا مسح صحیح ہے ؟ اور اگر صحیح نہیں ہے تو جو نمازیں پڑھ چکاہوں ، کیا ان کی قضا واجب ہے یا نہیں ؟

ج: اگر مسح پاؤں کی انگلیوں کے سرے سے نہ ہو اہو تو وضو باطل ہے اور نمازوں کی قضا واجب ہے لیکن اگر شک ہو کہ پاؤں کا مسح ، انگلیوں کے سرے سے کیا کرتا تھا یا نہیں تو اگر مسئلہ جانتا تھا اور اسے احتمال ہو کہ شاید انگلیوں کے سرے سے مسح کرتا رہا ہو تو وضو اور پڑھی گئی نمازیں صحیح ہیں

س ۱۰۶: پاؤں کے اوپر اس ابھری ہوئی جگہ سے کیا مراد ہے کہ جہاں تک پاؤں کا مسح کرنا ضروری ہے؟

ج: پاؤں کا مسح جوڑ تک کرنا ضروری ہے ۔

س ۱۰۷: اسلامی ممالک میں حکومت کی طرف سے بنائی گئی مساجد، مراکز اور سرکاری دفاتر میں وضو کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: جائز ہے اور اس میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے ۔

س ۱۰۸: اگرکسی شخص کی زمین میں چشمہ پھوٹے اور ہم پائپ کے ذریعہ اس کا پانی کئی کلومیٹر دور لے جانا چاہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ پائپ کو اس شخص کی زمین اور دوسرے اشخاص کی زمینوں سے گزارنا پڑے گا ، پس اگروہ افراد راضی نہ ہوں تو کیا اس چشمے کے پانی کو وضو ، غسل اور دیگر چیزوں کی طہارت کیلئے استعمال کرنا جائز ہے ؟

ج: اگر چشمہ غیر کی ملکیت سے باہراور قریب ہی خود بخود پھوٹے اور قبل اس کے کہ زمین پر جاری ہو اس کا پانی پائپ کے ذریعے مطلوبہ جگہ کی طرف موڑدیا جائے تو اگر اس پانی کا استعمال عرف عام میں غیر کی ملکیت میں تصرف شمار نہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۰۹: واٹر سپلائی کے محکمے نے واٹر پمپ (ایسا پمپ جو سرکاری پانی کو پریشر کے ساتھ کھینچ لیتاہے) لگانا ممنوع قرار دے رکھاہے لیکن بعض علاقوں میں پانی کا پریشر کم ہے اور انکے رہائشی مجبور ہیں کہ بالائی منزلوں میں پانی لانے کیلئے واٹر پمپ لگائیں اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل دو سوالوں کے جواب دیجئے گا۔
۱) کیا زیادہ پانی سے استفادہ کرنے کیلئے ایسا واٹر پمپ لگانا شرعا جائز ہے ؟
۲) جائز نہ ہونے کی صورت میں جو پانی واٹر پمپ کے ذریعے کھینچا جاتاہے اسکے ساتھ وضو اور غسل کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: مفروضہ صورت میں واٹر پمپ لگانا اور اس سے استفادہ کرنا جائز نہیں ہے اور اس پانی کے ساتھ وضو اور غسل کرنے میں بھی اشکال ہے جو اس پمپ کے ذریعے کھینچا جاتاہے۔

س ۱۱۰: آپ نے کسی استفتاء کے جواب میں فرمایاہے اگر نماز کے اول وقت کے قریب وضو کیا جائے تو اس سے نماز پڑھنا صحیح ہے تو "نماز کے اول وقت کے قریب" سے کتنی مقدار مراد ہے ؟

ج: اس کا معیار یہ ہے کہ عرف میں وقت نماز کا نزدیک ہونا صدق کرے، اگر اس وقت میں نماز کے لئے وضو کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۱۱: کیا وضو کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ پیروں‌کا مسح انگلیوں کے نچلے حصے یعنی اس جگہ سے کرے جو چلتے وقت زمین سے مس ہوتی ہے ؟

ج: مسح کرنے کی جگہ، انگلیوں کے سرے سے لیکر ٹخنوں تک پاؤں کا اوپر والا حصہ ہے اور انگلیوں کے نچلے حصے کے مسح کا مستحب ہونا ثابت نہیں ہے ۔

س ۱۱۲: وضو کرنے والا اگر وضو کرنے کے قصد سے ہاتھوں اور چہرے کو دھوتے وقت ، نل کو کھولے اور بند کرے تو نل کے اس چھونے کا حکم کیا ہے ؟

ج: کوئی حرج نہیں ہے اور اس سے وضو کے صحیح ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا، لیکن بایاں ہاتھ دھونے سے فارغ ہونے کے بعد اور اس ہاتھ کے ساتھ مسح کرنے سے پہلے اگر پانی سے گیلے نل کو چھوئے اور ہاتھ کا وضو والا پانی اس دوسرے پانی کے ساتھ مخلوط ہوجائے تو ایسی مخلوط تری کے ساتھ مسح کرنا محل اشکال ہے۔

س ۱۱۳: کیا مسح کیلئے وضو والے پانی کے علاوہ کسی اور پانی سے استفادہ کیا جاسکتاہے؟ نیز کیا سرکا مسح دائیں ہاتھ کے ساتھ اور اوپر سے نیچے کی طرف کرنا ضروری ہے ؟

ج: سر اور پاؤں کا مسح صرف وضو والے پانی کی اس رطوبت کے ساتھ کیا جاسکتاہے جو ہاتھوں پر لگی ہوئی ہے اور اگر ہاتھوں پر رطوبت باقی نہ ہو تو داڑھی یا ابرو سے رطوبت لیکر اس سے مسح کرے ۔ اور احتیاط یہ ہے کہ سرکا مسح داہنے ہاتھ کے ساتھ کیا جائے لیکن مسح میں ضروری نہیں ہے کہ اوپر سے نیچے کی طرف کیا جائے۔

س ۱۱۴: بعض عورتیں کہتی ہیں ناخن پالش ، وضو سے رکاوٹ نہیں بنتی ۔ نیز باریک جوراب پر مسح کرنا بھی جائز ہے کیا یہ صحیح ہے ؟

ج: اگر اس پالش کی اپنی تہ ہو تو وہ پانی کے ناخن تک پہنچنے سے رکاوٹ ہے اور وضو باطل ہے اور جوراب پر مسح صحیح نہیں ہے چاہے وہ کتنا ہی باریک ہو۔

س ۱۱۵: کیا وہ جنگی زخمی جو ریڑھ کی ہڈی کا حرام مغز ٹوٹ جانے کی وجہ سے پیشاب روکنے کی قدرت نہیں رکھتے ایسا کرسکتے ہیں کہ نماز جمعہ میں شرکت کریں اور خطبہ سننے کے بعد مسلوس (جسے مسلسل پیشاب ٹپکنے کی بیماری ہو) کے فریضے پر عمل کرتے ہوئے نماز جمعہ و عصر پڑھیں۔

ج: نماز جمعہ میں شرکت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن چونکہ ان زخمیوں پر واجب ہے کہ وضو کرلینے کے بعد فوراً نماز پڑھیں اسلئے خطبہ جمعہ سے پہلے والا وضو نماز جمعہ کیلئے اس وقت کا فی ہے جب وضو کے بعد کوئی حدث سرزد نہ ہو۔

س۱۱۶: جو شخص وضو پر قادر نہیں ہے وہ کسی دوسرے کو وضو کیلئے نائب بناتا ہے اور خود وضو کی نیت کرکے اپنے ہاتھ کے ساتھ مسح کرتا ہے اور اگر مسح پر قادر نہ ہو تو نائب اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے مسح کراتا ہے اور اگر اس کام سے بھی عاجز ہو تو نائب اسکے ہاتھ کی تری لے کر اس سے اس کا مسح کرتا ہے اب اگر اس شخص کے ہاتھ بھی نہ ہوں تو اس کا حکم کیا ہے ؟

ج: اگر اسکی ہتھیلیاں نہ ہوں تو تری اسکی کہنیوں تک کے باقی حصے سے لی جائے گی اور اگر یہ بھی نہ ہو تو اس کی داڑھی یا ابرو سے تری لے کر اسکے سر اور پاؤں کا مسح کیا جائیگا۔

س ۱۱۷: جمعہ گاہ سے قریب وضو کرنے کی جگہ ہے جو جامع مسجد سے متعلق ہے لیکن اس کے پانی کا بل مسجد کے بجٹ سے ادا نہیں کیا جاتا کیا نماز جمعہ میں شرکت کرنے والوں کیلئے اس پانی سے استفادہ کرنا جائز ہے ؟

ج: چونکہ اس کا پانی سب نماز گزاروں کے وضو کیلئے قرار دیا گیا لہذا اس سے استفادہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۱۸: جو وضو نمازظہر و عصر سے پہلے کیا گیا ہے کیا نماز مغرب و عشاء کیلئے کافی ہے جبکہ اس مدت میں کوئی مبطل وضو بھی سرزد نہ ہوا ہو یا نہیں؟ بلکہ ہر نماز کیلئے خاص نیت اور وضو کی ضرورت ہے ۔

ج: ہر نماز کیلئے الگ وضو ضروری نہیں ہے بلکہ ایک وضو کے ساتھ جب تک وہ باطل نہ ہو جتنی چاہیں نمازیں پڑھ سکتے ہیں ۔

س ۱۱۹: کیا واجب نماز کی نیت سے اس کا وقت داخل ہونے سے پہلے وضو کرنا جائز ہے ؟

ج: اگر واجب نماز کا وقت قریب ہو تو اسکی نیت سے وضو کرنے میں اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۲۰: میرے دونوں پاؤں مفلوج ہوچکے ہیں اور میں طبی جوتوں اور بیسا کھیوں کے ساتھ چلتاہوں ۔ وضو کرتے وقت کسی بھی صورت میں میرے لئے جوتوں کا اتارنا ممکن نہیں ہے لذا بتائیے پاؤں کے مسح کے سلسلے میں میری شرعی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اگر پیروں پر مسح کرنے کیلئے جوتوں کا اتارنا آپ کیلئے سخت دشوار ہے تو جوتے پر ہی مسح کرلینا کافی ہے۔

س ۱۲۱: اگر کسی جگہ پر چند فرسخ تک پانی تلاش کرنے سے گندا اور آلودہ پانی مل جائے تو کیا اس حالت میں ہمارے اوپر تیمم واجب ہے یا اسی پانی کے ساتھ وضو کریں؟

ج: اگر وہ پانی پاک اور مطلق ہو اور اس کا استعمال مضر نہ ہو اور وہاں پر نقصان کا خطرہ بھی نہ ہو تو وضو واجب ہے اور تیمم کی نوبت نہیں آئے گی ۔

س۱۲۲: کیا وضو بذات خود مستحب ہے ؟ اور اگر نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے قصد قربت کے ساتھ وضو کرلیا جائے تو کیا اس کے ساتھ نماز پڑھی

جاسکتی ہے ؟

ج: شرعی نقطہ نظر سے طہارت و پاکیزگی کیلئے وضو کرنا مستحب ہے اور مستحبی وضو کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے ۔

س ۱۲۳ : جو شخص ہمیشہ اپنے وضو میں شک کرتاہے وہ کیسے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھ سکتاہے ، قرآن کریم کی تلاوت کرسکتاہے اور ائمہ معصومین کے مرقد کی زیارت کرسکتاہے ؟

ج: وضو کرلینے کے بعد طہارت کی بقا میں شک قابل اعتنا نہیں ہے اور جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہوجائے اسکے ساتھ نماز پڑھ سکتاہے اور تلاوت و زیارت کرسکتاہے ۔

س ۱۲۴: کیا وضو کی صحت کیلئے شرط ہے کہ پانی ہاتھ کے تمام حصوں پر جاری ہوجائے یا اس پر تر ہاتھ پھر لینا ہی کافی ہے؟

ج: کسی عضو کا دھو نا تب صدق کرتا ہے جب اسکے تمام حصوں تک پانی پہنچ جائے اگر چہ پانی ہاتھ کے پھیرنے سے ہی پہنچے لیکن صرف تر ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے ۔

س ۱۲۵: کیا سر کے مسح میں بالوں کا تر ہوجانا کافی ہے یا تری کا سر کی جلد تک پہچانا ضروری ہے ؟

ج: سر کا مسح جلد پر یاسر کے اگلے حصے کے بالوں پر کیا جا سکتا ہے لیکن اگرسرکے دوسرے حصوں کے بال اگلے حصے پرآگئے ہوں یا سرکے اگلے حصے کے بال اتنے لمبے ہوں کہ چہرے یا کندھوں پر آجائیں تو ان پر مسح کرنا کافی نہیں ہے اور ضروری ہے کہ مانگ نکال کر جلد یا بالوں کی جڑوں پر مسح کرے ۔

س ۱۲۶: جس شخص نے سر پر مصنوعی بال لگا رکھے ہیں وہ سر کا مسح کیسے کرے ؟ نیز غسل کے بارے میں اسکی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اگر بال اس طریقے سے اگائے گئے ہیں کہ انکا اتارنا ممکن نہیں ہے یا انکے اتارنے میں نقصان اور تکلیف ہے اور بالوں کے ہوتے ہوئے سر کی جلد پر تری کا پہنچانا ممکن نہیں ہے تو انہیں بالوں پر مسح کرلینا کافی ہے اور غسل کا بھی یہی حکم ہے ۔

س ۱۲۷: وضو یا غسل میں اعضا ء کے دھونے کے درمیان فاصلہ کرنا کیا حکم رکھتاہے ؟

ج: غسل میں اعضا کے درمیان فاصلہ کرنا (عدم موالات) اشکال نہیں رکھتا لیکن وضو میں اگر اتنا فاصلہ کرے کہ پہلے والے اعضاء خشک ہوجائیں تو وضو باطل ہے ۔

س ۱۲۸: جس شخص کی مسلسل تھوڑی تھوڑی ہوا خارج ہوتی رہتی ہے اسکے وضو اور نماز کا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر نماز کے آخر تک اپنے وضو کو برقرار نہ رکھ سکتاہو اور نماز کے دوران میں نیا وضو کرنے میں بھی بہت دشواری ہو تو ہر وضو کے ساتھ ایک نماز پڑھ سکتاہے یعنی ہر نماز کیلئے ایک وضو پر اکتفا کرے اگرچہ وہ نماز کے دوران باطل بھی ہوجائے۔

س ۱۲۹: فلیٹوں میں رہنے والے بعض لوگ ٹھنڈے اور گرم پانی ، ایئر کنڈیشننگ اور نگہبانی جیسی سہولیات سے استفادہ کرتے ہیں لیکن انکا معاوضہ ادا نہیں کرتے اور انکا بوجھ پڑوسیوں کی رضامندی کے بغیر انکی گردن پر ڈال دیتے ہیں کیا ان کی نماز، روزہ اور دیگر عبادات باطل ہیں ؟

ج: ان میں سے ہر شخص ان مشترکہ سہولیات سے جتنا استفادہ کرتاہے اسکی نسبت انکے معاوضے کا مقروض ہے۔

س ۱۳۰ : ایک شخص غسل جنابت کے تین چار گھنٹے بعد نماز پڑھنا چاہتاہے لیکن نہیں جانتا کہ اس کا غسل باطل ہوا ہے یا نہیں تو کیا اسکے احتیاطاً وضو کرنے میں اشکال ہے یانہیں ؟

ج: مفروضہ صورت میں وضوواجب نہیں ہے لیکن احتیاط کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۱۳۱: کیا نابالغ بچہ حدث اصغر کے سرزد ہونے سے محدث ہوجاتاہے ؟ کیا قرآن کریم کو اسکی دسترس میں قرار دیا جاسکتاہے تا کہ وہ اسے چھوسکے؟

ج: جی ہاں وضو کو باطل کرنے والی کسی چیز کے عارض ہونے سے نابالغ بچہ بھی محدث ہوجاتاہے لیکن اس کیلئے قرآن کے حروف کو چھونا حرام نہیں ہے اور دوسروں پر بھی اسے قرآن کے حروف کو چھونے سے روکنا واجب نہیں ہے ۔

س ۱۳۲: اگر اعضاء وضو میں سے کوئی عضو دھوئے جانے کے بعد اور وضو کے مکمل ہونے سے پہلے نجس ہوجائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج: اس سے وضو کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا لیکن نماز کیلئے اسے پاک کرنا واجب ہے ۔

س ۱۳۳: اگر مسح کے وقت پاؤں کے اوپر پانی کے چند قطرے ہوں تو کیا وضو میں کوئی حرج ہے ؟

ج: مسح کی جگہ کا ان قطروں سے خشک کرنا واجب ہے تا کہ مسح کے وقت ہاتھ کی تری پاؤں پر اثر کرے نہ برعکس ۔

س ۱۳۴: جس کا دایاں ہاتھ کہنی کے اوپر سے کٹا ہوا ہے کیا اس سے دائیں پاؤں کا مسح ساقط ہوجائیگا؟

ج: دائیں پاؤں کا مسح ساقط نہیں ہوگا بلکہ بائیں ہاتھ سے اس کا مسح کرنا ضروری ہے۔

س ۱۳۵: جس شخص کے اعضاء وضو میں سے کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو یا اس پر زخم ہو تو اسکی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: جو عضو ٹوٹا ہوا ہے یا اس پر زخم ہے اگر وہ اوپر سے کھلا ہوا ہو اور اس کیلئے پانی نقصان دہ نہ ہو تو اسے دھونا ضروری ہے اور اگر اسے دھونا نقصان دہ ہو تو اسکی اطراف کو دھوئے اور احتیاط یہ ہے کہ اگر اس پر تر ہاتھ پھیرنے میں نقصان نہ ہو تو اس پر تر ہاتھ پھیرے۔

س ۱۳۶: جس شخص کی مسح والی جگہ زخمی ہے اسکی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اگر اس پر تر ہاتھ نہیں پھیرسکتا تو ضروری ہے کہ تیمم کرے لیکن اگر اس زخم پر کپڑاڈال کر کپڑے کے اوپر تر ہاتھ پھیر سکتاہے تو احتیاط یہ ہے کہ تیمم کے ساتھ ساتھ ایسے مسح کے ساتھ وضو بھی کرے۔

س ۱۳۷:جس شخص کو اپنے وضو کے باطل ہونے کا علم نہیں ہے اور وضو مکمل ہونے کے بعد اسے اس کا علم ہو تو اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: جن کا موں میں طہارت شرط ہے ان کیلئے وضو کا اعادہ کرنا ضروری ہے اور اگر باطل وضو کے ساتھ نماز پڑھ چکا ہو تو نماز کا اعادہ کرنا بھی واجب ہے ۔

س ۱۳۸: جس کے اعضائے وضو میں سے کسی عضو میں ایسا زخم ہے کہ پٹی (جبیرہ) باندھنے کے باوجود اس سے ہمیشہ خون بہتارہتاہے وہ وضو کس طرح کرے ؟

ج: اس پر واجب ہے کہ زخم پر نائلون و غیرہ کی ایسی پٹی (جبیرہ) باندھے جس سے خون باہر نہ نکلنے پائے۔

س ۱۳۹: کیا وضو کے بعد رطوبت کا خشک کرنا مکروہ ہے ؟ اور اسکے مقابلے میں کیا خشک نہ کرنا مستحب ہے ؟

ج: اگر اس کام کیلئے مخصوص رومال یا تو لیہ قرار دے تو کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۴۰:مصنوعی رنگ جسے عورتیں سر اور ابرو کے بالوں کو رنگنے کیلئے استعمال کرتی ہیں کیا وضو اور غسل سے مانع ہے ؟

ج: اگر صرف رنگ ہو اور اس کی اپنی کوئی تہ نہ ہو کہ جو پانی کے بالوں تک پہنچنے سے رکاوٹ ہو تو وضو اور غسل صحیح ہے ۔

س ۱٤۱: کیا روشنائی ایسا مانع ہے جو اگر ہاتھ پر لگی ہو تو وضو باطل ہے؟

ج: اگر روشنائی کی اپنی تہ ہو کہ جسکی وجہ سے یہ پانی کے جلد تک پہنچنے سے مانع ہو تو وضو باطل ہے اورا س چیز کی تشخیص خود وضو کرنے والے کے ذمے ہے۔

س ۱٤۲:اگر سرکے مسح کی رطوبت اور چہرے کی رطوبت مل جائے تو کیا وضو باطل ہے ؟

ج: چونکہ ضروری ہے کہ پاؤں کا مسح وضو کی اس رطوبت سے کیا جائے جو ہتھیلیوں پر لگی ہوئی ہے لہذا ضروری ہے کہ سر کا مسح کرتے وقت ہاتھ پیشانی کے اوپر والے حصے تک نہ پہنچے اور چہرے کی رطوبت کو نہ لگے تا کہ ہاتھ کی وہ رطوبت کہ جسکی پاؤں کا مسح کرتے وقت ضرورت ہے چہرے کی رطوبت کے ساتھ مخلوط نہ ہوجائے۔

س ۱٤۳: جو شخص عام لوگوں کی نسبت وضو پر زیادہ وقت صرف کرتاہے وہ کیا کرے کہ اسے اعضاء وضو کے دھوئے جانے کا یقین ہوجائے؟

ج: اسکے لئے ضروری ہے کہ وسوسہ سے اجتناب کرے اور شیطان کو ناامید کرنے کیلئے وسواس کی پروانہ کرے اور کوشش کرے کہ عام لوگوں کی طرح صرف واجبِ شرعی کے بجالانے پر اکتفا کرے۔

س ۱٤۴: میرے بدن کے بعض حصوں پر گودنے کے ذریعے نقش (خالکوبی) کیا گیا ہے کہتے ہیں میرا غسل اور وضو باطل ہے اور میری نمازیں قبول نہیں ہیں امید ہے میری راہنمائی فرمائیں‌گے۔

ج: اگر یہ صرف رنگ ہو یا جلد کے نیچے ہو اور جلد کے اوپر کوئی ایسی چیز نہ ہو جو جلد تک پانی کے پہنچنے سے مانع ہو تو وضو، غسل اور نماز صحیح ہے ۔

س ۱٤۵: اگر پیشاب اور استبرا کے بعد وضو کرے پھر ایسی رطوبت خارج ہو جسکے بارے میں شک ہے کہ یہ پیشاب ہے یا منی تو اس کاحکم کیا ہے ؟

ج: مفروضہ صورت میں طہارت کا یقین حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ وضو بھی کرے اور غسل بھی ۔

س ۱٤۶:عورت اور مرد کے وضو کے درمیان کیا فرق ہے ؟

ج: کیفیت اور افعال کے لحاظ سے مرد اور عورت کے وضو میں کوئی فرق نہیں ہے سوائے اسکے کہ ہاتھوں کو کہنیوں سے دھوتے وقت مستحب ہے کہ مرد ان کی باہر کی طرف سے دھونا شروع کرے اور عورت اندر کی طرف سے شروع کرے۔

اسمائے باری تعالیٰ اور آیات قرآنی کو مس کرنا

س ۱٤۷:ان ضمیروں کو چھونے کا کیا حکم ہے جو ذات باری تعالیٰ کے نام کی جگہ استعمال ہوتی ہیں جیسے جملہ "باسمہ تعالی" کی ضمیر۔

ج: ضمیر کا وہ حکم نہیں ہے جو لفظ "اللہ" کا ہے ۔

س ۱٤۸:لفظ "اللہ" کی جگہ یہ علامت "ا..." لکھنا رائج ہوگیا ہے اس علامت کو بغیر وضو کے مس کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: الف اور ان نقطوں کاوہ حکم نہیں ہے جو لفظ " اللہ" کا ہے اور انہیں بغیر وضو کے چھونا جائز ہے ۔

س ۱٤۹: جہاں میں ملازمت کرتاہوں وہاں خط و کتابت میں لفظ " اللہ' کو اس صورت " ا..." میں لکھاجاتاہے کیا لفظ " اللہ " کی جگہ الف اور تین نقطوں کا لکھنا شرعا صحیح ہے ؟

ج: شریعت کی رو سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۱۵۰: کیا صرف اس احتمال کی بناپر کہ لوگ اسے بغیر وضو کے چھوئیں گے لفظ " اللہ " لکھنے سے پرہیز کرنا یا اسے اس صورت " ا..." میں لکھنا جائز ہے

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۱۵۱:نابینا افراد کے پڑھنے لکھنے کیلئے ایک ابھرے ہوئے رسم الخط سے استفادہ کیا جاتاہے جو "بریل رسم الخط" کے نام سے مشہور ہے یہ رسم الخط انگلیوں سے مس کرکے پڑھا جاتاہے کیا نابینا افراد کیلئے قرآن کریم کے ان حروف اور اسمائے طاہرہ کو مس کرنے کیلئے باوضو ہونا واجب ہے کہ جو بریل رسم الخط میں لکھے ہوئے ہیں یا نہیں؟

ج: اگرابھرے ہوئے نقطے حروف کی علامات ہیں تو ان پر حروف والا حکم جاری نہیں ہوگا لیکن اگر آگاہ عرف کی نظر میں اسے خط شمار کیا جائے تو اسے چھونے کے سلسلے میں احتیاط کی رعایت کرنا ضروری ہے ۔

س ۱۵۲: " عبداللہ " اور " حبیب اللہ" جیسے اسماء کو بغیر وضو کے چھونے کا کیا حکم ہے ؟

ج: لفظ " اللہ" کو بغیر وضو کے چھونا جائز نہیں ہے اگر چہ یہ کسی مرکب نام کا جز ہی ہو ۔

س ۱۵۳: کیا حیض والی عورت کیلئے ایسا گلوبند پہننا جائز ہے جس پر پیغمبر اکرمؐ کا اسم مبارک نقش ہو۔

ج: ایسا گلوبند پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کے اسم مبارک کو اپنے بدن سے مس نہ ہونے دے۔

س ۱۵٤: قرآن کریم کی تحریر کو بغیر وضو کے جو چھونا حرام ہے تو کیا یہ صرف اس تحریر کے ساتھ مختص ہے جو قرآن کریم میں ہو یا اس قرآنی تحریر کو بھی چھونا حرام ہے جو کسی دوسری کتاب، اخبار، رسالے ، سائن بورڈ اور دیوارو غیرہ پر ہو۔

ج: قرآن کریم کے حروف اور آیات کو بغیر وضو کے چھونا حرام ہے خواہ یہ قرآن کریم میں ہوں یا کسی دوسری کتاب، اخبار، رسالے اور سائن بورڈ و غیرہ پر ۔

س ۱۵۵: ایک گھرانہ خیر و برکت کے قصد سے چاول کھانے کیلئے ایسے برتن کو استعمال کرتاہے جس پر آیۃ الکرسی اور دیگر آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں کیا اس کام میں کوئی اشکال ہے ؟

ج: اگر باوضو ہوں یا اس برتن سے چمچے کے ذریعے کھانا نکالیں تو اشکال نہیں ہے۔

س ۱۵۶: جو لوگ ذات باری تعالیٰ اور معصومین (علیہم السلام) کے اسمائے مبارکہ یا آیات قرآنی کو کسی مشین کے ذریعے لکھتے ہیں کیا ان کیلئے لکھتے وقت با وضو ہونا ضروری ہے ؟

ج: اس کام کیلئے طہارت شرط نہیں ہے لیکن وضو کے بغیر اس نوشتے کو مس کرنا جائز نہیں ہے ۔

س ۱۵۷: کیا اسلامی جمہوریہ ایران کے مونوگرام کو بغیر وضو کے چھونا حرام ہے ؟

ج: اگر عرف عام میں اسے لفظ " اللہ" سمجھا اور پڑھا جاتاہے تو بغیر طہارت کے اسے چھونا حرام ہے ورنہ کوئی اشکال نہیں ہے اگر چہ احوط یہ ہے کے اسے بغیر طہارت کے مس کرنے سے اجتناب کیا جائے

س ۱۵۸: اسلامی جمہوریہ ایران کے مونوگرام کو دفتری استعمال کے کاغذات پر چھپوانے اور خط و کتابت و غیرہ میں اس سے استفادہ کرنے کا کیا حکم ہے

ج: لفظ " اللہ " یا اسلامی جمہوریہ ایران کے مونوگرام کے لکھنے اور چھپوانے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ لفظ " اللہ " کے احکام کی اسلامی جمہوریہ ایران کے مونوگرام میں بھی رعایت کی جائے۔

س ۱۵۹: ڈاک کے ان ٹکٹوں سے استفادہ کرنے کا کیا حکم ہے جن پر آیات قرآنی چھپی ہوئی ہوتی ہیں اور ہر روز چھپنے والے اخبار و جرائد میں لفظ " اللہ" ، دیگرا سمائے الہی، آیات قرآنی یا کسی ادارے کے ایسے مونوگرام کے چھاپنے کا کیا حکم ہے جو قرآن کریم کی آیات پر مشتمل ہے ۔

ج: قرآن کریم کی آیات اور اسمائے الہی و غیرہ کے چھاپنے اور شائع کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن یہ جسکے ہاتھوں میں پہنچیں اس پر واجب ہے کہ انکے شرعی احکام کی رعایت کرے، انکی بے احترامی نہ کرے، انہیں نجس نہ کرے اور بغیر وضو کے انہیں مس نہ کرے۔

س ۱۶۰: بعض اخباروں میں لفظ "اللہ" یا قرآن کریم کی آیات لکھی ہوئی ہوتی ہیں کیا ان میں کھانے کی چیزیں لپیٹنا ، ان پر بیٹھنا ، ان سے بطور دسترخوان استفادہ کرنا اور انہیں کوڑے میں پھینکنا جائز ہے ؟ جبکہ دیگر راہوں سے استفادہ کرنا مشکل ہے۔

ج: جن موارد میں ان اخباروں سے استفادہ کرنے کو عرف عام میں بے احترامی شمار کیا جائے ان میں جائز نہیں ہے اور جہاں بے احترامی شمار نہ کیا جائے وہاں جائز ہے۔

س ۱۶۱: کیا انگوٹھی پر نقش کئے گئے الفاظ کو چھونا جائز ہے ؟

ج: اگر یہ ایسے کلمات ہوں کہ جنہیں مس کرنے کیلئے طہارت شرط ہے تو بغیر طہارت کے انہیں مس کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۶۲: جن چیزوں پر ذات باری تعالیٰ کے نام لکھے ہوتے ہیں انہیں ندیوں اور نالوں میں پھینکنے کا کیا حکم ہے؟ کیا اسے بے احترامی شمار نہیں کیا جائیگا؟

ج: اگر عرف عام میں اسے بے حرمتی شمار نہ کیا جائے تو اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۶۳: تصحیح شدہ امتحانی پر چوں کو کوڑے میں پھینکنے یا انہیں جلانے کیلئے کیا یہ اطمینان کرلینا ضروری ہے کہ ان میں اسمائے باری تعالیٰ یا معصومین (علیہم السلام) کے نام لکھے ہوئے نہیں ہیں ؟ نیز کیا ان کاغذوں کو پھینک دینا جنکی ایک طرف خالی ہے اور ان میں کچھ لکھا ہوا نہیں ہے اسراف ہے یا نہیں ؟

ج: تحقیق اور جستجو کرنا ضروری نہیں ہے ۔ اور جب تک پرچے پر اللہ تعالیٰ کے ناموں کے لکھے ہونے کا علم نہ ہو اسے کوڑے میں پھینکنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ البتہ جن کاغذوں سے کارٹون سازی

وغیرہ میں استفادہ کیا جاسکتاہے یا انکی ایک طرف میں لکھا ہوا ہے اور دوسری طرف سے لکھنے میں استفادہ کیا جاسکتاہے انہیں جلانا یا کوڑے میں پھینکنا اشکال سے خالی نہیں ہے کیونکہ اس میں اسراف کا شبہ ہے ۔

س ۱۶۴: وہ کونسے اسمائے مبارکہ ہیں جنکا احترام واجب ہے اور انہیں بغیر وضو کے مس کرنا حرام ہے ؟

ج: ذات باری تعالیٰ کے مخصوص صفات اور اسما کو وضو کے بغیر مس کرنا حرام ہے اور احوط یہ ہے کہ انبیائے کرام اور ائمہ معصومین کے ناموں کے سلسلے میں بھی یہی حکم جاری کیا جائے۔

س ۱۶۵: ضرورت کے وقت اسماء مبارکہ اور آیات قرآنی کے محو کرنے کے شرعی طریقے کونسے ہیں ؟ نیز اسرار کو محفوظ رکھنے کیلئے ان اوراق کے جلانے کا کیا حکم ہے جن پر لفظ " اللہ" اور قرآنی آیات لکھی ہوں؟

ج: انہیں خاک میں دفن کرنے یا پانی کے ذریعے خمیر میں تبدیل کردینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن انہیں جلانے کا جائز ہونا مشکل ہے اور اگر اسے بے حرمتی شمار کیا جائے تو جائز نہیں ہے مگر یہ کہ جلانے پر مجبور ہو اور قرآنی آیات اور اسمائے مبارکہ کا جدا کرنا بھی ممکن نہ ہو ۔

س ۱۶۶: اگر اسمائے مبارکہ اور قرآنی آیات کو اس طرح ریزہ ریزہ کردیا جائے کہ انکے دو حرف بھی اکٹھے نہ رہیں اور پڑھنے کے قابل نہ رہیں تو انکا کیا حکم ہے ؟ نیز کیا اسمائے مبارکہ اور قرآنی آیات کے محو کرنے اور انکے حکم کے ساقط ہو جانے کیلئے انکے حروف میں کمی بیشی کرکے انکی تحریری صورت کو تبدیل کردینا کافی ہے؟

ج: مذکورہ طریقے سے ریزہ ریزہ کرنا اگر بے حرمتی شمار کیا جائے تو جائز نہیں ہے اور اگر بے حرمتی شمار نہ کیا جائے تو بھی جب تک لفظ "اللہ"اور قرآنی آیات محو نہ ہوجائیں کافی نہیں ہے نیز جن حروف کو لفظ " اللہ " لکھنے کے ارادے سے لکھا گیا ہے ان میں بعض حروف کی کمی بیشی کرکے انکی تحریری صورت کو تبدیل کردینا انکے شرعی حکم کے زائل ہوجانے کیلئے کافی نہیں ہے ہاں اگر حروف کو یوں تبدیل کیا جائے کہ وہ محو جیسے ہوجائیں تو حکم کا زائل ہوجانا بعید نہیں ہے اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ انہیں بھی بغیر وضو کے مس کرنے سے اجتناب کیاجائے۔

غسل جنابت کے احکام

س ١٦٧: کیا وقت کے تنگ ہونے کی صورت میں مجنب شخص تیمم کرکے نجس بدن اور لباس کے ساتھ نماز پڑھ سکتاہے یا نہیں بلکہ ضروری ہے کہ بدن اور لباس کو پاک کرے اور غسل کرے اور پھر نماز کی قضا بجالائے؟

ج: اگر وقت اس قدر تنگ ہو کہ اپنے بدن اور لباس کو پاک نہیں کرسکتا یا لباس کو تبدیل نہیں کرسکتا اور سردی و غیرہ کی وجہ سے برہنہ بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو ضروری ہے کہ غسل جنابت کے بدلے میں تیمم کرکے اسی نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور یہ نماز کافی ہے اور بعد میں اسکی قضا واجب نہیں ہوگیـ

س ١٦٨: اگر دخول کے بغیر منی رحم میں پہنچ جائے تو کیا اس سے عورت مجنبہوجاتی ہے ؟

ج: اس صورت میں جنابت صادق نہیں آتیـ

س ١٦٩: کیا طبی آلات کے ذریعے اندرونی معائنہ کے بعد عورت پر غسل جنابت واجب ہے ؟

ج: جب تک منی خارج نہ ہو غسل واجب نہیں ہےـ

س ١٧٠: اگر حشفہ (ختنہ گاہ) کی مقدار تک دخول ہو لیکن منی خارج نہ ہو اور عورت بھی لذت کے آخری مرحلے تک نہ پہنچے تو کیا غسل جنابت صرف عورت پر واجب ہے یا صرف مرد پر یا دونوں پر ؟

ج: دخول کی صورت میں اگر چہ حشفہ کی مقدا ر ہی ہو دونوں پر غسل واجب ہوجاتاہے ۔

س ١٧١: کس صورت میں عورت پر احتلام کی وجہ سے غسل جنابت واجب ہوتاہے ؟ اپنے شوہر کے ساتھ خوش فعلی کے وقت جو رطوبت عورت سے خارج ہوتی ہے کیا وہ منی کے حکم میں ہے ؟ کیا بغیراسکے کہ عورت کا بدن سست ہو اور وہ لذت کے انتہائی مرحلے تک پہنچے اس پر غسل واجب ہوجاتاہے ؟ بطور کلی مباشرت کے بغیر عورت کیسے مجنب ہوتی ہے ؟

ج: اگرعورت لذت کے آخری مرحلے تک پہنچ جائے اور اسی حالت میں اس سے کوئی رطوبت خارج ہوجائے تو وہ مجنب ہوجائے گی اور اس پر غسل واجب ہوگا لیکن اگر اسے شک ہو کہ لذت کے آخری مرحلے تک پہنچی ہے یا نہیں یا شک ہو کہ کوئی رطوبت خارج ہوئی ہے یا نہیں تو غسل واجب نہیں ہے

س ١٧٢: کیا شہوت انگیز ڈائجسٹ و غیرہ کا پڑھنا اور فلموں کا دیکھنا جائز ہے؟

ج: جائز نہیں ہے ۔

س ١٧٣: اگر شوہر کے ساتھ مباشرت کے فوراً بعد عورت غسل کرلے جبکہ ابھی تک منی اسکے رحم میں باقی ہو اور غسل کے بعد منی اسکے رحم سے خارج ہوجائے تو کیا اس کا غسل صحیح ہے ؟ کیا یہ منی پاک ہے یا نجس؟ نیز کیا اس سے عورت دوبارہ مجنب ہوجائے گی یا نہیں ؟

ج: اس کا غسل صحیح ہے اور غسل کے بعد جو رطوبت خارج ہوتی ہے اگر وہ منی ہو تو نجس ہے لیکن اگر مرد کی منی ہو تو عورت اس سے دوبارہ مجنب نہیں ہوگیـ

س ١٧٤: کچھ عرصے سے میں غسل جنابت کے سلسلے میں شک میں مبتلا ہوں یہاں تک کہ اپنی بیوی سے مباشرت بھی نہیں کرتا اسکے باوجود غیر ارادی طور پر میرے اوپر ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ گمان کرتاہوں مجھ پر غسل جنابت واجب ہوگیا ہے اور ہر دن میں دو تین دفعہ غسل کرتاہوں اس شک نے مجھے پریشان کردیا ہے، میری ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اگر جنابت میں شک ہو تو جنابت کے احکام مرتب نہیں ہوتے مگر یہ کہ اس طرح رطوبت خارج ہو کہ اس میں منی خارج ہونے کی شرعی علامات پائی جائیں یا آپ کو منی خارج ہونے کا یقین ہوجائے۔

س ۱۷۵: کیا حیض کی حالت میں غسل جنابت صحیح ہے اس طرح کہ اس سے مجنب عورت کی شرعی ذمہ داری ساقط ہوجائے؟

ج: مذکورہ صورت میں غسل کا صحیح ہونا محل اشکال ہے ۔

س ۱۷۶: اگر عورت حیض کی حالت میں مجنب یا جنابت کی حالت میں حائض ہوجائے تو کیا حیض سے پاک ہونے کے بعد اس پر دو غسل واجب ہوں گے یا نہیں بلکہ حیض کی حالت میں جنابت طاری ہونے سے غسل جنابت واجب نہیں ہوتا کیونکہ وہ جنابت کے وقت پاک ہی نہیں تھی؟

ج: دونوں صورتوں میںغسل حیض کے علاوہ غسل جنابت بھی واجب ہے لیکن مقام عمل میں صرف غسل جنابت پر اکتفا کرنا جائز ہے لیکن احوط یہ ہے کہ دونوں غسلوں کی نیت کرے ۔

س ۱۷۷: کس صورت میں مرد سے خارج ہونے والی رطوبت پر منی ہونے کا حکم لگایا جاسکتاہے ؟

ج: جب شہوت کے ساتھ نکلے ، بدن میں سستی آجائے اور اچھل کر نکلے تو اس پر منی کا حکم لگے گا۔

س ۱۷۸: بعض موقعوں پر غسل کے بعد ہاتھ یا پیر کے ناخن کے اطراف میں چونے یا صابن کا اثر دکھائی دیتاہے جو غسل کے دوران حمام میں نظر نہیں آتا لیکن حمام سے نکلنے اور دقت کرنے کے بعد انکی سفیدی نظر آتی ہے ، اس کا حکم کیا ہے ؟ جبکہ بعض افراد غسل اور وضو کے وقت اس مسئلہ سے بے خبر ہوتے ہیں یا اس کی طرف توجہ نہیں رکھتے اور چونے یا صابن کا اثر موجود ہونے کی صورت میں اس کے نیچے پانی کے پہنچنے کا یقین نہیں ہوتا؟

ج: صرف صابن یا چونے کے اثر کا موجود ہونا کہ جو اعضاء کے خشک ہونے کے بعد دکھائی دے، وضو یا غسل کو باطل نہیں کرتا مگر یہ کہ اسکی ایسی تہ ہو جو جلد تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ بنے۔

س ۱۷۹: ایک برادر کا کہنا ہے کہ غسل سے پہلے بدن کا نجاست سے پاک ہونا واجب ہے اور اگر منی وغیرہ سے اسکی تطہیر غسل کے دوران میں ہو تو غسل کے باطل ہونے کا موجب ہے ، پس اگر ان کی بات صحیح ہے تو کیا میری گزشتہ نمازیں باطل ہیں اور ان کی قضا واجب ہے ؟ واضح رہے کہ میں اس مسئلہ سے بے خبر تھا؟

ج: غسل جنابت سے پہلے پورے بدن کا پاک ہونا واجب نہیں ہے بلکہ ہر عضو کا اسکے غسل سے پہلے پاک ہونا کافی ہے اور اس صورت میں غسل اور اس سے پڑھی گئی نماز، دونوں صحیح ہیں اور اگر نجس عضو کو اسکے غسل سے پہلے پاک نہ کیا جائے اور ایک ہی دھونے کے ذریعے چاہے یہ عضو پاک بھی ہوجائے اور اس کا غسل بھی انجام پاجائے تو غسل باطل ہے اور اس غسل سے پڑھی گئی نماز بھی باطل ہے اور اسکی قضا واجب ہے ۔

س ۱۸۰: نیند کی حالت میں انسان سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے ، کیا وہ منی کے حکم میں ہے ؟ جبکہ اس میں تینوں علامتیں (اچھل کر نکلنا، شہوت کے ساتھ نکلنا اور بدن کا سست ہونا) موجود نہ ہوں اور انسان کو پتا بھی بیدار ہونے کے بعد چلے کہ اس کے لباس پر رطوبت موجود ہے ؟

ج: اگر ان تین علامتوں میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو یا اسکے وجود میں شک ہو تو اس کا منی والا حکم نہیں ہے مگر یہ کہ کسی اور طریقے سے اسکے منی ہونے کا یقین ہوجائے۔

س۱۸۱: میں جوان ہوں اورایک مفلس گھرانے میں زندگی بسر کرتا ہوں، مجھ سے کثرت سے منی خارج ہوتی ہے اورحمام جانے کے لئے والد سے پیسہ مانگتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے، گھر میں بھی حمام نہیں ہے۔ اس سلسلے میں میری رہنمائی فرمائیں؟

ج: شرعی امور کی انجام دہی میں شرم کرنے کا کوئی معنی نہیں ہے اور واجب کو ترک کرنے کے لئے شرم و حیا، شرعی عذر نہیں بن سکتے۔ بہر حال اگر آپ کے لئے غسل جنابت ممکن نہیں ہے تو نماز اور

روزہ کے لئے آپ کا فریضہ یہ ہے کہ غسل کے بدلے تیمم کریں۔

س۱۸۲: میرے لئے ایک مشکل ہے اور وہ یہ کہ اگر میرے بدن پر پانی کا ایک قطرہ بھی پڑجائے تو وہ نقصان دہ ہے، بلکہ مسح کرنے کا بھی یہی حال ہے اور بدن کا تھوڑا سا حصہ دھونے سے میرے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے، اس کے علاوہ دوسری تکلیفیں بھی شروع ہو جاتی ہیں تو کیا اس صورت میں میرے لئے اپنی بیوی سے مباشرت کرنا جائز ہے؟ اور کیا یہ ممکن ہے کہ چند ماہ تک میں غسل کے عوض تیمم کر کے نماز ادا کروں اور مسجد میں داخل ہواکروں؟

ج: آپ پر بیوی سے مباشرت ترک کرنا واجب نہیں ہے بلکہ مجنب ہونے کی صورت میں اگر آپ غسل سے معذور ہوں تو ان اعمال کے لئے، جن میں طہارت شرط ہے غسل کے بدلے تیمم کرنا، آپ کا شرعی فریضہ ہے اور تیمم کے ساتھ مسجد میں داخل ہونے، نماز پڑھنے، قرآن کے حروف کو چھونے اور ان اعمال کے بجا لانے میں کوئی حرج نہیں ہے، جن میں جنابت سے پاک ہونا شرط ہے۔

س ۱۸۳: واجب یا مستحب غسل کے وقت قبلہ رخ ہونا واجب ہے یا نہیں؟

ج: غسل کے وقت قبلہ رخ ہونا واجب نہیں ہے۔

س ۱۸۴: کیا حدث اکبر کے غسالہ (دھوون) سے غسل صحیح ہے جبکہ یہ معلوم ہو کہ غسل، قلیل پانی سے کیا گیاتھا اور بدن غسل سے پہلے پاک تھا؟

ج: مذکورہ صورت میں اس سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۸۵: اگر غسل جنابت کے درمیان حدث اصغر صادر ہوجائے تو کیا اس پر از سر نو غسل واجب ہے یا غسل مکمل کرنے کے بعد وہ وضو کرے گا؟

ج: از سر نو غسل کرنا واجب نہیں ہے اور حدث اصغر کا غسل کی صحت پرکوئی اثر نہیں پڑتا لیکن یہ غسل اس کی نماز اور ان اعمال کے لئے وضو سے کافی نہیں ہے جن میں حدث اصغر سے طہارت شرط ہے۔

س۱۸۶: وہ گاڑھی رطوبت جو منی سے مشابہ ہوتی ہے اور پیشاب کے بعد شہوت و ارادہ کے بغیر خارج ہوتی ہے، کیا وہ منی کے حکم میں ہے؟

ج: منی کے حکم میں نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے منی ہونے کا یقین ہو جائے، یا نکلتے وقت اس میں منی ہونے کی شرعی علامات موجود ہوں۔

س ۱۸۷: جس کے ذمے کئی مستحب یا واجب غسل ہوں تو کیا ایک ہی غسل بقیہ کے لئے کافی ہوگا؟

ج: اگرسب کی نیت سے ایک غسل بجالائے تو وہ سب کیلئے کافی ہے۔ اور اگر ان میں غسل جنابت بھی ہو اور اسی کا قصد کیا جائے تو وہ بقیہ غسلوں کیلئے کافی ہوگا، اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ ان سب کی نیت کرے۔

س ۱۸۸: غسل جنابت کے علاوہ کیا دیگرغسل بھی وضو سے کفایت کرتے ہیں؟

ج: کفایت نہیں کرتے۔

س ۱۸۹: آپ کی نظر میں غسل جنابت میں کیا پانی کا بدن پر جاری ہونا شرط ہے؟

ج: معیار یہ ہے کہ اس پر غسل کے قصد سے بدن کا دھونا صادق آ جائے، پانی کا جاری ہونا شرط نہیں ہے۔

س ۱۹۰: اگر انسان جانتا ہو کہ اگر وہ اپنی زوجہ سے مباشرت کر کے خود کو مجنب کر دے تو اسے غسل کے لئے پانی نہیں ملے گا یا غسل اور نماز کے لئے وقت نہیں رہے گا، تو کیا اس کے لئے اپنی زوجہ سے مباشرت کرنا جائز ہے؟

ج: اگر غسل سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمم کرنے پر قادر ہو تو اپنی بیوی سے مباشرت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۹۱: کیا غسل جنابت میں یہ ترتیب کافی ہے کہ پہلے سر دھوئیں اور اس کے بعد جسم کے باقی اعضاء کو، یا یہ کہ جسم کی دونوں اطراف میں بھی ترتیب ضروری ہے؟

ج: بنابر احتیاط واجب دونوں اطراف کے درمیان ترتیب ضروری ہے اور یہ کہ پہلے جسم کا دایاں حصہ دھوئے پھر بایاں حصہ۔

س ۱۹۲: غسل ترتیبی کرتے وقت اگر میں پہلے پیٹھ دھو لوں اور اس کے بعد غسل ترتیبی کی نیت کر کے غسل بجا لاؤں توکیا اس میں کوئی حرج ہے؟

ج: غسل کی نیت اور غسل شروع کرنے سے پہلے پیٹھ یا اعضائے بدن میں سے کسی عضو کے دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے اور غسل ترتیبی کی کیفیت یہ ہے کہ بدن کو پاک کرنے کے بعد غسل کی نیت کرے، پھر پہلے سرو گردن کو دھوئے، اس کے بعد بنا بر احتیاط واجب بدن کا دایاں پھرا سی طرح بایاں حصہ دھوئے ۔

س ۱۹۳: کیا عورت پر غسل میں تمام بالوں کا دھونا واجب ہے؟ اور اگر غسل میں تمام بالوں تک پانی نہ پہنچے تو کیا غسل باطل ہے؟ جبکہ یہ معلوم ہو کہ سر کی تمام جلد تک پانی پہنچ چکا ہے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ تمام بالوں کو دھوئے۔

باطل غسل پر مترتب ہونے والے احکام

س ۱۹۴: اس شخص کا کیا حکم ہے جو بالغ تو ہو چکا ہو لیکن غسل کے واجب ہونے نیز اس کے طریقے سے بے خبر ہو اور اسی طرح دس سال گزر گئے، تب کہیں اسے تقلید اور غسل کے واجب ہونے کا پتا چلا۔ اب نماز اور روزہ کی قضا کے بارے میں اس پر کیا حکم لاگو ہو گا؟

ج:اس شخص پر ان نمازوں کی قضا واجب ہے جو اس نے جنابت کی حالت میں پڑھی ہیں اسی طرح روزوں کی قضا بھی واجب ہے اگر اسے اپنے مجنب ہونے کا علم تھا لیکن روزے کیلئے مجنب پر غسل کے واجب ہونے سے جاہل تھا ۔

س ۱۹۵: ایک جوان کم عقلی کی وجہ سے چودہ سال کی عمر سے پہلے اور اس کے بعد استمناء کرتا تھا اور اس سے منی نکلتی تھی لیکن اسے یہ علم نہیں تھا کہ منی خارج ہونے سے انسان مجنب ہوجاتاہے اور نماز اور روزے کیلئے غسل کرنا ضروری ہوتاہے اس کا کیا فریضہ ہے؟ کیا جس زمانے میں وہ استمناء کرتا تھا اور اس سے منی خارج ہوتی تھی، اس زمانے کا اس پر غسل واجب ہے؟ اور اس وقت سے اب تک اس نے جنابت کی حالت میں جو نمازیں پڑھیں ہیں،اور روزے رکھے ہیں، کیا وہ باطل ہیں اور ان کی قضا واجب ہے؟

ج: جتنی مرتبہ وہ مجنب ہوا ہے اگر اس نے اب تک غسل نہیں کیا تو ان سب کے لئے ایک غسل جنابت کافی ہے اور ان نمازوں کی قضا واجب ہے جن کے بارے میں یہ یقین ہے کہ وہ حالت جنابت میں ادا کی گئی ہیں۔ ہاں ماہ مبارک رمضان کے گزشتہ ان روزوں کی قضا واجب نہیں ہے اور انہیں صحیح قرار دیا جائیگا، جن کی راتوں میں اسے اپنے مجنب ہونے کا علم نہ ہواہو، لیکن اگر وہ یہ جانتا تھا کہ اس سے منی خارج ہوئی ہے اور وہ جنب ہو گیا ہے لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ روزہ کے صحیح ہونے کے لئے اس پر غسل واجب ہے تو اس صورت میں اس پر ان تمام روزوں کی قضا واجب ہے جو اس نے حالت جنابت میں رکھے تھے ۔

س ۱۹۶: جو شخص جنابت کے بعد غسل کرے لیکن اس کا غسل غلط اور باطل ہو اسکی ان نمازوں کا کیا حکم ہے جو اس نے اس غسل کے ساتھ پڑھی ہیں جبکہ وہ مسئلہ سے جاہل تھا۔

ج: باطل غسل کے ساتھ پڑھی گئی نماز باطل ہے اور اس کا اعادہ یا قضا واجب ہے۔

س ۱۹۷: میں نے ایک واجب غسل کی بجا آوری کے ارادے سے غسل کیا، حمام سے نکلنے کے بعد مجھے شک ہوگیا کہ میں نے ترتیب کی رعایت کی ہے یا نہیں اور چونکہ مجھے احتمال تھا کہ صرف ترتیب کی نیت ہی کافی ہے لہذا میں نے غسل کا اعادہ نہیں کیا اب میں اس مسئلہ میں پریشان ہوں، کیا مجھ پر تمام نمازوں کی قضا واجب ہے؟

ج: آپ جو غسل بجا لائے ہیں اگر اس کے صحیح ہونے کا آپ کو احتمال ہے اور غسل کرتے وقت ان کاموں کی انجام دہی کی طرف متوجہ تھے جو اس کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہیں تو آپ کے ذمے کچھ نہیں ہے؟ لیکن اگر آپ کو غسل کے باطل ہونے کا یقین ہے تو آپ پر تمام نمازوں کی قضا واجب ہے۔

س ۱۹۸: میں غسل جنابت اس طریقے سے کیا کرتا تھا کہ پہلے جسم کا داہنا حصہ، پھر سر اور اس کے بعد بایاں حصہ دھویا کرتا تھا اور میں نے صحیح طریقہ دریافت کرنے میں بھی کوتاہی کی ہے، اب میری نماز اور روزے کا حکم کیا ہے؟

ج: مذکورہ طریقے سے کیا گیا غسل باطل ہے اور وہ رفع حدث کا موجب نہیں ہے اس لئے ایسے غسل کے ساتھ پڑھی گئی نمازیں باطل ہیں اور انکی قضا کرنا واجب ہے، ہاں اس فرض کے ساتھ کہ آپ مذکورہ طریقہ کو صحیح غسل سمجھتے تھے اور جان بوجھ کر جنابت پر باقی نہیں رہے اسلئے آپ کے روزے صحیح ہیں۔

س ۱۹۹: کیا مجنب پر ان سورتوں کا پڑھنا حرام ہے جن میں واجب سجدہ ہے ؟

ج: مجنب کیلئے جو کام حرام ہیں ان میں سے ایک ان سورتوں کی سجدہ والی آیات کا پڑھنا ہے لیکن ان سورتوں کی دیگر آیات پڑھنے میں اشکال نہیں ہے -

تیمّم کے احکام

س ۲۰۰: وہ چیزیں جن پر تیمم صحیح ہے، جیسے مٹی، چونا اور پتھر و غیرہ، اگر یہ دیوار پر چپکی ہوں تو کیا ان پر تیمم صحیح ہے؟ یا ان کا سطح زمین پر ہونا ضروری ہے؟

ج: تیمم کے صحیح ہونے میں ان کا سطح زمین پر ہونا شرط نہیں ہے۔

س ۲۰۱: اگر میں مجنب ہوجاؤں اور میرے لئے حمام جانا ممکن نہ ہو اور جنابت کی یہ حالت چند روز تک باقی رہے، اور میں غسل کے بدلے میں تیمم کرکے نماز پڑھ لوں اسکے بعد مجھ سے حدث اصغر سرزد ہوجائے تو کیا بعد والی نماز کیلئے دوبارہ غسل کے بدلے تیمم کروں یا نہیں بلکہ جنابت کی جہت سے وہی پہلا تیمم کافی ہے اور بعد والی نمازوں کیلئے حدث اصغر کی خاطر وضو یا تیمم واجب ہے ؟

ج: جب مجنب شخص غسل جنابت کے بدلے صحیح تیمم کر لے اور اس تیمم کے بعد اگر اس سے حدث اصغر سرزد ہو جائے تو جب تک تیمم کو جائز قرا ردینے والا شرعی عذر باقی ہے بنابر احتیاط واجب جن اعمال میں طہارت شرط ہے ان کیلئے غسل کے بدلے تیمم کرے اور پھر وضو بھی کرے اور اگر وضو بھی نہ کرسکتاہو تو ایک دوسرا تیمم وضو کے بدلے کرے۔

س ۲۰۲: غسل کے بدلے کئے جانے والے تیمم کے بعد کیا وہ سب امور انجام پا سکتے ہیں جو غسل کے بعد انجام دیے جا سکتے ہیں یعنی کیا تیمم کر کے مسجد میں داخل ہونا جائز ہے؟

ج:غسل کے بعد جتنے شرعی امور انجام دئے جا سکتے ہیں وہ اس کے عوض کئے جانے والے تیمم کے بعد بھی جائز ہیں، مگر یہ کہ غسل کے بدلے میں تیمم تنگی وقت کی وجہ سے کیا جائے۔

س ۲۰۳: وہ جنگی مجروح جس کا کمر سے نیچے کا حصہ مفلوج ہوچکاہے اوراسکی وجہ سے پیشاب کو روکنے کی قدرت نہیں رکھتا کیا وہ مستحب اعمال مثلاً غسل جمعہ و غسل زیارت و غیرہ کے بجا لانے کے عوض تیمم کر سکتا ہے؟ کیونکہ اس کے لئے حمام جانے میں کچھ مشقت ہے۔

ج: زیارت جیسے اعمال میں طہارت شرط نہیں ہے ان کیلئے غسل کے بدلے تیمم کرنا محل اشکال ہے، لیکن عسر و حرج کے موقع پر مستحب غسلوں کے بدلے رجاء مطلوبیت کی نیت سے تیمم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۲۰۴: جس شخص کے پاس پانی نہ ہو یا اس کے لئے پانی کا استعمال مضر ہو اور وہ غسل جنابت کے بدلے تیمم کر لے تو کیا وہ مسجد میں داخل ہوکر نماز جماعت میں شریک ہو سکتاہے؟ اور اس کے قرآن کریم پڑھنے کا حکم کیا ہے؟

ج: جب تک تیمم کو جائز کرنے والا عذر باقی ہے اور اس کا تیمم باطل نہیں ہوا اس وقت تک وہ ان تمام اعمال کو انجام دے سکتا ہے جن میں طہارت شرط ہے۔

س۲۰۵: نیند کی حالت میں انسان سے رطوبت خارج ہوتی ہے اور بیدار ہونے کے بعد اسے کچھ یاد نہیں آتا، لیکن اسکیلباس پر رطوبت ہے اور اس کے پاس سوچنے کا وقت بھی نہیں ہے، کیونکہ اس کی صبح کی نماز قضا ہو رہی ہے، اس حالت میں وہ کیا کرے؟ اور وہ کیسے غسل کے بدلے تیمم کی نیت کرے؟ اس کیلئے اصلی حکم کیا ہے؟

ج: اگر اسے احتلام کا علم ہے تو وہ مجنب ہے او اس پر غسل واجب ہے اور وقت تنگ ہونے کی صورت میں اپنے بدن کو پاک کرنے کے بعد تیمم کرکے نماز پڑھے اور پھر وسیع وقت میں غسل کرے، لیکن اگر احتلام اور جنابت میں شک ہو تو اس پر جنابت کا حکم جاری نہیں ہو گا۔

س۲۰۶: ایک شخص پے در پے کئی راتوں تک مجنب ہوتا رہا، اس کا فریضہ کیا ہے؟ جبکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہر روز پے در پے حمام جانے سے انسان ضعیف و کمزور ہو جاتا ہے؟

ج: اس پر غسل واجب ہے مگر یہ کہ پانی کا استعمال اس کے لئے مضر ہو تو ایسی صورت میں اس کا فریضہ تیمم ہے۔

س۲۰۷:میں غیر معمولی صورتحال سے دوچارہوں اور بلا ارادہ کئی کئی مرتبہ مجھ سے منی خارج ہو جاتی ہے اور اس کے نکلنے سے کوئی لذت بھی محسوس نہیں ہوتی، پس نماز کے سلسلے میں میرا فریضہ کیا ہے؟

ج: اگر ہر نماز کے لئے غسل کرنے میں آپ کیلئے ضرر یا شدید تکلیف ہو تو اپنا بدن نجاست سے پاک کرنے کے بعد تیمم کے ساتھ نماز پڑھیں۔

س۲۰۸: اس شخص کا کیا حکم ہے جو نماز صبح کے لئے یہ سوچ کر غسل جنابت ترک کر کے تیمم کرتا ہے کہ اگر غسل کرے گا تو بیمارہو جائے گا؟

ج: اگر وہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے غسل مضر ہے تو تیمم میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس تیمم کے ساتھ نماز صحیح ہے۔

س۲۰۹: تیمم کا طریقہ کیا ہے ؟ آیا غسل اور وضو کے بدلے تیمم میں کوئی فرق ہے ؟

ج: تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرکے دونوں ہاتھوں کو اس چیز پر مارے جس پر تیمم صحیح ہے پھر دونوں ہاتھوں کو پوری پیشانی پر بالوں کے اگنے کی جگہ سے ابرو اور ناک کے اوپر والے حصے تک اور پیشانی کی دو اطراف پر پھیرے پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پوری پشت پر اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پوری پشت پر پھیرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ ہاتھوں کو زمین پر مارے اور پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پشت پر اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیرے خواہ تیمم وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے۔

س۲۱۰: پکے ہوئے چونے ،پکی ہوئی آہک، انکے پتھروں اور اینٹ پر تیمم کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: ہر وہ چیز جسے زمین سے شمار کیا جائے جیسے چونے اور آہک کے پتھر ان پر تیمم کرنا صحیح ہے اور بعید نہیں ہے کہ پکے ہوئے چونے، پکی ہوئی آہک اور اینٹ وغیرہ پر بھی تیمم صحیح ہو۔

س۲۱۱: آپ نے فرمایا ہے جس چیز پر تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے کیا اعضاء تیمم (پیشانی اور ہاتھوں کی پشت) کا پاک ہونا بھی ضروری ہے ؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ ممکنہ صورت میں پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پاک ہو اور اگر انہیں پاک کرنا ممکن نہ ہو تو اسکے بغیر ہی تیمم کرلے اگر چہ بعید نہیں ہے کہ ہر صورت میں طہارت شرط نہ ہو۔

س۲۱۲: اگر انسان کیلئے نہ وضو ممکن ہو اور نہ تیمم تو اسکی شرعی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: بنابر احتیاط وقت کے اندر بغیر وضو اور تیمم کے نماز پڑھے اور پھر بعد میں وضو یا تیمم کے ساتھ اسکی قضا کرے۔

س۲۱۳: میں جلد کی ایسی بیماری میں مبتلا ہوں کہ جب بھی نہاتا ہوں تو میری کھال خشک ہونے لگتی ہے بلکہ اگر صرف چہرے اور ہاتھوں کو دھوتا ہوں تو بھی ایسا ہوتا ہے، اس لئے اپنی جلد پر تیل ملنے پر مجبورہوں، لہذا مجھے وضو کرنے میں بہت زحمت ہوتی ہے اور صبح کی نماز کے لئے وضو کرنا میرے لئے بہت دشوار ہے تو کیا میں صبح کی نماز کے لئے وضو کے بدلے تیمم کر سکتا ہوں؟

ج: اگر آپ کے لئے پانی کا استعمال مضر ہے تو وضو صحیح نہیں ہے اور اس کے بدلے تیمم کریں اور اگر مضر نہیں ہے اور یہ تیل پانی کے اعضاء وضو تک پہنچنے سے مانع نہ ہو تو وضو ضروری ہے اور اگر مانع ہو لیکن یہ ممکن ہو کہ تیل صاف کرکے وضو کرلیا جائے اور پھر تیل مل لیا جائے تو بھی تیمم کی

نوبت نہیں آئیگی۔

س۲۱۴: ایک شخص وقت کم ہونے کی بنا پر تیمم سے نماز پڑھ لیتا ہے اور فارغ ہونے کے بعد اس پر یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ وضو کرنے کا وقت تھا، اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: اس پر اس نماز کا اعادہ واجب ہے۔

س۲۱۵: ہم ایسے سرد علاقے میں رہتے ہیں جہاں حمام نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسی جگہ ہے جہاں غسل کر سکیں اور رمضان کے مہینے میں اذان سے پہلے حالت جنابت میں بیدار ہوں تو چونکہ جوانوں کا نصف شب میں لوگوں کے سامنے مشک یا ٹینکی کے پانی سے غسل کرنا معیوب ہے، اس کے علاوہ اس وقت پانی بھی ٹھنڈا ہوتا ہے، اس حالت میں اگلے دن کے روزہ کا کیا حکم ہے؟ کیا تیمم جائز ہے اور غسل نہ کرنے کی صورت میں روزہ نہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: صرف مشقت یا لوگوں کی نظروں میں کسی کام کا معیوب ہونا شرعی طور پر عذر نہیں بن سکتا، بلکہ جب تک انسان کے لئے ضرر یا حرج نہ ہو اس وقت تک جس طرح بھی ممکن ہو اس پر غسل کرنا واجب ہے اور حرج یا ضرر کی صورت میں تیمم کرنا واجب ہے، پس اگر وہ فجر سے پہلے تیمم کر لیتا ہے تواس کا روزہ صحیح ہے اور اگر تیمم ترک کر دے تو اس کا روزہ باطل ہے، لیکن اس پر واجب ہے کہ تمام دن روزے کو باطل کرنے والے کاموں سے اجتنا ب کرے۔

عورتوں کے احکام

س ۲۱۶: اگر میری والدہ پیغمبراکرمؐ کی اولاد سے ہو تو کیا میں بھی سیدانی ہوں؟ پس کیا میں بھی اپنی ماہانہ عادت کو ساٹھ سال تک حیض قرار دوں اور ان ایام کے دوران روزہ اور نماز سے پرہیز کروں؟

ج: عورت کس عمر میں یائسہ ہوتی ہے اس کی تعیین محل تأمل و احتیاط ہے لہذا اس مسئلہ میں خواتین کسی دوسرے جامع الشرائط مجتہد کی طرف رجوع کرسکتی ہیں۔

س ۲۱۷: جس عورت نے کسی معین دن کے روزے کی نذر کی ہو پھر اس دن اسے روزہ کی حالت میں حیض آ جائے تو اس کا فریضہ کیاہے؟

ج: حیض آنے سے اس کا روزہ باطل ہو جائے گا چاہے وہ دن کے کسی ایک حصے میں آئے اور پاک ہونے کے بعد اس پر روزہ کی قضا واجب ہے؟

س۲۱۸: اس رنگ یا دھبے کا کیا حکم ہے جو عورت اپنی پاکی کے یقین کے بعد دیکھتی ہے جبکہ یہ معلوم ہے کہ نہ اس میں خون کی علامات ہیں اور نہ ہی پانی ملے خون کی؟

ج: اگر وہ خون نہیں ہے تو اس پر حیض کا حکم نہیں لگے گا لیکن اگر خون ہے اور اس نے دس دن سے تجاوز نہیں کیا تو وہ حیض کا حکم رکھتا ہے اگر چہ وہ زرد رنگ کے داغ کی صورت میں ہی ہو اور موضوع کو تشخیص دینا عورت کا کام ہے۔

س ۲۱۹: روزے رکھنے کے لئے دوا کے ذریعہ ماہانہ عادت کو بند کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۲۰: اگر حمل کے دوران عورت کو تھوڑا سا خون آ جائے لیکن اس کا حمل ساقط نہ ہو تو کیا اس پر غسل واجب ہے یا نہیں؟ اور اس کی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: اثناء حمل میں عورت جو خون دیکھتی ہے اگر اس میں حیض کی صفات اور شرائط ہیں یا وہ حیض کی عادت کے زمانے میں آئے او رتین دن تک چلتارہے اگر چہ اندرہی رہے تو وہ حیض ہے ورنہ استحاضہ ہے۔

س ۲۲۱: ایک عورت کی ماہانہ عادت معین تھی جیسے ایک ہفتہ لیکن پھر اسے مانع حمل چھلہ (loop) رکھوانے کے سبب ہر ماہ ۱۲ روز خون آنے لگا تو کیا یہ سات روز سے زیادہ آنے والا خون حیض ہو گا یا استحاضہ؟

ج: اگر دس دن تک خون بند نہ ہو تو اس کی عادت کے ایام حیض شمار ہوں گے اور باقی استحاضہ

س ۲۲۲: کیا حیض یا نفاس والی عورت، ائمہ (علیہم السلام) کی اولاد کے مقبروں میں داخل ہو سکتی ہے؟

ج: ہوسکتی ہے۔

س ۲۲۳: جو عورت حمل ضائع کراتی ہے کیا وہ نفاس کی حالت میں ہے یا نہیں؟

ج: بچہ ساقط ہونے کے بعد، خواہ وہ لوتھڑا ہی ہو، اگر عورت خون دیکھتی ہے تو اس پر نفاس کا حکم جاری ہوگا۔

س ۲۲۴: اس خون کا کیا حکم ہے جسے عورت یائسہ ہونے کے بعد دیکھتی ہے؟ اور اس کا شرعی فریضہ کیا ہے؟

ج: استحاضہ کے حکم میں ہے۔

س ۲۲۵: ناخواستہ بچوں کی ولادت سے اجتناب کے لئے مانع حمل طریقوں میں سے ایک طریقہ، دواؤں کا استعمال ہے، اور جو عورتیں ان دواؤں کو استعمال کرتی ہیں وہ ماہانہ عادت کے ایام اور ان کے علاوہ دوسرے دنوں میں بھی خون کے داغ دھبے دیکھتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر ان داغ دھبوں میں شریعت میں بیان کردہ حیض کی شرطیں نہیں پائی جاتیں تو وہ حیض کے حکم میں نہیں ہیں، بلکہ ان پر استحاضہ کا حکم لگایا جائے گا۔

میت کے احکام

س ۲۲۶: کیا میت کے غسل ، کفن اور دفن میں مماثلت اور ہم جنس ہونا شرط ہے یا نہیں بلکہ زن و مرد میں سے ہر ایک دوسرے کی میت کے یہ کام انجام دے سکتاہے؟

ج: میت کے غسل دینے میں مماثلت شرط ہے اور اگر میت کو اس کا ہم جنس (عورت کو عورت اور مرد کو مرد) غسل دے سکتا ہو تو غیر مماثل کا غسل دینا صحیح نہیں ہے اور میت کا یہ غسل باطل ہے، لیکن تکفین و تدفین میں مماثلت شرط نہیں ہے۔

س ۲۲۷: آج کل دیہاتوں میں رواج ہے کہ میت کو رہائشی مکانوں میں غسل دیا جاتا ہے اور بعض موقعوں پر میت کا کوئی وصی نہیں ہوتا اور اس کے بچے چھوٹے ہوتے ہیں، ایسی صورت میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: میت کی تجہیز کے سلسلے میں متعارف حد تک جن تصرفات کی ضرورت ہے جیسے غسل، کفن اور دفن وہ کمسن ولی کی اجازت پر موقوف نہیں ہیں اور اس سلسلے میں ورثاء کے درمیان چھوٹے بچوں کی موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

س ۲۲۸: ایک شخص حادثہ میں یا کسی بلندی سے گر کر مر گیا اگر مرنے والے کے بدن سے خون بہہ رہا ہو تو کیا خون کا اپنے آپ یا طبی وسائل کے ذریعہ بند ہونے تک انتظار کرنا واجب ہے یا خون بہنے کے با وجود اسے اسی حالت میں دفن کر دیں؟

ج: اگر ممکن ہو تو غسل سے پہلے میت کے بدن کو پاک کرنا واجب ہے اور اگر خون بند ہونے تک یا اسے روکنے کیلئے انتظار کرنا ممکن ہو تو ایسا کرنا واجب ہے۔

س ۲۲۹: وہ میت جو ۴۰ یا ۵۰ سال قبل دفن کی گئی تھی اور اس وقت اس کی قبر کا نشان مٹ چکا ہے اور وہ عام زمین بن چکی ہے اب اس جگہ نہر کھودی گئی تو اس میں سے اس مردے کی ہڈیاں نکل آئیں، کیا انہیں دیکھنے کے لئے ان ہڈیوں کو چھونے میں کوئی اشکال ہے؟ اور کیا وہ ہڈیاں نجس ہیں یا نہیں؟

ج: مسلمان کی اس میت کی ہڈی جس کو غسل دیا جا چکا ہو نجس نہیں ہے، لیکن اسے دوبارہ مٹی میں دفن کرنا واجب ہے۔

س ۲۳۰: کیا انسان اپنے والد، والدہ یا اپنے کسی عزیز کو ایسا کفن دے سکتا ہے جو اس نے اپنے لئے خریدا تھا؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۳۱: ڈاکٹروں کی ٹیم کو طبی تحقیقات اور معائنے کے لئے میت کے دل اور اس کے جسم کے بعض حصوں کو اسکے جسم سے جدا کرنے کی ضرورت ہے اور تجربہ و معائنہ کرنے کے ایک دن بعد انہیں دفن کر دیتے ہیں، اس سلسلے میں درج ذیل سوالات کے جواب عنایت فرمائیں۔
۱۔ کیا ہمارے لئے ایسا کام انجام دینا جائز ہے جبکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ لاشیں، جن پر یہ کام انجام دیئے جارہے ہیں مسلمانوں کی ہیں۔
۲۔ کیا دل اور میت کے بعض حصوں کو اس کے بدن سے جدا دفن کرنا جائز ہے؟
۳۔ کیا ان اعضاء کو کسی دوسری میت کے ساتھ دفن کرنا جائز ہے؟ جبکہ قلب اور ان حصوں کو علیحدہ دفن کرنے میں ہمارے لئے بہت مشکلات ہیں؟

ج: اگر کسی (نفس محترمہ) کی جان بچانا یا پھر ان طبی علوم کا انکشاف کرنا جن کی معاشرے کو احتیاج ہے یا اس مرض کا سراغ لگانا جس سے لوگوں کی زندگی کو خطرہ لاحق ہے اس پر موقوف ہو تو میت کے بدن کو چیرکر کھولناجائزہے، لیکن لازم ہے کہ جب تک اس کام کیلئے غیر مسلم کی میت مل سکتی ہو تو مسلمان کی میت سے استفادہ نہ کیا جائے اور جو اعضاء مسلمان کے بدن سے جدا کئے گئے ہو ں ان کا شرعی حکم یہ ہے کہ انہیں بدن کے ساتھ دفن کیا جائے اور اگر بدن کے ساتھ دفن کرنا ممکن

نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۳۲: اگر انسان اپنے لئے کفن خریدے اور واجب یا مستحب نمازوں یا تلاوت قرآن مجید کے وقت ہمیشہ اس سے فرش و مصلیٰ کا کام لے اور موت کے بعد اسی کو اپنا کفن قرار دے تو کیا یہ جائز ہے؟ اوراسلامی نقطۂ نظر سے کیا یہ جائز ہے کہ انسان اپنے لئے کفن خرید کر اس پر قرآن کی آیتیں لکھے اور اسے صرف کفن کے کام میں لائے؟

ج: مذکورہ کاموں‌میں کوئی حرج نہیں ہے۔

233: ایک پرانی قبر ے ایک عورت کا جنازہ ملا ہے جس کی تاریخ تقریباً سات سو سال پرانی ہے۔ یہ ایک عظیم الجثہ ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے جو صحیح و الم ہے اور اس کی کھوپڑی پر کچھ بال بھی موجود ہیں، آثار قدیمہ کے ماہرینجنہوں نے اس کا انکشاف کیا ہے ۔ کہتے ہیں یہ ایک ملمان عورت کا جسد ہے، کیا جائز ہے کہ میوزیم آف نیچرل سائنسز (ایسی چیزوں کا عجائب گھر) کی طرف سے اس واضح و مشخص عظیم الجثہ ڈھانچے کو (قبر کی تعمیر نو اور پھر اس میں رکھ کر) میوزیم کا مشاہدہ کرنے والوں کی عبرت کے لئے رکھ دیا جائے یا دیکھنے والوں کی نصیحت اور موعظہ کے لئے مناب آیات و احادیث لکھ کر وہاں لگا دی جائیں۔

ج: اگر اس عظیم الجثہ ڈھانچے کے بارے میں یہ ثابت ہو جائے کہ یہ مسلمان کی میت ہے تو اس کا فوراً دفن کرنا واجب ہے۔

س ۲۳۴: کسی دیہات میں ایک قبرستان ہے جو نہ کسی خاص شخص کی ملکیت ہے اور نہ وقف ہے تو کیا اس گاؤں کے رہنے والوں کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ دوسرے شہروں یا گاؤں کی میتوں کو یا اس شخص کی میت کو جس نے اس قبرستان میں دفن ہونے کی وصیت کی ہے، اس میں دفن نہ ہونے دیں؟

ج: اگر مذکورہ عمومی قبرستان کسی خاص شخص کی ملکیت نہ ہو اور نہ ہی خاص طور پر اس دیہات والوں کیلئے وقف ہو تو اہل قریہ دوسروں کی میتوں کو اس میں دفن ہونے سے منع نہیں کر سکتے اور اگر کوئی شخص خود کو اس قبرستان میں دفن کرنے کی وصیت کرے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا واجب ہے۔

س ۲۳۵: کچھ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قبروں پر پانی چھڑکنا مستحب ہے، جیسا کہ کتاب " لئالی الاخبار "میں ہے۔ کیا یہ استحباب صرف دفن کے دن کے ساتھ مختص ہے یا نہیں بلکہ مطلق ہے جیسا کہ صاحب لئالی کا یہی نظریہ ہے؟ آپ کی رائے کیاہے؟

ج: دفن کے دن پانی چھڑکنا مستحب ہے اور اسکے بعد بھی رجاء مطلوبیت کی نیت سے چھڑکنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۳۶: میت، رات کو کیوں دفن نہیں کی جاتی؟ کیا شب میں میت دفن کرنا حرام ہے؟

ج: میت کو رات میں دفن کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۳۷: ایک شخص کار کے حادثہ میں فوت ہو گیا، لوگوں نے اسے غسل دیا، کفن پہنایا اور قبرستان میں لے آئے، جب اسے دفن کرنے لگے تو دیکھا کہ تابوت اور کفن دونوں اس سے نکلنے والے خون سے آلودہ ہیں تو کیا ایسی حالت میں کفن بدلنا واجب ہے؟

ج: اگر کفن کے اس حصے کو جس پر خون لگا ہوا ہے، دھونا یا کاٹنا یا کفن کو تبدیل کرنا ممکن ہو تو ایسا کرنا واجب ہے، ورنہ اسی حالت میں دفن کر دینا جائز ہے۔

س ۲۳۸: اگر اس میت کے دفن کو جسے خون آلود کفن میں دفن کر دیا گیا ہے ۔ تین ماہ گزر چکے ہوں تو کیا اس صورت میں قبر کو کھودا جا سکتا ہے؟

ج: مفروضہ صورت میں قبر کھودنا جائز نہیں ہے۔

س ۲۳۹: براہ کرم درج ذیل تین سوالات کے جواب مرحمت فرمائیں۔
۱ ۔ اگر حاملہ عورت وضع حمل کے دوران (بچہ پیدا ہوتے وقت) مر جائے تو اس کے شکم میں موجود بچے کا مندرجہ ذیل تین صورتوں میں کیا حکم ہے؟
الف) اگر اس میں تازہ روح داخل ہوئی ہو (تین ماہ یا اس سے زیادہ کا ہو) جبکہ یہ احتمال قوی ہوتاہے کہ اگر اسے ماں کے پیٹ سے نکالا جائے گا تو مرجائے گا۔

ب) جب بچہ سات ماہ یا اس سے زائدکا ہو۔
ج) بچہ ماں کے پیٹ میں مر چکا ہو۔

۲ ـ اگر وضع حمل کے دوران حاملہ کا انتقال ہو جائے تو کیا دوسروں پر بچے کی موت یا اسکی حیات کی مکمل تحقیق کرنا واجب ہے؟
۳۔ اگر ولادت کے وقت ماں کا انتقال ہو جائے اور شکم میں بچہ زندہ ہو اور ایک شخص ـ متعارف طریقے کے خلاف ماں کو زندہ بچے کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دے تو اس سلسلے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ج: اگر حاملہ کے مرنے سے بچہ بھی مر جائے یا جب حاملہ فوت ہوئی ہے اس وقت بچے میں روح داخل نہ ہوئی ہو تو اس کا نکالنا واجب نہیں ہے، بلکہ جائز ہی نہیں ہے، لیکن اگر اس میں روح داخل ہو چکی ہو اور وہ شکم مادر میں زندہ ہو اور نکالنے تک اس کے زندہ رہنے کا احتمال بھی ہو تو اسے فوری طور پر نکال لینا واجب ہے، اور جب تک مردہ ماں کے شکم میں موجود بچے کی موت ثابت نہ ہو جائے ماں کو بچے سمیت دفن کرنا جائز نہیں ہے اور اگر زندہ بچہ ماں کے ساتھ دفن کر دیا گیا ہو اور دفن کے بعد بھی بچے کے زندہ ہونے کا احتمال ہو تب بھی قبر کھودنے اور ماں کے شکم سے بچے کو نکالنا واجب ہے، اسی طرح اگر مردہ ماں کے پیٹ میں بچے کی زندگی کی حفاظت ماں کو دفن نہ کرنے پر موقوف ہو تو بظاہر بچے کی زندگی کی حفاظت کے لئے ماں کے دفن میں تاخیر واجب ہے۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حاملہ عورت کو اس کے زندہ بچے کے ساتھ دفن کرنا جائز ہے اور دوسرے لوگ یہ گمان کرتے ہوئے کہ کہنے والے کی بات صحیح ہے، حاملہ عورت کو دفن کر دیں، جس سے قبر میں بچے کی موت واقع ہو جائے، تو دفن کرنے والے شخص پر بچے کی دیت واجب ہے، مگر یہ کہ موت کا باعث اس کہنے والے کی بات ہو تو اس صورت میں اس قائل پر دیت واجب ہو گی۔

س ۲۴۰: بلدیہ نے زمین سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی غرض سے قبروں کو دو منزلہ بنانا مقرر کیا ہے، براہ مہربانی آپ اس سلسلے میں شرعی حکم بیان فرمائیں؟

ج: مسلمانوں کی کئی منزلوں والی قبریں بنانا جائز ہے، اس شرط کے ساتھ کہ یہ عمل قبر کھودنے اور مسلمان میت کی بے حرمتی کا باعث نہ ہو۔

س ۲۴۱: ایک بچہ کنویں میں گر کر مر گیا ہے اور کنویں میں اتنا پانی ہے کہ اس میں سے اس کی میت کو نکالا نہیں جا سکتا، اس کا کیا حکم ہے؟

ج: میت کو اسی میں رہنے دیں اور وہ کنواں ہی اس کی قبر ہو گا اور اگر کنواں کسی کی ذاتی ملکیت نہ ہو یا اس کا مالک بند کرنے پر راضی ہو جائے تو کنویں کو بند کر دینا واجب ہے۔

س۲۴۲: ہمارے علاقے میں رواج ہے کہ صرف ائمہ اطہار (علیہم السلام) ، شہداء اور اہم دینی شخصیتوں کے غم میں روایتی انداز میں سینہ زنی ہوتی ہے۔ کیا یہی سینہ زنی بعض فوجی مجاہدین کیلئے اوران لوگوں کی وفات پر کرنا جائز ہے جنہوں نے اس اسلامی حکومت اور اس اسلامی معاشرے کی کسی نہ کسی طریقہ سے خدمت کی ہے۔

ج: اس کام میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۴۳: رات میں قبرستان جانا مکروہ ہے لیکن اس شخص کا کیا حکم ہے جو شب میں قبرستان جانے کو اپنی اسلامی تربیت کے لئے مؤثر عامل سمجھتا ہے -

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۲۴۴: کیا عورتوں کیلئے جنازے کے ساتھ چلنا اور اسے اٹھانا جائز ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۴۵: بعض قبائلیوں کے یہاں مرسوم ہے کہ جب ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو مرنے والے کے سوگ میں شریک ہونے والے تمام لوگوں کو کھاناکھلانے کے لئے قرض لے کر بہت سی بھیڑ بکریاں خریدتے ہیں جو ان کے لئے بڑے نقصان کا باعث ہوتا ہے، کیا اس قسم کے رسم و رواج کو باقی رکھنے کے لئے اتنے بڑے خسارے اور نقصان کا برداشت کرنا جائز ہے؟

ج: اگر بالغ وارثوں کے اموال سے اور ان کی مرضی سے کھانا کھلایا جائے تو جائز ہے، لیکن اگر یہ کام مشکلات اور مالی نقصان کا باعث بنے تو اس سے اجتناب کیا جائے اور اگر میت کے اموال سے خرچ کیا جائے تو اس کا تعلق مرنے والے کی وصیت کی نوعیت سے ہے اور کلی طور پر ایسے امور میں اس اسراف اور افراط سے پرہیز کرنا ضروری ہے کہ جو نعمات الہی کے ضائع ہونے کا موجب بنے۔

س ۲۴۶: آج کل اگر کوئی شخص بارودی سرنگ کے پھٹنے سے مر جائے تو کیا اس پر شہید کے احکام مترتب ہوں گے؟

ج: غسل و کفن نہ دینے کا حکم صرف اس شہید سے مخصوص ہے جو معرکۂ جنگ میں مارا جائے۔

س۲۴۷: سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی بعض سرحدی شہروں کے مراکز میں گشت کرتے ہیں اور دشمنان انقلاب اسلامی کبھی کبھار ان پر کمین گاہوں سے حملہ کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں کبھی کبھی یہ شہید ہو جاتے ہیں، کیا ایسے شہیدوں کو غسل دینا یا تیمم کرانا واجب ہے یا پھر اس علاقہ کو میدان جنگ سمجھا جائے گا؟

ج: یہ علاقہ اور مراکز اگر فرقۂ حقہ اور باطل پرست باغی گروہ کے درمیان میدان جنگ ہو تو فرقہ حقہ میں سے قتل ہونے والا شہید کے حکم میں ہے۔

س ۲۴۸: جوشخص امامتِ جماعت کی شرائط نہیں رکھتا کیا مؤمن کی نماز جنازہ کی امامت کراسکتاہے؟

ج: بعید نہیں ہے کہ جو شرائط بقیہ نمازوں‌کی جماعت اور امام جماعت میں ضروری ہیں وہ نماز میت میں معتبر نہ ہوں، اگر چہ احوط یہ ہے کہ نماز میت میں بھی ان کی رعایت کی جائے۔

س ۲۴۹: اگر دنیا کے کسی گوشے میں کوئی مؤمن احکام اسلام کے نفاذ ،فقہ جعفری کے اجرا یا مظاہروں میں قتل کر دیا جائے تو کیا وہ شہید سمجھا جائے گا؟

ج: اسے شہید کا اجر و ثواب ملے گا، لیکن شہید کی میت کی تجہیز کے احکام اس شخص سے مخصوص ہیں جو میدان جنگ میں جنگ کرتے ہوئے شہادت پائے۔

س ۲۵۰: اگر عدالت کی طرف سے کسی مسلمان شخص کے خلاف منشیات کا کاروبار کرنے کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا جائے اور اسے موت کی سزا دی جائے تو:۔
۱۔ کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟
۲۔ اس کے مراسم عزائ، قرآن خوانی اور اس کے لئے منعقد ہونے والی مجالس اہل بیت میں شرکت کا کیا حکم ہے؟

ج: جس مسلمان کو سزائے موت دی گئی ہو، اس کا حکم وہی ہے جو دیگر مسلمانوں کا ہے اور اس کے لئے وہ تمام اسلامی آداب اور احکام بجا لائے جائیں گے جو عام مرنے والوں کے لئے بجا لائے جاتے ہیں۔

س ۲۵۱: کیا اس گوشت والی ہڈی کو چھونے سے غسل مس میت واجب ہو جائے گا جو زندہ شخص کے بدن سے جدا ہوئی ہو؟

ج: زندہ شخص کے بدن سے جدا ہونے والے حصے کو چھونے سے غسل مس میت واجب نہیں ہوتا۔

س ۲۵۲: کیا مردہ انسان کے بدن سے جدا ہونے والے عضو کو چھونے سے غسل مس میت واجب ہوجاتاہے؟

ج: مردہ انسان کے بدن سے جدا ہونے والے حصے کو اسکے ٹھنڈا ہونے کے بعد اور غسل دیئے جانے سے پہلے چھونا خود میت کے بدن کو چھونے والا حکم رکھتاہے۔

س ۲۵۳: کیا مسلمان شخص کو اسکی جان کنی کی حالت میں قبلہ رخ لٹانا ضروری ہے؟

ج: بہتر ہے کہ مسلمان شخص کو جان کنی کے وقت اس طرح قبلہ رخ اور چت لٹا یا جائے کہ اسکے پیروں کے تلوے قبلہ کی جانب ہوں بہت سارے فقہا نے اس کام کو خود اس مسلمان پر اگر اسکی قدرت رکھتاہو اور دوسروں پر واجب قرار دیا ہے اور اس کی انجام دہی میں احتیاط کو ترک نہ کیا جائے۔

س ۲۵۴: دانت نکلواتے وقت اس کے ساتھ مسوڑھے کے کچھ ریشے نکل آتے ہیں، کیا انہیں مس کرنے سے غسل مس میت واجب ہو جاتا ہے؟

ج: اس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

س ۲۵۵: جس مسلمان شہید کو اس کے لباس میں دفن کیا گیا ہو، کیا اس کو چھونے سے مس میت کے احکام جاری ہوں گے؟

ج: جس شہید کو غسل و کفن نہیں دیا جاتا اسے چھونے سے غسل مس میت واجب نہیں ہوگا۔

س ۲۵۶: میں میڈیکل کا طالب علم ہوں بعض اوقات میت کے بدن کو چیر کر کھولنے کے دوران مجبوراً مردوں کو چھونا پڑتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا کہ یہ لاشیں مسلمانوں کی ہیں یا نہیں نیز ان کو غسل دیا جاچکاہے یا نہیں لیکن ان امور کے ذمہ دار حضرات کہتے ہیں ان لاشوں کو غسل دیا جا چکا ہے، مذکورہ باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے براہ مہربانی ان مردہ جسموں کے مس کرنے کے بعد ہماری نماز و غیرہ کا حکم بیان فرمائیے۔ اور کیا مذکورہ صورت میں ہم پر غسل واجب ہے؟

ج: اگر میت کو غسل دیا جانا ثابت نہ ہو اور آپ کو اس سلسلہ میں شک ہو تو جسد یا اس کے اجزاء کو چھونے سے غسل مس میت واجب ہو جائے گا۔ اور غسل مس میت کے بغیر نماز صحیح نہ ہو گی، لیکن اگر اس کا غسل ثابت ہو جائے تو اس کے بدن یا بعض اجزاء کو چھونے سے غسل مس میت واجب نہیں ہو گا اگرچہ اس کے غسل کے صحیح ہونے میں شک ہی ہو۔

س ۲۵۷: ایک گمنام شہید چند بچوں کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن ہے اور ایک ماہ کے بعد قرائن سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ شہید اس شہر کا نہیں تھا جس میں دفن کیا گیا ہے کیا اسے اپنے شہر منتقل کرنے کیلئے قبر کھودنا جائز ہے۔

ج: اگر اسے شرعی احکام اورقوانین کے مطابق دفن کیا گیا ہو تو اسکی قبر کھودنا جائز نہیں ہے۔

س ۲۵۸: اگر قبر کھودے یا مٹی ہٹائے بغیر قبر کے اندر کے حالات معلوم کرنا اور اندر کی ویڈیو بنانا ممکن ہو تو اس عمل پر قبر کھودنے (نبش قبر) کا اطلاق ہو گا یا نہیں؟

ج: قبر کھودنے اور جنازہ کو آشکار کئے بغیر مدفون میت کے بدن کی تصویر لینے پرقبر کھودنے (نبش قبر) کا عنوان صادق نہیں آتا۔

س ۲۵۹: بلدیہ، سڑکوں کی توسیع کے لئے قبرستان کے اطراف میں بنے ہوئے مقبروں کو منہدم کرنا چاہتی ہے۔ کیا یہ عمل جائز ہے ؟ نیز کیا ان مردوں کی ہڈیوں کو نکال کر دوسری جگہ دفن کرنا جائز ہے؟

ج: مؤمنین کی قبروں کو کھودنا اور انہیں منہدم کرنا جائز نہیں ہے اگر چہ یہ سڑکوں کی توسیع کیلئے ہی ہو اور اگر قبروں کو کھودنے کے نتیجے میں مسلمان میت کا بدن ظاہر ہو جائے یا مسلمان میت کی غیر بوسیدہ ہڈیاں مل جائیں تو انہیں نئے سرے سے دفن کرنا واجب ہے۔

س ۲۶۰: اگر ایک شخص شرعی قوانین کی رعایت کئے بغیر مسلمانوں کے قبرستان کو منہدم کرے تو اس شخص کے مقابلے میں باقی مسلمانوں کا فریضہ کیا ہے؟

ج: باقی مسلمانوں پر واجب ہے کہ شرائط و مراتب کی رعایت کے ساتھ اسے نہی عن المنکر کریں اور اگر انہدام کے نتیجے میں مسلمان میت کی ہڈی ظاہر ہوجائے تو اسے دوبارہ دفن کرنا واجب ہے۔

س ٢٦١: میرے والد ٣٦ سال قبل ایک قبرستان میں دفن کئے گئے تھے اور اب میں سوچ رہا ہو ں کہ وقف بورڈ سے اجازت لے کر اس قبر سے اپنے لئے استفادہ کروں، لیکن چونکہ یہ قبرستان وقف ہے اس لئے کیا میرے لئے اپنے بھائیوں سے بھی اجازت لینا ضروری ہے؟

ج: جس قبر کی زمین کو مردوں کی تدفین کے لئے وقف عام کیا گیاہے اسکی نسبت میت کے دیگر ورثاء سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے لیکن جب تک میت کی ہڈیاں مٹی نہ بن جائیں اس قبر کو دوسری میت کے دفن کرنے کے لئے کھودنا جائز نہیں ہے۔

س٢٦٢: مسلمانوں کے قبرستان کو منہدم کرنے اوراسے کسی اور مرکز میں تبدیل کرنے کی کوئی راہ ہو تو اس کی وضاحت فرمائیں۔

ج: جو قبرستان مسلمان میتوں کو دفن کرنے کے لئے وقف ہے اسے تبدیل کرنا جائز نہیں ہے۔

س ٢٦٣: کیا دینی مرجع سے اجازت لینے کے بعد قبروں کا کھودنا اور اس قبرستان کو جو اموات کے دفن کے لئے وقف ہے، تبدیل کر کے کسی دوسرے کام میں لانا جائز ہے؟

ج: جن حالات میں قبر کھودنا اور میتوں کے دفن کیلئے وقف شدہ قبرستاں کو تبدیل کرنا جائز نہیں ہے، ان میں مرجع کی اجازت کا کوئی اثر نہیں ہے اور اگر کوئی استثنائی مورد ہو تو اشکال نہیں ہے۔

س ٢٦٤: تقریباً بیس سال قبل ایک شخص کا انتقال ہوا تھا اور ابھی چند روز پہلے ہی اسی گاؤں میں ایک عورت کا انتقال ہوا ہے، لوگوں نے غلطی سے اس شخص کی قبر کھود کر عورت کو بھی اسی میں دفن کر دیا ہے، اس چیز کے پیش نظر کہ قبر میں اس مرد کے بدن کے کوئی آثار نہیں ہیں اس وقت ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: مفروضہ سؤال کی روشنی میں اب دوسروں پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اورصرف ایک میت کا دوسری میت کی قبر میں دفن کرنا اس بات کا جواز فراہم نہیں کرتاکہ قبر کھود کر جسد کو دوسری قبر میں منتقل کیا جائے۔

س٢٦٥: کسی راستے کے درمیان میں چار قبریں بنی ہوئی ہیں جو سڑک بنانے کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور دوسری طرف، قبروں کو کھودنے میں بھی شرعی اشکال ہے، گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائیں تا کہ بلدیہ شرع کے مخالف کام نہ کرے؟

ج: اگر سڑک بنانا قبور کے کھودنے پر موقوف نہ ہو، اور قبروں کے اوپر سے سڑک بنانا ممکن ہو یا قبروں کے کھودنے پر موقوف ہو لیکن سڑک بنانا ضروری ہوتو سڑک بنانے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

نجاسات کے احکام

س ۲٦٦: کیا خون پاک ہے؟

ج: جن جانداروں کا خون اچھل کر نکلتا ہو انکا خون نجس ہے۔

س ۲٦۷: وہ خون جو امام حسین علیہ السلام کی عزاداری میں انسان کے اپنا سر دیوار سے ٹکرانے سے جاری ہوتا ہے اور اس بہنے والے خون کی چھینٹیں عزاداری میں شرکت کرنے والوں کے سروں اور چہروں پر پڑتی ہیں تو کیا وہ خون پاک ہے یا نہیں؟

ج: انسان کا خون ہر حال میں نجس ہے۔

س ۲٦۸: کیا دھلنے کے بعد کپڑے پر موجود خون کا ہلکے رنگ کا دھبہ نجس ہے؟

ج: اگر خود خون نہ ہو اور فقط رنگ باقی رہ جائے تو وہ پاک ہے۔

س۲٦۹: اگر انڈے میں خون کا ایک نقطہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: پاک ہے، لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔

س ۲۷۰: فعل حرام کے ذریعہ مجنب ہونے والے شخص اور نجاست خور حیوان کے پسینے کا کیا حکم ہے؟

ج: نجاست خور اونٹ کا پسینہ نجس ہے، لیکن اس کے علاوہ دوسرے نجاست خور حیوانات اور اسی طرح فعل حرام سے مجنب ہونے والے شخص کے پسینہ کے بارے میں اقوی یہ ہے کہ وہ پاک ہے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ فعل حرام سے مجنب ہونے پر جو پسینہ آئے اس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے۔

س۲۷۱: میت کو آب سدر اور آب کافور سے غسل دینے کے بعد اور خالص پانی سے غسل دینے سے پہلے جو قطرے میت کے بدن سے ٹپکتے ہیں کیا وہ پاک ہیں یا نجس؟

ج: میت کا بدن اسوقت تک نجس ہے جب تک تیسرا غسل کامل نہ ہو جائے۔

س ۲۷۲: ہاتھوں ، ہونٹوں یا پیروں سے بعض اوقات جو کھال جد اہوتی ہے، کیا وہ پاک ہے یا نجس؟

ج: ہاتھوں ، ہونٹوں یا بدن کے دیگر اعضاء سے کھال کے جو باریک چھلکے خود بخود جدا ہو جاتے ہیں، وہ پاک ہیں۔

س ۲۷۳: جنگی محاذ پر ایک شخص کو ایسی حالت پیش آئی کہ وہ سور کو مارنے اور اسے کھانے پر مجبور ہوا، کیا اس کے بدن کی رطوبت اور لعاب دہن نجس ہیں؟

ج: حرام و نجس گوشت کھانے والے انسان کے بدن کی رطوبت اور لعاب دہن نجس نہیں ہیں لیکن رطوبت والی جو چیز بھی سور کے گوشت سے مس ہو گی وہ نجس ہو جائے گی۔

س ۲۷۴: پینٹنگ اور تصویریں بنانے میں بالوں والے برش سے استفادہ کیا جاتاہے۔ انکی بہترین قسم عام طور پر سور کے بالوں سے بنی ہوئی ہوتی ہے اور غیر اسلامی ملکوں سے منگوائی جاتی ہے ایسے برش ہر جگہ خاص طور سے ایڈورٹائزنگ کے اور ثقافتی مراکز میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس قسم کے برش کے استعمال کے سلسلے میں شرعی حکم کیا ہے؟

ج: سور کے بال نجس ہیں اور ان سے ایسے امور میں استفادہ کرنا جائز نہیں ہے جن میں شرعاً طہارت شرط ہے، لیکن ایسے امور میں ان کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جن میں طہارت شرط

نہیں ہے۔ اور اگر ان کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ سور کے بالوں سے بنے ہوئے ہیں یا نہیں تو ان کا استعمال ان امور میں بھی بلا اشکال ہے جن میں طہارت شرط ہے۔

س ۲۷۵: کیا غیر اسلامی ممالک سے لایا جانے والا گوشت حلال ہے ؟ نیز طہارت و نجاست کے لحاظ سے اس کا کیا حکم ہے ؟

ج: جب تک اس کا ذبح شرعی ثابت نہ ہوجائے وہ حرام ہے لیکن جب تک اس کے ذبح شرعی نہ ہونے کا یقین نہ ہو وہ پاک ہے۔

س ۲۷۶: چمڑے اور دیگر حیوانی اجزاء جو غیر اسلامی ممالک سے آتے ہیں کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ج: اگر جانور کے ذبح شرعی ہونے کا احتمال ہو تو پاک ہیں لیکن اگر یقین ہو کہ شرعی طریقے سے ذبح نہیں ہوا تو نجس ہیں۔

س ۲۷۷: اگر مجنب کا لباس منی سے نجس ہو جائے تو اول: یہ کہ اگر ہاتھ یا اس کپڑے میں سے کوئی ایک گیلا ہو تو ہاتھ سے اس لباس کو چھونے کا کیا حکم ہے؟ اور دوسرے: کیا مجنب کے لئے جائز ہے کہ وہ کسی اور شخص کو وہ لباس پاک کرنے کے لئے دے؟ نیز کیا مجنب کے لئے ضروری ہے کہ وہ دھونے والے شخص کو بتائے کہ یہ نجس ہے؟

ج: منی نجس ہے اور جب سرایت کرنے والی رطوبت کے ساتھ اسے کوئی چیز لگے تو وہ بھی نجس ہو جائے گی، اور لباس دھونے والے کو یہ بتانا ضروری نہیں ہے کہ یہ نجس ہے لیکن صاحب لباس کو جب تک اسکی طہارت کا یقین نہ ہو اس پر طہارت کے اثرات جاری نہیں کرسکتا۔

س ۲۷۸: پیشاب کرنے کے بعد استبراء کرتا ہوں، لیکن اس کے ہمراہ ایک بہنے والی رطوبت نکلتی ہے جس سے منی کی بو آتی ہے کیا وہ نجس ہے ؟ نیز اس سلسلے میں نماز کے لئے میرا حکم بیان فرمائیں؟

ج: اگر اس کے منی ہونے کا یقین نہ ہو اور اس میں منی نکلنے کے سلسلے میں جو شرعی علامتیں بیان ہوئی ہیں وہ بھی نہ پائی جائیں تو وہ پاک ہے اور اس پر منی کا حکم نہیں لگے گا۔

س ۲۷۹: کیا حرام گوشت پرندوں جیسے عقاب، طوطا، کوا اور جنگلی کوا ۔ کا پاخانہ نجس ہے ؟

ج: حرام گوشت پرندوں کا پاخانہ نجس نہیں ہے ۔

س ۲۸۰: توضیح المسائل میں لکھا ہے کہ ان حیوانات اور پرندوں کا پاخانہ نجس ہے جن کا گوشت حرام ہے تو جن حیوانات کا گوشت حلال ہے جیسے گائے، بکری یا مرغی کیا ان کا پاخانہ نجس ہے یا نہیں؟

ج: حلال گوشت جانوروں خواہ وہ پرندے ہوں یا دوسرے جانور انکا پاخانہ پاک ہے اور حرام گوشت پرندوں کا پاخانہ بھی پاک ہے۔

س ۲۸۱: اگر بیت الخلاء کی سیٹ کے اطراف یا اس کے اندر نجاست لگی ہو اور اس کو کر بھر پانی یا قلیل پانی سے دھویا جائے لیکن عین نجاست باقی رہ جائے تو کیا وہ جگہ جہاں عین نجاست نہ لگی ہو بلکہ صرف دھونے والا پانی اس تک پہنچا ہو، نجس ہے یا پاک ؟

ج: جس جگہ تک نجس پانی نہیں پہنچا، وہ پاک ہے۔

س ۲۸۲: اگر مہمان، میزبان کے گھر کی کسی چیز کو نجس کر دے تو کیا اس پر اس کے بارے میں میزبان کو مطلع کرنا واجب ہے؟

ج: کھانے پینے والی چیزوں اور کھانے کے برتنوں کے علاوہ دوسری چیزوں کے سلسلے میں مطلع کرنا ضروری نہیں ہے۔

س ۲۸۳: کیا کسی نجاست سے لگ کر نجس ہونے والی (متنجس) چیز سے لگنے والی چیز بھی نجس ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اور اگر نجس ہو جاتی ہے تو یہ

حکم کتنے واسطوں تک جاری ہو گا؟

ج: عین نجاست سے لگنے والی چیز نجس ہو جاتی ہے اور اسی طرح اس سے لگنے والی دوسری چیز بھی اگر ان میں سے ایک تر ہو تونجس ہو جاتی ہے اور بنا بر احتیاط واجب اس سے لگنے والی تیسری چیزبھی نجس ہو جاتی ہے، لیکن یہ تیسری لگنے والی چیز کسی چیز کو نجس نہیں کرے گی۔

س ۲۸۴: کیا جس جانور کو شرعی طریقے سے ذبح نہیں کیا گیا اس کی کھال کے جوتے استعمال کرنے کی صورت میں وضو سے قبل ہمیشہ پیروں کا دھونا واجب ہے؟ بعض کہتے ہیں اگر جوتے کے اندر پیروں کو پسینہ آجائے تو واجب ہے، اور میں نے دیکھا ہے کہ ہر قسم کے جوتوں میں پیروں سے تھوڑا بہت پسینہ ضرور نکلتا ہے، اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: اگر یقین ہو کہ جوتا ایسے جانور کی کھال کا بنا ہوا ہے جسے شرعی طریقے سے ذبح نہیں کیاگیا تھا اور یقین ہو کہ مذکورہ جوتے میں پیر سے پسینہ نکلا ہے تو نماز کے لئے پیروں کا دھونا واجب ہے لیکن اگر شک ہوکہ پسینہ نکلاہے یا نہیں یا شک ہو کہ جس جانور کی کھال سے اسے بنایا گیا ہے اسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیاتھا یا نہیں تو اس پر پاک ہونے کا حکم لگایا جائیگا؟

س۲۸۵: اس بچے کے گیلے ہاتھ، اس کے منہ کے پانی اور اس کی جوٹھی غذا کا کیا حکم ہے، جو ہمیشہ خود کو نجس کرتا رہتا ہے اور ان بچوں کا کیا حکم ہے جو اپنے گیلے ہاتھوں سے اپنے پیر چھوتے ہیں؟

ج: جب تک ان کے نجس ہونے کا یقین حاصل نہ ہو اس وقت تک یہ پاک ہیں۔

س ۲۸۶: میں مسوڑھوں کے مرض میں مبتلا ہوں اور ڈاکٹر کی تجویز کے مطابق انکی مالش کرناضروری ہے، اس عمل سے مسوڑھوں کے بعض حصے سیاہ ہو جاتے ہیں گویا ان کے اندر خون جمع ہو اور جب ان پر ٹشو پیپر رکھتا ہوں تو اس کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے، اس لئے میں اپنا منہ آب کر سے پاک کرتا ہوں، اس کے با وجود وہ جما ہوا خون کافی دیر تک باقی رہتا ہے اور دھونے سے ختم نہیں ہوتا پس آب کر سے ہٹنے کے بعد جو پانی میرے منہ کے اندر داخل ہواہے اور ان حصوں پر لگا ہے اور پھر منہ سے خارج ہوتاہے کیا وہ نجس ہے یا اسے لعاب دہن کا جزء شمار کیا جائے گا اور وہ پاک ہو گا؟

ج: پاک ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔

س ۲۸۷:یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں جو کھانا کھاتا ہوں اور وہ مسوڑھوں میں جمع شدہ خون کے اجزاء سے مس ہوتا ہے کیا وہ نجس ہے یا پاک؟ اور اگر نجس ہے تو کیا اس کھانے کو نگلنے کے بعد منہ کا اندرونی حصہ نجس رہتا ہے؟

ج: مذکورہ فرض میں کھانا نجس نہیں ہے اور اس کے نگلنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور منہ کے اندر کی فضا بھی پاک ہے۔

س ۲۸۸: مدت سے مشہور ہے کہ میک اپ کا سامان بچے کی اس ناف سے تیار کیا جاتا ہے جسے اسکی پیدائش کے بعد اس سے جدا کرتے ہیں یا خود جنین کی میت سے تیار کیا جاتا ہے ہم کبھی کبھی میک اپ کی چیزیں استعمال کرتے ہیں، بلکہ بعض اوقات تو لپ اسٹک حلق سے نیچے بھی اتر جاتی ہے تو کیا یہ نجس ہے؟

ج: میک اپ کی چیزوں کے نجس ہونے کی افواہیں کوئی شرعی دلیل نہیں ہیں اور جب تک شریعت کے معتبر طریقوں سے ان کی نجاست ثابت نہیں ہوتی اس وقت تک ان کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۸۹: ہر لباس یا کپڑے کو دھوتے وقت اس سے بہت ہی باریک روئیں گرتی رہتی ہیں اور جب ہم کپڑے دھونے والے ٹب کے پانی کو دیکھتے ہیں تو اس میں یہ باریک روئیں نظر آتی ہیں، پس اگرٹب پانی سے بھرا ہوا ہو اور اس کا اتصال نل کے پانی سے ہو تو جب میں ٹب میں لباس کو غوطہ دیتا ہوں اورٹب سے پانی باہر گرنے لگتا ہے تو ٹب سے گرنے والے پانی میں ان روؤں کی موجودگی کی وجہ سے میں احتیاطا ہر جگہ کو پاک کرتا ہوں یا جب میں بچوں کے نجس کپڑے باہر نکالتا ہوں تو اس جگہ کو بھی پاک کرتا ہوں جہاں لباس باہر نکالا گیا تھا، خواہ وہ جگہ خشک ہی ہو اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں وہ روئیں اس جگہ گری ہیں کیا یہ احتیاط ضروری ہے؟

ج: جو لباس دھونے کیلئے ٹب میں رکھا جاتا ہے اور پھر اس پر نل سے پانی ڈالا جاتا ہے جو اسے پوری طرح گھیرلیتا ہے اور اس سے جدا ہوتا ہے یا پانی کے اندر لباس کو اِدھر اُدھر کیا جاتا ہے تو یہ لباس ، ٹب ،پانی اور وہ روئیں جو لباس سے جدا ہوتی ہیں اور پانی پرنظر آتی ہیں اور پانی کے ہمراہ ٹب سے باہر گرتی ہیں سب پاک ہیں اور وہ روئیں یا غبار جو نجس لباس سے جدا ہوتی ہیں وہ بھی پاک ہیں مگر جب یقین ہو کہ یہ نجس حصے سے جدا ہوئے ہیں اور جب شک ہو کہ یہ نجس لباس سے جدا ہوئے ہیں یا نہیں یا شک ہو کہ لباس کی نجس جگہ سے جدا ہوئے ہیں یا نہیں تو احتیاط کرنا ضروری نہیں ہے ۔

س ۲۹۰: اس رطوبت کی مقدار کیا ہے جو ایک چیز سے دوسری چیز میں سرایت کرتی ہے؟

ج: سرایت کرنے والی رطوبت کا معیار یہ ہے کہ کوئی گیلی چیز جب دوسری چیز کو لگے تو اس کی رطوبت اس دوسری چیز کی طرف سرایت کرجائے ۔

س ۲۹۱: ان کپڑوں کے پاک ہونے کا کیا حکم ہے جو ڈرائی کلیننگ پر دیے جاتے ہیں؟ اس بات کی وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ دینی اقلیتیں (مثلاً یہودی اور عیسائی و غیرہ) بھی اپنے کپڑے دھونے اور استری کرنے کے لئے انہیں جگہوں پر دیتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ ڈرائی کلین کرنے والے، کپڑے دھونے میں کیمیکل مواد استعمال کرتے ہیں۔

ج: جو کپڑے ڈرائی کلیننگ میں دیے جاتے ہیں، اگر وہ پہلے سے نجس نہ ہوں تو پاک ہیں اور (اہل کتاب) دینی اقلیتوں کے کپڑوں کے ساتھ لگنا ان کے نجس ہونے کا باعث نہیں بنتا۔

س ۲۹۲: جو کپڑے گھر کی آٹومیٹک کپڑے دھونے والی مشین سے دھوئے جاتے ہیں، کیا وہ پاک ہوجاتے ہیں یا نہیں؟ مذکورہ مشین اس طرح کام کرتی ہے کہ پہلے مرحلے میں مشین کپڑوں کو کپڑے دھونے والے پاؤڈر سے دھوتی ہے جس کی وجہ سے کچھ پانی اور کپڑوں کا جھاگ مشین کے دروازے کے شیشے اور اسکے اطراف میں لگے ہوئے ربڑ کے خول پر پھیل جاتا ہے دوسرے مرحلے میں دھوون (غسالہ) کو نکال دیا جاتا ہے لیکن جھاگ اس کے دروازے اور ربڑ کے خول کو پوری طرح گھیر لیتا ہے اور اگلے مراحل میں مشین کپڑوں کو تین مرتبہ آب قلیل سے دھوتی ہے پھر اس کے بعد دھوون کو باہر نکالتی ہے، تو کیا اس طرح دھوئے جانے والے کپڑے پاک ہوتے ہیں یا نہیں؟

ج: عین نجاست زائل ہو جانے کے بعد جب پائپ کے ساتھ متصل پانی مشین میں داخل ہو کر کپڑوں اور مشین کے اندراسکے تمام اطراف تک پہنچ جائے اور پھر اس سے جدا ہو کر نکل جائے تو ان کپڑوں پر طہارت کا حکم جاری ہوگا۔

س۲۹۳: اگر ایسی زمین پر یا حوض یا حمام میں‌کہ جس میں کپڑے دھوئے جاتے ہیں، پانی بہایا جائے اور اس پانی کے چھینٹے لباس پر پڑ جائیں تو کیا وہ نجس ہوجائے گا یا نہیں؟

ج: اگر پانی پاک جگہ یا پاک زمین پر بہایا جائے تو اس سے پڑنے والے چھینٹے بھی پاک ہیں اورگر شک ہوکہ وہ جگہ پاک ہے یا نجس تو بھی اس سے پڑنے والے چھینٹے پاک ہیں۔

س ۲۹۴: بلدیہ کی کوڑا اٹھانے والی گاڑیوں سے جو پانی سڑکوں پر ٹپکتاجاتا ہے اور بعض اوقات تند ہوا کی وجہ سے لوگوں کے کپڑوں پر بھی پڑ جاتا ہے، کیا وہ پانی پاک ہے یا نجس؟

ج: پاک ہے مگر یہ کہ نجاست سے لگنے کی وجہ سے اس پانی کے نجس ہونے کا کسی شخص کو یقین ہو جائے۔

س ۲۹۵: سڑکوں پر موجود گڑھوں میں جمع ہوجانے والا پانی، پاک ہے یا نجس؟

ج: پاک ہے۔

س۲۹۶: ان لوگوں کے ساتھ گھریلو رفت و آمد رکھنے کا کیا حکم ہے جو کھانے پینے وغیرہ میں طہارت و نجاست کے مسائل کا خیال نہیں کرتے؟

ج: طہارت و نجاست کے بارے میں کلی طور پر شریعت اسلامی کا حکم یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کے نجس ہونے کا یقین نہ ہو پاک ہے۔

س ۲۹۷: براہ مہربانی درج ذیل صورتوں میں قے کی طہارت اور نجاست کے بارے میں شرعی حکم بیان فرمائیں۔
الف شیر خوار بچے کی قے۔
ب۔ اس بچے کی قے جو دودھ پیتا ہے اور کھانا بھی کھاتا ہے۔
ج۔ بالغ انسان کی قے۔

ج: تمام صورتوں میں پاک ہے۔

س ۲۹۸: (اطراف) شبہہ محصورہ (چند ایسی چیزیں جن میں سے ایک نجس ہے) سے لگنے والی چیز کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر ان میں سے بعض چیزوں سے لگے تو نجس نہیں ہے۔

س۲۹۹: ایک شخص کھا نا بیچتا ہے اور سرایت کرنے والی تری کے ساتھ کھا نے کو اپنے جسم سے چھوتا ہے، لیکن اس کے دین کا پتہ نہیں ہے اور وہ کسی دوسرے ملک سے اسلامی ملک میں کام کرنے کیلئے آیا ہے کیا اس سے اس کے دین کے بارے میں سوال کرنا واجب ہے؟ یا اس پر اصالت طہارت کا حکم جاری ہوگا؟

ج: اس سے اس کا دین پوچھنا واجب نہیں ہے اور اس شخص کے بارے میں اور رطوبت کے ساتھ اس کے جسم سے لگنے والی چیز کے بارے میں اصالت طہارت جاری کریں گے۔

س ۳۰۰: اگر گھر کا کوئی فرد یا جس کی گھر میں رفت و آمد ہے طہارت و نجاست کا خیال نہ رکھتا ہو جس سے گھر اور اس میں موجود چیزیں وسیع پیمانہ پر نجس ہو جائیں کہ جن کا دھونا اور پاک کرنا ممکن نہ ہوتواس صورت میں گھر والوں کا فریضہ کیا ہے؟ ایسی صورت میں انسان کیسے پاک رہ سکتا ہے خصوصاً نماز میں کہ جس کے صحیح ہونے میں طہارت شرط ہے؟ اور اس سلسلہ میں حکم کیا ہے؟

ج: تمام گھر کو پاک کرنا ضروری نہیں ہے اور نماز صحیح ہونے کے لئے نماز گزار کا لباس اور سجدہ گاہ کا پاک ہونا کافی ہے۔ گھر اور اس کے سامان کی نجاست کی وجہ سے، نماز اور کھانے پینے میں طہارت کا لحاظ رکھنے کے علاوہ انسان پر کوئی مزید ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

نشہ آور چیزوں کے احکام

س ۳۰۱: کیا ایسے مشروبات جن میں الکحل کا استعمال ہوتا ہے نجس ہیں ؟

ج: مست کردینے والے مشروبات بنابر احتیاط نجس ہیں۔

س ۳۰۲: انگور کے اس پانی کا کیا حکم ہے جس کو آگ پر ابالا گیا ہو اور اس کا دوتہائی حصہ ختم نہ ہوا ہو، لیکن وہ نشہ آور بھی نہ ہو؟

ج: اس کا پینا حرام ہے، لیکن وہ نجس نہیں ہے۔

س ۳۰۳: کہا جاتا ہے کہ اگر کچے انگور کی کچھ مقدار کو اس کا پانی نکالنے کے لئے ابالا جائے اور اس کے ہمراہ انگور کے کچھ دانے بھی ہوں تو ابال آجانے کے بعدجو باقی رہ جاتا ہے وہ حرام ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

ج: اگر انگور کے دانوں کا پانی بہت ہی کم ہو اور وہ کچے انگور کے پانی میں اس طرح مل کر ختم ہو گیا ہو کہ اسے انگور کا پانی نہ کہا جاتا ہو تو وہ حلال ہے، لیکن اگر خود انگور کے دانوں کو آگ پر ابالا جائے تو وہ حرام ہیں۔

س ۳۰۴: دور حاضر میں بہت سی دواؤں میں الکحل ـجو در حقیقت نشہ آور ہےـخاص طور سے پینے والی دواؤں اور عطریات بالخصوص ان خوشبوؤں میں کہ جنہیں باہر سے منگوایا جاتا ہے استعمال ہوتاہے تو کیا مسئلہ سے واقف یا نا واقف آدمی کے لئے ان مذکورہ چیزوں کا خریدنا، بیچنا، فراہم کرنا، استعمال کرنا اور دوسرے تمام فوائد حاصل کرنا جائز ہے؟

ج: جس الکحل کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ بذات خود نشہ آور سیال ہے تو اس پر پاک ہونے کا حکم لگایا جائیگا اور ان چیزوں کی خرید وفروخت اور استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے جن میں یہ الکحل ہو

س ۳۰۵: کیا ہاتھ اور طبی آلات جیسے تھرمامیٹر و غیرہ کو طبی امور میں استعمال کرنے کی غرض سے جراثیم سے پاک کرنے کیلئے نیز ڈاکٹر یا میڈیکل بورڈ کے ذریعہ علاج کی غرض سے سفید الکحل کا استعمال جائز ہے؟ سفید الکحل وہی طبی الکحل ہے جو پینے کے قابل بھی ہے، کیا جس کپڑے پر اس الکحل کا ایک قطرہ یا اس سے زیادہ گرجائے، اس کپڑے میں نماز جائز ہے؟

ج: وہ الکحل جو بذات خود سیال نہ ہو، پاک ہے، اگر چہ نشہ آور ہی ہو اورجس لباس پر یہ لگا ہو اسکے ساتھ نماز صحیح ہے اور اس لباس کو پا ک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر الکحل ایسا ہے جو بذات خود سیال اور ماہرین کی تشخیص کے مطابق مست کرنے والا ہے تو بنا بر احتیاط وہ نجس ہے اور اگر یہ بدن یا لباس پر لگ جائے تو نماز کیلئے انہیں پاک کرنا ضروری ہے لیکن طبی آلات و غیرہ کو جراثیم سے پاک کرنے کیلئے اسکے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۰۶: " کفیر" ایک ایسا مادہ ہے جو غذاؤں اور دواؤں کے بنانے میں استعمال ہوتا ہے، اس کا خمیر بنانے کے دوران اس سے حاصل شدہ مادہ میں 5% یا 8% الکحل وجود میں آجاتا ہے۔ الکحل کی یہ قلیل مقدار اسے استعمال کرنے والے کیلئے کسی قسم کے نشہ کا سبب نہیں بنتی۔ کیا شریعت کی رو سے اس کے استعمال میں کوئی مانع ہے یا نہیں؟

ج: اس حاصل شدہ مادہ میں موجود الکحل اگر بذات خود نشہ آور ہو توبنابر احتیاط وہ نجس اور حرام ہے، چاہے وہ قلیل مقدار میں ہونے اور حاصل شدہ مادہ کے ساتھ مخلوط ہونے کے سبب اس کے استعمال کرنے والے کیلئے، نشہ آور نہ بھی ہو، لیکن اگر اس میں شک و تردید ہو کہ وہ بذات خود نشہ آور ہے یا شک ہو کہ وہ اصل میں سیال ہے یا نہیں تو حکم مختلف ہو گا۔

س ۳۰۷:
۱۔ ایٹالک الکحل نجس ہے یا نہیں؟ (بظاہر یہ الکحل منشیات میں موجود ہوتا ہے او رنشہ آور ہوتا ہے) ۔
۲۔ الکحل کی نجاست کا معیار کیا ہے؟
۳۔ وہ کونسا طریقہ ہے جس سے ہم ثابت کرسکیں کہ فلاں مشروب نشہ آور ہے؟

ج:
۱) الکحل کی وہ تمام قسمیں جو نشہ آور ہوں اور بذات خود سیال ہوں بنا بر احتیاط وہ نجس ہیں۔
۲) نشہ آور ہو اور بذات خود سیال ہو۔
۳) اگر خود انسان کو یقین نہ ہو تو اس کے لئے موثق ماہرین کی گواہی کافی ہے۔

س ۳۰۸: بازار میں موجود ان مشروبات کہ جن میں سے بعض جیسے کوکاکولا اور پیپسی کولا و غیرہ ملک کے اندر بنتے ہیں اور کہا جاتا ہے ان کا اصل مواد باہر سے منگوایا جاتا ہے اور احتمال ہے کہ اس میں مادۂ الکحل پایا جاتا ہوکے پینے کا کیا حکم ہے ؟

ج: طاہر و حلال ہیں، مگر یہ کہ خود مکلف کو یقین ہو کہ ان میں ایسا نشہ آور الکحل ملایا گیا ہے جو بذات خود سیال ہے۔

س ۳۰۹: کیا غذائی مواد خریدتے وقت اس بات کی تحقیق ضروری ہے کہ اس کے بیچنے یا بنانے والے غیر مسلم نے اسے ہاتھ سے چھوا ہے یا نہیں یا اس کے بنانے میں الکحل استعمال کیاگیاہے یا نہیں؟

ج: پوچھنا اور تحقیق کرنا ضروری نہیں ہے۔

س ۳۱۰: میں " اٹروپین سلفیٹ اسپرے" بناتا ہوں کہ جس کے فارمولے میں الکحل بنیادی حیثیت رکھتا ہے یعنی اگر ہم اس میں الکحل کا اضافہ نہ کریں تو اسپرے نہیں بن سکتا ہے۔ سائنسی لحاظ سے مذکورہ اسپرے ایک ایسا دفاعی اسلحہ ہے جس سے لشکر اسلام جنگ میں اعصاب پر اثر انداز ہونے والی کیمیاوی گیسوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ کیا آپ کی رائے میں شرعی طور پر الکحل کا یوں دوا بنانے کے لئے استعمال جائز ہے؟

ج: اگر الکحل مست کرنے والا اور بذات خود سیال ہو تو حرام اور بنابر احتیاط نجس ہے، لیکن اس کو استعمال کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

وسوسہ اور اس کا علاج

س ۳۱۱: چند سالوں سے میں وسواس کی بیماری میں مبتلا ہوں، یہ چیز میرے لئے بڑی تکلیف دہ ہے۔ اور یہ وسواس کی حالت دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہے، یہاں تک کہ میں ہر چیز میں شک کرنے لگا ہوں۔ میری پوری زندگی شک پر قائم ہے۔ مجھے زیادہ تر شک کھانے پینے کی اور تر چیزوں میں ہوتا ہے۔ لہذا میں عام لوگوں کی طرح معمول کی زندگی نہیں گزار سکتا چنانچہ جب میں کسی جگہ میں داخل ہوتا ہوں تو فوراًاپنی جورابیں اتار لیتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ میری جورابیں پسینہ سے تر ہیں اورنجس چیز کے ساتھ لگنے سے نجس ہو جائیں گے یہاں تک کہ میں‌جائے نماز پر بھی نہیں بیٹھ سکتا اور جب بیٹھ جاتا ہوں تو نفس کے وسوسے کی وجہ سے اس سے اٹھ جاتا ہوں کہ کہیں جائے نماز کی روئیں میرے لباس پر نہ لگ جائیں اور پھر میں انہیں پانی سے دھونے پر مجبور ہو جاؤں گا پہلے میری یہ حالت نہیں تھی، لیکن اب تو مجھے اپنے ان اعمال سے شرم آتی ہے، ہمیشہ یہی دل چاہتا ہے کہ کسی کو خواب میں دیکھوں اور اس سے سوال کروں، یا کوئی معجزہ واقع ہو جس سے میری زندگی بدل جائے اور میں پہلے جیسا ہو جاؤں، امید ہے کہ میری ہدایت فرمائیں گے؟

ج: طہارت و نجاست کے احکام وہی ہیں جن کو تفصیل کے ساتھ احکام کی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے اور شریعت کی رو سے ہر چیز پاک ہے سوائے اس کے جس کو شارع نے نجس قرار دیا ہو اور انسان کو اس کے نجس ہونے کا یقین حاصل ہو گیا ہو۔ اور اس حالت میں وسواس سے نجات کیلئے خواب یا معجزہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مکلف کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ذاتی ذوق کو ایک طرف رکھ دے اور شریعت مقدسہ کی تعلیمات کے سامنے سراپا تسلیم ہو جائے، ان پر ایمان لے آئے اور اس چیز کو نجس نہ سمجھے جس کے نجس ہونے کا اسے یقین نہ ہو آپ کو یہ یقین کہاں سے حاصل ہوا کہ دروازہ، دیوار، جائے نماز اورآپ کے استعمال کی تمام چیزیں نجس ہیں؟ آپ نے کیسے یہ یقین کر لیا کہ جائے نماز کی روئیں جن پر آپ چلتے یا بیٹھتے ہیں نجس ہیں اور ان کی نجاست آپ کی جورابوں، لباس اور بدن تک سرایت کر جائے گی؟ ! بہر صورت اس حالت میں آپ کے لئے اس وسواس کی اعتناء کرنا جائز نہیں ہے۔ پس کسی حد تک نجاست کے وسواس کی پروا نہ کرنا اور عدم اعتناء کی تمرین کرنا اس بات کا سبب بنیں گے کہ اللہ کی توفیق کے ساتھ آپ اپنے نفس کو وسواس کے چنگل سے نجات دے سکیں۔

س ۳۱۲: میں ایک عورت ہوں میرے چند بچے ہیں میں اعلی تعلیم یافتہ ہوں، میرے لئے مسئلہ طہارت مشکل بنا ہوا ہے چونکہ میں نے ایک دیندار گھرانے میں پرورش پائی ہے اور میں تمام اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا چاہتی ہوں، لیکن چونکہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، لہذا ہمیشہ ان کے پیشاب وپاخانہ کے مسائل میں مشغول رہتی ہوں اور ان کا پیشاب پاک کرتے وقت سَیْقَنْ کے پانی کے چھینٹے اڑ کر میرے ہاتھوں، پیروں یہاں تک کہ سر پر بھی پڑ جاتے ہیں اورمیں ہر مرتبہ ان اعضاء کو پاک کرنے کی مشکل سے دوچار ہو جاتی ہوں، اس سے میری زندگی میں بہت سی مشکلیں پیدا ہو گئی ہیں۔ دوسری طرف ان امور کی رعایت کو میں ترک نہیں کر سکتی، کیونکہ اس کا تعلق میرے دین اور عقیدہ سے ہے، میں نے ماہر نفسیات سے رجوع کیا ہے، لیکن کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکی۔ اس کے علاوہ دیگر امور بھی میری پریشانی کا سبب بنے ہوئے ہیں جیسے نجس چیز کا غبار، بچے کے ہاتھوں کی دیکھ بھال کرنا کہ جنہیں یا تو حتما پاک کروں یا پھر اسے دوسری چیزوں کے چھونے سے باز رکھوں۔ میرے لئے نجس چیز کا پاک کرنا بہت مشکل کام ہے، لیکن ان برتنوں اور کپڑوں کا دھونا میرے لئے آسان ہے جو صرف میلے یا گندے ہوں، امید ہے کہ آپ کی راہنمائی سے میری زندگی آسان ہو جائے گی۔

ج:

1) شریعت کی نظر میں باب طہارت و نجاست میں اصل طہارت ہے، یعنی جہاں بھی آپ کو نجاست کے حصول میں معمولی سا شک ہو وہاں آپ پر واجب ہے کہ عدم نجاست کا حکم لگائیں۔

۲) نجاست کے سلسلہ میں جو لوگ بہت حساس ہیں (اسلامی فقہ کی اصطلاح میں انہیں وسواسی یا شکی کہا جاتا ہے) اگر انہیں بعض جگہوں پر نجاست کا یقین بھی ہو جائے تب بھی ان پر واجب ہے کہ وہاں پر نجس نہ ہونے کا حکم لگائیں سوائے ان موارد کے جنہیں انہوں نے اپنی آنکھوں سے نجس ہوتے دیکھا ہو اس طرح کہ اگر کوئی دوسرا شخص ان کو دیکھتا تو اسے بھی انکی نجاست کے سرایت کرنے کا

یقین ہوجاتا فقط ایسی جگہوں پر واجب ہے کہ وہ بھی نجاست کا حکم لگائیں اور یہ حکم اس وقت تک ان لوگوں پر جاری رہے گا جب تک مذکورہ حساسیت بالکل ختم نہ ہو جائے۔

3) ہر وہ چیز یا عضو جو نجس ہوجائے اس کی طہارت کے لئے، عین نجاست زائل ہونے کے بعد اسے ایک مرتبہ شہر کو پانی سپلائی کرنے والے پائپوں سے متصل پانی سے دھونا کافی ہے اور دوبارہ دھونا یا پانی کے نیچے رکھنا واجب نہیں ہے اور اگر وہ نجس ہونے والی چیز کپڑے و غیرہ جیسی ہو تو بنابر احتیاط ضروری ہے کہ اسے بقدر معمول نچوڑیں تا کہ اس سے پانی نکل جائے۔

٤) چونکہ آپ نجاست کے سلسلہ میں بے حد حساس ہو چکی ہیں، پس جان لیجئے کہ نجس غبار آپ کے لئے کسی صورت میں بھی نجس نہیں ہے اور بچے کے پاک یا نجس ہاتھ کی دیکھ بھال کرنا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی اس سلسلہ میں دقت کرنا ضروری ہے کہ بدن سے خون زائل ہوا ہے یا نہیں اور آپ کے لئے یہ حکم اس وقت تک باقی ہے جب تک مکمل طور پر آپ کی حساسیت ختم نہیں ہو جاتیہ

٥) دین اسلام کے احکام سہل و آسان اور فطرت انسانی کے موافق ہیں انہیں اپنے لئے مشکل نہ بنائیے اور اپنے بدن اور روح کو تکلیف و ضرر میں مبتلا نہ کیجئے، کیونکہ ان موارد میں پریشانی اور اضطراب آپ کی زندگی کو تلخ بنادیں گے بے شک خدائے متعال اس بات سے خوش نہیں ہے کہ آپ اور آپ کے متعلقین عذاب میں مبتلا ہوں۔ آسان دین کی نعمت پر شکر ادا کیجئے اور اس نعمت پر شکر ادا کرنا یہ ہے کہ تعلیمات الٰہی کے مطابق عمل کیا جائے۔

٦) آپ کی موجودہ کیفیت وقتی اور قابل علاج ہے، اس میں مبتلا ہونے کے بعد بہت سے لوگوں نے مذکورہ تمرین کے مطابق عمل کر کے اس سے نجات حاصل کی ہے، خداوندمتعال پر بھروسہ کیجئے اور اپنے اندر عزم و ہمت پیدا کیجئے انشاء اللہ خداتعالیٰ آپ کو اسکی توفیق عطا فرمائے گا ۔

کافر کے احکام

س ۳۱۳: بعض فقہا اہل کتاب کو نجس اور بعض انہیں پاک قرار دیتے ہیں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: اہل کتاب کی ذاتی نجاست ثابت نہیں ہے، بلکہ ہماری نظر میں ان پر ذاتی طہارت کا حکم لگایا جائیگا۔

س ۳۱۴: وہ اہل کتاب جو اعتقادی لحاظ سے حضرت خاتم النبینؐ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن اپنے آباء و اجداد کی سیرت اور روش کے مطابق عمل کرتے ہیں، کیا وہ طہارت کے مسئلے میں کافر کے حکم میں ہیں یا نہیں؟

ج: صرف پیغمبر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی رسالت پر اعتقاد رکھنا، اسلام کے تحت آنے کے لئے کافی نہیں ہے، لیکن اگر ان کا شمار اہل کتاب میں سے ہوتا ہو تو وہ پاک ہیں۔

س۳۱۵: میں نے اپنے چند دوستوں کے ساتھ ایک گھر کرایہ پر لیا، ہمیں معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک نماز نہیں پڑھتا، اس سے وضاحت طلب کرنے پر اس نے جواب دیا کہ وہ دل سے تو خداوند متعال پر ایمان رکھتا ہے لیکن نماز نہیں پڑھتا۔ اس بات کے پیش نظر کہ ہم اس کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں اور اس سے بہت زیادہ گھلے ملے ہوئے ہیں، کیا وہ نجس ہے یا پاک؟

ج: صرف نماز و روزہ اور دوسرے شرعی واجبات کا ترک کرنا، مسلمان کے مرتد، کافر اور نجس ہونے کا موجب نہیں بنتا، بلکہ جب تک اس کا مرتد ہونا ثابت نہ ہوجائے، اس کا حکم باقی مسلمانوں جیسا ہے۔

س ۳۱۶: اہل کتاب سے کون لوگ مراد ہیں؟ اور وہ معیار کیا ہے جو ان کے ساتھ رہن سہن کے حدود کو معین کرتا ہے؟

ج: اہل کتاب سے مراد ایسے تمام افراد ہیں کہ جو کسی الٰہی دین پر اعتقاد رکھتے ہوں اور اپنے آپ کو اللہ تعالی کے انبیاء میں سے کسی نبیؐ کے پیروکار سمجھتے ہوں اور ان کے پاس انبیاء پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں میں سے کوئی کتاب ہو، جیسے یہودی، عیسائی، زرتشتی اور اسی طرح صابئی ۔ جوہماری تحقیق کی رو سے۔ اہل کتاب ہیں۔ پس ان سب کا حکم اہل کتاب کا حکم ہے اور اسلامی قوانین و اخلاق کی رعایت کرتے ہوئے ان سب کے ساتھ معاشرت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۱۷: ایک فرقہ ہے جو اپنے کو "علی اللہیٰ" کہتا ہے۔ وہ لوگ امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو خدا سمجھتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ دعا اور طلب حاجت، نماز اور روزے کا بدل ہیں، کیا یہ لوگ نجس ہیں؟

ج: اگر وہ امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو اللہ مانتے ہیں "تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً" تو ان کا حکم اہل کتاب کے سوا دوسرے غیر مسلموں جیسا ہے یعنی کافر اور نجس ہیں۔

س ۳۱۸: ایک فرقہ ہے جس کا نام " علی اللہیٰ" ہے اس کے ماننے والے کہتے ہیں علی خدا تو نہیں ہیں، لیکن خدا سے کم بھی نہیں ہیں، ان لوگوں کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر وہ (حضرت علی) کو خدائے واحد منان و متعال کا شریک قرار نہیں دیتے تو مشرک کے حکم میں نہیں ہیں۔

س ۳۱۹: شیعہ اثنا عشری نے امام حسین یا اصحاب کساء (پنجتن پاک) کے لئے جس چیز کی نذر کی ہے کیا اس نذر کو ایسے مراکز میں دینا صحیح ہے، جہاں فرقۂ "علی اللہیٰ" کے ماننے والوں کا اجتماع ہوتا ہے اس طرح کہ یہ نذر انکے مراکز کی تقویت کا باعث بنے؟

ج: مولائے موحدین (حضرت علی) کو خدا ماننے کا عقیدہ باطل ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے

خارج ہے۔ ایسے فاسد عقیدے کی ترویج میں مدد کرنا حرام ہے، مزید یہ کہ اگر مال کو کسی خاص مورد کے لئے نذر کیا گیا ہو تو اسے دوسری جگہ پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۳۲۰: ہمارے علاقے اور بعض دوسرے علاقوں میں ایک فرقہ پایا جاتا ہے جو اپنے آپ کو "اسماعیلیہ" کہتا ہے وہ لوگ چھ اماموں (پہلے امام سے چھٹے امام تک) پر اعتقاد رکھتے ہیں، لیکن دینی واجبات میں سے کسی کو بھی نہیں مانتے، اسی طرح وہ ولایت فقیہ کو بھی نہیں مانتے، لہذا بیان فرمائیں کہ اس فرقے کی پیروی کرنے والے نجس ہیں یا پاک؟

ج: صرف باقی چھ ائمہ معصومین یا احکام شرعیہ میں سے کسی حکم پر اعتقاد نہ رکھنا، اگر اصل شریعت سے انکار کی طرف بازگشت نہ کرے اورنہ ہی خاتم الانبیاء (علیہ وعلی آلہ الصلاۃ و السلام) کی نبوت سے انکار کا باعث ہو تو وہ کفر و نجاست کا موجب نہیں ہے، مگر یہ کہ وہ لوگ ائمہ علیہم السلام میں سے کسی امام کو برا بھلا کہیں اور اسکی اہانت کریں۔

س ۳۲۱: ہماری تعلیم اور رہائش کے علاقے کی اکثر آبادی بدھ مذہب کے ماننے والے کافروں کی ہے، لذا اگر یونیورسٹی کا کوئی طالب علم کرایہ پر مکان لے تو اس مکان کی طہارت و نجاست کا کیا حکم ہے؟ کیا اس مکان کو دھونا اور اسے پاک کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اس بات کی طرف بھی اشارہ کرنا مناسب ہے کہ یہاں اکثر مکان لکڑی کے بنے ہوئے ہیں اور ان کا دھونا ممکن نہیں ہے، نیز ہوٹلوں، سامان اور ان میں موجود دیگر چیزوں کا کیا حکم ہے؟

ج: جس چیز کو آپ استعمال کرنا چاہتے ہیں جب تک آپ کو اس کے غیر کتابی کافر کے تر ہاتھ اور بدن کے ساتھ مس ہونے کا یقین نہ ہو، اس پر نجاست کا حکم نہیں لگے گا اور نجاست کا یقین ہونے کی صورت میں ہوٹلوں اور مکانوں کے دروازوں اور دیواروں کا پاک کرنا واجب نہیں ہے اور نہ ہی سامان اور ان چیزوں کا پاک کرنا واجب ہے جو ان میں موجود ہیں، بلکہ کھانے پینے اور نماز کے لئے استعمال کی جانے والی چیزیں اگر نجس ہوں تو ان کا پاک کرنا واجب ہے۔

س ۳۲۲: خوزستان (ایران کا ایک شہر) میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو "صابئہ" کہتے ہیں وہ کہتے ہیں : ہم جناب یحیی کے ماننے والے ہیں اور ان کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے۔ اور ادیان شناس علما کے نزدیک بھی یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ وہی صابئین ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔کیا یہ لوگ اہل کتاب میں سے ہیں یا نہیں؟

ج: مذکورہ گروہ اہل کتاب کے حکم میں ہے۔

س ۳۲۳: یہ جو کہا جاتا ہے کہ کافر کے ہاتھ کا بنا ہوا گھر نجس ہے اور اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیا صحیح ہے؟

ج: ایسے گھر میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

س ۳۲۴: یہود و نصاریٰ اور کفار کے دیگر فرقوں کے یہاں کام کرنے اور ان سے اجرت لینے کا کیا حکم ہے؟

ج: اس میں بذات خود کوئی مانع نہیں ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو اور نہ ہی اسلام و مسلمین کے مفادات عامہ کے خلاف ہو۔

س ۳۲۵: جس جگہ ہم رضا کار کے طور پر ڈیوٹی کر رہے ہیں وہاں بعض ایسے قبیلے ہیں جن کا تعلق " اہل حق" نامی فرقہ سے ہے کیا ان کے ہاں موجود دودھ، دہی اور مکھن سے استفادہ کرنا جائز ہے؟

ج: اگر وہ اصول اسلام کے معتقد ہوں تو وہ طہارت و نجاست کے مسئلے میں باقی مسلمانوں کے حکم میں ہیں۔

س ۳۲۶: جس گاؤں میں ہم پڑھاتے ہیں وہاں کے لوگ نماز نہیں پڑھتے، کیونکہ وہ فرقہ "اہل حق" سے ہیں اور ہم ان سے روٹی لینے اور ان کے یہاں کھانا کھانے پر مجبور ہیں، کیونکہ ہم رات دن اسی گاؤں میں رہتے ہیں، تو کیا ہماری نمازوں میں کوئی اشکال ہے؟

ج: اگر وہ توحید ، نبوت اور ضروریات دین میں سے کسی چیز کے منکر نہ ہوں اور نہ رسول اسلام ؐ کی رسالت میں کسی نقص کے معتقد ہوں تو ان پر نہ کفر کا حکم لگے گا اور نہ ہی نجاست کا، لیکن اگر ایسا نہ ہو تو ان کا کھانا کھانے اور انہیں چھونے کی صورت میں طہارت و نجاست کا لحاظ رکھنا واجب ہے۔

س ۳۲۷: ہمارے رشتہ داروں میں سے ایک صاحب کمیونسٹ تھے، انہوں نے بچپن میں ہمیں بہت ساری چیزیں اور مال دیا تھا، پس اگر وہ مال اور چیزیں بنفسہ موجود ہوں تو ان کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اس کا کفر اور ارتداد ثابت ہو جائے اور اس نے سن بلوغ میں اظہار اسلام سے پہلے کفر اختیار کیا ہو تو اس کے اموال کا حکم وہی ہے جو دوسرے کافروں کے اموال کا ہے۔

س ۳۲۸: مندرجہ ذیل سوالات کے جواب عنایت فرمائیں۔
۱۔ پرائمری، مڈل اور اس سے بالاتر کلاسوں کے مسلمان طلباء کا "بہائی" فرقے کے طلباء کے ساتھ ملنے جلنے، اٹھنے بیٹھنے اور ان سے ہاتھ ملانے کا حکم کیا ہے، خواہ وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں، مکلف ہوں یا غیر مکلف، اسکول کے اندر یا اس سے باہر؟
۲۔ جو طلباء اپنے آپ کو "بہائی" کہتے ہیں یا فرضاً جن کے "بہائی" ہونے کا یقین ہو جائے ان کے ساتھ اساتذہ اور مربی حضرات کس طرح کا رویہ رکھیں؟
۳ ۔ جن چیزوں کو سارے طلباء استعمال کرتے ہوں ان سے استفادہ کرنے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے، جیسے پانی پینے کا نل یا بیت الخلاء کا نل، لوٹا اور صابن و غیرہ جبکہ ہمیں ہاتھ اور بدن کے مرطوب ہونے کا علم ہوتا ہے؟

ج: گمراہ فرقۂ "بہائیہ "کے تمام افراد نجس ہیں، اور ان کے کسی چیز کو چھونے کی صورت میں جن امور میں طہارت شرط ہے، ان میں طہارت کا لحاظ رکھنا واجب ہے، لیکن پرنسپل، اساتذہ اور مربیوں پر لازم ہے کہ ان کا رویہ "بہائی" طلباء کے ساتھ قانون اور اسلامی اخلاق کے مطابق ہو۔

س ۳۲۹: اسلامی معاشرے میں "بہائی" فرقہ کے پیروکاروں کی موجودگی کے جو اثرات ہیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے مؤمنین اور مؤمنات کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: تمام مؤمنین گمراہ "بہائی" فرقہ کی فتنہ پردازی اور ان کے مکر و حیلے کا مقابلہ کریں اور دوسروں کو اس گمراہ فرقہ کے ساتھ مل جانے اور ان کے ذریعہ منحرف ہونے سے بچائیں۔

س ۳۳۰: بعض اوقات گمراہ "بہائی" فرقہ کے پیروکار کھانے کی چیزیں یا دوسری اشیاء ہمارے پاس لاتے ہیں، تو کیا ان کا استعمال کرنا ہمارے لئے جائز ہے؟

ج: اس ضال و مضل فرقے کے ساتھ ہر قسم کے لین دین سے اجتناب کریں۔

س ۳۳۱: ہمارے پڑوس میں بہت سے "بہائی" رہتے ہیں اور ہمارے گھر ان کا اکثر آنا جانا رہتا ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ "بہائی" نجس ہیں اوربعض کہتے ہیں پاک ہیں، اور یہ "بہائی" بہت اچھے اخلاق کا اظہار کرتے ہیں، پس کیا وہ نجس ہیں یا پاک ہیں؟

ج: وہ نجس ہیں اور تمہارے دین اور ایمان کے دشمن ہیں، پس اے میرے عزیز بیٹوان سے سنجیدگی کے ساتھ پرہیز کرو۔

س ۳۳۲: بسوں اور ریل گاڑیوں کی ان سیٹوں کا کیا حکم ہے جن کو مسلمان اور کافر دونوں استعمال کرتے ہیں حالانکہ بعض علاقوں میں کافروں کی تعداد مسلمانوں سے زیادہ ہے، کیا یہ سیٹیں پاک ہیں؟ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ گرمی کی وجہ سے پسینہ نکلتا ہے بلکہ وہ پسینہ ان میں سرایت کر جاتا ہے۔

ج: اہل کتاب کفار پاک ہیں بہرحال جن چیزوں کو مسلمان اور کافر دونوں استعمال کرتے ہیں جب تک انکی نجاست کا علم نہ ہو وہ پاک ہیں ۔

س ۳۳۳: دوسرے ممالک میں پڑھنے کا لازمہ یہ ہے کہ کافروں کے ساتھ رہن سہن اور تعلقات رکھے جائیں ایسے موقع پر ان کی تیار کردہ غذائی اشیاء کے کھانے کا کیا حکم ہے بشرطیکہ ان میں حرام چیزیں مثلاً غیر شرعی طریقے سے ذبح کئے گئے جانور کا گوشت نہ ہو لیکن اس میں ان کے گیلے ہاتھ کے

لگنے کا احتمال ہو؟

ج: غذائی اشیا کے ساتھ کافر کے تر ہاتھ لگنے کا صرف احتمال، وجوب اجتناب کے لئے کافی نہیں ہے، بلکہ جب تک لگنے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک وہ چیز پاک رہے گی اور کافر اگر اہل کتاب میں سے ہو تو اس کی نجاست ذاتی نہیں ہے، لہذا اس کے تر ہاتھ کا مس ہونا نجاست کا باعث نہیں بنتا۔

س ۳۳۴: اسلامی حکومت میں زندگی بسر کرنے والے مسلمان شخص کے تمام مصارف اگر اس غیر مسلم کیلئے کام کرنے سے پورے ہوتے ہوں کہ جس کے ساتھ اس کے گہرے تعلقات ہیں تو کیا ایسے مسلمان سے مضبوط اور گھریلو تعلقات قائم کرنا اور کبھی کبھار اس کے یہاں کھانا کھانا جائز ہے؟

ج: مسلمانوں کے لئے مذکورہ مسلمان سے تعلقات رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن اگر غیر مسلم کہ جس کے پاس مذکورہ مسلمان کام کرتا ہے کی دوستی سے اس مسلمان کے عقیدہ میں انحراف کا خوف ہو تو اس پر اس کام سے کنارہ کش ہونا واجب ہے اور ایسی صورت میں دوسرے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کو نہی از منکر کریں۔

س ۳۳۵: افسوس کہ میرا برادر نسبتی مختلف اسباب کی بنا پر فاسد اور مرتد ہو گیا تھا یہاں تک کہ وہ بعض دینی مقدسات کی اہانت کا بھی مرتکب ہوتا تھا۔ اسلام سے مرتد ہونے کے کئی سال گزر جانے کے بعد اب اس نے ایک خط میں اظہار کیا ہے کہ وہ دوبارہ اسلام پر ایمان لے آیا ہے، لیکن اس وقت بھی وہ بالکل نہ نماز پڑھتا ہے اور نہ ہی روزہ رکھتا ہے، ایسی صورت میں اس سے اس کے والدین اور باقی رشتہ داروں کے کیسے تعلقات ہونے چاہئیں اور کیا اس کو کافر قرار دیتے ہوئے نجس سمجھنا چاہیے؟

ج: اگر ماضی میں اس کا مرتد ہونا ثابت ہوجائے تو اگر وہ اس سے توبہ کر لے تو اسکے پاک ہونے کا حکم لگایا جائیگا اور اس کے والدین اور رشتہ داروں کیلئے اس سے تعلقات رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۳۳۶: جو شخص ضروریات دین ۔جیسے روزہ و غیرہ ۔میں سے کسی کامنکر ہو جائے تو کیا اس پر کافر کا حکم لگے گا یا نہیں؟

ج: اگر ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار، نبوت کے انکار یا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی تکذیب یا شریعت کی تنقیص کی طرف بازگشت کرے تو یہ کفر و ارتداد ہے۔

س ۳۳۷: مرتد اور کفار حربی کے لئے جو سزائیں معین کی گئی ہیں، کیا وہ سیاسی نوعیت کی ہیں اور قیادت کے فرائض میں شامل ہیں یا ایسی سزائیں ہیں جو قیامت تک کے لئے ثابت ہیں؟

ج: یہ الٰہی اور شرعی احکام ہیں۔

اہمیت اور شرائط نماز

س ۳۳۸: جان بوجھ کر نماز ترک کرنے والے یا اسے سبک شمار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

ج: نماز پنجگانہ شریعت اسلامیہ کے اہم واجبات میں سے ہیں، بلکہ یہ دین کا ستون ہیں اور ان کا ترک کرنا یا سبک سمجھنا شرعاً حرام اور عذاب کا موجب ہے۔

س ۳۳۹: اگر کسی کو پانی یا ایسی چیز کہ جس پر تیمم صحیح ہے میسر نہ ہو (فاقد الطہورین) تو کیا اس پر نماز واجب ہے؟

ج: بنابر احتیاط وقت میں نماز پڑھے اور وقت کے بعد وضو یا تیمم کے ساتھ قضا کرے۔

س ۳۴۰: آپ کی نظر میں واجب نماز میں کن موقعوں پر عدول کیا جا سکتا ہے؟

ج: مندرجہ ذیل موارد میں عدول کرنا واجب ہے۔
۱۔ عصر کی نماز سے ظہر کی طرف، اگر نماز کے درمیان متوجہ ہو کہ اس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہے۔
۲ ۔ عشاء کی نماز سے مغرب کی نماز کی طرف، اگر نماز عشاء کے اثنا میں متوجہ ہوجائے کہ اس نے نماز مغرب نہیں پڑھی بشرطیکہ اس نے محل عدول سے تجاوز نہ کیا ہو ۔
۳۔ جن دو نمازوں کی ادائیگی میں ترتیب ضروری ہے ان کی قضا میں بھول کر بعد والی نماز کو پہلے شروع کر دیا ہو۔

اور مندرجہ ذیل موقعوں پر عدول کرنا مستحب ہے۔
۱۔ ادا نماز سے واجب نماز کی قضا کی طرف، بشرطیکہ ادا نماز کی فضیلت کا وقت فوت نہ ہو جائے۔
۲ ۔ جماعت کا ثواب حاصل کرنے کی غرض سے واجب نماز سے مستحبی نماز کی طرف۔
۳ ۔ جمعہ کے دن نماز ظہر میں سورۂ جمعہ کے بجائے بھول کر دوسرا سورہ شروع کر دیا ہو اور نصف یا اس سے کچھ زائد پڑھ چکا ہو البتہ اس صورت میں اگرچہ سورۂ جمعہ کی قرائت کا ثواب حاصل کرنے کیلئے واجبی نماز سے مستحبی نماز کی طرف عدول کرنا احتیاط استحبابی کے موافق ہے لیکن یہ بھی کرسکتا ہے کہ اس سورہ کو چھوڑ دے اور اس کی جگہ سورہ جمعہ پڑھے۔

س ۳۴۱: جمعہ کے دن جو نمازی جمعہ اور ظہر دونوں نمازیں پڑھنا چاہتا ہے، کیا وہ دونوں نمازوں میں صرف "قربۃ الی اللہ" کی نیت کرے گا یا ایک میں "واجب قربۃً الی اللہ" اور دوسری میں فقط "قربۃ الی اللہ" کی نیت کرے گایا دونوں میں "واجب قربۃ الی اللہ" کی نیت کرے؟

ج: دونوں میں قربت کی نیت کرنا کافی ہے اور کسی میں وجوب کی نیت ضروری نہیں ہے۔

س ۳۴۲: اگر نماز کے اول وقت سے لے کر آخر وقت کے قریب تک منہ یا ناک سے خون جاری رہے تو ایسے میں نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر بدن کے پاک کرنے کا امکان نہ ہو اور وقت نماز کے ختم ہو جانے کا خوف ہو تو اسی حالت میں نماز پڑھے گا۔

س ۳۴۳: نماز میں مستحبی ذکر پڑھتے وقت کیا بدن کو پوری طرح ساکن رکھنا واجب ہے یا نہیں؟

ج: خواہ ذکر واجب ہو یا مستحب، اثنائے نماز میں دونوں کی قرائت کے وقت جسم کا مکمل سکون و اطمینان کی حالت میں ہونا واجب ہےیہاں مطلق ذکر کے قصد سے حرکت کی حالت میں ذکر پڑھنے

میں اشکال نہیں ہے ۔

س ۳٤۴: ہسپتالوں میں مریض کو پیشاب کے لئے نلکی لگا دی جاتی ہے جس سے غیر اختیاری طور پر سوتے جاگتے یہاں تک کہ نماز کے دوران بھی مریض کا پیشاب نکلتا رہتا ہے، پس یہ فرمائیں کہ کیا اس پر کسی اور وقت میں دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے یا اسی حالت میں پڑھی جانے والی نماز کافی ہے؟

ج: اگر اس نے اس حال میں اپنی نماز اس وقت کے شرعی فریضہ کے مطابق پڑھی ہو تو صحیح ہے اور اس پر نہ تو اعادہ واجب ہے اور نہ قضا۔

اوقات نماز

س ۳۴۵: مذہب شیعہ پنجگانہ نماز کے وقت کے بارے میں کس دلیل پر اعتماد کرتا ہے؟ جیسا کہ آپ جانتے ہیں اہل سنت کے نزدیک وقت عشاء کے داخل ہوتے ہی نماز مغرب قضا ہو جاتی ہے، ظہر و عصر کی نماز کے بارے میں بھی ان کا یہی نظریہ ہے۔ اسی لئے وہ معتقد ہیں کہ جب وقت عشاء داخل ہو جاتا ہے اور پیش نماز، نماز عشاء پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جائے تو ماموم اس کے ساتھ مغرب کی نماز نہیں پڑھ سکتا، تاکہ اس طرح وہ مغرب اور عشاء کو ایک ہی وقت میں پڑھ لے؟

ج: شیعہ کی دلیل، آیات قرآن اور سنت نبویہ کا اطلاق ہے، اس کے علاوہ بہت سی روایات موجود ہیں جو خاص طور سے دو نمازوں کو ملا کر پڑھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں اور اہل سنت کے یہاں بھی ایسی احادیث موجود ہیں جو دو نمازوں کو کسی ایک نماز کے وقت میں جمع کر کے ادا کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔

س ۳۴۶: اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ نماز عصر کا آخری وقت مغرب ہے اور نماز ظہر کا آخری وقت مغرب سے اتنا پہلے تک ہے کہ جتنی دیر میں صرف نماز عصر پڑھی جا سکے۔ یہاں میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ مغرب سے کیا مراد ہے؟ کیا غروب آفتاب مراد ہے یا اس شہر کے افق کے اعتبار سے اذان مغرب کا شروع ہونا ہے؟

ج: نماز عصر کا وقت غروب آفتاب تک ہے ۔

س ۳۴۷: غروب آفتاب اور اذان مغرب میں کتنے منٹ کا فاصلہ ہوتا ہے؟

ج: بظاہر یہ فاصلہ موسموں کے اختلاف کے ساتھ ساتھ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔

س ۳۴۸: میں تقریباً گیارہ بجے رات ڈیوٹی سے گھر پلٹتا ہوں اورکام کی خاطر رجوع کرنے والوں کی کثرت کی وجہ سے ڈیوٹی کے دوران نمازمغربین نہیں پڑھ سکتا، تو کیا گیارہ بجے رات کے بعد نماز مغربین کا پڑھنا صحیح ہے؟

ج: کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ نصف شب نہ گزرنے پائے لیکن کوشش کیجئے گیارہ بجے رات سے زیادہ تاخیر نہ ہو بلکہ جہاں تک ممکن ہو نماز کو اول وقت میں پڑھیے۔

س ۳۴۹: نماز کی کتنی مقدار اگر وقت ادا میں بجالائی جائے تو نیت اداصحیح ہے ؟ اور اگر شک ہو کہ اتنی مقدار وقت میں پڑھی گئی ہے یا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: نماز کی ایک رکعت کا وقت کے اندر انجام پانا نماز کے ادا شمار ہونے کے لئے کافی ہے، اور اگر شک ہو کہ کم از کم ایک رکعت کے لئے وقت کافی ہے یا نہیں، تو پھر ما فی الذمہ کی نیت سے نماز پڑھے ۔

س ۳۵۰: مختلف ممالک میں اسلامی جمہوریہ ایران کے سفارت خانوں اور قونصل خانوں کی طرف سے بڑے شہروں اور ممالک کے دار الحکومت کے لئے نماز کے شرعی اوقات کے نقشے شائع ہوتے ہیں، سوال یہ ہے کہ ان نقشوں پر کس حد تک اعتبار کیا جا سکتا ہے؟

ج: معیار یہ ہے کہ انسان کو اطمینان حاصل ہو جائے اور اگر اسے ان نقشوں کے واقع کے مطابق ہونے کا اطمینان نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ احتیاط کرے، اور انتظار کرے یہاں تک کہ اسے وقت شرعی کے داخل ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔

س ۳۵۱: صبح صادق اور صبح کاذب کے مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اور اس سلسلہ میں نمازی کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: نماز اور روزے کے وقت کا شرعی معیار، صبح صادق ہے اور اسکی تشخیص خود مکلف کی ذمہ داری ہے۔

س ۳۵۲: دو شفٹ والے ایک ہائی سکول کے ذمہ دار حضرات ظہرین کی جماعت کو دو بجے ظہر کے بعد اور عصر کی کلاسیں شروع ہونے سے کچھ دیر پہلے منعقد کراتے ہیں۔ تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ صبح کی شفٹ کے دروس اذان ظہر سے تقریباً پون گھنٹہ پہلے ختم ہو جاتے ہیں اور ظہر شرعی تک طلباء کو ٹھہرانا مشکل ہے، لہذا اول وقت میں نماز ادا کرنے کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر نماز کے اول وقت میں طلاب حاضر نہیں ہیں تو نماز گزاروں کی خاطر نماز جماعت کی تاخیر میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۳۵۳: کیا اذان ظہر کے بعد نماز ظہر کا پڑھنا اور وقت نماز عصر کے شروع ہونے کے بعد نماز عصر کا پڑھنا واجب ہے؟ اور اسی طرح کیا نماز مغرب و عشاء کو بھی اپنے اپنے وقت میں پڑھنا واجب ہے؟

ج: دونمازوں کے وقت کے داخل ہونے کے بعد نمازی کو اختیار ہے کہ وہ دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھے یا ہر ایک کو اسکے فضیلت کے وقت میں پڑھے۔

س ۳۵۴: کیا چاندنی راتوں میں نماز صبح کے لئے ۱۵ منٹ سے ۲۰ منٹ تک کا انتظار کرنا واجب ہے؟جبکہ آجکل گھڑیوں کی فراوانی کی وجہ سے طلوع فجر کا یقین حاصل کرنا ممکن ہے؟

ج: طلوع فجر جو نماز صبح اورروزہ شروع ہونے کا وقت ہے کے سلسلے میں چاندنی راتوں یا اندھیری راتوں میں کوئی فرق نہیں ہے، اگرچہ اس سلسلہ میں احتیاط اچھا ہے۔

س ۳۵۵: صوبوں کے درمیان افق کے اختلاف کی وجہ سے اوقات شرعیہ کی مقدار میں جو اختلاف پیدا ہوتا ہے کیا وہ یومیہ واجب نمازوں کے تین اوقات میں ایک جیسا ہے؟ مثال کے طور پر اگر دو صوبوں میں ظہر کے وقت میں ۲۵ منٹ کا اختلاف ہو تو کیا دوسرے اوقات میں بھی اتنا ہی اور اسی مقدار میں اختلاف ہو گا یا صبح، مغرب اور عشاء میں یہ مختلف ہو گا؟

ج: فقط طلوع فجر، زوال آفتاب یا غروب آفتاب کے وقت کے فرق کی مقدار کے ایک جیسا ہونے کا لازمی نتیجہ یہ نہیں ہے کہ باقی اوقات میں بھی اتنا ہی فرق اور فاصلہ ہو، بلکہ مختلف شہروں میں غالباً تینوں اوقات کا اختلاف متفاوت ہوتا ہے۔

س ۳۵۶: اہل سنت نماز مغرب کو مغرب شرعی سے پہلے پڑھتے ہیں، کیا ہمارے لئے ایام حج و غیرہ میں ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا اور اسی نماز پر اکتفا کر لینا جائز ہے؟

ج: یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کی نماز وقت سے پہلے ہوتی ہے، اور ان کی جماعت میں شرکت کرنے اور ان کی اقتداء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ نماز کافی ہے، لیکن وقت نماز کا درک کرنا ضروری ہے، مگر یہ کہ وقت بھی تقیہ کے موارد میں سے ہو۔

س ۳۵۷: گرمیوں میں ڈنمارک اور ناروے میں صبح کے چار بجے سورج نکلتا ہے اور ۲۳ بجے غروب کرتا ہے لذا مشرقی سرخی کے زوال اور طلوع و غروب کی رعایت کرتے ہوئے تقریباً ۲۲ گھنٹے کا روزہ بنتا ہے۔ ایسی صورت میں میری نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج: نماز پنجگانہ اور روزے کے اوقات کے لحاظ سے انسان کے لئے اسی جگہ کے افق کا خیال رکھنا واجب ہے جہاں وہ رہائش پذیر ہے اور اگر دن کے طولانی ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنا غیر مقدور یا حرج پر مشتمل ہو تو اس وقت ادائے روزہ ساقط ہے اور بعد میں اس کی قضا واجب ہے۔

س ۳۵۸: سورج کی شعاعیں تقریباً سات منٹ میں زمین تک پہنچتی ہیں تو کیا نماز صبح کے وقت کے ختم ہونے کا معیار طلوع آفتاب ہے یا اس کی شعاعوں کا زمین تک پہنچنا؟

ج: طلوع آفتاب کا معیار اس کا نمازگزار کے افق میں دیکھا جانا ہے۔

س ۳۵۹: ذرائع ابلاغ ہر روز، آنے والے دن کے شرعی اوقات کا اعلان کرتے ہیں، کیا ان پر اعتماد کرنا جائز ہے اور ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ نشر ہونے والی اذان

کو وقت کے داخل ہوجانے کا معیار بنایا جا سکتا ہے؟

ج: اگر اس سے مکلف کو وقت کے داخل ہوجانے کا اطمینان حاصل ہوجائے تو اعتماد کرسکتاہے ۔

س ۳۶۰: کیا اذان کے شروع ہوتے ہی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے یا اذان کے ختم ہونے کا انتظار کرنا واجب ہے اور اس کے بعد نماز شروع کی جائے اور اسی طرح کیا اذان کے شروع ہوتے ہی روزہ دار کیلئے افطار کرنا جائز ہے یا یہ کہ اس پر اذان کے ختم ہونے تک انتظار کرنا واجب ہے؟

ج: اگر اس بات کا یقین ہو کہ وقت داخل ہو جانے کے بعد اذان شروع ہوئی ہے تو آخر اذان تک انتظار کرنا واجب نہیں ہے۔

س ۳۶۱: کیا اس شخص کی نماز صحیح ہے جس نے دوسری نماز کوپہلی نماز پر مقدم کر دیا ہو، جیسے عشاء کو مغرب پر مقدم کیا ہو۔

ج: اگر غلطی یا غفلت کی وجہ سے نماز کو مقدم کیا ہو اور نماز کو مکمل کرنے کے بعد متوجہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو تو وہ نماز باطل ہے۔

س ۳۶۲: یہ سوال چونکہ ایران کے ساتھ مختص تھا اس لیے اردو ترجمہ میں اسے حذف کردیا گیا ہے۔

س۳٦٣: نماز عصر کا وقت اذان مغرب تک ہے یا غروب آفتاب تک؟ نیز نماز عشاء اور منیٰ میں رات بسر کرنے (بیتوتہ) کیلئے شرعی طور پر آدھی رات کو نسا وقت ہے ؟

ج: نماز عصر کا آخری وقت غروب آفتاب تک ہے اور آدھی رات کو معلوم کرنے کیلئے اول غروب سے طلوع فجر تک رات شمار کریں۔

س۳٦۴: جوشخص نمازعصر کے اثناء میں متوجہ ہے کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی تو اسکی شرعی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اگر اس خیال سے نماز عصر میں مشغول ہو کہ وہ نماز ظہر پڑھ چکا ہے اور پھر نماز کے دوران متوجہ ہو کہ اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی اور ہو بھی ظہر و عصرکے مشترکہ وقت میں تو فوراً اپنی نیت کو نماز ظہر کی طرف پلٹالے اور نماز کو مکمل کرے اور اسکے بعد نماز عصر پڑھے لیکن اگر یہ نماز ظہر کے مخصوص وقت [1] میں ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اپنی نیت کو نماز ظہر کی طرف پلٹالے اور نماز کو مکمل کرے اور اسکے بعد ظہر و عصر کی دونوں نمازوں کو ترتیب کے ساتھ انجام دے اور نماز مغرب و عشاء کے بارے میں بھی ایسا ہی حکم ہے ۔

1 ۔ ظہر کا مخصوص وقت اول ظہر سے لے کر اتنا وقت ہے کہ جس میں نماز پڑھی جاسکے یعنی جس میں غیر مسافر چار رکعتیں اور مسافر دورکعتیں پڑھ سکے ۔

قبلہ کے احکام

س ٣٦٥: درج ذیل سوالوں کے جواب عنایت فرمائیں۔
١ ـ بعض فقہی کتابوں میں ذکر ہے کہ خرداد کی ساتویں اور تیر کی پچیسویں تاریخ بمطابق ٢٨مئی اور١٦ جولائی کو سورج عمودی طور پر خانہ کعبہ کے اوپر ہوتا ہے، تو کیا اس صورت میں جس وقت مکہ میں اذان ہوتی ہے اس وقت شاخص نصب کر کے جہت قبلہ کو معین کیا جا سکتا ہے؟ اور اگر مسجدوں کے محراب کے قبلہ کی جہت، شاخص کے سایہ سے مختلف ہو تو کس کو صحیح سمجھا جائے گا؟
٢ـ کیا قبلہ نما پر اعتماد کرنا صحیح ہے؟

ج: شاخص اور قبلہ نما کے ذریعہ اگر مکلف کو جہت قبلہ کا اطمینان حاصل ہو جائے تو اس پر اعتماد کرنا صحیح ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا واجب ہے،ور نہ تو جہت قبلہ کے تعین کیلئے مسجدوں کے محراب اور مسلمانوں کی قبروں پر اعتماد کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ٣٦٦: جب جنگ میں شدید لڑائی جہت قبلہ کی تعیین سے مانع ہو تو کیا کسی بھی طرف رخ کر کے نماز کا پڑھنا صحیح ہے؟

ج: اگر کسی طرف کا گمان نہ ہو اور وقت بھی ہو تو بنا بر احتیاط چاروں طرف نماز پڑھی جائے، ورنہ جتنا وقت ہو اس کے مطابق جس سمت میں قبلہ کا احتمال ہے اسکی طرف نماز پڑھے۔

س٣٦٧: اگر کرۂ زمین کی دوسری سمت میں خانہ کعبہ کابالکل مقابل والا نقطہ دریافت ہو جائے، اس طرح کہ اگر ایک خط مستقیم زمین کعبہ کے وسط سے کرۂ ارض کو چیرتا ہوا مرکز زمین سے گزرے تو دوسری طرف اس نقطہ سے نکل جائے تو اس نقطہ پر قبلہ رخ کیسے کھڑے ہوں گے؟

ج: قبلہ رخ ہونے کا معیار یہ ہے کہ کرۂ زمین کی سطح سے خانۂ کعبہ کی طرف رخ کرے، یعنی جو شخص روئے زمین پر ہے، وہ اس کعبہ کی طرف رخ کرے جو مکہ مکرمہ میں سطح زمین پر بنا ہوا ہے اس بنا پر اگر وہ زمین کے کسی ایسے نقطے پر کھڑا ہو جہاں سے چاروں سمتوں میں کھینچے جانے والے خطوط مساوی مسافت کے ساتھ کعبہ تک پہنچتے ہوں تو اسے اختیار ہے کہ جس طرف چاہے رخ کر کے نماز پڑھے، لیکن اگرکسی سمت کے خط کی مسافت اتنی کمترہوکہ اسکی بناپر عرفی لحاظ سے قبلہ رخ ہونا مختلف ہوجائے تو انسان پر واجب ہے کہ تھوڑے فاصلے والی سمت کا انتخاب کرے۔

س ٣٦٨: جس جگہ ہم جہت قبلہ کو نہ جانتے ہوں اور کسی جہت کا گمان بھی نہ ہو تو ایسی جگہ پر ہمیں کیا کرنا چاہیے یعنی کس سمت کی طرف رخ کرکے نماز پڑھیں ؟

ج: بنابر احتیاط چاروں طرف رخ کر کے نمازپڑھیں اور اگر چار نمازوں کا وقت نہیں ہو تو جتنی نمازوں کا وقت ہے اتنی ہی پڑھیں۔

س٣٦٩: قطب شمالی اور قطب جنوبی میں قبلہ کی سمت کو کس طرح معین کیا جائے گا؟ اور کس طرح نماز پڑھی جائے گی؟

ج: قطب شمالی و جنوبی میں سمت قبلہ معلوم کرنے کا معیار نماز گزار کی جگہ سے کعبہ تک روئے زمین کے اوپر سب سے چھوٹا خط ہے اور اس خط کے معین ہو جانے کے بعد اسی رخ پر نماز پڑھی جائے گی۔

نماز کی جگہ کے احکام

س ۳۷۰: وہ مقامات جن کو ظالم حکومتوں نے غصب کر لیا ہے، کیا وہاں بیٹھنا، نماز پڑھنا اور گزرنا جائز ہے؟

ج: اگر غصبی ہونے کا علم ہو تو ان مقامات کا حکم، غصبی چیزوں جیسا ہے۔

س ۳۷۱: اس زمین پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے جو پہلے وقف تھی اور پھر حکومت نے اس پر تصرف کر کے اس میں اسکول بنا دیا ہو؟

ج: اگر اس بات کاقابل اعتنا احتمال ہو کہ اس میں مذکورہ تصرف شرعی لحاظ سے جائز تھا تو اس جگہ نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۳۷۲: یہ سوال چونکہ ایران کے ساتھ مختص تھا اس لیے اردو ترجمہ میں اسے حذف کردیا گیا ہے۔

س ۳۷۳: اگر کوئی شخص ایک مدت تک غیر مخمس جا نماز یا لباس میں نماز پڑھے تو اس کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

ج: اب تک اس میں جو نمازیں پڑھی ہیں، وہ صحیح ہیں۔

س ۳۷۴: کیا یہ بات صحیح ہے کہ نماز میں مردوں کا عورتوں سے آگے ہونا واجب ہے؟

ج: احتیاط واجب کی بناپر ضروری ہے کہ نماز کی حالت میں مرد اور عورت کے درمیان کم از کم ایک بالشت فاصلہ ہو اور اس صورت میں اگر مرد اور عورت عرض میں ایک دوسرے کے بالمقابل کھڑے ہوں یا عورت آگے ہو تو دونوں کی نماز صحیح ہے۔

س۳۷۵: مسجدوں میں امام خمینی اور شہدائے انقلاب کی تصویریں لگانے کا کیا حکم ہے، جبکہ امام خمینی مساجد میں اپنی تصویروں کے لگانے پر راضی نہ تھے، اور اس کی کراہت کے بارے میں بھی کئی مطالب موجود ہیں؟

ج: کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر یہ تصویریں مسجد کے حال کے اندر ہوں تو بہتر ہے کہ نماز کے وقت انہیں کسی طریقے سے ڈھانپ دیا جائے۔

س ۳۷۶: ایک شخص سرکاری مکان میں رہتا ہے، اب اس میں اس کے رہنے کی مدت ختم ہو گئی ہے اور مکان خالی کرنے کیلئے اس کے پاس نوٹس بھیجا گیا ہے، لہذا خالی کرنے کی مقررہ تاریخ کے بعد اس مکان میں اس کی نماز اور روزے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر مقررہ تاریخ کے بعد متعلقہ حکام کی طرف سے اس مکان میں رہنے کی اجازت نہ ہو تو اس کے لئے اس میں تصرف کرنا غصب کے حکم میں ہے۔

س ۳۷۷: جس جائے نماز پر تصویریں اور سجدہ گاہ پر نقش و نگار بنے ہوئے ہوں، کیا ان پر نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

ج: بذات خود اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر اس سے شیعوں پر تہمت لگانے والوں کے لئے بہانہ فراہم ہوتا ہو تو ایسی چیزیں بنانا اور ان پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اسی طرح اگر اس سے توجہ ہٹ جائے اور نماز میں حضور قلب نہ رہے تو مکروہ ہے۔

س ۳۷۸: اگر نماز پڑھنے کی جگہ پاک نہ ہو، لیکن سجدہ کی جگہ پاک ہو تو کیا نماز صحیح ہے؟

ج: اگر اس جگہ کی نجاست لباس یا بدن میں سرایت نہ کرے اور سجدہ کی جگہ پاک ہو تو ایسی جگہ پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۳۷۹: ہمارے دفتر کی موجودہ عمارت پرانے قبرستان پر بنائی گئی ہے۔ تقریباً چالیس سال سے اس میں مردے دفن کرنا چھوڑ دیا گیا تھا اور تیس سال پہلے اس عمارت کی بنیاد پڑی ہے۔ اب پوری زمین پر دفتر کی عمارت مکمل ہو چکی ہے اور اس وقت قبرستان کا کوئی نشان باقی نہیں رہا۔ کیا ایسے دفتر میں اس کے ملازمین کی نمازیں شرعی اعتبار سے صحیح ہیں یا نہیں؟

ج: اس میں تصرف کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ شرعی طریقے سے ثابت ہو جائے کہ یہ جگہ جہاں مذکورہ عمارت بنائی گئی ہے، میت دفن کرنے کے لئے وقف کی گئی تھی اور اس میں غیر شرعی طریقے سے تصرف کر کے عمارت بنائی گئی ہے۔

س ۳۸۰: مؤمن نوجوانوں نے امر بالمعروف کی خاطر ہفتے میں ایک یا دو دن سیر گا ہوں میں نماز قائم کرنے کا پروگرام بنایا ہے، لیکن بعض افراد نے اعتراض کیا ہے کہ سیر گاہوں کی ملکیت واضح نہیں ہے، لہذا ان جگہوں پر نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: موجودہ سیر گاہوں و غیرہ کو نماز قائم کرنے کے لئے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور غصب کے فقط احتمال کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

س ۳۸۱: یہ سوال چونکہ ایران کے ساتھ مختص تھا اس لیے اردو ترجمہ میں اسے حذف کردیا گیا ہے۔

س ۳۸۲: ہمارے شہر میں دو ملی ہوئی مسجدیں تھیں جن کے درمیان صرف ایک دیوار کا فاصلہ تھا، کچھ دنوں پہلے بعض مؤمنین نے دونوں مسجدوں کو ایک دوسرے سے ملانے کے لئے درمیانی دیوار کے اچھے خاصے حصے کو گرا دیا ہے، یہ اقدام بعض لوگوں کے لئے شک و شبہ کا سبب بن گیا ہے اور اب تک وہ اس بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ آپ فرمائیں اس مسئلہ کا حل کیا ہے؟

ج: دونوں مسجدوں کے درمیان کی دیوار کو گرانے سے ان میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔

س ۳۸۳: شاہراہوں پر ہوٹلوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی بھی جگہ ہوتی ہے، پس اگر کوئی شخص اس ہوٹل میں کھانا نہ کھائے تو کیا اس کیلئے وہاں نماز پڑھنا جائز ہے یا اجازت لینا واجب ہے؟

ج: اگر اس بات کا احتمال ہو کہ نماز کی جگہ ہوٹل والے کی ملکیت ہے اور یہ صرف ان لوگوں کے نماز پڑھنے کیلئے ہے جو اس ہوٹل میں کھانا کھائیں، تو اجازت لینا واجب ہے۔

س ۳۸۴: جو شخص غصبی زمین میں نماز پڑھے، لیکن اس کی نماز، جائے نماز یا تخت پر ہو تو کیا اس کی نماز باطل ہے یا صحیح؟

ج: غصبی زمین پر پڑھی جانے والی نماز باطل ہے خواہ وہ جائے نماز یا تخت پر ہی کیوں نہ پڑھی جائے۔

س۳۸۵: وہ ادارے اور کمپنیاں جو آجکل حکومت کے اختیار میں ہیں ان میں بعض افراد ایسے ہیں جو یہاں پر قائم ہونے والی نماز جماعت میں شرکت نہیں کرتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عمارتیں ان کے مالکوں سے شرعی عدالت کے فیصلہ پر ضبط کی گئی ہیں۔ براہ مہربانی اس سلسلے میں آپ اپنے فتوے سے مطلع فرمائیں؟

ج: اگر یہ احتمال ہو کہ ضبط کرنے کا حکم ایسے قاضی نے دیا تھا جس کو قانونی حیثیت حاصل تھی اور اس نے شرعی اور قانونی تقاضوں کے مطابق ضبط کرنے کا حکم دیا تھا تو شرعاً اس کا عمل صحیح تھا، لہذا ایسی صورت میں اس جگہ میں تصرف کرنا جائز ہے اور اس پر غصب کا حکم نہیں لگے گا۔

س ۳۸۶: اگر امام بارگاہ کے پڑوس میں مسجد ہو تو کیا امام بارگاہ میں نماز جماعت قائم کرنا صحیح ہے؟ اور کیا دونوں جگہوں کا ثواب مساوی ہے؟

ج: اس میں کوئی شک نہیں کہ مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت دوسری جگہوں پر نماز پڑھنے سے زیادہ ہے لیکن امام بارگاہ یا دوسری جگہوں پر نماز جماعت قائم کرنے میں شرعاً کوئی مانع نہیں ہے۔

س ۳۸۷: جس جگہ حرام موسیقی بج رہی ہو کیا وہاں نماز پڑھنا صحیح ہے؟

ج: اگر وہاں نماز پڑھنا حرام موسیقی سننے کا سبب بنے تو اس جگہ ٹھہرنا جائز نہیں ہے، لیکن نماز صحیح ہے اور اگر موسیقی کی آواز نماز سے توجہ ہٹانے کا سبب بنے تو اس جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

س ۳۸۸: ان لوگوں کی نماز کا کیا حکم ہے جن کو کشتی کے ذریعہ خاص ڈیوٹی پر بھیجا جاتا ہے اور سفر کے دوران نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور اگر وہ اسی وقت نماز نہ پڑھیں تو پھر وہ وقت کے اندر نماز نہیں پڑھ سکیں گے؟

ج: مذکورہ صورت میں ان پر واجب ہے کہ جس طرح ممکن ہو نماز پڑھیں اگر چہ کشتی میں ہی۔

مسجد کے احکام

س ۳۸۹: اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا مستحب ہے، کیا اپنے محلہ کی مسجد چھوڑ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے شہر کی جامع مسجد جانے میں کوئی اشکال ہے؟

ج: اگر اپنے محلہ کی مسجد چھوڑنا دوسری مسجد میں نماز جماعت میں شرکت کے لئے ہو خصوصاً شہر کی جامع مسجد میں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۹۰: اس مسجدمیں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے جس کے بانی یہ کہتے ہیں کہ یہ مسجد ہم نے اپنے لئے اور اپنے قبیلہ والوں کے لئے بنائی ہے؟

ج: مسجد جب مسجد کے عنوان سے تعمیر کی جائے تو قوم ، قبیلہ اور اشخاص سے مخصوص نہیں رہتی بلکہ اس سے تمام مسلمان استفادہ کر سکتے ہیں۔

س۳۹۱: عورتوں کے لئے مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے یا گھر میں؟

ج: مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت مردوں کے لئے مخصوص نہیں ہے۔

س ۳۹۲: دور حاضر میں مسجد الحرام اور صفا و مروہ کی سعی والی جگہ کے درمیان تقریباً آدھا میٹر اونچی اور ایک میٹر چوڑی دیوار ہے یہ مسجد اور سعی والی جگہ کے درمیان مشترک دیوار ہے ، کیا وہ عورتیں اس دیوار پر بیٹھ سکتی ہیں جن کے لئے ایام حیض کے دوران مسجد الحرام میں داخل ہونا جائز نہیں ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، مگر جب یقین ہوجائے کہ وہ مسجد کا جز ہے ۔

س ۳۹۳: کیا محلہ کی مسجد میں ورزش کرنا اور سونا جائز ہے ؟ اور اس سلسلہ میں دوسری مساجد کا کیا حکم ہے؟

ج: مسجد ورزش گاہ نہیں ہے اور جو کام مسجد کے شایان شان نہیں ہیں انہیں مسجد میں انجام دینے سے اجتناب کرنا ضروری ہے اور مسجد میں سونا مکروہ ہے ۔

س ۳۹۴: کیا مسجد کے ہال سے جوانوں کی فکری ، ثقافتی اور عسکری (عسکری تعلیم کے ذریعے) ارتقاء کیلئے استفادہ کیا جاسکتا ہے ؟ اور اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ان کاموں کے مراکز کم ہیں انہیں مسجد کے ایوان میں انجام دینے کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج: یہ چیزیں مسجد کے صحن اور بر آمدے کے وقف کی کیفیت سے مربوط ہیں ۔ اور اس سلسلہ میں مسجد کے امام جماعت اور انتظامیہ کی رائے حاصل کرنا ضروری ہے البتہ امام جماعت اور انتظامیہ کے تحت نظر جوانوں کا مساجد میں جمع ہونا اور دینی کلاسیں لگانا مستحسن اور مطلوب فعل ہے ۔

س ۳۹۵: بعض علاقوں ، خصوصاً دیہاتوں میں لوگ مساجد میں شادی کا جشن منعقد کرتے ہیں یعنی وہ رقص اور گانا تو گھروں میں کرتے ہیں لیکن دوپہر یا شام کا کھانا مسجد میں کھلاتے ہیں ۔ شریعت کے لحاظ یہ جائز ہے یا نہیں ؟

ج: مہانوں کو مسجد میں کھانا کھلانے میں فی نفسہ کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س۳۹۶: پرائیوٹ کوآپریٹیو کمپنیاں رہائش کے لئے فلیٹ اور کالونیاں بناتی ہیں ۔ شروع میں اس بات پر اتفاق ہوتا ہے کہ ان فلیٹوں میں عمومی مقامات جیسے مسجد و غیرہ ہوں گے لیکن اب جب گھر اس کمپنی کے حصص کے مالکان کو دے دیئے گئے ہیں کیا ان میں سے بعض کے لئے جائز ہے کہ وہ اس معاہدہ کو توڑدیں اور یہ کہہ دیں کہ ہم مسجد کی تعمیر کے لئے راضی نہیں ہیں ؟

ج: اگر کمپنی اپنے تمام ممبران کی موافقت سے مسجد کی تعمیر کا اقدام کرے اور مسجد تیار ہوجانے کے بعد وقف ہوجائے تو اپنی پہلی رائے سے بعض ممبران کے پھرجانے سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑے

گا ۔ لیکن اگر مسجد کے شرعی طور پر وقف ہونے سے قبل بعض ممبران اپنی سابقہ موافقت سے پھر جائیں تو ان کے اموال کے ساتھ تمام ممبران کی مشترکہ زمین میں ان کی رضامندی کے بغیر مسجد تعمیر کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ کمپنی کے تمام ممبران سے عقد لازم کے ضمن میں یہ شرط کرلی گئی ہو کہ مشترکہ زمین کا ایک حصہ مسجد کی تعمیر کے لئے مخصوص کیا جائے گا اور تمام ممبران نے اس شرط کو قبول کیا ہو اس صورت میں انہیں اپنی رائے سے پھر نے کا کوئی حق نہیں ہے اور نہ ان کے پھرنے سے کوئی اثر پڑسکتا ہے ۔

س ۳۹۷: غیر اسلامی تہذیبی اور ثقافتی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم نے مسجد میں ابتدائی اور مڈل کلاسوں کے تیس لڑکوں کو گروہ ترنم کی شکل میں جمع کیا ہے اس گروہ کے افراد کو عمرو فکری استعداد کے مطابق قرآن کریم ،احکام اور اسلامی اخلاق کا درس دیا جاتا ہے ۔ اس کام کاکیا حکم ہے ؟ اور اگر یہ لوگ آلہ موسیقی جسے "ارگن" کہا جاتا ہے ، استعمال کریں تو اس کا کیاحکم ہے ؟ اور شرعی قوانین کی رعایت کرتے ہوئے مسجد میں اس کی مشق کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: مسجد میں قرآن کریم ، احکام اور اسلامی اخلاق کی تعلیم دینے اورمذہبی و انقلابی ترانوں کی تمرین کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن بہر حال مسجد کے شان و مقام اور تقدس کی رعایت کرنا واجب ہے اور نمازیوں کیلئے مزاحمت پیدا کرنا جائزنہیں ہے ۔

س۳۹۸: کیا مسجد میں ان لوگوں کو جو قرآن کی تعلیم کے لئے شرکت کرتے ہیں ، ایسی فلمیں دکھانے میں کوئی حرج ہے جن کو ایران کی وزارت ثقافت نے جاری کیا ہو؟

ج: مسجد کو فلم دکھانے کی جگہ میں تبدیل کرنا جائز نہیں ہے ۔ لیکن ضرورت کے وقت اور مسجد کے پیش نماز کی نگرانی میں مفید اور سبق آموزمذہبی اور انقلابی فلمیں دکھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۹۹: کیا ائمہ معصومین علیہم السلام کی ولادت کے موقع پر مسجد سے فرح بخش موسیقی کے نشر کرنے میں کوئی شرعی اشکال ہے؟

ج: واضح رہے کہ مسجد ایک خاص شرعی مقام رکھتی ہے ، پس اس میں موسیقی نشر کرنا اگر اس کی حرمت کے منافی ہو تو حرام ہے ، اگر چہ موسیقی غیر لہوی ہو۔

س ۴۰۰: مساجد کے لاؤڈاسپیکر ، جس کی آواز مسجد کے باہر سنی جاتی ہے، کا استعمال کب جائز ہے؟ اور اذان سے قبل اس پر تلاوت اور انقلابی ترانے نشر کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: جن اوقات میں محلہ والوں اور ہمسایوں کے لئے تکلیف و اذیت کا سبب نہ ہو ان میں اذان سے قبل چند منٹ تلاوت قرآن نشر کرنے میں اشکال نہیں ہے۔

س ۴۰۱: جامع مسجد کی تعریف کیا ہے؟

ج: وہ مسجد جو شہر میں تمام اہل شہر کے اجتماع کے لئے بنائی جاتی ہے اور کسی خاص گروہ سے مخصوص نہیں ہوتی ۔

س ۴۰۲: تیس سال سے ایک مسجد کا چھت والا حصہ ویران پڑا تھا اس میں نماز نہیں ہوتی تھی اور وہ کھنڈر بن چکا تھا ، اس کا ایک حصہ سٹور کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے رضا کاروں نے کہ جو تقریبا پندرہ سال سے اس چھت والے حصے میں مستقر ہیں اس میں کچھ تعمیراتی کام کیا ہے کیونکہ اسکی حالت بہت ہی غیر مناسب تھی اور اسکی چھت گرنے کے قریب تھی اور چونکہ یہ لوگ مسجد کے شرعی احکام سے ناواقف تھے اور جو لوگ جانتے تھے انہوں نے بھی ان کی راہنمائی نہیں کی ۔ لہٰذا انھوں نے چھت والے حصے میں چند کمرے تعمیر کرائے کہ جن پر خطیر رقم خرچ ہوئی اب تعمیر کا کام اختتام پر ہے۔ براہ مہربانی درج ذیل موارد میں حکم شرعی سے مطلع فرمائیں:
۱۔ فرض کیجئے اس کام کے بانی اور اس پر نگران کمیٹی کے اراکین مسئلہ سے ناواقف تھے تو کیا یہ لوگ بیت المال سے خرچ کئے جانے والی رقم کے ضامن ہیں ؟ اور وہ گناہگار ہیں؟
۲۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ رقم بیت المال سے خرچ ہوئی ہے ۔ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ جب تک مسجد کو اس حصہ کی ضرورت نہیں ہے

اور اس میں نماز قائم نہیں ہوتی ان کمروں سے مسجد کے شرعی احکام و حدود کی رعایت کرتے ہوئے قرآن و احکام شریعت کی تعلیم اور مسجد کے دیگر امور کے لئے استفادہ کیا جائے یا ان کمروں کو فوراً گرادینا واجب ہے؟

ج: مسجد کے چھت والے حصے میں بنے ہوئے کمروں کو منہدم کر کے اس کو سابقہ حالت پر لوٹا نا واجب ہے اور خرچ شدہ رقم کے بارے میں اگر افراط و تفریط نہ ہوئی ہو اور جان بوجھ کر اور کوتا ہی کرتے ہوئے ایسا نہ کیا گیا ہو تو معلوم نہیں ہے کہ اس کا کوئی ضامن ہو اور مسجد کے چھت والے حصے میں قرائت قرآن ، احکام شرعی ، اسلامی معارف کی تعلیم اور دوسرے دینی و مذہبی پروگرام منعقد کرنے میں اگر نماز گزاروں کے لئے مزاحمت نہ ہو اورامام جماعت کی نگرانی میں ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور امام جماعت ، رضاکاروں اور مسجد کے دوسرے ذمہ دار حضرات کیلئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں تا کہ مسجد میں رضا کاروں کا وجود بھی مستمر رہے اور مسجد کے عبادی فرائض جیسے نماز و غیرہ میں بھی خلل واقع نہ ہو۔

س ۴۰۳: ایک سڑک کی توسیع کے منصوبے میں متعدد مساجد آتی ہیں۔ منصوبے کے اعتبار سے بعض مسجدیں پوری منہدم ہوتی ہیں اور بعض کا کچھ حصہ گرایا جائے گا تا کہ ٹریفک کی آمد و رفت میں آسانی ہو براہ مہربانی اس سلسلے میں اپنی رائے بیان فرمائیں؟

ج: مسجد یا اس کے کسی حصہ کو منہدم کرنا جائز نہیں ہے مگر ایسی مصلحت کی بناء پر کہ جس سے چشم پوشی ممکن نہ ہو ۔

س ۴۰۴: کیا مساجد کے وضو کے لئے مخصوص پانی کو مختصر مقدار میں اپنے ذاتی استعمال میں لانا جائز ہے مثلا دوکاندار پینے، چائے بنانے یا موٹر گاڑی میں ڈالنے کے لئے اس سے استفادہ کریں واضح رہے کہ اس مسجد کا واقف کوئی ایک شخص نہیں ہے جو اس سے منع کرے؟

ج: اگر معلوم نہ ہو کہ یہ پانی صرف نماز گزاروں کے وضو کے لئے وقف ہے اور اس محلہ کے عرف میں یہ رائج ہو کہ اس کے ہمسائے اور راہ گیر اس کے پانی سے استفادہ کرتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے ، اگرچہ اس سلسلے میں احتیاط بہتر ہے۔

س ٤٠٥: قبرستان کے پاس ایک مسجد ہے اور جب بعض مومنین قبور کی زیارت کے لئے آتے ہیں تو وہ اپنے کسی عزیز کی قبر پر پانی چھڑکنے کے لئے اس مسجد سے پانی لیتے ہیں اور ہم یہ نہیں جانتے کہ یہ پانی مسجد کے لئے وقف ہے یا عمومی استفادہ کیلئے ہے اور بالفرض اگر یہ مسجد کے لئے وقف نہ ہو تو معلوم نہیں ہے کہ یہ وضو اور طہارت کے ساتھ مخصوص ہے یا نہیں ۔ تو کیا اسے قبر پر چھڑکنا جائز ہے؟

ج: ان قبور پر پانی چھڑکنے کیلئے مسجد کے پانی سے استفادہ کرنا کہ جو اس سے باہر ہیں اگر لوگوں میں رائج ہو اور اس پر کوئی اعتراض نہ کرے اور اس بات پر کوئی دلیل نہ ہو کہ پانی صرف وضو اور طہارت کے لئے وقف ہے تو اس استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ٤٠٦: اگر مسجد میں تعمیراتی کام کی ضرورت ہو تو کیا حاکم شرع یا اس کے وکیل کی اجازت ضروری ہے؟

ج: اگر مسجد کی تعمیر اہل خیر افراد کے مال سے کرنا ہو تو اس میں حاکم شرع کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

س ٤٠٧: کیا میں یہ وصیت کر سکتا ہوں کہ مرنے کے بعد مجھے محلہ کی اس مسجد میں دفن کیا جائے :جس کے لئے میں نے بہت کوششیں کی تھیں کیونکہ میں چاہتا ہوں مجھے اس مسجد کے اندر یا اس کے صحن میں دفن کیا جائے؟

ج: اگر صیغۂ وقف جاری کرتے وقت مسجد میں میت دفن کرنے کو مستثنیٰ نہ کیا گیا ہو تو اس میں دفن کرنا جائز نہیں ہے اور اس سلسلہ میں آپ کی کوئی وصیت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

س ٤٠٨: ایک مسجد تقریباً بیس سال پہلے بنائی گئی ہے اور اسے امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے نام مبارک سے موسوم کیا گیا ہے اور یہ معلوم

نہیں ہے کہ مسجد کا نام صیغۂ وقف میں ذکر کیا گیا ہے یا نہیں تو مسجد کا نام مسجد صاحب زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے بجائے بدل کر جامع مسجد رکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: صرف مسجد کا نام بدلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ٤٠٩: جن مساجد میں مومنین کے عطیوں اور مساجد کی خاص نذور سے بجلی اور ائرکنڈیشننگ کے سسٹم کا انتظام کیا جا تا ہے جب محلہ والوں میں سے کوئی مرجاتا ہے تو ان میں اس کے فاتحہ کی مجلس کا اہتمام کیا جاتا ہے اور مجلس میں مسجد کی بجلی اور ائرکنڈیشنر و غیرہ کو استعمال کیا جاتا ہے لیکن مجلس کرنے والے اس کا پیسہ ادا نہیں کرتے شرعی نقطہ نظر سے یہ جائز ہے یا نہیں؟

ج: مسجد کے وسائل سے فاتحہ کی مجلس و غیرہ میں استفادہ کرنا وقف و نذر کی کیفیت پر موقوف ہے۔

س ٤١٠: گاؤں میں ایک نئی مسجد ہے جو پرانی مسجد کی جگہ بنائی گئی ہے موجودہ مسجد کے ایک کنارے پرکہ جس کی زمین پرانی مسجد کا جزہے ، مسئلہ سے نا واقفیت کی بنا پر چائے و غیرہ بنانے کے لئے ایک کمرہ تعمیر کیا گیا ہے اور اسی طرح مسجد کے نیم چھت جو کہ مسجد کے ہال کے اندر ہے پر ایک لائبریری بنائی گئی ہے، براہ مہربانی اس سلسلہ میں اپنی رائے بیان فرمائیں؟

ج: سابق مسجد کی جگہ پر چائے خانہ بنانا صحیح نہیں ہے اور اس جگہ کو دوبارہ مسجد کی حالت میں بدلنا واجب ہے اور مسجد کے ہال کے اندر کی نیم چھت بھی مسجد کے حکم میں ہے اور اس پر مسجد کے تمام شرعی احکام و اثرات مترتّب ہوں گے لیکن اس میں کتابوں کی الماریاں نصب کرنا اور مطالعہ کے لئے وہاں جمع ہونے میں ، اگر نمازگزاروں کے لئے مزاحمت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ٤١١: اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک گاؤں میں ایک مسجد گرنے والی ہے لیکن فی الحال اسے منہدم کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ وہ راستہ میں رکاوٹ نہیں ہے کیا مکمل طور پر اس مسجد کو منہدم کرنا جائز ہے؟ اس مسجد کا کچھ اثاثہ اور پیسہ بھی ہے یہ چیزیں کس کو دی جائیں ؟

ج: مسجد کو منہدم کرنا جائز نہیں ہے اور کلی طور پر مسجدکو گرانے سے وہ مسجد کے حکم کے خارج نہیں ہوگی ، اور مسجد کے اثاثہ و مال کو اگر اسکی خود اس مسجد کو ضرورت نہیں ہے تو استفادہ کے لئے دوسری مسجدوں میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔

س ٤١٢: کیا مسجد کے صحن کے ایک گوشہ میں مسجد کی عمارت میں کسی تصرف کے بغیر ، میوزیم بنانے میں کوئی شرعی حرج ہے جیسا کہ آج کل مسجد کے اندر لائبریری بنادی جاتی ہے؟

ج: اگر صحن مسجد کے گوشہ میں لائبریری یا میوزیم بنانا مسجد کے ہال اور صحن کے وقف کی کیفیت کے منافی یا مسجد کی عمارت میں تغیر کا باعث ہو تو جائز نہیں ہے ۔ مذکورہ غرض کے لئے بہتر ہے کہ مسجد سے متصل کسی جگہ کا انتظام کیا جائے۔

س ٤١٣: ایک موقوفہ جگہ میں مسجد ، دینی مدرسہ اور پبلک لائبریری بنائی گئی ہے اور یہ سب اس وقت کام کر رہے ہیں لیکن اس وقت یہ سب بلدیہ کے توسیع والے نقشہ میں آرہے ہیں کہ جن کا انہدام بلدیہ کے لئے ضروری ہے ، ان کے انہدام کے لئے بلدیہ سے کیسے تعاون کیا جائے اور کیسے ان کا معاوضہ لیا جائے تا کہ اس کے عوض نئی اور اچھی عمارت بنائی جاسکے؟

ج: اگر بلدیہ اس کو منہدم کرنے اور معاوضہ دینے کے لئے اقدام کرے اور معاوضہ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن کسی ایسی اہم مصلحت کے بغیر کہ جس سے چشم پوشی ممکن نہیں ہے موقوفہ مسجد و مدرسہ کو منہدم کرنا جائز نہیں ہے۔

س ٤١٤: مسجد کی توسیع کے لئے اس کے صحن سے چند درختوں کو اکھاڑنا ضروری ہے ۔ کیا ان کو اکھاڑنا جائز ہے ، جبکہ مسجد کا صحن کا فی بڑا ہے اور اس میں اور بھی بہت سے درخت ہیں؟

ج: اگر درخت کاٹنے کو وقف میں تغیر و تبدیلی شمار نہ کیا جاتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ٤١٥: اس زمین کا کیا حکم ہے جو مسجد کے چھت والے حصے کا جز تھی ، بعد میں بلدیہ کے توسیعی دائرے میں آنے کی وجہ سے مسجد کے اس حصہ کو مجبوراً منہدم کرکے سڑک میں تبدیل کردیا گیا؟

ج: اگر اس کے پہلی حالت کی طرف پلٹنے کا احتمال بعید ہو تو معلوم نہیں ہے اس پر مسجد کے شرعی اثرات مرتّب ہوں۔

س ٤١٦: ایک مسجد منہدم ہوچکی ہے اور اسکے مسجد والے آثار محو ہوچکے ہیں یا اسکی جگہ کوئی اور عمارت بنادی گئی ہے اور اسکی تعمیر نو کی کوئی امید نہیں ہے مثلاً وہاں کی آبادی ویران ہوگئی ہے اور اس نے وہاں سے نقل مکانی کر لی ہے کیا اس (مسجد والی) جگہ کو نجس کرنا حرام ہے؟اور اسے پاک کرنا واجب ہے؟

ج: مفروضہ صورت میں معلوم نہیں ہے کہ اس کا نجس کرنا حرام ہو اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ اسے نجس نہ کیا جائے۔

س ٤١٧: میں عرصہ سے ایک مسجد میں نماز جماعت پڑھاتا ہوں ، اور مسجد کے وقف کی کیفیت کی مجھے اطلاع نہیں ہے، دوسری طرف مسجد کے اخراجات کے سلسلے میں بھی مشکلات در پیش ہیں کیا مسجد کے سرداب کو مسجد کے شایان شان کسی کام کے لئے کرایہ پر دیا جاسکتا ہے؟

ج: اگر سرداب پر مسجد کا عنوان صادق نہیں آتا ہے اور وہ اس کا ایسا جز بھی نہیں ہے جس کی مسجد کو ضرورت ہو اور اس کا وقف بھی انتفاع نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ٤١٨: مسجد کے پاس کوئی املاک نہیں ہیں کہ جن سے اس کے اخراجات پورے کئے جاسکیں اور مسجد کے ٹرسٹ نے اسکے چھت والے حصے کے نیچے مسجد کے اخراجات پورا کرنے کے لئے ایک تہ خانہ کھود کراس میں ایک چھوٹی سی فیکٹری یا دوسرے عمومی مراکز بنانے کا فیصلہ کیا ہے کیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں؟

ج: فیکٹری وغیرہ کی تسیس کے لئے مسجد کی زمین کو کھودنا جائز نہیں ہے۔

س ٤١٩: کیا مسلمانوں کی مساجد میں کفّار کا داخل ہونا مطلقاً جائز ہے خواہ وہ تاریخی آثار کو دیکھنے کیلئے ہی ہو؟

ج: مسجد حرام میں داخل ہو نا شرعاً ممنوع ہے اور دیگر مساجد میں داخل ہونا اگر مسجد کی ہتک اور بے حرمتی شمار کی جائے تو جائز نہیں ہے بلکہ دیگر مساجد میں بھی وہ کسی صورت میں داخل نہ ہوں۔

س ٤٢٠: کیا اس مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے جو کفّار کے توسط سے بنائی گئی ہو؟

ج: کوئی حرج نہیں ہے۔

س ٤٢١: اگر ایک کافر اپنی خوشی سے مسجد کی تعمیر کے لئے پیسہ دے یا کسی اور طریقہ سے مدد کرے تو کیا اسے قبول کرنا جائز ہے۔

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ٤٢٢: اگر ایک شخص رات میں مسجد میں آکر سوجائے اور اسے احتلام ہوجائے لیکن جب بیدارہو تو اس کیلئے مسجد سے نکلنا ممکن نہ ہو تو اس کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: اگر وہ مسجد سے نکلنے اور دوسری جگہ جانے پر قادر نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ فوراً تیمّم کرے تا کہ اس کے لئے مسجد میں ٹھہرنے کا جواز پیدا ہوجائے۔

دیگر مذہبی مقامات کے احکام

س ٤٢٣: کیا شرعی نقطۂ نظر سے امام بارگاہ کو چند معین اشخاص کے نام رجسڑڈ کرانا جائز ہے ؟

ج: دینی مجالس برپا کرنے کے لئے موقوفہ امام بارگاہ کو کسی کی ملکیت کے طور پر رجسٹرڈ کرانا جائز نہیں ہے اور معین اشخاص کے نام وقف کے طور پر رجسٹرڈ کرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال بعض معین افراد کے نام بطور وقف رجسٹرڈ کرانے کیلئے بہتر ہے کہ ان تمام افراد کی اجازت لی جائے جنہوں نے اس عمارت کے بنانے میں شرکت کی ہے۔

س ٤٢٤: مسائل کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ مجنب شخص اور حائض عورت دونوں کے لئے ائمہ (علیہم السلام) کے حرم میں داخل ہونا جائز نہیں ہے ۔ براہ مہربانی اس کی وضاحت فرمائیں کہ کیا صرف قبہ کے نیچے کی جگہ حرم ہے یا اس سے ملحق ساری عمارت حرم ہے؟

ج: حرم سے مراد وہ جگہ ہے جو قبۂ مبارکہ کے نیچے ہے اور عرف عام میں جس کو حرم اور زیارت گاہ کہا جاتا ہے ۔ لیکن ملحقہ عمارت اور ہال حرم کے حکم میں نہیں ہیں لہذا ان میں مجنب و حائض کے داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر یہ کہ ان میں سے کسی کو مسجد بنادیا گیا ہو۔

س٤٢٥: قدیم مسجد کے ساتھ ایک امام بارگاہ بنائی گئی ہے اور آج کل مسجد میں نمازگزاروں کیلئے گنجائش نہیں ہے، کیا مذکورہ امام بارگاہ کو مسجد میں شامل کر کے اس سے مسجد کے عنوان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے؟

ج: امام بارگاہ میں نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر امام بارگاہ کو شرعاً صحیح طریقہ سے امام بارگاہ کے عنوان سے وقف کیا گیا ہے تو اسے مسجد میں تبدیل کرنا اور اسے ساتھ والی مسجد میں مسجد کے عنوان سے ضم کرنا جائز نہیں ہے۔

س ٤٢٦: کیا اولاد ائمہ میں سے کسی کے مرقد کے لئے نذر میں آئے ہوئے سامان اور فرش کو محلہ کی جامع مسجد میں استعمال کیا جاسکتا ہے؟

ج: اگر یہ چیزیں فرزند امام کے مرقد اور اس کے زائرین کی ضرورت سے زیادہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ٤٢٧: جو عزا خانے حضرت ابوالفضل العباس اور دیگر شخصیات کے نام پر بنائے جاتے ہیں کیا وہ مسجد کے حکم میں ہیں؟ امید ہے کہ ان کے احکام بیان فرمائیں گے۔

ج: امام بارگاہیں اور عزاخانے مسجد کے حکم میں نہیں ہیں۔

نماز گزار کالباس

س ٤٢٨: جس لباس کی نجاست کے بارے میں شک ہے کیا اس میں نماز پڑھنا صحیح ہے؟

ج: جس لباس کے نجس ہونے میں شک ہو وہ پاک ہے اور اس میں نماز صحیح ہے۔

س ٤٢٩: میں نے جرمنی میں چمڑے کی ایک بیلٹ خریدی تھی کیا اس کو باندھ کر نماز پڑھنے میں کوئی شرعی اشکال ہے؟ اگر مجھے یہ شک ہو کہ یہ قدرتی اور طبیعی کھال کی ہے یا مصنوعی کی اور یہ کہ یہ تزکیہ شدہ حیوان کی کھال کی ہے یا نہیں تو میری ان نمازوں کا کیا حکم ہے جو میں نے اس میں پڑھی ہیں؟

ج: اگر یہ شک ہو کہ یہ قدرتی اور طبیعی کھال کی ہے یا نہیں تو اسے باندھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر طبیعی کھال ثابت ہونے کے بعد یہ شک ہو کہ وہ تزکیہ شدہ حیوان کی کھال ہے یا نہیں؟ تو وہ نجس نہیں ہے لیکن اس میں نماز صحیح نہیں ہے اور گذشتہ نمازیں جو اس حکم سے ناواقفیت کی بناپر پڑھی ہیں انکی قضا نہیں ہے۔

س ٤٣٠: اگر نماز گزار کو یہ یقین ہو کہ اس کے لباس و بدن پر نجاست نہیں ہے اور وہ نماز بجالائے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا تو اس کی نماز باطل ہے یا نہیں؟ اور اگر نماز کے دوران میں کوئی نجاست لگ جائے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اسے اپنے بدن یا لباس کے نجس ہونے کا بالکل علم نہ ہو اور نماز کے بعد متوجہ ہوتو اس کی نماز صحیح ہے اور اس پر اعادہ یا قضاء واجب نہیں ہے لیکن اگر اثنائے نماز میں نجاست عارض ہوجائے اور وہ نجاست کو بغیر ایسا فعل انجام دینے کے جو نماز کے منافی ہے، دور کر سکتا ہو یا نجس لباس کو اتار سکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ نجاست دور کرے یا نجس لباس اتار دے اور اپنی نماز تمام کرے لیکن اگر نماز کی حالت کو باقی رکھتے ہوئے نجاست دور نہیں کرسکتا اور وقت میں بھی گنجائش ہے تو نماز توڑ کر پاک لباس اور بدن کے ساتھ نماز بجالانا واجب ہے۔

س ٤٣١: ایک شخص ایک زمانہ تک ایسے حیوان کی کھال جس کا ذبح ہونا مشکوک ہو اور جس میں نماز صحیح نہیں ہوتی ۔ میں نماز پڑھتا رہا تو کیا اس پر اپنی نمازوں کا اعادہ کرنا واجب ہے ؟ کلی طورپر جس حیوان کے ذبح میں شک ہو اس کا حکم کیا ہے؟

ج: جس حیوان کاذبح مشکوک ہو وہ گوشت کھانے کی حرمت اور اسکی کھال میں نماز کے عدم جواز کے لحاظ سے مردار کے حکم میں ہے لیکن نجس نہیں ہے اور گذشتہ نمازیں اگر اس حکم سے ناواقفیت کی بنا پر پڑھی ہوں توصحیح ہیں۔

س ٤٣٢: ایک عورت نماز کے درمیان متوجہ ہوتی ہے کہ اس کے کچھ بال نظر آ رہے ہیں اور فوراً چھپا لیتی ہے اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے یا نہیں؟

ج: جب تک جان بوجھ کر بالوں کو ظاہر نہ کیا ہو اعادہ واجب نہیں ہے۔

س ٤٣٣: ایک شخص پیشاب کے مقام کو مجبوراً کنکری ، لکڑی یا کسی اور چیز سے پاک کرتا ہے اور جب گھر لوٹتا ہے تو اسے پانی سے پاک کر لیتا ہے تو کیا نماز کے لئے اندرونی لباس (انڈرویئر) کا بدلنا یا پاک کرنا بھی واجب ہے؟

ج: اگر لباس پیشاب کی رطوبت سے نجس نہ ہوا ہو تو اس کا پاک کرناواجب نہیں ہے۔

س ٤٣٤: بیرون ملک سے جو بعض صنعتی مشینیں منگوائی جاتی ہیں وہ ان غیر ملکی ماہرین کے ذریعہ نصب کی جاتی ہیں جو اسلامی فقہ کے اعتبار سے کافر اور نجس ہیں اور یہ معلوم ہے کہ ان مشینوں کی فٹنگ گریس اور دوسرے ایسے مواد کے ذریعے انجام پاتی ہے کہ جسے ہاتھ کے ذریعے ڈالا جاتاہے نتیجہ یہ ہے کہ وہ مشینیں پاک نہیں رہ سکتیں اور کام کے دوران ان مشینوں سے کاریگروں کا لباس اور بدن مس ہوتا ہے اور نماز کے وقت مکمل طور سے

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

لباس و بدن کوپاک نہیں کرسکتے تو نماز کے سلسلے میں ان کا فریضہ کیا ہے؟

ج: اس احتمال کے پیش نظر کہ مشینوں کو فٹ کرنے والا کافر، اہل کتاب میں سے ہو کہ جنکے پاک ہونے کا حکم لگایا گیاہے یا کام کے وقت وہ دستانے پہنے ہوئے ہو ـصرف اس بناء پر کہ مشینوں کو کافر نے نصب کیا ہے ان کے نجس ہونے کا یقین حاصل نہیں ہوتا۔ بالفرض اگر مشینوں کی نجاست اور کام کے دوران میں کاریگر کے بدن یا لباس کے سرایت کرنے والی رطوبت کے ساتھ ان مشینوں کے ساتھ مس ہونے کا یقین ہوجائے تو نماز کے لئے بدن کا پاک کرنا اور لباس کا پاک کرنا یا بدلنا واجب ہے۔

س ٤٣٥: اگر نمازی خون سے نجس رومال یا اس جیسی کوئی نجس چیزا ٹھائے ہوئے ہو یا اسے جیب میں رکھے ہوئے ہو تو اس کی نماز صحیح ہے یا باطل ؟

ج: اگر رومال اتنا چھوٹا ہو جس سے شرم گاہ نہ چھپائی جاسکے تو اس کے نماز کے دوران ہمراہ ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ٤٣٦: کیا اس کپڑے میں نماز صحیح ہے جو آج کل کے ایسے پرفیوم سے معطر کیا گیا ہو جس میں الکحل پایا جاتا ہے؟

ج: جب تک مذکورہ پرفیوم کی نجاست کا علم نہ ہو اس سے معطر کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ٤٣٧: حالت نماز میں عورت پر بدن کی کتنی مقدار کا چھپانا واجب ہے؟ کیا چھوٹی آستین والے لباس پہننے اور جوراب نہ پہننے میں کوئی حرج ہے؟

ج: عورتوں پر واجب ہے کہ وہ چہرے کی اتنی مقدار جس کا وضو میں دھونا واجب ہے اور کلائی تک دونوں ہاتھوں اور ٹخنوں تک دونوں پیروں کو چھوڑ کر پورے بدن اور بالوں کو ایسے لباس کے ساتھ چھپائیں کہ جو مکمل طور پر بدن کو ڈھانپ لیتا ہے اور اگر کوئی نامحرم ہو تو پیروں کو بھی چھپائیں۔

س ٤٣٨: کیا حالت نماز میں عورتوں پر پاؤں کے اوپر والے حصے کو چھپانا بھی واجب ہے یا نہیں؟

ج: اگر نامحرم نہ ہو تو ٹخنوں تک پاؤں کا چھپانا واجب نہیں ہے۔

س٤٣٩: کیا حجاب پہنتے وقت اورنماز میں ٹھوڑی کو مکمل طور پر چھپانا واجب ہے یا اس کے نچلے حصے ہی کو چھپانا کافی ہے اور کیا ٹھوڑی کا اس لئے چھپانا واجب ہے، کہ وہ چہرے کی اس مقدار کے چھپانے کا مقدمہ ہے جو شرعاً واجب ہے؟

ج: ٹھوڑی کا نچلا حصہ چھپانا واجب ہے نہ کہ ٹھوڑی کا چھپانا کیونکہ وہ چہرے کاجزء ہے۔

س ٤٤٠: کیا ایسی نجس چیز جو شرمگاہ کو چھپانے کیلئے کافی نہیں ہے کے ساتھ نماز کے صحیح ہونے کا حکم صرف اس حالت سے مخصوص ہے جب انسان اس کے حکم یا موضوع کے سلسلے میں نسیان یا ناواقفیت کی بنا پر اس میں نماز پڑھ لے یا پھر یہ شبہۂ موضوعیہ اور شبہۂ حکمیہ دونوں کو شامل ہے؟

ج: یہ حکم نسیان یا جہل سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ایسی نجس چیز ،کہ جو شرمگاہ کو چھپانے کیلئے کافی نہیں ہے، میں علم کی صورت میں بھی نماز صحیح ہے ۔

س ٤٤١: کیا نمازی کے لباس پر بلی کے بال یا اس کے لعاب دہن کا وجود نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے؟

ج: جی ہاں نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے۔

سونے چاندی کا استعمال

س۴۴۲: مردوں کے بارے میں سونے کی انگوٹھی خصوصاً نماز میں پہننے کا کیا حکم ہے ؟

ج: کسی حالت میں مرد کیلئے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز نہیں ہے اور احتیاط واجب کی بناپر اس میں اس کی نماز بھی باطل ہے۔

س۴۴۳: مردوں کے لئے سفید سونے کی انگوٹھی پہننے کا کیا حکم ہے؟

ج: جسے سفید سونا کہا جاتاہے اگر یہ وہی زرد سونا ہو کہ جس میں کوئی مواد ملا کراسکے رنگ کو تبدیل کردیا گیا ہو تو حرام ہے لیکن اگر اس میں سونے کی مقدار اتنی کم ہو کہ عرف عام میں اسے سونا نہ کہا جائے تو اشکال نہیں ہے اور پلاٹینم کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۴۴: کیا اس وقت بھی سونا پہننے میں کوئی شرعی اشکال ہے جب وہ زینت کے لئے نہ ہو اور دوسروں کو نظر نہ آئے؟

ج: مردوں کے لئے ہر صورت میں سونا پہننا حرام ہے چاہے وہ انگشتر ہو یا کوی دوسری چیز اور چاہے اسے زینت کے قصد سے نہ پہنا جائے یا دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ رکھا جائے۔

س ۴۴۵: مردوں کا تھوڑے سے وقت کے لئے سونا پہننا کیا حکم رکھتا ہے؟ کیونکہ ہم بعض لوگوں کو یہ دعوی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ کم مدت کے لیے جیسے عقد کے وقت سونا پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے؟

ج: مردوں کے لئے سونا پہننا حرام ہے، اور تھوڑے یا زیادہ وقت میں کوئی فرق نہیں ہے

س ۴۴۶: نماز گزارکے لباس کے احکام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اور اس حکم کے پیش نظر کہ مردوں کے لئے سونے سے مزین ہونا حرام ہے، درج ذیل دو سوالوں کے جواب بیان فرمائیں؟
۱۔ کیا سونے سے زینت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کے لئے مطلق طور پر سونے کا استعمال حرام ہے خواہ وہ ہڈی کے آپریشن اور دانت بنوانے کے لئے ہی کیوں نہ ہو؟
۲۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ہمارے شہر میں رواج ہے کہ نئے شادی شدہ جوان زرد سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور عام لوگوں کی نظر میں یہ چیز انکی زینت میں سے شمار نہیں ہوتی، بلکہ یہ اس شخص کے لئے ازدواجی زندگی کے آغاز کی علامت سمجھی جاتی ہے، تو اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ج:
۱) مردوں کے سونا پہننے کے حرام ہونے کا معیار زینت کا صادق آنا نہیں ہے۔ بلکہ کسی بھی طرح اور کسی بھی قصد سے سونا پہننا حرام ہے، چاہے وہ سونے کی انگوٹھی ہو یا ہار یا زنجیر و غیرہ ہو، لیکن زخم میں بھرنے اور دانت بنوانے میں مردوں کے لئے سونے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔
۲) زرد سونے کی انگوٹھی پہننا مردوں کے لئے ہر صورت میں حرام ہے۔

س ۴۴۷: سونے کے ان زیورات کو بیچنے اور انہیں بنانے کا کیا حکم ہے جو مردوں سے مخصوص ہیں اور جنہیں عورتیں نہیں پہنتیں؟

ج: سونے کے زیورات بنانا اگر صرف مردوں کے استعمال کے لئے ہو تو حرام ہے اور اسی طرح انہیں اس مقصد کے لئے خریدنا اور بیچنا بھی جائز نہیں ہے۔

س ۴۴۸: ہم بعض دعوتوں میں دیکھتے ہیں کہ مٹھائی چاندی کے ظروف میں پیش کی جاتی ہے، کیا اس عمل کو چاندی کے ظروف میں کھانے سے تعبیر کیا جائے گا؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

ج: کھانے کے قصد سے چاندی کے برتن میں سے کھانے و غیرہ کی چیز کا اٹھانا اگرکھانے پینے میں چاندی کے برتنوں کا استعمال شمار کیا جائے تو حرام ہے۔

س ٤٤٩: کیا دانت پر سونے کا خول چڑھوانے میں کوئی اشکال ہے؟ اور دانت پرپلاٹینم کا خول چڑھوانے کا کیا حکم ہے؟

ج: دانت پر سونے یا پلاٹینم کا خول چڑھوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر زینت کی غرض سے سامنے کے دانتوں پر سونے کا خول چڑھوائے تو یہ اشکال سے خالی نہیں ہے۔

اذان و اقامت

س ٤٥٠: ماہ رمضان المبارک میں ہمارے گاؤں کا مؤذن ہمیشہ صبح کی اذان، وقت سے چند منٹ پہلے ہی دے دیتا ہے تاکہ لوگ اذان کے درمیان یااسکے ختم ہونے تک کھانا پینا جاری رکھ سکیں، کیا یہ عمل صحیح ہے؟

ج: اگر اذان دینا لوگوں کو شبہ میں مبتلا نہ کرے اور وہ طلوع فجر کے اعلان کے عنوان سے نہ ہوتو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ٤٥١: بعض اشخاص وقت نماز کے داخل ہونے کا اعلان کرنے کیلئے اجتماعی صورت میں عام راستوں میں اذان دیتے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ اس اقدام سے علاقے میں کھلم کھلا فسق و فساد روکنے کے سلسلے میں بڑا اثر ہوا ہے اور عام لوگ خصوصاً جوان حضرات اول وقت میں نماز پڑھنے لگے ہیں؟ لیکن ایک صاحب کہتے ہیں : یہ عمل شریعت اسلامی میں وارد نہیں ہوا اور بدعت ہے، ہمیں اس بات سے شبہ پیدا ہو گیا ہے، آپ کی رائے کیا ہے؟

ج: یومیہ واجب نمازوں کے اول اوقات میں اعلان کی غرض سے اذان دینا اور سامعین کی طرف سے اسے دہرانا مستحبات مؤکدہ میں سے ہے اور سڑکوں کے کناروں پر اجتماعی صورت میں اذان دینا، اگر راستہ روکنے اور دوسروں کی اذیت کا سبب نہ بنے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ٤٥٢: چونکہ بلند آواز سے اذان دینا عبادی، سیاسی عمل ہے اور اس میں عظیم ثواب ہے لہذابعض مؤمنین نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ لاؤڈ اسپیکر کے بغیر، واجب نماز کے وقت خصوصاً نماز صبح کے لئے اپنے اپنے گھروں کی چھت سے اذان دیں گے لیکن سوال یہ ہے کہ اگر اس عمل پر بعض ہمسائے اعتراض کریں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: متعارف طریقے سے چھت پر اذان دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ٤٥٣: ماہ رمضان المبارک میں مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے سحری کے مخصوص پروگرام نشر کرنے کا کیا حکم ہے تا کہ سب لوگ سن لیں؟

ج: جہاں پر اکثر لوگ، رمضان المبارک کی راتوں میں تلاوت قرآن مجید، دعائیں پڑھنے اور دینی و مذہبی پروگراموں میں شرکت کے لئے بیدار رہتے ہیں، وہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر یہ مسجد کے ہمسایوں کی تکلیف کا موجب ہو تو جائز نہیں ہے۔

س ٤٥٤: کیا مساجد اوردیگر مراکز سے لاؤڈا سپیکر کے ذریعے اتنی بلند آواز میں کہ جو کئی کلومیٹر تک پہنچے، اذان صبح سے قبل قرآنی آیات اور اس کے بعد دعاؤں کا نشر کرنا صحیح ہے؟ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ سلسلہ کبھی کبھار آدھے گھنٹے سے زیادہ دیر تک جاری رہتا ہے؟

ج: رائج طریقہ کے مطابق نماز صبح کے وقت کے داخل ہو جانے کے اعلان کیلئے لاؤڈ اسپیکر سے اذان نشر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ مسجد سے آیات قرآنی اور دعاؤں و غیرہ کا نشر کرنا اگر ہمسایوں کے لئے تکلیف کا باعث ہو تو اس کے لئے شرعاً کوئی جواز نہیں ہے بلکہ اس میں اشکال ہے۔

س ٤٥٥: کیا نماز میں مرد، عورت کی اذان پر اکتفا کرسکتا ہے؟

ج: مرد کیلئے عورت کی اذان پر اکتفا کرنا محل اشکال ہے۔

س ٤٥٦: واجب نماز کی اذان اور اقامت میں شہادت ثالثہ یعنی سید الاوصیاء (حضرت علی علیہ السلام) کے امیر و ولی ہونے کی گواہی دینے کے سلسلے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ج: " اشھد ان علیاً ولی اللہ" شرعی لحاظ سے اذان و اقامت کا جزء نہیں ہے، لیکن اسے مذہب تشیع کے شعار کے عنوان سے کہا جائے تو بہت اچھا اور اہم ہے اور ضروری ہے کہ اسے مطلق قصد قربت کے ساتھ

کہا جائے۔

س ٤٥٧:ایک مدت سے کمر درد کی تکلیف میں مبتلا ہوں اور بعض اوقات تو اتناشدید ہوجاتا ہے کہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اس چیز کے پیش نظر اگر اول وقت میں پڑھوں تو حتماً بیٹھ کر پڑھوں گا لیکن اگر صبر کروں تو ہوسکتا ہے آخری وقت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکوں اس صورتحال میں میری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: اگر آخر وقت میں کھڑے ہوکر پڑھ سکنے کا احتمال ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اس وقت تک صبر کیجئے لیکن اگر اول وقت میں کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ لی اور آخر وقت تک وہ عذر برطرف نہ ہوا تو جو نماز پڑھی ہے وہی صحیح ہے اور اسکے اعادے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر اول وقت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت نہ تھی اور آپ کو یقین تھا کہ آخر وقت تک یہ ناتوانی برقرار رہے گی پھرآخر وقت سے پہلے وہ عذر زائل ہوجائے اور کھڑے ہوکر نماز پڑھنا ممکن ہو جائے تو دوبارہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنا واجب ہے۔

قرأت اور اس کے احکام

س ٤٥٨: اگر نماز میں قرأت جہری (بلند آواز سے) نہ کی جائے تو ہماری نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: مردوں پر واجب ہے کہ وہ صبح، مغرب اور عشاء کی نماز میں حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھیں لیکن اگر بھولے سے یا جہالت کی وجہ سے آہستہ پڑھ لیں تو نماز صحیح ہے اور اگر جان بوجھ کر آہستہ پڑھیں تو نماز باطل ہے۔

س ٤٥٩: اگر ہم صبح کی قضا نماز پڑھنا چاہیں تو کیا اسے بلند آواز سے پڑھیں گے یا آہستہ؟

ج: صبح، مغرب اور عشاء کی نمازوں‌میں چاہے وہ ادا ہوں یا قضا، حمد و سورہ کو ہر صورت میں بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے چاہے ان کی قضا دن میں ہی پڑھی جائے اور اگر جان بوجھ کر بلند آواز سے نہ پڑھی جائیں تو نماز باطل ہے۔

س ٤٦٠: ہم جانتے ہیں کہ نماز کی ایک رکعت: نیت، تکبیرۃ الاحرام، حمد و سورہ اور رکوع و سجود پر مشتمل ہوتی ہے، دوسری طرف مغرب کی تیسری رکعت اورظہر و عصر اورعشاء کی آخری دورکعتوں کو آہستہ پڑھنا واجب ہے، لیکن ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے جو نماز جماعت براہ راست نشر کی جاتی ہے اسکی تیسری رکعت میں امام جماعت رکوع و سجود کے ذکر کو بلند آواز سے پڑھتا ہے جبکہ رکوع و سجود دونوں ہی اس رکعت کے جزء ہیں جس کو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ اس مسئلہ کے بارے میں حکم کیا ہے؟

ج: مغرب و عشاء اور صبح کی نماز میں بلند آواز سے اور ظہر و عصر کی نماز میں آہستہ آواز سے پڑھنے کا واجب ہونا صرف حمد و سورہ سے مخصوص ہے، جیسا کہ مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں کے علاوہ باقی رکعتوں میں آہستہ آواز سے پڑھنے کا واجب ہونا صرف سورہ حمد یا تسبیحات (اربعہ) سے مخصوص ہے، لیکن رکوع و سجود کے ذکر نیز تشہد و سلام اور اسی طرح نماز پنجگانہ کے دیگر واجب اذکار میں مکلف کو اختیار ہے کہ وہ انہیں بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ آواز سے۔

س ٤٦١: اگر کوئی شخص، روزانہ کی سترہ رکعت نمازوں کے علاوہ، احتیاطاً سترہ رکعت قضا نماز پڑھنا چاہتا ہے تو کیا اس پر صبح اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے یا آہستہ آوازسے بھی پڑھ سکتا ہے؟

ج: نماز پنجگانہ کے اخفات و جہر کے واجب ہونے میں ادا اور قضا نماز کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے، خواہ وہ قضا نماز احتیاطی ہی کیوں نہ ہو۔

س ٤٦٢: ہم جانتے ہیں کہ لفظ " صلوۃ " کے آخر میں " ت '' ہے لیکن اذان میں "حی علی الصلاہ" ، "ھائ" کے ساتھ کہتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

ج: لفظ "صلوۃ" کو وقف کی صورت میں "ھا" کے ساتھ ختم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ یہی متعین ہے۔

س ٤٦٣: تفسیر سورۂ حمد میں امام خمینی کے نظریہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ آپ نے سورۂ حمد کی تفسیر میں لفظ "مَلِکِ" کو "مالکِ" پر ترجیح دی ہے تو کیا واجب و غیر واجب نمازوں‌میں اس سورۂ مبارکہ کو احتیاطاً دونوں طریقوں سے پڑھنا صحیح ہے؟

ج: اس مقام میں احتیاط کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۴۶۴: کیا نماز گزار کے لئے صحیح ہے کہ وہ "غیر المغضوب علیھم"پڑھنے کے بعد فوری عطف کے بغیر وقف کرے اور پھر "ولاالضآلین" پڑھے اور کیا تشہد میں اس جملے "اللھم صل علی محمد" میں "محمد" پر وقف کرنا اور پھر "و آل محمد" پڑھنا صحیح ہے؟

ج: اس حد تک وقف اور فاصلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک وحدت جملہ میں خلل پیدا نہ ہو۔

س ٤٦٥: امام خمینی سے درج ذیل استفتاء کیا گیاہے :
تجوید میں حرف "ضاد" کے تلفظ کے سلسلہ میں متعدد اقوال ہیں، آپ کس قول پر عمل کرتے ہیں؟ اس کا جواب امام خمینی نے یوں لکھا : علماء تجوید کے قول کے مطابق حروف کے مخارج کی شناخت واجب نہیں ہے بلکہ ہر حرف کا تلفظ اس طرح ہونا واجب ہے کہ عرب کے عرف کے نزدیک اس حرف کا ادا ہونا صادق آجائے۔ اب سوال یہ ہے:
اولاًاس عبارت کے معنی کیا ہیں "عرب کے عرف میں اس حرف کا ادا ہونا صادق آ جائے"۔
ثانیاًکیا علم تجوید کے قواعد، عرف عرب اور ان کی لغت سے نہیں بنائے گئے ہیں جیسا کہ صرف و نحو کے قواعد بھی انہیں سے بنائے گئے ہیں؟ پس کس طرح ان دو کے درمیان فرق کا قائل ہونا ممکن ہے؟
ثالثاً ۔ اگر کسی کو معتبر طریقے سے یقین ہوجائے کہ وہ قرأت کے وقت حروف کو صحیح مخارج سے ادا نہیں کرتا یا بطور کلی حروف و کلمات کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتا اور اسے سیکھنے کیلئے ہر لحاظ سے موقع فراہم ہے مثلا اسے سیکھنے کیلئے اچھی استعداد یا مناسب فرصت رکھتا ہے تو کیا استعداد کی حد تک صحیح قرأت کو سیکھنے کیلئے کوشش کرنا واجب ہے؟

ج: قرأت کے صحیح ہونے میں معیار یہ ہے کہ وہ اہل زبان کہ جن سے تجوید کے قواعد و ضوابط لئے گئے ہیں، انکی قرأت کی کیفیت کے موافق ہو۔ اس بنا پر حروف میں سے کسی حرف کے تلفظ کی کیفیت میں علمائے تجوید کے اقوال میں جو اختلاف ہے اگر یہ اختلاف اہل زبان کے تلفظ کی کیفیت کو سمجھنے میں ہو تو اس کا مرجع خوداہل لغت کا عرف ہے، لیکن اگر اقوال کے اختلاف کا سبب خود انکا تلفظ کی کیفیت میں اختلاف ہو تو مکلف کو اختیار ہے کہ ان اقوال میں سے جس قول کو چاہے اختیار کرے اور جو شخص اپنی قرأت کو صحیح نہیں سمجھتا اس کیلئے امکان کی صورت میں صحیح قرأت کو سیکھنے کیلئے اقدام کرنا ضروری ہے۔

س٤٦٦: جو شخص ابتداء سے یا اپنی عادت کے مطابق (نماز میں) حمد اور سورہ ٔ اخلاص پڑھنے کا قصد رکھتا تھا، اگر وہ" بسم اللہ "پڑھے لیکن بھول کر سورہ کو معین نہ کرے تو کیا اس پر واجب ہے کہ پہلے سورہ معین کرے اس کے بعد دوبارہ بسم اللہ پڑھے؟

ج: اس پر بسم اللہ کا دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہے، بلکہ کسی بھی سورہ کو پڑھنے کیلئے اس بسم اللہ پر اکتفا کرسکتا ہے۔

س ٤٦٧: کیا واجب نمازوں میں عربی الفاظ کو کامل طور پر ادا کرنا واجب ہے؟ اور کیا اس صورت میں بھی نماز صحیح ہوگی جب کلمات کا تلفظ مکمل طور پر صحیح عربی میں نہ کیا جائے؟

ج: نماز کے تمام واجب اذکار جیسے حمد و سورہ کی قرأت و غیرہ کا صحیح طریقہ سے ادا کرنا واجب ہے اور اگر نماز گزار عربی الفاظ کو صحیح طور پر ادا کرنے کی کیفیت کو نہیں جانتا تو اس پر سیکھنا واجب ہے اور اگر وہ سیکھنے سے عاجز ہو تو معذور ہوگا۔

س٤٦٨: نماز میں قلبی قرأت یعنی حروف کو تلفظ کئے بغیر دل میں دہرانے پر قرأت صادق آتی ہے یا نہیں؟

ج: اس پر قرأ ت کا عنوان صادق نہیں آتا اور نماز میں واجب ہے کہ کلمات کو اس طریقے سے ادا کیا جائے کہ اس پر قرأت صادق آئے۔

س٤٦٩: بعض مفسرین کی رائے کے مطابق قرآن مجید کے چند سورے جیسے سورہ فیل و قریش اور انشراح و ضحی کامل سورے نہیں ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ان سوروں میں سے کوئی ایک سورہ مثلا سورہ فیل پڑھے تو اس پر اس کے بعد سورہ قریش پڑھنا واجب ہے، اسی طرح سورہ انشراح و ضحی کو بھی ایک ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ پس اگر کوئی شخص مسئلہ سے نا واقف ہونے کی وجہ سے نماز میں فقط سورہ فیل یا سورہ انشراح پڑھے تو اس کا کیا فریضہ ہے؟

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

ج: اگر اس نے مسئلہ سیکھنے میں کوتاہی نہ کی ہو تو گذشتہ نمازوں کے صحیح ہونے کا حکم لگایا جائیگا۔

س ٤٧٠: اگر اثنائے نمازمیں ایک شخص غافل ہوجائے اور ظہر کی تیسری یا چوتھی رکعت میں حمد و سورہ پڑھ لے اور نماز تمام ہونے کے بعد اسے یاد آئے تو کیا اس پر اعاد ہ واجب ہے؟ اور اگر یاد نہ آئے تو کیا اس کی نماز صحیح ہے یا نہیں؟

ج: مفروضہ صورت میں نماز صحیح ہے۔

س ٤٧١: کیا عورتیں صبح، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں حمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھ سکتی ہیں؟

ج: بلند بھی پڑھ سکتی ہیں اور آہستہ بھی لیکن اگر نامحرم انکی آواز سن رہا ہو تو آہستہ پڑھنا بہتر ہے۔

س٤٧٢: امام خمینی کا نظریہ یہ ہے کہ نماز ظہر و عصر میں آہستہ پڑھنے کا معیار، عدم جہر ہے اور یہ بات واضح ہے کہ دس حروف کے علاوہ باقی حروف آواز والے ہیں، لہذا اگر ہم نماز ظہر و عصر کو آہستہ اور بغیر آواز کے (اخفات کی صورت میں) پڑھیں تو اٹھارہ جہری حروف کا تلفظ کیسے ہوگا؟ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں۔

ج: اخفات کا معیار جوہر صدا کو ترک کرنا (یعنی بالکل بے صدا پڑھنا) نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد جوہر صدا کا اظہار نہ کر نا ہے اور جہر کا معیار آواز کے جوہر کا اظہار کرنا ہے۔

س٤٧٣: غیر عرب افراد خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں جو اسلام قبول کر لیتے ہیں لیکن عربی زبان سے واقف نہیں ہوتے تو وہ اپنے دینی واجبات یعنی نماز وغیرہ کو کس طرح ادا کرسکتے ہیں؟ اور بنیادی طورپرکیا اس سلسلہ میں عربی زبان سیکھنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج: نماز میں تکبیرۃ الاحرام ، حمد و سورہ، تشہد، سلام اور ہر وہ چیز جس کا عربی ہونا شرط ہے اس کا سیکھنا واجب ہے۔

س ٤٧۴: کیا اس بات پر کوئی دلیل ہے کہ جہری نمازوں کے نوافل کو بلند آواز سے پڑھا جائے اور اسی طرح اخفاتی نمازوں کے نوافل کو آہستہ آواز سے پڑھا جائے، اور اگر جواب مثبت ہو تو کیا جہری نماز کے نوافل کو آہستہ آواز میں اور اخفاتی نماز کے نوافل کو بلند آواز سے پڑھنا کافی ہے؟

ج: جہری نمازوں کے نوافل میں قرائت کو بلند آواز سے پڑھنا اور آہستہ پڑھی جانے والی نمازوں کے نوافل کو آہستہ پڑھنا مستحب ہے اور اگر اس کے بر عکس عمل کرے تو بھی کافی ہے۔

س٤٧۵: کیا نماز میں سورہ حمد کے بعد ایک کامل سورہ کی تلاوت کرنا واجب ہے یا قرآن کی تھوڑی سی مقدار کا پڑھنا بھی کافی ہے؟ اور پہلی صورت میں کیاسورہ پڑھنے کے بعد قرآن کی چند آیتیں پڑھنا جائز ہے؟

ج: بنابر احتیاط واجب ضروری ہے کہ روز مرہ کی واجب نمازوں میں حمد کے بعد ایک کامل سورہ پڑھا جائے اور کامل سورہ کے بجائے قرآن کی چند آیات پڑھنا کافی نہیں ہے، لیکن مکمل سورہ پڑھنے کے بعد قرآن کے عنوان سے بعض آیات کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س٤٧۶: اگر تساہل کی وجہ سے یا اس لہجہ کے سبب جس میں انسان گفتگو کرتا ہے حمد و سورہ کے پڑھنے یا نماز میں اعراب اور حرکات کلمات کی ادائیگی میں غلطی ہوجائے جیسے لفظ "یولد"کے بجائے "یولِد"لام کو زیر کے ساتھ پڑھا جائے تو اس نمازکا کیا حکم ہے؟

ج: اگر یہ جان بوجھ کر ہو تو نماز باطل ہے اور اگر جاہل مقصر ہو (جو سیکھنے پر قدرت رکھتا ہو) تو بھی بنا بر احتیاط واجب اس کی نماز باطل ہے ورنہ صحیح ہے البتہ جو گذشتہ نمازیں اسی طریقے سے پڑھ چکا ہے اس نظر یے کے ساتھ کہ یہ صحیح ہے انکی قضا کسی صورت میں بھی واجب نہیں ہے۔

س٤٧٧: ایک شخص کی عمر ٣٥ یا ٤٠ سال ہے، بچپنے میں اس کے والدین نے اسے نماز نہیں سکھائی تھی، یہ شخص اَن پڑھ ہے اس نے صحیح طریقہ سے نماز سیکھنے کی کوشش کی ہے، لیکن وہ نماز کے اذکار اور کلمات کو صحیح طرح ادا کرنے پر قادر نہیں ہے بلکہ بعض کلمات کو تو وہ ادا ہی نہیں کر پاتا تو کیا اس کی نماز صحیح ہے؟

ج: جس کے تلفظ پر قادر ہے اگر اسے انجام دے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

س٤٧٨: میں نماز کے کلمات کا ویسے ہی تلفظ کرتا تھا جیسا میں نے اپنے والدین سے سیکھا تھا اور جیسا ہمیں ہائی اسکول میں سکھایا گیا تھا، بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ میں ان کلمات کو غلط طریقہ سے پڑھتا تھا، کیا مجھ پرامام خمینی طاب ثراہ کے فتوے کے مطابقہ نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے؟ یا وہ تمام نمازیں جو میں نے اس طریقہ سے پڑھی ہیں صحیح ہیں؟

ج: مفروضہ صورت میں گزشتہ تمام نمازوں کی صحت کا حکم لگایا جائیگا نہ ان میں اعادہ ہے اور نہ ہی قضا۔

س٤٧٩: کیا اس شخص کی نماز اشاروں کے ساتھ صحیح ہے جو گونگے پن کی بیماری میں مبتلا ہے اور وہ بولنے پر قادر نہیں ہے، لیکن اس کے حواس سالم ہیں؟

ج: مذکورہ فرض کے مطابق اس کی نماز صحیح اور کافی ہے۔

ذکرنماز

س ٤٨٠: کیا جان بوجھ کر رکوع و سجود کے اذکار کو ایک دوسرے کی جگہ پڑھنے میں کوئی حرج ہے؟

ج: اگر انہیں محض اللہ تعالیٰ کے ذکر کے عنوان سے بجا لائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور رکوع و سجود اور پوری نماز صحیح ہے۔

س٤٨١: اگر کوئی شخص بھولے سے سجود میں رکوع کا ذکر پڑھے یا اس کے برعکس، رکوع میں سجود کا ذکر پڑھے اور اسی وقت اس کو یاد آجائے اور وہ اس کی اصلاح کر لے تو کیا اس کی نماز باطل ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

س ٤٨٢: اگر نماز گزار کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یا اثنائے نماز میں یاد آجائے کہ اس نے رکوع یا سجود کا ذکر غلط پڑھا تھا تو حکم کیا ہے؟

ج: اگر رکوع و سجود کے بعد متوجہ ہو تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

س٤٨٣: کیا نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف ایک مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنا کافی ہے؟

ج: کافی ہے، اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ تین مرتبہ پڑھے۔

س٤٨٤: نماز میں تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنا چاہیے لیکن اگر کوئی شخص بھولے سے چار مرتبہ پڑھ لے تو کیا خدا کے نزدیک اسکی نماز قبول ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س٤٨٥: اس شخص کا کیا حکم ہے جو یہ نہیں جانتا کہ اس نے نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں تسبیحات اربعہ تین مرتبہ پڑھی ہیں یا کم یا زیادہ؟

ج: ایک مرتبہ پڑھنا بھی کافی ہے اور وہ بری الذمہ ہے اورجب تک رکوع میں نہیں گیا کم پر بنا رکھتے ہوئے تسبیحات کا تکرار کرسکتا ہے تا کہ اسے تین مرتبہ پڑھنے کا یقین ہوجائے۔

س٤٨٦: کیا نماز میں حرکت کی حالت میں "بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد"کہنا جائز ہے نیزکیا یہ قیام کی حالت میں صحیح ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ا صولی طور پر اسے نماز کی اگلی رکعت کے لئے قیام کی حالت میں کہا جاتا ہے۔

س٤٨٧: ذکر سے کیا مراد ہے؟ کیا اس میں نبی کریمؐ اور آپ کی آل پر صلوات بھی شامل ہے؟

ج: جو عبارت بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل ہو وہ ذکر ہے اور محمد و آل محمدعلیھم السلام پر صلوات بھیجنا بہترین اذکار میں سے ہے۔

س٤٨٨: جب ہم نماز وتر میں کہ جو ایک ہی رکعت ہے، قنوت کے لئے ہاتھ بلند کرتے ہیں اور خداوند متعال سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں تو کیافارسی میں اپنی حاجات طلب کرنے میں کوئی اشکال ہے؟

ج: قنوت میں فارسی میں دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ قنوت میں ہر دعا کو ہر زبان میں کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سجدہ اور اس کے احکام

س۴۸۹: سیمنٹ اور پتھر کی ٹائلز پر سجدہ اور تیمم کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: ان دونوں پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ ان پر تیمم نہ کیا جائے۔

س ۴۹۰: کیا حالت نماز میں اس ٹائل پر ہاتھ رکھنے میں کوئی اشکال ہے جس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوں؟

ج: کوئی اشکال نہیں ہے۔

س۴۹۱: کیا اس سجدہ گاہ پر سجدہ کرنے میں کوئی اشکال ہے جو چکنی اور کالی ہوگئی ہو اس طرح کہ ایک چکنی تہ نے اس کے اوپر کے حصے کو ڈھانپ رکھا ہو اور وہ پیشانی کے سجدہ گاہ پر لگنے سے مانع ہو؟

ج: اگر سجدہ گاہ پر اس قدرچکنامیل ہو جو پیشانی اور سجدہ گاہ کے درمیان حائل ہو تو اس پر سجدہ باطل ہے اورنماز بھی باطل ہے۔

س۴۹۲: ایک عورت سجدہ گاہ پر سجدہ کرتی تھی اور اس کی پیشانی خاص کر سجدہ کی جگہ، حجاب سے ڈھانپی ہوئی ہوتی تھی تو کیا اس پر ان نمازوں کا اعادہ کرنا واجب ہے؟

ج: اگر وہ سجدہ کے وقت اس حائل کی طرف متوجہ نہ تھی تو نمازوں کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے۔

س۴۹۳: ایک عورت سجدہ گا ہ پر اپنا سر رکھتی ہے اور یہ محسوس کرتی ہے کہ اس کی پیشانی مکمل طور پر سجدہ گاہ سے مس نہیں ہوئی ہے، گویا چادر یا دوپٹہ حائل ہے جو مکمل طور پر سجدہ گاہ سے مس نہیں ہونے دے رہاہے، لہذا و ہ اپنا سر اٹھاتی ہے اور حائل چیز کو ہٹا کر دوبارہ سجدہ گاہ پر اپنا سر رکھ دیتی ہے، اس مسئلہ کا کیا حکم ہے؟ اور اگر اس عمل کو مستقل سجدہ فرض کیا جائے تو اس کے ساتھ پڑھی جانے والی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

ج: اس پر واجب ہے کہ پیشانی کو زمین سے اٹھائے بغیراس طرح حرکت دے کہ وہ سجدہ گاہ کے ساتھ مس ہوجائے اور اگر سجدہ گاہ پر سجدہ کرنے کے لئے زمین سے پیشانی کا اٹھانا لاعلمی یا فراموشی کی وجہ سے ہو اور یہ کام وہ ایک رکعت کے دو سجدوں میں سے ایک میں انجام دے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اعادہ واجب نہیں ہے، لیکن اگر سجدہ گاہ پر سجدہ کرنے کیلئے علم کے ساتھ اور جان بوجھ کر سر اٹھائے یاایک ہی رکعت کے دونوں سجدوں میں ایسا کرے تو اس کی نماز باطل ہے اور اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔

س۴۹۴: حالت سجدہ میں ساتوں اعضائے سجدہ کو زمین پر رکھنا واجب ہے لیکن یہ عمل ہمارے لئے مقدور نہیں ہے، کیونکہ ہم ان جنگی زخمیوں میں سے ہیں جو ویلچیئر سے استفادہ کرتے ہیں۔ لہذا نماز کے لئے ہم یا سجدہ گاہ کو پیشانی تک لاتے ہیں یا سجدہ گاہ کو کرسی کے دستہ پر رکھ کر اس پر سجدہ کرتے ہیں توکیا ہمارا یہ عمل صحیح ہے یا نہیں؟

ج: اگر آپ کرسی کے دستے، اسٹول اور تکیے و غیرہ پر سجدہ گاہ رکھ کر اس پر سجدہ کرسکتے ہیں تو ایسا ہی کریں اور آپ کی نماز صحیح ہے، ورنہ جو طریقہ بھی آپ کیلئے ممکن ہو خواہ اشارہ یا ایماء ہی سے رکوع و سجود کریں تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو مزید توفیق عنایت فرمائے۔

س۴۹۵: مقامات مقدسہ میں زمین پر بچھائے گئے سنگ مرمر پر سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: سنگ مرمر پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۴۹۶: سجدہ کی حالت میں انگوٹھے کے علاوہ پیر کی بعض دیگر انگلیوں کے زمین پر رکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۴۹۷: حال ہی میں نماز کے لئے ایک سجدہ گاہ بنائی گئی ہے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ وہ نماز گزار کی رکعتوں اور سجدوں کو شمار کرتی ہے اور کسی حد تک شک کو دور کرتی ہے واضح رہے کہ جب اس پر پیشانی رکھی جائے تو وہ نیچے کی طرف حرکت کرتی ہے کیونکہ سجدہ گاہ کے نیچے لوہے کی اسپرنگ لگی ہوئی ہے، کیا ایسی صورت میں اس پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟

ج: اگر پیشانی رکھنے کی جگہ ان چیزوں میں سے ہو کہ جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے اور پیشانی رکھنے کے بعد وہ ایک جگہ ٹھہر جاتی ہو تو اس پر سجدہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س۴۹۸: سجدوں کے بعد بیٹھتے وقت ہم کس پیر کو دوسرے پیر کے اوپر رکھیں؟

ج: مستحب ہے کہ بائیں پیر پر بیٹھے اور داہنے پیر کے ظاہری حصہ کو بائیں پیر کے باطنی حصہ پررکھے۔

س۴۹۹: رکوع و سجود میں واجب ذکر پڑھنے کے بعد کون سا ذکر افضل ہے؟

ج: اسی واجب ذکر کا تکرار اور بہتر یہ ہے کہ وہ طاق پر تمام ہواور سجود میں اس کے علاوہ صلوات پڑھنا اور دنیوی و اخروی حاجات کیلئے دعاکرنا بھی مستحب ہے۔

س۵۰۰: اگر ریڈیو ، ٹیپ ریکارڈر اور ٹی وی کے ذریعہ ایسی آیات نشر ہورہی ہوں جن میں سجدہ واجب ہے تو ان کو سننے کے بعد شرعی فریضہ کیا ہے؟

ج: سجدہ کرنا واجب ہے۔

مبطلات نماز

س۵۰۱: کیا تشہد میں "اشھد انّ امیر المؤمنین علیاً ولی اللہ" کہنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے؟

ج: نماز اورتشہد کو اسی طریقے سے پڑھیں جومراجع عظام کی توضیح المسائل میں بیان کیا گیا ہے اور اس میں کسی چیز کا اضافہ نہ کریں اگر چہ وہ بذات خود حق اور صحیح بھی ہو۔

س۵۰۲: ایک شخص اپنی عبادتوں میں ریا کاری میں مبتلا ہے اور اب وہ اپنے نفس سے جہاد کر رہا ہے تو کیا اسے بھی ریا کاری سے تعبیر کیا جائے گا؟ اور وہ ریاء سے کس طرح اجتناب کرے؟

ج: قربۃً الی اللہ کے قصد سے جو عبادات بجالائی جائیں اور انہیں میں ایک ریا کے مقابلے میں جہاد ہے وہ ریا نہیں ہیں اور ریا سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اسے چاہئے کہ وہ عظمت و شان خدا وندی اور دوسروں کے ضعف اور خدا کی طرف محتاج ہونے کو نظر میں رکھے نیز اپنی اور دیگر انسانوں کی اللہ تعالیٰ کے لئے عبودیت کے بارے میں غور کرے۔

س ۵۰۳: برادران اہل سنت کی نماز جماعت میں شرکت کے وقت، امام جماعت کے سورۂ حمد پڑھنے کے بعداجتماعی صورت میں بلند آواز سے لفظ "آمین" کہا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اگرتقیہ "آمین" کہنے کا اقتضا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے، ورنہ جائز نہیں ہے۔

س ۵۰۴: اگر ہم واجب نماز کے اثناء میں بچے کو کوئی خطرناک کام کرتے ہوئے دیکھیں تو کیا سورۂ حمد یا دوسرے سورہ یا بعض اذکار کے کچھ کلمات کو بلند آواز سے پڑھنا ہمارے لئے جائز ہے تا کہ بچہ متنبہ ہو جائے، یا اس بارے میں موجود کسی اور شخص کو متوجہ کریں تا کہ خطرہ دور ہو جائے؟ نیز اثنائے نماز میں ہاتھ کو حرکت دے کر یا بھنووں کے ذریعہ، کسی شخص کو کوئی کام سمجھانے یا اس کے کسی سوال کے جواب دینے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر آیات و اذکار پڑھتے وقت، دوسروں کو خبردار کرنے کے لئے آواز بلند کرنا نماز کو اپنی ہیئت (حالت) سے خارج نہ کرے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے بشرطیکہ قرأت اور ذکر کو، قرأت و ذکر ہی کی نیت سے انجام دیا جائے۔ حالت نماز میں ہاتھ ، آنکھ یا ابرو کو حرکت دینا اگر مختصر ہو اور سکون و اطمینان یا نماز کی شکل کے منافی نہ ہو تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتیـ

س۵۰۵: اگر اثنائے نماز میں کوئی شخص کسی مضحکہ خیز بات کے یاد آنے یا کسی ہنسانے والے سبب کے پیش آنے سے ہنس پڑے توکیا اس کی نماز باطل ہے یا نہیں؟

ج: اگر ہنسی جان بوجھ کر اور آواز کے ساتھ یعنی قہقہہ ہو تو نماز باطل ہے۔

س ۵۰۶: کیا قنوت کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے؟ اور اگر یہ باطل ہونے کا باعث ہے تو کیا اسے معصیت و گناہ بھی شمار کیا جائے گا؟

ج: مکروہ ہے لیکن نماز کے باطل ہونے کا باعث نہیں ہے۔

س ۵۰۷: کیا حالت نماز میں دونوں آنکھوں کا بند کرنا جائز ہے، کیونکہ آنکھیں کھلی رکھنے سے انسان کی فکر نماز سے ہٹ جاتی ہے؟

ج: حالت نماز میں آنکھوں کو بند کرنے میں شرعی ممانعت نہیں ہے اگرچہ رکوع کے غیر میں مکروہ ہے

س ۵۰۸: میں بعض اوقات اثنائے نماز میں ان ایمانی لمحات اور معنوی حالات کو یاد کرتا ہوں جو میں ایران و عراق جنگ کے دوران رکھتا تھا اس سے نماز میں میرے خشوع میں اضافہ ہوتا ہے۔ کیا اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے؟

دفتر مقام معظم رہبری
www.leader.ir

ج: اس سے نماز کی صحت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

س٥٠٩: اگر دو اشخاص کے درمیان تین دن تک دشمنی اور جدائی باقی رہے تو کیا اس سے ان کا نماز روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

ج: دو اشخاص کے درمیان دشمنی اور جدائی پیدا ہونے سے نماز روزہ باطل نہیں ہوتا اگر چہ یہ کام شرعاً مذموم ہے ۔

جواب سلام کے احکام

س۵۱۰: جو تحیت (مثلا آداب وغیرہ) سلام کے صیغہ کی صورت میں نہ ہو تو اس کا جواب دینے کے سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ج: اگر انسان نماز میں ہے تواس کا جواب دینا جائز نہیں ہے، لیکن اگر حالت نماز میں نہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اگر وہ ایسا کلام ہو جسے عرف میں سلام شمار کیا جاتا ہوتو جواب دے۔

س۵۱۱: کیا بچوں اور بچیوں کے سلام کا جواب دینا واجب ہے؟

ج: لڑکے اور لڑکیوں میں سے ممیز بچوں کے سلام کا جواب دینا اسی طرح واجب ہے جیسے مردوں اور عورتوں کے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

س۵۱۲: اگر کسی شخص نے سلام سنا اور غفلت یا کسی دوسری وجہ سے اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ تھوڑا فاصلہ ہوگیا تو کیا اس کے بعد سلام کا جواب واجب ہے؟

ج: اگر اتنی تاخیر ہوجائے کہ اس کو سلام کا جواب نہ کہا جائے تو جواب دینا واجب نہیں ہے۔

س۵۱۳: اگر ایک شخص چند لوگوں پر اس طرح سلام کرے :"السلام علیکم جمیعا"اور ان میں سے ایک نماز پڑھ رہا ہو توکیا نماز پڑھنے والے پر سلام کا جواب دینا واجب ہے؟ اگرچہ حاضرین سلام کا جواب دے دیں۔

ج: اگر کوئی دوسرا جواب دے دے تو نمازی جواب نہ دے۔

س۵۱۴: اگر ایک شخص ایک ہی وقت میں کئی بار سلام کرے یا متعدد اشخاص سلام کریں تو کیا سب کا ایک ہی مرتبہ جواب دینا کافی ہے؟

ج: پہلی صورت میں ایک ہی مرتبہ جواب دینا کافی ہے اور دوسری صورت میں ایسے صیغہ کے ذریعہ جواب دینا جو سب کو شامل ہو اور سب کے سلام کا جواب دینے کی غرض سے ہو تو کافی ہے۔

س۵۱۵: ایک شخص "سلام علیکم"کے بجائے صرف "سلام"کہتاہے۔ کیا اس کے سلام کا جواب دینا واجب ہے؟

ج: اگر عرف میں اسے سلام و تحیت کہا جاتا ہو تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔

شکیات نماز

س۵۱۶: جو شخص نماز کی تیسری رکعت میں ہو اور اسے یہ شک ہو کہ قنوت پڑھا ہے یا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ اپنی نماز کو تمام کرے یا شک پیدا ہوتے ہی اسے توڑ دے؟

ج: مذکورہ شک کی پروا نہیں کی جائے گی اور نماز صحیح ہے اور اس سلسلہ میں مکلف کے ذمہ کوئی چیز نہیں ہے۔

س ۵۱۷: کیا نافلہ نمازوں میں رکعات کے علاوہ کسی اور چیز میں شک کی پروا کی جائیگی؟ مثلاً یہ شک کرے کہ ایک سجدہ بجا لایا ہے یا د و؟

ج: نافلہ کے اقوال و افعال میں شک کی پروا کرنے کا وہی حکم ہے جو واجب نمازوں کے اقوال و افعال میں شک کا ہے، یعنی اگر انسان محل شک سے نہ گزرا ہوتو شک کی اعتناء کرے اور محل شک کے گزر جانے کے بعد شک کی پروانہ کرے۔

س۵۱۸: کثیرالشک اپنے شک کی پروا نہیں کرے گا، لیکن اگر نماز میں وہ شک کرے تو اس کا کیا فریضہ ہے؟

ج: اس کا فریضہ یہ ہے کہ جس چیز کے بارے میں شک ہو اس کے بجا لانے پر بنا رکھے، مگر یہ کہ اس کا بجالانا نماز کے بطلان کا سبب ہو تو اس صورت میں اسے بجانہ لانے پر بنا رکھے اس سلسلہ میں رکعات، افعال اور اقوال کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۵۱۹: اگر کوئی شخص چند سال کے بعد اس بات کی طرف متوجہ ہو کہ اس کی عبادتیں باطل تھیں یا وہ ان میں شک کرے، تو اس کا کیا فریضہ ہے؟

ج: عمل کے بعد شک کی پروا نہیں کی جاتی اور باطل ہونے کے علم کی صورت میں قابل تدارک عبادتوں کی قضاء واجب ہے۔

س ۵۲۰: اگر بھول کر نماز کے بعض اجزاء کو دوسرے اجزاء کی جگہ بجا لائے یا اثنائے نماز میں اس کی نظر کسی چیز پر پڑ جائے یا بھولے سے کچھ کہہ دے تو کیا اس کی نماز باطل ہے یا نہیں؟ اور اس پر کیا واجب ہے؟

ج: نماز میں بھولے سے جو اعمال سرزد ہو جاتے ہیں وہ باطل ہونے کا سبب نہیں ہیں؟ ہاں بعض موقعوں پر سجدہ سہو کا موجب بنتے ہیں، لیکن اگر کسی رکن میں کمی یا زیادتی ہو جائے تو اس سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔

س ۵۲۱: اگر کوئی شخص اپنی نماز کی ایک رکعت بھول جائے اور پھر آخری رکعت میں اسے یاد آجائے مثلاً پہلی رکعت کو دوسری رکعت خیال کرے اور اس کے بعد تیسری اور چوتھی رکعت بجا لائے، لیکن آخری رکعت میں وہ اس بات کی طرف متوجہ ہو جائے کہ یہ تیسری رکعت ہے تو اس کا شرعی فریضہ کیا ہے؟

ج: سلام سے قبل اس پر اپنی نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت کو بجا لانا واجب ہے، اس کے بعد سلام پھیرے، اور اس صورت میں چونکہ واجب تشہد کو اس کے مقام پر بجا نہیں لایا لذا واجب ہے کہ بھولے ہوئے تشہد کی خاطر دوسجدے سہو کے انجام دے اور احتیاط یہ ہے کہ سجدہ سہو سے پہلے بھولے ہوئے تشہد کی قضا کرے۔

س ۵۲۲: کسی شخص کے لئے نماز احتیاط کی رکعات کی تعداد کا جاننا کیسے ممکن ہے کہ یہ ایک رکعت ہے یا دو رکعت؟

ج: نماز احتیاط کی رکعتوں کی مقدار اتنی ہی ہو گی جتنی احتمالی طور پر نماز میں چھوٹ گئی ہیں۔

پس اگر دو اور چار کے درمیان شک ہو تو دو رکعت نماز احتیاط واجب ہے اور اگر تین اور چار کے درمیان شک ہو تو ایک رکعت کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط واجب ہے۔

س۵۲۳: اگر کوئی شخص بھولے سے یا غلطی سے اذکار نماز، آیات قرآن یا دعائے قنوت کا کوئی لفظ غلط پڑھے تو کیا اس پر سجدۂ سہو واجب ہے؟

ج: واجب نہیں ہے۔

قضا نماز

س ۵۲۴: میں سترہ سال کی عمر تک احتلام اور غسل و غیرہ کے بارے میں نہیں جانتا تھا اور ان امور کے متعلق کسی سے بھی کوئی بات نہیں سنی تھی، خود بھی جنابت اور غسل واجب ہونے کے معنی نہیں سمجھتا تھا، لہذا کیا اس عمر تک میرے روزے اور نمازوں میں اشکال ہے، آپ مجھے اس فریضہ سے مطلع فرمائیں جس کا انجام دینا میرے اوپر واجب ہے؟

ج: ان تمام نمازوں کی قضا واجب ہے جو آپ نے جنابت کی حالت میں پڑھی ہیں، لیکن اصل جنابت کا علم نہ ہونے کی صورت میں آپ نے جو روزے جنابت کی حالت میں رکھے ہیں وہ صحیح اور کافی ہیں اور ان کی قضا واجب نہیں ہے۔

س ۵۲۵: افسوس کہ میں جہالت اور ضعیف الارادہ ہونے کی وجہ سے استمناء کیا کرتا تھا جس کے باعث بعض اوقات نماز نہیں پڑھتا تھا، لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ میں نے کتنی مدت تک نماز ترک کی ہے،میرا نماز نہ پڑھنا مسلسل نہیں تھا بلکہ صرف ان اوقات میں نماز نہیں پڑھتا تھا جن میں مجنب ہوتا تھا اور غسل نہیں کر پاتا تھا میرے خیال میں تقریبا چھ ماہ کی نماز چھوٹی ہوگی اور میں نے اس مدت کی قضا نمازوں کو بجا لانے کا ارادہ کر لیا ہے، کیا ان نمازوں کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

ج: جتنی پنجگانہ نمازوں کے بارے میں آپ کو یقین ہے کہ ادا نہیں کی ہیں یا حالت جنابت میں پڑھی ہیں، ان کی قضا واجب ہے۔

س ۵۲۶: جس شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے ذمہ قضا نمازیں ہیں یا نہیں اگر بالفرض اس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں تو کیا اس کی مستحب اور نافلہ کے طور پر پڑھی ہوئی نمازیں، قضا نمازیں شمار ہو جائیں گی؟

ج: نوافل اور مستحب نمازیں، قضا نمازیں شمار نہیں ہوں گے، اگر اس کے ذمہ قضا نمازیں ہیں تو ان کو قضا کی نیت سے پڑھنا واجب ہے۔

س۵۲۷: میں تقریباً چھ ماہ قبل بالغ ہوا ہوں اور بالغ ہونے سے چند ہفتے پہلے تک میں یہ سمجھتا تھا کہ بلوغ کی علامت، صرف قمری حساب سے پندرہ سال کا مکمل ہونا ہے۔ مگر میں نے اب ایک کتاب کا مطالعہ کیا ہے جس میں لڑکوں کے بلوغ کی دیگر علامات بیان ہوئی ہیں،جو مجھ میں پائی جاتی تھیں، لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ یہ علامتیں کب سے شروع ہوئی ہیں، کیا اب میرے ذمہ نماز و روزہ کی قضا ہے یا نہیں؟ واضح رہے کہ میں کبھی کبھی نماز پڑھتا تھا اور گزشتہ سال ماہ رمضان کے مکمل روزے میں نے رکھے ہیں لہذا میری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: ان تمام روزوں اور نمازوں کی قضا واجب ہے جن کے شرعی طور پر بالغ ہونے کے بعد، چھوٹ جانے کا یقین ہو۔

س۵۲۸: اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں تین غسل جنابت انجام دے، مثلاً ایک غسل بیس تاریخ کو، دوسرا پچیس تاریخ کو اور تیسرا ستائیس تاریخ کو انجام دے، اور اسے یہ یقین ہو جائے کہ ان میں سے ایک غسل باطل تھا، تو اس شخص کے نماز اور روزوں کا کیا حکم ہے؟

ج: روزے صحیح ہیں، لیکن احتیاط کی بنا پر نماز کی قضا اس طرح واجب ہے کہ اسے بری الذمہ ہونے کا یقین حاصل ہو جائے۔

س ۵۲۹: ایک شخص نے ایک عرصہ تک حکم شرعی سے لاعلمی کی بنا پر غسل جنابت میں ترتیب کی رعایت نہیں کی تو اس کی نماز اور روزوں کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر غسل اس طرح انجام دیا ہو جو شرعاً باطل ہو تو جو نمازیں اس نے حدث اکبر کی حالت میں پڑھی ہیں ان کی قضا واجب ہے، لیکن اس کے روزوں کی صحت کا حکم لگایا جائیگا اگر وہ اس وقت اپنے غسل کو صحیح سمجھتا تھا ۔

س ۵۳۰: جو شخص ایک سال کی قضا نماز یں پڑھنا چاہتا ہے اسے کس طرح قضا کرنی چاہیے؟

ج: وہ کسی ایک نماز کو شروع کرے اور پھر انہیں نماز پنجگانہ کی ترتیب سے پڑھتا رہے؟

س۵۳۱: اگر کسی شخص پر کافی عرصے کی قضا نمازیں واجب ہوں توکیا وہ درج ذیل ترتیب کے مطابق ان کی قضا کر سکتا ہے؟
۱) صبح کی مثلا بیس نمازیں پڑھے۔
۲) ظہر و عصر میں سے ہر ایک کی بیس بیس نمازیں پڑھے۔
۳) مغرب و عشاء میں سے ہر ایک کی بیس بیس نمازیں پڑھے اور سال بھر اسی طریقہ پر عمل پیرا رہے۔

ج: مذکورہ طریقہ سے قضا نمازیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۵۳۲: ایک شخص کا سر زخمی ہو گیا ہے اور یہ زخم اس کے دماغ تک جا پہنچا ہے اس کے نتیجہ میں اس کا ہاتھ، بایاں پیر اور زبان شل ہو گئی ہے چنانچہ وہ نماز کا طریقہ بھول گیا ہے اور وہ اسے دوبارہ سیکھ بھی نہیں سکتا ہے، لیکن کتاب سے پڑھ کر یا کیسٹ سے سن کر نماز کے مختلف اجزاء کو سمجھ سکتا ہے، اس وقت نماز کے سلسلہ میں اس کے سامنے دومشکلیں ہیں:
۱) وہ پیشاب کے بعد طہارت نہیں کرسکتا اور نہ ہی وضو کر سکتا ہے۔
۲) نماز میں قرأت اس کے لئے مشکل ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ اور اسی طرح تقریبا چھ ماہ سے اس کی جو نماز یں چھوٹ گئی ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر وضو یا تیمم کر سکتا ہوخواہ دوسروں کی مدد سے ہی تو واجب ہے کہ وہ جس طرح نماز پڑھ سکے، نماز پڑھے، چاہے کیسٹ سن کر یا کتاب میں دیکھ کر یاکسی اور طریقہ سے۔ اور اگر بدن کا پاک کرنا اس کے لئے ممکن نہیں ہے حتی کہ کسی دوسرے کی مدد سے بھی تو اسی نجس بدن کے ساتھ نماز پڑھے اور اسکی نماز صحیح ہے اور گزشتہ فوت ہو جانے والی نمازوں کی قضا واجب ہے، مگر جس نماز کے پورے وقت میں وہ بے ہوش رہا ہو تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔

س۵۳۳: جوانی کے زمانہ میں مغرب و عشاء اور صبح کی نماز سے زیادہ میں نے ظہر و عصر کی نمازیں قضا کی ہیں، لیکن نہ میں ان کے تسلسل کو جانتا ہوں نہ ترتیب کو اور نہ ان کی تعداد کو، کیا اس موقع پر اسے نماز "دور" پڑھنا ہوگی؟ اور نماز "دور" کیا ہے؟ اس کی وضاحت فرمائیں۔

ج: قضا نمازوں میں ترتیب کی رعایت کرنا واجب نہیں ہے سوائے ایک دن کی ظہر و عصر اور مغرب و عشا کے اور جتنی نمازوں کے فوت ہونے کا آپ کو یقین ہو انہی کی قضا بجا لانا کافی ہے اور ترتیب کے حصول کے لئے آپ پر دوریعنی اس طرح نمازوں کا تکرار کرنا کہ انکے در میا ن ترتیب کا علم ہوجائے واجب نہیں ہے۔

س ۵۳۴: شادی کے بعد کبھی کبھی مجھ سے ایک قسم کا بہنے والا مادہ نکلتا تھا، جسے میں نجس سمجھتا تھا۔ اس لئے غسل جنابت کی نیت سے غسل کرتا اور پھر وضو کے بغیر نماز پڑھتا تھا، توضیح المسائل میں اس بہنے والے مادہ کو "مذی" کا نام دیا گیا ہے، اب یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا ہوں کہ جو نمازیں میں نے مجنب ہوئے بغیر غسل جنابت کر کے بغیر وضو کے پڑھی ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟

ج: وہ تمام نمازیں جو آپ نے بہنے والے مادہ کے نکلنے کے بعد غسل جنابت کر کے وضو کئے بغیر ادا کی ہیں، ان کی قضا واجب ہے۔

س ۵۳۵: کافر اگر بالغ ہونے کے کچھ عرصہ بعد اسلام لائے تو کیا اس پر ان نمازوں اور روزوں کی قضا واجب ہے؟ جو اس نے ادا نہیں کیے ہیں؟

ج: واجب نہیں ہے۔

س ۵۳۶: بعض اشخاص نے کمیونسٹوں کے گمراہ کن پروپیگنڈہ کے زیر اثر کئی سال تک اپنی نماز اور دیگر واجبات ترک کر دئیے تھے، لیکن امام خمینی کی طرف سے سابق سوویت یونین کے حکمرانوں کے نام تاریخی پیغام کے آنے کے بعد انہوں نے خدا سے توبہ کر لی ہے اور انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوگیا ہے اور اب وہ چھوٹ جانے والے تمام واجبات کی قضا نہیں کر سکتے، ان کا کیا فریضہ ہے؟

ج: جتنی مقدار میں بھی ممکن ہو ان پر چھوٹ جانے والی نماز اور روزوں کی قضا کرنا واجب ہے اور جس

مقدار پر قادر نہیں ہیں اسکی وصیت کرنا ضروری ہے۔

س۵۳۷: ایک شخص فوت ہو گیا ہے اور اس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزے اور قضا نمازیں ہیں اور اس کا کوئی بیٹا بھی نہیں ہے لیکن اس نے کچھ مال چھوڑا ہے کہ جو نماز اور روزوں میں سے صرف ایک کی قضا کیلئے کافی ہے تو اس صورت میں کس کو مقدم کیا جائے؟

ج: نماز اور روزہ میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں ہے،اور وارثوں پر واجب نہیں ہے کہ اسکے ترکہ کو اسکی نماز اور روزوں کی قضا کے لئے خرچ کریں مگر یہ کہ اس نے اسکی وصیت کی ہو تو اسکے ایک تہائی تر کہ سے اسکی جتنی نمازوں اور روزوں کی قضا کیلئے کسی کو اجیر بنانا ممکن ہے اجیر بنائیں۔

س ۵۳۸: میں زیادہ تر نمازیں پڑھتا رہا ہوں اورچھوٹ جانے والی نمازوں کی قضا کرتا رہا ہوں۔ یہ چھوٹ جانے والی نمازیں وہ ہیں جن کے اوقات میں، میں سو رہا تھا یا اسوقت میرا بدن و لباس نجس تھا کہ جن کا پاک کرنا دشوار تھا، لہذا نماز پنجگانہ، نماز قصر اور نماز آیات میں سے اپنے ذمے میں موجود نمازوں کا حساب کیسے لگاؤں؟

ج: جتنی نمازوں کے چھوٹ جانے کا یقین ہو انہی کی قضا بجالاناکافی ہے اور ان میں سے جتنی مقدار کے بارے میں آپ کو یہ یقین ہو کہ وہ قصر ہیں یا نماز آیات، تو انہیں اپنے یقین کے مطابق بجا لائیے اور باقی کو نماز پنجگانہ کے طور پر پڑھیے اس سے زیادہ آپ کے ذمہ کوئی چیز نہیں ہے۔

ماں باپ کی قضا نمازیں

س ۵۳۹: میرے والد فالج (برین ہیمبرج) کا شکار ہوئے اور اس کے بعد دو سال تک مریض رہے، اس مرض کی بنا پر وہ اچھے برے میں تمیز نہیں کر پاتے تھے یعنی ان سے سوچنے سمجھنے کی قوت ہی سلب ہو گئی تھی، چنانچہ دو برسوں کے دوران انہوں نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی نماز ادا کیـ میں ان کا بڑا بیٹا ہوں، لہذا کیا مجھ پر ان کے روزہ اور نماز کی قضا واجب ہے؟. جبکہ میں جانتا ہوں کہ اگر وہ مذکورہ مرض میں مبتلا نہ ہوتے تو ان کی قضا مجھ پر واجب تھیـ اس مسئلہ میں آپ میری راہنمائی فرمائیں۔

ج: اگر ان کی قوت عاقلہ اتنی زیادہ کمزور نہیں ہوئی تھی کہ جس پر جنون کا عنوان صادق آ سکے اور نماز کے پورے اوقات میں وہ بے ہوش بھی نہیں رہتے تھے تو ان کی چھوٹ جانے والی نمازوںاور روزوں کی قضا واجب ہے ورنہ اس سلسلے میں آپ پر کچھ واجب نہیں ہے۔

س ۵۴۰: اگر ایک شخص مر جائے تو اس کے روزہ کا کفارہ دینا کس پر واجب ہے؟ کیا اس کے بیٹوں اور بیٹیوں پر یہ کفارہ دینا واجب ہے؟ یا کوئی اور شخص بھی دے سکتا ہے؟

ج: جو کفارہ باپ پر واجب تھا اگر وہ کفارۂ مخیرہ تھا یعنی وہ روزہ رکھنے اور کھانا کھلانے پر قدرت رکھتا تھا تو اگر اسکے ترکہ میں سے کفارہ کا دینا ممکن ہو تو اس میں سے نکالا جائے، ورنہ واجب یہ ہے کہ بڑا بیٹا روزے رکھے۔

س ۵۴۱: ایک سن رسیدہ آدمی بعض معلوم اسباب کی بناپر اپنے گھروالوں سے الگ ہوجاتا ہے اور اس کیلئے ان سے رابطہ رکھنا مقدور نہیں ہے اور یہی اپنے باپ کا سب سے بڑا بیٹا بھی ہے، اسی زمانے میں اس کے والد کا انتقال ہو جاتاہے اور وہ باپ کی قضا نمازوںو غیرہ کی مقدار نہیں جانتا ہے اور اس کے پاس اتنا مال بھی نہیں ہے کہ وہ باپ کی نماز اجارہ پرپڑھوائےـ نیز بڑھاپے کی وجہ سے خود بھی باپ کی قضا نمازیں بجا نہیں لا سکتا اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: باپ کی صرف انہی نمازوں کی قضا واجب ہے جن کے چھوٹ جانے کا بڑے بیٹے کو یقین ہو اور جس طریقے سے بھی ممکن ہو بڑے بیٹے پر باپ کی نمازوں کی قضا واجب ہے۔ ہاں اگر وہ انہیں ادا نہ کر سکتا ہوحتی کہ کسی کو اجیر بنا کر بھی تو وہ معذور ہے۔

س۵۴۲: اگر کسی شخص کی اولاد میں سے سب سے بڑی بیٹی ہو اور دوسرے نمبر پر بیٹا ہو تو کیا ماں باپ کی قضا نمازیں اور روزے اس بیٹے پر واجب ہیں؟

ج: معیار یہ ہے کہ بیٹوں میں سب سے بڑا بیٹا ہو اگر اس کے والدکے اور بیٹے بھی ہوں لہذا مذکورہ سوال میں باپ کے روزے اور نمازوں کی قضا اس بیٹے پر واجب ہے جو باپ کی اولاد میں سے دوسرے نمبر پرہے اور ماں کی چھوٹی ہوئی نمازوں اور روزوں کی قضا بھی بنا بر احتیاط واجب ہے۔

س ۵۴۳: اگر بڑے بیٹے کا باپ سے پہلے انتقال ہو جائے ـخواہ وہ بالغ ہو یا نابالغ تو کیا باقی اولاد سے باپ کی نمازوں کی قضا ساقط ہو جائے گی یا نہیں؟

ج: باپ کے روزہ اور نماز کی قضا اس بڑے بیٹے پر واجب ہے، جو باپ کی وفات کے وقت زندہ ہو خواہ وہ باپ کی پہلی اولاد یا پہلا بیٹا نہ بھی ہو۔

س ۵۴۴: میں اپنے باپ کی اولاد میں بڑا بیٹا ہوں، کیا مجھ پر واجب ہے کہ باپ کی قضا نمازوں کی ادائیگی کی غرض سے ان کی زندگی میں ان سے تحقیق کروں یا ان پر واجب ہے کہ وہ مجھے ان کی مقدار سے با خبر کریں، پس اگر وہ با خبر نہ کریں تو میرا کیا فریضہ ہے؟

ج: آپ پر تحقیق اور سوال کرنا واجب نہیں ہے، لیکن اس سلسلہ میں باپ پر واجب ہے کہ جب تک اسکے پاس فرصت ہے خود پڑھے اور اگرنہ پڑھ سکے تو وصیت کرے بہر حال بڑے بیٹے کی ذمہ داری ہے

کہ وہ اپنے باپ کے انتقال کے بعد اس کے ان روزوں اور نمازوں کی قضا کرے کہ جن کے چھوٹ جانے کا اسے یقین ہے۔

س ۵۴۵: ایک شخص کا انتقال ہوا ہے، اور اس کا کل اثاثہ وہ گھر ہے جس میں اس کی اولاد رہتی ہے، اور اس کے ذمہ روزے اور نمازیں باقی رہ گئے ہیں اور بڑا بیٹا اپنی روزمرہ مصروفیات کی بنا پر انہیں ادا نہیں کر سکتا، پس کیا ان پر واجب ہے کہ وہ اس گھر کو فروخت کر کے باپ کے روزے اور نمازیں قضاکروائیں؟

ج: مذکورہ فرض میں گھر بیچنا واجب نہیں ہے لیکن باپ کی نمازوں اور روزوں کی قضا بہر صورت اس کے بڑے بیٹے پر ہے، لیکن اگر مرنے والا یہ وصیت کر جائے کہ اس کے ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے اجرت پر نماز اور روزہ کی قضا کرائیں اورایک تہائی ترکہ بھی اس کی تمام نمازوں اور روزوں کی قضا کے لئے کافی ہو تو ترکہ میں سے ایک تہائی مال اس کام میں صرف کرنا واجب ہے۔

س ۵۴۶: اگر بڑا بیٹا جس پر باپ کی قضا نماز یں‌واجب تھیں، مر جائے تو کیا اس قضا کو بڑے بیٹے کے وارث ادا کریں گے یا یہ قضا اسکے دوسرے بڑے بیٹے پر واجب ہو گی؟

ج: باپ کی جو قضا نمازیں اور روزے بڑے بیٹے پر واجب تھے، باپ کے فوت ہوجانے کے بعد اس بڑے بیٹے کے فوت ہوجانے کی صورت میں اسکے بیٹے یابھائی پر واجب نہیں ہیں۔

س ۵۴۷: اگر باپ نے کوئی نماز نہ پڑھی ہو تو کیا اس کی ساری نمازیں قضا ہیں اور بڑے بیٹے پر ان کا بجا لانا واجب ہے؟

ج: بنا بر احتیاط اس کی نمازوں کی قضا واجب ہے۔

س ۵۴۸: جس باپ نے جان بوجھ کر اپنے تمام عبادی اعمال کو ترک کر دیا ہو تو کیا بڑے بیٹے پر اسکی تمام نمازوں اور روزوں کا ادا کرنا واجب ہے کہ جن کی مقدار پچاس سال تک پہنچتی ہے؟

ج: اس صورت میں بھی احتیاط ان کی قضا کرنے میں ہے۔

س ۵۴۹: جب بڑے بیٹے پر خود اس کی نماز اور روزوں کی بھی قضا ہو اور باپ کے روزے اور نمازوں کی قضا بھی ہو تو اس وقت دونوں میں سے کس کو مقدم کرے گا؟

ج: اس صورت میں اسے اختیار ہے کہ جس کو بھی پہلے شروع کرے صحیح ہے۔

س ۵۵۰: میرے والد کے ذمہ کچھ قضا نمازیں ہیں لیکن انہیں ادا کرنے کی ان میں استطاعت نہیں ہے اور میں ان کا بڑا بیٹا ہوں، کیا یہ جائز ہے کہ میں ان کی چھوٹ جانے والی نمازیں بجا لاؤں یا کسی شخص کو اس کا م کے لئے اجیر کروں جبکہ وہ ابھی زندہ ہیں؟

ج: زندہ شخص کی قضا نمازوں اور روزوں کی نیابت صحیح نہیں ہے۔

نماز جماعت

س ۵۵۱: امام جماعت نماز میں کیا نیت کرے؟ جماعت کی نیت کرے یا فرادیٰ کی؟

ج: اگر جماعت کی فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہے تو واجب ہے کہ امامت و جماعت کا قصد کرے اور اگر امامت کے قصد کے بغیر نماز شروع کر دے تو اس کی نماز میں اور دوسروں کے لئے اس کی اقتداء کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۵۵۲: فوجی مراکز میں نماز جماعت کے وقتکہ جو دفتری کام کے اوقات میں قائم ہوتی ہے۔ بعض کارکن کام کی وجہ سے نماز جماعت میں شریک نہیں ہو پاتے، حالانکہ وہ اس کام کو دفتری اوقات کے بعد یا دوسرے دن بھی انجام دے سکتے ہیں تو کیا اس عمل کو نماز کو اہمیت نہ دینا شمار کیا جائے گا؟

ج: اول وقت اور جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے بہتر یہ ہے کہ دفتری امور کو اس طرح منظم کریں جس سے وہ لوگ اس الٰہی فریضہ کو کم سے کم وقت میں جماعت کے ساتھ انجام دے سکیں۔

س ۵۵۳: ان مستحب اعمال، جیسے مستحب نماز یا دعائے توسل اور دوسری دعاؤں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو سرکاری اداروں میں نماز سے پہلے یا بعد میں یا اثنائے نماز میں پڑھی جاتی ہیں کہ جن میں نماز جماعت سے بھی زیادہ وقت صرف ہوتا ہے؟

ج: وہ مستحب اعمال اور دعائیں جو نماز جماعت کہ جو الٰہی فریضہ اور اسلامی شعائر میں سے ہے، کے ساتھ انجام پاتے ہیں، اگر دفتری وقت کے ضائع ہونے اور واجب کاموں کی انجام دہی میںتاخیر کا باعث ہوں تو ان میں اشکال ہے۔

س ۵۵۴: کیا اس جگہ دوسری نماز جماعت قائم کرنا صحیح ہے جہاں سے قریب ہی نماز گزاروں کی بڑی تعداد کے ساتھ ایک اور نماز جماعت بر پا ہو رہی ہو اس طرح کہ اس کی اذان اور اقامت کی آواز بھی سنائی دے؟

ج: دوسری جماعت کے قائم کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے، لیکن مؤمنین کے شایان شان یہ ہے کہ وہ ایک ہی جگہ جمع ہوں اور ایک ہی جماعت میں شریک ہوں تاکہ نماز جماعت کی عظمت کوچار چاند لگ جائیں۔

س ۵۵۵: جب مسجد میں نماز جماعت قائم ہوتی ہے تو اس وقت بعض افراد فرادیٰ نماز پڑھتے ہیں، اس عمل کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر یہ عمل نماز جماعت کو کمزور کرنا اور اس امام جماعت کی اہانت اور بے عزتی شمار کیا جائے کہ جس کے عادل ہونے پر لوگ اعتماد کرتے ہیں تو جائز نہیں ہے۔

س ۵۵۶: ایک محلہ میں متعدد مساجد ہیں اور سب میں نماز با جماعت ہوتی ہے اور ایک مکان دو مسجدوں کے درمیان واقع ہے اس طرح کہ ایک مسجد اس سے دس گھروں کے فاصلہ پر واقع ہے اور دوسری دو گھروں کے بعد ہے اور اس گھر میں بھی نماز جماعت بر پا ہوتی ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

ج: سزاوار ہے کہ نماز جماعت کو اتحاد و الفت کے لئے قائم کیا جائے نہ کہ اختلاف و افتراق کی فضا پھیلانے کا ذریعہ بنایا جائے اور مسجد کے پڑوس میں واقع گھر میں نماز جماعت قائم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ اختلاف و پراگندگی کا سبب نہ ہو۔

س ۵۵۷: کیا کسی شخص کے لئے جائز ہے کہ وہ مسجد کے مستقل امام کہ جس کو امور مساجد کے مرکز کی تائید حاصل ہے۔ کی اجازت کے بغیر اس مسجد میں نماز جماعت قائم کرے؟

ج: نماز جماعت قائم کرنا امام راتب کی اجازت پر موقوف نہیں ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ نماز کے وقت جب نماز جماعت قائم کرنے کے لئے امام راتب مسجد میں موجود ہو تو اس کے لئے مزاحمت ایجاد نہ کی جائے، بلکہ اگر یہ مزاحمت فتنہ و شر کے بھڑک اٹھنے کا سبب ہو تو حرام ہے۔

س ۵۵۸: اگر امام جماعت کبھی غیر شائستہ انداز سے بات کرے یا ایسا مذاق کرے جو عالم دین کے شایان شان نہ ہو تو کیا اس سے عدالت ساقط ہو جاتی ہے؟

ج: اگر یہ شریعت کے مخالف نہ ہوتو اس سے عدالت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

س ۵۵۹: کیا امام جماعت کی کما حقہ پہنچاں نہ ہونے کے با وجود اس کی اقتدا کی جا سکتی ہے؟

ج: اگر ماموم کے نزدیک کسی بھی طریقہ سے امام کی عدالت ثابت ہو جائے تو اس کی اقتداء جائز ہے اور جماعت صحیح ہے۔

س ۵۶۰: اگر ایک شخص کسی دوسرے شخص کو عادل و متقی سمجھتا ہو اور اسی لمحہ اس بات کا بھی معتقد ہو کہ اس نے بعض موقعوں پراس پر ظلم کیا ہے تو کیا وہ اسے کلی طور پر عادل سمجھ سکتا ہے؟

ج: جب تک اس شخص کے بارے میں ـجس کو اس نے ظالم سمجھا ہےـ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے وہ کام علم و اختیار سے اور کسی شرعی جواز کے بغیر انجام دیا ہے تو اس وقت تک وہ اس کے فاسق ہونے کا حکم نہیں لگا سکتا۔

س ۵۶۱: کیا ایسے امام جماعت کی اقتداء کرنا جائز ہے جو امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی قدرت رکھتا ہے، لیکن نہیں کرتا؟

ج: صرف امر بالمعروف نہ کرنا جو ممکن ہے مکلف کی نظر میں کسی قابل قبول عذر کی بنا پر ہو، عدالت کو نقصان نہیں پہنچاتا اور نہ ہی اس کی اقتداء کرنے میں رکاوٹ بنتا ہے۔

س۵۶۲: آپ کے نزدیک عدالت کے کیا معنی ہیں؟

ج: یہ ایک نفسانی حالت ہے جو باعث ہوتی ہے کہ انسان ہمیشہ ایسا تقوا رکھتا ہو جو اسے واجبات کے ترک اور شرعی محرمات کے ارتکاب سے روکے اور اس کے اثبات کے لئے ا س شخص کے ظاہر کا اچھا ہونا ہی کافی ہے۔

س۵۶۳: ہم چند جوانوں کا ایک گروہ عزاخانوں اور امام بارگاہوں میں ایک جگہ جمع ہوتا ہے، جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو اپنے درمیان میں سے کسی ایک عادل شخص کو نماز جماعت کے لئے آگے بڑھا دیتے ہیں، لیکن بعض برادران اس پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام خمینی نے غیر عالم دین کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قرار دیا ہے، لہذا ہمارا فریضہ کیا ہے؟

ج: اگر عالم دین تک دسترسی ہو تو غیر عالم دین کی اقتدا نہ کریں۔

س۵۶۴: کیا دو اشخاص نماز جماعت قائم کرسکتے ہیں؟

ج: اگر مراداس طرح نمازجماعت کی تشکیل ہے کہ ایک امام ہو اور دوسرا ماموم تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۵٦۵: اگر ماٌموم ظہر و عصر کی نماز باجماعت پڑھتے ہوئے اپنے ذہن کو متمرکز رکھنے کیلئے حمد و سورہ خود پڑھے جب کہ حمد وسورہ پڑھنا اس پر واجب نہیں ہے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: ظہر و عصر جیسی اخفاتی نمازوں میں، اس کیلئے قرأت جائز نہیں ہے چاہے اپنے ذہن کو متمرکز

کرنے کی غرض ہی سے ہو۔

س۵٦٦: اگر کوئی امام جماعت ٹریفک کے تمام قوانین کی رعایت کرتے ہوئے سائیکل کے ذریعہ نماز جماعت پڑھانے جاتا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اس سے عدالت اور امامت کی صحت پر کوئی حرف نہیں آتا ۔

س۵٦٧: جب ہم نماز جماعت سے نہیں مل پاتے اور ثواب جماعت حاصل کرنے کی غرض سے تکبیرۃ الاحرام کہہ کر بیٹھ جاتے ہیں اور امام کے ساتھ تشہد پڑھتے ہیں اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلی رکعت پڑھتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا چار رکعتی نماز کی دوسری رکعت کے تشہد میں ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: مذکورہ طریقہ، امام جماعت کی نماز کے آخری تشہد سے مخصوص ہے تا کہ جماعت کا ثواب حاصل کیا جا سکے۔

س ۵٦٨: کیا امام جماعت کے لئے نماز کے مقدمات کی اجرت لینا جائز ہے؟

ج: اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۵٦٩: کیا امام جماعت کے لئے عید یا کوئی سی بھی دو نمازوں کی ایک وقت میں امامت کرانا جائز ہے؟

ج: نماز پنجگانہ میں دوسرے مامومین کی خاطرنماز جماعت کو ایک بار تکرار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ مستحب ہے، لیکن نماز عید کا تکرار کرنے میں اشکال ہے۔

س ۵٧٠: جب امام نمازعشاء کی تیسری یا چوتھی رکعت میں ہو اور ماموم دوسری رکعت میں ہو تو کیا ماموم پر واجب ہے کہ حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھے؟

ج: واجب ہے کہ دونوں کو آہستہ آواز سے پڑھے۔

س ۵٧١: نماز جماعت کے سلام کے بعد نبی اکرمؐ پر صلوات کی آیت (ان اللہ و ملائکتہ...) پڑھی جاتی ہے۔ پھر نمازگزار محمد و آل محمد (علیہم السلام) پر تین مرتبہ درود بھیجتے ہیں اور اس کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہتے ہیں اور اس کے بعد سیاسی نعرے لگاتے ہیں۔ یعنی دعا اور برائت کے جملے کہے جاتے ہیں جنہیں مؤمنین بلند آواز سے دہراتے ہیں کیا اس میں کوئی حرج ہے؟

ج: آیت صلوات پڑھنے اور محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے میں نہ صرف کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ مطلوب ہے اور اس میں ثواب ہے اور اسی طرح اسلامی نعرے اور اسلامی انقلاب کے نعرے، (تکبیر اور اس کے ملحقات) کہ جو اسلامی انقلاب کے عظیم پیغام و مقاصد کی یاد تازہ کرتے ہیں، بھی مطلوب ہیں۔

س۵٧٢: اگر ایک شخص مسجد میں نماز جماعت کی دوسری رکعت میں پہنچے اور مسئلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے بعد والی رکعت میں تشہد و قنوت کہ جن کا بجا لانا واجب تھا نہ بجا لائے تو کیا اس کی نماز صحیح ہے یا نہیں؟

ج: نماز صحیح ہے لیکن بنابر احتیاط تشہد کی قضا اور تشہد چھوڑنے کی وجہ سے دو سجدۂ سہو بجا لانا واجب ہے۔

س ۵٧٣: نماز میں جس کی اقتداء کی جا رہی ہے کیا اس کی رضامندی شرط ہے؟ اور کیا ماموم کی اقتداء کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

ج: اقتداء کے صحیح ہونے میں امام جماعت کی رضا مندی شرط نہیں ہے اور ماموم جب تک اقتدا کر رہا ہے اسکی اقتدا نہیں کی جاسکتی۔

س ۵٧۴: دو اشخاص، ایک امام اور دوسرا ماموم جماعت قائم کرتے ہیں، تیسرا شخص آتا ہے وہ دوسرے (یعنی ماموم) کو امام سمجھتا ہے اور اس کی اقتداء کرتا ہے اور نماز سے فراغت کے بعد اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام نہیں بلکہ ماموم تھا پس اس تیسرے شخص کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: ماموم کی اقتداء صحیح نہیں ہے، لیکن جب وہ نہ جانتا ہو اور اس کی اقتداء کر لے تو اگر وہ رکوع و سجود میں اپنے انفرادی فریضہ پر عمل کرے یعنی عمداً اور سہواً کسی رکن کی کمی اور زیادتی نہ کرے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

س ۵۷۵: جو شخص نماز عشاء پڑھنا چاہتا ہے، کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ نماز مغرب کی جماعت میں شریک ہو؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۵۷۶: مامومین سے امام کی نماز کے مقام کے بلند ہونے کی رعایت نہ کرنے سے، کیا ان کی نماز باطل ہوجاتی ہے؟

ج: اگر امام کی جگہ، مامومین کی جگہ سے اس حد سے زیادہ بلند ہو کہ جس کی شرعاًاجازت ہے تو ان کی جماعت کے باطل ہونے کا سبب ہوگی۔

س۵۷۷: اگر نماز جماعت کی ایک صف میں تمام وہ لوگ نماز پڑھیں کہ جن کی نماز قصر ہے اور اس کے بعد والی صف ان لوگوں کی ہو جن کی نماز پوری ہے تو اس صورت میں اگر اگلی صف والے دو رکعت نماز تمام کرنے کے فوراً بعد اگلی دو رکعت کی اقتداء کیلئے کھڑے ہو جائیں تو کیا بعد کی صف والوں کی آخری دو رکعت کی جماعت باقی رہے گی یا ان کی نماز فرادیٰ ہو جائے گی؟

ج: مفروضہ صورت میں کہ جہاں وہ فوراً اقتدا کر لیتے ہیں تو جماعت باقی رہے گی۔

س۵۷۸: کیاوہ ماموم جو نماز کی پہلی صف کے آخری سرے پر کھڑا ہو ان مامومین سے پہلے نماز میں شامل ہو سکتا ہے جو اس کے اور امام کے درمیان ہیں؟

ج: جب وہ مامومین کہ جو اس کے اور امام کے درمیان ہیں، امام جماعت کے جماعت شروع کرنے کے بعد، نمازمیں اقتدا کے لئے مکمل طور پر تیار ہوں تو وہ جماعت کی نیت سے نماز میں شامل ہوسکتا ہے۔

س۵۷۹: جو شخص یہ سمجھ کر کہ امام کی پہلی رکعت ہے اس کی تیسری رکعت میں شریک ہو جائے اور کچھ نہ پڑھے تو کیا اس پر اعادہ واجب ہے؟

ج: اگر وہ رکوع میں جانے سے پہلے ہی اس کی طرف متوجہ ہو جائے تو اس پر قرأت واجب ہے اور اگر رکوع کے بعد متوجہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ سہواًقرأت ترک کرنے کے سبب دو سجدہ سہو بجا لائے۔

س۵۸۰:سرکاری دفاتر اور اسکولوں میں نماز جماعت قائم کرنے کیلئے امام جماعت کی اشد ضرورت ہے اور چونکہ میرے علاوہ اس علاقہ میں کوئی عالم دین نہیں ہے، اس لئے میں مجبوراً مختلف مقامات پر ایک واجب نماز کی تین یا چار مرتبہ امامت کراتا ہوں۔ دوسری مرتبہ نماز پڑھانے کے لئے تو سارے مراجع نے اجازت دی ہے، لیکن کیا اس سے زائد کو احتیاطاً قضا کی نیت سے پڑھایا جا سکتا ہے؟

ج: احتیاطاً قضا پڑھی جانے والی نماز کے ساتھ امامت صحیح نہیں ہے۔

س۵۸۱: ایک یونیورسٹی نے اپنے اسٹاف کے لئے یونیورسٹی کی ایسی عمارت میں نماز جماعت قائم کی ہے جوشہر کی ایک مسجد کے نزدیک ہے، یہ بات جانتے ہوئے کہ عین اسی وقت مسجد میں نماز جماعت قائم ہوتی ہے، یونیورسٹی کی جماعت میں شریک ہونے کا کیا حکم ہے؟

ج: ایسی نماز جماعت میں شرکت کرنے میں کہ جس میں ماموم کی نظر میں اقتداء اور جماعت کے صحیح ہونے کے شرائط پائے جاتے ہوں، کوئی حرج نہیں ہے، خواہ یہ جماعت اس مسجد سے قریب ہی ہورہی ہو جس میں عین اسی وقت نماز جماعت قائم ہوتی ہے۔

س۵۸۲: کیا اس امام کے پیچھے نماز صحیح ہے جو قاضی ہے لیکن مجتہد نہیں ہے؟

ج: اس کا تقرر اگر ایسے شخص نے کیا ہے جس کو اس کا حق ہے تو اس کی اقتداء کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے۔

س۵۸۳: جو شخص نماز مسافر میں امام خمینی کا مقلد ہے، کیا ایک ایسے امام جماعت کی اقتداء کرسکتا ہے جو اس مسئلہ میں کسی اور مرجع کا مقلد ہو خصوصاً جبکہ اقتداء نماز جمعہ میں ہو؟

ج: تقلید کا اختلاف اقتداء کے صحیح ہونے میں مانع نہیں ہے، لیکن اس نماز کی اقتداء صحیح نہیں ہے جو ماموم کے مرجع تقلید کے فتوے کے مطابق قصر ہو اور امام جماعت کے مرجع تقلید کے فتوے کے مطابق کامل ہو یا اسکے برعکس ہو۔

س۵۸۴: اگر امام جماعت تکبیرۃ الاحرام کے بعد بھولے سے رکوع میں چلا جائے تو ماموم کا کیا فریضہ ہے؟

ج: اگر ماموم نماز جماعت میں شامل ہونے کے بعداور رکوع میں جانے سے پہلے اس طرف متوجہ ہوجائے تو اس پر فرادیٰ کی نیت کر لینا اور حمد و سورہ پڑھنا واجب ہے۔

س۵۸۵: اگر نماز جماعت کی تیسری یا چوتھی صف کے بعد اسکولوں کے نابالغ بچے نماز کیلئے کھڑے ہوں اور ان کے پیچھے بالغ اشخاص کھڑے ہوں تو اس حالت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ فرض میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س۵۸۶: اگر امام جماعت نے معذور ہونے کے سبب غسل کے بدلے تیمم کیا ہو توکیایہ نماز جماعت پڑھانے کیلئے کافی ہے یا نہیں؟

ج: اگر وہ شرعی اعتبار سے معذور ہو تو غسل جنابت کے بدلے تیمم کرکے امامت کرا سکتا ہے اور اس کی اقتداء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس امام جماعت کا حکم کہ جس کی قرأت صحیح نہیں ہے

س۵۸۷: کیا قرأت صحیح ہونے کے مسئلہ میں فرادیٰ نماز نیز ماموم یا امام کی نمازکے درمیان کوئی فرق ہے؟ یا قرأت کے صحیح ہونے کا مسئلہ ہر حال میں ایک ہی ہے؟

ج: اگر مکلف کی قرأت صحیح نہ ہو اور وہ سیکھنے پر بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسکی نماز صحیح ہے، لیکن دوسروں کے لئے اس کی اقتداء کرنا صحیح نہیں ہے۔

س۵۸۸: حروف کے مخارج کے اعتبار سے، بعض ائمہ جماعت کی قرأت صحیح نہیں ہے توکیا انکی اقتداء ایسے لوگ کرسکتے ہیں جو حروف کو صحیح طریقہ سے ان کے مخارج سے ادا کرتے ہوں؟ بعض لوگ کہتے ہیں تم جماعت سے نمازپڑھ سکتے ہو لیکن اس کے بعد نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے، لیکن میرے پاس اعادہ کرنے کا وقت نہیں ہے، تو میرا کیا فریضہ ہے؟ اور کیا میرے لئے یہ ممکن ہے کہ جماعت میں شریک تو ہوجاؤں لیکن آہستہ طریقے سے حمد و سورہ پڑھوں؟

ج: جب ماموم کی نظر میں امام کی قرأت صحیح نہ ہو تو اس کی اقتداء اور نماز جماعت باطل ہے اور اگر وہ اعادہ کرنے پر قادر نہ ہو تو اقتداء نہ کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے، لیکن جہری نماز میں آہستہ سے حمد وسورہ پڑھنا کہ جو امام جماعت کی اقتداء کے ظاہر کرنے کیلئے ہو صحیح اور کافی نہیں ہے۔

س۵۸۹: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چند ایک ائمہ جمعہ کی قرأت صحیح نہیں ہے، یا تو وہ حروف کو اس طرح ادا نہیں کرتے جس طرح وہ ہیں یا وہ حرکت کو اس طرح بدل دیتے ہیں کہ جس سے وہ حرف نہیں رہتاکیا ان کے پیچھے پڑھی جانے والی نمازوں کے اعادہ کے بغیر ان کی اقتداء صحیح ہے؟

ج: قرأت کے صحیح ہونے کا معیار، عربی زبان کے قواعد کی رعایت اور حروف کو ان کے مخارج سے اس طرح ادا کرنا ہے کہ اہل زبان یہ کہیں کہ وہی حرف ادا ہوا ہے نہ کوئی دوسرا حرف تو اگر ماموم، امام کی قرأت کو قواعد کے مطابق نہ پائے اور اس کی قرأت کو صحیح نہ سمجھتا ہو تو اس کے لئے اس کی اقتداء کرنا صحیح نہیں ہے اور اس صورت میں اگر وہ اس کی اقتداء کرے تو اس کی نماز صحیح نہیں ہے اور دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

س۵۹۰: اگر امام جماعت کو اثنائے نمازمیں کسی لفظ کو ادا کرنے کے بعداس کے تلفظ کی کیفیت میں شک ہوجائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد متوجہ ہوکہ اس نے اس لفظ کے تلفظ میں غلطی کی تھی تو اس کی اور مامومین کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: نماز صحیح ہے۔

س۵۹۱: اس شخص اور خاص کر قرآن کے مدرس کا شرعی حکم کیا ہے جو تجوید کے اعتبار سے امام جماعت کی نماز کو یقین کے ساتھ غلط سمجھتا ہے، جبکہ اگر وہ جماعت میں شرکت نہ کرے تو اس پر مختلف قسم کے الزامات لگائے جاتے ہیں؟

ج: علم تجوید کے خوبصورت قرأت کے معیارات کی رعایت ضروری نہیں ہے لیکن اگر مموم کی نظر میں امام کی قرأت صحیح نہ ہو اور نتیجۃً اس کی نظر میں اس کی نماز بھی صحیح نہیں ہے، ایسی صور ت میں وہ اس کی اقتداء نہیں کرسکتا، لیکن عقلائی مقصد کے لیے نماز جماعت میں ظاہری طور پر شرکت کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے۔

معذور کی امامت

س۵۹۲: ان معذور افراد کی اقتدا کرنے کا کیا حکم ہے کہ جن کا ہاتھ یا پاؤں مفلوج ہوچکا ہو؟

ج: احتیاط اس کے ترک کرنے میں ہے۔

س۵۹۳: میں ایک دینی طالب علم ہوں، آپریشن کی وجہ سے میرا دایاں ہاتھ کٹ چکا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے مجھے یہ معلوم ہو اکہ امام خمینی کامل کے لئے ناقص کی امامت کو جائز نہیں سمجھتے، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ ان مامومین کی نماز کا حکم بیان فرمائیں جن کو ابھی تک میں نے امامت کرائی ہے؟

ج: مأمومین کی گزشتہ نمازیں کہ جنہوں نے حکم شرعی سے ناواقفیت کی بنا پر آپ کی اقتداء کی ہے، صحیح ہیں۔ ان پر نہ قضا واجب ہے اور نہ اعادہ۔

س ۵۹۴: میں دینی طالب علم ہوں اور اسلامی جمہوریہ ایران پر مسلط کردہ جنگ میں میرا پیر زخمی ہوا اور میرا انگوٹھا کٹ گیا اور اس وقت میں ایک امام بارگاہ میں امام جماعت ہوں۔ کیا اس میں کوئی شرعی اشکال ہے یا نہیں؟

ج: امام میں اس قدر نقص امامت کیلئے مضر نہیں ہے ہاں اگر پورا ہاتھ یا پیر کٹا ہوا ہو تو امامت میں اشکال ہے۔

نماز جماعت میں عورتوں کی شرکت

س ۵۹۵: کیا شارع مقدس نے عورتوں کو بھی مسجدوں میں نماز جماعت یا نماز جمعہ میں شریک ہونے کی اسی طرح ترغیب دلائی ہے جس طرح مردوں کو دلائی ہے، یا عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے؟

ج: عورتوں کے جمعہ و جماعت میں شرکت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور ان کو جماعت کا ثواب ملے گا۔

س ۵۹۶: عورت کب امام جماعت بن سکتی ہے؟

ج: عورت کا فقط عورتوں کی نماز جماعت کے لئے امام بننا جائز ہے۔

س ۵۹۷: استحباب و کراہت کے لحاظ سے مردوں کی طرح عورتوں کی نماز جماعت میں شرکت کا کیا حکم ہے؟ اور جب وہ مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں تو اس وقت ان کا کیا حکم ہے؟ کیا جب وہ مردوں کے پیچھے نماز جماعت کے لئے کھڑی ہوں تو کسی حائل یا پردے کی ضرورت ہے؟ اور اگر نماز میں وہ مردوں کے ایک جانب کھڑی ہوں تو حائل کے لحاظ سے کیا حکم ہے؟ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جماعت ، تقاریر اور دیگر پروگراموں کے دوران عورتوں کا پردے کے پیچھے ہونا ان کی توہین اور شان گھٹانے کا موجب ہے؟

ج: عورتوں کے نماز جماعت میں شریک ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور جب وہ مردوں کے پیچھے کھڑی ہوں تو پردے اور حائل کی ضرورت نہیں ہے، لیکن جب مردوں کے ایک جانب کھڑی ہوں تو نماز میں مرد کے برابر عورتوں کے کھڑے ہونے کی کراہت کو دور کرنے کے لئے سزاوار ہے کہ ان کے درمیان حائل ہو یہ توہم کہ حالت نماز میں مردوں اور عورتوں کے درمیان حائل لگانا عورت کی شان گھٹانے اور اس کی عظمت کو کم کرنے کا موجب ہے محض ایک خیال ہے کہ جس کی کوئی بنیاد نہیں ہے، مزید یہ کہ فقہ میں اپنی ذاتی رائے کو دخل دینا صحیح نہیں ہے۔

س ۵۹۸: حالت نماز میں مردوں اور عورتوں کی صفوں کے درمیان پردے اور حائل کے بغیر اتصال اور عدم اتصال کی کیا کیفیت ہونی چاہیے؟

ج: عورتیں فاصلہ کے بغیر مردوں کے پیچھے کھڑی ہوسکتی ہیں۔

اہل سنت کی اقتدا

س ۵۹۹: کیا اہل سنت کی اقتدا میں نماز جائز ہے؟

ج: وحدت اسلامی کے تحفظ کے لئے ان کے پیچھے نماز جماعت پڑھنا جائز اور صحیح ہے۔

س ۶۰۰: میں کردوں کے علاقہ میں ملازمت کرتا ہوں، وہاں ائمہ جمعہ و جماعات کی اکثریت اہل سنت کی ہے ان کی اقتداء کے سلسلے میں کیا حکم ہے؟ اور کیا ان کی غیبت کرنا جائز ہے؟

ج: وحدت اسلامی کے تحفظ کیلئے ان کے ساتھ ان کی جماعت اور جمعہ کی نمازوں میں شرکت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور غیبت سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

س ۶۰۱: اہل سنت کے ساتھ معاشرت اور ان کے ساتھ میل جول کی بنا پر نماز پنجگانہ میں شرکت کے دوران بعض موقعوں پر ہم بھی ان ہی کی طرح عمل کرتے ہیں مثلاً ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا، وقت کی رعایت و پابندی نہ کرنا اور جائے نماز پر سجدہ کرنا، تو کیا ایسی نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے؟

ج: اگر اسلامی اتحاد ان تمام چیزوں کا تقاضا کرے تو ان کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح اور کافی ہے یہاں تک کہ جائے نماز پر سجدہ و غیرہ میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، لیکن نماز میں ہاتھ باندھنا جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ ضرورت اس کا تقاضا کرے۔

س۶۰۲: ہم مکہ اور مدینہ میں، اہل سنت کے ساتھ نماز جماعت پڑھتے ہیں اور ایسا کام ہم امام خمینی کے فتوے کی وجہ سے کرتے ہیں اور بعض اوقات مسجد میں نماز کی فضیلت حاصل کرنے کی غرض سے ظہر و مغرب کی نماز کے بعد، عصر و عشاء کی نمازیں بھی ہم اہل سنت کی مساجد میں سجدہ گاہ کے بغیر فرادیٰ پڑھتے ہیں، ان نمازوں کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ فرض میں اگر تقیہ کے خلاف نہ ہو تو ایسی چیز پر سجدہ کرے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

س ۶۰۳: ہم شیعوں کیلئے دوسرے ممالک کی مساجد میں اہل سنت کی نماز میں شرکت کرنا کیسا ہے؟جبکہ وہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں؟ اور کیا ان کی طرح ہاتھ باندھنا ہمارے اوپر واجب ہے یا ہم ہاتھ باندھے بغیر نماز پڑھیں؟

ج: اگر اسلامی اتحاد کی رعایت مقصود ہو تو اہل سنت کی اقتداء جائز ہے اور ان کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح اور کافی ہے، لیکن نماز میں ہاتھ باندھنا واجب نہیں ہے بلکہ جائز ہی نہیں ہے مگر یہ کہ ضرورت اس کا تقاضا کرے۔

س۶۰۴: اہل سنت کی نماز جماعت میں شرکت کے وقت قیام کی حالت میں دونوں طرف کھڑے ہوئے اشخاص کے پیروں کی چھوٹی انگلی سے انگلی ملانے کا کیا حکم ہے جیسا کہ اہل سنت اس کے پابند ہیں؟

ج: یہ واجب نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اس سے نماز کا صحیح ہونا متاثر نہیں ہوتا۔

س ۶۰۵: حج کے زمانہ میں یا اس کے علاوہ برادران اہل سنت اذان مغرب سے قبل مغرب کی نماز پڑھتے ہیں، کیا ہمارے لئے ان کی اقتداء کرنا اور اس نماز پر اکتفاء کرنا صحیح ہے؟

ج: یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ وقت سے پہلے نماز پڑھتے ہیں، لیکن اگر مکلف کے لئے وقت کا داخل ہونا ثابت نہ ہوا ہو تو اس کا نماز میں شامل ہونا صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر اسلامی اتحاد اس کا تقاضاکرے تو اس وقت ان کے ساتھ نماز پڑھنے اور اسی نماز پر اکتفا کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

نماز جمعہ

س ٦٠٦: نماز جمعہ میں شریک ہونے کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟ جبکہ ہم حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کے زمانہ میں زندگی گزار رہے ہیں، اور اگر بعض اشخاص امام جمعہ کو عادل نہ مانتے ہوں تو کیا نماز جمعہ میں شریک ہونے کی ذمہ داری ان سے ساقط ہے یا نہیں؟

ج: نماز جمعہ اگرچہ دور حاضر میں واجب تخییری ہے اور اس میں حاضر ہونا واجب نہیں ہے، لیکن نماز جمعہ میں شرکت کے فوائد و اہمیت کے پیش نظر، صرف امام جمعہ کی عدالت میں شک یا دیگر کمزوربہانوں کی بنا پر مؤمنین خود کو ایسی نماز کی برکتوں سے محروم نہ کریں۔

س ٦٠٧: نماز جمعہ میں واجب تخییری کے کیا معنی ہیں؟

ج: اس کے معنی یہ ہیں کہ جمعہ کے دن مکلف کو اختیار ہے کہ وہ نماز جمعہ پڑھے یا نماز ظہر۔

س ٦٠٨: نماز جمعہ کو اہمیت نہ دیتے ہوئے نماز جمعہ میں شرکت نہ کرنے کے سلسلہ میں آپ کی رائے کیاہے؟

ج: عبادی و سیاسی پہلو رکھنے والی نماز جمعہ کو اہمیت نہ دیتے ہوئے اس میں شرکت نہ کرنا شرعی لحاظ سے مذموم ہے۔

س ٦٠٩: کچھ لوگ کمزوراور عبث بہانوں کی بنا پر نماز جمعہ میں شریک نہیں ہوتے اور بعض اوقات نظریاتی اختلاف کے باعث شرکت نہیں کرتے، اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیاہے؟

ج: نماز جمعہ اگرچہ واجب تخییری ہے، لیکن اس میں مستقل طور پر شرکت نہ کرنا شرعی طریقہ نہیں ہے۔

س ٦١٠: نماز ظہر کا عین اس وقت جماعت سے منعقد کرنا، جب نماز جمعہ تھوڑے سے فاصلہ پر ایک اور مقام پر برپا ہو رہی ہو، جائز ہے یا نہیں؟

ج: بذات خود اس میں کوئی مانع نہیں ہے اور اس سے مکلف جمعہ کے دن کے فریضہ سے بری الذمہ ہو جائے گا، کیونکہ دور حاضر میں نماز جمعہ واجب تخییری ہے، لیکن چونکہ جمعہ کے دن، نماز جمعہ کے مقام سے قریب با جماعت نماز ظہر قائم کرنے کا لازمی نتیجہ مؤمنین کی تفریق و تقسیم ہے اور شاید اسے عوام کی نظر میں امام جمعہ کی توہین اور بے حرمتی شمار کیا جائے اور اس سے نماز جمعہ سے لاپروائی کا اظہار ہو تو اس لئے با جماعت نماز ظہر قائم کرنا مؤمنین کے لئے مناسب نہیں ہے، بلکہ اگر اس سے مفاسد اور حرام نتائج بر آمد ہوتے ہوں تو اس سے اجتناب واجب ہے۔

س ٦١١: کیا نماز جمعہ و عصر کے درمیانی وقفہ میں نماز ظہر پڑھنا جائز ہے؟ اور اگر امام جمعہ کے علاوہ کوئی اور شخص نماز عصر پڑھائے تو کیا عصر کی نماز میں اس کی اقتداء کرنا جائز ہے؟

ج: نماز جمعہ، نماز ظہر سے بے نیاز کر دیتی ہے، لیکن نماز جمعہ کے بعد احتیاطاً نماز ظہر پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اگر احتیاط کی رعایت کرتے ہوئے نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر پڑھ کر نماز عصر کو جماعت سے پڑھنا مقصود ہو تو کامل احتیاط یہ ہے کہ نماز عصر اس شخص کی اقتداء میں ادا کرے جس نے نماز جمعہ کے بعد احتیاطاً نماز ظہر بھی پڑھی ہو۔

س ٦١٢: اگر نماز جمعہ کے بعد امام جماعت نماز ظہر نہ پڑھے تو کیا ماموم احتیاطاً نماز ظہر پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج: اس کے لئے نماز ظہر پڑھنا جائز ہے۔

س ٦١٣: کیا امام جمعہ کیلئے واجب ہے کہ وہ حاکم شرع سے اجازت حاصل کرے؟ اور حاکم شرع سے کیا مراد ہے؟ اور کیا یہی حکم دور دراز کے شہروں کے لئے بھی ہے؟

ج: نماز جمعہ کی امامت کا اصل جواز اجازت پر موقوف نہیں ہے، لیکن امامت جمعہ کے لئے امام کے نصب کے احکام کا مترتب ہونا ولی فقیہ کی طرف سے منصوب ہونے پر موقوف ہے۔ اور یہ حکم ہر اس سرزمین اور شہر کے لئے عمومیت رکھتا ہے کہ جس میں ولی فقیہ کی اطاعت کی جاتی ہو اور وہ اس میں حاکم ہو۔

س ٦١٤: کیا منصوب شدہ امام جمعہ کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ بغیر کسی مانع اور معارض کے اس جگہ نماز جمعہ قائم کرے جہاں اسے منصوب نہ کیا گیا ہو؟

ج: بذات خود نماز جمعہ قائم کرنا اس کے لئے جائز ہے، لیکن اس پر جمعہ کی امامت کے لئے نصب ہونے کے احکام لاگو نہیں ہوں گے۔

س ٦١٥:کیا موقت اور عارضی ائمہ جمعہ کے انتخاب کے لئے واجب ہے کہ انہیں ولی فقیہ منتخب کرے یا خود ائمہ جمعہ کو اتنا اختیار ہے کہ وہ امام موقت کے عنوان سے افراد کو منتخب کریں؟

ج: منصوب شدہ امام جمعہ کسی کو اپنا وقتی اور عارضی نائب بنا سکتا ہے۔ لیکن نائب کی امامت پر ولی فقیہ کی طرف سے منصوب ہونے کے احکام لاگو نہیں ہوں گے۔

س ٦١٦: اگر انسان منصوب شدہ امام جمعہ کو عادل نہ سمجھتا ہو یا اس کی عدالت میں شک کرتا ہو تو کیا مسلمین کی وحدت کے تحفظ کی خاطر اس کی اقتدا جائز ہے؟ اور جو شخص خود نماز جمعہ میں نہیں آتا، کیا اس کے لئے جائز ہے کہ و ہ دوسروں کو نماز جمعہ میں شرکت نہ کرنے کی ترغیب دے؟

ج: اس کی اقتداء کرنا صحیح نہیں ہے جس کو وہ عادل نہ سمجھتا ہو یا جس کی عدالت میں شک کرتا ہو اور نہ ہی اس کی نمازجماعت صحیح ہے، لیکن وحدت کے تحفظ کی خاطر جماعت میں شریک ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ بہر حال اسے دوسروں کو نماز جمعہ میں شرکت سے روکنے اور دوسروں کو اس کے خلاف بھڑکانے کا حق نہیں ہے۔

س ٦١٧: اس نماز جمعہ میں شریک نہ ہونے کا کیا حکم ہے کہ جس کے امام جمعہ کا جھوٹ مکلف پر ثابت ہو گیا ہو؟

ج: جو بات امام جمعہ نے کہی ہے اس کے بر خلاف انکشاف ہونا اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ اس نے غلطی یا توریہ کے طور پر یہ بات کہی ہو، لہذا صرف اس خیال اور توہم سے کہ امام جمعہ کی عدالت ساقط ہو گئی ہے خود کو نماز جمعہ کی برکتوں سے محروم نہیں کرنا چاہیے۔

س ٦١٨: جو امام جمعہ، امام خمینی یا عادل ولی فقیہ کی طرف سے منصوب ہو، کیا ماموم کیلئے اس کی عدالت کا اثبات و تحقیق ضروری ہے، یا امامت جمعہ کیلئے اس کا منصوب ہونا ہی اس کی عدالت کے ثبوت کے لئے کافی ہے؟

ج: امام جمعہ کے عنوان سے اس کے منصوب ہونے سے اگر ماموم کواس کی عدالت کاوثوق و اطمینان حاصل ہوجائے تو اقتداء کے صحیح ہونے کے لئے کافی ہے۔

س ٦١٩: کیا مساجد کے ائمہ جماعت کا ثقہ علماء کی طرف سے معین کیا جانا یا ولی فقیہ کی جانب سے ائمہ جمعہ کا معین کیا جانا اس بات کی گواہی ہے کہ وہ عادل ہیں یا ان کی عدالت کے بارے میں تحقیق واجب ہے؟

ج: اگر امام جمعہ یا جماعت کے طور پر منصوب کئے جانے سے ماموم کو ان کی عدالت کا اطمینان و وثوق حاصل ہو جاتا ہو تو ان کی اقتداء کرنا جائز ہے۔

س۶۲۰: اگر امام جمعہ کی عدالت میں شک ہو یا خدا نخواستہ اس کے عادل نہ ہونے کا یقین ہو تو کیا اس کی اقتداء میںپڑھی جانے والی نمازوں کا اعادہ واجب ہے ؟

ج: اگر اس کی عدالت میں شک یاعدم عدالت کا یقین نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہو تو جو نمازیں آپ نے پڑھ لی ہیں وہ صحیح ہیں اور ان کا اعادہ واجب نہیں ہے۔

س ۶۲۱: اس نماز جمعہ میں شرکت کرنے کا کیا حکم ہے جو یورپی ممالک و غیرہ میں وہاں کی یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے اسلامی ممالک کے طلباء قائم کرتے ہیں اور ان میں شرکت کرنے والے اکثر افراد اور امام جمعہ بھی اہل سنت ہوتے ہیں؟ کیا اس صورت میں نماز جمعہ کے بعد نماز ظہر پڑھنا ضروری ہے؟

ج: مسلمانوں کے درمیان وحدت و اتحاد کی خاطر اس میں شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور نماز ظہر پڑھنا ضروری نہیں ہے -

س ۶۲۲: پاکستان کے ایک شہر میں چالیس سال سے ایک جگہ نماز جمعہ ادا کی جا رہی ہے اور اب ایک شخص نے دو جمعوں کے درمیان شرعی مسافت کی رعایت کئے بغیر دوسری نماز جمعہ قائم کر دی ہے جس سے نماز گزاروں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ شرعاً اس عمل کا کیا حکم ہے؟

ج: کسی ایسے عمل کے اسباب فراہم کرنا جائز نہیں ہے جس سے مؤمنین کے درمیان اختلاف اور ان کی صفوں میں تفرقہ پیدا ہو جائے، بالخصوص نماز جمعہ کہ جو شعائر اسلامی اور مسلمانوں کے اتحاد کا مظہر ہے۔

س ۶۲۳: راولپنڈی کی جامع مسجد جعفریہ کے خطیب نے اعلان کیا کہ تعمیری کام کی بنا پر مذکورہ مسجد میں نماز جمعہ نہیں ہوگی، جب مسجد کی تعمیر کا کام ختم ہوا تو ہمارے سامنے یہ مشکل کھڑی ہو گئی کہ یہاں سے چار کلو میٹر کے فاصلہ پر دوسری مسجد میں نماز جمعہ قائم ہونے لگی، مذکورہ مسافت کو مدنظر رکھتے ہوئے، کیا مذکورہ مسجد میں نماز جمعہ قائم کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

ج: دو نماز جمعہ کے درمیان اگر ایک شرعی فرسخ کا فاصلہ نہ ہو تو بعد میں قائم ہونے والی نماز جمعہ باطل ہے اور اگر ایک ہی وقت میں دونوں کو اکٹھا قائم کیا جائے تو دونوں باطل ہیں

س ۶۲۴: کیا نماز جمعہ، جو جماعت کے ساتھ قائم کی جاتی ہے، کو فرادیٰ پڑھنا صحیح ہے؟ اس طرح کہ کوئی شخص نماز جمعہ کو ان لوگوں کے ساتھ فرادیٰ پڑھے جو اسے جماعت سے پڑھ رہے ہوں؟

ج: نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ اسے جماعت سے پڑھا جائے، لہذا فرادیٰ صورت میں جمعہ صحیح نہیں ہے۔

س ۶۲۵: جس شخص کی نماز قصر ہے کیا وہ امام جمعہ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھ سکتا ہے ؟

ج: مسافرماموم کی نماز جمعہ صحیح ہے اور اسے ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

س ۶۲۶: کیا دوسرے خطبہ میں حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کا اسم گرامی مسلمانوں کے ایک امام کے عنوان سے لینا واجب ہے یاآپ کا نام لینے میں استحباب کی نیت ضروری ہے؟

ج: ائمہ مسلمین کا عنوان حضرت زہراء مرضیہ سلام اللہ علیہا کو شامل نہیں ہے اور خطبۂ جمعہ میں آپکا اسم گرامی لینا واجب نہیں ہے، لیکن برکت کے طور پر آپ کے نام مبارک کو ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ پسندیدہ امر ہے اور موجب ثواب ہے

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

س ٦٢٧: کیا ماموم، امام جمعہ کی اقتداء کرتے ہوئے جبکہ وہ نماز جمعہ پڑھ رہا ہو کوئی دوسری واجب نماز پڑھ سکتا ہے؟

ج: اس کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

س ٦٢٨: کیا ظہر کے شرعی وقت سے پہلے نماز جمعہ کے خطبے دینا صحیح ہے؟

ج: زوال سے پہلے جائز ہے لیکناحتیاط یہ ہے کہ ان کا کچھ حصہ وقت ظہر میں واقع ہو۔

س ٦٢٩: اگر ماموم دونوں خطبوں میں سے کچھ بھی نہ سنے بلکہ اثنائے نماز جمعہ میں پہنچے اور امام کی اقتداء کرے تو کیا اس کی نماز صحیح اور کافی ہے؟

ج: اس کی نماز صحیح اور کافی ہے، خواہ اس نے نماز جمعہ کی دوسری رکعت کے رکوع میں ہی شرکت کر لی ہو۔

س ٦٣٠: ہمارے شہر میں اذان ظہر کے ڈیڑھ گھنٹہ بعد نماز جمعہ قائم ہوتی ہے تو کیا یہ نماز، نماز ظہر سے کافی ہے یا نماز ظہر کا اعادہ ضروری ہے؟

ج: زوال آفتاب کے ساتھ ہی نماز جمعہ کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور احتیاط یہ ہے کہ زوال عرفی سے تقریباً ایک ، دو گھنٹہ سے زیادہ تاخیر نہ کرے۔

س ٦٣١: ایک شخص نماز جمعہ میں جانے کی طاقت نہیں رکھتا تو کیا وہ اوائل وقت میں نماز ظہر و عصر پڑھ سکتا ہے؟ یا نماز جمعہ ختم ہونے کا انتظار کرے اور اس کے بعد نماز ظہر و عصر پڑھے؟

ج: اس پر انتظار واجب نہیں ہے بلکہ اس کے لئے اول وقت میں نماز ظہرین پڑھنا جائز ہے۔

س ٦٣٢: اگر منصوب امام جمعہ صحیح و سالم ہو اور وہاں پر حاضر بھی ہو تو کیا وہ عارضی امام جمعہ کو نماز جمعہ پڑھانے کے لئے کہہ سکتا ہے؟ اور کیا وہ عارضی امام جمعہ کی اقتداء کر سکتا ہے؟

ج: منصوب امام جمعہ کے نائب کی امامت میں نماز جمعہ قائم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی منصوب امام کے لئے اپنے نائب کی اقتداء کرنے میں کوئی اشکال ہے۔

نماز عیدین

س ٦٣٣: آپ کی نظر میں نماز عیدین اور جمعہ، واجبات کی کونسی قسم میں سے ہیں؟

ج: عصر حاضر میں نماز عیدین واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے، لیکن نماز جمعہ واجب تخییری ہے۔

س ٦٣۴: کیا نماز عیدین کے قنوت میں کمی اور زیادتی اس کے باطل ہونے کا سبب بنتی ہے؟

ج: اگر اس سے مراد قنوت کو لمبا یا مختصر پڑھنا ہو تو اس سے نماز عید باطل نہیں ہوتی لیکن اگر مراد انکی تعداد میں کمی بیشی کرنا ہو تو ضروری ہے کہ نماز عید اسی طرح پڑھے جیسے فقہی کتب میں مذکور ہے۔

س ٦٣۵: ماضی میں رواج یہ تھا کہ امام جماعت ہی مسجد میں عیدالفطر کی نماز پڑھایا کرتا تھا۔ کیا اب بھی ائمۂ جماعت کے لئے نماز عیدین پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

ج: ولی فقیہ کے وہ نمائندے جن کو ولی فقیہ کی طرف سے نماز عید قائم کرنے کی اجازت ہو نماز عید پڑھا سکتے ہیں اسی طرح وہ ائمہ جمعہ بھی دور حاضر میں نماز عید، جماعت سے پڑھا سکتے ہیں جن کو ولی فقیہ کی طرف سے منصوب کیا گیا ہے، لیکن ان کے علاوہ باقی افراد کے لئے احوط یہ ہے کہ نماز عید فرادیٰ پڑھیں، اور رجاء کی نیت سے جماعت کے ساتھ پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، لیکن ورود (یعنی اس نیت سے کہ اس کا حکم شریعت میں آیا ہے) کے قصد سے نہیں۔ ہاں اگر مصلحت کا تقاضا یہ ہو کہ شہر میں ایک ہی نماز عید قائم کی جائے تو بہتر یہ ہے کہ اسے ولی فقیہ کے منصوب کردہ امام جمعہ کے علاوہ کوئی اور نہ پڑھائے۔

س ٦٣٦: کیا نماز عید فطر کی قضا کی جا سکتی ہے؟

ج: اس کی قضا نہیں ہے۔

س ٦٣٧: کیا نماز عید فطر میں اقامت ہے؟

ج: اس میں اقامت نہیں ہے۔

س ٦٣٨: اگر نماز عید فطر کیلئے اما م جماعت، اقامت کہے تو اس کی اور دیگر نماز گزاروں کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: اس سے امام جماعت اور دیگر مامومین کی نماز کے صحیح ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

نماز مسافر

س ٦٣٩: مسافر کے لئے ہر نماز کو قصر پڑھنا واجب ہے یا بعض نمازوں کو؟

ج: قصر کا وجوب پنجگانہ نمازوں کی صرف چار رکعتی یعنی "ظہر و عصر اور عشائ" کی نمازوں سے مخصوص ہے، صبح اور مغرب کی نماز قصر نہیں ہوتیـ

س ٦٤٠: مسافر پر چار رکعتی نمازوں میں وجوب قصر کے شرائط کیا ہیں؟

ج: یہ آٹھ شرطیں ہیں:
١ـ سفر کی مسافت آٹھ شرعی فرسخ ہو یعنی صرف جانے کا فاصلہ یاصرف آنے کا فاصلہ یا دونوں طرف کا مجموعی فاصلہ آٹھ شرعی فرسخ ہو، بشرطیکہ صرف جانے کی مسافت چار فرسخ سے کم نہ ہوـ
٢ـ سفر پر نکلتے وقت آٹھ فرسخ کی مسافت کو طے کرنے کا قصد رکھتا ہوـ لہذا اگرابتدا سے اس مسافت کا قصد نہ کرے یا اس سے کم کا قصد کرے اور منزل پر پہنچ کر دوسری جگہ کا قصد کر لے اور اس دوسری جگہ اور پچھلی منزل کے درمیان کا فاصلہ شرعی مسافت کے برابر نہ ہو، لیکن جہاں سے پہلے چلا تھا وہاں سے شرعی مسافت ہو تو نماز پوری پڑھےـ
٣ـ سفر کے دوران شرعی مسافت طے کرنے کے ارادے سے پلٹ جائے، لہذا اگر چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے ارادہ بدل دے یا اس سفر کو جاری رکھنے میں متردد ہو جائے تو اس کے بعد اس پر سفر کا حکم جاری نہیں ہوگا، اگر چہ ارادہ بدلنے سے قبل اس نے جو نمازیں قصر پڑھی ہیں وہ صحیح ہیںـ
٤ـشرعی مسافت کو طے کرنے کے دوران اپنے سفر کو اپنے وطن سے گزرنے یا ایسی جگہ سے گزرنے کے ذریعے کہ جہاں دس روز یا اس سے زیادہ ٹھہرنا چاہتاہے قطع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہوـ
٥ـ شرعی اعتبار سے اس کا سفر جائز ہو، لہذا اگر سفر معصیت کاہو، خواہ وہ سفر خود ہی معصیت و حرام ہو جیسے جنگ سے فرار کرنا یا غرض سفر حرام ہو جیسے ڈاکہ ڈالنے کے لئے سفر کرنا، تو اس پر سفر کا حکم جاری نہیں ہو گا اور نماز پوری ہوگیـ
٦ـ مسافر، ان خانہ بدوشوں میں سے نہ ہو کہ جن کا کوئی معین مقام (وطن) نہیں ہوتا بلکہ وہ صحراؤں میں گھومتے رہتے ہیں اور جہاں انہیں پانی، گھاس اور چراگاہیں مل جائیں وہیں پر ڈیرہ ڈال دیتے ہیںـ
٧ـ سفر اس کا پیشہ نہ ہو جیسے ڈرائیور اور ملاح و غیرہ اور یہ حکم ان لوگوں کا بھی ہے جن کا شغل سفر میں ہوـ
٨ـ حد ترخص تک پہنچ جائے اور حد ترخص سے مراد وہ جگہ ہے کہ جہاں پر شہر کی اذان نہ سنی جا سکےـ

جس شخص کا پیشہ یا پیشے کا مقدمہ سفر ہو

س ٦٤١: جس شخص کا سفر اس کے پیشے کا مقدمہ ہو، کیا وہ سفر میں پوری نماز پڑھے گااور اس کا روزہ بھی صحیح ہے ، یا یہ (پوری نماز پڑھنا) اس شخص سے مخصوص ہے جس کا خود پیشہ سفر ہو اور مرجع دینی، امام خمینی کے اس قول کے کیا معنی ہیں"جس کا پیشہ سفر ہو" کیا کوئی شخص ایسا بھی پایا جاتا ہے جس کا پیشہ سفر ہو؟ اس لئے کہ چرواہے، ڈرائیور اور ملاح و غیرہ کا پیشہ بھی چرانا، ڈرائیونگ کرنا اور کشتی چلانا ہے، اور بنیادی طور پر ایسا کوئی شخص نہیں پایا جاتا کہ جس نے سفر کو پیشے کے طور پر اختیار کیا ہو؟

ج: جس شخص کا سفر اس کے پیشے کا مقدمہ ہو، اگر وہ ہر دس دن میں کم از کم ایک مرتبہ کام کیلئے اپنے کام کی جگہ پر جاتا ہے تو وہ وہاں پوری نماز پڑھے گا اور اس کا روزہ بھی صحیح ہے اور فقہاء (رضوان اللہ علیہم) کے کلام "جس کا شغل سفر ہو" سے مراد وہ شخص ہے جس کے کام کا دارومدار سفر پر ہو جیسے وہ مشاغل جو آپ نے سوال میں ذکر کئے ہیں۔

س٦٤٢: ان لوگوں کے روزے اور نماز کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو ایک شہر میں کام کرنے کے لئے ایک سال سے زائد مدت تک قیام کرتے ہیں یا وہ رضاکار جو کسی شہر میں فوجی خدمت انجام دینے کے لئے ایک یا دو سال قیام کرتے ہیں، کیا ان پرہر سفر کے بعد دس روزکے قیام کی نیت کرنا واجب ہے تاکہ وہ روزہ رکھ سکیں اور پوری نماز پڑھ سکیں یا نہیں؟ اور اگر وہ دس روز سے کم قیام کی نیت کریں تو ان کے روزہ و نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: مفروضہ صورت میں اس شہر میں نماز پوری اور روزہ صحیح ہے ۔

س٦٤٣: جنگی طیاروں کے پائلٹ، جو اکثر ایام میں فوجی اڈوں سے پرواز کرتے ہیں اور شرعی مسافت سے کہیں زیادہ فاصلہ طے کرنے کے بعد واپس آتے ہیں، ان کی نماز اور روزے کا کیا حکم ہے۔

ج: اس سلسلہ میں ان کا حکم وہی ہے جو ڈرائیوروں، کشتیوں کے ملاحوں اور جہازوں کے پائلٹوں کا ہے یعنی سفر میں انکی نماز پوری اور روزہ صحیح ہے۔

س٦٤٤: وہ قبائلی جو تین یا چار ماہ کیلئے گرم علاقے سے سرد علاقے کی طرف یا برعکس نقل مکانی کرتے ہیں لیکن سال کا باقی حصہ اپنے ہی علاقے میں گزارتے ہیں تو کیا انکے دو وطن شمار ہوں گے ؟ نیز ان میں سے ایک مقام پر رہائش کے دوران میں جو دوسرے مقام کی طرف سفر کرتے ہیں اس میں انکی نماز کا قصر یا تمام ہونے کے لحاظ سے کیا حکم ہے ؟

ج: اگر وہ ہمیشہ گرم سے سرد علاقہ اور سرد سے گرم علاقہ کی طرف نقل مکانی کا قصد رکھتے ہوں تاکہ اپنے سال کے بعض ایام ایک جگہ گزاریں اور بعض ایام دوسری جگہ گزاریں اور انہوں نے دونوں جگہوں کو اپنی دائمی زندگی کے لئے اختیار کر رکھا ہو تو دونوں جگہیں ان کیلئے وطن شمار ہوں گی اور دونوں پر وطن کا حکم عائد ہوگا۔ اور اگر دونوں وطنوں کے درمیان کا فاصلہ، شرعی مسافت کے برابر ہو تو ایک وطن سے دوسرے وطن کی طرف سفر کے راستے میں ان کا حکم وہی ہے جو تمام مسافروں کا ہے۔

س٦٤٥: میں ایک شہر (سمنان) میں سرکاری ملازم ہوں اورمیری ملازمت کی جگہ اور گھر کے درمیان تقریبا ٣٥ کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور روزانہ اس مسافت کو اپنی ملازمت کی جگہ پہنچنے کے لئے طے کرتا ہوں۔ پس اگر کسی کام سے میں اس شہر میں چند راتیں ٹھہرنے کا ارادہ کرلوں تو میں اپنی نماز کیسے پڑھوں گا؟ کیا مجھ پر پوری نماز پڑھنا واجب ہے یا نہیں؟ مثال کے طور پر اگر میں جمعہ کو اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کے لئے سمنان جاؤں تو کیا مجھے پوری نماز پڑھنا ہوگی یا نہیں؟

ج: اگر آپ کا سفر آپ کی اس ملازمت کیلئے نہیں ہے جس کے لئے آپ روزانہ جاتے ہیں تو اس پر شغل والے سفر کا حکم عائد نہیں ہوگا، لیکن اگر سفر خود اسی ملازمت کیلئے ہو لیکن اسکے ضمن میں دیگرکا موں، جیسے رشتہ داروں اور دوستوں سے ملاقات و غیرہ کو بھی انجام دیں اور بعض اوقات وہاں پر ایک رات یا چند راتیں ٹھہر جائیں تو کام کے لئے سفر کا حکم ان اسباب کی وجہ سے نہیں بدلے گا،

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

بلکہ آپ کو پوری نماز پڑھنا ہوگی اور روزہ رکھنا ہوگا۔

س٦٤٦: اگر ملازمت کی جگہ پر کہ جس کیلئے میں نے سفر کیا ہے، دفتری اوقات کے بعد ذاتی کام انجام دوں، مثلاً صبح سات بجے سے دو بجے تک دفتری کام انجام دوں اور دو بجے کے بعد ذاتی کام انجام دوں تو میری نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج: دفتری کام کو انجام دینے کے بعد ذاتی کاموں کو انجام دینا " کام کیلئے سفرکرنے" کے حکم کو تبدیل نہیں کرتا۔

س٦٤٧: ان رضاکاروں کے روزہ و نماز کا کیا حکم ہے جو یہ جانتے ہیں کہ وہ دس دن سے زائد ایک جگہ قیام کریں گے، لیکن اس کا اختیار خود ان کے ہاتھ میں نہیں ہے؟ امید ہے امام خمینی کا فتویٰ بھی بیان فرمائیں گے؟

ج: مفروضہ سوال میں اگر انہیں دس دن یا اس سے زائد ایک جگہ رہنے کا اطمینان ہوتو ان پر پوری نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا واجب ہے، اور یہی فتوی امام خمینی کا بھی ہے۔

س٦٤٨: ان سپاہیوں کے روزے اور نمازکا کیا حکم ہے جو فوج یا پاسداران انقلاب میں شامل ہیں اور دس دن سے زیادہ چھاؤنیوں میں اور دس دن سے زیادہ سرحدی علاقوں میں رہتے ہیں؟ براہ مہربانی امام خمینی کا فتویٰ بھی بیان فرمائیں؟

ج: اگر وہ دس دن یا اس سے زیادہ ایک جگہ قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں یا وہ جانتے ہوں کہ دس دن یا اس سے زیادہ وہاں رہنا ہوگا تو وہاں پر انکی نماز پوری ہوگی اور انہیں روزہ بھی رکھنا ہوگا اور امام خمینی کا فتوی بھی یہی ہے۔

س ٦٤٩: امام خمینی کی توضیح المسائل کے باب "نماز مسافر" ،"ساتویں شرط" میں آیا ہے: "ڈرائیور پر واجب ہے کہ پہلے سفر کے بعد پوری نماز پڑھے، لیکن پہلے سفر میں اس کی نماز قصر ہے خواہ سفر طویل ہی کیوں نہ ہو" تو کیا پہلے سفر سے مراد وطن سے چلنا اور لوٹ کر وطن واپس آنا ہے یا نہیں بلکہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ جانے سے پہلا سفر مکمل ہوجائیگا؟

ج: اگر اسکی آمد و رفت عرف عام میں ایک سفر شمار ہوتی ہے جیسے استاد جو پڑھانے کیلئے اپنے وطن سے کسی شہر کی طرف سفر کرتاہے اور پھر شام کو یا اگلے دن اپنے گھر واپس آجاتاہے تو اس صورت میں اسکی رفت و آمد کو پہلا سفر شمار کیا جائے گا اور اگر عرف عام میں ایک سفر شمار نہ کیا جائے جیسے ڈرائیور جو سامان اٹھانے کیلئے ایک منزل کی طرف سفر کرتاہے اور پھر وہاں سے مسافروں کو سوار کرنے یا دوسرا سامان اٹھانے کیلئے سفر کرتاہے اور اسکے بعد اپنے وطن کی طرف پلٹ آتاہے تو اس صورت میں اپنی پہلی منزل مقصود تک پہنچ کر اسکا پہلا سفر مکمل ہوجائیگا۔

س ٦٥٠: وہ شخص جس کا مستقل پیشہ ڈرائیونگ نہ ہو، بلکہ مختصر مدت کے لئے ڈرائیونگ کی ذمہ داری اسے سونپی گئی ہو، جیسے چھاؤنیوں و غیرہ میں فوجیوں پر موٹرگاڑی چلانے کی ذمہ داری عائد کر دی جاتی ہے، کیا ایسا شخص مسافر کے حکم میں ہے یا اس پر پوری نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا واجب ہے؟

ج: اگر عرف عام میں گاڑی کی ڈرائیونگ کو اس مدت میں ان کا پیشہ سمجھا جائے تو اس مدت میں ان کا وہی حکم ہے جو تمام ڈرائیوروں کا ہے۔

س ٦٥١: جب کسی ڈرائیور کی گاڑی میں کوئی نقص پیدا ہو جائے اور وہ اس کے پرزے خریدنے اور اسے ٹھیک کرنے کیلئے دوسرے شہر جائے تو کیا اس طرح کے سفر میں وہ پوری نماز پڑھے گا یا قصر، جبکہ اس سفر میں اس کی گاڑی اس کے ساتھ نہیں ہے؟

ج: مذکورہ صورت میں بھی اس کا سفر شغل والا ہے اور نماز پوری ہے۔

طلبہ کے احکام

س ٦٥٢: یونیورسٹیوں کے ان طلبہ کا کیا حکم ہے جو ہفتہ میں کم از کم دو دن تحصیل علم کیلئے سفر کرتے ہیں یا ان ملازمین کا کیا حکم ہے جو ہر ہفتہ اپنے کام کے لئے سفر کرتے ہیں؟ واضح رہے کہ وہ ہر ہفتہ سفر کرتے ہیں لیکن کبھی یونیورسٹی یا کام کی جگہ میں چھٹی ہوجانے کی وجہ سے وہ ایک ماہ تک اپنے اصلی وطن میں رہتے ہیں اور اس ایک ماہ کی مدت میں سفر نہیں کرتے تو جب وہ ایک ماہ کے بعد پھر سے سفر کا آغاز کریں گے تو کیا اس پہلے سفر میں انکی نماز قاعدے کے مطابق قصر ہو گی اور اس کے بعد وہ پوری نماز پڑھیں گے اور اگر اس کام والے سفر سے پہلے کسی ذاتی سفر پر گیا ہو تو حکم کیا ہوگا؟

ج: تحصیل علم کیلئے سفر میں نماز اور روزے کا حکم احتیاط پر مبنی ہے [1] ، خواہ ان کا سفر ہفتہ وار ہو یا روزانہ ہو، لیکن جو شخص کام کے لئے سفر کرتا ہے خواہ وہ مستقل کام کرتا ہو یا کسی دفتر میں اگر وہ دس دن میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے کام کرنے کی جگہ اور اپنے وطن یا اپنی رہائشگاہ کے درمیان رفت و آمد کرتا ہو تو وہ پوری نماز پڑھے گا اور اس کا روزہ رکھنا بھی صحیح ہو گا اور جب وہ کام والے دو سفروں کے درمیان اپنے وطن میں یا کسی اور جگہ پر دس دن کا قیام کرے تو ان دس دنوں کے بعد کام کے لئے کئے جانے والے پہلے سفر میں نماز قصر پڑھے گا اور روزہ نہیں رکھے گا لیکن اگر اپنے کام والے اس سفر سے پہلے کسی ذاتی سفر پر گیا ہو تو اس ذاتی سفر کے دوران نماز قصر اور اس کے بعد کام والے سفر کے درمیان پوری ہوگی لیکن بہرحال اس کام والے سفر کے دوران یہ احتیاط "کہ نماز پوری بھی پڑھے اور قصر بھی پڑھے" ترک نہ کیا جائے۔

س ٦٥٣: میں رفسنجان کے قریب سکول میں ٹیچر ہوں لیکن یونیورسٹی میں داخلہ ہوجانے کی وجہ سے اس میں اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے پر بھی مامور ہوں چنانچہ ہفتے کے پہلے تین دن کرمان میں اپنی تعلیمی سرگرمیوں میں مشغول ہوتا ہوں اور باقی دن اپنے شہر میں اپنی ڈیوٹی انجام دیتاہوں میری نماز اور روزوں کا کیا حکم ہے کیا مجھ پر طالب علم و الا حکم عائد ہوگا یا نہیں ؟

ج: اگر آپ تعلیم حاصل کرنے پر مأ مور ہیں تو آپ کی نماز پوری ہے اور روزہ بھی صحیح ہے ۔

س ٦٥٤: اگر دینی طالب علم یہ نیت کرے کہ وہ تبلیغ کو اپنا مشغلہ بنائے گا تو مذکورہ فرض کے مطابق وہ سفر میں پوری نماز پڑھ سکتا ہے اور روزہ بھی رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر اس شخص کا سفر تبلیغ، ہدایت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے نہ ہو بلکہ کسی اور کام کے لئے سفر کرے تو اس کے روزے نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر تبلیغ و ہدایت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو عرف عام میں اس کا شغل اور کام کہا جاتا ہو تو ان چیزوں کے لئے اس کے سفر کا حکم وہی ہے جو شغل کے لئے سفر کرنے والوں کا ہے اور اگر کبھی ان کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے سفر کرے تو دیگر تمام مسافروں کی طرح نماز قصر پڑھے اور اس کا روزہ صحیح نہیں ہے ۔

س ٦٥٥: جو لوگ غیر معینہ مدت کے لئے سفر کرتے ہیں جیسے حوزہ علمیہ کے طالب علم یا حکومت کے وہ ملازمین جو کسی شہر میں غیر معینہ مدت کے لئے مامور کئے جاتے ہیں، ان کے روزوں اور نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ صورت میں اگر وہاں ایک دو سال ٹھہرنے کا ا رادہ ہو تو نماز پوری اور روزہ صحیح ہے۔

س ٦٥٦: اگر دینی طالب علم اس شہر میں رہتا ہے جو اس کا وطن نہیں ہے اور وہاں دس روز قیام کی نیت کرنے سے قبل وہ جانتا تھا یا یہ قصد رکھتا تھا کہ شہر سے باہر واقع مسجد میں ہر ہفتے جائے گا۔ آیا وہ دس دن کے قیام کی نیت کر سکتا ہے یا نہیں؟

ج: قصد اقامت کے دوران شرعی مسافت سے کم اتنی مقدار باہر جانے کا ارادہ کہ جسے عرف میں ایک جگہ دس دن ٹھہرنے کے ساتھ منافی شمار نہیں کیا جاتا، قصد اقامت کو ختم نہیں کرتا مثلاً اس کا

ارادہ یہ ہو کہ ان دس دنوں کے دوران تین دفعہ اور ہر دفعہ تقریباً پانچ گھنٹے شرعی مسافت سے کم تک جائے گا اور واپس آئے گا۔

1 ۔ایسی صورت حال رکھنے والے افراد شرائط کی رعایت کرتے ہوئے کسی دوسرے مجتہد کے فتوا کی طرف رجوع کرسکتے ہیں اور اگر رجوع نہ کریں تو احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ نماز پوری بھی پڑھیں اور قصر بھی اور ماہ رمضان میں ضروری ہے کہ احتیاطاً روزہ رکھیں اور بعد میں اس کی قضا بھی کریں۔

قصد اقامت اورمسافتِ شرعی

س ٦٥٧: میں جس جگہ ملازمت کرتا ہوں وہ قریبی شہر سے شرعی مسافت سے کم فاصلہ پر واقع ہے اور چونکہ دونوں جگہ میرا وطن نہیں ہے، لہذا میں اپنی ملازمت کی جگہ دس روز ٹھہرنے کا قصد کرتا ہوں تا کہ پوری نماز پڑھ سکوں اور روزہ رکھ سکوں اور جب میں اپنے کام کی جگہ پر دس روز قیام کرنے کا قصد کرتا ہوں تو دس روز کے دوران میں یا اس کے بعد قریبی شہر میں جانے کا قصد نہیں کرتا، پس درج ذیل حالات میں شرعی حکم کیا ہے؟
١۔ جب میں اچانک یا کسی کام سے دس دن کامل ہونے سے پہلے اس شہر میں جاؤں اور تقریباً دو گھنٹے وہاں ٹھہرنے کے بعد اپنے کام کی جگہ واپس آ جاؤں۔
٢۔ جب میں دس روز کامل ہونے کے بعد اس شہر کے کسی ایک معین محلے میں جاؤں اور میرے وہاں تک جانے کا فاصلہ شرعی مسافت سے زیادہ نہ ہو اورایک رات ، وہاں قیام کر کے میں اپنی قیامگاہ کی طرف واپس آجاؤں۔
٣۔ جب میں دس روز قیام کے بعد اس شہر کے کسی ایک معین محلہ کے قصد سے نکلوں، لیکن اس محلہ میں پہنچنے کے بعد میرا ارادہ بدل جائے اور میں ایک اور محلے میں جانے کی نیت کر لوں جو میری قیامگاہ سے شرعی مسافت سے زیادہ دور ہے؟

ج:
١-٢۔ قیام گاہ پر پوری نمازوالے حکم کے ثابت ہوجانے کے بعد خواہ وہ قیام گاہ میں کم از کم ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کی وجہ سے ہی ہو شرعی مسافت سے کم فاصلہ تک جانے میں کوئی حرج نہیں ہے، چاہے ایک دن جائے یا کئی دن اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اپنی قیامگاہ سے دس دن کامل ہونے کے بعد نکلے یا دس دن کامل ہونے سے قبل، بلکہ نئے سفر سے پہلے تک پوری نماز پڑھے گا اور روزہ رکھے گا۔
٣۔ مذکورہ صورت میں چونکہ شرعی سفر واقع ہی نہیں ہوا اس لیے قصد اقامت ختم نہیں ہوگا۔

س ٦٥٨: مسافر اپنے وطن سے نکلنے کے بعد اگر اس راستے سے گزرے جہاں سے اس کے اصلی وطن کی اذان کی آوازسنائی دے، یا اس کے وطن کے گھروں کی دیواریں دکھائی دیں تو کیا اس سے مسافت پر کوئی اثر پڑتا ہے؟

ج: اگر اپنے وطن سے نہ گزرے تو اس سے شرعی مسافت پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اس سے سفر کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا، لیکن جب تک وہ اپنے وطن اور حد ترخص کے درمیان والے مقام میں ہے اس پر مسافر والا حکم جاری نہیں ہوگا۔

س ٦٥٩: جہاں میں ملازم ہوں اور فی الحال جہاں میرا قیام ہے، وہ میرا اصلی وطن نہیں ہے اور اس جگہ اور میرے وطن کے درمیان شرعی مسافت سے زیادہ فاصلہ ہے۔ ملازمت کی جگہ کو میں نے اپنا اصلی وطن نہیں بنایا ہے اور یہ ممکن ہے کہ وہاں فقط چند سال رہوں، میں بعض اوقات وہاں سے دفتری کاموں کے لئے مہینے بھر میں دو یا تین دن کے سفر پر جاتا ہوں لہذا جب میں اس شہر سے نکل کر جس میں، میں رہائش پذیر ہوں مسافت شرعی سے زیادہ دور جاؤں اور پھر وہیں لوٹ آؤں تو کیا مجھ پر واجب ہے کہ دس دن کے قیام کی نیت کروں یا اس کی ضرورت نہیں ہے؟ اور اگر دس دن کے قیام کی نیت واجب ہے تو شہر کے اطراف میں کتنی مسافت تک میں جا سکتا ہوں؟

ج: مذکورہ صورت میں اس جگہ آپ مسافر کا حکم نہیں رکھتے اور آپ کی نماز پوری اور روزہ صحیح ہے۔

س ٦٦٠: ایک شخص چند سال سے اپنے وطن سے چار کلومیٹر دور رہتا ہے اور ہر ہفتہ گھر جاتا ہے لہذا اگر یہ شخص اس مقام کی طرف سفر کرے کہ جس کا اس کے وطن سے ٢٥ کلو میٹر کا فاصلہ ہے، لیکن جس جگہ وہ چند سال تعلیم حاصل کرتا رہاہے وہاں سے اس کا فاصلہ ٢٢ کلومیٹر ہے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر وطن سے اس جگہ تک سفر کرے تو اسکی نماز قصر ہے ۔

س ٦٦١: ایک مسافر نے تین فرسخ تک جانے کا قصدکیا، لیکن ابتداء ہی سے اس کا ارادہ تھا کہ وہ اس سفر کے دوران ایک خاص کام کی انجام دہی کیلئے ایک چھوٹے راستے سے ایک فرسخ تک جائے گا پھر اصلی راستہ پر آجائے گا اور اپنے سفر کو جاری رکھے گا تو اس مسافر کے روزہ اور نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: اس پر مسافر کا حکم جاری نہیں ہو گا اور مسافت شرعی کو پورا کرنے کیلئے اصلی راستہ سے نکل کر دوبارہ اس پر لوٹ آنے کا شرعی مسافت کی تکمیل کیلئے اضافہ کرنا کافی نہیں ہے۔

س ٦٦٢: امام خمینی کے (اس) فتویٰ کے پیش نظر کہ جب آٹھ فرسخ کا سفر کرے تو نماز قصر پڑھے اور روزہ نہ رکھنا واجب ہے، اگر جانے کا راستہ چار فرسخ سے کم ہو لیکن واپسی پر سواری نہ ملنے یا راستے کی مشکلات کے پیش نظر ایسا راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہو جو چھ فرسخ سے زیادہ ہو تو اس صورت میں نماز و روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر جانا چار فرسخ سے کم ہو اور فقط واپسی کا راستہ بھی شرعی مسافت کے برابر نہ ہو تو نماز پوری پڑھے گا اور روزہ رکھے گا۔

س ٦٦٣: جو شخص اپنی قیام گاہ سے ایسی جگہ جائے جس کا فاصلہ شرعی مسافت سے کم ہو اور ہفتہ بھر میں اس جگہ سے متعدد بار دوسری جگہوں کا سفر کرے، اس طرح کہ کل مسافت آٹھ فرسخ سے زیادہ ہو جائے تو اس کا کیا فریضہ ہے؟

ج: اگر وہ گھر سے نکلتے وقت شرعی مسافت کا قصد نہیں رکھتا تھا اور اس کی پہلی منزل اور ان دوسری جگہوں کے درمیان کا فاصلہ بھی شرعی مسافت کے برابر نہ تھا تو اس پر سفر کا حکم جاری نہیں ہوگا۔

س ٦٦٤: اگر ایک شخص اپنے شہر سے کسی خاص جگہ کے قصد سے نکلے اور پھر اس جگہ اِدھر اُدھر گھومتا رہے تو کیا اس کا یہ اِدھر اُدھر گھومنا اس مسافت میں شمار ہو گا جو اس نے اپنے گھر سے طے کی ہے؟

ج: منزل مقصود پر ادھر ادھر گھومنا مسافت میں شمار نہیں ہو گا۔

س ٦٦٥: کیا قصد اقامت کے وقت قیام گاہ سے چار فرسخ سے کم فاصلے پر جانے کی نیت کی جاسکتی ہے؟

ج: اقامت گاہ سے شرعی مسافت سے کم فاصلے تک جانے کا قصد اگر دس دن کے قیام کے صادق آنے کو ضرر نہ پہنچائے جیسے کہ اس کا ارادہ یہ ہو کہ ان دس دنوں کے دوران تین دفعہ اور ہر بار تقریباً پانچ گھنٹے شرعی مسافت سے کم تک جائے گا اور واپس آئے گا تو ایسی نیت قصد اقامت کے صحیح ہونے کے لئے مضر نہیں ہے۔

س ٦٦٦: اس بات کے پیش نظر کہ اپنی قیامگاہ سے اپنی جائے ملازمت تک آنا جانا کہ جن کے درمیان ٢٤کلو میٹر سے زیادہ کا فاصلہ ہے پوری نماز پڑھنے کا موجب ہے، اگر میں اپنی ملازمت کے شہر کے حدود سے باہر نکلوں یا کسی دوسرے شہر کی طرف جاؤں کہ جس کا فاصلہ میرے کام کرنے کی جگہ سے شرعی مسافت سے کم ہے اور ظہر سے قبل یا بعد اپنی ملازمت کی جگہ واپس آجاؤں تو کیا میری نماز پھر بھی پوری ہوگی؟

ج: ملازمت کی جگہ سے شرعی مسافت سے کم فاصلے تک جانے سے اگرچہ اس کا آپ کے کام کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو، جائے ملازمت پر آپ کے روزہ اورنماز کا حکم نہیں بدلے گا، اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ آپ اپنی ملازمت کی جگہ پر ظہر سے قبل واپس آئیں یا اسکے بعد۔

س٦٦٧:ایک شخص اپنے وطن سے ا س شہر کی طرف سفر کرتا ہے کہ جس کی ابتدا تک شرعی مسافت نہیں ہے لیکن جو نقطہ اس کی منزل مقصود ہے (جیسے اس کے دوست کا گھر) اس تک مسافت شرعی ہے تو کیا شرعی مسافت کا حساب کرنے کیلئے معیار شہر کی ابتدا ہے یا وہ نقطہ جو اس کی منزل مقسود ہے؟

ج: اگر اس نے کسی خاص نقطے کیلئے سفر کیا ہو اس طرح کہ شہر سے عبور اُس نکتہ تک پہنچنے کا راستہ ہو تو مسافت کا حساب کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس نقطے کو مدنظر رکھا جائے لیکن اگر باوجود اس کے کہ اس کی کوئی خاص منزل مقصود ہے شہر میں بھی کام رکھتا ہو اس طرح کہ شہر میں پہنچ جانا منزل مقصود تک پہنچنا شمار ہوتا ہو تو شہر کی ابتدا معیار ہے۔

س٦٦٨: میں ہر ہفتہ حضرت سیدہ معصومہ "علیہا السلام "کے مرقد کی زیارت اور مسجد جمکران کے اعمال بجالانے کی غرض سے قم جاتا ہوں، اس سفر

میں مجھے پوری نماز پڑھنا ہوگی یا قصر؟

ج: اس سفر میں آپ کا حکم وہی ہے جوتما م مسافروں کا ہے اور آپ کی نماز قصر ہے ۔

س٦٦٩: شہر"کا شمر" میری جائے ولادت ہے اور١٩٦٦ (١٣٤٥ ہجری شمسی) سے ١٩٩٠ (١٣٦٩ ہجری شمسی) تک میں تہران میں مقیم رہاہوں اور اسے میں نے اپنا وطن بنا رکھا تھا اور اب تین سال سے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ادارے کی طرف سے بندر عباس میں تعینات ہوں اور ایک سال کے اندر پھر اپنے وطن تہران لوٹ جاؤں گا، اس بات کے پیش نظر کہ میں جب تک بندر عباس میں ہوں ہر لحظے امکان ہے کہ مجھے بندرعباس کے ساتھ ملحق شہروں میں ڈیوٹی کیلئے جانا پڑے اورکچھ مدت مجھے وہاں ٹھہرنا پڑے اور ادارے کی طرف سے میری جو ڈیوٹی لگائی جاتی ہے اسکے وقت کا بھی پہلے سے اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ براہ مہربانی سب سے پہلے میرے روزہ و نماز کا حکم بیان فرمائیں؟
دوسرے یہ کہ میری زوجہ کی نماز و روزہ کا کیا حکم ہے، جبکہ وہ خانہ دار ہے، اسکی جائے پیدائش تہران ہے اور وہ میری وجہ سے بندر عباس میں رہتی ہے؟

ج: مذکورہ صورت میں آپ اُس جگہ مسافر والا حکم نہیں رکھتے اور آپ کی بیوی کی نماز وہاں پوری ہے اور روزہ صحیح ہے۔

س٦٧٠: ایک شخص نے ایک جگہ دس دن ٹھہرنے کا قصد کیا ہے، کیونکہ اسے علم تھا کہ وہاں دس دن ٹھہرے گا یا اس نے اس امر کا عزم کررکھا تھا، پھر اس نے ایک چار رکعتی نماز پوری پڑھ لی جس سے اس پر پوری نماز پڑھنے کا حکم لاگو ہوگیا۔ اب اسے ایک غیر ضروری سفر پیش آگیا ہے تو کیا اس کے لئے یہ سفر جائز ہے؟

ج: اس کے سفر کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے خواہ سفر غیر ضروری ہو۔

س٦٧١: اگر کوئی شخص امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے سفر کرے اور یہ جانتا ہو کہ وہاں دس روز سے کم قیام کرے گا، لیکن نماز پوری پڑھنے کی غرض سے دس روز ٹھہرنے کی نیت کرلے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر وہ جانتا ہو کہ وہاں دس روز قیام نہیں کرے گا تو اس کا دس دن ٹھہرنے کی نیت کرنا بے معنی ہے اور اس کی نیت کا کوئی اثر نہیں ہے بلکہ وہاں نماز قصر پڑھے گا۔

س٦٧٢: غیر مقامی ملازم پیشہ لوگ جو اپنے کام والے شہر میں کبھی بھی دس روز قیام نہیں کرتے اور ان کا سفر بھی شرعی مسافت سے کم ہوتا ہے تو نماز کے سلسلہ میں ان کا کیا حکم ہے قصر پڑھیں یا پوری؟

ج: مفروضہ صورت میں اگر ملازمت کی جگہ میں دس دن قیام نہ کرے تو اس کا سفر شغل والا سفر شمار ہوگا اور رہائش گاہ، ملازمت کی جگہ اور ان دو کے درمیان نماز پوری ہوگی۔

س٦٧٣: اگر کوئی شخص کسی جگہ سفر کرے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہاں کتنے دن قیام کرنا ہے، دس روز یا اس سے کم تو وہ کس طرح نماز پڑھے؟

ج: مردد شخص کی ذمہ داری یہ ہے کہ تیس دن تک نماز قصر پڑھے اور اسکے بعد پوری پڑھے اگرچہ اسے اسی دن واپس پلٹنا ہو۔

س٦٧٤: جو شخص دومقامات پر تبلیغ کرتا ہے اور اس علاقہ میں دس روز قیام کا قصد بھی رکھتا ہے تو اس کے روزہ و نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر عرف عام میں یہ دو علاقے شمار ہوں تو وہ نہ دونوں مقامات میں قصد اقامت کرسکتا ہے اور نہ ہی ایک مقام پر، جبکہ وہ دس روز کے اندر دوسرے مقام تک رفت و آمد کا قصد رکھتا ہو۔

حد ترخص

س٦٧۵: جرمنی اور یورپ کے بعض شہروں کا درمیانی فاصلہ (یعنی ایک شہر سے نکلنے اور دوسرے شہر میں داخل ہونے کے سائن بورڈ کی مسافت) ایک سو میٹر سے زیادہ نہیں ہوتا حتی کہ دو شہروں کے بعض مکانات اور سڑکیں تو ایک دوسرے سے متصل ہوتی ہیں، ایسے موارد میں حد ترخص کیسے ہوگی؟

ج: جہاں دو شہر ایک دوسرے سے اس طرح متصل ہوں جیساکہ مذکورہ سوال میں ہے تو ایسے دو شہر، ایک شہر کے دو محلوں کے حکم میں ہیں یعنی ایک شہر سے خارج ہونے اور دوسرے شہر میں داخل ہونے کو سفر شمار نہیں کیا جائے گا تاکہ اسکے لئے حد ترخص معین کی جائے۔

س ٦٧٦: حد ترخص کا معیار شہر کی اذان سننا اور شہر کی دیواروں کو دیکھنا ہے، کیا (حد ترخص میں) ان دونوں کا ایک ساتھ ہونا ضروری ہے یا دونوں میں سے ایک کافی ہے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ دونوں علامتوں کی رعایت کی جائے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ حد ترخص کی تعیین کے لئے اذان کا نہ سنائی دینا ہی کافی ہو۔

س ٦٧٧: کیا حد ترخص میں شہر کے ان گھروں ـ کہ جہاں سے مسافر شہر سے خارج ہوتاہے یا اس میں داخل ہوتا ہےـ کی اذان کا سنائی دینا معیار ہے یا شہر کے وسط کی اذان کا سنائی دینا؟

ج: شہر کے اس آخری حصے کی اذان سننا معیارہے کہ جہاں سے مسافر شہر سے نکلتا ہے یا اس میں داخل ہو تا ہے۔

س ٦٧٨: ہمارے یہاں ایک علاقہ کے لوگوں کے درمیان شرعی مسافت کے بارے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں شہر کے آخری گھروں کی وہ دیواریں معیار ہیں جو ایک دوسرے سے متصل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ شہر کے گھروں کے بعد جو کارخانے اور متفرق آبادیاں ہیں، ان سے مسافت کا حساب کرنا چاہیےـ سوال یہ ہے کہ شہر کا آخر اس کا کون سا حصہ ہے؟

ج: شہر کی آخری حدود کی تعیین عرف عام پر موقوف ہے اگر عرف عام میں کارخانوں اور متفرق آبادیوں کو شہر کا حصہ شمار نہ کیا جائے تو مسافت کا حساب شہر کے آخری گھروں سے کیا جائیگا۔

سفر معصیت

س ٦٧٩: جب انسان یہ جانتا ہو کہ وہ جس سفر پر جا رہا ہے، اس میں وہ گناہ اور حرام میں مبتلا ہو گا تو کیا اس کی نماز قصر ہے یا پوری؟

ج: جب تک اس کا سفر ترک واجب یا فعل حرام کیلئے نہ ہو تو اسکی نماز دیگر مسافروں کی طرح قصر ہے۔

س ٦٨٠: جس شخص نے گناہ کی غرض سے سفر نہیں کیا، لیکن راستے میں اس نے معصیت کی غرض سے اپنے سفر کو تمام کرنے کی نیت کی ہے، توکیا اس شخص پر پوری نماز پڑھنا واجب ہے یا قصر؟ اور اثنائے سفر میں جو قصر نمازیں پڑھ چکا ہے کیا وہ صحیح ہیں یا نہیں؟

ج: جس وقت سے اس نے اپنے سفر کو گناہ و معصیت کی غرض سے جاری رکھنے کی نیت کی ہے اس وقت سے اس پر پوری نماز پڑھنا واجب ہے اور معصیت کی نیت کے بعد جو نمازیں اس نے قصر پڑھی ہیں ان کو دوبارہ پوری پڑھنا واجب ہے۔

س ٦٨١: اس سفر کا کیا حکم ہے جو تفریح یا ضروریات زندگی کے خریدنے کے لئے کیا جائے اور اس سفر میں نماز اور اس کے مقدمات کے لئے جگہ میسر نہ ہو؟

ج: اگر وہ جانتا ہے کہ اس سفر میں اس سے بعض وہ چیزیں چھوٹ جائیں گی جو نماز میں واجب ہیں تو احوط یہ ہے کہ ایسے سفر پر نہ جائے مگر یہ کہ سفر ترک کرنے میں اس کیلئے ضرر یا حرج ہو۔ بہر حال کسی بھی صورت میں نماز کو ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

احکام وطن

س ٦٨٢: میری جائے پیدائش تہران ہے، جبکہ میرے والدین کا وطن "مہدی شہر" ہے، لہذا وہ سال میں متعدد بار "مہدی شہر" جاتے ہیں، ان کے ساتھ میں بھی جاتا ہوں، لہذا میرے روزہ و نماز کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ میں " مہدی شہر"کو رہائش کے لئے اپنا وطن نہیں بنانا چاہتا، بلکہ میرا ارادہ تہران ہی میں رہنے کا ہے؟

ج: مذکورہ فرض میں آپ کے والدین کے اصلی وطن میں آپ کے روزہ و نماز کا حکم وہی ہے جودیگر مسافروں کے روزہ و نماز کا ہوتاہے۔

س ٦٨٣: میں ہر سال چھ ماہ ایک شہر میں اور چھ ماہ دوسرے شہر میں رہتا ہوں جو کہ میری جائے پیدائش ہے اور یہی شہر میرا اور میرے گھر والوں کا مسکن بھی ہے، لیکن پہلے شہر میں بطور مستمر نہیں ٹھہرتا، مثلاً دو ہفتے، دس روز یا اس سے کم وہاں رہتا ہوں پھر اس کے بعد اپنی جائے پیدائش اور اپنے گھر والوں کی رہائش گاہ میں لوٹ آتا ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ اگر میں پہلے شہر میں دس روز سے کم ٹھہرنے کی نیت کروں تو کیا میرا حکم مسافر کا ہے یا نہیں؟

ج: اگر آپ اُس شہر میں اتنا رہتے ہیں کہ عرف میں مسافر شمار نہیں ہوتے تو اس جگہ آپ کی نماز پوری اور روزہ صحیح ہے ۔

س ٦٨٤: جو شخص محدود تک کسی جگہ رہنا چاہتا ہے کتنی مدت تک وہاں رہنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کی نماز پوری اور روزہ صحیح ہوگا؟

ج: اگر کسی جگہ کم از کم ایک دو سال رہنے کا ارادہ رکھتاہو تو اُس جگہ اُس کی نماز پوری اور روزہ صحیح ہے۔

س ٦٨٥: ایک شخص کا وطن تہران ہے اور اب وہ تہران کے قریب ایک دوسرے شہر کو اپنے لئے وطن بنانا چاہتا ہے، اور چونکہ اس کا روزانہ کا کسب و کار تہران میں ہے، لہذا وہ دس روز بھی اس شہر میں نہیں رہ سکتا چہ جائیکہ چھ ماہ تک رہے بلکہ وہ روزانہ اپنے کام پر جاتا ہے اور رات کو اس شہر میں لوٹ آتا ہے۔ اس شہر میں اس کے نمازو روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج: نئے شہر کو وطن بنانے کی یہ شرط نہیں ہے کہ انسان اسے وطن بنانے کا ارادہ کرنے اور اس میں سکونت اختیار کرنے کے بعد مسلسل کچھ مدت اس جگہ رہے، بلکہ جب اسے نئے وطن کے طور پر انتخاب کرلے اور اس قصد کے ساتھ کچھ مدت "اگر چہ صرف راتیں" وہاں رہائش رکھے تو وہ اس کا وطن شمار ہوگا اسی طرح اگر ایسے کام انجام دے کہ جنہیں عام طور پر انسان کسی جگہ کو وطن بنانے کیلئے انجام دیتا ہے جیسے گھر تیار کرنا، کاروبار کی جگہ کا انتخاب کرنا "اگرچہ وہاں رہا نہ بھی ہو" تو وطن بن جائے گا۔

س ٦٨٦: میری اور میری زوجہ کی جائے پیدائش "کاشمر" ہے، لیکن جب سے میں سرکاری ملازم ہوا ہوں اس وقت سے میں نیشاپور منتقل ہو گیا ہوں اگر چہ ماں باپ اب بھی کاشمر میں ہی رہتے ہیں۔ نیشاپور کی طرف ہجرت کے آغاز میں ہی ہم نے اصلی وطن (کاشمر) سے اعراض کر لیا تھا، مگر ١٥ سال گزر جانے کے بعداب ہم نے اپنا ارادہ پھر بدل لیا ہے۔
مہربانی فرماکر درج ذیل سوالات کے جواب بیان فرمائیں:
١۔ جب ہم اپنے والدین کے گھر جاتے ہیں اور چند روز ان کے پاس قیام کرتے ہیں تو میری اور میری زوجہ کی نماز کا حکم کیا ہے؟
٢۔ ہمارے والدین کے وطن (کاشمر) میں جاکر وہاں چند روز قیام کے دوران، ہمارے ان بچوں کا کیا فریضہ ہے جو ہماری موجودہ رہائش گاہ نیشاپور میں پیدا ہوئے اور اب بالغ ہو چکے ہیں؟

ج: جب آپ نے اپنے اصلی وطن "کاشمر" سے اعراض کر لیا تو اب وہاں آپ دونوں کیلئے وطن کا حکم جاری نہیں ہو گا، مگر یہ کہ آپ زندگی گزارنے کیلئے دوبارہ وہاں لوٹ جائیں اور کچھ مدت تک وہاں اس نیت سے رہیں، اسی طرح یہ شہر آپ کی اولاد کا وطن بھی نہیں ہے، بلکہ اس شہر میں آپ سب لوگ

مسافر کے حکم میں ہیں۔

س ٦٨٧: ایک شخص کے دو وطن ہیں اوردونوں میں وہ پوری نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے توکیا اس کے بیوی بچوں پر کہ جن کی وہ دیکھ بھال اور کفالت کرتا ہے، اس مسئلہ میں اپنے ولی اور سرپرست کا اتباع واجب ہے؟ یا اس سلسلہ میں وہ اپنا مستقل عمل کر سکتے ہیں؟

ج: زوجہ یہ کرسکتی ہے کہ وہ اپنے شوہر کے نئے وطن کو اپنا وطن نہ بنائے، لیکن بچے جب تک چھوٹے ہیں اور اپنی کمائی اور ارادے میں مستقل نہیں ہیں یا اس مسئلہ میں باپ کے ارادہ کے تابع ہیں تو باپ کا نیا وطن ان کے لئے بھی وطن شمار ہو گا۔

س ٦٨٨: اگر ولادت کا ہسپتال (زچہ خانہ) باپ کے وطن سے باہر ہو اور وضع حمل کی خاطر ماں کو چند روز اس ہسپتال میں داخل ہونا پڑے اور بچے کی ولادت کے بعد وہ پھر اپنے گھر لوٹ آئے تو اس پیدا ہونے والے بچے کا وطن کو نسا ہو گا؟

ج: صرف کسی شہر میں پیدا ہونے سے وہ شہر اس بچے کا وطن نہیں بن جاتا، بلکہ اس کا وطن وہی ہے جو اس کے والدین کا ہے کہ جہاں بچہ ولادت کے بعد منتقل ہوتا ہے اور جس میں ماں باپ کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے اور پروان چڑھتا ہے۔

س ٦٨٩: ایک شخص چند سال سے اہواز شہر میں رہتا ہے، لیکن اسے اپنے لئے وطن ثانی نہیں بنایا ہے، تو اگر وہ اس شہر سے شرعی مسافت سے کم یا زیادہ فاصلہ پر جائے اور دوبارہ اس شہر میں واپس آجائے تو وہاں واپس آنے کے بعد اس کے نماز و روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ صورت میں چونکہ اُس جگہ عرفاً مسافر شمار نہیں ہوتا اس لیے اُس کی نماز پوری اور روزہ صحیح ہے۔

س ٦٩٠: میں عراقی ہوں اور اپنے وطن عراق کو چھوڑنا چاہتا ہوں، کیا میں پورے ایران کو اپنا وطن بنا سکتا ہوں؟ یا صرف اسی جگہ کو اپنا وطن قرار دے سکتا ہوں جہاں میں ساکن ہوں؟ یا اپنے لئے وطن بنانے کے لئے گھر خریدنا ضروری ہے؟

ج: نئے وطن کے لئے شرط ہے کہ کسی مخصوص اور معین شہر کو وطن بنانے کا قصد کیا جائے اور اس میں اتنا عرصہ زندگی بسر کرے کہ عرف عام میں کہا جائے یہ شخص اس شہر کا باشندہ ہے، لیکن اس شہر میں گھر و غیرہ کا مالک ہونا شرط نہیں ہے۔

س٦٩١: جس شخص نے بلوغ سے قبل اپنی جائے پیدائش سے ہجرت کی تھی اور وہ ترک وطن کے مسئلہ کو نہیں جانتاتھا اور اب وہ بالغ ہوا ہے تو وہاں اس کے روزہ و نما زکا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اس نے باپ کے ساتھ اپنی جائے پیدائش سے ہجرت کی تھی اور اس شہر میں دوبارہ اس کے باپ کا زندگی بسر کرنے کا ارادہ نہ ہوتو وہ جگہ اس کیلئے وطن نہیں ہوگیـ

س٦٩٢: اگر انسان کا ایک وطن ہو اور وہ فی الحال وہاں نہ رہتا ہو، لیکن کبھی کبھی اپنی زوجہ کے ہمراہ وہاں جاتا ہو تو کیا شوہر کی طرح زوجہ بھی وہاں پوری نماز پڑھے گی یا نہیں؟ اورجب زوجہ اکیلی اس جگہ جائے گی تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: صرف کسی جگہ کا شوہر کا وطن ہونا سبب نہیں ہے کہ وہ زوجہ کا بھی وطن ہو اور وہاں پر اس کے لئے وطن کے احکام جاری ہوں۔

س٦٩٣: کیا جائے ملازمت وطن کے حکم میں ہے؟

ج: کسی جگہ ملازمت کرنے سے وہ جگہ اس کا وطن نہیں بنتی ہے، لیکن اگر وہاں اس کی رہائش ہو اور کم از کم ایک دو سال وہاں رہنے کا ارادہ رکھتاہو تو اس کا حکم مسافر والا نہیں ہوگا اور اس کی نماز پوری اور روزہ صحیح ہے۔

س۶۹۴: کسی شخص کے اپنے وطن کو چھوڑنے کے کیا معنی ہیں؟ اور کیا عورت کے شادی کر لینے اور شوہر کے ساتھ چلے جانے سے وطن چھوڑنا ثابت ہوجاتا ہے یا نہیں؟

ج: وطن چھوڑنے سے مرادیہ ہے کہ انسان اپنے وطن سے اس قصد سے نکلے کہ اب دوبارہ اس میں نہیں پلٹے گا اسی طرح اگر اسے اپنے نہ پلٹنے کا علم یا اطمینان ہو، اور عورت کے صرف دوسرے شہر میں شوہر کے گھر جانے کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ اس نے اپنے اصلی وطن سے اعراض کر لیا ہے۔

س۶۹۵: گزارش ہے کہ وطن اصلی او روطن ثانی کے متعلق اپنا نظریہ بیان فرمائیں

ج: وطن اصلی : اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں انسان اپنی زندگی کی ابتدا (یعنی بچپن اور لڑکپن کے زمانے میں) میں نشو و نما پاتا ہے اور بڑا ہوتا ہے۔ وطن ثانی : اس جگہ کو کہتے ہیں جسے انسان اپنی دائمی سکونت کیلئے منتخب کرے اگر چہ اُسے ہر سال چند ماہ یا طویل مدت مثلاً چالیس پچاس سال تک رہنے کیلئے منتخب کیا ہو۔

س۶۹۶: میرے والدین شہر"ساوہ" کے باشندے ہیں، دونوں بچپنے میں تہران آگئے تھے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھیہ شادی کے بعد شہر چالوس منتقل ہو گئے کیونکہ میرے والد وہاں ملازمت کرتے تھے، لہذا اس وقت میں تہران اورساوہ میں کس طرح نماز پڑھوں؟ واضح رہے میری پیدائش تہران میں ہوئی ہے، لیکن وہاں کبھی نہیں رہا ہوں۔

ج: مذکورہ صو رت میں وہاں آپ کا حکم دیگر مسافروں والا ہے ۔

س۶۹۷: جس شخص نے اپنے وطن سے اعراض نہیں کیا ہے لیکن چھ سال سے کسی اور شہر میں مقیم ہے، لہذا جب وہ اپنے وطن جائے تو کیا وہاں اس کو پوری نماز پڑھنی چاہئے یا قصر؟ واضح رہے کہ وہ امام خمینی کی تقلید پر باقی ہے۔

ج: اگر اس نے سابق وطن سے اعراض نہیں کیا ہے تو وطن کا حکم اس کے لئے باقی ہے اور وہ وہاں پوری نماز پڑھے گا اور اس کا روزہ بھی صحیح ہے۔

س ۶۹۸: ایک طالب علم نے تبریز شہر کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے تبریز میں چار سال کیلئے کرایہ پر گھر لے رکھا ہے، علاوہ از ایں اب اس کا ارادہ ہے کہ اگر ممکن ہو ا تو وہ دائمی طور پر تبریز ہی میں رہے گا آج کل وہ ماہ رمضان مبارک میں کبھی کبھار اپنے اصلی وطن جاتا ہے تو کیا دونوں جگہوں کو اس کا وطن شمار کیا جائے گا؟

ج: اگر مقام تعلیم کو اس وقت وطن بنانے کا پختہ ارادہ نہیں کیا تو وہ جگہ اس کے وطن کے حکم میں نہیں ہے لیکن مذکورہ صورت میں اس جگہ مسافر والا حکم نہیں رکھتا اور اس کی نماز پوری اور روزہ صحیح ہے نیز اس کا اصلی وطن، حکم وطن پر باقی ہے جب تک اس سے اعراض نہ کرے۔

س ۶۹۹: میں شہر "کرمانشاہ"میں پیدا ہوا ہوں اور چھ سال سے تہران میں مقیم ہوں، لیکن اپنے اصلی وطن سے اعراض نہیں کیا ہے، اور تہران کو بھی وطن بنانے کا قصد کیا ہے لہذا جب ہم ایک سال یا دو سال کے بعد تہران کے ایک محلے سے دوسرے محلے میں منتقل ہوتے ہیں تواس میں میرے روزے ونماز کا کیا حکم ہے؟ اور چونکہ ہم چھ ماہ سے زائد عرصہ سے تہران کے نئے علاقے میں رہتے ہیں تو کیا ہمارے لئے یہاں پر وطن کا حکم جاری ہوگا یا نہیں؟ اور جب ہم دن بھر میں تہران کے مختلف علاقوں میں آتے جاتے ہیں تو ہماری نماز اور روزے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر آپ نے موجودہ تہران یا اس کے کسی ایک محلہ کو وطن بنانے کا قصد کیا ہو تو پورا تہران آپ کا وطن ہے اور اس میں آپ کی نماز پوری اور روزہ صحیح ہے اور تہران کے اندر ادھر ادھر جانے پر سفر کا حکم نہیں لگے گا۔

س۷۰۰: ایک شخص گاؤں کا رہنے والا ہے آج کل اس کی ملازمت اور رہائش تہران میں ہے اور اس کے والدین گاؤں میں رہتے ہیں اور وہاں پر انکی زمین و جائداد بھی ہے، وہ شخص ان کی احوال پرسی اور امداد کے لئے وہاں جاتا ہے، لیکن وہاں پر سکونت اختیار کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں ہے واضح رہے کہ وہ گاؤں اس شخص کی جائے پیدائش بھی ہے، لہذا وہاں اس کے روزہ و نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اس شخص کی اس گاؤں میں زندگی بسر کرنے اور اس میں رہائش رکھنے کی نیت نہ ہوتو وہاں اس پر وطن کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

س۷۰۱: کیا جائے ولادت کو وطن سمجھا جائے گا خواہ پیدا ہونے والا وہاں نہ رہتا ہو؟

ج: اگر کچھ عرصہ (یعنی بچپن اور لڑکپن کا زمانہ) تک وہاں زندگی گزارے اور وہیں نشوو نما پائے تو جب تک وہ اس جگہ سے اعراض نہیں کرے گا اس وقت تک وہاں اس پر وطن کا حکم جاری ہوگا، ورنہ نہیں۔

س۷۰۲: اس شخص کی نماز اور روزے کا کیا حکم ہے جو ایک سرزمین میں کہ جو اس کا وطن نہیں ہے طویل مدت (۹سال) سے مقیم ہے اور فی الحال اس کا اپنے وطن میں آنا ممنوع ہے، لیکن اسے یہ یقین ہے کہ ایک دن وطن واپس ضرور جائے گا؟

ج: سوال کی مفروضہ صورت میں اس شخص پر مسافر صدق نہیں کرتا اور اُس جگہ اس کی نماز پوری اور روزہ صحیح ہے ۔

س۷۰۳: میں نے اپنی عمر کے چھ سال گاؤں میں اور آٹھ سال شہر میں گزارے ہیں اورحال ہی میں تعلیم کیلئے مشہد مقدس آیا ہوں، لہذا ان تمام مقامات پر میرے روزہ و نماز کا کیا حکم ہے؟

ج: وہ گاؤں جو آپ کی جائے پیدائش ہے اگر اُسے عرف میں آپ کا وطن شمار کیا جاتا ہے تو آپ کی نماز اُس جگہ پوری اور روزہ صحیح ہے اور اگر وطن کے صدق کرنے میں شک ہو تو محل احتیاط ہے اور اگر وہ گاؤں آپ کی جائے پیدائش نہیں ہے تو اُس پر وطن کے صدق میں شک ہونے کی صورت میں آپ کیلئے وطن کے احکام نہیں رکھتا اور جس شہر میں آپ نے کئی سال گزارے ہیں اگر آپ نے اسے وطن بنایا تھا تو وہ بھی اس وقت تک آپ کے وطن کے حکم میں رہے گا جب تک آپ وہاں سے اعراض نہ کریں لیکن مشہد کو جب تک آپ وطن بنانے کا قصد نہ کریں وہ آپ کا وطن شمار نہیں ہوگا لیکن اگر کم از کم ایک دو سال تک وہاں رہنے کا ارادہ ہو تو وہاں آپ کی نماز پوری اور روزہ صحیح ہے۔

بیوی بچوں کی تابعیت

س۷۰۴: کیا وطن اور اقامت کے سلسلے میں زوجہ شوہر کے تابع ہے؟

ج: صر ف زوجیت، جبری طورپر شوہر کے تابع ہونے کی موجب نہیں ہے، لہذا زوجہ کو یہ حق حاصل ہے کہ قصد اقامت اور وطن اختیار کرنے میں شوہر کے تابع نہ ہو، ہاں اگر زوجہ اپنا وطن اختیار کرنے یا اس سے اعراض کرنے میں شوہر کے تابع ہو توا اس کے شوہر کا قصد اس کے لئے کافی ہے، پس اس کا شوہر جس شہر میں وطن کی نیت سے دائمی اور مشترکہ زندگی کیلئے منتقل ہوا ہے وہی اس کا بھی وطن شمار ہوگا۔ اسی طرح اگر شوہر اس وطن کو چھوڑدے جس میں وہ دونوں رہتے تھے اور کسی دوسری جگہ چلا جائے تو یہ زوجہ کا بھی اپنے وطن سے اعراض شمار ہوگا اور سفر میں دس دن کے قیام کے سلسلے میں اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شوہر کے قصد اقامت سے آگا ہ ہو بشرطیکہ وہ اپنے شوہر کے ارادہ کے تابع ہو، بلکہ اگر وہ اقامت کے دوران اپنے شوہر کے ساتھ رہنے پر مجبور ہوتو بھی اس کا یہی حکم ہے ۔

س۷۰۵: ایک جوان نے دوسرے شہر کی لڑکی سے شادی کی ہے، تو جس وقت یہ لڑکی اپنے والدین کے گھر جائے تو پوری نماز پڑھے گی یا قصر؟

ج: جب تک وہ اپنے اصلی وطن سے اعراض نہ کرے اس وقت تک وہاں پوری نماز پڑھے گی۔

س۷۰۶: کیا بیوی یا بچے، امام خمینی کی توضیح المسائل کے مسئلہ "۱۲۸٤"کے زمرے میں آتے ہیں؟یعنی کیا انکے سفر کے صدق کرنے کیلئے خود انکا سفر کی نیت کرنا شرط نہیں ہے ؟ نیز کیا باپ کے وطن میں ان سب کی نماز پوری ہوگی جو اسکے تابع ہیں ؟

ج: اگر سفر میں خواہ جبری طور پر ہی سہی وہ باپ کے تابع ہوں تو سفر کے لئے باپ کا قصد ہی کافی ہے، بشرطیکہ انہیں اس کی اطلاع ہو، لیکن وطن اختیار کرنے یا اس سے اعراض کرنے میں اگر وہ اپنے ارادہ اور زندگی میں خود مختار نہ ہوں، یعنی طبیعی اور فطری طورپر۔ باپ کے تابع ہوں تو وطن سے اعراض کرنے اور نیا وطن اختیار کرنے کے سلسلے میں کہ جہاں ان کا باپ دائمی طور پر زندگی گزارنے کیلئے منتقل ہوا ہے، باپ کے تابع ہوں گے۔

بڑے شہروں کے احکام

س۷۰۷: بڑے شہروں کو وطن بنانے کے قصد اور ان میں دس دن اقامت کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ج: بڑے اور عام شہروں میں، احکام مسافر، وطن اختیار کرنے اوردس روز قیام کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے، بلکہ بڑے شہرکواسکے کسی خاص محلہ کو معین کئے بغیر وطن بنانے کا قصد کرنے اور کچھ مدت اس شہر میں زندگی گزارنے سے اس پورے شہرپر وطن کا حکم جاری ہو گا، جیسا کہ اگر کوئی شخص کسی محلہ کو معین کئے بغیر ایسے شہر میں دس روز قیام کی نیت کرے تویہ اسکے تمام محلوں میں نماز پوری پڑھے گا اور اس کا روزہ صحیح ہوگا۔

س۷۰۸: ایک شخص کوامام خمینی کے اس فتوے کی اطلاع نہیں تھی کہ تہران بڑے شہروں میں سے ہے ، انقلاب کے بعد اسے امام خمینی کے فتوے کا علم ہواہے، لہذا اس کے ان روزوں اور نمازوں کا کیا حکم ہے جو عادی طریقہ سے اس نے انجام دیئے ہیں؟

ج: اگر ابھی تک وہ اس مسئلہ میں امام خمینی کی تقلید پر باقی ہے تو اس پر ان گزشتہ اعمال کا تدارک واجب ہے جو امام خمینی کے فتوے کے مطابق نہیں تھے چنانچہ جو نمازیں ا س نے قصر کی جگہ پوری پڑھی تھیں ان کو قصر کی صورت میں بجا لائے اور ان روزوں کی قضا کرے جو اس نے مسافرت کی حالت میں رکھے تھے۔

نماز اجارہ

س۷۰۹: مجھ میں نماز پڑھنے کی طاقت نہیں ہے، کیا میں کسی دوسرے شخص کو نائب بنا کر اس سے اپنی نمازیں پڑھوا سکتا ہوں؟ اور کیا نائب کے اجرت طلب کرنے اور نہ کرنے میں کوئی فرق ہے؟

ج: ہر شخص جب تک زندہ ہے جیسے بھی ممکن ہو اپنی واجب نماز کو خود ادا کرے، نائب کا اس کی طرف سے نماز ادا کرنا کافی نہیں ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے خواہ وہ اجرت لے یا نہ لے ۔

س۷۱۰: جو شخص اجارہ کی نماز پڑھتا ہے:
۱۔ کیا اس پر، اذان و اقامت کہنا، تینوں سلام پڑھنا اور مکمل طور پر تسبیحات اربعہ پڑھنا واجب ہے؟
۲۔ اگر ایک دن ظہر و عصر کی نماز بجا لائے اور دوسرے دن مکمل طور پر پنجگانہ نمازیں پڑھے، توکیا اس میں ترتیب ضروری ہے؟
۳۔ نماز اجارہ میں کیا میت کے خصوصیات بیان کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج: میت کے خصوصیات بیان کرنا ضروری نہیں ہے اورصرف نماز ظہر و عصر اور نماز مغرب و عشاء کے درمیان ترتیب کی رعایت ضروری ہے اور جب تک عقد اجارہ میں اجیر کے لئے خاص کیفیت کی شرط نہ رکھی گئی ہو اور نہ ہی ذہنوں میں کوئی ایسی خاص کیفیت موجود ہو کہ جس کی طرف مطلق عقد اجارہ کا انصراف ہو تو ایسی صورت میں اس کیلئے ضروری ہے کہ نماز کو متعارف مستحبات کے ساتھ بجا لائے،لیکن ہر نماز کے لئے اذان کہنا واجب نہیں ہے ۔

نماز آیات

س۷۱۱: نماز آیات کیا ہے اورشریعت میں اس کے واجب ہونے کے اسباب کیا ہیں؟

ج: یہ دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع اور دو سجدے ہیں، شریعت میں اس کے واجب ہونے کے اسباب یہ ہیں :
سورج گہن اور چاندگہن خواہ ان کے معمولی حصے کو ہی لگے، اسی طرح زلزلہ اور ہر وہ غیر معمولی چیز جس سے اکثر لوگ خوفزدہ ہوجائیں، جیسے سرخ، سیاہ یا پیلی آندھیاں کہ جو غیر معمولی ہوں یا شدید تاریکی، یا زمین کا دھنسنا ، پہاڑ کا ٹوٹ کر گرنا،بجلی کی کڑک اور گرج اور وہ آگ جو کبھی آسمان میں نظر آتی ہے۔ سورج گہن ،چاند گہن اور زلزلہ کے علاوہ باقی سب چیزوں میں شرط ہے کہ عا م لوگ ان سے خوف زدہ ہوجائیں لذا اگر ان میں سے کوئی چیز خوفناک نہ ہو یا اس سے بہت کم لوگ خوف زدہ ہوں تو نماز آیات واجب نہیں ہے ۔

س۷۱۲:نماز آیات پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: اسے بجا لانے کے چند طریقے ہیں :
۱۔ نیت اور تکبیرۃ الاحرام کے بعد حمد و سورہ پڑھے پھر رکوع میں جائے اس کے بعد رکوع سے سر اٹھائے اورحمد و سورہ پڑھے اور رکوع میں جائے، پھر رکوع سے بلند ہوکر حمد و سورہ پڑھے پھر رکوع بجا لائے، پھر سر اٹھا ئے اور حمد وسورہ پڑھے اور اسی طرح اس رکعت میں پانچ رکوع بجا لائے پھر سجدے میں جائے اور دوسجدے بجا لانے کے بعد کھڑا ہو کر پہلی رکعت کی طرح عمل کرے پھر دو سجدے بجالائے اور اس کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔
۲۔ نیت ا ور تکبیرۃ الاحرام کے بعد سورہ حمد اور کسی سورہ کی ایک آیت پڑھ کر رکوع میں جائے (البتہ بسم اللہ کو ایک آیت شمار کرنا صحیح نہیں ہے) پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اسی سورہ کی دوسری آیت پڑھے اور رکوع میں جائے، پھر سر اٹھاکر اسی سورہ کی تیسری آیت پڑھے ،پانچویں رکوع تک اسی طرح بجا لائے یہاں تک کہ جس سورے کی ایک ایک آیت ہر رکوع سے پہلے پڑھی تھی وہ تمام ہوجائے اس کے بعد پانچواں رکوع اور پھر دو سجدے بجالائے پھر کھڑا ہوجائے اور سورہ حمد اور کسی سورہ کی ایک آیت پڑھ کر رکوع کرے اور دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت کی طرح بجا لائے اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز ختم کر دے، چنانچہ اگر (اس طریقے کے مطابق) ہر رکوع سے پہلے کسی سورہ کی ایک آیت پر اکتفا کرے تو سورہ حمد کو رکعت کی ابتداء میں ایک مرتبہ سے زیادہ نہ پڑھے البتہ سورہ کے حصے کرنے کی صورت میں ضروری نہیں ہے کہ پوری ایک آیت پڑھے بلکہ ایک آیت (بسم اللہ کے علاوہ) کے بھی دو حصے کر سکتا ہے۔
۳۔ مذکورہ دو طریقوں میں سے ایک رکعت کو ایک طریقہ سے اور دوسری کو دوسرے طریقے سے بجا لائے۔
٤۔ وہ سورہ جس کی ایک آیت پہلے رکوع سے قبل قیام میں پڑھی تھی، اسے دوسرے ، تیسرے یا چوتھے رکوع سے پہلے والے قیام میں ختم کردے اس صورت میں واجب ہے کہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد

قیام میں سورہ حمد اور ایک دوسرا سورہ یا اسکی ایک آیت پڑھے اگر تیسرے یا چوتھے رکوع سے پہلے ہو اور اس صورت میں واجب ہے کہ اس سورہ کو پانچویں رکوع سے پہلے مکمل کردے ۔

س۷۱۳: کیا نما زآیات اسی شخص پر واجب ہے جو اس شہر میں ہے کہ جس میں حادثہ رونما ہوا ہے یا ہر اس شخص پر واجب ہے جسے اس کا علم ہوگیا ہو، خواہ وہ اس شہر میں نہ ہو کہ جس میں حادثہ رونما ہوا ہے؟

ج: نماز آیات اسی شخص پر واجب ہے جو حادثے والے شہر میں ہو اسی طرح اس شخص پر بھی واجب ہے جو اس سے متصل شہر میں رہتا ہو، اس طرح کہ دونوں کو ایک شہر کہا جاتا ہو۔

س۷۱۴: اگر زلزلہ کے وقت ایک شخص بے ہوش ہو اور زلزلہ ختم ہو جانے کے بعد ہوش میں آئے تو کیا اس پر بھی نما زآیات واجب ہے؟

ج: اگر اسے زلزلہ واقع ہونے کی خبر نہ ہو یہاں تک کہ وقوع زلزلہ سے متصل وقت گزرجائے تواس پر نماز آیات واجب نہیں ہے اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ نماز کو بجا لائے۔

س۷۱۵: کسی علاقہ میں زلزلہ آنے کے بعد مختصر مدت کے درمیان بہت سے چھوٹے چھوٹے زلزلے اور زمینی جھٹکے آتے ہیں، ان موارد میں نماز آیات کا کیا حکم ہے؟

ج: ہر جھٹکا جسے مستقل زلزلہ شمار کیاجائے اسکے لئے علیحدہ نماز آیات واجب ہے خواہ شدید ہو یا خفیف

س۷۱۶: جب زلزلے درج کرنے والا مرکز اعلان کرے کہ فلاں علاقہ میں جس میں ہم رہتے ہیں زلزلہ کے کئی معمولی جھٹکے آئے ہیں اور جھٹکوں کی تعداد کا بھی ذکر کرے، لیکن ہم نے انہیں بالکل محسوس نہ کیا ہوتو کیا اس صورت میں ہمارے اوپر نماز آیات واجب ہے یا نہیں؟

ج: اگر اس طرح ہو کہ کوئی اُسے محسوس نہ کرے اور صرف مشینوں کے ساتھ قابل ادراک ہو تو نماز آیات واجب نہیں ہے۔

نوافل

س۷۱۷: کیا نافلہ نمازوں کوبلند آواز سے پڑھا جائے یا آہستہ آواز سے ۔

ج: مستحب ہے کہ دن کی نافلہ نمازوں کو آہستہ اور شب کی نافلہ نمازوں کو بلند آواز سے پڑھا جائے۔

س۷۱۸: نماز شب جو دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے کیا اسے دو مرتبہ چار چار رکعت کر کے، ایک مرتبہ دو رکعت اور ایک مرتبہ ایک رکعت (وتر) پڑھ سکتے ہیں؟

ج: نمازشب کو چار چار رکعت کرکے پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

س۷۱۹: جب ہم نماز شب پڑھتے ہیں تو کیا واجب ہے کہ کسی کو اسکی خبر نہ ہو اور واجب ہے کہ ہم تاریکی میں نماز شب پڑھیں؟

ج: تاریکی میں نماز شب پڑھنا اور اسے دوسروں سے چھپا نا شرط نہیں ہے ہاں اس میں ریا جائز نہیں ہے۔

س۷۲۰: نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اورخود نافلہ کے وقت میں، کیا نافلہ ظہر و عصر قضا کی نیت سے پڑھے جائیں یا کسی اور نیت سے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ اس وقت قربۃً الی اللہ کی نیت سے پڑھے جائیں، ادا اور قضا کی نیت نہ کی جائے۔

س۷۲۱: براہ مہربانی ہمیں نماز شب کے طریقہ سے تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں؟

ج: نماز شب مجموعی طور پر گیا رہ رکعات ہیں، ان میں سے آٹھ رکعتوں کو، جو دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہیں، نماز شب کہتے ہیں اور انکے بعد دو رکعت کو نماز شفع کہتے ہیں اور یہ نماز صبح کی طرح پڑھی جاتی ہے۔ اس نماز کی آخری ایک رکعت کو نماز وتر کہتے ہیں اس کے قنوت میں مومنین کے لئے استغفار و دعا کرنا اور خدائے منان سے حاجات طلب کرنا مستحب ہے، اس کی ترتیب دعاؤں کی کتابوں میں مذکور ہے۔

س۷۲۲: نماز شب کا کیا طریقہ ہے؟ یعنی اس میں کونسا سورہ، استغفار اور دعا پڑھی جائے؟

ج: نماز شب میں کوئی سورہ، استغفار اور دعا اسکے جز کے عنوان سے شرط نہیں ہے، بلکہ نیت اور تکبیرۃ الاحرام کے بعد ہر رکعت میں سورہ حمد پڑھے اور اگر چاہے تو اسکے بعد دو سر ا سورہ پڑھے پھر رکوع و سجوداور تشہدو سلام بجالائے۔

نماز کے متفرقہ احکام

س۷۲۳:وہ کون سا طریقہ ہے جس سے گھر والوں کو نماز صبح کیلئے بیدا ر کیا جائے؟

ج: اس سلسلے میں گھر کے افراد کے لئے کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔

س ۷۲۴: ان لوگوں کے روزہ و نماز کا کیا حکم ہے جو مختلف پارٹیوں اور گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں، اور بلا سبب ایک دوسرے سے بغض ، حسد اور حتی دشمنی رکھتے ہیں ؟

ج: انسان کیلئے دوسروں کے بارے میں بغض وحسداور عداوت کا اظہار کرنا جائز نہیں ہے، لیکن یہ روزہ و نماز کے باطل ہونے کا سبب نہیں ہے۔

س۷۲۵: اگر محاذ جنگ پر جہاد کرنے والا شدیدحملوں کی وجہ سے سورہ فاتحہ نہ پڑھ سکے یارکوع و سجود انجام نہ دے سکے تو وہاں پر کیسے نماز پڑھے؟

ج: اس کیلئے جس طرح نماز پڑھنا ممکن ہو پڑھے اور جب رکوع و سجود کرنے پر قادر نہ ہو تو دونوں کو اشاروں سے بجا لائے ۔

س۷۲۶: والدین اولاد کو کس سن میں احکام و عبادات شرعی کی تعلیم دیں؟

ج: ولی کے لئے مستحب ہے کہ جب بچہ سن تمیز (اچھے برے کو پہچاننے کی عمر) کو پہنچ جائے تو اسے شریعت کے احکام و عبادات کی تعلیم دے۔

س۷۲۷: شہروں کے درمیان چلنے والی بسوں کے بعض ڈرائیور مسافروں کی نماز کو اہمیت نہ دیتے ہوئے ان کے کہنے پر بس نہیں روکتے تاکہ وہ لوگ اتر کر نماز پڑھ سکیں، لہذا بسا اوقات ان کی نماز قضا ہو جاتی ہے، اس سلسلہ میں بس ڈرائیور کی کیا ذمہ داری ہے؟ اور ایسی حالت میں اپنی نماز کے سلسلہ میں سواریوں کا کیا فریضہ ہے؟

ج: سواریوں پر واجب ہے کہ جب انہیں نماز کے قضا ہو جانے کا خوف ہو تو کسی مناسب جگہ پر ڈرائیور سے بس روکنے کا مطالبہ کریں اور ڈرائیور پر واجب ہے کہ وہ مسافروں کے کہنے پر بس روک دے، لیکن اگر وہ کسی معقول عذر کی بنا پر یا بلا سبب گاڑی نہ روکے تو سواریوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ اگر وقت ختم ہو جانے کا خوف ہو تواسی وقت چلتی گاڑی میں نماز پڑھیں اور ممکنہ حد تک قبلہ، قیام اور رکوع و سجود کی رعایت کریں۔

س۷۲۸: یہ جو کہا جاتا ہے "چالیس دن تک شراب خور کا نماز و روزہ نہیں ہے" کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں اس پر نماز پڑھنا واجب نہیں ہے؟ اور پھر وہ اس مدت کے بعد فوت ہوجانے والی نمازوں کی قضا بجا لائے؟ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر قضا اور ادا دونوں واجب ہیں؟ یا پھر اس کا مقصد یہ ہے کہ اس پر قضا واجب نہیں ہے، بلکہ ادا ہی کافی ہے، لیکن اس کا ثواب دوسری نمازوں سے کم ہوگا؟

ج: اس کا مطلب یہ ہے کہ شراب خوری نماز اور روزہ کی قبولیت میں رکاوٹ ہے، نہ کہ اس کی وجہ سے شراب خور سے نماز اور روزہ کا فریضہ ہی ساقط ہوجائے اور انکی قضا واجب ہو یا ادا اور قضا دونوں لازم ہوں۔

س۷۲۹: اس وقت میرا شرعی فریضہ کیا ہے جب میں کسی شخص کو نماز کے کسی فعل کو غلط بجا لاتے ہوئے دیکھوں؟

ج: اس سلسلے میں آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ مگر یہ کہ جب وہ حکم سے ناواقف ہونے کی بنا پر غلطی کرے تو اس صورت میں اس کی راہنمائی کرنا واجب ہے۔

س۷۳۰: نماز کے بعد نماز گزاروں کے آپس میں مصافحہ کرنے کے سلسلے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ اس بات کی وضاحت کردینا بھی مناسب ہے کہ بعض بزرگ علماء کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں ائمہ معصومین علیھم السلام سے کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی ہے، پس مصافحہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، لیکن واضح ہے کہ مصافحہ کرنے سے نماز گزاروں کی دوستی اور محبت میں اضافہ ہوتا ہے؟

ج: سلام اور نماز سے فراغت کے بعد مصافحہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور کلی طور پر مومنین کا آپس میں مصافحہ کرنا مستحب ہے۔

احکام روزہ

س۷۳۱: اگر کوئی لڑکی سن بلوغ تک پہنچنے کے بعد جسمانی اعتبار سے کمزور ہونے کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے نہ رکھ سکتی ہو اور نہ ہی آنے والے ماہ رمضان تک ان کی قضا کی طاقت رکھتی ہو تو اس کے روزوں کا کیا حکم ہے؟

ج: صرف کمزوری و ناتوانی کے سبب روزہ اور اس کی قضا نہ رکھ سکنا قضا کے ساقط ہونے کا موجب نہیں بنتی، بلکہ اس پر ماہ رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہے۔

س ۷۳۲: اگر نو بالغ لڑکیوں پر روزہ رکھنا کسی حد تک شاق ہو تو ان کے روزوں کا کیا حکم ہے؟ اور کیا لڑکیوں کے لئے سن بلوغ قمری حساب سے پورے نو سال ہے ؟

ج: مشہور یہ ہے کہ قمری نو سال پورے ہونے پر لڑکیاں بالغ ہو جاتی ہیں۔ اور اس وقت ان پر روزہ رکھنا واجب ہے اور فقط بعض بہانوں کی وجہ سے ان کے لئے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر روزہ انہیں ضرر پہنچائے یا اس کا تحمل ان کیلئے بہت شاق ہو تو ان کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

س ۷۳۳: میں دقیقا نہیں جانتا کہ کب بالغ ہوا ہوں لہذا یہ بتائیے کہ مجھ پر کب سے نماز اور روزوں کی قضا واجب ہے؟

ج: جس وقت سے آپ کو اپنے بلوغ کا یقین ہے اس وقت سے آپ پر ان نمازوں اور روزوں کی قضا واجب ہے جنکے فوت ہونے کا آپ کو یقین ہے۔

س ۷۳۴: جس نو (۹) سالہ لڑکی پر روزہ واجب ہے لیکن شاق ہونے کی وجہ سے اس نے روزہ نہیں رکھا کیا اس پر قضا واجب ہے یا نہیں؟

ج: ماہ رمضان کے جو روزے اس نے نہیں رکھے ان کی قضا واجب ہے۔

س ۷۳۵: اگر کسی شخص کو قوی عذر کی بنا پر پچاس فیصد احتمال ہوکہ اس پر روزہ واجب نہیں ہے اور روزہ نہ رکھے، لیکن بعد میں واضح ہو کہ روزہ اس پر واجب تھا تو قضا او ر کفارے کے لحاظ سے اس کا حکم کیا ہے؟

ج: اگر اس نے صرف اس احتمال کی بنا پر جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھا کہ اس پر روزہ واجب نہیں ہے تو سوال کی مفروضہ صورت میں اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں ہاں اگر اس نے نقصان کے خوف سے روزہ نہ رکھا ہو اور اس خوف کی کوئی عقلائی وجہ بھی ہو تو اس صورت میں قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں ہے۔

س ۷۳۶: ایک شخص فوج میں ملازم ہے وہ سفر اور ڈیوٹی پر رہنے کی وجہ سے پچھلے سال روزے نہیں رکھ سکا، اس سال پھرماہ رمضان شروع ہو چکا ہے اور وہ ابھی تک ڈیوٹی پر ہے اور احتمال ہے کہ اس سال بھی روزے نہیں رکھ سکے گا کیا دو سال بعد جب وہ ڈیوٹی سے فارغ ہوجائے گا اس پر ان دو مہینوں کے روزوں کی قضا کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہے یا نہیں؟

ج: اگر سفر کی وجہ سے ماہ رمضان کے روزے ترک ہوئے ہوں اور یہ عذر دوسرے ماہ رمضان تک باقی ہو تو اس پر صرف قضا واجب ہے اور تاخیر کا کفارہ واجب نہیں ہے۔

س ۷۳۷: اگر روزہ دار اذان ظہر سے قبل تک متوجہ نہ ہو کہ وہ جنابت کی حالت میں ہے، پھر غسل ارتماسی کر لے تو کیا اس کا روزہ باطل ہو جائے گا؟ اور اگر غسل ارتماسی کے بعد متوجہ ہو کہ وہ روزے سے تھا تو کیا اس پر روزے کی قصا واجب ہے؟

ج: اگر اس نے اس بات سے غفلت اور فراموشی کی بنا پر غسل ارتماسی کر لیا کہ وہ ر وزے سے ہے تو اس کا روزہ اور غسل صحیح ہیں اور اس پر قضا واجب نہیں ہے۔

س ۷۳۸: اگر روزہ دار کا یہ ارادہ ہو کہ زوال سے قبل اپنی قیامگاہ پر پہنچ جائے گا لیکن راستے میں کسی حادثے کی وجہ سے اس وقت تک نہ پہنچ سکے تو کیا اس کے روزے میں اشکال ہے؟ اور کیا اس پر کفارہ بھی واجب ہے یا صرف اس دن کے روزہ کی قضا کرے گا؟

ج: سفر میں اس کا روزہ صحیح نہیں ہے اور جس دن وہ زوال سے پہلے اپنی قیام گاہ تک نہیں پہنچ سکا تھا،اس دن کے روزہ کی صرف قضا کرے گا، کفارہ واجب نہیں ہے؟

س ۷۳۹: سطح زمیں سے کافی بلندی پر ڈھائی تین گھنٹے کی پرواز کرنے والے پائلٹ اور جہاز کے میزبانوں کو جسمانی توازن برقرار رکھنے کے لئے ہر بیس منٹ بعد پانی پینے کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا اس پرماہ رمضان کے روزوں کی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں؟

ج: اگر روزہ ان کے لئے مضر ہو تو پانی پی کر افطار کرسکتے ہیں اور بعد میں صرف قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں ہے۔

س۷۴۰: اگر ماہ رمضان میں اذان مغرب میں دو گھنٹہ یا اس سے کم وقت رہتا ہو اور (روزہ دار) عورت کو حیض آجائے تو کیا اس کا روزہ باطل ہوجائے گا؟

ج: اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

س ۷۴۱: غوطہ خوری کا مخصوص لباس پہن کر اگر کوئی شخص پانی میں غوطہ لگائے کہ جس سے اس کا جسم تر نہ ہو تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر لباس سر سے چپکا ہوا ہو تو اس کے روزے کے صحیح ہونے میں اشکال ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ قضا کرے۔

س ۷۴۲: کیا روزہ کی زحمت سے بچنے کی خاطر جان بوجھ کر ماہ رمضان میں سفر کرنا جائز ہے؟

ج: ماہ رمضان میں سفر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اور اگر سفر کرے اگر چہ وہ روزہ سے بچنے کے لئے ہی ہو تو اس پر روزہ افطار کرنا واجب ہے۔

س ۷۴۳: ایک شخص کے ذمہ واجب روزہ ہے اور اس نے روزہ رکھنے کا ارادہ کر لیا تھا، لیکن کوئی عذر پیش آ گیا جو روزہ رکھنے میں مانع ہوا، مثلا طلوع آفتاب کے بعد سفر پیش آگیا اور ظہر کے بعد گھر واپس آیا اورراستہ میں روزہ باطل کرنے والا کوئی کام بھی نہیں کیا ، مگر واجب روزہ کی نیت کا وقت گزر چکا تھا اور یہ دن، ان ایام میں سے تھا جن میں روزہ رکھنا مستحب تھا، تو کیا یہ شخص مستحب روزہ کی نیت کر سکتا ہے یا نہیں؟

ج: جب تک ماہ رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہو مستحب روزہ کی نیت صحیح نہیں ہے حتی کہ واجب روزہ کی نیت کا وقت گزر جانے کے بعد بھی ۔

س ۷۴۴: میں سگریٹ نوشی کا بہت عادی ہوں اورماہ رمضان مبارک میں جتنی بھی کوشش کرتا ہوں کہ مزاج میں تندی نہ آئے مگر پیدا ہو جاتی ہے جس کے سبب بیوی بچوں کے لئے باعث اذیت ہو جاتا ہوں اور میں خود بھی اپنی اس حالت سے رنجیدہ ہوں ایسی صورت میں میری شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: آپ پر ماہ رمضان کے روزے رکھنا واجب ہیں اور آپ کے لئے روزہ کی حالت میں سگریٹ نوشی جائز نہیں ہے، اور بلا عذر دوسروں سے تند خوئی بھی نہ کیجئے۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے احکام

س۷۴۵: کیااس حاملہ عورت پر روزے واجب ہیں؟ جسے یہ علم نہیں ہے کہ روزہ اسکے بچے کیلئے نقصان کا باعث ہے یا نہیں؟

ج: اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے ماں کو اپنے بچے کے لئے ضرر کاخوف ہواور اس کاخوف کسی عقلائی وجہ سے ہو تو اس پر روزہ ترک کرناواجب ہے ورنہ روزہ رکھنا واجب ہے۔

س۷۴۶: ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی تھی اور حاملہ بھی تھی اور ساتھ ساتھ ماہ رمضان کے روزے بھی رکھتی تھی لیکن جب بچہ پیدا ہوا تو مردہ تھا اب اگر اسے پہلے سے ضرر کا احتمال تھا لیکن وہ روزے رکھتی رہی تو:
۱۔ کیا اس کے روزے صحیح ہوں گے یا نہیں؟
۲۔ کیا اس پر دیت واجب ہے یا نہیں؟
۳۔ اور اگر پہلے سے اس نے ضرر کا احتمال نہیں دیا تھا، لیکن بعد میں ثابت ہوا کہ روزہ بچے کیلئے نقصان کا باعث تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر ضرر کا خوف رہا ہو اور خوف کا سبب بھی عقلائی ہو اور اس کے باوجود اس نے روزے رکھے ہوں یا بعد میں اسے معلوم ہوجائے کہ روزے خود اس کے لئے یا اسکے بچے کے لئے نقصان دہ تھے تو روزے باطل ہیں اور ان کی قضا واجب ہے، لیکن دیت اس وقت واجب ہوگی جب یہ ثابت ہوجائے کہ بچے کی موت روزہ رکھنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

س۷۴۷: خداوند متعال نے اپنے لطف و کرم سے مجھے بچہ عطا فرمایاہے جسے میں دودھ پلا رہی ہوں اورماہ رمضان آنے والا ہے اور میں اس وقت ماہ رمضان میں روزہ رکھ سکتی ہوں، لیکن اگرمیں روزہ رکھوں تو دودھ خشک ہوجائے گا۔ واضح رہے کہ میں جسمانی اعتبار سے کمزور ہوں اور ہر دس منٹ کے وقفہ سے میرا بچہ دودھ طلب کرتا ہے، لہذا میں کیا کروں؟

ج: اگر روزوں کی وجہ سے دودھ خشک ہو جائے یا کم ہو جائے اور اس سے بچے کیلئے ضرر کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھئے اور آپ کو ہر روزہ کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دینا ہوگا اور بعد میں روزوں کی قضا کرنی پڑے گی۔

بیماری اور ڈاکٹر کی طرف سے ممانعت

س۷۴۸: بعض غیر متدین ڈاکٹر حضرات ضرر کی وجہ سے مریض کو روزہ رکھنے سے روکتے ہیں، تو کیا ایسے میں ڈاکٹروں کا قول حجت ہے یا نہیں؟

ج: اگر ڈاکٹر دیانت دار نہیں ہے اوراس کے قول پر اطمینان بھی نہیں ہے اور نہ ہی ضرر کے خوف کا باعث ہو تو ایسی صورت میں اس کے قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور اس صورت کے علاوہ روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

س۷۴۹: میری والدہ تقریبا ۱۳ سال تک بیمار تھیں لہذا روزے رکھنے سے عاجز تھیں اور مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اس فریضہ سے ان کی محرومی کی وجہ ان کیلئے دوا کا استعمال تھا، اب براہ مہربانی یہ فرمائیں کیا ان پر روزوں کی قضا واجب ہے؟

ج: اگر وہ بیماری کی وجہ سے روزے رکھنے پر قادر نہیں تھیں تو قضا واجب نہیں ہے۔

س۷۵۰: میں نے آغاز بلوغ سے بارہ سال کی مدت تک اپنی جسمانی کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھے تھے اب میرا فریضہ کیا ہے؟

ج: سن بلوغ کے بعد ماہ رمضان کے جتنے روزے آپ سے ترک ہوئے ہیں، ان کی قضا واجب ہے اور اگر ماہ رمضان کے روزے جان بوجھ کر اختیاری حالت میں کسی شرعی عذر کے بغیر نہ رکھے ہوں تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے۔

س۷۵۱: آنکھوں کے ڈاکٹر نے مجھے روزے رکھنے سے منع کیا اور کہا تمہاری آنکھ میں جو مرض ہے اس کی وجہ سے تمہارے لئے روزہ رکھنا کسی صورت میں ٹھیک نہیں ہے، لیکن میں نے روزے رکھنا شروع کردئیے، جس کی وجہ سے مجھے ماہ رمضان کے دوران مشکلات پیش آئیں اور بعض اوقات عصر کے وقت تکلیف شروع ہوجاتی ہے اورمیں اس شک و تردید کی حالت میں ہوں کہ روزہ نہ رکھوں یا تکلیف کو برداشت کروں اور مغرب تک روزے کو پورا کروں اب سوال یہ ہے کیا واقعا مجھ پر روزہ واجب ہے؟ اور جن ایام میں، میں روزہ رکھتا ہوں لیکن نہیں جانتا کہ مغرب تک روزہ رکھ سکوں گا یا نہیں تو مجھے روزے کی حالت پر باقی رہنا چاہیے؟ اور یہ کہ میری نیت کیا ہونی چاہیے؟

ج: اگر متدین اور امین ڈاکٹر کے کہنے پر آپ کو اطمینان حاصل ہوگیا ہے کہ روزہ آپ کی آنکھوں کیلئے باعث ضرر ہے یا ضرر کا خوف ہو تو ایسی صورت میں روزہ واجب نہیں ہے، بلکہ آپ کیلئے روزہ رکھنا جائز ہی نہیں ہے اورضرر کے خوف کے ساتھ روزہ کی نیت کرنا صحیح نہیں ہے، لیکن اگر خوف ضرر نہ ہو تو روزے کی نیت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے، لیکن آپ کا روزہ اسی وقت صحیح ہوگا جب واقعا ضرر نہ پایا جاتا ہو۔

س۷۵۲: میری آنکھوں کی بینائی بہت کمزور ہے اور میں نظر والی عینک استعمال کرتا ہوں، میرے ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اگر آپ نے اپنی آنکھوں کی تقویت کا خیا ل نہ کیا تو آپ کی بینائی مزید کم ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں اگرماہ رمضان کے روزے نہ رکھ سکوں تو میرا فریضہ کیا ہوگا؟

ج: اگر روزہ آپکی آنکھوں کیلئے مضر ہے تو آپ پرروزہ واجب نہیں ہے، بلکہ روزہ نہ رکھنا واجب ہے اور اگر یہ عذر اگلے رمضان المبارک تک باقی رہے تو آپ پر قضا نہیں ہے اورہر روزے کے بدلے میں ایک مدطعام فقیر کو دینا واجب ہے۔

س۷۵۳: میری والدہ ایک شدید مرض میں مبتلا ہیں اور والد بھی جسمانی طور پر کمزور ہیں، لیکن اس کے باوجود دونوں روزے رکھتے ہیں۔ بعض اوقات معلوم ہوتا ہے کہ روزہ رکھنے سے ان کے مرض میں اضافہ ہو رہا ہے، لیکن ابھی تک میں اپنے والدین کو مطمئن نہیں کرسکا کہ وہ شدید بیماری کی حالت میں روزہ نہ رکھیں ایسی صورت میں ان کے روزوں کے متعلق آپ میری راہنمائی فرمائیں۔

ج: روزے کی بیماری یا اس کی شدت کا سبب بننے اور روزہ رکھنے کی قدرت نہ ہونے کا معیار خود روزہ

دار کی اپنی تشخیص ہے لہذا اگر یہ علم ہو کہ روزہ نقصان دہ ہے، یا اس سے نقصان کا خوف ہو تو روزہ رکھنا حرام ہے۔

س ۷۵۴: گزشتہ سال میں نے اسپیشلسٹ ڈاکٹر سے اپنے گردوں کا آپریشن کرایا ہے اس نے مجھے آخر عمر تک روزہ رکھنے سے منع کیا ہے، فی الحال میں معمول کے مطابق کھاتا پیتا ہوں اور کسی قسم کی مشکل ، درد اور بیماری کے اثرات کا احساس نہیں کرتا ، اس وقت میرا شرعی فریضہ کیا ہے؟

ج: اگر آپ اپنے تئیں روزہ رکھنے میں ضرر محسوس نہیں کرتے اور اس پر کوئی حجت شرعی بھی نہیں ہے تو آپ پر ماہ رمضان کا روزہ رکھنا واجب ہے۔

س ۷۵۵: اگر ڈاکٹر کسی شخص کو روزہ رکھنے سے منع کرے تو کیا اس کے قول پر عمل کیا جا سکتا ہے؟ جبکہ بعض ڈاکٹر شرعی مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں؟

ج: اگر مریض کو ڈاکٹر کے قول سے یقین حاصل ہوجائے کہ روزہ اس کیلئے مضر ہے یا اس کے خبر دینے سے یا کسی اور معقول ذریعہ سے ضرر کا خوف حاصل ہوجائے تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے بلکہ جائز ہی نہیں ہے ۔

س ۷۵۶: میرے گردوں میں پتھریاں بنتی ہیں اور ان سے بچنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ میں مسلسل پانی اور جوس استعمال کرتا رہوں، اور چونکہ ڈاکٹروں کا نظریہ یہ ہے کہ روزہ رکھنا میرے لئے درست نہیں ہے، پس ماہ مبارک رمضان کے روزوں کے سلسلے میں میرا کیا فریضہ ہے؟

ج: اگر پتھری سے بچنے کے لئے پورے دن میں پانی یا اس جیسی دیگر چیزوں کا استعمال ضروری ہے تو آپ پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔

س ۷۵۷: شوگر کے مریض مجبور ہوتے ہیں کہ روزانہ ایک یا دو مرتبہ انسولین کا انجکشن لگائیں اور کھانا کھانے میں تاخیر اور دیر نہ کریں چونکہ یہ چیز خون میں شوگر کی مقدار کے کم ہونے کا باعث بنتی ہے اور اس سے بے ہوشی اور تشنج کی کیفیت عارض ہوجاتی ہے، اس لئے بعض اوقات ڈاکٹر ایسے مریضوں کو دن میں چار بار کھانا کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ایسے افراد کے روزے کے سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: اگر انہیں علم ہے کہ طلوع فجر سے غروب تک کھانے پینے سے پرہیز ان کیلئے ضرر کا باعث ہے یا اس سے ضرر کا خوف ہے تو ان پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے بلکہ جائز ہی نہیں ہے۔

مبطلات روزہ

س ۷۵۸: میں نے شیطان کے بہکاوے میں آکر ماہ رمضان میں اپنے روزے کو باطل کرنے کا ارادہ کر لیا لیکن روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دینے سے پہلے ہی میرا یہ ارادہ بدل گیا اب میرے روزے کا کیا حکم ہے ؟ اور اگر یہی صورتحال ماہ رمضان کے علاوہ کسی اور روزے میں پیش آئے تو اس روزے کا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر ماہ رمضان میں دن [1] کے اثناء میں روزے کی نیت سے پلٹ جائے اسطرح کہ روزہ پورا کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو روزہ باطل ہے اور روزہ پورا کرنے کا دوبارہ قصد کرنا کوئی فائدہ نہیں رکھتا لیکن اگر تردد کا شکار ہوجائے اس طرح کہ اس نے ابھی تک روزہ باطل کرنے کا فیصلہ نہ کیا ہو یا روزہ کو باطل کرنے والے کسی کام کو انجام دینے کا فیصلہ کیا ہو لیکن ابھی تک اسے انجام نہ دیا ہو تو ان دو صورتوں میں اسکے روزے کا صحیح ہونا محل اشکال ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اس روزے کو مکمل کرے اور بعد میں اسکی قضاء بھی بجالائے۔ اور دیگر ہر واجب معین روزے۔ جیسے نذر معین کا روزہ و غیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

س۷۵۹: اگر روزہ دار کے منہ سے خون نکل آئے تو کیا اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

ج: اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا، لیکن اس پر واجب ہے کہ خون کو حلق تک نہ پہنچنے دے۔

س۷۶۰: ماہ رمضان میں روزہ کی حالت میں تمباکو نوشیـ جیسے سگریٹ پینا۔ کاکیا حکم ہے ؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ دار تمباکو کے دھوئیں نیز ایسے نشہ آور مادے سے اجتناب کرے جسے ناک کے ذریعے پیا جاتا ہے یا زبان کے نیچے رکھ کر جذب کیا جاتا ہے ۔

س ۷۶۱: "نسوار" جو تمباکو و غیرہ سے بنائی جاتی ہے اور جس کو کچھ دیر زبان کے نیچے رکھنے کے بعد تھوک دیا جاتا ہے، کیا اس کا استعمال روزے کو باطل کر دیتا ہے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ دار ایسی منشیات اور دخانیات سے اجتناب کرے کہ جنہیں ناک کے ذریعے پیا جاتا ہے یا زبان کے نیچے رکھ کر جذب کیا جاتا ہے۔

س ۷۶۲: جو افراد سانس کے شدید مریض) موجود ہے جو شیشی میں سیال مادہ spray کی ص
میں دبانے سے وہ سیال مادہ حلق
تک منتقل ہو جاتا ہے جس سے سانس لینے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات تو مریض کو دن میں کئی کئی بار اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور بغیر اس کے یا تو وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتا یا روزہ رکھنا اس کے لئے بہت ہی مشکل ہے، کیا مریض کے لئے اس دوا (spray) کے استعمال کے ساتھ روزہ رکھنا جائز ہے؟

ج: مذکورہ آلے سے اگر صرف سانس لینے کا راستہ کھولنے کیلئے استفادہ کیا جاتا ہے تو یہ روزے کو باطل نہیں کرتا۔

س ۷۶۳: اکثر اوقات میرے لعاب دہن میں خون مل جاتا ہے جو میرے مسوڑھوں سے نکلتا ہے، اور بعض اوقات جو لعاب میں حلق سے نیچے اتار تا ہوں اس کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ اس میں خون بھی ملا ہے یا نہیں۔ اس حالت میں میرے روزے کا کیا حکم ہے ؟ امید ہے میری راہنمائی فرمائیں گے ۔

ج: مسوڑھوں کا خون اگر لعاب دہن سے مل کر اس میں مستہلک اور ختم ہو جائے تووہ پاک ہے اور اس کے نگلنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا اور اگر شک ہو کہ لعاب دہن خون

آلود ہے یا نہیں تو اسے نگلا جا سکتا ہے اور اس سے روزے کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

س ۷۶۴: میں نے ماہ رمضان کے ایام میں ایک دن روزے کے دوران اپنے دانتوں کو برش نہیں کیا، اور دانتوں میں پھنسے ہوئے غذا کے ذرات میں نے نگلے نہیں لیکن وہ خود بخود اندر چلے گئے تو کیا مجھے اس روزہ کی قضا کرنا پڑے گی؟

ج: اگر آپ کو یہ علم نہیں تھا کہ غذا کے ذرات دانتوں میں پھنسے ہوئے ہیں یا یہ یقین نہیں تھا کہ یہ ذرات اندر چلے جائیں گے اور ان کا اندر جانا آپ کی توجہ کے بغیر اور جان بوجھ کر نہ تھا تو آپ پر روزہ کی قضا واجب نہیں ہے۔

س ۷۶۵: اگر روزہ دار کے مسوڑھوں سے زیادہ خون نکلتا ہو تو کیا اس کا روزہ باطل ہے اور کیا وہ کسی برتن سے اپنے سر پر پانی ڈال سکتا ہے؟

ج: جب تک وہ خون کو نہ نگلے اس کا روزہ باطل نہیں ہو گا، اسی طرح برتن وغیرہ سے سر پر پانی ڈالنے سے بھی اس کے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

س ۷۶۶: بعض نسوانی امراض کے علاج کے لئے "اینما" جیسی خاص دوائیں ہیں جنہیں بدن کے اندر رکھا جاتاہے کیا ان کے استعمال سے روزہ باطل ہوجاتا ہے ؟

ج: ان دواؤں کے استعمال سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

س ۷۶۷: ماہ رمضان میں روزہ دار کیلئے انجکشن اور ڈرپ و غیرہ لگوانے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: احتیاط واجب یہ ہے کہ روزہ دار طاقت اور تغذیہ والے اور رگ میں لگنے والے ہر انجکشن اور ہر قسم کی ڈرپ سے اجتناب کرے لیکن دوا والے انجکشن جو گوشت میں لگتے ہیں یا بے حس کرنے والے انجکشن لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۷۶۸: کیا روزہ کی حالت میں بلڈ پریشر کی گولی (tablet) کھانا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر اس کا استعمال ماہ رمضان میں بلڈ پریشر کے علاج کے لئے ضروری ہو تو کھائی جا سکتی ہے، لیکن اس کو کھانے سے روزہ باطل ہوجائے گا۔

س۷۶۹: میرا اور بعض دیگر لوگوں کااگر یہ خیال ہو کہ علاج کے لئے گولی کے استعمال کو "کھانا پینا" نہیں کہا جاتا، کیا اس خیال پر عمل کرنا جائز ہے اور میرے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا؟

ج: گولی کھانے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

س ۷۷۰: اگر ماہ رمضان میں شوہر اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرے اور بیوی بھی راضی ہو تو حکم کیا ہے؟

ج: دونوں پر عمداً روزہ توڑنے کا حکم عائد ہوگا ، لہذادونوں پر قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے۔

س ۷۷۱: اگر روزہ کی حالت میں شوہر اپنی زوجہ سے خوش فعلی کرے تو کیا اس سے روزہ پر کوئی اثر پڑے گا؟

ج: اگر اس سے منی نہ نکلے تو روزے کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا ۔

1 ـجن موارد میں شارع مقدس نے دن کیلئے کوئی حد معین کی ہے ان میں دن کا معیار شارع کی تعیین ہے کہ جو روزے اور اعتکاف جیسے کاموں میں طلوع فجر سے مغرب تک ہےاور اس کے علاوہ معیار عرف ہےکہ جو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے۔

حالتِ جنابت پر باقی رہنا

س ۷۷۲: اگر کوئی شخص بعض مشکلات کی وجہ سے صبح کی اذان تک جنابت کی حالت پر باقی رہے تو کیا اس کیلئے اس دن کا روزہ رکھنا جائز ہے ؟

ج: ماہ رمضان اوراس کی قضاکے روزوں کے علاوہ دیگر روزوں میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن ماہ رمضان کے روزے یا اس کی قضا کے لئے (اگر صبح کی اذان تک) کسی عذر کی وجہ سے غسل جنابت نہ کر سکے تو اس پر تیمم کرنا واجب ہے، اور اگر تیمم بھی نہ کرے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہے۔

س ۷۷۳: اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو کہ جنابت سے پاک ہونا روزے کے صحیح ہونے کیلئے شرط ہے اور اسی حالت میں چند روزے بھی رکھ لے تو کیا جو روزے اس نے جنابت کی حالت میں رکھے ہیں،ان کا کفارہ بھی واجب ہے یا صرف قضا ہی کافی ہے؟

ج: مذکورہ فرض میں صرف قضا کافی ہے۔

س ۷۷۴: کیا مجنب کیلئے جائز ہے کہ وہ طلوع آفتاب کے بعد غسل جنابت کر کے قضا کا یا مستحبی روزہ رکھ لے؟

ج: اگرجان بوجھ کر طلوع فجر تک غسل جنابت نہیں کیا تو ماہ رمضان کا روزہ اور اس کی قضا صحیح نہیں ہے، لیکن ان دونوں کے علاوہ اگر کوئی اور روزہ ہو، خاص کر مستحبی روزہ، تو اقویٰ یہ ہے کہ وہ صحیح ہے۔

س ۷۷۵: ایک شخص، ماہ رمضان میں ایک صاحب کے ہاں مہمان ہوا اور رات کو انہیں کے گھر پر سویا، آدھی رات کو اسے احتلام ہوگیا چونکہ وہ مہمان تھا اسلئے اسکے پاس زائد لباس نہیں تھا، لہذا اس نے روزے سے بچنے کے لئے طلوع فجر کے بعد سفر کا ارادہ کر لیا اور اذان صبح کے بعد کچھ کھائے پئے بغیر سفر پر نکل پڑا، اب سوال یہ ہے کہ قصد سفر اس شخص کو کفارہ سے بچا سکتا ہے یا نہیں؟

ج: اگر جنابت کی حالت میں بیدار ہو اور اسے معلوم تھا کہ مجنب ہے اور اذان صبح سے قبل غسل یا تیمم نہیں کیا تو پھر نہ رات میں قصد سفر کفارہ سے بچا سکتا ہے اور نہ ہی دن میں سفر کرنے سے کفارہ ساقط ہو سکتا ہے۔

س ۷۷۶: جس شخص کے پاس پانی نہ ہو یا تنگی وقت کے علاوہ کوئی اور عذر ہو کہ جس کی وجہ سے وہ غسل جنابت نہ کر سکتا ہو تو کیا ماہ مبارک رمضان کی راتوں میں جان بوجھ کر اپنے آپ کو مجنب کر سکتا ہے؟

ج: اگر اس کا فریضہ تیمم ہو اور اپنے آپ کو مجنب کرنے کے بعد تیمم کیلئے وقت بھی ہو تو اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔

س ۷۷۷: ایک شخص ماہ رمضان کی راتوں میں اذان صبح سے پہلے بیدار ہوا، مگر متوجہ نہیں ہوا کہ وہ محتلم ہے، لہذا پھر سو گیا پھر اذان کے دوران جب اس کی آنکھ کھلی تو اپنے کو محتلم پایا اور یہ بھی یقین ہو گیا کہ اذان فجر سے قبل محتلم ہوا ہے تو ایسی صورت میں اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اذان فجر سے قبل احتلام کی طرف متوجہ نہیں تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

س ۷۷۸:اگر انسان اذان صبح سے پہلے بیدار ہو اور اپنے آپ کو محتلم پائے اور اس امید سے کہ غسل کیلئے بیدار ہو جائیگا اذان صبح سے پہلے دوبارہ سوجائے اور طلوع آفتاب کے بعد تک سویار ہے اور اذان ظہر تک غسل نہ کرے اور اذان ظہر کے بعد غسل کر کے ظہر و عصر کی نماز پڑھے تو اسکے روزے کا کیا حکم ہے ؟

ج: مذکورہ صورت میں کہ جس میں پہلی نیند ہے اس کا روزہ صحیح ہے لیکن اگر دوبارہ سوجائے اور صبح تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کی قضا کرے۔

س ۷۷۹: اگر انسان ماہ مبارک رمضان میں اذان صبح سے پہلے شک کرے کہ محتلم ہے یا نہیں، لیکن اپنے شک کو اہمیت نہ دیتے ہوئے دوبارہ سوجائے، اور

جب اذان صبح کے بعد اٹھے تو اس بات کی طرف متوجہ ہو کہ اذان فجر سے پہلے وہ محتلم ہوا ہے، تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر پہلی مرتبہ اٹھنے کے بعد احتلام کی کوئی علامت نہ دیکھے اور اسے صرف احتلام کااحتمال ہو اور اس کا انکشاف نہ ہو اور دوبارہ سوجائے اور اذان کے بعد اٹھے تو ایسی صورت میں اس کا روزہ صحیح ہے، خواہ بعد میں اس کے لئے یہ ثابت ہی کیوں نہ ہو جائے کہ وہ اذان سے قبل محتلم ہوا تھا۔

س ۷۸۰: اگر ماہ مبارک میں کسی نے نجس پانی سے غسل کیا ہو اور ایک ہفتہ بعد اسے پانی کی نجاست کا پتا چلے تو اس مدت میں اس کی نمازوں اور روزوں کا کیا حکم ہے؟

ج: اس کی نماز باطل ہے اس کی قضا کرے گا، لیکن اس کا روزہ صحیح ہے۔

س۷۸۱: ایک شخص مسلسل پیشاب کے قطرے ٹپکنے کی بیماری میں مبتلا ہے اور پیشاب کے بعد گھنٹہ بھر یا اس سے زیادہ دیر تک پیشاب کے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں، یہ شخص بعض راتوں کو جنب ہو جاتا ہے اور اذان سے ایک گھنٹہ قبل بیدار ہو جاتا ہے لیکن یہ احتمال رہتا ہے کہ اس کے بعد پیشاب کے قطروں کے ساتھ منی بھی خارج ہو ایسے میں اسکے روزے کا کیا حکم ہے ؟ نیز وقت روزہ میں طہارت کے ساتھ داخل ہونے کی نسبت اس کی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اگر اذان صبح سے قبل غسل جنابت یا تیمم کر لے تو اس کا روزہ صحیح ہے، اگرچہ اس کے بعد بلا اختیار منی خارج ہوجائے۔

س ۷۸۲: اگر کوئی شخص اذان صبح سے قبل یا اس کے بعد سو جائے اور جب اذان کے بعد بیدار ہو تو اپنے کو محتلم پائے تو یہ شخص کب تک غسل میں تاخیر کر سکتا ہے؟

ج: مفروضہ صورت میں جنابت اس دن کے روزہ کے لئے مضر نہیں ہے، لیکن نماز کے لئے غسل واجب ہے، لہذا وقت نماز تک تاخیر کر سکتا ہے۔

س ۷۸۳: اگر ماہ رمضان یا کسی اور روزے کیلئے غسل جنابت بھول جائے اور دن میں کسی وقت اسے یاد آئے تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر ماہ مبارک رمضان کے روزوں کیلئے اذان صبح سے پہلے غسل جنابت بھول جائے اور جنابت کی حالت میں صبح کر دے تو اس کا روزہ باطل ہے اور احتیاط یہ ہے کہ ماہ رمضان کے قضا روزوں کا بھی یہی حکم ہے، لیکن دوسرے روزے اس سے باطل نہیں ہوتے۔

استمنا

س ۷۸۴:اگر انسان ماہ رمضان میں حرام جنسی آمیزش ، استمناء یا حرام چیز کھا ، پی کر اپنا روزہ باطل کرے تو اس کا حکم کیا ہے؟

ج: مذکورہ فرض میں ضروری ہے کہ ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں کام انجام دے۔

س۷۸۵: اگر مکلف جانتا ہو کہ استمناء سے روزہ باطل ہوجاتا ہے اس کے باوجود وہ جان بوجھ کر اس کا مرتکب ہو، تو کیا ا س پر دوہرا کفارہ واجب ہے؟

ج: اگر جان بوجھ کر استمناء کرے اور منی بھی خارج ہوجائے تو دوہرا کفارہ (کفارہ جمع) واجب نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوہرا کفارہ ادا کرے ۔

س۷۸۶: میں رمضان المبارک میں ایک نامحرم عورت سے فون پر بات کر رہا تھا، گفتگو کے دوران طاری ہونے والی حالت کی وجہ سے بے اختیار میری منی خارج ہوگئی جبکہ اسکے ساتھ گفتگو لذت و شہوت کی نیت سے نہیں کی گئی تھیـ براہ مہربانی یہ فرمائیے کہ میرا روزہ باطل ہے یا نہیں؟ اور اگر باطل ہے تو کیا مجھ پر کفارہ بھی واجب ہے یا نہیں؟

ج: اگر اس سے قبل عورتوں سے بات کرتے وقت منی کا خارج ہوجانا آپکی عادت نہیں تھی اورآپ سے غیراختیاری طور پر منی نکل جائے تو اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا اور آپ پر کچھ واجب نہیں ہے۔

س۷۸۷: ایک شخص برسوں سے ماہ مبارک رمضان میں اور اس کے علاوہ استمناء کا مرتکب رہا ہے، اس کی نماز اور روزوں کا کیا حکم ہے؟

ج: استمناء ہر صورت میں حرام ہے اور اگر اس کے ذریعہ منی خارج ہو جائے تو غسل جنابت واجب ہے اور اگرماہ رمضان میں روزہ کی حالت میں استمناء کرے تو وہ جان بوجھ کر حرام چیز سے روزہ توڑنے کے حکم میں ہےـاور اگر وہ غسل جنابت یا تیمم کے بغیر نمازاور روزہ انجام دے تو یہ باطل ہیں اور دونوں کی قضا واجب ہے۔

س۷۸۸: کیا شوہر کے لئے بیوی کے ذریعے استمناء کرانا حرام استمناء و الا حکم رکھتاہے؟

ج: یہ عمل، حرام استمنا نہیں ہے۔

س۷۸۹: اگر کسی غیر شادی شدہ سے ڈاکٹر میڈیکل ٹیسٹ کے لئے اسکی منی مانگے اور منی کا نکالنا بغیر استمناء کے ممکن نہ ہو تو کیا وہ استمناء کرسکتا ہے؟

ج: اگر علاج اس پر موقوف ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س۷۹۰: بعض طبی مراکز مرد سے استمناء کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ وہ طبی تحقیقات کے ذریعہ یہ بتا سکیں کہ یہ شخص بچہ پیداکرسکتا ہے یا نہیں؟ تو کیا اس کے لئے استمناء جائز ہے؟

ج: استمناء جائز نہیں ہے خواہ قوت تولید کا پتہ لگانے کی خاطر ہی کیوں نہ ہو، مگر جب مجبوری کے پیش نظر یہ ضروری ہو ۔

س۷۹۱: شہوت کو برانگیختہ کرنے کیلئے بیوی یا اجنبی عورت کاتخیل کرنا کیا حکم رکھتا ہے ؟

ج: بیوی کا تخیل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ یہ حرام پر منتج نہ ہو اور احتیاط یہ ہے کہ اجنبی عورت کا تخیل کرنے سے اجتناب کرے۔

س ۷۹۲: ایک شخص ابتداء بلوغ میں روزے رکھتا تھا لیکن اس نے روزے کے دوران استمناء کے ذریعہ خود کو مجنب کر دیا اور چند دن تک اسی حالت میں روزے رکھتا رہا اور وہ نہیں جانتا تھا کہ روزہ کیلئے غسل جنابت ضروری ہے، تو کیا ان دنوں کے روزوں کی قضا ہی کافی ہے یا اس پر کچھ اور بھی واجب ہے؟

ج: اگر یہ عمل روزے کی حالت میں انجام پایا ہو اور جانتا ہو کہ یہ روزے کو باطل کر دیتا ہے تو اس صورت میں اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں اور اگر یہ نہ جانتا ہو لیکن اتنا جانتا ہو کہ یہ عمل حرام ہے تو بنا بر احتیاط واجب ضروری ہے کہ قضا کے علاوہ کفارہ بھی دے لیکن اس کے بعد کے دنوں کیلئے کہ جن میں یہ نہیں جانتا تھا کہ روزے کیلئے جنابت سے پاک ہونا ضروری ہے تو ان کی صرف قضا کافی ہے۔

س ۷۹۳: ایک روزہ دارشخص نے ماہ رمضان میں شہوت انگیز منظر کو دیکھا جس سے وہ مجنب ہو گیا۔ کیا اس سے، اس کا روزہ باطل ہو جائے گا؟

ج: اگر اس ارادہ سے دیکھے کہ منی خارج ہو جائے یا وہ اپنے بارے میں جانتا ہو کہ دیکھنے سے مجنب ہو جائے گا یا اس کی عادت یہ ہو کہ ایسا منظر دیکھنے سے مجنب ہو جاتا ہو اور جان بوجھ کردیکھے اور مجنب ہو جائے تو اس کا وہی حکم ہے جو جان بوجھ کر مجنب ہونے والے کا ہے یعنی اس پر قضا بھی واجب ہے اور کفارہ بھی۔

س ۷۹۴: اگر روزہ دار شخص روزے کو باطل کرنے والے کسی کام کو ایک ہی دن میں ایک سے زیادہ مرتبہ انجام دے تو اسکی شرعی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اس پر صرف ایک کفارہ واجب ہے لیکن اگر یہ کام جنسی آمیزش یااستمناء ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جتنی دفعہ جنسی آمیزش یا استمناء کا ارتکاب کرے اتنے ہی کفارے ادا کرے۔

روزے کو باطل کرنے والی چیزوں کے احکام

س ۷۹۵: کیا سرکاری اور عوامی محفلوں و غیرہ میں روزہ افطار کرنے کے لئے اہل سنت کی پیروی جائز ہے اور اگر انسان کی تشخیص یہ ہوکہ ان کی پیروی نہ تقیہ کے مصادیق میں سے ہے اور نہ کسی اور وجہ سے ضروری ہے تو اس کی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: جب تک ثابت نہ ہوجائے کہ افطار کا وقت داخل ہو گیا ہے دوسروں کی پیروی میں افطار کرنا جائز نہیں ہے ہاں اگر مورد تقیہ کا ہو تو افطار جائز ہے لیکن اس دن کے روزے کی قضا واجب ہے اور اختیاری صورت میں اس وقت تک افطار کرنا جائز نہیں ہے جب تک اسکے لئے حسی یقین یا شرعی دلیل کی بنا پر دن کا ختم ہوجانا اور رات کا داخل ہوجانا ثابت نہ ہو جائے۔

س ۷۹۶: اگر میں روزے سے ہوں اور میری والدہ مجھے کھانے یا پینے پر مجبور کرے تو کیا اس سے میرا روزہ باطل ہو جائے گا؟

ج: کھانے پینے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے خواہ وہ کسی کی درخواست یا اصرار پر ہی ہو۔

س ۷۹۷: اگرزبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی جائے یا اس کے سر کو پانی میں ڈبو دیا جائے تو کیا اس کا روزہ باطل ہے؟ اور اگر کوئی اسے مجبور کرے کہ اگر تم نے روزہ نہیں توڑا تو تمہیں یا تمہارے مال کو نقصان پہنچائیں گے، اور یہ اس نقصان سے بچنے کے لئے کچھ کھالے تو کیا اس کا روزہ صحیح ہے؟

ج: روزہ دار کے اختیار کے بغیر زبردستی اس کے منہ میں کوئی چیز ڈالنے یا پانی میں اس کا سر ڈبونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا، لیکن اگر کسی کے مجبور کر دینے پر روزہ باطل کرنے والے کسی کام کا خود ارتکاب کرے تو اس سے اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

س ۷۹۸: اگر روزہ دار کو معلوم نہ ہو کہ زوال سے پہلے جب تک حد ترخص تک نہ پہنچ جائے افطار کرنا جائز نہیں ہے اور وہ اپنے کو مسافر سمجھتے ہوئے حد ترخص تک پہنچنے سے پہلے ہی افطار کرلے تو اس شخص کے روزے کا کیا حکم ہے، کیا اس پر قضا واجب ہے یا اس کا حکم کچھ اور ہے؟

ج: مذکورہ صورت میں اس کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ اسکی قضا کرے لیکن اگر مسئلہ کے حکم سے غافل تھا تو کفارہ واجب نہیں ہے۔

س ۷۹۹: زکام کی وجہ سے میرے حلق میں کچھ بلغم جمع ہو گیا جسے میں نے تھوکنے کی بجائے نگل لیا، تو کیا میرا روزہ صحیح ہے یا نہیں؟ نیز میں ماہ رمضان کے کچھ دن اپنے ایک عزیز کے گھر رہا اور شرم و حیا اور زکام کی وجہ سے مجبور ہوکر غسل واجب کے بدلے مٹی سے تیمم کرتا رہا اور ظہر تک غسل نہیں کیا چند روز تک یہی سلسلہ چلتا رہا اب سوال یہ ہے کہ ان دنوں کے روزے صحیح ہیں یا نہیں؟

ج: سر و سینہ کی بلغم نگلنے سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ بلغم اگر منہ میں آجائے تو اسے نگلنے سے اجتناب کرے۔اور رہا روزے کے دن طلوع فجر سے پہلے آپ کا غسل جنابت کو ترک کرنا، اور اس کے بدلے تیمم کرنا، تو اگر یہ عذر شرعی کی وجہ سے تھا یا آپ نے آخری وقت میں وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو اس تیمم کے ساتھ آپ کا روزہ صحیح ہے اور اگر ایسا نہیں تھا تو ان دنوں میں آپ کے روزے باطل ہیں۔

س ۸۰۰: میں لوہے کی کان میں کام کرتا ہوں اور مجھے اپنے پیشہ کی وجہ سے ہر روز اس میں داخل ہو کر کام کرنا پڑتا ہے اور مشینوں سے کام کرتے وقت غبار منہ میں جاتا ہے اور پورے سال یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔ میری ذمہ داری کیا ہے؟ کیا میرا روزہ اس حالت میں صحیح ہے؟

ج: گاڑھی گرد و غبار کا روزے کی حالت میں نگلنا، احتیاط واجب کی بنا پر روزے کو باطل کر دیتا ہے اور اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے، لیکن حلق تک پہنچے بغیر صرف گرد و غبار کے ناک اور منہ میں داخل

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

ہونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

روزے کا کفارہ اور اس کی مقدار

س ۸۰۱: کیا فقیر کو ایک مُد طعام کی قیمت دے دینا کافی ہے کہ جس سے وہ اپنے لئے غذا خریدے؟

ج: اگر اسے اطمینان ہو کہ فقیر اس کی طرف سے وکیل بن کر اس مال سے کھانا خریدے گا اور پھر خود اس کو کفارہ کے عنوان سے قبول کرے گا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س۸۰۲: اگر کوئی شخص چند مسکینوں کو کھانا کھلانے کیلئے وکیل ہو تو کیا وہ مال کفارہ میں سے پکانے کی مزدوری اور کام کرنے کی اجرت لے سکتاہے؟

ج: کام کرنے اورپکانے کی اجرت کا مطالبہ کرنا اس کے لئے جائز ہے، لیکن یہ جائز نہیں ہے کہ ا سے مال کفارہ کی بابت حساب کرے یا اس مال سے لے جو کفارہ کے طور پر فقرا کو دینا ہے۔

س۸۰۳: ایک خاتون حاملہ ہونے اور زمانہ ولادت کے قریب ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہیں تھی اور وہ یہ مسئلہ جانتی تھی کہ ولادت کے بعد آنے والے ماہ رمضان سے پہلے قضا کرنا واجب ہے، لیکن اگر وہ چند برسوں تک جان بوجھ کر یا عمد کے بغیر قضا بجا نہ لائی ہو تو کیا اس پر صرف اسی سال کاکفارہ واجب ہے یا جتنے سال اس نے روزے رکھنے میں تاخیرکی ہے، ان سب کا کفارہ دینا واجب ہے؟

ج: ماہ رمضان کے قضا روزوں کی تاخیر چاہے جتنے سال کی ہو اس کا فدیہ صرف ایک مرتبہ واجب ہے اور فدیہ سے مراد ہر روزے کے بدلے ایک مُد طعام دینا ہے۔ اور یہ بھی اس وقت ہے جب آنے والے ماہ رمضان تک قضا نہ کرنا سستی کی وجہ سے اور عذر شرعی کے بغیر ہو، لیکن اگر تاخیر ایسے شرعی عذر کی وجہ سے ہو جو روزہ کے صحیح ہونے سے مانع ہے تو فدیہ نہیں ہے۔

س۸۰۴: ایک خاتون بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکی اور آنے والے ماہ رمضان تک قضا بھی نہیں کر سکتی تو ایسی حالت میں کیا خود مریضہ پر کفارہ واجب ہے یا اس کے شوہر پر؟

ج: اگر ماہ رمضان میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکی اور قضا میں تاخیر بھی اسی بیماری کے تسلسل کی وجہ سے ہوئی تو ہر دن کے بدلے ایک مُد طعام خود مریضہ پر واجب ہے۔ اس کے شوہر پر کچھ واجب نہیں ہے۔

س ۸۰۵: ایک شخص کے دس روزے رہتے ہیں اس نے شعبان کی بیسویں سے روزے رکھنا شروع کیے، کیا یہ شخص زوال سے قبل یا زوال کے بعدجان بوجھ کر افطار کر سکتا ہے؟ اور اگر وہ زوال سے پہلے یا اس کے بعد افطار کر لے تو مقدار کفارہ کیا ہوگی؟

ج: مذکورہ صورت میں اس کے لئے جان بوجھ کرافطار کرنا جائز نہیں ہے اور اگر زوال سے پہلے عمداً افطار کرے تو اس پر کفارہ نہیں ہے۔ لیکن زوال کے بعد افطار کرنے پر کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہو گا اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو اس پر تین روزے واجب ہوں گے۔

س ۸۰۶: ایک عورت دو سال پے در پے ماہ رمضان میں حاملہ تھی جس کی وجہ سے وہ دونوں سال روزے نہیں رکھ سکی، لیکن اب وہ روزہ رکھنے پر قادر ہے، اس کے روزوں کا کیا حکم ہے؟ نیزکیا اس پر دوہرا کفارہ واجب ہے یا صرف قضا واجب ہے اور روزے رکھنے میں اس نے جو تاخیر کی ہے اس کا حکم کیا ہے؟

ج: اگر عذر شرعی کی وجہ سے روزے ترک کئے ہوں تو اس پر صرف قضا واجب ہے اور اگر روزہ نہ رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ روزے سے حمل یا بچے کو ضرر پہنچنے کا خوف تھا تو ایسی صورت میں قضا کے ساتھ اس پر فقیر کو ہر روزے کے بدلے ایک مُدطعام دینا بھی واجب ہے۔ اسی طرح اگر دوسرے ماہ رمضان تک بغیر عذر شرعی کے قضا میں تاخیر کی ہو تو اس پر دوسرا فدیہ بھی واجب ہے کہ وہ ہر روزے

کے عوض ایک مُد طعام فقیر کو دے اور اگر اس کا عذر خود کو نقصان پہنچنے کا خوف ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو خوفِ ضرر کے دیگر موارد کا ہے یعنی اگر یہ خوف اگلے سال کے ماہ رمضان تک باقی رہے تو اس سے قضا ساقط ہے اور اس پر صرف فدیہ یعنی ایک مد طعام واجب ہے۔

س ۸۰۷: کیا روزوں کے کفارے میں قضا اور کفارہ کے درمیان ترتیب واجب ہے؟

ج: واجب نہیں ہے۔

روزوں کی قضا

س ۸۰۸: دینی ذمہ داری کی انجام دہی کے لئے ماہ مبارک رمضان میں سفر کے سبب میرے ذمہ ۱۸ دن کے روزے ہیں، تو میری شرعی ذمہ داری کیا ہے کیا مجھ پر قضا واجب ہے؟

ج: سفر کی وجہ سے ماہ رمضان کے جو روزے چھوٹے ہیں انکی قضا آپ پر واجب ہے۔

س ۸۰۹: اجرت پر ماہ رمضان کے قضا روزے رکھنے والا اگر زوال کے بعد افطار کرے تو کیا اس پر کفارہ واجب ہے یا نہیں؟

ج: اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

س ۸۱۰: جن افراد نے مذہبی ذمہ داری کی انجام دہی کے لئے ماہ رمضان میں سفر کیا ہو اور اس وجہ سے روزے نہ رکھے ہوں اور اب کئی برس گزرنے کے بعداگر روزے رکھنا چاہیں تو کیا قضا کے ساتھ ساتھ ان پر کفارہ بھی واجب ہے؟

ج: اگرروزے سے مانع عذر کے مستمر رہنے کی وجہ سے دوسرے ماہ رمضان تک روزے نہ رکھ سکے ہوں تو ان کے لئے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا ہی کافی ہے اور ہر روزے کے لئے ایک مُد طعام دینا واجب نہیں ہے، اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ روزے بھی رکھیں اور ہر روزے کے بدلے ایک مد طعام بھی دیں، لیکن اگر بغیر عذر کے سستی کی وجہ سے تاخیر کی ہو تو ایسی صورت میں ان پر قضا اور فدیہ دونوں واجب ہیں۔

س ۸۱۱: ایک شخص نے جہالت کی وجہ سے دس سال نمازیں نہیں پڑھیں اور روزے نہیں رکھے۔ اب اس نے توبہ کی ہے اور اللہ کی طرف پلٹ آیا ہے اور ان روزوں اور نمازوں کی قضا کا ارادہ کر لیا ہے، لیکن فی الحال وہ تمام روزوں کی قضا پر قدرت نہیں رکھتا اور نہ ہی کفارہ کیلئے اس کے پاس مال موجود ہے تو کیا ایسی صورت میں وہ صرف استغفار پر اکتفاء کر سکتا ہے؟

ج: چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا بہر حال معاف نہیں ہے، لیکن ماہ رمضان کے روزوں کو جان بوجھ کر چھوڑنے کے کفارے میں اگر وہ ہر دن کے بدلے دو ماہ کے روزے نہ رکھ سکتا ہو اور نہ ہی ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے پر قادر ہو تو اس پر واجب ہے جتنے مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کھلائے اور احتیاط یہ ہے کہ استغفار بھی کرے اور اگر فقرا کو بالکل کھانا نہیں کھلا سکتا تو استغفار ہی کافی ہے یعنی دل و زبان سے کہے" استغفر اللہ" (خدا سے بخشش چاہتا ہوں) ۔

س ۸۱۲: مالی اور جسمانی طور پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے نہ تو میں اپنے پر واجب کفاروں کی ادائیگی کیلئے روزے رکھ سکا ہوں اور نہ ہی مساکین کو کھانا کھلا سکا ہوں چنانچہ میں نے صرف استغفار کیا ہے لیکن اب میں خدا کے فضل و کرم سے روزہ بھی رکھ سکتا ہوں اور مساکین کو کھانا بھی کھلا سکتا ہوں ۔ اب میرا فریضہ کیا ہے؟

ج: مفروضہ صورت میں کفارہ دینا ضروری نہیں ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ دیا جائے۔

س ۸۱۳: اگر کوئی شخص اس بات سے جاہل ہونے کی وجہ سے کہ آنے والے ماہ رمضان تک روزوں کی قضا بجالانا ضروری ہے روزوں کی قضا کو مؤخر کردے تو اس کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: آنے والے ماہ رمضان سے پہلے وجوبِ قضا کا علم نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر قضا کا فدیہ معاف نہیں ہو گا۔

س ۸۱۴: ایک شخص نے ۱۲۰ دن روزے نہیں رکھے تو اس کی ذمہ داری کیا ہے؟ کیا اسے ہر روزے کے بدلے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے یا نہیں اور کیا اس پر کفارہ واجب ہے یا نہیں؟

ج: ماہ رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا اس پر واجب ہے اور اگر عذر شرعی کے بغیرجان بوجھ کر چھوڑے ہوں تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے اور ہر روزے کا کفارہ ساٹھ دن روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا اور یا ساٹھ مسکینوں میں سے ہر ایک کو ایک مُد طعام دینا ہے۔

س ۸۱۵: میں نے تقریبا ایک ماہ اس نیت سے روزے رکھے کہ اگر میرے ذمہ کچھ روزے ہیں تو یہ ان کی قضا ہے ورنہ صرف خدا کی قربت کیلئے ہیں توکیا یہ ایک مہینہ ان قضا روزوں میں حساب ہوگا جو میرے ذمہ ہیں؟

ج: اگر آپ کی نیت یہ رہی ہو کہ جو روزے اس وقت میرے ذمہ واجب یا سنت کے عنوان سے ہیں، میں ان کو ادا کر رہا ہوں اور آپ کے ذمہ روزوں کی قضا بھی باقی تھی تو یہ قضا کے روزے شمار ہو جائیں گے۔

س ۸۱۶: اگر کسی کو اپنے قضا روزوں کی تعداد معلوم نہ ہو اور اس فرض کے ساتھ کہ اس کے ذمے قضا روزے ہیں مستحب روزہ رکھے تو اگر اس نے اس خیال سے مستحب روزہ رکھا ہو کہ اس کے ذمے قضاروزہ نہیں ہے تو کیا یہ روزہ اس کے روزے کی قضا شمار ہو گا؟

ج: مستحب کی نیت سے رکھا جانے والا روزہ قضا روزہ شمار نہیں ہو گا۔

س ۸۱۷: اگر کوئی شخص مسئلہ سے واقف نہ ہونے کی بنا پر جان بوجھ کر روزہ باطل کرنے والا کام انجام دے تو کیا اس پر صرف قضا واجب ہے یاکفارہ بھی واجب ہے؟

ج: اگر شرعی حکم سے لاعلمی کی وجہ سے ایسا کام انجام دے جو روزے کو باطل کردیتاہے ۔ جیسے اگرنہ جانتا ہو کہ دو ا کھانا کھانے کی دیگر چیزوں کی مانند روزے کو باطل کردیتاہے اور ماہ رمضان کے دن میں دوا کھالے ۔ تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس کی قضا ضروری ہے لیکن کفارہ واجب نہیں ہے۔

س ۸۱۸: اگر کوئی شخص ابتدائے بلوغ میں ضعف و ناتوانی کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو کیا اس پر صرف قضا واجب ہے یا قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے؟

ج: اگر روزہ اس کیلئے حرج کا باعث نہ تھا اور اس کے باوجود اس نے جان بوجھ کر روزہ ترک کیا تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے لیکن اگر اسے خوف تھا کہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا تو صرف روزوں کی قضا واجب ہے۔

س ۸۱۹: جس شخص کو اپنے چھوٹے ہوئے روزوں اور نمازوں کی تعداد معلوم نہ ہو اس کی ذمہ داری کیا ہے؟ اور جو شخص نہیں چاہتا کہ اس نے شرعی عذر کی وجہ سے روزے چھوڑے تھے یا جان بوجھ کر ترک کئے تھے تو اس شخص کا فریضہ کیا ہے؟

ج: جتنے روزوں اور نمازوں کے چھوٹنے کا اسے یقین ہے صرف انہیں کی قضا کرنے پر اکتفا کرسکتا ہے اور اگر جان بوجھ کر ترک کرنے کے بارے میں شک ہو تو کفارۂ واجب نہیں ہے۔

س ۸۲۰: اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں روزے رکھتا ہو، لیکن کسی روز سحر میں کھانے کیلئے نہ اٹھ سکے جس کی وجہ سے وہ مغرب تک روزہ پورا نہ کر سکے اور دن میں اسے کوئی حادثہ پیش آجائے اور وہ افطار کر لے تو کیا اس شخص پر ایک کفارہ واجب ہے یا کفارۂ جمع واجب ہے؟

ج: اگر روزے کو اس وقت تک جاری رکھے کہ اس کے لئے بھوک پیاس و غیرہ کی وجہ سے حرج اور مشقت کا سبب بن جائے اور وہ افطار کر لے تو اس پر صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔

س ۸۲۱: اگر مجھے شک ہو کہ اپنے قضا روزے رکھے ہیں یا نہیں تو میری شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: اگر آپ کو سابق روزوں کی قضا کا یقین ہے تو اتنے روزوں کی قضا واجب ہے جن سے اپنے بری الزمہ ہو جانے کا یقین ہوجائے۔

س ۸۲۲: اگر کسی شخص نے بلوغ کے ابتدائی سال میں گیارہ روزے رکھے ہوں اور ایک روزہ ظہر کے وقت توڑ دیا ہو اور اٹھارہ روزے چھوڑ دیئے ہوں اور ان

اٹھارہ روزوں کے بارے میں یہ نہ جانتا ہو کہ جان بوجھ کر روزہ ترک کردینے سے کفارہ واجب ہوجاتا ہے، تو اب اس کا حکم کیا ہے؟

ج: اگر ماہ رمضان کا روزہ اس نے جان بوجھ کر اور شرعی عذر کے بغیر ترک کیا ہو تو خواہ وہ روزہ ترک کرتے وقت کفارہ کے وجوب سے آگاہ تھا یا نہیں، قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے۔

س ۸۲۳: اگر ڈاکٹر مریض سے کہے آپ کیلئے روزہ مضر ہے اور مریض روزہ نہ رکھے اور برسوں کے بعد معلوم ہو کہ روزہ اس کے لئے ضرر کا باعث نہ تھا اور ڈاکٹر کی تشخیص غلط تھی تو کیا اس پر قضا اور کفارہ واجب ہے۔

ج: اگر ماہر و امین ڈاکٹر کے کہنے یا کسی اور معقول وجہ سے خوف ضرر پیدا ہو گیا تھا اور اسلئے روزہ ترک کیا تھا تو صرف قضا واجب ہے۔

روزے کے متفرق مسائل

س ۸۲۴: اگر عورت کو نذر معین کے روزہ کے دوران خون حیض آجائے تو اس کے روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج: حیض آنے سے اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور پاک ہونے کے بعد اس پر اس کی قضا واجب ہے۔

س ۸۲۵: ایک شخص نے یکم ماہ رمضان سے ستائیسویں تک روزے رکھے۔ اٹھائیسویں کی صبح کو دوبئی کے لئے روانہ ہوا اور انتیسویں کو وہاں پہنچ گیاپہنچ کر معلوم ہوا کہ یہاں آج عید ہے تو کیا وطن واپس آنے کے بعد اس پر فوت شدہ روزوں کی قضا واجب ہے؟ اب اگر وہ ایک دن کی قضا کرے تو ماہ رمضان اس کے لئے ۲۸ دن کا ہو جائے گا اور اگر وہ دو دن کی قضا بجا لائے تو ۲۹ ماہ رمضان کو وہ ایک ایسے مقام پر تھا جہاں عید کا اعلان ہوا تھا ایسے شخص کا حکم کیا ہے؟

ج: اگر اس مقام پر عید کا اعلان انتیسویں ماہ رمضان کو صحیح اورشرعی ضابطوں کے مطابق ہوا تھا تو اس پر اس دن کے روزے کی قضا واجب نہیں ہے، لیکن اس فرض کے ساتھ کہ دونوں جگہوں کا افق ایک ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ ابتدائے ماہ کا ایک روزہ اس سے چھوٹ گیا ہے لذا دو روزوں کی قضا واجب ہے۔

س ۸۲۶: اگر روزہ دار غروب کے وقت اپنے شہر میں افطار کر کے کسی ایسے شہر کا سفر کرے جہاں ابھی سورج غروب نہ ہوا ہو تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ شخص اس شہر میں غروب آفتاب سے قبل کھا پی سکتا ہے؟

ج: اس کا روزہ صحیح ہے اور جب اپنے شہر میں غروب آفتاب کے بعد افطار کر چکا ہے تو جس شہر میں ابھی غروب نہیں ہوا ہے وہاں بھی کھاپی سکتا ہے۔

س ۸۲۷: ایک شہید نے اپنے ایک دوست کو وصیت کی ہے کہ احتیاطاً کچھ روزے میری طرف سے قضا کے طور پر رکھ لینا، شہید کے ورثاء ان باتوں کے پابند نہیں ہیں اور نہ ہی ان سے یہ بات بیان کی جا سکتی ہے، جبکہ شہید کے دوست کیلئے بھی روزہ رکھنا مشکل ہے تو کیا اس کا کوئی اور حل موجود ہے؟

ج: اگر شہید نے اپنے دوست سے خود روزے رکھنے کی وصیت کی تھی تو شہید کے ورثاء پر اس سلسلہ میں کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اب اگر دوست کیلئے نیابتاً روزے رکھنا باعث مشقت ہو تو اس سے ذمہ داری ساقط ہے۔

س ۸۲۸: میں کثیر الشک بلکہ کثیر الوسواس ہوں، خاص کر دین کے فروعی مسائل میں تو بہت زیادہ شکی ہوں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ گزشتہ ماہ رمضان میں مجھے شک ہو ا کہ کیا روزے کی حالت میں گاڑھا غبار جو میرے منہ میں داخل ہوتا تھا اسے حلق سے نیچے اترا تھا یا نہیں یا جو پانی منہ میں ڈالا تھا کیا اس کوباہرنکالا تھا یا نہیں؟ کیا اس شک کے بعد میرا روزہ صحیح ہے؟

ج: آپ کا روزہ صحیح ہے اور اس طرح کے شک کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

س ۸۲۹: کیا حدیث کسا معتبر ہے کہ جس کی روایت حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے ہے اورروزے کی حالت میں اس کی نسبت، شہزادی کونین"علیہا السلام" کی طرف دی جا سکتی ہے؟

ج: اگر شہزادی کونین علیہا السلام کی طرف نسبتہان کتابوں سے نقل کی صورت میں ہو جن میں یہ منقول ہے تو اشکال نہیں ہے۔

س ۸۳۰: بعض علماء اور غیر علماء سے سنتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو مستحب روزے کے دوران دعوت دی جائے تو اس کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے کھا پی لینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا بلکہ ثواب بھی رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیاہے؟

ج: مستحب روزے کی حالت میں مؤمن کی دعوت کو قبول کرنا شرعی طور پرپسندیدہ چیزہے اور اس مؤمن بھائی کی دعوت پر کھا پی لینے سے اگر چہ روزہ باطل ہوجاتا ہے لیکن روزے کے اجر و ثواب سے

محروم نہیں ہوگا۔

س ۸۳۱: ماہ مبارک کے پہلے روز سے لے کر آخری روز تک کے لئے مخصوص دعائیں وارد ہوئی ہیں، اگر ان کی صحت میں شک ہو تو ان کے پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر یہ دعائیں اس نیت سے پڑھی جائیں کہ امید ہے یہ وارد ہوئی ہیں اور مطلوب ہیں تو ان کے پڑھنے میں بہر حال کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۸۳۲: اگر ایک شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا تھالیکن سحری کیلئے بیدار نہ ہو سکے جس کے سبب روزہ نہ رکھ سکے تو کیا روزہ نہ رکھنے کا گناہ خود اس پر ہے یا اس شخص پر جس نے اس کو بیدار نہیں کیا اور اگر وہ سحری کھائے بغیر روزہ رکھ لے تو کیا اس کا روزہ صحیح ہے؟

ج: اس سلسلہ میں دوسروں پر کوئی گناہ نہیں ہے اور سحری کھائے بغیر روزہ رکھنا صحیح ہے۔

س ۸۳۳: اگر کوئی شخص مسجد الحرام میں اعتکاف کر رہا ہو تو تیسرے دن کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اعتکاف کرنے والا مسافر ہے اور مکہ مکرمہ میں دس روز اقامت کا ارادہ رکھتا ہے یا اس نے سفر میں روزہ رکھنے کی نذر کی ہے تو دو دن روزہ رکھنے کے بعد اعتکاف کو پورا کرنے کے لئے تیسرے دن کا روزہ رکھنا بھی واجب ہے، لیکن اگر اس نے دس روز اقامت کی نیت نہیں کی اور نہ ہی سفر میں روزہ رکھنے کی نذر کی ہے، تو اس کا سفر میں روزہ رکھنا درست نہیں ہے اور روزہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے اس کا اعتکاف بھی صحیح نہیں ہے۔

رؤیت ہلال

س ۸۳۴: جیسا کہ آپ جانتے ہیں ابتدائے ماہ اور آخر ماہ میں چاند حسب ذیل حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہوتا ہے:
۱۔چاند کا غروب، غروب آفتاب سے پہلے۔
۲ ۔چاند اور سورج دونوں کا غروب ایک ساتھ ۔
۳۔ چاند کا غروب ، غروب آفتا ب کے بعد۔
مہربانی کر کے فرمائیں:
مذکورہ تین حالتوں میں سے کون سی حالت کو اول ماہ کی تعیین کیلئے شمار کیا جاسکتا ہے؟

ج: تینوں صورتوں میں چاند دیکھنے کی رات سے نئے قمری مہینے کے آغاز کو ثابت کرنے کیلئے چاند دیکھ لینا کافی ہے۔

س ۸۳۵:CCD دوربین کے ذریعہ چاند کی شعاعوں کو کمپیوٹر میں منعکس کیاجاتاہے اور پھر کمپیوٹر اس ریکارڈ شدہ معلومات کی روشنی میں ہمارے سامنے چاند کی تصویر پیش کرتاہے ۔ تو کیا اس طرح چاند کی تصویر کو دیکھ لیناکافی ہے ؟ اور آلے کے ذریعے چاند دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: کسی آلہ کے ذریعے دیکھنا اسی طرح معتبر ہے جیسے معمولی طریقے سے دیکھنا معتبر ہے اور معیار یہ ہے کہ رؤیت اور دیکھنے کا عنوان محفوظ رہے پس آنکھ، عینک اور دوربین کے ساتھ دیکھنے کاایک ہی حکم ہے۔ البتہ کمپیوٹر کے ذریعے چاند کی شعاعوں کا انعکاس کہ جس میں رؤیت کے عنوان کا صدق کرنا معلوم نہیں ہے محل اشکال ہے ۔

س ۸۳۶: اگر شوال کا چاند کسی شہر میں دکھائی نہ دے، لیکن ریڈیو اور ٹی وی اول ماہ کا اعلان کر دیں تو کیا یہ اعلان کافی ہے یا مزید تحقیق ضروری ہے؟

ج: اگر اس سے رؤیت ہلال کا اطمینان ہو جائے یا اعلان رؤیت ولی فقیہ کی طرف سے ہو تو یہ کافی ہے اور تحقیق کی ضرورت نہیں ہے۔

س ۸۳۷: اگرماہ رمضان یا شوال کی پہلی تاریخ کا تعین بادلوں یا دیگر اسباب کی وجہ سے ممکن نہ ہو اورماہ رمضان یا شعبان کے تیس دن پورے نہ ہوئے ہوں تو ہم جاپان میں رہنے والوں کے لئے کیا جائز ہے کہ ایران کے افق کے مطابق عمل کریں یا جنتری پر اعتمادکریں، ہمارا حکم کیا ہے؟

ج: اگر اول ماہ حتی ان قریبی شہروں میں چاند دیکھنے سے کہ جن کا افق ایک ہے یا دو عادل افراد کی گواہی سے اور یا حاکم (شرع) کے حکم سے ثابت نہ ہو تو اول ماہ کے ثابت ہو جانے تک احتیاط کرنا ضروری ہے۔

س ۸۳۸: کیا رؤیت ہلال کے لئے اتحاد افق شرط ہے یا نہیں؟

ج: جی ہاں شرط ہے۔

س ۸۳۹: اتحاد افق سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد وہ شہر ہیں جو چاند دیکھنے اور نہ دیکھنے کے احتمال کے لحاظ سے برابر ہوں۔

س ۸۴۰: اگر ۲۹ تاریخ کو خراسان اور تہران میں عید ہو تو کیا بوشہر کے رہنے والوں کے لئے بھی افطار کر لینا جائز ہے جبکہ بوشہرکا افق خراسان اور تہران کے افق سے مختلف ہے؟

ج: کلی طور پراگر دو شہروں کے درمیان اختلاف افق اتنا ہو کہ اگر ایک شہر میں چاند دیکھا جائے تو

دوسرے شہر میں دکھائی نہ دے سکے تو رویت ہلال ان شہروں کے لئے کافی نہیں ہے،کہ جن میں قطعی طور پر رؤیت ہلال کا احتمال منتفی ہے۔

س۸۴۱: اگر ایک شہر کے علماء کے درمیان رؤیت ہلال کے ثابت ہونے میں اختلاف ہو جائے، اور انسان کی نظر میں سب علماء کی عدالت ثابت ہو اور سب کے استدلال میں دقیق ہونے سے مطمئن ہو تو اسکا فریضہ کیا ہے؟

ج: اگردو شہادتوں کا اختلاف نفی و اثبات میں ہویعنی ایک طرف سے چاند کے ثابت ہونے کا دعویٰ ہو اور دوسری طرف سے ثابت نہ ہونے کا تو اس صورت میں دونوں شہادتوں کے درمیان تعارض ہوجائے گا جسکے نتیجے میں دونوں ساقط ہوجائیں گی اور انسان پر واجب ہے کہ روزہ رکھنے یا افطار کرنے کے سلسلے میں اصل کے مطابق عمل کرے۔لیکن اگر ان کا اختلاف رؤیت ہلال کے ثبوت اور ثبوت کا علم نہ ہونے کے بارے میں ہو یعنی بعض کہیں ہم نے چاند دیکھا ہے اور بعض کہیں ہم نے چاند نہیں دیکھا ہے تو اگر رؤیت کے مدعی عادل ہوں تو انسان کے لئے ان کا قول دلیل اور حجت شرعی ہے اور اس پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کرے۔ اسی طرح اگر حاکم شرعی نے ثبوتِ ہلال کااعلان کردیا ہو تو اس کا حکم بھی تمام مکلفین کے لئے شرعی حجت ہے اور ان پر واجب ہے کہ اس کا اتباع کریں۔

س ۸۴۲: اگر ایک شخص نے چاند دیکھا ہو اور اس کو علم ہو کہ اس شہر کا حاکم شرع بعض وجوہ کی بناء پر رؤیت سے آگاہ نہیں ہو پائے گا تو کیا اس شخص پر لازم ہے کہ حاکم کو رؤیت ہلال کی خبر دے؟

ج: اس پر خبر دینا واجب نہیں ہے، مگر یہ کہ نہ بتانے میں کوئی مفسدہ ہو۔

س ۸۴۳: زیادہ تر فقہاء کی توضیح المسائل میں ماہ شوال کی پہلی تاریخ کے ثابت ہونے کے لئے پانچ طریقے بتائے گئے ہیں، لیکن ان میں حاکم شرع کے نزدیک ثابت ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اکثر مؤمنین، مراجع عظام کے نزدیک ماہ شوال کا چاند ثابت ہونے پر کیونکر افطار کرتے ہیں؟

ج: جب تک حاکم ثبوتِ ہلال کا حکم نہ دے صرف حاکم کے نزدیک چاند کا ثابت ہونا دوسروں کے اتباع کے لئے کافی نہیں ہے مگر یہ کہ انسان کو ثبوت ہلال کا اطمینان ہوجائے۔

س۸۴۴: اگر ولی فقیہ حکم دے کہ کل عید ہے اور ریڈیو، ٹی وی پر بھی اعلان ہوجائے کہ چند شہروں میں چاند نظر آگیا ہے تو کیا تمام شہر وں کے لئے عید ثابت ہوجائے گی یا صرف ان شہروں کیلئے ثابت ہوگی جن میں چاند نظر آیا ہے یا جن کا افق ان کے ساتھ ایک ہے۔

ج: اگر حکم حاکم پورے ملک کے لئے ہو تو اس کا حکم، شرعی لحاظ سے تمام شہروں کیلئے معتبر ہے۔

س۸۴۵: چاند کا باریک یا چھوٹا ہونا یا اس میں اول ماہ کی علامات کا موجود ہونا کیا اس بات کی نشانی ہے کہ گزشتہ شب چاند رات نہیں تھی، بلکہ گزشتہ ماہ کی تیسویں رات تھی، اوراگر کسی شخص کیلئے عید ثابت ہوجائے اور یوں اسے یقین ہوجائے کہ کل عید نہیں تھی تو کیا اس پر تیسویں رمضان کے روزے کی قضا واجب ہے؟

ج: چاند کا صرف چھوٹا ہونا ، نیچے ہونا ، بڑا ہونا ، بلند ہونا یا چوڑایا بار یک ہونا اس کے پہلی یا دوسری کا چاند ہونے کی دلیل نہیں ہے ، لیکن اگر انسان کو ان علائم سے کسی چیز کا علم ہوجائے تو اس پر اس سلسلے میں اپنے علم کے مطابق عمل کرنا واجب ہے۔

س۸۴۶: کیا چودھویں کے مکمل چاند کو اول ماہ کی تعیین کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے، تاکہ اس سے یوم الشک کی تعیین ہوجائے کہ وہ مثلاً تیسویں رمضان ہے اور اس پر ماہ رمضان کے دن کے احکام جاری ہوں مثلا جس نے اس دن گواہوں کی گواہی کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا تھا اس پر قضا واجب ہو اور جس نے بقائے ماہ رمضان کے استصحاب کی بنیاد پر اس دن روزہ رکھا ہو وہ بری الذمہ ہو؟

ج: مذکورہ چیز حجت شرعی نہیں ہے، لیکن اگرانسان کو اس سے کسی چیز کا علم حاصل ہوجائے تو اس

پر واجب ہے کہ وہ اپنے علم و یقین کے مطابق عمل کر ے۔

س ۸٤٧: کیا مہینے کے آغاز میں چاند دیکھنا واجب کفائی ہے یا احتیاط واجب ہے؟

ج: چاند دیکھنا بذات خود واجب شرعی نہیں ہے۔

س ۸٤۸: کیا ماہ رمضان کی پہلی اور آخری تاریخ چاند دیکھنے سے ثابت ہوتی ہے یا جنتری کے ساتھ اگرچہ ماہ شعبان تیس دنوں کا نہ بھی ہو؟

ج: ماہ رمضان کی پہلی اور آخری تاریخ کا چاند درج ذیل طریقوں سے ثابت ہو تا ہے: خود چاند دیکھے، دو عادل گواہی دیں، اتنی شہرت ہو جس سے یقین حاصل ہو جائے، تیس دن گزر جائیں یا حاکم شرع حکم صادر کرے۔

س۸٤۹: اگر حکومت کے اعلان رؤیت ہلال کو تسلیم کرنا جائز ہو اور وہ اعلان دوسرے ملکوں کے ثبوت ہلال کیلئے علمی معیار بن جائے تو کیا اس حکومت کا اسلامی ہونا شرط اور ضروری ہے یا ظالم و فاجر حکومت کا اعلان بھی ثبوت ہلال کیلئے کافی ہوگا؟

ج: اس کا معیار اور ضابطہ یہ ہے کہ انسان کو اس علاقے میں ثبوت ہلال کا اطمینان حاصل ہو کہ جس میں ثبوت ہلال اس کیلئے کافی ہے ۔

س ۸۵۰ : چار مساجد کے علاوہ (جامع اور غیرجامع) مساجد میں اعتکاف کے بارے میں آپکی رائے کیا ہے؟

ج: رجاء مطلوبیت کی نیت سے اشکال نہیں رکھتا۔

ہبہ ، ہدیہ ، بینک سے ملنے والا انعام ، مہر اور وراثت

س۸۵۱:کیا ہبہ اور عید کے تحفے (عیدی) پر خمس واجب ہے؟

ج: ہبہ اور ہدیہ پر خمس نہیں ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ ان میں سے جو کچھ سالانہ اخراجات سے بچ جائے اس کا خمس نکالا جائے۔

س۸۵۲: کیا بینکوں اور قرض الحسنہ دینے والے اداروں سے ملنے والے انعامات پر خمس واجب ہے یا نہیں؟

ج: انعامات اور ہدایا پر خمس واجب نہیں ہے۔

س ۸۵۳: شہداء کے گھرانوں کو جو رقم شہید فاونڈیشن سے ملتی ہے، اگر وہ ان کے سالانہ اخراجات سے زائد ہو تو اس میں خمس ہے یا نہیں؟

ج: شہداء کے پسماندگان کو شہید فاونڈیشن کی طرف سے جو ہدیہ ملتا ہے اس میں خمس نہیں ہے۔

س۸۵۴: وہ نان و نفقہ جو باپ یا بھائی یا قریبی رشتہ داروں کی جانب سے کسی کو دیا جاتا ہے کیا وہ ہدیہ شمار ہوگا یا نہیں؟ اور جب دینے والا اپنے اموال کا خمس نہ دیتا ہو تو کیا نفقہ لینے والے پر اس سے خمس نکالنا واجب ہے؟

ج: ہبہ اور ہدیہ کا عنوان اس کے دینے والے کے ارادے کے تابع ہے اور مفروضہ صورت میں نفقہ لینے والے پر اس کا خمس نکالنا واجب نہیں ہے۔

س۸۵۵: میں نے اپنی بیٹی کو جہیز میں ، ایک رہائشی گھر دیا ہے، کیا اس پر خمس ہے یا نہیں؟

ج: آپ نے اپنی بیٹی کو جو مکان دیا ہے اگر وہ عرف عام میں آپ کی حیثیت کے مطابق ہو اور سال خمسی کے دوران دیا ہو توآپ پر خمس واجب نہیں ہے۔

س۸۵۶: کیا انسان کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے کسی مال پر سال گزرنے سے پہلے اسے اپنی بیوی کو ہدیہ کے طور پر دے دے جبکہ اسے علم ہے کہ اس کی زوجہ اس مال کو مستقبل میں گھر خریدنے یا ضروری اخراجات کے لئے رکھ دے گی؟

ج: ہاں ایسا کرنا جائزہے اور جو کچھ اس نے اپنی زوجہ کو دیا ہے اگر وہ عرف عام میں اس جیسے شخص کی شان کے مطابق ہو اور یہ محض ظاہری بخشش اورخمس سے فرار کے لئے نہ ہو تو اس پر خمس نہیں ہے۔

س۸۵۷: میاں بیوی خمس سے بچنے کیلئے خمس کی تاریخ آنے سے پہلے ہی اپنے اموال کی سالانہ بچت کو ہدیہ کے طور پر ایک دوسرے کو دے دیتے ہیں۔ مہربانی کرکے ان کے خمس کا حکم بیان فرمائیں؟

ج: ایسی بخشش سے کہ جوصرف ظاہری اور خمس سے فرار کیلئے ہے واجب خمس ساقط نہیں ہوگا۔

س۸۵۸: ایک شخص نے مستحب حج بجا لانے کیلئے حج کے محمکے کے کھاتے میں اپنا پیسہ جمع کرایا، مگر خانہ خدا کی زیارت کے لئے جانے سے پہلے ہی وہ فوت ہوگیا تو اس جمع شدہ رقم کا کیا حکم ہے؟ کیا اس رقم کو مرنے والے کی نیابت میں حج کروانے پر صرف کرنا واجب ہے؟ نیز کیا اس رقم سے خمس نکالنا واجب ہے؟

ج: جو رسید اس کو حج کے محکمے کے کھاتے میں جمع کی گئی رقم کے عوض ملی ہے اسے موجودہ قیمت کے ساتھ مرنے والے کے ترکے میں شمار کیا جائے گا اور اگر مرنے والے کے ذمہ حج واجب نہیں ہے اور نہ ہی ا س نے حج کی وصیت کی ہے تو اسے اس کی نیابت میں حج کرانے پر صرف کرنا واجب

نہیں ہے اور اگر اس کا خمس ادا نہیں کیا گیا تو اس کا ادا کرنا واجب ہے۔

س۸۵۹: باپ کا باغ بیٹے کو ہبہ یا میراث میں ملا اور جس وقت وہ بیٹے کو ملا تھا اس وقت اس کی قیمت بہت زیادہ نہ تھی لیکن اب بیچتے وقت اس باغ کی قیمت سابقہ قیمت سے زیادہ ہے تو کیا قیمت کے بڑھ جانے کی وجہ سے جو زائد مال حاصل ہوا ہے اس میں خمس ہے؟

ج: میراث و ہبہ اور ان کی فروخت سے حاصل ہونے والی قیمت میں خمس واجب نہیں ہے اگرچہ ان کی قیمت بڑھ گئی ہو مگر جب اسے تجارت اور قیمت زیادہ ہونے کے قصد سے اپنے پاس رکھے تو اس صورت میں بیچنے کے بعد بنابر احتیاط واجب اس کی اضافی قیمت کا خمس ادا کرنا ضروری ہے۔

س ۸۶۰: انشورنس کمپنی علاج معالجہ کے اخراجات کے سلسلے میں میری مقروض ہے اور طے ہوا ہے کہ آج کل میں وہ میرا قرض ادا کرے گی تو کیا انشورنس سے ملنے والی رقم میں خمس واجب ہے؟

ج: اگر آپ نے آمدنی سے خرچ کیا ہو اور بعد میں بیمہ اسے واپس کر رہا ہو تو خمس واجب ہے۔

س۸۶۱: کیا اس رقم پر خمس ہے جسے میں اپنی ماہانہ تنخواہ سے اس لئے بچا کر رکھتا ہوں کہ بعد میں اس سے شادی کے لوازمات مہیا کر سکوں؟

ج: اگر خود وہی پیسہ آپ نے بچا رکھا ہے جو آپ کو تنخواہ کے طور پر ملتاہے تو آپ پر واجب ہے کہ سال پورا ہوتے ہی اس کا خمس ادا کریں، مگر یہ کہ آپ آنے والے چند دنوں میں اس رقم کو شادی کے لوازمات میں خرچ کرنا چاہیں۔

س۸۶۲: کتاب"تحریرالوسیلہ" میں بیان کیا گیا ہے کہ عورت کو دیئے جانے والے مہر پر خمس نہیں ہے؟ مگر فوری اداکئے جانے والے اور مدت والے مہر کے درمیان فرق نہیں کیا گیا ۔ امید ہے ا س مسئلہ کی وضاحت فرمائیں گے؟

ج: مہر میں خمس کے واجب نہ ہونے کے سلسلے میں فوری اور مدت والے مہر کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے نیز نقد رقم یا سامان میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۸۶۳: حکومت اپنے ملازموں کو عید کے دنوں میں عیدی کے نام سے کچھ چیزیں دیتی ہے جس میں سے کبھی کبھی سال گزر جانے کے بعد کچھ بچ جاتاہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ملازمین کی عیدی پر خمس نہیں ہے لیکن چونکہ ہم لوگ ان چیزوں کے مقابلے میں کچھ رقم ادا کرتے ہیں، اسلئے اسے کامل طور پر ہدیہ نہیں کہا جا سکتا بلکہ یہ کم قیمت پر دیا جاتاہے تو کیا جس مال کے مقابلے میں رقم ادا کی گئی ہے اس کا خمس دینا واجب ہے یا اس چیز کی عام مارکیٹ میں جو قیمت ہے اس کا خمس دینا واجب ہے یا یہ کہ چونکہ یہ عیدی ہے لہذا اس میں خمس ہے ہی نہیں؟

ج: چونکہ مذکورہ فرض میں در حقیقت کچھ مال حکومت کی طرف سے مفت دیا جاتاہے اور کچھ کے مقابلے میں رقم ادا کی جاتی ہے لہذا باقی بچ جانے والی چیزوں میں جس مقدار کے بدلے میں قیمت ادا کی ہے اسکی نسبت خمس واجب ہے یا خود اس چیز میں سے خمس ادا کرے یا اسکی موجودہ قیمت کا خمس ادا کرے۔

س۸۶۴: ایک شخص فوت ہوگیا ہے ا س نے اپنی زندگی میں اپنے ذمہ خمس کو اپنی ڈائری میں لکھ رکھا تھا اور اس کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، مگر اس کی وفات کے بعد اس کی ایک بیٹی کے سوا تمام ورثاء خمس کی ادائیگی کیلئے تیار نہیں ہیں اور میت کے ترکہ کو اپنے لئے، میت کے لئے اور اس کے علاوہ دیگر امور میں صرف کر رہے ہیں، لہذا درج ذیل مسائل میں آپ اپنی رائے بیان فرمائیں:
۱۔ میت کے منقولہ یا غیر منقولہ اموال میں اس کے داماد یا کسی دوسرے وارث کے لئے تصرف کرنے کا کیا حکم ہے؟
۲۔ مرحوم کے گھر میں اس کے داماد یا کسی دوسرے وارث کے کھانا کھانے کاکیاحکم ہے؟
۳۔ مذکورہ افراد کی طرف سے میت کے اموال میں کیے گئے سابقہ تصرفات اور مرحوم کے گھر ان کے کھانا کھانے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ اس کے ترکہ سے کچھ مال بطور خمس ادا کیا جائے یا خود ورثاء کو یقین ہو کہ مرنے والا کچھ مقدار خمس کا مقروض ہے تو اس وقت تک ان کو ترکہ میں تصرف کرنے کا حق نہیں ہے جب تک میت کی وصیت کے مطابق یا جو مقدار اس کے ذمہ خمس بنتا ہے، اس

کو ترکہ سے ادا نہ کر دیں اور وصیت یا قرض کی مقدار میں ان (ورثائ) کے تمام وہ تصرفات جو اس کی وصیت پر عمل کرنے یا قرض کی ادائیگی سے پہلے ہوئے ہیں غصب کے حکم میں ہیں اور وہ (ورثائ) ، اپنے سابقہ تصرفات کے سلسلے میں بھی ضامن ہیں۔

قرض، تنخواہ، انشورنس اور پنشن

س ۸٦۵: وہ ملازمین جن کے پاس کبھی سالانہ اخراجات سے کچھ بچ جاتا ہے، کیا ان پر خمس واجب ہے جبکہ وہ لوگ یکمشت یا قسطوں کے ساتھ ادائیگی کی شرط پر مقروض بھی ہیں؟

ج: اگر وہ قرض سال کے دوران خود اسی سال کے اخراجات کے لئے لیا گیا ہو یا اس سال کی بعض ضروری اشیاء کے ادھار پر خریدنے کی وجہ سے ہو اور یہ اسے اسی سال کی بچت سے ادا کرنا چاہتاہو توقرض کی مقدار سالانہ بچت سے نکال لی جائے گی ورنہ جتنی بچت ہوئی ہے سب کا خمس دیا جائے گا۔

س ۸٦٦: کیا حج تمتع کی غرض سے لئے گئے قرض میں خمس واجب ہے اس طرح کہ خمس نکالنے کے بعد جو رقم بچ جائے اسے حج پر خرچ کیا جائے؟

ج: جو مال قرض کے طور پر لیا گیا ہو اس پر خمس واجب نہیں ہے۔

س ۸٦۷: میں نے گزشتہ پانچ سال کے دوران ایک ہاؤسنگ کمپنی کو اس امید پر کچھ رقم دی ہے کہ وہ زمین کا ٹکڑا لے کر میرے رہنے کے لئے مکان مہیا کرے گی، لیکن ابھی تک اس سلسلہ میں مجھے زمین دیئے جانے کا حکم جاری نہیں ہوا ہے۔ لہذا اب میرا ارادہ یہ ہے کہ میں اپنی دی ہوئی رقم واپس لے لوں۔ واضح رہے کہ کل رقم کا کچھ حصہ تو میں نے قرض لے کر دیا تھا اور کچھ حصہ گھر کے قالین بیچ کر دیا تھا اور باقی میں نے اپنی بیوی کی تنخواہ سے جمع کیا تھا کہ جو ٹیچر ہے۔ اس تفصیل کی روشنی میں مندرجہ ذیل دو سوالوں کا جواب عنایت فرمائیں :
١۔ اگر میں اپنی رقم واپس لے کر اسے صرف مکان یا زمین خریدنے میں صرف کروں تو کیا اس میں خمس واجب ہے؟
٢۔ اس رقم میں جو خمس واجب ہے اس کی مقدار کیا ہوگی؟

ج: مذکورہ فرض میں چونکہ رقم ہدیے یا قرض اور یا ضروریات زندگی بیچ کر مہیا کی گئی ہے اسلئے اس میں خمس نہیں ہے۔

س۸٦۸: چند سال قبل میں نے بینک سے قرض لیا اور اس کو اپنے اکاؤنٹ میں ایک سال کے لئے رکھ دیا، لیکن اس سے کوئی استفادہ کئے بغیرہر مہینہ اس کی قسط ادا کر رہا ہوں تو کیا اس قرض میں خمس ہے؟

ج: قرض لئے ہوئے مال کی اسی مقدار میں سے خمس نکالنا واجب ہے کہ جس کی قسطیں آپ نے خمس کی سالانہ تاریخ تک اپنی کمائی کے منافع سے ادا کی ہیں۔

س ۸٦۹: میں گھر کی تعمیر کی خاطر کچھ مقروض ہو گیا ہوں اور یہ قرض بارہ سال تک چلے گا براہ مہربانی خمس کے سلسلے میں میری راہنمائی فرمائیں کیا یہ قرض سال کی بچت سے مستثنیٰ ہوگا؟

ج: گھر کی تعمیر و غیرہ کیلئے لئے گئے قرض کی اقساط کہ جن کا تعلق گذشتہ سال سے ہے اگرچہ دوران سال کی بچت سے ادا کی جاسکتی ہیں لیکن اگر ادا نہ کرے تو سال کی بچت سے مستثنی نہیں ہوں گی بلکہ خمس کی سالانہ تاریخ کے آنے پر باقی ماندہ بچت میں خمس ہوگا۔

س ۸۷۰: طالب علم نے جو کتابیں والد کے پیسوں یا کالج کی طرف سے ملنے والے قرض سے خریدی ہیں اور طالب علم کا اپنا کوئی ذریعہ آمدنی بھی نہیں ہے تو کیا ان میں خمس واجب ہے؟ اور اگر یہ معلوم ہو کہ باپ نے کتابوں کے پیسوں کا خمس ادا نہیں کیا ، تو کیا اس کا خمس دینا واجب ہو گا؟

ج: قرض یا باپ کی طرف سے ہدیہ کے طور پر دی گئی رقم سے خریدی گئی کتابوں میں خمس نہیں ہے۔

س۸۷۱: جب کوئی شخص کچھ مال قرض کے طور پر لے اور سال سے پہلے اسے ادا نہ کر سکے تو کیا اس قرض کا خمس، لینے والے پر ہے یا دینے والے پر؟

ج: مقروض پر قرض کا خمس نہیں ہے، لیکن قرض دینے والے نے اگر اسے اپنی سالانہ بچت سے اور اس

کا خمس ادا کرنے سے پہلے بطور قرض دیا ہو تو اگر وہ سال کے تمام ہونے تک قرض واپس لے سکے توخمس کی تاریخ آنے پر اس کا خمس بھی واجب ہے ، لیکن اگر وہ سال کے آخر تک وصول نہ کر سکے تو فی الحال اس کا خمس ادا کرنا واجب نہیں ہے لیکن جب بھی اسے واپس لے اس کا خمس واجب ہے۔

س ۸۷۲: ریٹائرڈ افراد کو ماہ بہ ماہ جو پنشن ملتی ہے کیا اس میں خمس ہے ؟

ج: سالانہ اخراجات سے بچ جانے کی صورت میں اس کا خمس واجب ہے۔

س ۸۷۳: اسراء کے والدین کو انکی اسارت کے دوران جمہوری اسلامی ایران کی طرف سے جو ماہانہ وظیفہ ملتاہے اور بینک میں جمع ہوتارہتاہے کیا اس میں خمس ہے؟

ج: مذکورہ مال میں خمس نہیں ہے۔

س ۸۷۴: مجھ پر کچھ قرض ہے۔ اب جبکہ سال پورا ہو چکا ہے اور قرض خواہ نے مطالبہ نہیں کیا اور سالانہ بچت بھی میرے پاس اتنی ہے کہ قرض واپس کر سکتا ہوں ، تو کیا میں قرض کی رقم کو سالانہ بچت میں سے نکال سکتا ہوں؟

ج: انسان چاہے رقم قرض لینے کی وجہ سے مقروض ہو یا ضروریات زندگی کو ادھار پر خریدنے کی وجہ سے اگر یہ اسی بچت والے سال کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ہو اور اسے ادا کرنے کا ارادہ رکھتاہوتو اس کو سالانہ بچت میں سے نکالا جا سکتا ہے لیکن اگر یہ گزشتہ برسوں کا قرض ہو اور اسے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اگر چہ سالانہ بچت سے اس کا ادا کرنا جائز ہے، لیکن اگر اس کو سال کے تمام ہونے تک ادا نہ کرے تو سالانہ منفعت سے اس کو استثناء نہیں کیا جاسکتا۔

س ۸۷۵: جس کے سالانہ حساب میں کچھ مال بچ گیا ہو تو کیا اس پر خمس واجب ہے جبکہ اس کے خمس کی سالانہ تاریخ آچکی ہو اور وہ مقروض ہو، اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ قرض ادا کرنے کیلئے اس کے پاس چند سال کی مہلت ہے؟

ج: جو قرض ادا نہیں کیا گیا چاہے وہ مدت والا ہو یا نہ اسے سالانہ بچت سے جدا نہیں کیا جا سکتا، سوائے اس قرض کے جو اسی بچت والے سال کے اخراجات کے لئے لیا گیا ہو، اس قرض کو بچت میں سے نکالا جاسکتاہے اور اس قرض کے برابر سالانہ بچت میں خمس نہیں ہے۔

س ۸۷۶: انشورنس کمپنیاں، انشورنس کرانے والوں کے نقصان کی تلافی کیلئے معاہدے کے مطابق جو رقم دیتی ہیں، کیا اس پر خمس ہے؟

ج: جو رقم انشورنس کمپنیاں انشورنس کرانے والوں کو دیتی ہیں اس پر خمس نہیں ہے۔

س ۸۷۷: گزشتہ سال میں نے کچھ رقم قرض لے کر اس امید پر زمین خریدی کہ اس کی قیمت بڑھ جانے کے بعد، میں اس زمین اور اپنے موجودہ گھر کو بیچ کر آئندہ کیلئے اپنی رہائش کی مشکل کو حل کر سکوں گا۔ اور اب جبکہ میرے خمس کی سالانہ تاریخ آن پہنچی ہے میرا سوال یہ ہے کہ کیا میں اسے گزشتہ سال کی بچت سے نکال سکتا ہوں یا نہیں ؟

ج: چونکہ قرض کے مال سے زمین اسلئے خریدی گئی تھی کہ اسے مستقبل میں بیچا جا سکے، لہذا جس سال قرض لیا گیا ہے اس سال کی بچت میں سے اسے جدا نہیں کیا جا سکتا، بلکہ سالانہ بچت کا خمس ادا کرنا واجب ہے۔

س ۸۷۸: میں نے بینک سے کچھ قرض لیا تھا جس کے ادا کرنے کا وقت میرے خمس کی سالانہ تاریخ کے بعد آئے گا اور مجھے ڈر ہے کہ اگر اس سال میں نے یہ قرض ادا نہ کیا تو آئندہ سال ادا نہیں کرسکوں گا، لہذا خمس کی تاریخ آنے پراس کی ادائیگی کے بارے میں میری کیا ذمہ داری ہے؟

ج: اگر سال ختم ہونے سے پہلے اپنی سالانہ بچت کو قرض کی ادائیگی میں خرچ کر دیا ہو اور وہ قرض

بھی اصل سرمایہ کو زیادہ کرنے کے لئے نہ لیا گیا ہوتو اس پر خمس نہیں ہے، لیکن اگر قرض اصل سرمایہ میں اضافہ کرنے کے لئے ہو یاسالانہ بچت کو ذخیرہ کرنے کا ارادہ ہو تو آپ پر اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے۔

س ۸۷۹: گھر کرایہ پر لینے کیلئے عام طور پر کچھ رقم پیشگی (ایڈوانس) دی جاتی ہے اگر یہ رقم کما کر حاصل کی گئی ہو اور کئی سال تک مالک مکان کے پاس رہے توکیا واپس لینے پر فوراً اس کا خمس نکالنا واجب ہے؟ اور اگر اسی رقم سے دوسرا گھر کرایہ پر لینے کا ارادہ رکھتا ہو تو کیا حکم ہے؟

ج: اس میں خمس واجب ہے لیکن اگر گھر کرائے پر لینے کیلئے اس رقم کی ضرورت ہو تو مہلت حاصل کرسکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد اس کا خمس ادا کرے۔

گھر، گاڑیوں وغیرہ اور اراضی کی فروخت

س ۸۸۰: جو گھر ماضی میں غیر مخمس مال سے تعمیر کیا گیا ہے کیا اس پر خمس ہے؟ اگر خمس واجب ہے تو کیا موجودہ قیمت کو مد نظر رکھ کر خمس نکالا جائے گا یا جس سال اسے تعمیر کیا گیا ہے اس سال کی قیمت کے مطابق؟

ج: اگر گھر دوران سال کی منفعت سے اور اپنی رہائش کیلئے تعمیر کیا گیا ہو اور اس میں رہائش کے بعد اسے بیچ دیا گیا ہو تو اسکی قیمت میں خمس نہیں ہے لیکن اگر ایسی بچت سے تعمیر کیا گیا ہو کہ جس پر سال گزر چکا تھا تو جس رقم سے وہ گھر بنایا گیا ہے اس پر خمس واجب ہے۔

س۸۸۱: کچھ عرصہ قبل میں نے اپنا رہائشی فلیٹ بیچ دیا ہے اور یہ معاملہ، میری خمس کی سالانہ تاریخ آنے کے ساتھ ہی انجام پایا تھا اور چونکہ میں اپنے آپ کو حقوق شرعیہ کی ادائیگی کا پابند سمجھتا ہوں، اس لئے اپنے خاص حالات کی وجہ سے مشکل سے دوچار ہوں۔ گزارش ہے اس مسئلہ میں میری راہنمائی فرمائیں۔

ج: جس گھر کو آپ نے بیچا ہے، اگر وہ ایسے مال سے خریدا گیا ہو جس میں خمس واجب نہیں تھا یا اسے دوران سال کی منفعت سے خریدا گیا تھا تو بیچنے پر کسی صورت میں اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۸۸۲: ایک شہر میں میرانصف تعمیر شدہ مکان ہے اور چونکہ میرے پاس رہائش کیلئے سرکاری مکان ہے اسلئے مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے لہذا میں اس کو بیچ کر اس سے اپنی ضرورت کے لئے ایک گاڑی خریدنا چاہتا ہوں، کیا اس کی قیمت میں سے خمس نکالنا ہو گا؟

ج: اگر آپ نے وہ گھر سالانہ منفعت سے اور دوران سال میں اپنی رہائش کیلئے تعمیر کیا ہو یا خریدا ہو اور اسی سال میں اسے بیچ دیا ہو تو بیچنے کی صورت میں اگر اسکی قیمت اسی فروخت والے سال کے مخارج میں خرچ ہو جائے تو اس میں خمس نہیں ہے اسی طرح اگر اس میں رہائش پذیر ہونے کے بعد اگلے سال اسے بیچ دیا ہو تو اسکی قیمت فروخت میں خمس نہیں ہے۔

س ۸۸۳: میں نے اپنے گھر کے لئے پروفائل (دھات) کے چند دروازے خریدے تھے، لیکن عدم تمایل کی بنا پر دو سال کے بعد انہیں بیچ دیا اور اس کی قیمت کو ایلومینیم (Aluminium) کی کمپنی کے کھاتے میں جمع کرادیا تھا تاکہ اسی قیمت کے بدلے وہ میرے لئے ایلومینیم کے دروازے تیار کردیں کیا اس قیمت میں خمس ہے؟

ج: مذکورہ فرض میں چونکہ ان سے استفادہ نہیں کیا گیا اس لئے ان کی قیمت میں خمس واجب ہے۔

س ۸۸۴: میں نے ایک ادارے کو ایک لاکھ تومان رہائشی پلاٹ کے لئے دیئے تھے اور اب اس رقم پر سال تمام ہو چکا ہے، صورت حال یہ ہے کہ اس رقم کا کچھ حصہ میرا اپنا ہے اور کچھ حصہ میں نے قرض پر لیا تھا کہ جس میں سے کچھ ادا کر چکا ہوں تو کیا اس میں خمس ہے اور اگر ہے تو کتنا ہے؟

ج: اگر ضرورت کی بنا پر گھر بنانے کے لئے پلاٹ کی خریداری اس بات پر موقوف ہے کہ کچھ رقم پہلے ادا کی جائے تو اس مقصد کے لئے دی ہوئی قیمت میں آپ پر خمس نہیں ہے، چاہے آپ نے اس کو اپنے سالانہ منافع سے ہی ادا کیا ہو۔

س ۸۸۵: اگر کوئی شخص اپنا گھر بیچ کر اس کی منفعت سے فائدہ اٹھانے کیلئے اسے بینک میں جمع کر ا دے، پھر خمس کی تاریخ آ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور اگر اس مال کو اس نے گھر خریدنے کے لئے جمع کرادیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر گھر کو سال کے دوران اسی سال کے منافع سے اور اخراجات کے طور پر اپنی رہائش کے لئے بنوایا یا خریدا ہو اور خمس کی تاریخ کے بعد اسے بیچ دیا ہو تو اس کی قیمت میں خمس نہیں ہے۔

س ۸۸۶: جو اموال انسان ، گھر یا دیگر ضروریات زندگی خریدنے کیلئے تدریجا جمع کرتا ہے کیا ان میں خمس ہے؟

ج: انسان کی مالی حیثیت کے مطابق اگر ضروریات زندگی کی خریداری سالانہ بچت کے ذخیرہ کرنے پر موقوف ہو اور پروگرام یہ ہو کہ مستقبل قریب مثلا دو تین ماہ میں اس جمع شدہ رقم کو ضروریات زندگی کے خریدنے پر خرچ کردے گا تو خمس نہیں ہے۔

س۸۸۷: میں نے چند سال پہلے ایک گاڑی خریدی تھی جسے اب کئی گنا قیمت پر بیچا جا سکتا ہے جبکہ جس رقم سے اس کو خریدا تھا وہ غیر مخمس تھی اور اب جو قیمت مل رہی ہے اس سے میں رہائش کے لئے گھر خریدنا چاہتا ہوں، تو کیا قیمت وصول ہوتے ہی اس تمام رقم پر خمس واجب ہو گا؟ یا جتنی رقم سے گاڑی خریدی تھی صرف اسی میں خمس ہے؟ اور بقایا رقم جو گاڑی کی قیمت بڑھنے کی وجہ سے ملی ہے، اس کو گاڑی بیچنے والے سال کے منافع میں سے حساب کیا جائے گا کہ اگر اسے سال تمام ہونے تک خرچ نہ کیا تو اس کا خمس نکالنا ہوگا؟

ج: اگر گاڑی آپ کی ضروریات زندگی میں سے ہو اور اسے دوران سال کی منفعت سے اپنے ذاتی استعمال کیلئے خریدا ہو تو اسکی قیمت فروخت میں خمس نہیں ہے لیکن اگر گاڑی کرائے پر چلانے کے لئے خریدی ہو اور اس کی قیمت اپنی کمائی کی بچت سے ادا کی ہو یا اس کو آپ نے ادھا ر پر یا قرض لے کر خریدا ہو اور اس کی اقساط اپنی کمائی کی بچت سے ادا کی ہوں تو اس کی قیمت خرید کا خمس ادا کرنا ضروری ہے البتہ پیسے کی قیمت گرنے کی صورت میں احوط یہ ہے کہ حاکم شرع کے ساتھ مصالحت کرے۔

س ۸۸۸: میں ایک بہت ہی معمولی سے مکان کا مالک تھا۔ چند وجوہات کی بناء پر دوسرا گھر خریدنے کا ارادہ کر لیا، لیکن مقروض ہونے کی وجہ سے اپنے استعمال کی گاڑی کو بیچنے اور صوبائی بینک اور اپنے شہر کی قرض الحسنہ سوسائٹی سے قرض لینے پر مجبور ہو گیا تا کہ گھر کی قیمت ادا کرسکوں۔ واضح رہے کہ گاڑی خمس کی تاریخ آنے سے قبل بیچ دی گئی تھی اور جو قیمت ملی اسے میں نے اپنے قرض کی کچھ مقدار کی ادائیگی میں خرچ کردیاتو کیا گاڑی کی فروخت سے حاصل ہونے والی قیمت میں خمس ہے یا نہیں؟

ج: مفروضہ صورت میں بیچی ہوئی گاڑی کی قیمت میں کوئی خمس نہیں ہے۔

س ۸۸۹: گھر، گاڑی یا دوسری وہ چیزیں جن کی انسان کو یا اس کے گھر والوں کو ضرورت پڑتی ہے اور انہیں وہ سالانہ منافع سے خریدتاہے اب اگر ان کو کسی ضرورت کی بناء پر یا اس سے بہتر خریدنے کے لئے بیچا جائے تو ان کے بارے میں خمس کا کیا حکم ہے؟

ج: ضروریات زندگی کی کوئی چیز بیچنے کی صورت میں اسکی قیمت میں خمس نہیں ہے۔

س ۸۹۰: گھر، گاڑی یا ان جیسی دیگر ضرورت کی چیزیں اگر خمس نکالے ہوئے مال سے خریدی جائیں، لیکن فروخت یا تجارت کی غرض سے نہیں بلکہ اپنے ذاتی استعمال کی نیت سے اور بعد میں کسی وجہ سے ان کو بیچ دیا جائے تو کیا بازار میں قیمت بڑھ جانے کی وجہ سے جو اضافی قیمت وصول ہوتی ہے اس میں خمس ہے؟

ج: مفروضہ صورت میں قیمت بڑھنے سے جو منفت حاصل ہوئی ہے، اس میں خمس نہیں ہے۔

دفینہ ، معدنیات اور وہ حلال مال جو حرام سے مخلوط ہوجائے

س۸۹۱:جو لوگ اپنی ذاتی زمین میں کوئی خزانہ پاتے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: ایسی چیزوں میں معیار جمہوری اسلامی ایران کے قوانین ہیں۔

س ۸۹۲ : اگر انسان کو ذاتی گھر کی زمین کے نیچے سے چاندی کے ایسے سکے ملیں جنکی تاریخ تقریباً سو سال پہلے کی ہے تو کیا یہ سکے عمارت کے موجودہ مالک، جیسے قانونی وارث یا خریدار ،کی ملکیت ہوں گے یا نہیں؟

ج: اس کا حکم دفینہ والا ہے کہ جس کا بیان گزر چکا ہے۔

س۸۹۳: ہم ایک شبہ میں مبتلا ہیں اور وہ یہ کہ موجودہ دور میں بھی کانوں سے نکالی گئی معدنیات کا خمس نکالنا واجب ہے کیونکہ فقہاء عظام کے نزدیک یہ مسئلہ مسلم احکام میں سے ہے اب جو معدنیات حکومت نکالتی ہے ۔ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ حکومت کی جانب سے صرف اسے اسلامی ممالک کے مسلمانوں پر خرچ کرنا وجوب خمس سے مانع نہیں بن سکتا۔ انکا حکم کیا ہے کیونکہ ان معدنیات کو یا تو خود حکومت مستقل طور پر نکالتی ہے اور پھر اسے لوگوں پر خرچ کرتی ہے تو اس صورت میں حکومت اس شخص کی مانند ہے جو معدنیات کو نکالنے کے بعد ان کو تحفہ، ہبہ یا صدقہ کے طور پر کسی دوسرے شخص کو دیدے بہرحال ادلہ خمس کا اطلاق اس صورت کو بھی شامل ہے کیونکہ تقیید کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ یا پھر حکومت ملت کی وکیل کے طور پر معادن کو نکالتی ہے، کہ اس صورت میں در حقیقت نکالنے والے خود عوام ہیں اور اس صورت میں خود مؤکل پر خمس نکالنا واجب ہے یا حکومت عوام کے سرپرست اور ولی ہونے کی حیثیت سے معادن نکالتی ہے کہ اس صورت میں معادن نکالنے والا یا تو خود ولی و سرپرست ہے، یا وہ نائب کی طرح ہو گا اور اصل نکالنے والا وہ ہو گا جس پر اس کو ولایت اور سرپرستی حاصل ہے۔ پھر صورت معدنیات کے عموماتِ خمس سے خارج ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ جیسا کہ معدنیات اگر نصاب تک پہنچ جائیں تو ان پر خمس واجب ہوتا ہے اور یہ دیگرمنافع کے مانند نہیں ہیں کہ اگر ان کو خرچ کردیاجائے یا ہبہ کے طور پر دے دیا جائے تو وہ سال کے اخراجات میں شمار ہوں گے اور خمس سے مستثنیٰ ہوجائیں گے۔ لہذا اس اہم مسئلہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: معادن میں خمس کے واجب ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ اس کو کوئی شخص یا کئی لوگ مل کر نکالیں، بشرطیکہ ان میں سے ہر ایک کا حصہ حد نصاب تک پہنچ جائے، وہ بھی اس طرح کہ جو کچھ وہ نکالیں وہ انکی ملکیت ہو اور وہ معدنیات جن کو حکومت نکالتی ہے چونکہ وہ کسی خاص شخص یا اشخاص کی ملکیت نہیں ہوتیں، بلکہ وہ ایک اتھارٹی اور جہت کی ملکیت ہیں اس لئے ان میں وجوب خمس کی شرط ہی نہیں پائی جاتی، لہذا حکومت پر خمس کے واجب ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے، اور یہ معدن میں خمس کے واجب ہونے سے استثناء نہیں ہے۔ ہاں وہ معدنیات جن کو ایک شخص یا چند اشخاص مل کر نکالتے ہیں ان پر اس میں سے خمس نکالنا واجب ہے۔ بشرطیکہ جوکچھ ایک شخص نے نکالا ہے وہ یا چند اشخاص میں سے ہر ایک کا حصہ، معدنیات نکلوانے اور اسے صاف کروانے کے اخراجات کو جدا کرنے کے بعد حد نصاب تک پہنچ جائے اور وہ نصاب ۲۰ دینا ر سونا یا دو سو درہم چاندی ہے یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر ہو۔

س ۸۹۴: اگر حرام مال کسی شخص کے مال سے مخلوط ہو جائے تو اس مال کا کیا حکم ہے اور اس کے حلال کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ اور حرمت کے علم یا عدم علم کی صورت میں اس کو کیا کرنا چاہیے؟

ج: جب یہ یقین ہو کہ اس کے مال میں حرام مال ملا ہوا ہے، لیکن اس کی دقیق مقدار معلوم نہ ہو اور صاحب مال کو بھی نہ جانتا ہو تو اس کے حلال بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا خمس نکال دے، لیکن اگر اسے اپنے اموال میں حرام مال کے مل جانے کا شک ہو تو اس کے ذمہ کوئی چیزنہیں ہے۔

س ۸۹۵: میں نے خمس کی سالانہ تاریخ کے آنے سے قبل ایک شخص کو کچھ رقم بطور قرض دی اور وہ شخص اس مال سے تجارت کی نیت رکھتا ہے اور اسکی منفعت ہمارے درمیان نصف نصف تقسیم ہوگیہ واضح رہے کہ وہ مال فی الحال میرے پاس نہیں ہے اور میں نے اس کا خمس بھی ادا نہیں کیا اس

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: اگر آپ نے مال قرض کے عنوان سے دیا ہے اور خمس کی سالانہ تاریخ آنے پر اس کا وصول کرنا ممکن نہ ہو تو ابھی آپ پر اس کا خمس واجب نہیں ہے بلکہ جب آپ کو یہ مال واپس ملے گا تب آپ پر اس کا خمس واجب ہوگا، لیکن اس صورت میں مقروض کے کام کے نتیجے میں حاصل ہونے والے منافع میں آپ کا کوئی حق نہیں ہے اور اگر آپ اس کا مطالبہ کریں گے تو وہ سود اور حرام ہوگا اور اگر آپ نے اس رقم کو مضاربہ کے عنوان سے دیا ہے تو معاہدہ کے مطابق منافع میں آپ دونوں شریک ہوں گے اور آپ پراصل سرمایہ کا خمس ادا کرنا واجب ہوگا۔

س ۸۹۶: میں بینک میں ملازم ہوں اور اس ملازمت کیلئے مجھے جبری طور پر پانچ لاکھ تومان بینک میں جمع کرانے پڑے یہ رقم میرے ہی نام سے ایک طویل مدت اکاونٹ میں رکھی گئی ہے اورمجھے ہرماہ اس کا نفع دیا جارہا ہے تو کیا اس رقم میں میرے اوپر خمس ہے؟واضح رہے کہ بینک میں رکھی ہوئی اس رقم کو چار سال ہورہے ہیں؟

ج: اگر فی الحال اس رقم کا واپس لینا آپ کیلئے ممکن نہیں ہے تو جب تک آپ نے اسے وصول نہیں کیا اس کا خمس واجب نہیں ہے لیکن اسکی سالانہ منفعت اگر سال کے اخراجات سے بچ جائے تو اس میں خمس ہے۔

س۸۹۷: یہاں بینکوں میں رقوم رکھنے کا ایک خاص طریقہ ہے کہ جس کی وجہ سے استفادہ کرنے والوں کی کبھی بھی ان پیسوں تک دسترسی نہیں ہوتی لیکن انہیں ایک خاص نمبر کے مطابق اس کے اکاونٹ میں رکھ دیا جاتا ہے تو کیا ان اموال میں خمس واجب ہے؟

ج: اگر بینک میں رکھا ہوامال منافع میں سے ہو اور خمس کی سالانہ تاریخ آنے پر آپ کیلئے اس کا بینک سے واپس لینا ممکن ہوتو خمس کی تاریخ آنے پر اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے۔

س۸۹۸: کرایہ دار جو مال رہن (ایڈوانس) کے طور پر مالک کے پاس رکھتا ہے کیا اس کا خمس مالک پر واجب ہے یا کرایہ دار پر؟

ج: اگر وہ رقم کرایہ دار کے کاروباری منافع میں سے ہو تو واپس ملنے کے بعد کرایہ دار پرواجب ہے اس کا خمس ادا کرے اور مالک مکان جس نے قرض کے طور پر یہ رقم لی ہے اس پر خمس واجب نہیں ہے۔

س۸۹۹: ملازمت پیشہ افراد کی وہ تنخواہیں جو چند سال سے حکومت نے نہیں دی ہیں کیا ملنے کی صورت میں انہیں اسی ملنے کے سال کے منافع میں سے شمار کیا جائے گااور خمس کی تاریخ آنے پر اس کا حساب کرنا واجب ہے یا یہ کہ ایسے مال پر بالکل خمس نہیں ہے؟

ج: اس تنخواہ کو وصول ہونے والے سال کے منافع میں سے شمار کیا جائے گا اور اس سال کے اخراجات سے زائد رقم میں خمس واجب ہے۔

اخراجات (مؤونہ)

س۹۰۰: اگر ایک شخص کے پاس ذاتی کتب خانہ ہو اور اس نے کچھ عرصہ ان کتابوں سے استفادہ کیا لیکن اب کئی سالوں سے ان سے استفادہ نہیں کر رہا لیکن یہ احتمال ہے کہ آئندہ وہ اس کتب خانہ سے فائدہ اٹھائے گا تو کیا جس مدت میں اس نے کتابوں سے استفادہ نہیں کیا اس پر ان کا خمس واجب ہے؟ اور کیا خمس واجب ہونے کی صورت میں اس میں کوئی فرق ہے کہ یہ کتابیں اس نے خود خریدی ہوں یا اس کے والد نے خریدی ہوں؟

ج: جب وہ کتابیں خریدی گئی تھیں اگر اس وقت اسے مطالعہ اور استفادہ کیلئے انکی ضرورت تھی اور انکی مقدار عرف کی نظر میں اس شخص کی شان کے مناسب ہو تو ان میں خمس نہیں ہے حتی اگر پہلے سال کے بعد ان سے استفادہ نہ بھی کرے نیز اگر کتابیں اسے میراث میں ملی ہوں یا والدین اور دوسرے افراد نے اسے تحفہ کے طور پر دی ہوں تو بھی ان پر خمس نہیں ہے۔

س۹۰۱: وہ سونا جو شوہر اپنی بیوی کے لئے خریدتا ہے کیا اس پر خمس ہے؟

ج: اگر وہ سونا عرف عام کی نظر میں معمول کے مطابق اور اس کی شان کے مناسب مقدار میں ہو تو اس میں خمس نہیں ہے اور وہ سال کے اخراجات میں سے شمار ہوگا۔

س۹۰۲: تہران میں لگنے والی کتابوں کی بین الاقوامی نمائش سے کتابیں خریدنے کیلئے جو رقم پیشگی ادا کی جاتی ہے جبکہ ابھی تک کتابیں نہیں بھیجی گئیں کیا اس میں خمس ہے؟

ج: اگر ان کتابوں کی ضرورت ہو اور انکی مقدار اس شخص کی معاشرتی حیثیت کے مناسب ہو تو اس صورت میں اس پر خمس نہیں ہے۔

س۹۰۳: اگر کسی شخص کے پاس اس کی حیثیت کے مناسب دوسری زمین ہو اور یہ اس کی ضرورت کے مطابق ہو کیونکہ وہ صاحبِ عیال ہے لیکن خمس کے سال کے آخر تک اس پر مکان نہ بنوا سکے یا ایک سال میں عمارت کی تعمیر مکمل نہ کرسکے تو کیا اس پر خمس واجب ہے؟

ج: وہ زمین، جس کی مکان بنانے کیلئے انسان کو ضرورت ہے، اس پر خمس کے واجب نہ ہونے کے لحاظ سے فرق نہیں ہے کہ زمین کا ایک ٹکڑا ہو یا زیادہ یا ایک مکان ہو یا ایک سے زیادہ، بلکہ معیار عرف میں اس کی حیثیت کے مطابق ضرورت کا صادق آنا اوراسکی تدریجی تعمیرکیلئے شخص کی مالی حیثیت ہے۔

س۹۰۴: ایک شخص کے پاس گھر کے برتنوں کا سیٹ موجود ہے تو کیا ان میں سے بعض کا استعمال خمس کے واجب نہ ہونے کیلئے کافی ہے؟

ج: گھر کے لوازمات میں خمس کے واجب نہ ہونے کا معیار یہ ہے کہ عرفی طور پر اس شخص کی شان اور حیثیت کے مطابق اس پر ضرورت کا عنوان صدق کرے اگرچہ پورا سال ان سے استفادہ نہ کرے۔

س۹۰۵: اگر اتفاقاً پورا سال فرش اور برتنوں سے استفادہ نہ کیا جائے لیکن مہمانوں کی ضیافت کیلئے ان کی ضرورت ہو تو کیا ان میں خمس واجب ہے؟

ج: مفروضہ صورت میں ان میں خمس واجب نہیں ہے۔

س۹۰۶: دلہن جو جہیز شوہر کے گھر لے کرجاتی ہے اس کے بارے میں امام خمینی کے فتویٰ کو مد نظر رکھتے ہوئے بتائیں: اگر کسی علاقے میں رواج یہ ہو کہ لڑکے والے سامان زندگی اور گھر کی ضروری چیزیں مہیا کرتے ہوں اور وہ ان چیزوں کو رفتہ رفتہ خریدیں، اگر ان پر ایک سال گزرجائے توکیا حکم ہے؟

ج: اگر مستقبل کے لئے اسباب اور ضروریات زندگی کا مہیاکرنا عرف میں اخراجات میں سے شمار ہوتا ہو تو ان میں خمس نہیں ہے۔

س۹۰۷: جن کتابوں کا سیٹ کئی جلدوں پر مشتمل ہو (مثلا وسائل الشیعہ) تو کیا ایک جلد سے استفادہ کرنے سے پورے سیٹ سے خمس ساقط ہوجائے گایا مثال کے طور پر اس کی ہر جلد کے ایک صفحہ کا پڑھنا واجب ہے؟

ج: اگر پورا سیٹ آپ کی ضرورت ہو یا جس جلد کی ضرورت ہے وہ مکمل سیٹ کے خریدنے پر موقوف ہوتو اس صورت میں اس میں خمس نہیں ہے۔ ورنہ جن جلدوں کی ضرورت نہیں ہے ان کا خمس نکالنا واجب ہے اور صرف ہر جلد کا ایک صفحہ پڑھ لینا خمس کے ساقط ہونے کیلئے کافی نہیں ہے۔

س۹۰۸: وہ دوائیں جن کو دوران سال کے منافع سے خریدا جائے اور ان کی قیمت انشورنس کمپنی ادا کرے اب اگر وہ دوائیں خمس کی تاریخ آنے تک خراب ہوئے بغیر باقی رہیں تو ان پر خمس واجب ہے یا نہیں؟

ج: اگر دواؤں کو ضرورت کے وقت استعمال کرنے کیلئے خریدا گیا ہو اور انکی ضرورت بھی پڑسکتی ہو تو ان میں خمس نہیں ہے ۔

س ۹۰۹: اگر کسی شخص کے پاس رہنے کے لئے گھر نہ ہواور وہ اسے خریدنے یا دیگر ضروریات زندگی کو مہیا کرنے کے لئے کچھ رقم جمع کرے تو کیا اس میں خمس ہے؟

ج: کمائی کے منافع سے جمع کیا ہوا مال اگر مخارج زندگی کیلئے ہو تو خمس کی تاریخ آنے پر اس میں خمس ہے ہاں اگر یہ مال لازمی ضروریات زندگی یا ضروری مخارج کیلئے جمع کیا ہو تو اس صورت میں اگر اسے مستقبل قریب (مثلا چند دنوں) میں انہیں مذکورہ مصارف میں خرچ کردے تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۱۰: میری زوجہ ایک قالین بن رہی ہے جس کاسرمایہ ہمارا ذاتی ہے کیونکہ ہم نے اس کیلئے کچھ رقم قرض پر لی تھی اب تک اس کا کچھ حصہ تیار ہوا ہے۔ اور میری خمس کی تاریخ بھی آچکی ہے تو کیا، بُنائی مکمل ہونے اور اس کو بیچنے کے بعداسکے بنے ہوئے حصے کا خمس دینا ہوگا یا نہیں؟ جبکہ میں اس کو بیچ کر اس کی قیمت کو گھریلو ضروریات میں خرچ کرنا چاہتا ہوں، نیز اصل سرمایہ کے سلسلہ میں کیا حکم ہے؟

ج: قالین کی قیمت فروخت سے اصل سرمایہ کو جسے قرض لیا گیا ہے، جدا کرنے کے بعد بقیہ رقم کو سال کے منافع میں شمار کیا جائے گا۔ لہذا بنائی مکمل ہونے اور بیچنے کے بعد اگر رقم اسی سال کے زندگی کے اخراجات میں خرچ ہو جائے تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۱۱: میری پوری جائداد تین منزلہ عمارت ہے، ہر منزل پر دو کمرے ہیں۔ ان میں سے ایک میں خود رہتا ہوں اور دیگر دومنزلوں میں میرے بچے رہتے ہیں، کیا میری حیات میں اس میں خمس واجب ہے یا میری وفات کے بعد اس میں خمس ہوگا تاکہ میں ورثاء کواپنے مرنے کے بعد اسے ادا کرنے کی وصیت کروں؟

ج: اس عمارت میں خمس واجب نہیں ہے لیکن اگر خمس کا سال بہ سال حساب نہیں کرتا تھا تو ضروری ہے کہ کسی طریقے سے مصالحت کرے۔

س۹۱۲: گھر یلواشیاء کے خمس کا حساب کیسے کیا جائے گا؟

ج: جو چیزیں ان سے استفادہ کرنے کے باوجود باقی رہتی ہیں جیسے فرش وغیرہ، تو ان میں خمس نہیں ہے، لیکن روز مرہ استعمال کی چیزیں جیسے چاول ، گھی و غیرہ اگر بچ جائیں اور خمس کی تاریخ آنے تک باقی رہیں تو ان میں خمس واجب ہے۔

س۹۱۳: ایک شخص کے پاس رہنے کے لئے اپنا کوئی مکان نہیں ہے، لہذا اس نے زمین کا ایک ٹکڑا خریدا ہے تاکہ اپنے لئے مکان بناسکے لیکن تعمیر کیلئے کافی پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے ایک سال گزر گیا اور اس نے اس کو بیچا بھی نہیں۔ تو کیا اس زمین میں خمس واجب ہے؟ اور اگر واجب ہے تو کیا اس کی خریدی ہوئی قیمت میں واجب ہے یا زمین کی موجودہ قیمت میں سے خمس کا نکالنا واجب ہے؟

ج: اگر اس نے یہ زمین اپنی سال کی منفعت سے اپنی ضرورت کا گھر بنوانے کے لئے خریدی ہو تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س۹۱۴: سابقہ سوال کی روشنی میں اگر اس نے مکان بنوانا شروع کردیا ہولیکن مکمل ہونے سے پہلے اسکی خمس کی تاریخ آجائے تو کیا تعمیر کے سلسلے میں جو کچھ اس نے خرچ کیا ہے اس میں سے خمس نکالنا واجب ہے؟

ج: مفروضہ صورت میں خمس نکالنا واجب نہیں ہے۔

س۹۱۵: جو شخص اپنے گھر کی پہلی منزل میں رہتا ہے اور کئی سال تک اسے دوسری منزل کی ضرورت نہیں ہے لیکن وہ اپنے بچوں کے مستقبل کیلئے دوسری منزل تعمیر کرتا ہے تو کیا دوسری منزل پر جو کچھ خرچ ہوا ہے اس میں خمس واجب ہے ؟

ج: اگر اس کا بچوں کے مستقبل کے لئے دوسری منزل بنواناعرف کے نزدیک حال حاضر میں اس کی حیثیت کے مطابق ہے اور اس کے اخراجات زندگی میں سے شمار ہوتا ہے تو اس کے بنوانے میں جو کچھ خرچ کیا ہے اس میں خمس نہیں ہے اور اگر ایسا نہ ہو اور حال حاضر میں نہ خود کو اسکی ضرورت ہے اور نہ ہی اسکے بچوں کو تو اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے ۔

س۹۱۶: آپ فرماتے ہیں مخارج سال میں خمس واجب نہیں ہے تو وہ شخص جس کے پاس اپنا رہائشی مکان نہیں ہے لیکن اس کے پاس زمین کا ایک ٹکڑا ہے جس کو ایک سال یا اس سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور وہ اس پر عمارت نہیں بنوا سکا تو اس کومخارج میں کیوں شمار نہیں کیا جاتا؟ امید ہے اس کی وضاحت فرمائیں گے۔

ج: اگر زمین،اپنی ضرورت کا مکان بنانے کیلئے ہو اور دوران سال کی منفعت سے خریدی ہو تو اسے اسکے موجودہ اخراجات میں سے شمار کیا جائے گا اور اس پر خمس نہیں ہے ۔

س۹۱۷: میرے خمس کے سال کی ابتداء شمسی سال کے چھٹے مہینے کی پہلی تاریخ سے ہوتی ہے۔ اور عموماً سال کے دوسرے یا تیسرے مہینے میں اسکولوں اور یونیورسٹیوں کے امتحانات شروع ہو جاتے ہیں ہمیں امتحانات کے ایام میں اضافی کام (Over Time) کی اجرت چھ ماہ بعد ملتی ہے، براہ مہربانی وضاحت فرمائیں کہ جو اضافی کام ہم نے خمس کی تاریخ سے پہلے کیا ہے اور اس کی اجرت خمس کی تاریخ آنے کے بعد ملی ہے، کیا اس میں سے خمس ادا کرنا ہے یا نہیں؟

ج: لیٹ ملنے والی اجرت کا حساب اس سال کے منافع سے کیا جائے گا جس سال وہ ملے گی نہ کام کے سال کے منافع میں سے اور جس سال وہ ملی ہے اگر اسی سال کے اخراجات میں خرچ ہوجائے تو اس میں خمس واجب نہیں ہے۔

س۹۱۸: کبھی کبھی ہم لوگوں کو گھریلو سامان جیسے ریفریجریٹر وغیرہ بازار کی قیمت سے کم قیمت پر مل جاتا ہے اور اس سامان کی مستقبل میں یعنی شادی کے بعد ہمیں ضرورت ہے، اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ شادی کے بعد اسی سامان کو موجودہ قیمت سے کئی گنا زائد قیمت کے ساتھ خریدنا ہوگا، تو کیا ایسا سامان جو اس وقت استعمال میں نہیں ہے اور گھر میں پڑا ہوا ہے اس میں سے خمس نکالنا ہوگا؟

ج: اگر آپ نے ان چیزوں کو سالانہ کاروباری منافع کے ساتھ اس لئے خریدا ہو کہ مستقبل میں ان سے استفادہ کریں گے اور جس سال آپ نے ان کو خریدا تھا اس سال آپ کو ان کی ضرورت نہیں تھی تو سال پوراہونے پر ان کی مناسب قیمت سے خمس ادا کرنا واجب ہے، مگر یہ کہ ضرورت کے وقت انہیں یکبارگی خریدنا ممکن نہ ہو لذا مجبوراً انہیں رفتہ رفتہ خرید کر ضرورت کے وقت کیلئے محفوظ کرنا پڑے اور وہ چیزیں عرف میں آپ کی حیثیت کے مطابق بھی ہوں تو اس صورت میں ان کو اخراجات میں سے شمار کیا جائے گا اور ان کا خمس نکالنا واجب نہیں ہے۔

س ۹۱۹: وہ رقوم جن کو انسان کا رہائے خیر میں صرف کرتاہے، جیسے مدارس ، سیلاب زدگان، فلسطینی اور بوسنیائی لوگوں کی امداد وغیرہ تو کیا ان کو سال کے اخراجات میں سے شمار کیا جائے گا اور ان میں خمس نہیں ہے ؟

ج: ایسے انفاقات مخارج سال میں سے شمار ہوتے ہیں اور ان میں خمس نہیں ہے۔

س۹۲۰: گزشتہ سال ہم نے ایک قالین خریدنے کے لئے کچھ رقم جمع کی اور سال کے آخر میں ہم نے قالین بیچنے والے چند مقامات کا چکر لگایا۔ آخر طے پایا کہ ان میں سے ایک میری پسند کے مطابق ایک مناسب قالین میرے لئے فراہم کرے گا اور اس کام پر نئے سال کے دوسرے مہینہ تک وقت لگا اور چونکہ میرے خمس کی تاریخ، ہجری شمسی سال کی ابتدا ہے تو کیا اس مذکورہ رقم میں خمس ہوگا؟

ج: مفروضہ صورت میں رقم اور فراہم کئے گئے قالین میں خمس نہیں ہے۔

س۹۲۱: چند لوگ ایک پرائیویٹ اسکول بنانے کے لئے تیار ہوئے اور ممبران کے قلیل سرمایہ سے استفادہ کرنے کے بعد اسکول بنانے والی کمیٹی نے طے کیا کہ دیگر اخراجات پورے کرنے کیلئے بینک سے قرضہ لیا جائے، نیز کمیٹی نے یہ بھی طے کیا کہ سرمایہ کو مکمل کرنے اور بینک کی قسطیں ادا کرنے کیلئے اسکول کے ممبران ہر ماہ کچھ معین رقم ادا کریں ۔ یہ اسکول ابھی تک منافع حاصل کرنے کی حد تک نہیں پہنچا ہے تو ممبران جو ماہانہ رقم ادا کرتے ہیں کیا اس میں خمس ہے اور کیا وہ اصل سرمایہ جو اسکول کی قیمت ہے اس میں خمس ہے ؟

ج: ہر ممبرپر واجب ہے کہ جو کچھ وہ ہر ماہ اسکول کے سرمائے میں حصہ ڈالتا ہے اس میں اور جو کچھ اس نے پہلی بار شراکت کے طور پر اسکول کی تاسیس کے لئے دیا تھا، اس میں سے خمس نکالے اور جب ہر ممبر اپنے حصہ کا خمس ادا کردے گا تو مجموعی سرمایہ میں دوبارہ خمس نہیں ہوگا۔

س۹۲۲: وہ ادارہ جہاں میں ملازمت کرتا ہوں چند سال سے میری کچھ رقم کا مقروض ہے اور ابھی تک اس نے ادا نہیں کی تو کیا رقم کے ملتے ہی مجھے اس سے خمس نکالنا ہوگا یا ضروری ہے کہ ایک سال اس پر گزر جائے؟

ج: یہ رقم اگر آپ کے کام کی اجرت ہو اور خمس کی تاریخ کے آنے پر اس کا حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو پھر وہ جس سال ملے گی اسی سال کے منافع میں سے شمار ہوگی اور اگر اسی سال کے مخارج میں خرچ ہو جائے تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س۹۲۳: کیا اخراجات زندگی میں خمس کے واجب نہ ہونے کا معیار یہ ہے کہ اس کو سال کے اندر استعمال میں لایا جائے یا اس سال میں ان کی ضرورت ہونا ہی کافی ہے خواہ ان کو استعمال کرنے کا کوئی موقع نہ بھی ملے؟

ج: کپڑے، فرش وغیرہ جیسی اشیاء کہ جن سے استفادہ کرنے کے باوجود وہ باقی رہتی ہیں ان میں خمس کے واجب نہ ہونے کا معیار صرف ان کی ضرورت ہونا ہے۔ لیکن روزمرہ کی ضروریات زندگی جیسے چاول، گھی وغیرہ تو ان کا معیار سال کے اندر ان کا خرچ ہونا ہے، لہذا ان میں سے سال کے خرچ سے جو کچھ بچ جائے اس میں خمس واجب ہے۔

س۹۲۴: اپنے بال بچوں کی سہولت اوران کی ضرورت کے لئے ایک شخص غیر مخمس مال اورسال کے دوران حاصل ہونے والے منافع سے گاڑی خریدتا ہے تو کیا اسے اس کا خمس دینا ہوگا یا نہیں؟ اور اگر اس نے اپنے کام سے متعلقہ امور کے لئے یا دونوں مقاصد (اپنے کام نیز بچوں کی سہولت) کے لئے گاڑی خریدی ہوتو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اس نے گاڑی اپنے کسب و کار سے متعلقہ امورکے لئے خریدی ہو تو وجوب خمس میں اس کا حکم دیگر آلات کار والا ہے لیکن اگر اس نے گاڑی اپنی ضروریات زندگی کے لئے خریدی ہے اور عرف عام میں اس شخص کی حیثیت کے مناسب ضروریات میں سے ہو تو اس میں خمس نہیں ہے البتہ اگر اسکی قیمت خرید میں خمس واجب ہوچکا تھا تو اس کا ادا کرنا واجب ہے۔ اور اگر دونوں مقاصد کیلئے خریدا ہو تو تناسب کے ساتھ حساب کرے۔

دست گردانی اور خمس کا غیر خمس کے ساتھ مخلوط ہونا

س۹۲۵: یہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جن پر خمس ہے مگر انہوں نے ابھی تک اسے ادا نہیں کیا ہے اور فی الوقت یا تو وہ خمس ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے یا ان کے لئے خمس کا ادا کرنا بہت دشوار ہے تو ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: صرف خمس کی ادائیگی پر قادر نہ ہونے یا اس کے دشوار ہونے کی وجہ سے ان سے واجب خمس ساقط نہیں ہوگا اور وہ بری الذمہ نہیں ہوں گے بلکہ تا حد امکان اس کا ادا کرنا واجب ہے ایسے لوگ خمس کے ولی امر یا اس کے وکیل سے وقت اور مقدار کے اعتبار سے اپنی استطاعت کے مطابق مرحلہ وار اپنا قرض ادا کرنے کے لئے دست گردانی (مثلاً اسے خمس دے کر اس سے دوبارہ قرض کے طور پر وا پس لے لیں اور پھر یہ قرض رفتہ رفتہ ادا کریں) کرلیں۔

س ۹۲۶: ایک مکان میری ملکیت میں ہے کہ جسکا میں قسط وار مقروض ہوں نیز میری ایک دکان ہے جس میں کاروبار کرتا ہوں اورشرعی فریضہ کے مطابق میں نے اپنے خمس کا سال بھی معین کررکھا ہے۔ آپ سے التجا ہے کہ مجھے اس گھر کا خمس معاف فرمادیں رہا دکان کا خمس تو اس کو قسط وار ادا کرنا میرے امکان میں ہے۔

ج: جس مکان میں آپ رہتے ہیں اس کی مفروضہ صورت کے مطابق چونکہ آپ نے اسے ادھار پر خریدا ہے اسلئے اس میں خمس واجب نہیں ہے۔ رہی دکان تو اس کا خمس دینا آپ پر واجب ہے مگر یہ کہ اس کا خمس ادا کرنے کے بعد باقی سرمائے کے ساتھ کاروبار کرنا آپ کی زندگی کے اخراجات کیلئے کافی نہ ہو اور یا یہ کہ باقی کے ساتھ کاروبار عرف میں آپ کی حیثیت کے مناسب نہ ہو۔

س ۹۲۷: ایک شخص ملک سے باہر رہتا تھا اور خمس نہیں نکالتا تھا اس نے غیر مخمس مال سے ایک گھر خریدا ہے لیکن اس وقت اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ جس سے اس گھر کا خمس ادا کرسکے البتہ اس پر جو خمس قرض ہے اس کے عوض میں وہ ہر سال خمس کی رقم سے بھی زائد ادا کرتا رہتا ہے کیا اس کا یہ عمل صحیح ہے یا نہیں؟

ج: مفروضہ صورت کے مطابق اس کیلئے واجب خمس کی ادائیگی کے سلسلہ میں دست گردانی (خمس ادا کر کے پھر اسی رقم کو بطور قرض واپس لے لے) کرنا ضروری ہے تا کہ بعد میں اسے رفتہ رفتہ ادا کردے اور اب تک جتنا اس نے ادا کر دیا ہے اسکے سلسلے میں ہمارے کسی وکیل کی طرف رجوع کرے۔

س۹۲۸: ایک شخص جس کے ذمہ چند سال کے منافع کا خمس ادا کرنا باقی ہے، لیکن اب اسے علم نہیں ہے کہ وہ اس سلسلے میں کس قدر مقروض ہے تو اب وہ کیسے خمس سے سبکدوش ہو سکتا ہے؟

ج: وہ اپنے ان تمام اموال کا حساب کرے جن میں خمس واجب ہے اور ان کا خمس اد ا کرے اور مشکوک موارد میں ولی امر خمس یا اسکے وکیل سے مصالحت کرے ۔

س۹۲۹: میں ایک نوجوان ہوں، اپنے گھر والوں کے ساتھ رہتا ہوں اور میرے والداپنا خمس ادا نہیں کرتے اور نہ ہی زکوۃ ادا کرتے ہیں، یہاں تک کہ انہوں نے مکان بھی سود کے پیسے سے بنا رکھا ہے۔ چنانچہ اس گھر میں جو کچھ میں کھاتا پیتا ہوں اس کا حرام ہونا واضح ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ میں اپنے گھر والوں سے الگ رہنے کی استطاعت نہیں رکھتا، لہذا اس سلسلہ میں میری ذمہ داری بیان فرمائیں؟

ج: اگر آپ کو یقین ہو کہ آپ کے باپ کے مال میں سودکا مال ملا ہوا ہے یا آپ کو علم ہو کہ آپ کے والد زکات و خمس ادا نہیں کرتے تو اس کا لازمہ یہ نہیں ہے کہ آپ کو یقین ہوجائے کہ جو کچھ آپ کے باپ خرچ کرتے ہیں یا ان کے وہ اموال جن میں آپ تصرف کرتے ہیں وہ حرام ہیں اور جس وقت تک حرام ہونے کا یقین نہ ہو آپ کیلئے ان سے استفادہ کرنا اشکال نہیں رکھتا۔ ہاں اگر باپ کے ان اموال جن کو آپ

خرچ کرتے ہیں کے حرام ہونے کا یقین حاصل ہو جائے تو پھر آپ کے لئے ان سے استفادہ کرنا جائز نہیں ہوگا، لیکن اگر آپ کا گھر والوں سے جدا ہونا اور ان کے ساتھ قطع تعلقی کرنا حرج کا باعث ہو تو اس صورت میں آپ کیلئے ان کے ان اموال سے جو حرام کے ساتھ مخلوط ہیں استفادہ کرنا جائز ہے، البتہ آپ کے استعمال کردہ اموال میں جس مقدار دوسروں کے اموال موجود ہیں اسکے آپ ضامن ہیں۔

س ۹۳۰: مجھے اطمینان ہے کہ میرے والد خمس و زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور جب انہیں کہتا ہوں تو جواب دیتے ہیں ہم خود مستحق ہیں، لہذا ہم پر خمس و زکوٰۃ واجب نہیں ہے اس سلسلہ میں حکم کیا ہے؟

ج: اگر ان کے پاس ایسا مال نہیں ہے کہ جس میں خمس و زکوٰۃ واجب ہوتا ہے تو ان پر نہ خمس واجب ہے اور نہ ہی زکوٰۃ، اور اس مسئلہ میں آپ کیلئے تحقیق کرنا ضروری نہیں ہے۔

س ۹۳۱: ہم ایسے لوگوں کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں جو خمس ادا نہیں کرتے اور نہ ان کے پا س اس کا سالانہ حساب ہے۔ ہم ان کے ساتھ خرید و فروخت کرتے ہیں انکے پاس آتے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں اس سلسلہ میں کیا حکم ہے؟

ج: آپ کیلئے ان کے اموال میں تصرف بلا اشکال ہے۔

س ۹۳۲: جب کوئی شخص مسجد کو ایسا مال دے جس کا خمس نہیں نکالا گیا تو کیا اس سے یہ مال لینا جائز ہے؟

ج: اس کا لینا بلا اشکال ہے۔

س ۹۳۳: ایسے لوگوں کے ساتھ معاشرت کا کیا حکم ہے جو مسلمان تو ہیں مگر دینی امور خاص طور سے نماز اور خمس کے پابند نہیں ہیں؟ اور کیا ان کے گھروں میں کھانا کھانے میں کوئی اشکال ہے؟ اور اگر اشکال ہے تو جو شخص چند مرتبہ ایساکام انجام دے چکا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج: ان کے ساتھ رفت و آمد رکھنا اگر ان کے دینی امورسے لاپروائی برتنے کی تائید نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر آپ کا ان کے ساتھ میل جول نہ رکھنا ان کو دین کا پابند بنانے میں مؤثر ہو تو ایسی صورت میں نہی عن المنکر کے عنوان سے وقتی طور پر ان کے ساتھ میل جول نہ رکھنا واجب ہے۔ البتہ ان کے اموال سے استفادہ کرنا جیسے کھانا پینا و غیرہ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۹۳۴: میری سہیلی اکثر مجھے کھانے کی دعوت کرتی ہے، لیکن حال ہی میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس کا شوہر خمس ادا نہیں کرتا۔ تو کیا میرے لئے ایسے شخص کے ہاں کھانا پینا جائز ہے جو خمس نہیں دیتا؟

ج: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۹۳۵: ایک شخص پہلی مرتبہ اپنے اموال کے خمس کا حساب کرنا چاہتاہے چنانچہ جس گھر میں وہ رہتا ہے اگر اسے علم نہ ہو کہ اسے کس مال سے خریدا ہے تو اس کا کیا حکم ہے ؟ اور اگر جانتا ہو کہ اسے چند سال کی جمع پونجی سے خریدا تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اپنی رہائش کے گھر یا دیگر ضروریات زندگی کو اگر ایسے مال سے خریدنے کا احتمال ہو جس میں خمس نہیں ہوتا (مثلاً وراثت یا ہبہ) تو ان میں خمس واجب نہیں ہے لیکن اگر اسے یقین ہے کہ انہیں اپنی کمائی سے خریدا تھا لیکن نہیں جانتا کہ اس کمائی کو سال کے دوران ہی میں ان چیزوں کے خریدنے پر خرچ کردیا تھا یا سال کے مکمل ہونے کے بعد اور خمس ادا کرنے سے پہلے خرچ کیا تھا تو ہمارے کسی وکیل کے ساتھ مصالحت کرے اور اگر یقین ہے کہ اس گھر کو کئی سال کی بچت سے اور اس کا خمس ادا کرنے سے پہلے خریدا ہے تو اس بچت کا خمس ادا کرنا واجب ہے اور پیسے کی قیمت گرنے کی صورت احوط یہ ہے کہ حاکم شرع کے ساتھ مصالحت کرے۔

س ۹۳۶: ایک عالم دین کسی شہر میں وہاں کے لوگوں سے خمس کے عنوان سے کچھ رقم وصول کرتا ہے، لیکن اس کے لئے خود اصل مال کو آپ کی جانب

یا آپ کے دفتر میں پہنچاناد شوار ہے تو کیا وہ یہ رقم بینک کے ذریعہ ارسال کر سکتا ہے؟ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ بینک سے جو مال وصول کیا جائے گاوہ بالکل وہی مال نہ ہو گا جو اس نے اپنے شہر میں بینک کے حوالے کیا تھا۔

ج: خمس یا دیگر رقوم شرعیہ کو بینک کے ذریعہ بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۹۳۷: اگر میں نے غیر مخمس مال سے زمین خریدی ہو تو کیا اس میں نماز صحیح ہے؟

ج: اس میں نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۹۳۸: جب خریدنے والے کو معلوم ہو کہ خود اسی خریدے ہوئے مال میں خمس ہے اور فروخت کرنے والے نے خمس ادا نہیں کیا ہے تو کیا اس میں خریدنے والے کیلئے تصرف کرناجائز ہے؟

ج: اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س۹۳۹: اگر دوکان دارکو معلوم نہ ہو کہ جس خریدار کے ساتھ و ہ معاملہ کررہاہے اس نے اپنے مال کا خمس ادا کیا ہے یا نہیں تو کیا اس کے لئے اس مال کا خمس ادا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

ج: اس کے ذمے کچھ واجب نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لئے تحقیق کرنا ضروری ہے۔

س۹۴۰: اگر چارآدمی مل کر شراکت کے عنوان سے کسی کام کیلئے ایک لاکھ روپے سرمایہ لگائیں، لیکن ان میں سے ایک شخص نے خمس نہ دیا ہو تو کیا اس کے ساتھ شراکت رکھنا صحیح ہے یا نہیں؟ اورکیا دیگر شرکاء کیلئے قرض حسنہ کے عنوان سے اس سے مال لے کر اسے کام میں لگانا جائز ہے اور بطور کلی اگر چند افراد شریک ہوں تو کیا ہر ایک پر اپنے حصہ کے منافع سے علیحدہ طور پر خمس دینا واجب ہے یا اس کو مشترکہ کھاتے سے ادا کرنا واجب ہے؟

ج: جس شخص کے سرمائے میں خمس واجب ہے لیکن اس نے اسے ادا نہیں کیا اس کے ساتھ شراکت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س۹۴۱: اگر میرے شرکاء اپنے خمس کے حساب کیلئے سال نہ رکھتے ہوں تو میری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: شرکاء میں سے ہر ایک پر واجب ہے کہ وہ اپنے حصہ کے مطابق حقوق شرعی کو ادا کرے اور اگر باقی شرکاء اپنے ذمہ کے حقوق شرعی ادا نہ کرتے ہوں تو آپ کو شراکت کے جاری رکھنے کی اجازت ہے۔

سرمایہ

س۹۴۲: کئی سالوں سے ثقافتی شخصیات کے توسط سے ایک "کلچرل کو آپریٹو کمپنی"کام کر رہی ہے اس کا ابتدائی سرمایہ بعض ثقافتی شخصیات کے حصوں سے تشکیل پایا تھا اس وقت ہر ایک نے ایک سو تومان دیئے تھے۔ ابتدا میں کمپنی کا اصل سرمایہ بہت کم تھا، لیکن اس وقت ممبران کی کثرت کی وجہ سے گاڑیوں کے علاوہ، کمپنی کا اصل سرمایہ ایک کروڑ اسی لاکھ تومان ہے، اور اس سرمایہ سے جو نفع حاصل ہوتا ہے وہ ممبران کے درمیان ان کے حصے کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے اور ان میں سے ہر شخص جب بھی چاہے آسانی سے اپنا حصہ واپس لے کر کمپنی سے اپنا حساب ختم کر سکتا ہے۔ ابھی تک نہ تو اصل سرمایہ سے خمس دیا گیا ہے اور نہ ہی نفع سے۔ کیا میں کمپنی کا مینیجنگ ڈائریکٹر ہونے کی حیثیت سے کمپنی کے اموال میں واجب ہونے والا خمس ادا کرسکتا ہوں؟ اور کیا حصہ داروں کی رضا مندی شرط ہے یا نہیں؟

ج: ہر ممبر کمپنی کے سرمایہ اور اس سے حاصل ہونے والے نفع سے اپنے حصے کا خمس ادا کرنے کا خود ذمہ دارہے اور آپ کا خمس نکالنا حصہ داروں کی اجازت اور وکالت پر موقوف ہے۔

س۹۴۳: چند افرادنے بوقت ضرورت ایک دوسرے کو قرضہ دینے کے لئے ایک قرض حسنہ بینک قائم کیا ہے اس طرح کہ ہر ممبر نے پہلی مرتبہ اسکی تشکیل کیلئے جو رقم دی ہے اس کے علاوہ اس کیلئے، قرض حسنہ کے اصل سرمایہ میں اضافے کے لئے ہرماہ کچھ رقم دینا ضروری ہے، لہذا وضاحت فرمائیں کہ ہر ممبر کس طرح خمس ادا کرے گا؟ اور جب قرض الحسنہ کا اصل سرمایہ ہمیشہ اس کے ممبروں کے پاس قرض کے طور پر ہو تو اس صورت میں خمس کی کیا شکل ہو گی؟

ج: اگر ہر ممبر نے اپنے حصہ کی رقم اپنے خمس کی تاریخ آنے کے بعد اپنے کاروبار کے منافع یا اپنی تنخواہ سے دی ہو تو اس پر خمس کا ادا کرنا واجب ہے، لیکن اگر اس نے اپنے حصہ کی رقم اثنائے سال میں دی ہواورخمس کی تاریخ آنے پر اس کا واپس لینا ممکن ہو تو خمس کی تاریخ آنے پر اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے ورنہ جب تک اس رقم کاواپس لینا ممکن نہ ہو اس وقت تک اس پر خمس نکالنا واجب نہیں ہے۔

س ۹۴۴: کیا قرض الحسنہ بینک مستقل حقوقی شخصیت رکھتا ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو کیا حاصل ہونے والے منافع میں خمس ہے یا نہیں؟ اور اگر مستقل حقوقی شخصیت نہیں رکھتا تو اس کے خمس نکالنے کا کیاطریقہ ہے؟

ج: اگر قرض الحسنہ بینک کا اصل سرمایہ مشترکہ طور پر چند افرادکی ذاتی ملکیت ہو تو اس سے حاصل ہونے والا فائدہ بھی ہر شخص کے حصہ کے لحاظ سے اس کی ملکیت ہو گا اور اگر اس کا حصہ اسکے سالانہ مخارج سے بچ جائے تو اس میں خمس واجب ہوگا، لیکن اگرقرض الحسنہ کا سرمایہ کسی ایک یا چند اشخاص کی ملکیت نہ ہو جیسا کہ وہ وقف عام وغیرہ کے مال سے ہو تو اس سے حاصل ہونے والے منافع میں خمس نہیں ہے۔

س ۹۴۵: بارہ مومنین نے یہ طے کیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک ہر ماہ ایک فنڈ میں مثال کے طور پر بیس دینار جمع کرائے گا تاکہ ہر مہینے ان میں سے ایک شخص، اس رقم کو لے کر اپنی خاص ضروریات پر صرف کرلے چنانچہ آخری شخص بارہ مہینے کے بعد یہ رقم لے گا یعنی اس مدت میں جو کچھ اس نے دیا تھا (۲۴۰ دینار) وہ لے لے گا کیا اس پرخمس واجب ہے یا نہیں بلکہ یہ اسکے مخارج میں سے شمار ہوگا اور اگر یہ شخص خمس کی سالانہ تاریخ رکھتا ہو اور جو رقم اسے ملی ہے اس کا کچھ حصہ خمس کی تاریخ آنے کے بعد بھی اس کے پاس ہو تو کیا اس حصے کیلئے خمس کا الگ سال قرار دے سکتاہے تا کہ اس کا خمس ادا کرنا اس کیلئے ضروری نہ رہے۔

ج: فنڈ میں جمع شدہ رقم اگر ان کے دوران سال کی منفعت سے ہو تو ہر شخص اپنی باری پر جو رقم فنڈ سے حاصل کرتاہے تا کہ اسے اپنے سال کے مخارج میں خرچ کرے اگر اسکا کچھ حصہ فنڈ سے بطور قرض اور کچھ حصہ اس رقم کے بدلے میں ہو جو اس نے اسی سال کی منفعت سے فنڈ میں جمع کرائی تھی تو اس میں خمس نہیں ہے لیکن اگر وہ گذشتہ سال کی منفعت سے ہو تو جو کچھ گذشتہ سال کی

منفعت سے ہے اس پر خمس ہوگا اور اگر دونوں سالوں کی منفعت سے ہو تو ہر سال کی منفعت کا اپنا حکم ہے اور اپنے حصے کی وصول کردہ رقم جو اس نے سال کی منفعت سے فنڈ میں جم کرائی تھی سال کے اخراجات سے بچ جائے تو اس زائد مقدار کے خمس سے بچنے کیلئے اس کیلئے الگ سال قرار نہیں دیا جا سکتا۔

س۹٤٦: میں نے مکان کرایہ پر لیا ہے اورکچھ رقم بطور رہن (ایڈوانس) مالک مکان کو دی ہے، کیا ایک سال گزر جانے کے بعد اس رقم میں خمس ہوگا؟

ج: جو رقم مالک مکان (موجر) کو بطور قرض دی ہے اگر وہ کمائی کے منافع میں سے ہو تو اس میں خمس واجب ہے۔

س۹٤٧: ہمیں تعمیراتی کاموں کے لئے ایک خطیر بجٹ کی ضرورت ہے اور اس کو یک مشت مہیا کرنا ہمارے لئے مشکل ہے، لہذا ہم نے ایک تعمیراتی فنڈ قائم کیا ہے اور اس میں ہر مہینے کچھ رقم جمع کراتے ہیں اورکسی حد تک سرمایہ جمع ہونے کے بعد اسے تعمیراتی کاموں میں صرف کرتے ہیں، کیا اس جمع شدہ مال میں خمس ہے؟

ج: ہر شخص جو رقم جمع کراتا ہے اگر وہ اسکی سالانہ آمدنی سے ہو اور تعمیراتی کاموں میں خرچ کیے جانے تک اس کی ملکیت میں باقی رہے تو اس پر خمس واجب ہے۔

س۹٤٨: چند سال پہلے میں نے اپنے مال کا حساب کیا اور اپنے خمس کی تاریخ مقرر کی، اس وقت میرے پاس ۹۸ بھیڑ بکریاں تھیں جن کا میں خمس نکال چکا تھا اور اسی طرح کچھ نقد رقم اور ایک موٹر سائیکل تھی لیکن چند سال سے میری بھیڑ بکریاں رفتہ رفتہ بیچنے کی وجہ سے کم ہوگئی ہیں البتہ نقد رقم میں اضافہ ہوگیا ہے اس وقت میرے پاس ٦٠ بھیڑ بکریاں اور کچھ نقد رقم ہے، توکیا اس رقم کا خمس نکالنا مجھ پر واجب ہے یاصرف اضافی مال کا خمس واجب ہے؟

ج: اگر موجودہ بھیڑ بکریوں اور نقد رقم کی مجموعی قیمت ۹۸ بھیڑ بکریوں اور نقد رقم کی اس مجموعی قیمت سے زیادہ ہے کہ جس کا خمس آپ ادا کر چکے ہیں تو زائد مقدار میں خمس ہے۔

س۹٤۹: ایک شخص کسی چیز (گھر یا زمین) کا مالک ہے کہ جس میں خمس ہے، تو کیا وہ اس کا خمس اپنے سال کی منفعت سے ادا کر سکتا ہے یا واجب ہے کہ پہلے وہ منافع کا خمس نکالے اور پھر اس خمس نکالی ہوئی رقم سے اس چیز (گھر یا زمین) کا خمس ادا کرے؟

ج: اگر اس کا خمس سال کی درآمدسے نکالنا چاہتا ہو تو واجب ہے کہ خود اس (درآمد) کا بھی خمس نکالے۔

س۹٥۰: ہم نے شہداء کے بچوں کے لئے انہیں شہید فاؤنڈیشن سے ملنے والے ما ہا نہ وظیفہ اور بعض شہدا کی زرعی زمینوں اور کارخانوں کہ جو انکی اپنی معاشی ضروریات کیلئے تھے، کی منفعت سے ایک فنڈ قائم کیا ہے جس سے بعض اوقات ان کی ضرورتوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ براہ کرم فرمائیے :کیا اس منفعت اور فنڈ میں جمع شدہ رقم پر خمس واجب ہے یا جب تک وہ بڑے نہیں ہو جاتے خمس واجب نہیں ہے؟

ج: شہداء کی اولاد کو جو کچھ ان کے باپ کی طرف سے وراثت میں ملتا ہے یا جو شہید فاونڈیشن کی طرف سے انہیں دیا جاتا ہے اس میں خمس نہیں ہے، لیکن ان سے حاصل ہونے والے منافع میں سے جو کچھ ان کے شرعی معیار کے مطابق بالغ ہونے تک ان کی ملکیت میں باقی رہے تو احتیاط کی بنا پر واجب ہے کہ بالغ ہونے کے بعد اس منافع کا خمس نکالیں۔

س۹٥١: کیا نفع کمانے اور کاروبار کرنے کیلئے انسان جو مال خرچ کرتا ہے، اس میں خمس ہے؟

ج: تجارت و غیرہ کے ذریعے نفع کمانے کیلئے انسان اپنی سال کی منفعت سے جو کچھ خرچ کرتا ہے جیسے گودام میں رکھنے، حمل و نقل کی اجرت دینے، وزن کرانے اور دلالی وغیرہ کے اخراجات یہ سب اسی سال کی بچت سے منہا کیا جائے گا اور ان میں خمس نہیں ہے۔

س۹۵۲: کیا اصل سرمایہ اور اس کے منافع میں خمس ہے یا نہیں؟

ج: اگر وہ اتنا ہو کہ اس کا خمس ادا کرنے کے بعد باقی سرمائے کے ساتھ کاروبار اس کی زندگی کے اخراجات کیلئے کافی نہ ہو یا یہ کہ باقی کے ساتھ کاروبار عرف میں اس کی حیثیت کے مطابق نہ ہو تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س۹۵۳: اگر کسی کے پاس سونے کے سکے ہوں اور وہ نصاب تک پہنچ جائیں توکیا اس میں زکوۃ ادا کرنے کے علاوہ خمس بھی ہوگا؟

ج: اگر اسے کمائی کی منفعت شمار کیا جائے تو وجوب خمس کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو دوسرے منافع کا ہے۔

س۹۵۴: میں اورمیری زوجہ وزارت تعلیم کےملازم ہیں۔ میری زوجہ اپنی تنخواہ ہمیشہ مجھے ہدیہ کردیتی ہے اور میں نے وزارت تعلیم کے ملازمین کی زرعی کمپنی میں کچھ رقم لگا رکھی ہے اور میں خود بھی اس کا ممبر ہوں، لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ کیا وہ رقم میری تنخواہ سے تھی یا میری اہلیہ کی تنخواہ سے، اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ میرے خمس کے سال کے آخر تک میری اہلیہ کی تنخواہ سے جمع شدہ رقم اس مقدارسے کم ہوتی ہے جتنی وہ سال بھر میں مجھ سے لیتی ہے، تو کیا اس مذکورہ رقم پر خمس ہے یا نہیں؟

ج: آپ نے حصص خریدنے کیلئے جو کچھ اپنی جمع شدہ تنخواہ سے دیا ہے اس میں خمس ہے اور جو کچھ آپ کی اہلیہ نے ہدیہ کیا ہے اس میں خمس نہیں ہے، اور جسکے بارے میں آپ کو شک ہے کہ وہ آپ کا اپنا مال ہے یا آپ کی اہلیہ کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا اس میں بھی خمس نہیں ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ اس کا خمس نکالا جائے یا اسکے خمس کے بارے میں مصالحت کی جائے۔

س۹۵۵: جو رقم دو سال تک بینک میں بطور قرض رہی ہے، کیا اس میں خمس ہے ؟

ج: کمائی کے منافع میں سے جومقداربچتی ہے اس میں ایک مرتبہ خمس واجب ہوتا ہے اور بینک میں قرض کے طور پر جمع کرانے سے اس کا خمس ساقط نہیں ہوتا، ہاں جس قرض کی وصولی خمس کی تاریخ تک ممکن نہ ہو جب تک اسے وصول نہ کرلے اس کا خمس ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

س۹۵۶: جو شخص اپنے یا اپنے زیر کفالت عیال کے خرچ میں تنگی کرتا ہے تاکہ کچھ مال جمع کرسکے یا کچھ رقم قرض لیتا ہے تاکہ اپنی زندگی کی پریشانیوں کو دور کر سکے، اگر یہ خمس کے سال کے آخر تک باقی رہے تو کیا اس میں خمس واجب ہے؟

ج: جمع شدہ منفعت اگر آئندہ سال کی ضروریات زندگی میں خرچ کرنے کیلئے ہو اور مستقبل قریب مثلا خمس والے سال کے مکمل ہونے کے بعد چند دنوں میں اسے ضروریات زندگی میں خرچ کردے تو اس کا خمس نکالنا واجب نہیں ہے اور قرض والی رقم کا خمس قرض لینے والے پر واجب نہیں ہوتا البتہ اگر قرض کو سال کے منافع میں سے قسطوں میں ادا کرے اور قرض لیا جانے والا اصل مال، خمس کا سال تمام ہونے تک اس کے پاس موجود ہو تو جتنی مقدار قسطوں میں ادا کر چکا ہے اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س۹۵۷: میں فی الحال کرایہ کے مکان میں رہتا ہوں۔ دوسال پہلے مکان بنانے کیلئے میں نے تھوڑی سی زمین خریدی تھی، اگر میں مکان کی تعمیر کیلئے روز مرہ اخراجات سے کچھ مال جمع کروں، تو کیا سال کے آخر میں اس رقم میں خمس واجب ہوجائیگا؟

ج: اگر اپنی اصلی سالانہ منفعت کو خمس کا سال ختم ہونے سے پہلے اس میٹیریل میں تبدیل کردیں جسکی گھر کیلئے ضرورت ہے یا آپ چاہتے ہیں سال کی اس بچت کو خمس کا سال ختم ہونے کے بعد مستقبل قریب میں گھر کی تعمیر پر خرچ کردیں تو خمس نہیں ہے ؟

س۹۵۸: میں شادی کرنا چاہتا ہوں، اورنفع کمانے کیلئے میں نے اپنا کچھ سرمایہ یو نیورسٹی کے سپرد کیا ہے کیا اسکے خمس کے سلسلے میں مصالحت کا امکان ہے؟

ج: اگر مذکورہ مال آپ کی کمائی کے منافع میں سے ہو تو خمس کا سال پورا ہونے پر اس کا خمس نکالنا واجب ہے، اور جس مال میں یقینی طور پر خمس واجب ہو چکا ہو اس میں مصالحت نہیں ہوسکتی۔

س۹۵۹: گزشتہ سال حج کی کمیٹی نے میرا وہ تمام سامان و اسباب خرید لیا جسکی حاجیوں کے قافلوں کو ضرورت ہوتی ہے اور میں نے اس سال گرمیوں میں اپنے سامان کی قیمت (۲لاکھ ۱٤ہزار تومان) وصول کی ہے اس کے علاوہ میں نے گزشتہ سال ۸۰ ہزار تومان وصول کئے تھے۔ اس بات کے پیش نظر کہ میں نے اپنے لئے خمس کی تاریخ معین کی ہوئی ہے اور ہر سال خرچ سے زائد مال میں سے خمس دیتا ہوں، نیز جس وقت میں حج کا قافلہ سالار تھا اس وقت مجھے حجاج کی خاطر ان چیزوں کی ضرورت تھی اور جب میں نے یہ چیزیں بیچی ہیں اس وقت انکی قیمت ، قیمت خرید سے بڑھ چکی تھی ۔ کیا اس وقت انکی قیمت فروخت یا جو مقدار انکی قیمت میں اضافہ ہوا ہے اس کا خمس نکالنا واجب ہے؟

ج: مذکورہ سامان کو اگرآپ نے مخمس مال سے خریدا ہو تو بیچنے کے بعد ان کی قیمت میں خمس نہیں ہے، ورنہ اس کا خمس نکالنا واجب ہے۔ اور دونوں صورتوں میں خرید و فروخت کی قیمتوں میں جو فرق ہے کرنسی کی قیمت گرنے کی مقدار نکالنے بعد اسے فروخت والے سال کی آمدنی شمار کیا جائے گا۔

س۹٦۰: میں ایک دکاندار ہوں اور ہر سال اپنے نقد مال اور سامان کا حساب کرتا ہوں، چونکہ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو سال کے آخر تک فروخت نہیں ہوپاتیں تو کیا سال کے آخر میں ان کو بیچنے سے پہلے ان کا خمس نکالنا واجب ہے یا یہ کہ ان کو بیچنے کے بعد ان کا خمس نکالنا واجب ہے؟ اور اگر ان چیزوں کا خمس دے دیا ہو اور پھر انہیں فروخت کیا ہوتو آئندہ سال ان کا حساب کس طرح کرنا ہوگا؟ اور اگر انہیں نہ بیچا ہو اور ان کی قیمت میں فرق آگیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: جن چیزوں کو نہیں بیچا ہے اوراس سال انہیں خریدنے والا کوئی گاہک نہیں آیا توفی الحال انکی قیمتوں کی اضافی مقدار سے خمس نکالنا واجب نہیں ہے بلکہ ان کو آئندہ بیچ کر ان سے حاصل ہونے والی منفعت اسی فروخت والے سال کی منفعت شمار ہوگی، لیکن جن چیزوں کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں اور سال کے دوران ان کو خریدنے والا بھی تھا، لیکن آپ نے زیادہ نفع کمانے کیلئے انہیں سال کے آخر تک نہ بیچا ہو تو سال کے پورا ہونے پر ان کی قیمتوں میں جس مقدار کا اضافہ ہوا ہے اس کا خمس نکالنا واجب ہے اور اس صورت میں یہ چیزیں اپنی اس قیمت کی حد تک کہ جو خمس کے سال کے تمام ہونے پر انکی تھی اور اضافی قیمت کہ جس کا خمس نکالا جاچکا تھا آئندہ سال سے مستثنےٰ ہوں گی۔

س۹٦۱: تین بھائیوں نے تین منزلہ مکان خریدا ہے جسکی ایک منزل میں وہ خود رہتے ہیں اور دو منزلیں کرایہ پر دے رکھی ہیں کیا ان دو منزلوں میں خمس ہوگا ؟ یا انکے مخارج میں سے شمار ہوں گی؟

ج: اگر انہوں نے یہ گھر اپنی سالانہ منفعت سے اپنی رہائش کیلئے خریدا ہے اور فی الحال مخارج زندگی کی خاطر اسے کرایہ پر دیا ہے تو خمس نہیں ہے لیکن اگر اسکی بعض منزلوں کو کرایہ پر دینے کیلئے تعمیریا مہیا کیا ہے تاکہ انکے کرائے کو مخارج زندگی میں خرچ کرسکیں تو پھر ان منزلوں کا حکم سرمایہ والا ہے کہ جس میں خمس ہوتا ہے۔

س۹٦۲: ایک شخص کے پاس کچھ گندم تھی جس کا وہ خمس نکال چکا تھا چنانچہ نئی فصل آنے تک وہ اسی کو استعمال کرتا رہتا اور پھر نئی فصل کو اسکی جگہ رکھ لیتا اسی طرح کئی سال گزر گئے تو کیا جس گندم کو اس استعمال شدہ گندم کی جگہ پر قرار دیتا رہا ہے اس میں خمس ہے اور اگر ہے تو کیا اس سب گندم میں ہے؟

ج: جس گندم کا خمس ادا کرچکا ہے اگر اسے خرچ کردے تو اسکے برابر نئی گندم کو خمس سے مستثنےٰ نہیں کرسکتا لذا نئی گندم سے جو کچھ مخارج سال میں خرچ ہوجائے اس میں خمس نہیں ہے لیکن جو کچھ خمس کاسال ختم ہونے پر بچ جائے اس میں خمس ہے۔

س۹۶۳: الحمد للہ میں ہر سال اپنے مال کا خمس نکالتا ہوں، لیکن میں نے جتنے سال خمس کا حساب کیا ہے ہمیشہ اپنے حساب کے بارے میں شک کرتارہا ہوں اس شک کا کیا حکم ہے؟ اور کیا اس سال کے سارے نقد مال کا حساب کرنا واجب ہے یا اس شک کی پروا نہ کی جائے؟

ج: اگر آپ کا شک گزشتہ برسوں کے منافع کے خمس کے حساب کے صحیح ہونے کے بارے میں ہے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور آپ پر دوسری مرتبہ اس کا خمس نکالنا واجب نہیں ہے، لیکن اگر شک یہ ہو کہ یہ منفعت سابقہ سالوں کی منفعت ہے کہ جس کا خمس دیا جا چکا ہے یا اس سال کی منفعت ہے کہ جس کا خمس نہیں دیا ہے تواحتیاطاً آپ پر اس کا خمس نکالنا واجب ہے، مگر جب ثابت ہوجائے کہ اس کا خمس پہلے نکالا جاچکا ہے۔

س۹۶۴: میں نے مخمس مال سے ۱۰ ہزار تومان کے ساتھ ایک قالین خریدا اور کچھ دنوں کے بعد اسے ۱۵ ہزار تومان میں بیچ دیا تو کیا ۵ہزار تومان کہ جو مخمس مال سے زیادہ ہیں کاروبار کے منافع میں سے شمار ہونگے اور ان میں خمس ہوگا؟

ج: اگر آپ نے اسے بیچنے کے ارادے سے خریدا تھا تو قیمت خریدسے زائد وصول ہونے والی رقم کو کاروبار کے منافع میں سے شمار کیا جائے گا اور اس میں سے جو کچھ سال کے اخراجات سے بچ جائے اس میں خمس واجب ہے۔

س۹۶۵: جس شخص نے اپنی ہر آمدنی کیلئے خمس کا الگ سال قرار دے رکھا ہے کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اس آمدنی کا خمس جس کا سال پورا ہو چکا ہے، اس آمدنی سے ادا کرے جس کا سال ابھی مکمل نہیں ہوا؟ اوراگر جانتا ہو کہ ان میں سے ہر آمدنی سال کے آخر تک باقی رہے گی اور اس میں سے کچھ خرچ نہیں ہوگا تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

ج: اگر ایک آمدنی کا خمس دوسری آمدنی سے ادا کرنا چاہے تو اس ادا شدہ رقم کا خمس نکالنا بھی واجب ہے اور جو آمدنی سال کے آخر تک خرچ نہ ہوگی اسکے سلسلے میں اسے اختیار ہے کہ اسکے حاصل ہوتے ہی اس کا خمس دیدے یا خمس کے سال کے ختم ہونے کا انتظار کرے۔

س۹۶۶: ایک شخص کے پاس دو منزلہ مکان ہے جس کی اوپروالی منزل میں وہ خود رہتا ہے اور نچلی منزل ایک شخص کو دی ہوئی ہے اور چونکہ یہ خود مقروض ہے لہذا اس نے اس شخص سے کرایہ لینے کے بجائے کچھ مال قرض لے لیا ہے، تو کیا اس رقم میں خمس ہوگا؟

ج: مال قرض لے کر مفت میں مکان دینے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے، بہر حال جس مال کو اس نے بطور قرض لیا ہے اس میں خمس نہیں ہے۔

س۹۶۷: میں نے ادارۂ اوقاف اور وقف کے متولی سے مطب کے لئے ایک مکان ماہانہ کرایہ پر لیا ہے میری درخواست قبول کرنے کے عوض انہوں نے مجھ سے کچھ رقم بھی لی ہے تو کیا اس رقم پرخمس ہے؟ واضح رہے کہ اس وقت مذکورہ رقم میری ملکیت سے خارج ہوچکی ہے اور وہ اب مجھے کبھی نہیں ملے گی؟

ج: اگر یہ رقم پگڑی کے طور پر دی گئی ہواور کاروبار کے منافع میں سے ہو تو اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س۹۶۸: ایک شخص نے بنجر زمین (ارض موات) کو آباد کرنے اور اس میں پھل دار درخت لگانے کے لئے ایک بہت گہرا کنواں کھودا تاکہ ان کے محصول سے استفادہ کرسکے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ درخت کئی سال بعد پھل دیں گے اور ان پر کافی سرمایہ خرچ ہو گا، اس شخص نے اب تک اس سلسلہ میں کافی رقم خرچ کی ہے کہ جس کی لاگت دس لاکھ تومان سے بڑھ چکی ہے، لیکن اب تک وہ خمس کاسالانہ حساب نہیں رکھتا تھا، اب جب اس نے خمس ادا کرنے کے لئے اپنے اموال کا حساب کیا تو معلوم ہوا کہ کنویں، زمین اور باغ کی قیمت، پیسے کی قیمت کم ہو جانے کی وجہ سے خرچ کی

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

گئی رقم سے کئی گنا بڑھ چکی ہے، لہذا اگر اس کو موجودہ قیمت کا خمس اداکرنا پڑے تو اس کی استطاعت نہیں رکھتا، اور اگر اس کو خود زمین اور باغ وغیرہ کا خمس دینے کا حکم دیا جائے تو وہ سختی اور مشکلات کا شکار ہو جائے گا، کیونکہ اس نے اس امید پر بہت مشقت اٹھائی ہے کہ وہ اپنے اور اپنے عیال کے معاشی مسائل اور اخراجات کو باغ کے پھل سے پورا کرے گا۔ اب خمس نکالنے کے بارے میں اس کا فریضہ کیا ہے؟ اور اس پر جو خمس ہے اس کا وہ کس طرح حساب کرے، تاکہ اس کیلئے اس کا ادا کرنا آسان ہو۔

ج: آمدنی میں سے جو کچھ آپ نے باغ کو آباد کرنے کیلئے خرچ کیا ہے صرف اس میں خمس ہے البتہ پیسے کی قیمت میں جو فرق آیا ہے اس کے سلسلے میں مصالت کریں۔

س۹۶۹: ایک شخص نے خمس کیلئے سال قرار نہیں دیا تھا اور اب وہ خمس نکالنا چاہتا ہے اور شادی سے آج تک وہ مقروض چلا آرہا ہے اب وہ اپنے خمس کا کیسے حساب کرے؟

ج: اگر ماضی سے آج تک اس کی آمدنی اخراجات سے زیادہ نہیں تھی تو اس پر خمس نہیں ہے۔

س۹۷۰: موقوفہ اشیاء اور اراضی کی آمدنی اور فصلوں میں خمس و زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

ج: موقوفہ چیزوں پر بالکل خمس نہیں ہے اگر چہ وہ وقف خاص ہی ہوں اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد پربھی بالکل خمس نہیں ہے اور وقف عام سے حاصل ہونے والے فوائد میں موقوف علیہ کے قبضہ کرنے سے قبل زکوٰۃ نہیں ہے، لیکن قبضہ کرنے کے بعد وقف کے منافع میں زکوٰۃ واجب ہے، بشرطیکہ اس میں وجوب زکوٰۃ کے شرائط پائے جاتے ہوں، اور وقف خاص سے حاصل ہونے والے منافع میں اگر ہر شخص کا حصہ حد نصاب تک پہنچ جائے تو زکوٰۃ دینا واجب ہے۔

س۹۷۱: کیا چھوٹے بچوں کی کمائی کی منفعت میں بھی سہم سادات کثرھم اللہ تعالیٰ اور سہم امام ہے؟

ج: بنابر احتیاط ان پر واجب ہے کہ بالغ ہونے کے بعد اپنی کمائی کی اس منفعت کا خمس ادا کریں جو انہوں نے بلوغ سے قبل حاصل کی تھی اور بالغ ہونے تک وہ ان کی ملکیت میں باقی رہی ہے۔

س۹۷۲: کیا ان آلات پر بھی خمس ہے جو کمانے میں استعمال ہوتے ہیں؟

ج: کاروبار کے وسائل اور آلات کا حکم وہی ہے جو سرمایہ کا ہے کہ اگر وہ کمائی کی منفعت سے مہیا کئے گئے ہوں تو ان میں خمس ہے

س ۹۷۳: یہ سوال چونکہ ایران کے ساتھ مختص تھا اس لیے اردو ترجمہ میں اسے حذف کردیا گیا ہے۔

س۹۷۴: جن ملازمت پیشہ لوگوں کے خمس کی تاریخ، سال کا آخری دن ہو اور وہ اپنی تنخواہ اس سے پانچ روز قبل لے لیں تاکہ اسے آنے والے سال کے پہلے مہینہ میں خرچ کریں تو کیا اس کا خمس دینا ہوگا؟

ج: جو تنخواہ انہوں نے سال ختم ہونے سے قبل لے لی ہواگر اسے خمس والے سال کے آخر تک اپنے مخارج میں خرچ نہ کریں تو اس میں خمس واجب ہے۔ البتہ اگر بچت کی صورت میں کچھ رقم اپنے پاس رکھنا اخراجات میں سے شمار ہو تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س۹۷۵: یونیورسٹیوں کے بہت سارے طلبہ غیر متوقع مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی زندگی کے اخراجات میں میانہ روی سے کام لیتے ہیں، جسکے نتیجے میں انہیں ملنے والے وظیفے سے انکے پاس کافی مقدار میں پیسہ جمع ہوجاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ :
اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ مال انہیں وزارت تعلیم کی طرف سے ملنے والے وظیفہ میں بچت کرنے سے جمع ہوتا ہے کیا اس میں خمس ہے؟

ج: تعلیم کیلئے ملنے والی امداد میں خمس نہیں ہے۔

خمس کے حساب کا طریقہ

س۹۷۶: خمس ادا کرنے میں آئندہ سال تک تاخیرکرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: خمس والا سال تمام ہونے کے بعد اسکے خمس کی ادائیگی کو آئندہ سال تک موخر کرنا جائز نہیں ہے اگر چہ جب بھی اسے دے دے اس کا قرض ادا ہوجائیگا۔

س۹۷۷: میں ایسے مال کا مالک ہوں جس کا کچھ حصہ میرے پاس ہے اور کچھ قرض الحسنہ کی شکل میں دیگر اشخاص کے پاس ہے، دوسری جانب، میں رہائشی زمین خریدنے کی وجہ سے مقروض ہوں اور اس کی قیمت سے متعلق ایک چیک مجھے چند ماہ تک ادا کرنا ہے تو کیا میں موجودہ رقم (نقد اور قرض الحسنہ) میں سے زمین کا قرض نکال کر باقی رقم کا خمس دے سکتا ہوں؟ اور کیا اس زمین پر بھی خمس ہے جس کو میں نے رہائش کیلئے خریدا ہے؟

ج: جو مال آپ نے اپنی سالانہ آمدنی سے بعض افراد کو قرض دے رکھا ہے اگر خمس کا سال ختم ہونے پر اسے وصول کرنا ممکن نہ ہو تو جب تک وہ وصول نہیں ہوا اس کا خمس ادا کرنا واجب نہیں ہے اور سالانہ آمدنی سے جو کچھ آپ کے پاس ہے اس میں سے اپنے اس قرض کو ادا کرسکتے ہیں کہ جس کی ادائیگی کا وقت چند ماہ بعد پہنچے گا، لیکن اگر آپ نے اس کو سال کے دوران قرض ادا کرنے کیلے خرچ نہیں کیا یہاں تک کہ خمس کا سال پورا ہوگیا تو پھر قرض کو اس سے استثناء کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ آپ پر اس پورے مال کا خمس دینا واجب ہے۔لیکن اگر اس پورے مال یا اس کے کچھ حصے کو آئندہ چند ماہ تک اپنے قرض کی ادائیگی میں خرچ کرنے کا ارادہ ہے اور اگر اس کاخمس ادا کریں تو باقی ماندہ مال قرض کی ادائیگی کیلئے کافی نہیں ہوگا اور اس وجہ سے آپ کو زحمت اور مشقت کا سامنا کرنا پڑے گا تو اس صورت میں جس مقدار کو آپ قرض کی ادائیگی میں خرچ کرنا چاہتے ہیں اس کا خمس نکالنا واجب نہیں ہے۔ لیکن آپ نے جو زمین دوران سال کی آمدنی سے رہائش کیلئے خریدی ہے اور آپ کو اس کی ضرورت ہے اس پر خمس نہیں ہے۔

س۹۷۸: میں نے ابھی تک شادی نہیں کی ہے تو کیا میں مستقبل میں اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے موجودہ مال سے کچھ ذخیرہ کر سکتا ہوں؟

ج: سالانہ بچت اگر آئندہ چند دنوں کے اندر شادی کے ضروری اخراجات میں خرچ کرنے کیلئے ہو تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س۹۷۹: میں نے سال کے دسویں مہینے کی آخری تاریخ کو خمس نکالنے کے لئے مقرر کر رکھا ہے تو دسویں مہینے کی تنخواہ جو مجھے ماہ کے آخر میں ملتی ہے، کیا اس پر بھی خمس ہے؟ اور تنخواہ لینے کے بعد اگر اس کا بقایا پیسہ (جو اپنے معمول کے مطابق ہر ماہ بچت کرتا ہوں) اپنی زوجہ کو ہدیہ کے طورپر دے دوں تو کیا اس میں بھی خمس ہوگا؟

ج: جوتنخواہ آپ نے خمس کی تاریخ آنے سے پہلے لی ہے یا خمس کی تاریخ آنے سے پہلے لے سکتے تھے، اس میں سے جو کچھ سال کے اخراجات سے بچ جائے اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے، لیکن جو پیسہ آ پ نے زوجہ یا کسی دوسرے شخص کو ہدیہ کے طور پر دیا ہے اگر وہ صرف ظاہری اور خمس سے بچنے کی غرض سے نہ ہو اور عرف کی نظر میں آپ کی حیثیت کے مطابق بھی ہوتو اس پر خمس نہیں ہے۔

س۹۸۰: میرے پاس کچھ مال یا پونجی ایسی ہے جس کا خمس میں دے چکا ہوں اسے میں نے خرچ کر دیا ہے اب کیا سال کے آخر میں سال کی منفعت میں سے کچھ مقدار مال کو اس خرچ شدہ مخمس مال کے بدلے خمس سے مستثنےٰ کرسکتا ہوں؟

ج: سال کے منافع میں سے کوئی چیز خرچ شدہ مخمس مال کے بدلے میں خمس سے مستثنیٰ نہیں کی جاسکتی۔

س۹۸۱: ایسا مال جس پر خمس نہیں ہے جیسے انعام وغیرہ، اگر سرمایہ کے ساتھ مخلوط ہوجائے تو کیا خمس کا سال ختم ہونے پرایسا کیا جاسکتا ہے کہ اسے سرمایہ سے مستثنیٰ کر کے باقی مال کا خمس نکال دیا جائے؟

ج: اس کے مستثنیٰ کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

س۹۸۲: تین سال قبل میں نے ایسی رقم سے دکان کھولی جس کا خمس دیا جا چکا تھا اور میرے خمس کی تاریخ شمسی سال کی آخری تاریخ یعنی عید نوروزکی شب ہے اور آج تک جب بھی میرے خمس کی تاریخ آتی ہے میں دیکھتا ہوں کہ میرا تمام سرمایہ قرض کی صورت میں لوگوں کے پاس ہے اور میں خود بھی بھاری رقم کا مقروض ہوں میری ذمہ داری بیان فرمائیں؟

ج: اگر خمس کی تاریخ آنے پر آپ کے پاس نہ اصل سرمایہ میں سے کچھ ہو اور نہ ہی منافع میں سے یا آپ کے سرمائے میں اضافہ نہ ہوا ہو تو آپ پر خمس واجب نہیں ہے،اور جو چیزیں آپ نے لوگوں کو ادھار پر فروخت کی ہیں، وہ اس سال کے منافع میں سے شمار ہوں گی جس سال ان قرضوں کو آپ وصول کریں‌گے۔

س۹۸۳: جب خمس کی سالانہ تاریخ آتی ہے تو ہمارے لئے دکان میں موجود مال کی قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے،تو اس کا حساب کیسے کریں؟

ج: جس طرح بھی ہوسکے خواہ اندازہ لگانے کے ذریعہ ہی سہی بہرحال دکان میں موجودہ مال کی قیمت کی تعیین ضروری ہے، تاکہ سال بھر کے منافع کاخمس نکالا جاسکے۔

س۹۸۴: اگر میں چند سال تک خمس کا حساب نہ کروں یہاں تک کہ میرا مال نقد بن جائے اور میرا سرمایہ بڑھ جائے اس کے بعد میں اپنے سابقہ سرمایہ کے علاوہ باقی مال کا خمس نکال دوں تو کیا اس میں کوئی اشکال ہے؟

ج: اگر خمس کی تاریخ آنے پر آپ کے اموال میں کچھ خمس تھا، اگرچہ کم ہی سہی تو اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔

س۹۸۵: دکان دار کیلئے اپنے مال کا خمس نکالنے کا آسان ترین طریقہ کیا ہے؟ بیان فرمائیں۔

ج: خمس کا سال ختم ہونے پر موجودہ مال اور نقد رقم کا حساب کرکے اسکی قیمت لگالے پھر اس مجموعی قیمت کا اپنے اصلی سرمایہ سے موازنہ کرےجو کچھ اصل سرمایہ سے زیادہ ہوگا اسے منفعت شمار کیا جائیگا اور اس میں خمس ہوگا۔

س۹۸۶: میں نے گذشتہ سال کے تیسرے مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے خمس والے سال کی ابتدا کے طور پر مقرر کیا تھا چنانچہ میں نے اسی تاریخ کو بینک کی طرف رجوع کیا تا کہ اپنے بینک اکاؤنٹ کی منفعت کے خمس کا حساب کرسکوں تو کیا سال بھر کے مال کے حساب کایہ طریقہ صحیح ہے؟

ج: آپکے خمس کے سال کی ابتدا وہ دن ہے جس میں آپ کو پہلی مرتبہ ایسی آمدنی ہوئی جس کا وصول کرنا آپ کیلئے ممکن تھا اور آغاز سال کو اس سے موخر کرنا جائز نہیں ہے۔

س۹۸۷: اگر انسان گاڑی ، موٹر سائیکل اور فرش جیسی ضرورت کی اشیاء کو بیچے کہ جنکا خمس ادا نہیں کیا گیا تو کیا بیچنے کے بعد فوراً انکا خمس ادا کرنا واجب ہے؟

ج: مذکورہ چیزیں اگر ضروریات زندگی میں سے ہوں اور انہیں دوران سال کی آمدنی سے مہیا کیا ہو تو انکی قیمت فروخت میں خمس نہیں ہے لیکن اگر انہیں اس پیسے سے مہیا کیا ہے کہ جس پر سال گزر چکا تھا اور اس کا خمس ادا نہیں کیا گیا تھا تو انکی قیمت خرید کا خمس ادا کرنا واجب ہے اگر چہ

ان چیزوں کو فروخت نہ بھی کرے اور اگر خمس کے حساب کیلئے سال مقرر نہیں کیا تھا تو انکی قیمت خرید کے سلسلے میں ہمارے کسی وکیل کے ساتھ مصالحت کرے۔

س٩٨٨: جس شخص کو گھر یلو استعمال کی کسی چیز جیسے ریفریجریٹرکی ضرورت ہے اور وہ اسے یک مشت نہیں خرید سکتا اسلئے ہر ماہ کچھ بچت کرتا ہے تا کہ جب ضروری رقم جمع ہوجائے تو اس سے وہ چیز خرید سکے اب جب اسکی خمس کی تاریخ آن پہنچی ہے تو کیا اس رقم میں بھی خمس ہوگا؟

ج: اس رقم کو اگر اسلئے جمع کیا ہو تا کہ مستقبل قریب (خمس کا سال ختم ہونے سے چند روز بعد) میں اپنی ضرورت کی چیز مہیا کر سکے تو اس میں خمس نہیں ہے۔

س٩٨٩: اگر کوئی شخص اپنے خمس کی تاریخ آنے سے پہلے اپنی کچھ آمدنی قرض کے طور پر کسی کو دے دے اور پھر خمس کی تاریخ کے چند ماہ بعد اسے وصول کر لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: مقروض سے قرض واپس لے لینے کے بعد اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے۔

س٩٩٠: انسان جن چیزوں کو خمس کے سال کے دوران خرید تا ہے اور پھر خمس کا سال مکمل ہونے کے بعد انہیں بیچ دیتا ہے انکا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ چیزیں اگر ضروریات زندگی میں سے ہوں اور انہیں ذاتی استفادے کیلئے خریدا ہو تو ان میں خمس نہیں ہے لیکن اگر انہیں فروخت کرنے کی نیت سے خریدا تھا اور خمس کی تاریخ آنے سے پہلے ان کا فروخت کرنا ممکن تھا تو ان کے منافع کا خمس ادا کرنا واجب ہے ور نہ جب تک انہیں فروخت نہیں کیا ان کا خمس واجب نہیں ہے اور جب انہیں فروخت کرے گا تو انکے بیچنے سے جو منفعت حاصل ہوگی اسے فروخت والے سال کی منفعت شمار کیا جائے گا۔

س٩٩١: اگر ملازم خمس والے سال کی تنخواہ خمس کی تاریخ کے بعد وصول کرے تو کیا اس پر خمس دینا واجب ہے؟

ج: اگر وہ خمس کی تاریخ آنے تک تنخواہ لے سکتا تھا تو اس کا خمس دینا واجب ہے اگرچہ اس نے نہ بھی لی ہو، ورنہ جس سال وصول کرے گا انہیں اسی سال کے منافع میں سے شمار کیا جائیگا۔

س٩٩٢: سونے کے سکے کہ جن کی قیمت ہمیشہ گھٹتی بڑھتی رہتی ہے کا خمس کیسے نکالا جائیگا؟

ج: اگر ان کی قیمت سے خمس نکالنا چاہتا ہے تو معیار ادائیگی والے دن کی قیمت ہے۔

س٩٩٣: اگر کوئی شخص اپنے مال کا سالانہ حساب سونے کی قیمت کے لحاظ سے کرے، مثال کے طور پر جب اس کی کل پونجی بہار آزادی والے سونے کے سو سکوں کے برابر ہواور وہ اس سے بیس سکے نکال دے تو اس کے پاس بہ عنوان مال مخمس ٨٠ سکے بچ جائیں گے اور آئندہ سال اگر سونے کے سکوں کی قیمت بڑھ جائے، لیکن اس شخص کا سرمایہ انہی ٨٠ سکوں کے برابر ہو تو کیا اس میں خمس ہے یا نہیں؟ اور کیا اس اضافی قیمت کا خمس دینا واجب ہے؟

ج: اگر اس کی قیمت بڑھ جائے اور خمس کی تاریخ آنے پر اسے بیچنا ممکن ہو تو کرنسی کی قیمت گرنے کی مقدار کو کم کرنے کے بعد اس میں خمس ہے۔

مالی سال کا تعیّن

س۹۹۴: جو شخص مطمئن ہو کہ سال کے آخر تک اس کے پاس سال بھر کی آمدنی میں سے کچھ نہیں بچے گا، اور اسکی ساری کمائی دوران سال کے مخارج زندگی میں خرچ ہوجائے گی تو کیا اس کے باوجود بھی اس پر خمس کی تاریخ معین کرنا واجب ہے؟ اور اس شخص کا کیا حکم ہے جو اپنے اس اطمینان کی بنا پر کہ اس کے پاس کچھ نہیں بچے گا اپنے خمس کے سال کا تعیّن نہ کرے؟

ج: خمس کے سال کی ابتداء مکلف کی تعیین وحد بندی سے نہیں ہوتی ، بلکہ یہ ایک امر واقعی ہے اور کھیتی باڑی کرنے والے کیلئے کھیتی کاٹنے کے وقت سے ، مزدور اور ملازمت پیشہ لوگوں کے لئے پہلی اجرت یا تنخواہ وصول کرنے کے وقت سے اور کارو بار کرنے والے کیلئے کار وبار شروع کرنے کے وقت سے خمس کے سال کا آغاز ہوجاتاہے اور سال بہ سال منفعت اور خمس والے سال کا حساب کرنا کوئی الگ واجب نہیں ہے بلکہ یہ تو صرف خمس کی مقدار معلوم کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور حساب کرنا اس وقت ضروری ہوتاہے جب وجوب خمس کا علم ہو لیکن اسکی مقدار معلوم نہ ہو لہذا اگر کمائی میں سے کچھ باقی نہ بچے اور سب کچھ مخارج زندگی میں خرچ ہوجائے تو خمس نہیں ہے۔

س۹۹۵: کیا مالی سال کی ابتدا کام کا پہلا مہینہ ہے یا وہ پہلا مہینہ جس میں تنخواہ وصول کرے؟

ج: مزدوروں اور ملازمت کرنے والوں کے خمس کا سال اس دن سے شروع ہوتا ہے جس دن ان کو مزدوری یا تنخواہ ملتی ہے یا جس روز وہ اس کو وصول کر سکتے ہیں۔

س۹۹۶: خمس ادا کرنے کیلئے سال کی ابتداء کا کیسے تعیّن ہوتا ہے؟

ج: خمس کے سال کی ابتدا کیلئے اسے معین کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ آمدنی کے حصول کی کیفیت کی بنیاد پر خود بخود معین ہوجاتی ہے لذا مزدور اور ملازمت پیشہ افراد کے خمس کے سال کی ابتداء اس تاریخ سے ہوتی ہے جس دن ان کے لئے اپنے کام اور ملازمت کی پہلی آمدنی کا حاصل کرنا ممکن ہو اور دوکانداروں اور تاجروں کے سال کا آغاز ان کے خرید و فروخت شروع کرنے کی تاریخ سے ہوتا ہے اور کھیتی باڑی و غیرہ کرنے والے لوگوں کے سال کا آغاز پہلی فصل اٹھانے سے ہوتاہے۔

س۹۹۷: غیر شادی شدہ جوانوں پر جو اپنے والدین کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں، کیا خمس کی تاریخ کا معین کرنا واجب ہے؟ اور ان کے سال کی ابتداء کب سے ہوگی؟ اور اس کا کیسے حساب کریں؟

ج: اگر غیر شادی شدہ جوان کی اپنی ذاتی کمائی ہو، خواہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ خمس کی سالانہ تاریخ کو معین کرے اور سال بھر کی آمدنی کا حساب کرے تاکہ اگر سال کے آخر میں اس کے پاس کوئی چیز بچ جائے تو اس کا خمس ادا کرسکے اور خمس کے سال کا آغاز پہلی آمدنی کے حصول کے وقت سے ہوتا ہے۔

س۹۹۸: جو میاں بیوی اپنی آمدنی کو مشترکہ طورپر گھر کی ضروریات میں خرچ کرتے ہیں کیا ان کے لئے ممکن ہے کہ مشترکہ طورپر اپنے خمس کی تاریخ کا تعین کریں؟

ج: ان میں سے ہر ایک کے لئے مستقل طور پر خمس کا سال ہے، لہذا سال کے آخر میں ان میں سے ہر ایک کے پاس تنخواہ اور سال بھر کی آمدنی سے جو کچھ بچ جائے اس کا خمس دینا واجب ہوگا۔

س۹۹۹: میں ایک خانہ دار عورت ہوں اور امام خمینی کی مقلد ہوں میرے شوہر نے خمس کا سال قرار دے رکھاہے اور وقت پر وہ اپنے اموال کا خمس نکالتا ہے مجھے بھی بسااوقات آمدنی ہوتی ہے تو کیا خمس ادا کرنے کے لئے میں بھی اپنی تاریخ معین کرسکتی ہوں اور اپنے خمس کے سال کی ابتداء اس حاصل ہونے والی پہلی آمدنی سے کروں کہ جس کا میں نے خمس نہیں دیا ہے اور سال کے آخر میں گھر کے اخراجات منہا کرکے باقی کا خمس ادا کروں، اور دوران سال جو پیسہ میں زیارت کیلئے یا تحفے وغیرہ خریدنے پر خرچ کرتی ہوں کیا اس میں بھی خمس ہے؟

ج: آپ پر واجب ہے کہ خمس کے سال کی ابتداء اس دن سے کریں جس دن آپ کو سال کی پہلی آمدنی پر دسترس حاصل ہوئی ہے اور سال کے دوران کی کمائی میں سے جو کچھ آپ کے ذاتی مخارج ،جیسے وہی مخارج جنکا آپ نے تذکرہ کیا ہے، سے بچ جائے اس میں خمس واجب ہے۔

س۱۰۰۰: کیا خمس کاسال شمسی ہونا ضروری ہے یا قمری ؟

ج: اس سلسلہ میں انسان کو اختیار ہے۔

س۱۰۰۱: ایک شخص کا کہنا ہے کہ اس کے خمس کے سال کا آغاز، گیارہویں مہینہ سے ہوتا ہے لیکن وہ اسے بھول گیا اور خمس نکالنے سے قبل بارہویں مہینے میں اس نے اس مال سے اپنے گھر کے لئے قالین، گھڑی اور کارپٹ خرید لیا اور اب وہ اپنے خمس کے سال کا آغاز ماہ رمضان کو قرار دیناچاہتا ہے اس بات کی طرف اشارہ کردینا ضروری ہے کہ یہ شخص گزشتہ اور موجودہ سال کے سہم امام و سہم سادات کے ۸۳ ہزار تومان کا مقروض ہے اور انہیں قسط وار ادا کر رہا ہے، لہذا مذکورہ چیزوں کے سہم امام اور سہم سادات کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

ج: خمس کے سال میں تاخیر صحیح نہیں ہے مگر گزشتہ مدت کے حساب کے بعد اور ولی امر خمس کی اجازت کے ساتھ، بشرطیکہ اس سے ارباب خمس کو ضرر نہ پہنچے اور جن چیزوں کو اس نے گذشتہ سال کی جمع شدہ رقم سے خریدا ہے اس رقم کا خمس ادا کرنا ضروری ہے۔

س۱۰۰۲: کیا انسان اپنے مال کے خمس کا خود حساب کرسکتا ہے پھر جو کچھ اس کے اوپر واجب ہو، اسے آپ کے وکلاء کی خدمت میں پیش کردے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ولی امر خمس

س۱۰۰۳: امام خمینی ، آپ اور بعض دیگر فقہا کی رائے کے مطابق کہ خمس کا معاملہ ولی فقیہ کے اختیار میں ہے غیر ولی فقیہ کو خمس دینے کا کیا حکم ہے ؟

ج: سہم امام و سہم سادات کے ادا کرنے میں اگر مقلد اپنے مرجع محترم (دامت برکاتہ) کے فتویٰ کے مطابق عمل کرے تو اس کا ذمہ بری ہوجائے گا۔

س۱۰۰۴: کیا امور خیریہ جیسے سادات کی شادی وغیرہ میں سہم سادات کا صرف کرنا جائز ہے؟

ج: سہم امام کی طرح سہم سادات کا معاملہ بھی ولی فقیہ کے اختیار میں ہے اور اگر خصوصی اجازت ہو تو مذکورہ مواردمیں سہم سادات خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

س۱۰۰۵: کیا خیراتی امور جیسے یتیم خانہ یا دینی مدارس کے لئے سہم امام خرچ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ مقلد اپنے مرجع تقلید سے اجازت لے؟ یا کسی بھی مجتہد کی اجازت کافی ہے اور بنیادی طور پر کیا مجتہد کی اجازت ضروری ہے؟

ج: مجموعی طور پر سہم امام اور سہم سادات دونوں کا اختیار ولی فقیہ کو ہے لہذا جس کے ذمہ یا جس کے مال میں سہم امام یا سہم سادات ہو اس پر واجب ہے کہ ان دونوں کو ولی امر خمس یا اس کے مجاز وکیل کے حوالے کرے اوراگر ان کو ان کے مذکورہ موارد میں صرف کرنا چاہے تو اس سلسلہ میں پہلے اس کے لئے اجازت لینا واجب ہے بہرحال انسان کیلئے اس سلسلے میں اپنے مرجع تقلید کے فتویٰ کی رعایت کرنا ضروری ہے ۔

س۱۰۰۶: کیا آپ کے وکلاء یا ان افراد پر کہ جو شرعی رقوم کے وصول کرنے میں آپ کے وکیل نہیں ہیں، لازم ہے کہ سہم امام اور سہم سادات دینے والوں کو ان کی رسید دیں یا نہیں؟

ج: جو لوگ ہمارے محترم وکلاء یا ہمارے دفتر تک پہنچانے کی غرض سے دوسرے افراد کو شرعی رقوم دیتے ہیں وہ ان سے ہماری مہر لگی ہوئی رسید کا مطالبہ کریں۔

س۱۰۰۷: ہمارے علاقے میں موجود آپ کے وکلاء کو جب خمس دیا جاتا ہے تو بعض اوقات وہ سہم امام واپس کردیتے ہیں اور کہتے ہیں ان کو آپ کی طرف سے اس کام کی اجازت ہے تو کیا اس لوٹائی ہوئی رقم کو ہم گھریلو امور میں صرف کر سکتے ہیں؟

ج: جو شخص اجازت کا دعوی کرتا ہے اگر آپ کو اس کے پاس اجازہ ہونے کا شبہ ہو تو اس سے احترام کے ساتھ اجازہ دکھانے کا مطالبہ کریں یا اس سے ہماری مہر لگی رسید طلب کریں اور اگر وہ اجازہ کے مطابق عمل کرے تو اس کا عمل قابل قبول ہے۔

س۱۰۰۸: ایک شخص نے غیر مخمس مال سے ایک قیمتی جائداد خریدی اور اس کی تعمیر و مرمت پر بھی ایک خطیر رقم لگائی اور اس کے بعد اسے اپنے نابالغ بیٹے کو ہبہ کردیا اور قانونی طورپر اس جائداد کو اس کے نام کر دیا اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہبہ کرنے والا ابھی تک زندہ ہے تو مذکورہ شخص کے خمس کا کیا حکم ہے؟

ج: جائداد کے خریدنے اور اس کی مرمت وتعمیر میں اس نے جو کچھ خرچ کیا ہے اگر وہ سال کے منافع میں سے ہو اوراسی سال اس نے اسے اپنے بیٹے کو ہبہ کردیا ہو، نیز عرف عام میں یہ اسکی حیثیت کے مطابق ہو تو اس پر خمس نہیں ہے، ورنہ اس جائداد میں خمس واجب ہوگا ۔

سادات اور ان کی طرف انتساب

س۱۰۰۹:میری والدہ سیدہ ہیں، لہذا مندرجہ ذیل سوالات کے جواب بیان فرمائیں؟
۱۔ کیا میں سید ہوں؟
۲۔ کیا میری اولاد اور میرے پوتے پر پوتے وغیرہ سید ہوں گے؟
۳۔ وہ شخص جو باپ کی طرف سے سید ہے اور جو ماں کی طرف سے سید ہے ان میں کیا فرق ہے؟

ج: سیادت کے شرعی آثا راور احکام شرعیہ کے مترتب ہونے کا معیار یہ ہے کہ سید کی نسبت باپ کی طرف سے ہو، اگر چہ ماں کی طرف سے رسول اکرمؐسے منسوب ہونے والے بھی اولاد رسول اکرمؐمیں سے ہیں۔

س۱۰۱۰: کیا جناب عباس ابن علی کی اولاد کے احکام بھی وہی ہیں جو باقی سادات کے ہیں، مثلا جو طلاب علم اس سلسلے سے منسوب ہیں کیا وہ سادات کا لباس پہن سکتے ہیں؟ اور کیا اولاد عقیل ابن ابی طالب کا بھی یہی حکم ہے؟

ج: جو شخص باپ کی طرف سے جناب عباس ابن علی ابن ابیطالب سے نسبت رکھتا ہو وہ علوی سید ہے اور سارے علوی اور عقیلی سادات ہاشمی سادات میں سے ہیں، لہذا ہاشمی سادات کی خاص مراعات سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

س۱۰۱۱: پچھلے دنوں میں نے اپنے والد کے ایک چچا زاد بھائی کا ذاتی وثیقہ دیکھا ہے کہ جس میں ان کے نام کے ساتھ سید لکھا ہے، لہذا اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اپنے رشتہ داروں میں ہم سید مشہور ہیں اور جو وثیقہ مجھے ملا ہے وہ بھی اس بات کا قرینہ ہے، میرے سید ہونے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: آپ کے کسی نسبی رشتہ دار کا اس قسم کا وثیقہ، آپ کے سید ہونے کے لئے شرعی دلیل نہیں بن سکتا، لہذا جب تک آپ کو سید ہونے کا اطمینان یا اس کے بارے میں آپ کے پاس کوئی شرعی دلیل نہ ہو آپ پر سیادت کے شرعی احکام اور آثار مترتب نہیں ہوں گے۔

س۱۰۱۲: میں نے ایک بچے کو اپنا بیٹا بنایاہے اور اس کا نام علی رکھاہے۔ جب اس کا شناختی کارڈ لینے کیلئے رجسٹریشن آفس گیا تو ان لوگوں نے میرے اس گود لئے بیٹے کو"سید"کا لقب دے دیا، لیکن میں نے اسے قبول نہیں کیا، کیونکہ اپنے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ڈرتا ہوں۔ اب میں مردد ہوں یا تو اسے متبنیٰ نہ کروں اور یا اس گناہ کا مرتکب ہو جاؤ ں اورجو سید نہیں ہے اس کے سید ہونے کو قبول کرلوں۔ اب میں کونسا راستہ اختیار کروں؟ براہ مہربانی میری راہنمائی فرمائیں؟

ج: گود لئے بیٹے پر بیٹے کے شرعی آثار مترتب نہیں ہوتے اور جو حقیقی باپ کی طرف سے سید نہ ہو اس پر سید کے احکام و آثار جاری نہیں ہوتے، بہرحال بے سرپرست بچے کی کفالت کرنا نہایت مستحسن اور شرعاً پسندیدہ عمل ہے۔

خمس کے مصارف، اجازہ، ہدیہ اور حوزۂ علمیہ کا وظیفہ

س۱۰۱۳: بعض اشخاص خود اپنی طرف سے سادات کے بجلی اور پانی کے بل ادا کردیتے ہیں، کیا وہ ان بلوں کو خمس میں سے حساب کر سکتے ہیں؟

ج: ابھی تک جو کچھ انہوں نے سہم سادات کے عنوان سے ادا کیا ہے وہ قبول ہے لیکن مستقبل میں ادا کرنے سے پہلے ان پر اجازت لینا واجب ہے۔

س۱۰۱۴: کیا سہم امام میں سے ایک ثلث (تہائی) کے ساتھ دینی کتابیں خریدنے اور تقسیم کرنے کی اجازت عنایت فرمائیں گے؟

ج: اگر ہمارے مجاز وکلاء مفید دینی کتابوں کی تقسیم اور فراہمی کو ضروری سمجھیں تو وہ اس سلسلے میں اس ایک تہائی مال کو صرف کر سکتے ہیں جس کو وہ مخصوص شرعی موارد میں صرف کرنے کے مجاز ہیں۔

س۱۰۱۵: کیا ایسی علوی سیدانی کو سہم سادات دیا جا سکتا ہے جو شادی شدہ، ناداراور اولاد والی ہو، لیکن اس کا شوہر سید نہ ہو البتہ وہ بھی نادار اور فقیر ہو؟ اورکیا وہ اس سہم سادات کو اپنی اولاد اور اپنے شوہر پر خرچ کرسکتی ہے؟

ج: اگر شوہر نادار ہونے کی بنا پر اپنی زوجہ کو نفقہ نہ دے سکتا ہو اور زوجہ بھی شرعی اعتبار سے فقیر ہو تو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے وہ سہم سادات لے کر اسے اپنے آپ پراپنی اولاد پر یہاں تک کہ اپنے شوہر پر بھی خرچ کر سکتی ہے۔

س۱۰۱۶: ان لوگوں کے سہم امام اور سہم سادات لینے کا کیا حکم ہے کہ جنکی حوزوی وظیفہ کے علاوہ بھی اتنی آمدنی ہے جو ان کی زندگی کی ضروریات کے لئے کافی ہے؟

ج: جو شخص شرعی نقطۂ نظر سے مستحق نہ ہو اور نہ حوزۂ علمیہ کے وظیفہ کے قواعد و ضوابط اس کو شامل ہوتے ہوں وہ سہم امام اور سہم سادات نہیں لے سکتا۔

س۱۰۱۷: ایک سیدانی کہتی ہے اس کا باپ اپنے اہل و عیال کے اخراجات پورے نہیں کرتا اوران کی حالت یہ ہے کہ وہ مساجد کے سامنے بھیک مانگنے پر مجبور ہیں اور اس سے وہ اپنی زندگی کا خرچ نکالتے ہیں، اور اس علاقہ کے رہنے والے بھی سمجھتے ہیں کہ یہ سید پیسے والا ہے، اور بخل کی وجہ سے اپنے اہل و عیال پر خرچ نہیں کرتا تو کیا انہیں مخارج زندگی کیلئے سہم سادات دینا جائز ہے؟ اور بر فرض کہ بچوں کا والد یہ کہے کہ مجھ پر فقط طعام اور لباس واجب ہے اور دوسرے لوازمات جیسے عورتوں کی خاص چیزیں اور چھوٹے بچوں کا جیب خرچ مجھ پر واجب نہیں ہے تو کیا اُن کو ان ضروریات کے لئے سہم سادات میں سے دینا جائز ہے؟

ج: پہلی صورت میں اگر وہ اپنے باپ سے نفقہ نہ لے سکتے ہوں تو انہیں نفقہ کے لئے ضرورت کے مطابق سہم سادات میں سے دے سکتے ہیں، اسی طرح دوسری صورت میں اگر انہیں خوراک اور لباس کے علاوہ کسی ایسی چیز کی ضرورت ہو جو ان کی حیثیت کے مطابق ہو تو انہیں سہم سادات میں سے اتنا دیا جاسکتا ہے جس سے ان کی یہ ضرورت پوری ہو جائے۔

س۱۰۱۸: کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ لوگ خود سہم سادات، غریب سادات کو دے دیں؟

ج: جس شخص کے ذمہ سہم سادات ہے اس پر واجب ہے کہ وہ مستحقین کو دینے کیلئے اجازت حاصل کرے۔

س۱۰۱۹: کیا آپ کے مقلدین سہم سادات غریب سید کو دے سکتے ہیں یا ان پر واجب ہے کہ پورا خمس یعنی سہم امام اور سہم سادات آپ کے وکیل کو دیں تاکہ وہ اسے شرعی امور میں صرف کرے؟

ج: اس سلسلہ میں سہم سادات اور سہم امام (علیہ السلام) میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س۱۰۲۰: کیا شرعی حقوق (خمس، رد مظالم اور زکوۃ) حکومتی امور میں سے ہیں؟ اور جس شخص پر خمس واجب ہو کیا وہ خود مستحقین کو سہم سادات، رد مظالم اور زکوۃ دے سکتا ہے ؟

ج: زکات اور رد مظالم دیندار اور پاکدامن فقراء کو دے سکتا ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ حاکم شرع سے اجازت لے، لیکن پورے خمس کو خود ہمارے دفتر میں یا ہمارے مجاز وکیلوں میں سے کسی ایک کے پاس پہنچانا واجب ہے، تاکہ اسے مقررہ شرعی موارد میں صرف کیا جاسکے اور یا مستحقین کو خود دینے کیلئے اجازت حاصل کرے۔

س۱۰۲۱: کیا وہ سادات جن کے پا س کام اور کاروبار کا ذریعہ ہے، خمس کے مستحق ہیں یا نہیں؟ اس کی وضاحت فرمائیں۔

ج: اگر ان کی آمدنی عرف عام کے لحاظ سے انکی حیثیت کو دیکھتے ہوئے ان کی زندگی کیلئے کافی ہو تو وہ خمس کے مستحق نہیں ہیں۔

س ۱۰۲۲: میں ایک پچیس سالہ جوان ہوں، ملازمت کرتا ہوں، اور ابھی تک کنوارا ہوں۔ میں والد اور والدہ کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہوں، والد ضعیف العمر ہیں اور چار سال سے میں ہی اخراجاتِ زندگی پورے کر رہا ہوں۔ میرے والد کام کرنے کے لائق نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی کوئی آمدنی ہے۔ واضح رہے یہ میرے بس کی بات نہیں ہے کہ میں ایک طرف تو سال بھر کے منافع کا خمس ادا کروں اور دوسری طرف زندگی کے تمام اخراجات پورے کروں یہاں تک کہ میں گزشتہ برسوں کے منافع کے خمس میں سے ۱۹ ہزار تومان کا مقروض ہوں، میں نے اس کو لکھ رکھا ہے تا کہ بعد میں ادا کروں تو کیا میں سال بھر کے منافع کا خمس اپنے اقربا، جیسے ماں باپ ،کو دے سکتاہوں؟

ج: اگر ماں باپ کے پاس اتنی مالی استطاعت نہ ہو کہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگی چلا سکیں اور آپ ان کا خرچ برداشت کر سکتے ہوں تو ان کی کمک کرناآپ پر واجب ہے اور جو کچھ آپ ان کے نفقہ پر خرچ کریں گے وہ آپ کے مخارج میں سے شمار ہوگا اور اس کو آپ اس خمس میں حساب نہیں کر سکتے جس کا ادا کرنا آپ پر واجب ہے۔

س ۱۰۲۳: میرے ذمہ سہم امام علیہ السلام کی کچھ رقم ہے کہ جسے آپ کی خدمت میں ارسال کرنا ہے، دوسری طرف یہاں ایک مسجد ہے جس کو تعاون کی ضرورت ہے، کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ یہ رقم اس مسجد کے امام جماعت کو دے دوں تا کہ وہ اسے مسجد کی تعمیر و تکمیل میں خرچ کردیں؟

ج: دور حاضر میں حوزہ ہائے علمیہ (دینی مدارس) کو چلانے کیلئے سہم امام اور سہم سادات کی ضرورت ہے اور مسجد کی تکمیل کیلئے مؤمنین کی امداد سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

س۱۰۲۴: اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ ممکن ہے ہمارے والد نے اپنی زندگی میں اپنے مال کا مکمل خمس ادا نہ کیا ہو اور ہم نے ہسپتال بنانے کے لئے ان کی زمین سے ایک ٹکڑا ہبہ کیا ہے تو کیا اس زمین کو مرحوم کے اموال کے خمس کے طور پر شمارکیا جا سکتا ہے؟

ج: اس زمین کو خمس کے طور پر حساب نہیں کیا جا سکتا۔

س ۱۰۲۵: کن حالات میں خمس دینے والے کو اس کا خمس بخشاجا سکتا ہے؟

ج: سہم امام اور سہم سادات کو بخشا نہیں جا سکتا۔

س ۱۰۲۶: اگر مثال کے طور پر ایک شخص کے پاس خمس کی سالانہ تاریخ کے آنے پر اس کے اخراجات سے ایک لاکھ روپیہ زیادہ ہو اور اس نے اس کا خمس ادا کر دیا ہو اور آنے والے سال میں نفع کی یہ رقم ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہوجائے تو کیا پچاس ہزار روپے کا خمس ادا کرے گا یا دوبارہ تمام ایک لاکھ پچاس ہزار کا خمس دے گا؟

ج: جس مال کا خمس دیا جا چکا ہو اگر وہ نئے سال میں خرچ نہ ہو اور باقی رہے تو دوبارہ اس کا خمس نہیں نکالا جائے گا اور اگر سال کے اخراجات کو سالانہ منافع اور اس مخمس مال سے مشترکہ طور پر

پورا کیا گیا ہو تو سال کے آخر میں غیر مخمس سے مخمس مال کی نسبت جو باقی بچ جائے اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے۔

س۱۰۲۷: جن دینی طلباء نے اب تک شادی نہیں کی ہے اور ان کے پاس اپنا گھر بھی نہیں ہے تو کیا ان کی اس آمدنی میں خمس ہے جو انہیں تبلیغ، کسی کام یا سہم امام سے دستیاب ہوتی ہے، یا وہ اسکے وجوب خمس سے مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے خمس کی ادائیگی کے بغیر ہی اسے شادی کے لئے جمع کر سکتے ہیں ؟

ج: حوزہ ہائے علوم دینی میں درس پڑھنے والے محترم طلباء کو مراجع عظام کی طرف سے جو کچھ شرعی رقوم سے (وظیفہ) دیا جاتا ہے اس پر خمس نہیں ہے، لیکن تبلیغ اور ملازمت کی طرح کے دیگر ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی اگر خمس کی سالانہ تاریخ تک باقی ہو تو اس کا خمس دینا واجب ہے۔

س ۱۰۲۸: اگر کسی شخص کے پاس ایسی جمع پونجی ہو جو مخمس اور غیر مخمس مال سے مخلوط ہو چنانچہ کبھی وہ اس مخلوط مال سے خرچ کرتا ہو اور کبھی اس میں کچھ اضافہ کردیتاہو تو اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مخمس مال کی مقدار معلوم ہے کیا اس پر پورے مال کا خمس دینا واجب ہے یا صرف غیر مخمس مال کا خمس دینا واجب ہے ؟

ج: اس پر صرف اس رقم کا خمس واجب ہے جو مخمس کی نسبت غیر مخمس سے بچ گئی ہے۔

س ۱۰۲۹: وہ کفن جو خریدنے کے بعد چند برسوں تک اسی طرح پڑا رہا ہو کیا اس کا خمس دینا واجب ہے، یا صرف اسکی قیمت خرید کا؟

ج: اگر کفن اس مال سے خریدا گیا ہو کہ جس کا خمس دیا جا چکا تھا تو اس کے بعد اس پر خمس نہیں ہو گا ورنہ کفن کی قیمت خرید کا خمس دینا ہوگا اور پیسے کی قیمت میں جو کمی آئی ہے اس کے سلسلے میں احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع کے ساتھ مصالحت کرے۔

س ۱۰۳۰: میں ایک دینی طالب علم ہوں اور میرے پاس کچھ مال تھا، اور بعض اشخاص کی مدد، سہم سادات سے استفادہ اور قرض لے کر ایک چھوٹا سا گھر خرید ا اب وہ گھر میں نے فروخت کر دیا ہے، لہذا اگر اس کی قیمت پر ایک سال گزرجائے اور گھر نہ خرید سکوں تو کیا اس مال میں جو گھر خریدنے کے لئے رکھا گیا تھا ، خمس ہوگا؟

ج: اگر آپ نے حوزۂ علمیہ کے وظیفہ، مخیر افراد کی مدد ، قرض اور شرعی رقوم سے گھر خریدا تھا تو اس گھر کی قیمت میں خمس نہیں ہے۔

خمس کے متفرق مسائل

س ۱۰۳۱: میں نے ۱۹۶۲ میں امام خمینی کی تقلید کی تھی اور ان کے فتاویٰ کے مطابق حقوق شرعیہ انہیں کی خدمت میں پیش کرتا تھا۔ ۱۹۶۷ میں امام خمینی نے حقوق شرعیہ اور ٹیکس کے سلسلہ میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا : "خمس و زکوۃ، حقوق شرعیہ ہیں، لیکن ٹیکس حقوق شرعیہ میں شامل نہیں ہے"۔ اور آج جبکہ ہم اسلامی جمہوریہ کی حکومت میں زندگی بسر کر رہے ہیں، حقوق شرعیہ اور ٹیکس ادا کرنے سے متعلق میرا فریضہ بیان فرمائیں؟

ج: اسلامی جمہوریہ کی حکومت کی طرف سے قوانین اور ضابطوں کے مطابق جو ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں، اگر چہ ان کا ادا کرنا ان لوگوں پر واجب ہے جو قانون کے زمرے میں آتے ہیں،اور ہر سال کا ٹیکس اسی سال کے مخارج میں سے شمار ہوگا لیکن اس ٹیکس کوسہم امام اور سہم سادات میں شمار نہیں کیا جاسکتا بلکہ ان پر سال کے مخارج سے جو چیز بچ جائے اس کا خمس ادا کرنا بھی واجب ہے ۔

س۱۰۳۲: کیا حقوق شرعیہ کو ڈالر میں تبدیل کیا جا سکتا ہے جسکی قیمت ہمیشہ ثابت رہتی ہے جبکہ اس کے مقابلے میں دیگر کرنسیوں کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے اور کیایہ کام شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟

ج: جس کے اوپر حقوق شرعیہ ہیں اس کے لئے یہ کام جائز ہے، لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ادا کرتے وقت حقوق شرعیہ کو ادئیگی والے دن کی قیمت کے حساب سے ادا کرے، لیکن جو شخص ولی امر کی طرف سے حقوق شرعیہ وصول کرنے کے سلسلے میں وکیل اور معتمد ہے اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ ایک کرنسی کو دوسری کرنسی میں تبدیل کرے، مگر یہ کہ اس کو اس سلسلے میں اجازت ہو، لیکن قیمت کا بدلتے رہنا اس کے تبدیل کرنے کا شرعی جواز فراہم نہیں کرتا۔

س۱۰۳۳: ایک ثقافتی مرکز میں تجارت کا شعبہ کھولا گیا ہے کہ جس کا اصلی سرمایہ رقوم شرعیہ ہیں۔ مذکورہ تجارت کے شعبے کا مقصد، ثقافتی مرکز کے مستقبل کے اخراجات کو پورا کرنا ہے تو کیا اس تجارت سے حاصل ہونے والے نفع کا خمس نکالنا واجب ہے اور کیا اس خمس کو ثقافتی مرکز کے امور میں صرف کیا جا سکتا ہے؟

ج: جن حقوق شرعیہ کو مقررہ موارد میں خرچ کرنا واجب ہے انکے ساتھ تجارت کرنا اور انہیں ان مصارف میں خرچ نہ کرنا ولی امر خمس کی اجازت کے بغیر اشکال رکھتا ہے چاہے اس تجارت کے منافع سے ثقافتی ادارے کو فائدہ پہنچانا ہی مقصود کیوں نہ ہو بالفرض اگر ان سے تجارت کی جائے تو ان سے حاصل ہونے والے منافع بھی اصلی سرمایہ کے تابع ہیں یعنی انہیں بھی اصلی سرمایہ کے مصارف میں خرچ کرنا واجب ہے اور ان میں خمس نہیں ہے البتہ اس ادارہ کو حاصل ہونے والے ہدایا سے تجارت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر اس کا سرمایہ ادارے کی ملکیت ہو تو اس سے حاصل شدہ فوائد اور منافع میں خمس نہیں ہے۔

س ۱۰۳۴: اگر ہمیں کسی چیز کے بارے میں شک ہو کہ اس کا خمس ادا کیا ہے یا نہیں، جبکہ ظن غالب یہ ہے کہ اس کا خمس ادا کر دیا ہے تو ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

ج: اگر اس میں خمس کے واجب ہونے کا یقین ہو تو اس کے خمس کی ادائیگی کے بارے میں یقین حاصل کرنا واجب ہے۔

س ۱۰۳۵: تقریباً سات سال قبل میرے ذمہ کچھ خمس تھا، ایک مجتہد کے ساتھ دست گردانی کرنے کے بعد اس کا کچھ حصہ ادا کر دیا ہے مگر اس کا باقی حصہ میرے ذمے ہے اور اس وقت سے لے کر اب تک میں اس کو ادا نہیں کر سکا ہوں، تو میرا فریضہ کیا ہے؟

ج: صرف ادا نہ کر سکنا، بریٔ الذمہ ہونے کا سبب نہیں ہے، بلکہ جب بھی ادا کرنے کی قدرت ہو آپ پر اس

قرض کا ادا کرنا واجب ہے، اگرچہ آہستہ آہستہ ہی سہی۔

س ۱۰۳۶: کیا میں اس رقم کوجو میں نے اس مال کے خمس کے عنوان سے نکالی تھی جس میں خمس نہیں تھا، موجودہ مال کے اس خمس کا جز قرار دے سکتا ہوں کہ جس کا میں مقروض ہوں؟

ج: اگر اسے اسکے مصارف میں خرچ کیا جا چکا ہو تو خمس کے حالیہ قرض کے طور پر شمار نہیں کیا جاسکتا ہہاں اگر خود وہ مال موجود ہو تو آپ اس کا مطالبہ کرسکتے ہیں۔

س۱۰۳۷: کیا نابالغ بچوں پر بھی خمس و زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

ج: مال کی زکوٰۃ نابالغ پر واجب نہیں ہے، لیکن اگر اس کے مال میں خمس واجب ہو جائے (جیسے اس کا مال معدن ہو یا وہ حلال جو حرام سے مخلوط ہے) تو اس کے ولی و سرپرست پر اس کا خمس ادا کرنا واجب ہے، البتہ نابالغ کے مال کے ساتھ تجارت کرنے کے نتیجے میں حاصل شدہ منافع یا اسکی کمائی کے نفع کا خمس ادا کرنا، ولی پر واجب نہیں ہے، بلکہ احتیاط یہ ہے کہ اگر وہ منافع باقی ہے تو بالغ ہونے کے بعد خود اس بچے پر واجب ہے کہ اس کا خمس ادا کرے۔

س ۱۰۳۸: اگر کوئی شخص حقوق شرعیہ، سہم امام علیہ السلام اور ان اموال کو کہ جنہیں انکے شرعی مصارف میں خرچ کرنے کیلئے کسی مرجع کی اجازت ضروری ہوتی ہے کسی دینی ادارے پر خرچ کرے یا مسجد، دینی مدرسے یا امام بارگاہ کی عمارت پر خرچ کرے تو کیا اس شخص کو شرعی طور پر یہ حق حاصل ہے کہ اس مال کو جو اس نے اپنے ذمہ واجب حقوق شرعیہ کی ادائیگی کے طور پر خرچ کیا ہے اس کو واپس لے یا اس ادارہ کی زمین واپس لے لے یا اس ادارہ کی عمارت کو فروخت کر دے؟

ج: اگر اس نے اس مرجع تقلید کی اجازت سے کہ جس تک یہ حقوق شرعیہ پہنچانا واجب تھا مدرسہ و غیرہ کی تأسیس میں اپنے ان اموال کو اپنے ذمہ واجب حقوق کی ادائیگی کی نیت سے خرچ کیا ہو تو اس کو واپس لینے کا حق نہیں ہے اور نہ ہی اسے اس میں مالکانہ تصرف کرنے کا حق ہے۔

انفال

س ۱۰۳۹: یہ سوال چونکہ ایران کے ساتھ مختص تھا اس لیے اردو ترجمہ میں اسے حذف کردیا گیا ہے۔

س ۱۰۴۰: یہ سوال چونکہ ایران کے ساتھ مختص تھا اس لیے اردو ترجمہ میں اسے حذف کردیا گیا ہے۔

س ۱۰۴۱: کیا بلدیہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ شہر کو آباد کرنے یا نیا شہر بسانے و غیرہ کے سلسلے میں ندی نہروں کی ریت اور سنگریزوں سے صرف خود استفادہ کرے اور جائز ہونے کی صورت میں اگر بلدیہ کے علاوہ کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ میری ملکیت ہے تو کیا اس کا دعوا قابل قبول ہے یا نہیں؟

ج: بلدیہ کے لئے یہ کام جائز ہے اور بڑی اور عمومی نہروں اور دریاؤں کی سطح کی ملکیت کے سلسلے میں کسی شخص کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔

س ۱۰۴۲: خانہ بدوشوں کو چراگاہوں کے تصرف کے سلسلے میں ہر قبیلے کو اپنی چراگاہ کی نسبت سے جو اولویت کا حق حاصل ہے، اگر وہ اس قصد سے کوچ کریں کہ دوبارہ اسی جگہ واپس لوٹ آئیں گے تو کیا وہ حق ختم ہوجاتا ہے؟ واضح رہے کہ یہ کوچ کرنا قدیم الایام سے رہا ہے اور دسیوں سال سے جاری ہے۔

ج: انہیں اپنے چوپایوں کے لئے چراگاہ سے استفادہ کرنے کے سلسلے میں شرعی طور پر جو حق اولویت حاصل ہے وہاں سے کوچ کرنے کے بعد اس کا ثابت ہونا محل اشکال ہے اور اس سلسلہ میں احتیاط اچھا ہے۔

س ۱۰۴۳: ایک گاؤں میں چرا گاہ اور زرعی زمینوں کی سخت قلت ہے اس گاؤں کے عمومی اخراجات، چراگاہوں کے گھاس پھوس کو فروخت کر کے پورے کئے جاتے تھے اور یہ سلسلہ اسلامی انقلاب کے بعد آج تک جاری رہا ہے، لیکن اب ذمہ دار حضرات نے اس کام سے منع کر دیا ہے، گاؤں والوں کے مادی لحاظ سے فقیر اور نادار ہونے نیز چراگاہوں کے غیر آباد ہونے کے پیش نظر، کیا اس گاؤں کی انتظامی کمیٹی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ گاؤں والوں کو چراگاہ کی گھاس بیچنے سے منع کر دے اور اس کو گاؤں کے عمومی اخراجات پورے کرنے کے لئے مختص کر دے؟

ج: ان عمومی اور قدرتی چراگاہوں کے گھاس پھوس کو جو شرعی طور پر کسی کی ملکیت میں نہیں ہیں، فروخت کرنا کسی کے لئے جائز نہیں ہے، لیکن جو شخص حکومت کی طرف سے گاؤں کے امور کا انچارج ہے وہ گاؤں کی فلاح و بہبود کے لئے ان لوگوں سے کچھ رقم وصول کرسکتاہے کہ جنہیں اس چراگاہ میں مویشی چَرانے کی اجازت ہے۔

س ۱۰۴۴: کیا خانہ بدوش سردیوں اور گرمیوں کی ان چراگاہوں کو، کہ جہاں وہ دسیوں سال سے آتے جاتے رہے ہیں، اپنی ملکیت بنا سکتے ہیں؟

ج: ایسی قدرتی چراگاہیں جو کسی کی ذاتی ملکیت نہیں تھیں انفال اور عمومی اموال میں شامل ہیں اور ان کا اختیار ولی فقیہ کو حاصل ہے اور خانہ بدوشوں کے وہاں آنے جانے سے وہ ان کی ملکیت نہیں بن سکتیں۔

س۱۰۴۵: خانہ بدوشوں کی چراگاہوں کی خرید و فروخت کب صحیح ہے اور کب صحیح نہیں ہے؟

ج: کسی صورت میں بھی ان غیر مملوکہ چراگاہوں کی خرید و فروخت صحیح نہیں ہے کہ جو انفال اور عمومی اموال کا جز ہیں۔

س۱۰۴۶: ہمارا کام مویشی پالنا ہے اور ہم اپنے مویشیوں کو ایک جنگل میں چراتے ہیں پچاس سال سے بھی زائد عرصہ سے ہمارا یہی پیشہ ہے اور ہمارے پاس ایک دستاویز (وثیقہ یا رجسٹری) موجود ہے جو بتاتی ہے کہ از راہ وراثت ہم اس جنگل کے شرعی مالک ہیں یہ دستاویزقانونی ہے اس کے علاوہ یہ جنگل حضرت امیر المومنین (ع) ، حضرت سید الشہدا (ع) اور حضرت ابوالفضل العباس (ع) کے نام پر وقف ہے اور مویشیوں کے مالک سالہا سال سے اس جنگل میں زندگی بسر کررہے ہیں اور اس میں ان کے رہائشی گھر، زرعی زمینیں اور باغات ہیں، لیکن حال ہی میں محکمہ جنگلات والے ہمیں وہاں سے نکال

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

کر اس پر خود قابض ہونا چاہتے ہیں تو کیا وہ ہمیں اس جنگل سے باہر نکالنے کا حق رکھتے ہیں؟

ج: وقف کا صحیح ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ پہلے اس کی شرعی ملکیت ثابت ہو، جیسا کہ ارث کے ذریعہ سے اس جنگل کاآپ کو ملنا بھی اس بات پر موقوف ہے کہ وہ اس سے پہلے مُورِّث کی شرعی ملکیت میں ہو، لہذا وہ جنگل اور قدرتی چراگاہیں جو کسی کی ملکیت میں نہیں ہیں اور اس سے پہلے انہیں کسی نے آباد نہیں کیا ہے وہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہیں تا کہ ان کا وقف صحیح ہو یاوہ میراث قرار پائیں۔ بہر حال جنگل کا وہ حصہ جو کھیت یا رہائشی گھر و غیرہ کی صورت میں آباد ہے اور شرعی لحاظ سے ملکیت بن گیا ہے اگر وہ وقف ہو تو شرعی متولی کو اس میں تصرف کا حق ہے اور اگر وقف نہ ہو تو اس کے مالک کو اس میں تصرف کا حق ہے، لیکن جنگل و چراگاہ کا وہ حصہ جو قدرتی جنگل یا قدرتی چراگاہ کی صورت میں موجود ہے وہ انفال اورعمومی اموال میں سے ہے اور اس کا اختیار قانون کے مطابق، اسلامی حکومت کے پاس ہے۔

س۱۰۴۷: جن مویشی پیشہ لوگوں کو اپنے جانور چرانے کی اجازت ہے کیا وہ چراگاہ سے ملحق لوگوں کے ذاتی کھیتوں میں داخل ہو کر ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر خود اور اپنے مویشیوں کو وہاں سے سیراب کرسکتے ہیں؟

ج: صرف چراگاہوں میں چرانے کی اجازت رکھنا، دوسرے اشخاص کی ملکیت والی چراگاہوں میں داخل ہونے اور ان کی ملکیت والے پانی سے استفادہ کے جواز کیلئے کافی نہیں ہے، لہذا مالک کی اجازت کے بغیر ان کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

جہاد

س۱۰۴۸: امام معصوم کی غیبت کے زمانہ میں ابتدائی جہاد کا حکم کیا ہے؟ اور کیا با اختیار جامع الشرائط فقیہ (ولی فقیہ) کے لئے جائز ہے کہ وہ اس کا حکم دے؟

ج: بعید نہیں ہے کہ جب مصلحت کا تقاضا ہو تو ولی فقیہ کیلئے جہاد ابتدائی کا حکم دینا جائز ہو بلکہ یہی اقویٰ ہے۔

س۱۰۴۹: جب اسلام خطرے میں ہو تو والدین کی اجازت کے بغیر اسلام کے دفاع کیلئے اٹھ کھڑے ہونے کا کیا حکم ہے؟

ج: اسلام اور مسلمانوں کا دفاع واجب ہے اور یہ والدین کی اجازت پر موقوف نہیں ہے، لیکن اس کے باوجود سزاوار ہے کہ جہاں تک ممکن ہو والدین کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

س۱۰۵۰: کیاان اہل کتاب پر جو اسلامی ملکوں میں زندگی بسر کررہے ہیں، کافر ذمی کا حکم جاری ہوگا؟

ج: جب تک وہ اس اسلامی حکومت کے قوانین و احکام کے پابند ہیں کہ جس کی نگرانی میں وہ زندگی بسر کر رہے ہیں، اور امان کے خلاف کوئی کام بھی نہیں کرتے تو ان کا وہی حکم ہے جو معاہَد کا ہے۔

س۱۰۵۱: کیا کوئی مسلمان کسی کافر کو خواہ وہ اہل کتاب میں سے ہو یا غیر اہل کتاب سے، مردوں میں سے ہو یا عورتوں میں سے اور چاہے اسلامی ممالک میں ہو یا غیر اسلامی ممالک میں، اپنی ملکیت بنا سکتا ہے؟

ج: یہ کام جائز نہیں ہے، اور جب کفار اسلامی سرزمین پر حملہ کریں اور ان میں سے کچھ لوگ مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہوجائیں تو اسراء کی تقدیر کا فیصلہ حاکم اسلامی کے ہاتھ میں ہے اور عام مسلمانوں کو ان کی تقدیر کا فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے۔

س۱۰۵۲: اگر فرض کریں کہ حقیقی اسلام محمدی کی حفاظت ایک محترم النفس شخص کے قتل پر موقوف ہے تو کیا یہ عمل ہمارے لئے جائز ہے؟

ج: نفس محترم کا خون ناحق بہانا شرعی لحاظ سے حرام اور حقیقی اسلام محمدی کے احکام کے خلاف ہے، لہذا یہ بے معنی بات ہے کہ اسلام محمدی کا تحفظ ایک بے گناہ شخص کے قتل پر موقوف ہو، لیکن اگر اس سے مراد یہ ہو کہ انسان جہادفی سبیل اللہ اور اسلام محمدی سے دفاع کیلئے ان حالات میں قیام کرے کہ جن میں اسے اپنے قتل کا بھی احتمال ہو تو اسکی مختلف صورتیں ہیں، لہذا اگر انسان کی اپنی تشخیص یہ ہو کہ مرکز اسلام خطرے میں ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اسلام کا دفاع کرنے کیلئے قیام کرے، اگرچہ اس میں اسے قتل ہوجانے کا خوف ہی کیوں نہ ہو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے واجب ہونے کے شرائط

س۱۰۵۳: ایسی جگہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کا کیا حکم ہے جہاں واجب کو ترک کرنے والے یاحرام کو انجام دینے والے کی اہانت ہوتی ہو اور لوگوں کے سامنے اس کی حیثیت گھٹتی ہو؟

ج: اگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے شرائط و آداب کی رعایت کی جائے اور ان کے حدود سے تجاوز نہ کیا جائے تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۰۵۴: اسلامی حکومت کے سائے میں، لوگوں پر واجب ہے کہ وہ صرف زبان سے امر بالمعروف اور نہی از منکر کا فریضہ انجام دیں اور اس کے دوسرے مراحل کی ذمہ داری اسلامی حکومت کے عہدیداروں پر ہے، تو کیا یہ نظریہ فتویٰ ہے یا حکومت کی جانب سے حکم ہے ؟

ج: یہ فقہی فتویٰ ہے۔

س۱۰۵۵: اگر برائی کا روکنا اس بات پر موقوف ہو کہ برائی اور اسکے انجام دینے والے کے درمیان رکاوٹ پیدا کردی جائے اور رکاوٹ پیدا کرنا بھی اسے مارنے، قید میں ڈالنے ، اس پر سختی کرنے یا اسکے اموال میں تصرف کرنے۔ اگرچہ اسے تلف کرنے سے ہی ہو۔ پر موقوف ہو تو کیا حاکم کی اجازت کے بغیر نہی از منکر کیا جاسکتا ہے؟

ج: اسکی مختلف صورتیں اور موارد ہیں، کلی طور پر جہاں امر بالمعروف اور نہی از منکر برائی انجام دینے والے کی جان و مال میں تصرف پر موقوف نہ ہوں تو وہاں کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ یہ تمام مکلفین پر واجب ہے، لیکن جہاں صرف زبانی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کام نہ چلے بلکہ اس سے بڑھ کر کسی اقدام کی ضرورت پڑے تو اگر یہ ایسے ملک میں ہو جہاں اسلامی نظام اور حکومت موجود ہو جو اس اسلامی فریضہ کو اہمیت دیتی ہو تو یہ کام حاکم کی اجازت اور وہاں اس امر کے مخصوص عہدیداروں، پولیس اور اس کی صلاحیت رکھنے والی عدالتوں کے اذن پر موقوف ہوگا۔

س۱۰۵۶: جب بہت ہی اہم امور ـجیسے نفس محترمہ کو بچانا ـ میں نہی از منکر ایسی مارپیٹ پر موقوف ہو جو زخمی ہونے یا کبھی قتل کئے جانے کا سبب بنے تو کیا ایسے موقعوں پر بھی حاکم کی اجازت شرط ہے؟

ج: اگر نفس محترمہ کا تحفظ اور اسے قتل ہونے سے بچانا، فوری اور بلاواسطہ مداخلت پر موقوف ہو تویہ جائز ہے بلکہ شرعاً واجب ہے کیونکہ جان (نفس محترمہ کو) بچانا واجب ہے اور یہ حاکم کی اجازت پر موقوف نہیں ہے اور نہ ہی اس بارے میں کسی حکم کی ضرورت ہے مگر یہ کہ نفس محترمہ کا دفاع حملہ آور کے قتل پر موقوف ہو تو اس کی مختلف صورتیں ہیں کہ بسا اوقات ان کے احکام بھی مختلف ہوسکتے ہیں۔

س۱۰۵۷: جو شخص دوسرے کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکرکرنا چاہتاہے تو کیا اس کیلئے واجب ہے کہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہو؟ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکرکب واجب ہوتا ہے؟

ج: امر و نہی کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ اچھائی (معروف) اور برائی (منکر) کو پہچانتاہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ انجام دینے والا کسی شرعی عذر کے بغیر جان بوجھ کر اس کو انجام دے رہا ہے۔ ایسی صورت میں اس وقت اس پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے جب اسے امربالمعروف اور نہی عن المنکر کے اس شخص پر اثر کرنے کا احتمال ہو اور وہ خود اس سلسلہ میں ضرر سے محفوظ ہو اور اس مورد میں متوقع ضررکا اور جس چیز کا امر کر رہا ہے یا جس چیز سے منع کر رہا ہے ا س کی اہمیت کا

آپس میں موازنہ کرے، ورنہ اس پر واجب نہیں ہے۔

س۱۰۵۸: اگر کوئی رشتہ دار گناہ کرتا ہو اور اس کی پروا نہ کرتا ہو تو اس کے سلسلے میں ہماری شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: اگر احتمال ہو کہ وقتی طور پر صلۂ رحمی ترک کرنے سے وہ گناہ سے کنارہ کش ہو جائے گاتو اس پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ضمن میں ایسا کرنا واجب ہے، ورنہ قطع رحمی کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۰۵۹: کیا اس خوف کی بنا پر کہ اسے ملازمت سے ہٹا دیا جائے گاامر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کیا جا سکتا ہے مثال کے طور پر اگر وہ دیکھے کہ کسی تعلیمی مرکز کا کوئی عہدیدارکہ جس کا یونیورسٹی کے جوان طلبہ کے ساتھ رابطہ ہے خلاف شرع اعمال کا مرتکب ہوتاہے یا اس جگہ معصیت کے ارتکاب کا ماحول فراہم کرتا ہے اور اسے یہ خوف ہو کہ اگر نہی از منکرکرے تو اس صورت میں اسے ملازمت سے نکال دیا جائے گا۔

ج: کلی طور پر اگر اسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں اقدام کرنے سے اپنے آپ پر قابل توجہ ضرر کا خوف ہو تو وہاں اس پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب نہیں ہے۔

س ۱۰۶۰: اگر یونیورسٹی کے بعض حلقوں میں نیکیاں متروک اور برائیاں معمول ہوں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے شرائط موجود ہوں، لیکن امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا غیر شادی شدہ ہو تو کیا اس وجہ سے اس سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا ساقط ہو گا یا نہیں؟

ج: جب امربالمعروف اور نہی عن المنکر کا موضوع موجود ہواور ان کے شرائط پائے جائیں تو ان کا انجام دینا سب انسانوں کی شرعی، انسانی اور سماجی ذمہ داری ہے۔ اس میں انسان کے شادی شدہ یا کنوارے ہونے جیسے حالات کا کوئی دخل نہیں ہے اور صرف اس بناپر کہ وہ غیر شادی شدہ ہے اس ذمہ داری سے عہدہ بر آ نہیں ہو سکتا۔

س۱۰۶۱: ایسا شخص جو معاشرے میں خاص مقام رکھتا ہے اور اگر چاہے تو اپنے پر اعتراض کرنے والوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے اگر اسکے ارتکاب گناہ اور جھوٹ بولنے کے شواہد موجود ہوں تو کیا ہم اس کو امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے صرف نظر کر سکتے ہیں؟ یا ضرر کے خوف کے باوجود بھی ہمارے اوپر واجب ہے کہ اس کو اچھائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں؟

ج: اگرخوف ضرر کی وجہ عقلائی ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ آپ سے یہ ذمہ داری ساقط ہے، لیکن کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ واجب کو ترک کرنے والے اور برائی کے ارتکاب کرنے والے ایمانی بھائی کے صرف مقام و مرتبے کو دیکھ کر یا اسکی طرف سے محض معمولی ضرر کے احتمال کی وجہ سے اسے امر بالمعروف اور نہی از منکر کرنے سے منصرف ہوجائے۔

س ۱۰۶۲: بعض موقعوں پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہوئے یہ اتفاق پیش آتا ہے کہ برائی سے منع کرنے کی صورت میں گناہگار شخص اسلامی احکام و واجبات کی معرفت نہ رکھنے کی وجہ سے اسلام سے بدظن ہوجاتا ہے دوسری طرف اگر ہم اسے یوں ہی چھوڑ دیں تو وہ دوسروں کے لئے ارتکاب معاصی کا ماحول مہیا کرتا ہے، تو ایسی صورت میں ہمارا کیا فریضہ ہے؟

ج: امربالمعروف اور نہی عن المنکر اپنے شرائط کے ساتھ احکام اسلام کے تحفظ اور معاشرہ کی سلامتی کے لئے ایک عام شرعی ذمہ داری ہے اور صرف اس خیال سے کہ اس عمل سے خود وہ شخص یا بعض دیگر لوگ اسلام سے بدظن ہو سکتے ہیں، اس جیسی اہم ذمہ داری کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔

س ۱۰۶۳: اگر مفاسد کو روکنے کے لئے حکومت اسلامی کی طرف سے مامور اشخاص اپنے فرائض کو انجام دینے میں کوتاہی کریں تو کیا اس وقت عام لوگ خودمفاسد کے سد باب کے لئے قیام کر سکتے ہیں؟

ج: وہ امور جو عدلیہ اور سکیورٹی فورسز کی ذمہ داریوں میں آتے ہیں ان میں دیگر لوگوں کے لئے مداخلت کرنا جائز نہیں ہے، لیکن عام لوگ امربالمعروف اور نہی عن المنکر کے شرائط و حدود کے اندر رہ

کر اسے انجام دے سکتے ہیں۔

س ۱۰۶۴: کیا امربالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں عام لوگوں پر واجب ہے کہ صرف زبان سے ہی امر و نہی کریں؟ اور اگر ان کے لئے واجب ہے کہ وہ صرف زبان سے ہی امر و نہی کرنے پر اکتفاء کریں تو یہ توضیح المسائل اور خاص کر تحریر الوسیلہ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے تضاد رکھتا ہے اور اگر لوگوں کے لئے جائز ہے کہ ضرورت کے وقت دیگر اقدامات بھی کر سکتے ہوں تو کیا وہ ضرورت کے وقت ان تمام تدریجی مراتب کو اختیار کر سکتے ہیں جو تحریر الوسیلہ میں مذکور ہیں؟

ج: اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اسلامی حکومت کے دور میں، امربالمعروف اور نہی عن المنکر کے مراحل میں سے زبانی امر و نہی کے بعد والے مراتب کو انتظامیہ اور عدلیہ کے سپرد کیا جا سکتا ہے خصوصاً ان مواقع پر جہاں برائی کو روکنے کے لئے طاقت کے استعمال کی ضرورت ہو، مثلاً جہاں برائی انجام دینے والے کے اموال میں تصرف کرنا ہو یا اس شخص پر تعزیر جاری کرنی ہو یا اسے قید کرنا ہو و غیرہ تو یہاں پر مکلفین پر واجب ہے کہ وہ صرف زبانی امر و نہی پر اکتفا کریں اور طاقت کے استعمال کی ضرورت پڑنے پر اس امر کو انتظامیہ اور عدلیہ کے نوٹس میں لائیں اور یہ چیز امام خمینی کے فتاوی کے منافی نہیں ہے، لیکن جس وقت یا جس جگہ پر اسلامی حکومت کا تسلط اور حکمرانی نہیں ہے وہاں پر سب انسانوں پر واجب ہے کہ شرائط کے موجود ہونے کی صورت میں وہ امربالمعروف اور نہی عن المنکر کے تمام مراتب کو ترتیب کے ساتھ انجام دیں یہاں تک کہ مقصد حاصل ہو جائے۔

س ۱۰۶۵: بعض ڈرائیور حرام موسیقی اور گانے کی کیسٹیں چلاتے ہیں اور وہ نصیحت کے باوجود ٹیپ ریکارڈر بند نہیں کرتے، آپ بیان فرمائیں کہ ایسے افراد سے کیا سلوک کیا جائے اور کیا زور و طاقت کے ذریعہ سے ایسے افراد کو روکنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: جب نہی عن المنکر کے شرائط موجود ہوں تو برائی سے روکنے کے لئے زبانی نہی سے زیادہ آپ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے اور اگر آپ کی بات کا اثر نہ ہو توآپ پر واجب ہے کہ حرام موسیقی اور گانے کو سننے سے اجتناب کریں اور اگرغیر ارادی طور پر آواز آپ کے کان تک پہنچتی ہو تو آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

س ۱۰۶۶: میں ایک ہسپتال میں نرسنگ کے مقدس پیشے سے وابستہ ہوں اور کبھی کبھار بعض مریضوں کو حرام اور رکیک موسیقی کے کیسٹ سنتے ہوئے دیکھتی ہوں چنانچہ انہیں اس سے باز رہنے کی نصیحت کرتی ہوں اور جب دوبارہ نصیحت کرنے کا بھی اثر نہیں ہوتا تو ٹیپ ریکارڈر سے کیسٹ نکال کر اسے محو کر کے واپس کر دیتی ہوں۔ امید ہے مجھے مطلع فرمائیں کہ کیا یہ طریقہ جائز ہے یا نہیں؟

ج: حرام استعمال کو روکنے کی غرض سے کیسٹ سے باطل چیز کو محوکرنا جائز ہے۔ لیکن یہ فعل کیسٹ کے مالک یا حاکم شرع کی اجازت پر موقوف ہے۔

س ۱۰۶۷: بعض گھروں سے موسیقی کی آوازیں سنائی دیتی ہیں کہ جن کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا کہ وہ جائز ہیں یا نہیں اور بعض اوقات ان کی آواز اتنی اونچی ہوتی ہے کہ جس سے مؤمنین کو اذیت ہوتی ہے اس سلسلہ میں ہماری کیا ذمہ داری ہے؟

ج: لوگوں کے گھروں کے اندر مداخلت کرنا جائز نہیں ہے اورامر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا، موضوع کی تشخیص اور شرائط کے موجود ہونے پر موقوف ہے۔

س۱۰٦٨: ان عورتوں کو امر و نہی کرنے کا کیا حکم ہے جن کا حجاب ناقص ہوتا ہے؟ اور اگر ان کو زبان سے امر و نہی کرتے وقت اپنی شہوت کے ابھرنے کا خوف ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: نہی عن المنکرکرنا، اجنبی عورت کو ریبہ کے ساتھ دیکھنے پر موقوف نہیں ہے اور حرام سے اجتناب کرنا ہر شخص پر واجب ہے اور خاص کر نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے وقت۔

امربالمعروف اور نہی عن المنکر کا طریقہ

س ۱۰۶۹: بیٹے کا ماں باپ کے سلسلہ میں یا زوجہ کا شوہر کے بارے میں کیا حکم ہے جب وہ اپنے اموال کا خمس ادا نہ کرتے ہوں؟ اور کیا بیٹا والدین کے اور زوجہ شوہر کے اس مال میں تصرف کر سکتے ہیں جس کا خمس نہ دیا گیاہو اور وہ حرام سے مخلوط ہو،اور یہ چیز بھی مد نظر ہے کہ ایسے مال سے استفادہ نہ کرنے کے سلسلہ میں روایات میں بہت تاکید وارد ہوئی ہے، کیونکہ حرام مال سے روح آلودہ ہو جاتی ہے؟

ج: جب بیٹا والدین کو اور زوجہ اپنے شوہر کو نیکی ترک کرتے ہوئے اور برائی کو انجام دیتے ہوئے دیکھیں تو انہیں امر بالمعروف اور نہی از منکر کریں بشرطیکہ ان کے شرائط فراہم ہوں، البتہ ان کے اموال میں تصرف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

س ۱۰۷۰: جو والدین دینی فرائض پر مکمل اعتقاد نہ رکھنے کی بنا پر انہیں اہمیت نہ دیتے ہوں ان کے ساتھ بیٹے کو کیا سلوک روا رکھنا چاہیے؟

ج: بیٹے پر واجب ہے کہ والدین کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے نرم لہجہ میں ان کو نیکی کی تلقین کرے اور برائی سے منع کرے۔

س ۱۰۷۱: میرا بھائی شرعی اور اخلاقی امور کی رعایت نہیں کرتا اور آج تک اس پر کسی نصیحت نے اثر نہیں کیا ہے، جب میں اس کو اس حالت میں دیکھوں تو میرا کیا فریضہ ہے؟

ج: جب وہ شریعت کے خلاف کوئی کام کرے تو واجب ہے کہ آپ اس سے نارضگی کا اظہار کریں اور جس برادرا نہ روش کو آپ مفید اور بہتر سمجھتے ہوں اس کے ذریعہ اس کو منع کرنا واجب ہے، لیکن اس سے قطع رحمی کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۰۷۲: ان لوگوں سے کیسے تعلقات ہونے چاہییں کہ جو ماضی میں شراب خوری جیسے حرام افعال کے مرتکب ہوئے تھے؟

ج: معیار لوگوں کی موجودہ حالت ہے اگر انہوں نے ان چیزوں سے توبہ کر لی ہے جنکاوہ ارتکاب کرتے تھے تو ان کے ساتھ معاشرت کا حکم دیگر مؤمنین کی طرح ہے لیکن جو شخص فی الحال حرام کام کا مرتکب ہوتا ہے اسے نہی عن المنکر کے ذریعہ اس کام سے روکنا واجب ہے اور اگر وہ قطع تعلقی اور اسکے ساتھ ترک معاشرت کے علاوہ کسی طرح حرام کام سے باز نہ آئے تو اس وقت نہی از منکر کے عنوان سے اس کا بائیکاٹ اور اس سے قطع تعلقی کرناواجب ہے۔

س ۱۰۷۳: اخلاق اسلامی کے خلاف مغربی ثقافت کی پے در پے یلغار اور غیر اسلامی عادتوں کی ترویج کے پیش نظر ـجیسے بعض لوگ گلے میں سونے کی صلیب پہنتے ہیں، یا بعض عورتیں شوخ رنگ کے مانتو (زنانہ کوٹ) پہنتی ہیں یا بعض مرد اور عورتیں بعض زیورات یا سیاہ چشمے اور ایسی خاص گھڑیاں پہنتے ہیں جو لوگوں کی توجہ کو جذب کرتی ہیں اور جن کو عرف عام میں برا سمجھا جاتاہے اور بعض لوگ امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کے بعد بھی اس پر مصر رہتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ کوئی ایسا طرز عمل بیان فرمائیں گے جو ایسے لوگوں کے لئے بروئے کار لایا جا سکے؟

ج: سونا پہننا یا اسے گردن میں آویزاں کرنا مردوں پر ہر صورت میں حرام ہے اور ایسے کپڑے پہننا بھی جائز نہیں ہے جو عرف عام میں سلائی ،رنگ یا کسی اور اعتبار سے یلغار کرنے والی غیر مسلم تہذیب کی ترویج اور اسکی تقلید شمار ہو اور اسی طرح ان زیورات کا استعمال بھی جائز نہیں ہے کہ جن کا استعمال دشمنان اسلام و مسلمین کی حملہ آور ثقافت کی تقلید شمار کیا جائے اور ان چیزوں کا مقابلہ کرنے کے لئے دوسروں پر واجب ہے کہ وہ زبان کے ذریعہ نہی عن المنکر کریں۔

س ۱۰۷۴: ہم بعض اوقات یونیورسٹی کے طالب علموں یا ملازموں کو برا کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ مکرر ہدایت و نصیحت کے بعد بھی اس

سے باز نہیں آتے بلکہ اس کے بر عکس وہ اپنی برائی کو جاری رکھنے پر مصر رہتے ہیں کہ جویونیورسٹی کے ماحول کے خراب ہونے کا سبب بنتا ہے۔ ان اشخاص کو بعض مؤثر دفتری سزاؤں کوبروئے کار لاکر۔ جیسے ان کی فائل میں ثبت کرنا ۔روکنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: یونیورسٹی کے داخلی نظام کی رعایت کرتے ہوئے اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ عزیز جوانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسئلہ امربالمعروف اور نہی عن المنکر کو سنجیدگی سے لیں اور اس کے شرائط اور شرعی احکام کو صحیح طریقہ سے سیکھیں۔ اس کو فروغ دیں اور لوگوں کو نیکیوں کی طرف ترغیب دلانے اور برائیوں سے بچانے کے لئے اخلاقی اور مؤثر طریقوں کو بروئے کار لائیں، لیکن اس سے ذاتی اہداف حاصل کرنے سے بچیں۔ یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ نیکیوں کے فروغ اور برائیوں کے سد باب کابہترین طریقہ یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کاموں کی توفیق دے جن میں اسکی رضا و خوشنودی ہے

س ۱۰۷۵: کیا برائی انجام دینے والے کو اس کے فعل پر تنبیہ کرنے کی غرض سے سلام کا جواب نہ دینا جائز ہے؟

ج: سلام کا جواب دینا واجب ہے لیکن اگر عرف میں اس عمل پر نہی اور برائی سے باز رکھنا صدق کرے تو نہی عن المنکر کے قصد سے سلام کا جواب نہ دینا جائز ہے۔

س ۱۰۷۶: اگرکسی ادارے کے منتظمین کے نزدیک یقینی طور پر یہ بات ثابت ہو جائے کہ ان کے ادارے کے بعض ملازمین نماز کے سلسلے میں سہل انگاری سے کام لیتے ہیں یا فریضہ صلاۃ کو ترک کرتے ہیں اور ان کو وعظ و نصیحت کرنے کا بھی کوئی اثر نہ ہو تو ایسے افراد کے بارے میں ان کا کیا فریضہ ہے؟

ج: انہیں مسلسل امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی تاثیر سے غافل نہیں رہنا چاہیے البتہ شرائط کا خیال رکھتے ہوئے اور جب امر بالمعروف کے اثر کی امید نہ ہو تو اگر قوانین و ضوابط کے مطابق انہیں ان کی ملازمت کی مراعات سے محروم کرنا ممکن ہو تو ان کے حق میں یہ قانون نافذ کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ یہ محرومیت انکے فریضہ الٰہی کی ادائیگی میں سستی اور کوتاہی کا نتیجہ ہے ۔

امر بالمعروف اورنہی عن المنکرکے متفرقہ مسائل

س ۱۰۷۷: میری بہن نے کچھ عرصہ سے ایک شخص سے شادی کی ہے جو بے نماز ہے۔ چونکہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتا ہے لہذا میں اس سے گفتگو کرنے اور معاشرت پر مجبور ہوں بلکہ بعض اوقات اس کے کہنے پر بعض کاموں میں اس کی مدد بھی کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ کیا شریعت کی رو سے میرے لئے اس سے گفتگو ، معاشرت اور اس کی مدد کرنا جائز ہے؟ اور اس کے بارے میں میری کیا ذمہ داری ہے؟

ج: اس سلسلہ میں آپ پر کچھ واجب نہیں ہے سوائے امربالمعروف اور نہی عن المنکر کے وہ بھی ان کے شرائط کے ہوتے ہوئے اور اگر آپ کی اس کے ساتھ معاشرت اور اس کی مدد اسے ترک نمازکی مزید ترغیب نہ دلائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۱۰۷۸: اگر ظالموں اور حکام جور کے پاس علمائے اعلام کی آمد و رفت سے ان کے ظلم میں کمی واقع ہوتی ہو تو کیا ان کے لئے ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: اگر ایسے حالات میں عالم پر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کا ظالم سے رابطہ اسے ظلم سے باز رکھنے کا سبب بنے گا اور اسے منکر سے نہی کرنے میں مؤثر ہوگا یا کوئی ایسا اہم مسئلہ ہو کہ جس کیلئے ظالم کے ہاں دوڑ دھوپ کرنا ضروری ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۰۷۹: میں نے چند سال قبل شادی کی ہے اور میں دینی امور اور شرعی مسائل کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہوں اور امام خمینی کا مقلد ہوں، مگر میری زوجہ دینی مسائل کو اہمیت نہیں دیتی، بعض اوقات ہماری باہمی بحث و نزاع کے بعد وہ ایک مرتبہ نماز پڑھ لیتی ہے لیکن اس کے بعد پھر ترک کردیتی ہے اور یہ چیز مجھے بہت چکھ پہنچا رہی ہے ایسی صورت میں میرا کیا فریضہ ہے؟

ج: آپ پر ہر ممکنہ طریقے سے اس کی اصلاح کے اسباب فراہم کرنا واجب ہے اور ایسی تندخوئی سے پرہیز ضروری ہے جس سے بدخلقی اور آپس میں عدم ہم آہنگی کی بو آتی ہو، لیکن باورکیجئے کہ دینی محفلوں میں شرکت کرنا اور دیندار گھرانوں کے یہاں آنا جانا اس کی اصلاح کے لئے نہایت مؤثر ہے۔

س ۱۰۸۰: اگر ایک مسلمان شخص، قرائن کی رو سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس کی زوجہ باوجود اس کے کہ چند بچوں کی ماں ہے پوشیدہ طور پر ایسے افعال کا ارتکاب کرتی ہے جو عفت کے خلاف ہیں، لیکن اس موضوع کو ثابت کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی شرعی دلیل نہیں ہے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ بچے اسی کے زیرتربیت ہیں شرعاً اس عورت کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیئے اور وہ شخص یا اشخاص کہ جو ایسے قبیح عمل اور احکام خدا کے برخلاف افعال کے مرتکب ہوتے ہیں، اگر پہچان لئے جائیں تو ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے؟ واضح رہے کہ ان کے خلاف ایسی دلیلیں نہیں ہیں جنہیں شرعی عدالت میں پیش کیا جا سکے؟

ج: سوء ظن اور ظنی قرائن و شواہد سے اجتناب کرنا واجب ہے اور اگر حرام فعل کا ارتکاب ثابت ہو جائے تو اسے وعظ و نصیحت اور نہی عن المنکر کے ذریعہ روکنا واجب ہے اور اگر نہی عن المنکر کا کوئی اثر نہ ہو تو دلائل کے موجود ہونے کی صورت میں عدالت سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

س ۱۰۸۱: کیا لڑکی کے لئے جائز ہے کہ وہ جوان لڑکے کو نصیحت اور راہنمائی کرے اور شرعی مسائل کا خیال رکھتے ہوئے درس و غیرہ میں اس کی مدد کرے؟

ج: مفروضہ صورت میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن شیطانی وسوسوں اور فریب سے انتہائی پرہیز ضروری ہے اور اس سلسلہ میں شریعت کے احکام۔ جیسے اجنبی کے ساتھ تنہائی میں نہ ہونا۔ کی رعایت کرنا واجب ہے۔

س ۱۰۸۲: مختلف اداروں اور دفاتر کے ان ما تحت ملازمین کی ذمہ داری کیا ہے جو کبھی کبھی اپنے کام کی جگہ پر اپنے افسران بالا کو اداری اور شرعی قوانین کی مخالفت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں؟ اوراگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ اگر وہ نہی عن المنکر کرے گا تو اسے افسران بالا کی طرف سے نقصان پہنچے گا تو کیا اس شخص کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی؟

ج: اگر امربالمعروف اور نہی عن المنکر کے شرائط موجود ہوں تو انہیں امربالمعروف اور نہی عن المنکر کرناضروری ہے ورنہ اس سلسلہ میں ان کے اوپر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اسی طرح اگر انہیں قابل توجہ ضرر کا خوف ہو تو بھی ان کی ذمہ داری ساقط ہے۔ یہ اس جگہ کا حکم ہے جہاں اسلامی حکومت کا نظام نافذ نہ ہو، لیکن جہاں ایسی اسلامی حکومت ہے جو اس الہی فریضہ کو اہمیت دیتی ہے تو اس وقت امربالمعروف اور نہی عن المنکر سے عاجز شخص پر واجب ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت نے جو مخصوص ادارے قائم کئے ہیں ان کو اطلاع دے اور فاسد و مفسد جڑوں کی بیخ کنی تک چارہ جوئی جاری رکھے۔

س۱۰۸۳: اگر کسی ادارے کے بیت المال میں مسلسل غبن ہورہا ہو اور ایک شخص خود کو اس لائق سمجھتا ہو کہ اگر اس ادارے کی ذمہ داری اس کے سپرد کر دی جائے تو اس کی اصلاح کر سکے گا، لیکن یہ ذمہ داری اسے اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک وہ اسے لینے کے لئے بعض مخصوص افراد کو رشوت نہ دے تو کیا بیت المال کو غبن سے بچانے کے لئے رشوت دینا جائز ہے؟ در حقیقت یہ بڑی بدعنوانی کو چھوٹی بدعنوانی کے ذریعہ ختم کرنا ہے۔

ج: جو اشخاص اس بات سے باخبر ہیں کہ شریعت کی مخالفت ہو رہی ہے ان پر واجب ہے کہ وہ نہی عن المنکر کے شرائط و ضوابط کا لحاظ کرتے ہوئے نہی عن المنکر کریں اور رشوت دینایا کوئی اور غیر قانونی طریقہ اختیار کرنااگر چہ مفاسد کو روکنے کیلئے ہی ہو جائز نہیں ہے۔ ہاں ! اگر یہ چیزیں اس ملک میں فرض کی جائیں جہاں اسلامی حکومت قائم ہو تو وہاں پر کسی کے صرف امربالمعروف اور نہی عن المنکر سے عاجز ہونے کی بنا پرلوگوں کی ذمہ داری ختم نہیں ہوجاتی بلکہ ان پر واجب ہے کہ متعلقہ محکموں کو اسکی اطلاع دیں اور اس سلسلہ میں چارہ جوئی کرتے رہیں۔

س ۱۰۸۴: کیا منکرات، تناسبی امور میں سے ہیں تا کہ یونیورسٹیوں کے موجودہ ماحول کاان سے فاسد ترماحول سے موازنہ کیا جا سکے اور اس طرح بعض برائیوں کے بارے میں نہی عن المنکر کو چھوڑ دیا جائے اور ان سے نہ روکا جائے، اس لئے کہ ان کودیگر منکرات کی نسبت حرام اور منکر قرار نہیں دیا جاتا۔

ج: منکرات کے درمیان اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ سب منکر ہیں البتہ ممکن ہے بعض برے افعال کی حرمت دیگر برے افعال کی حرمت سے زیادہ ہو بہرحال جس شخص کیلئے نہی از منکر کے شرائط کا وجود ثابت ہو جائے اس کی یہ شرعی ذمہ داری ہے اور اس کے لئے اسے ترک کرنا جائز نہیں ہے اور اس سلسلہ میں برے افعال کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور نہ ہی یونیورسٹی کے ماحول اور کسی دوسرے ماحول میں فرق ہے۔

س ۱۰۸۵: الکحل والے ایسے مشروبات۔ "جوان غیر ملکی ماہرین کے پاس پائے جاتے ہیں جو اسلامی ممالک کے بعض اداروں میں ملازمت کرتے ہیں اور وہ ان مشروبات کو اپنے گھروں میں یا ان جگہوں پر پیتے ہیں جو ان کی سکونت کے لئے مخصوص ہیں"۔ کا کیا حکم ہے؟ اور اسی طرح ان کے سؤر کا گوشت تیار کرنے اور اسے کھانے کا کیا حکم ہے؟ نیز ان کا عفت اورانسانی اقدار کے خلاف اعمال کے ارتکاب کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور کارخانوں کے ذمہ داروں اور ان کے ساتھ رابطہ رکھنے والوں کا کیا حکم ہے؟ اور اگر متعلقہ ادارے اور کارخانوں کے عہدیدار اطلاع کے بعد بھی اس بارے میں کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ کریں تو ہمیں کیا موقف اختیار کرنا چاہیے؟

ج: ذمہ دار حکام پر واجب ہے کہ ان لوگوں کو کھلے عام شراب خوری اور حرام گوشت کھانے جیسے امور سے منع کریں ، لیکن جو امور عفت عامہ کے منافی ہیں انہیں ایسے امور کے انجام دینے کی بالکل اجازت نہیں دینی چاہیے۔ بہر حال متعلقہ حکام کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مناسب چارہ جوئی کریں۔

س ۱۰۸۶: بعض برادران امر بالمعروف اور نہی از منکر اوروعظ و نصیحت کرنے کیلئے ایسے مقامات پر جاتے ہیں جہاں ممکن ہے بے پردہ عورتیں ہوں تو چونکہ وہ امر بالمعروف کرنے کیلئے وہاں گئے ہیں کیا ان کیلئے بے پردہ عورتوں کی طرف دیکھناجائز ہے؟

ج: پہلی نگاہ اگر بغیر ارادے کے ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے، لیکن جان بوجھ کر چہرے اور کلائیوں تک

دونوں ہاتھوں کے علاوہ باقی جسم پر نظر کرنا جائز نہیں ہے، اگر چہ مقصد امر بالمعروف ہی کیوں نہ ہو۔

س ۱۰۸۷: ان مؤمن جوانوں کا کیا فریضہ ہے جومخلوط نظام تعلیم والی بعض یونیورسٹیوں میں برے اعمال کا مشاہدہ کرتے ہیں؟

ج: ان پر واجب ہے کہ خود کو برائیوں میں ملوث ہونے سے بچاتے ہوئے اگر شرائط موجود ہوں اور وہ قدرت رکھتے ہوں تو امربالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو انجام دیں۔

نجس اشیاء کا کاروبار

س ۱۰۸۸: کیا ان جنگلی سوروں کی خریدوفروخت جائز ہے کہ جنہیں شکار کا محکمہ یا علاقے کے کسان اپنے کھیتوں کو محفوظ رکھنے کے لئے شکار کرتے ہیں تاکہ ان کاگوشت پیک کرکے غیر اسلامی ممالک میں برآمدکیاجائے؟

ج: انسانی خوراک کی غرض سے سور کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے اگر چہ غیر مسلم کے لئے ہی کیوں نہ ہو ۔ البتہ اگر جانوروں کی خوراک یا اسکی چربی سے صابن بنانے جیسے عقلائی اور قابل اعتناء حلال فوائد ہوں تو اسکی خرید و فروخت بلا مانع ہے۔

س۱۰۸۹: کیا سور کے گوشت کو پیک کرنے والے کارخانے، نائٹ کلب اوربدکاری کے مراکز میں کام کرنا جائز ہے؟ اوراس کام سے حاصل ہونے والی آمدنی کا کیا حکم ہے؟

ج: حرام کاموں کیلئے نوکری کرنا شرعاً جائز نہیں ہے ۔ جیسے سور کا گوشت بیچنا، شراب بیچنایا نائٹ کلب ، غیر اخلاقی سرگرمیوں اور بدکاری کے اڈے ، جوا خانے اور شراب خانے جیسے مراکز قائم کرنا اور چلانا حرام ہے۔ ایسے مراکز سے حاصل ہونے والی آمدنی حرام ہے اور انسان ان کاموں کے بدلے ملنے والی اجرت کا مالک نہیں بنتا۔

س ۱۰۹۰:کیا سور کا گوشت ، شراب ، یا کھانے کی کسی بھی حرام چیز کا ایسے افرادکو فروخت کرنا یا تحفہ دینا جائز ہے جو اس چیز کو حلال سمجھتے ہوں؟

ج: اشیاء خورد و نوش جو حلال نہیں ہیں کھانے پینے کی غرض سے انکی فروخت اور انہیں تحفے میں دینا یا اگر انسان کو علم ہوکہ خریدار ان اشیاء کو کھانے پینے کے لئے لینا چاہتاہے جائز نہیں ہے اگر چہ وہ انھیں حلال ہی کیوں نہ سمجھتا ہو۔

س۱۰۹۱: ہمارا ایک یوٹیلیٹی اسٹورہے جس میں کھانے پینے اور استعمال کی دیگر اشیاء فروخت ہوتی ہیں ان میں سے کھانے کی بعض چیزیں مردار یا حرام اشیاء سے بنی ہوتی ہیں اس اسٹور سے حاصل شدہ اس آمدنی کا کیا حکم ہے کہ جسے سال کے اختتام پر شراکت داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے ؟

ج: ایسی اشیاء جن کا کھانا پینا حرام ہے ان کی خریدوفروخت حرام اورباطل ہے اسی طرح اس سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حرام ہے ـاس رقم کو شراکت داروں میں تقسیم کرنا جائز نہیں ہے اگر اسٹور کی رقم مذکورہ رقم سے مخلوط ہو جائے تو اس کا حکم ایسے مال جیسا ہے جو حرام کے ساتھ مخلوط ہوگیا ہو کہ جس کی مختلف اقسام رسالۂ توضیح المسائل میں درج ہیں۔

س ۱۰۹۲ : اگر کوئی مسلمان ایک غیر اسلامی ملک میں ہوٹل کھولے جس میں بعض حرام کھانوں اور شراب کو فروخت کرنے پر مجبور ہو کیوں کہ اگر وہ ان اشیاء کو فروخت نہیں کرے تو کوئی خریدار اس کے پاس نہیں آئے گا کیونکہ وہاں کے اکثر لوگ عیسائی ہیں جو شراب کے بغیر کھانا نہیں کھاتے اور ایسے ہوٹل میں نہیں جاتے جہاں ان کو شراب پیش نہ کی جائے تواس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مذکورہ تاجر ان حرام اشیاء سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی شرعی حاکم کو دینے کا ارادہ رکھتاہے کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: غیر اسلامی ممالک میں ہوٹل اور ریسٹورنٹ کھولنا جائز ہے لیکن حرام غذا اور شراب فروخت کرنا جائز نہیں ہے چاہے خریدار ان اشیاء کو حلال سمجھتا ہواور شراب اور حرام غذا کی قیمت لینا جائز نہیں ہے اگرچہ حاکم شرع کو دینے کی نیت رکھتاہو۔

س ۱۰۹۳ :
الف: وہ چھلکے والی مچھلی کہ جو جال کے اندر مر جائے اس کا کیا حکم ہے؟

ب: وہ سمندری حیوانات جن کا کھانا حرام ہے اُن کی خرید و فروش کا کیا حکم ہے؟ کیا انہیں اُس شخص کے پاس بیچنا جائز ہے جو انہیں حلال سمجھتا ہے؟کیا ان کا پرندوں اور دیگر حیوانات کی غذا اور صنعتی مقاصد کے لیے فروخت کرنا جائز ہے؟

ج:
الف: چھلکے والی وہ مچھلی جو شکاری کے جال کے اندر مر جائے حلال ہے۔
ب: وہ چیزیں جن کا کھانا حرام ہے کھانے کیلئے ان کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے۔ اگرچہ خریدار انہیں حلال سمجھتا ہو۔ ہاں اگر کھانے کے علاوہ عقلاء کے نزدیک اس کے دیگر حلال فوائد ہوں جیسے طبی اور صنعتی فوائد یا حیوانات اورپرندوں کی غذا فراہم کرنا وغیرہ تو اس غرض سے ان کا بیچنا اورخریدنا جائز ہے۔

س ۱۰۹۴ : کیا ایسی غذاؤں کی نقل و حمل جائز ہے کہ جن میں غیر شرعی طور پر ذبح کئے گئے جانور کا گوشت بھی شامل ہو ؟ اور کیا مذکورہ حکم کے لحاظ سے ان غذاؤں کو انہیں حلال سمجھنے والوں اور حرام سمجھنے والوں تک پہنچانے میں فرق ہے یا نہیں ؟

ج: غیر شرعی طور پر ذبح شدہ جانور کے گوشت کو نقل و حمل کرنا اگر کھانے کیلئے ہو تو جائز نہیں ہے اورایسے گوشت کے کھانے کو جائز سمجھنے اور نہ سمجھنے والے خریدارمیں کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۱۰۹۵:کیا ایسے شخص کو خون فروخت کرناجائزہے جواس سے استفادہ کرتاہے؟

ج: اگر جائز و عقلائی غرض کے لئے ہو تو صحیح ہے۔

س۱۰۹۶ : کیا مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ غیر مسلم ممالک میں حرام غذا (مثلا ایسی غذا جو سور کے گوشت یا مردار پر مشتمل ہے) یا الکحل والے مشروبات غیر مسلموں کو فروخت کرے؟ اورمندرجہ ذیل صورتوں میں اس کا کیا حکم ہے؟
الف: اگر مسلمان ان غذاؤں اورالکحل والے مشروبات کا نہ تو مالک ہو اور نہ ہی اسے ان کی فروخت سے کوئی نفع حاصل ہوتا ہو بلکہ اس کا کام صرف مذکورہ اشیاء اور دیگر حلال چیزیں گاہک کے سامنے پیش کرنا ہے؟
ب: اگر غیر مسلم کے ساتھ جگہ میں شریک ہو اور مسلمان حلال کا مالک ہو اور غیر مسلم حرام غذاؤں اورالکحل والے مشروبات کا مالک ہو اور دونوں میں سے ہر ایک اپنے مال سے منافع حاصل کرے؟
ج: اگرایسی جگہ کام کرتاہے جہاں حرام غذا اور الکحل والے مشروبات فروخت کئے جاتے ہیں اور وہ معین اجرت لیتاہو، اب چاہے وہ دوکان مسلمان کی ہو یا غیر مسلمان کی۔؟
د: اگر ایک مسلمان حرام غذائیں یا الکحل والے مشروبات بیچنے کی جگہ پر ملازم یا شریک کے طور پر کام کرتاہو لیکن ان اشیاء کی خرید و فروش میں دخل نہ رکھتا ہو اور نہ ہی یہ اشیاء اسکی ملکیت ہوں بلکہ یہ فقط غذا کی تیاری اور فروخت میں کردار رکھتا ہو اس صورت میں اس کے کام کا کیا حکم ہے؟جبکہ وہ جانتاہے کہ مشروبات کے خریداراس مقام پر مشروبات نوش نہیں کرتے؟

ج: الکحل والے نشہ آور مشروبات اور حرام غذاؤں کا پیش کرنا ، بیچنا، انکی دوکان میں کام کرنا ، انکے بنانے ، خریدنے اور بیچنے میں شریک ہونا اور مذکورہ امور انجام دینے میں دوسروں کی اطاعت کرنا شرعاً حرام ہے ایسا شخص چاہے روزانہ کے ملازم کے طور پر ہو یا سرمائے میں شریک ہو اورخواہ وہاں فقط الکحل والے نشہ آور مشروبات اور حرام غذائیں پیش کی جاتی اور بیچی جاتی ہوں یا انہیں حلال غذاؤں کے ساتھ بیچا جاتاہو اور چاہے انسان اجرت اور منفعت کے لئے کام کرتاہویا مفت و بلامعاوضہ اور اس لحاظ سے بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ اس کام کا مالک یا اس کا شریک مسلمان ہو یا غیر مسلم نیز یہ چیزیں مسلمان کو پیش کی جائیں اور بیچی جائیں یا غیر مسلم کو بہرحال ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ حرام غذاؤں کو کھانے کی غرض سے بنانے ، خریدنے اور بیچنے سے مکمل طور پر اجتناب کرے ایسے ہی الکحل والے نشہ آور مشروبات کے بنانے ،خریدنے اور بیچنے سے اجتناب واجب ہے نیز اس طریقے سے مال کمانے سے پرہیز کرنا واجب ہے ۔

س۱۰۹۷: کیا شراب کولانے ، لے جانے والی گاڑیوں کی مرمت سے کسب معاش کرنا جائز ہے؟

ج: اگر گاڑیاں شراب کی حمل و نقل کے لئے استعمال ہوں تو ان کی مرمت کرنا جائز نہیں ہے۔

س۱۰۹۸: ایک ایسی تجارتی کمپنی جس کی غذائی اشیاء فروخت کرنے کی متعدد برانچیں ہیں لیکن ان اشیاء خوردونوش میں سے بعض شرعاً حرام ہیں (مثلامردار کا گوشت جو کہ بیرون ملک سے آتاہے) اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کمپنی کے مال میں مال حرام بھی شامل ہے کیا اس کمپنی کی دوکانوں سے روزمرہ کی ضروری اشیاء خریدنا جائز ہے؟ جبکہ وہاں حلال اور حرام دونوں اشیاء بکتی ہیں ۔ اور اگر جائز فرض کرلیں توکیا ادا شدہ رقم سے باقی پیسے لینا حاکم شرع کی اجازت پر موقوف ہے کیونکہ یہ مال مجھول المالک ہے اور اگر اجازت لینا ضروری ہو تو کیا آپ ایسے شخص کو اسکی اجازت دیتے ہیں جو اپنی ضرورت کی اشیاء مذکورہ مقامات سے خریدتا ہو؟

ج: کمپنی کے مال میں اجمالی طور پر مال حرام کے موجود ہونے کا علم ہونا وہاں سے ضرورت کی اشیاء کے خریدنے کی صحت سے مانع نہیں ہے جب تک کہ کمپنی کے تمام اموال خریدار کے لئے مورد ابتلا نہ ہوں لہذاہر انسا ن کے لیئے ا یسی کمپنی سے ضرورت کی اشیاء خریدنے اور اسی طرح باقی ماندہ پیسے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ کمپنی کے تمام اموال خریدار کے لئے محل ابتلا نہ ہوں اور جب تک اسے اس بات کا علم نہ ہو کہ بعینہ کمپنی سے خریدے گئے سامان میں حرام مال موجود ہے۔ اور ایسی صورت میں باقی ملنے والی رقم اور خریدے گئے سامان میں تصرف کرنے کے لئے حاکم شرع کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

س ۱۰۹۹ : کیا غیر مسلموں کے مردوں کو جلانے کا کام انجام دینا جائز ہے؟ اورکیا اس کے عوض اجرت لی جاسکتی ہے؟

ج: غیر مسلموں کے مردوں کو جلانا حرام نہیں ہے لہذا یہ کام کرنا اور اس کی اجرت لینا اشکال نہیں رکھتا۔

س۱۱۰۰ : وہ شخص جو کام کرنے پر قادر ہو کیا اس کے لئے دوسروں سے مانگ کر زندگی گزارنا جائزہے ؟

ج: ایسا کرنا اس کیلئے سزاوار نہیں ہے۔

س۱۱۰۱: آیا خواتین کیلئے سونے کی مارکیٹ و غیرہ میں جواہر بیچ کر کسب معاش کرنا جائز ہے؟

ج: حدود شرعیہ کی مراعات کرتے ہوئے بلا مانع ہے۔

س۱۱۰۲: کیا گھروں کی آرائش (ڈیکوریشن) کرنے کا کام اگر ان گھروں کو حرام کاموں کے لئے استعمال کیا جائے صحیح ہے۔ خاص طور پر اگر بعض کمروں کو بت پرستی کے لئے استعمال کیا جائے؟ اورکیا ایسے بڑے ہال تعمیر کرناصحیح ہے جنہیں احتمالاً رقص وغیرہ جیسے ناجائز کاموں میں استعمال کیا جائے گا ؟

ج: اگر گھروں کوحرام کاموں میں استعمال کرنا مقصود نہ ہو تو ان کی آرائش کرنے کے کام میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن بت پرستی والے کمرے کو سجانا ، اسے مرتب کرنا اور بت رکھنے کی جگہ معین کرنا شرعاً جائز نہیں ہے اور حرام کاموں کیلئے ہال تعمیر کرنا جائز نہیں ہے لیکن صرف احتمال مانع نہیں ہے۔

س۱۱۰۳: کیا ایسی عمارت کا تعمیر کرنا کہ جو قیدخانہ اور پولیس اسٹیشن پر مشتمل ہے اور اسے ظالم حکومت کی تحویل میں دینا جائز ہے؟ کیا ایسی عمارت کے تعمیراتی کاموں میں شمولیت جائز ہے؟

ج: مذکورہ خصوصیات کے ساتھ عمارت تعمیر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگراسے ظالم عدالتوں کی سماعت کی کاروائی کے مقصد سے تعمیر نہ کیا گیا ہو اور نہ ہی اسے بے گناہ لوگوں کو قید کرنے کے

مقصد سے تعمیر کیا گیا ہو اور بنانے والے کی نظر میں بھی عام طور پر اسے ان کاموں میں استعمال نہ کیا جانا، اس صورت میں اس کی تعمیر کرنے پر اجرت لینا بھی جائز ہے۔

س۱۱۰۴: میرا روزگارتماشا بین لوگوں کے سامنے (Bull fighting) بیل کے ساتھ لڑنا ہے۔ لوگ مجھے تماشا دکھانے کے بدلے ہدیہ کے عنوان سے کچھ پیسے دیتے ہیں کیا یہ کام بذات ِ خود جائز ہے یا نہیں ؟ اورکیا حاصل شدہ رقم حلال ہے یا نہیں؟

ج: مذکورہ عمل شرعاً مذموم ہے لیکن اگر تماشا دیکھنے والے اپنی مرضی اور اختیار سے بطور ہدیہ پیسہ دیں توپیسہ لینا اشکال نہیں رکھتا۔

س ۱۱۰۵: بعض لوگ فوج کامخصوص لباس (فوجی وردیاں) فروخت کرتے ہیں کیا مذکورہ لباس ان سے خریدنا اور پہننا جائز ہے؟

ج: اگر اس بات کا احتمال ہو کہ انہوں نے یہ وردیاں قانونی طریقے سے حاصل کی ہیں یا ان کے فروخت کرنے کی اجازت رکھتے ہوں تو اس صورت میں لباس خریدنے اور اس سے ایسے موارد میں استفادہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے جو قانون کے خلاف نہ ہوں۔

س۱۱۰۶: پٹاخے اور دھماکہ خیز مواد خریدنے، فروخت کرنے اور استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟ چاہے وہ باعث اذیت ہوں یا نہ ہوں؟

ج: اگر دوسروں کے لئے باعث اذیت ہوں یا مال کا ضیاع شمار ہو تا ہو یا جمہوری اسلامی ایران کے قوانین کی خلاف ورزی ہوتی ہو تو جائز نہیں ہے۔

س ۱۱۰۷:حکومت اسلامی میں پولیس ، ٹریفک پولیس ، کسٹم، اور ٹیکس لگانے والے اداروں میں کام کرنے کا حکم کیا ہے؟ کیا وہ چیز جو روایات میں آئی ہے کہ مخبر جو حکومت کو لوگوں کے کاموں کی اطلاع دیتاہے اور ٹیکس اور کسٹم کے ملازم کی دعا قبول نہیں ہوتی ،ان لوگوں پر بھی صادق آتی ہے؟

ج: ان کا کام ذاتی طور پر اشکال نہیں رکھتا اگر قانون کے مطابق ہو اور روایات میں جو (عریف و عشار) کا ذکر آیاہے تو اس سے مراد بظاہر وہ لوگ ہیں جو طاغوتی اور ظالم حکومتوں میں ان کاموں کو انجام دیتے ہیں۔

س۱۱۰۸ : بعض خواتین بیوٹی پارلر میں کام کرکے کسب معاش کرتی ہیں کیا یہ کام اسلامی معاشرے میں بے حیائی کی ترویج اور اس کی عفت و حیاء کیلئے خطرہ نہیں ہے؟

ج: بیوٹی پارلر کا کام بذات ِ خود صحیح ہے۔ اور اجرت لینے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے بشرطیکہ یہ بناؤ سنگھار نامحرم کو دکھانے کے لئے نہ ہو۔

س۱۱۰۹: کیا کسی کمپنی کیلئے مالک اور مزدور کے مابین واسطہ بننا اور انکے مابین معاملہ طے کرانے کے بدلے اجرت لینا صحیح ہے؟

ج: مباح کاموں کے عوض اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۱۱۰:کیا دلالی کے عوض، اجرت لینا حلال ہے؟

ج: ایسے مباح کام کے بدلے اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جسے کسی کے کہنے پر انجام دیا جائے۔

واجب کاموں پر اجرت لینا

س ۱۱۱۱: وہ اساتذہ جو اسلامی یونیورسٹی میں اصول و فقہ پڑھاتے ہیں ان کی تنخواہ کا کیا حکم ہے؟

ج: جن امور کی تعلیم واجبات کفائیہ میں سے ہے انکی تعلیم و تدریس کا وجوب اس کے بدلے تنخواہ لینے سے مانع نہیں ہے۔

س۱۱۱۲: مسائل شرعیہ کی تعلیم دینے کا کیا حکم ہے؟ کیا علما ء دین کیلئے مسائل شرعیہ کی تعلیم کے عوض اجرت لینا صحیح ہے؟

ج: مسائل حلال و حرام کی تعلیم دینا واجب ہے اوراس کے عوض اجرت لینا بلا مانع ہے۔

س ۱۱۱۳: کیا سرکاری مراکز اور اداروں میں نماز پڑھانے اورمسائل دینی بیان کرنے کے عوض ، تنخواہ لینا جائز ہے؟

ج: اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۱۱۱۴: کیا میت کو غسل دینے کی اجرت لینا جائزہے؟

ج: جائز ہے۔

س ۱۱۱۵: کیا عقد نکاح پڑھنے پر اجرت لینا جائز ہے؟

ج: اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شطرنج

س۱۱۱۶: اکثراسکولوں میں شطرنج کھیلنے کا رواج پیدا ہوگیا ہے کیا آپ کی نظر میں شطرنج کھیلنا جائز ہے؟ اورکیا شطرنج کی تعلیم دینا صحیح ہے؟

ج: اگر آج کل مکلف کی نظر میں شطرنج آلات قمار میں سے شمار نہیں کیا جاتا تو شرط باندھے بغیر کھیلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۱۱۷: تاش و غیرہ جیسے کھیل تماشے کے اسباب سے کھیلنے کا کیا حکم ہے ؟ کیا ان آلات کے ساتھ محض کھیل تماشے کی خاطر کسی قسم کی شرط باندھے بغیر کھیلنا جائز ہے؟

ج: جو چیزیں عرف عام میں جوا کھیلنے کے آلات شمار کی جاتی ہیں انکے ساتھ ہر صورت میں کھیلنا حرام ہے اگرچہ شرط باندھے بغیر اور محض کھیل تماشے کے لئے ہو۔

س ۱۱۱۸: مندرجہ ذیل مقامات میں شطرنج کا کیا حکم ہے؟
۱۔ شطرنج کے آلات بنانا، فروخت کرنا اورخریدنا۔
۲۔ شرط کے ساتھ اوربغیر شرط کے شطرنج کھیلنا ۔
۳۔ شطرنج کی تعلیم دینے اور شطرنج کھیلنے کیلئے عمومی و خصوصی حلقوں میں مراکز قائم کرنا اور لوگوں کو اس کھیل کی تشویق دلانا۔

ج: اگر مکلف کی نظر میں آج کل شطرنج آ لات قمار میں سے شمار نہیں کیا جاتا تو اس کے بنانے ، فروخت کرنے اورخریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے اسی طرح بغیر شرط کے کھیلنے اورمذکورہ فرض کے ساتھ تعلیم دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۱۱۹: آیا کھیلوں کے محکمے کی جانب سے شطرنج کے مقابلوں کی تائید و حمایت سے یہ ثابت نہیں ہوجاتا کہ شطرنج جوئے اور قمار کے آلات میں سے نہیں ہے ؟ اور کیا مکلف اس پر اعتماد کرسکتاہے؟

ج: احکام کے موضوعات کے تعیّن کا معیار مکلف کی اپنی تشخیص یا اسکے نزدیک اس پر کسی شرعی دلیل کا قائم ہونا ہے ۔

س۱۱۲۰:غیر اسلامی ممالک میںکفار کے ساتھ شطرنج اوربلیرڈ جیسے آلات سے کھیلنے کا کیا حکم ہے؟ اوربغیر شرط کے ان آلات کو استعمال کرنے کے لئے پیسے دینے کا کیا حکم ہے؟

ج: جوئے کے آلات اورشطرنج کھیلنے کا حکم گزشتہ مسائل میں بیان ہوچکا ہے اس کھیل کے اسلامی اور غیر اسلامی ملک میں کھیلنے میں کوئی فرق نہیں ہے نہ ہی مسلمان اورغیر مسلمان کے ساتھ کھیلنے میں کوئی فرق ہے ۔ جوئے کے آلات کی خریدو فروخت اور ان موارد میں مال خرچ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

آلات ِ قمار

س ۱۱۲۱ : اگر لوگ شرط باندھے بغیر اورجوئے یا آمدنی کے حصول کے قصد کے بغیر محض کھیل تماشے اور مصروفیت کے لئے تاش کھیلیں تو کیا یہ افراد فعل حرام کے مرتکب ہوئے ہیں؟ نیز محض تفریح کی غرض سے ایسی محفلوں میں جانے کا کیا حکم ہے جہاں تاش کھیلا جارہا ہو؟

ج: تاش کہ جو عرف ِعام میں جوئے کے آلات میں سے شمار کیا جاتا ہے سے کھیلنا مطلقاً حرام ہے اورایسی محفل میں اختیاراً شرکت کرنا جائز نہیں ہے کہ جہاں جوا کھیلا جائے یا اس کے آلات سے کھیلا جائے۔

س ۱۱۲۲: کیا شرط لگائے بغیرایسے کارڈاستعمال کرنا جائز ہے جو محض فکری نوعیت کے ہوں، اور علمی و دینی معلومات کے حامل ہوں؟ ایسے کارڈسے کھیلنے کا کیا حکم ہے جنھیں ایک خاص ترتیب سے ملایا جائے تو بعض شکلیں وجود میں آتی ہیں جیسے موٹر سائیکل یا کار وغیرہ جبکہ ممکن ہے انہیں رقم لگا کر بھی استعمال کیا جائے ؟

ج: ایسے پتوں کے ساتھ کھیلنا جائز نہیں ہے جو عرف میں آلاتِ قمار میں سے شمار ہوتے ہیں ہاں جو پتے عرف میں آلات قمار میں سے شمار نہیں ہوتے بغیر شرط باندھے انکے ساتھ کھیلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بطور کلی ہر وہ چیز جو مکلّف کی نظر میں قمار کے آلات میں سے شمار ہو یا اس میں شرط بندی کی جائے تو اس کے ساتھ کھیلنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔ اور کوئی بھی آلہ کہ جسے آلات قمار میں سے شمار نہ کیا جائے اسکے ساتھ شرط بندی کے بغیر کھیلنا اشکال نہیں رکھتا۔

س ۱۱۲۳: اخروٹ اور انڈوں وغیرہ سے کھیلنے کاکیا حکم ہے جو کہ شرعاً مالیت کے حامل ہیں؟کیا بچوں کے لئے ایسے کھیل کھیلنا جائز ہیں؟

ج: اگر کھیل جوئے کے عنوان سے ہویا شرط باندھ کر کھیلا جائے تو یہ شرعاً حرام ہے اور جیتنے والا جیتی ہوئی چیز کا مالک نہیں بنے گا لیکن اگر کھیلنے والے غیر بالغ ہوں تو وہ شرعی طور پر مکلف نہیں ہیں اور ان پر کوئی شرعی ذمہ داری نہیں ہے اگرچہ وہ بھی جیتی ہوئی چیز کے مالک نہیں بنیں گے۔

س۱۱۲۴: کیا آلات قمار کے بغیر کسی کھیل پر پیسوں و غیرہ کی شرط باندھنا جائز ہے؟

ج: کھیلوں پر شرط لگانا اگرچہ بغیر آلاتِ قمار کے ہو جائز نہیں ہے۔

س ۱۱۲۵: کمپیوٹر پر تاش و غیرہ جیسے آلات قمار کے ساتھ کھیلنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر دو شخص آپس میں کھیلیں تو اسکا حکم بھی وہی ہے جو خود آلات قمار کے ساتھ کھیلنے کا ہے اور اگر تنہا کھیلتا ہے تو کوئی مفسدہ اور خرابی نہ ہونے کی صورت میں اشکال نہیں رکھتا۔

س ۱۱۲۶: (UNO) او نو کے ساتھ کھیلنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر عرف عام میں اسے آلات قمار میں سے شمار کیا جاءے تو اس کے ساتھ کھیلنا جائز نہیں ہے اگرچہ شرط بندی کے بغیر ہو۔

س ۱۱۲۷: اگر بعض آلات ایک شہرمیں آلات قمار شمار کئے جائیں لیکن دوسرے شہرمیں شمار نہ کئے جائیں توکیا ان سے کھیلنا جائز ہے؟

ج: دونوں شہروںمیں عرف کی رعایت کرنا ضروری ہے اس طرح سے کہ اگر ایک چیز ایک شہرمیں آلات قمار میں سے شمار کی جاتی ہے اور ماضی میں دونوں شہروں میں آلات قما رمیں سے تھیتو اب بھی

اس کے ساتھ کھیلنا حرام ہے۔

موسیقی اور غنا

س ۱۱۲۸: حلال اورحرام موسیقی میں فرق کرنے کا معیار کیا ہے ؟ آیا کلاسیکی موسیقی حلال ہے؟ اگر ضابطہ بیان فرمادیں تو بہت اچھا ہوگا۔

ج: وہ موسیقی جو عرف عام میں لہو و لعب، راہ خدا سے منحرف کرنے والی اور عیاشی اور شراب و کباب کی محافل سے مناسبت رکھتی ہو وہ حرام ہے اور حرام ہونے کے لحاظ سے کلاسیکی اور غیر کلاسیکی میں کوئی فرق نہیں ہے اور موضوع کی تشخیص کا معیار خود مکلف کی عرفی نظر ہے اور جو موسیقی اس طرح نہ ہو بذات خود اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۱۲۹: ایسی کیسٹوں کے سننے کا حکم کیا ہے جنہیں سازمان تبلیغات اسلامی یا کسی دوسرے اسلامی ادارے نے مجاز قراردیاہو؟ اور موسیقی کے آلات کے استعمال کا کیا حکم ہے جیسے، سارنگی ، ستار، بانسری وغیرہ؟

ج: کیسٹ کے سننے کا جواز خودمکلف کی تشخیص پر ہے لہذا اگر مکلّف کے نزدیک متعلقہ کیسٹ کے اندر عیاشی اور شراب و کباب کی محافل سے مناسبت رکھنے والی لہوی اور راہ خدا سے منحرف کرنے والی موسیقی اور غنا نہ ہو اور نہ ہی اسکے اندر باطل مطالب پائے جاتے ہوں تو اسکے سننے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ فقط سازمان تبلیغات اسلامی یا کسی اور اسلامی ادارے کی جانب سے مجاز قرار دینا اسکے مباح ہونے کی شرعی دلیل نہیں ہے ـلہو اور گناہ کی محافل سے مناسبت رکھنے والی مطرب اور لہوی موسیقی کے لئے موسیقی کے آلات کا استعمال جائز نہیں ہے البتہ معقول مقاصد کے لئے مذکورہ آلات کا جائز استعمال اشکال نہیں رکھتا۔ اور مصادیق کی تعیین خود مکلف کی ذمہ داری ہے۔

س ۱۱۳۰: لہوی موسیقی سے کیا مراد ہے؟ اور لہوی اور غیر لہوی موسیقی کی تشخیص کا راستہ کیا ہے؟

ج: راہ خدا سے منحرف کرنے والی لہوی موسیقی وہ ہے جواپنی خصوصیات کی وجہ سے انسان کو خداوند متعال اور اخلاقی فضائل سے دور کرتی ہے اور اسے گناہ اور بے قید و بند حرکات کی طرف دھکیلتی ہے۔ اورموضوع کی تشخیص کا معیار عرفِ عام ہے۔

س ۱۱۳۱:کیا آلات موسیقی بجانے والے کی شخصیت ، بجانے کی جگہ یا اس کا ھدف و مقصد موسیقی کے حکم میں دخالت رکھتا ہے؟

ج: فقط وہ موسیقی حرام ہے جو لہوی راہ خدا سے منحرف کرنے والی اورلہو و گناہ کی محافل سے مناسب ہو البتہ بعض اوقات آلاتِ موسیقی بجانے والے کی شخصیت ، اسکے ساتھ ترنّم سے پیش کیا جانے والا کلام ، محل یا اس قسم کے دیگر امور ایک موسیقی کے حرام اور راہ خدا سے منحرف کرنے والی لہوی موسیقی یا کسی اور حرام عنوان کے تحت داخل ہونے میں مؤثر ہیں مثال کے طور پر ان چیزوں کی وجہ سے اس میں کوئی مفسدہ پیدا ہوجائے۔

س ۱۱۳۲:کیا موسیقی کے حرام ہونے کامعیار فقط لہو ومطرب ہونا ہے یا یہ کہ ہیجان میں لانا بھی اس میں مؤثر ہے؟ اور اگر کوئی ساز،موسیقی سننے والے کے حزن اور گریہ کا باعث بنے تو اس کا کیا حکم ہے ؟ اور ان غزلیات کے پڑھنے کا کیا حکم ہے جو راگوں سے پڑھی جاتی ہیں اور ان کے ساتھ موسیقی بھی ہوتی ہے۔

ج: معیار یہ ہے کہ موسیقی بجانے کی کیفیت اسکی تمام خصوصیات کے ساتھ ملاحظہ کی جائے اور یہ دیکھا جائے کہ کیا یہ راہ خدا سے منحرف کرنے والی لہوی اور فسق و گناہ کی محافل سے مناسبت

رکھنے والی موسیقی ہے؟ چنانچہ جو موسیقی طبیعی طور پر لہوی ہو وہ حرام ہے چاہے جوش و ہیجان کا باعث بنے یا نہ ۔ نیز سا معین کے لئے موجب حزن و اندوہ و غیرہ ہو یا نہ ۔ اور موسیقی کے ہمراہ مجالس لہو و لعب کے ساتھ سازگارآواز اور غنا کے ساتھ گائی جانے والی غزلوں کا گانا اور سننا بھی حرام ہے ۔

س۱۱۳۳:غنا کسے کہتے ہیں اور کیا فقط انسان کی آواز غنا ہے یا آلات موسیقی کے ذریعے حاصل ہونے والی آواز بھی غنا میں شامل ہے؟

ج: غنا انسان کی اس آواز کو کہتے ہیں کہ جسے گلے میں پھیرا جائے اور مجالس لہو و گناہ کے مناسب ہو اس صورت میں گانا اور اس کا سننا حرام ہے۔

س ۱۱۳۴:کیا عورتوں کے لئے شادی بیاہ کے دوران آلات موسیقی کے علاوہ برتن اور دیگر وسائل بجانا جائز ہے ؟ اگر اسکی آواز محفل سے باہر پہنچ کر مردوں کو سنائی دے رہی ہو تو اسکا کیا حکم ہے ؟

ج: جواز کا دارو مدار کیفیت عمل پر ہے کہ اگر وہ شادیوں میں رائج عام روایتی طریقے کے مطابق ہو ، لہوولعب میں شمار نہ ہوتا ہو اور اس پر کوئی مفسدہ بھی مترتب نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۱۳۵: شادی بیاہ کے اندر عورتوں کے ڈفلی بجانے کا کیا حکم ہے؟

ج: آلاتِ موسیقی کا لہوی اور راہ خدا سے منحرف کرنے والی موسیقی بجانے کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۱۳۶:کیا گھر میں غنا کاسننا جائز ہے؟ اور اگر گانے کا انسان پر اثر نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: غنا کاسننا مطلقاً حرام ہے چاہے گھر میں تنہا سنے یا لوگوں کے سامنے ،متاثر ہو یا نہ ہو۔

س ۱۱۳۷:بعض نوجوان جو حال ہی میں بالغ ہوئے ہیں انہوں نے ایسے مجتہد کی تقلید کی ہے جو مطلقاً موسیقی کو حرام سمجھتا ہے چاہے یہ موسیقی اسلامی جمہوری (ایران) کے ریڈیو اور ٹیلیویژن سے ہی نشر ہوتی ہو۔ مذکورہ مسئلہ کا حکم کیا ہے؟کیا ولی فقیہ کا حلال موسیقی کے سننے کی اجازت دینا حکومتی احکام کے اعتبار سے مذکورہ موسیقی کے جائز ہونے کے لئے کافی نہیں ہے؟ یا ان پر اپنے مجتہد کے فتوی کے مطابق ہی عمل کرنا ضروری ہے؟

ج: موسیقی سننے کے بارے میں جواز اور عدم جواز کا فتوی حکومتی احکام میں سے نہیں ہے بلکہ یہ فقہی اور شرعی حکم ہے۔ اور ہر مکلف کو مذکورہ مسئلہ میں اپنے مرجع کی نظر کے مطابق عمل کرنا ہوگا ہاں اگر موسیقی ایسی ہو جو کہ لہو و گناہ کی محافل سے مناسبت نہیں رکھتی اور نہ ہی اس پرمفسدہ مترتب ہو تو ایسی موسیقی کے حرام ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

س۱۱۳۸:موسیقی اور غنا سے کیا مراد ہے؟

ج: آ واز کو اس طرح گلے میں گھمانا کہ جو محافل لہو سے مناسبت رکھتا ہے غنا کہلاتا ہے ـاسکا شمار گناہوں میں ہوتاہے یہ سننے اور گانے والے پر حرام ہے ـ لیکن موسیقی آلات موسیقی کا بجانا ہے۔ اگر یہ لہو و گناہ کی محافل میں راءج طریقے سے ہو تو بجانے اور سننے والے پر حرام ہے لیکن اگر مذکورہ صفات کے ساتھ نہ ہو تو بذات خود موسیقی جائز ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۱۳۹:میں ایسی جگہ کام کرتا ہوں جس کا مالک ہمیشہ گانے کے کیسٹ سنتا ہے اور مجھے بھی مجبوراً سننا پڑتے ہیں کیا یہ میرے لیے جائز ہے یا نہیں

ج: اگر کیسٹوں میں موجودلہوی موسیقی اور غنا لہو و گناہ کی محافل سے مناسبت رکھتے ہوں تو انکا سننا جائز نہیں ہے ہاں اگر آپ مذکورہ جگہ میں حاضر ہونے پر مجبور ہیں تو آپ کے وہاں جانے اور کام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ لیکن آپ پر واجب ہے کہ گانے کان لگا کر نہ سنیں اگرچہ آواز آپ کے کانوں میں پڑے اور سنائی دے۔

س۱۱۴۰:وہ موسیقی جو اسلامی جمہوریہ (ایران) کے ریڈیو اور ٹیلیوژن سے نشر ہوتی ہے کیا حکم رکھتی ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ حضرت امام خمینی (قدس سرہ) نے موسیقی کو مطلقاً حلال قرار دیا ہے کیا صحیح ہے؟

ج: حضرت امام خمینی قدس سرہ کی طرف موسیقی کومطلقاً حلال کرنے کی نسبت دینا جھوٹ اور افترا ہے وہ ایسی موسیقی کو حرام سمجھتے تھے جو گناہ کی محافل سے مناسبت رکھتی ہو جیسا کہ ہماری رائے بھی یہی ہے لیکن موضوع کی تشخیص نقطۂ نظر میں اختلاف کا سبب ہے ۔ کیونکہ موضوع کو تشخیص دینا خود مکلف کے اوپر چھوڑ دیا گیا ہے بعض اوقات بجانے والے کی رائے سننے والے سے مختلف ہوتی ہے لہذا جسے خود مکلف لہوی اور گناہ کی محافل کے مناسب موسیقی سمجھتا ہو اسکا سننا اس پر حرام ہے البتہ جن آوازوں کے بارے میں مکلف کو شک ہو وہ حلال ہیں اورمحض ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشر ہو جانا حلال اور مباح ہونے کی شرعی دلیل شمار نہیں ہوتا ۔

س ۱۱۴۱:ریڈیو اور ٹیلیویژن سے کبھی کبھی ایسی موسیقی نشر ہوتی ہے جو میری نظر میں لہو اور فسق و فجور کی محافل سے مناسبت رکھتی ہے کیا میرے لئے واجب ہے کہ ایسی موسیقی سے اجتناب کروں؟ اور دوسروں کو بھی روکوں؟

ج: اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ راہ خدا سے منحرف کرنے والی لہوی موسیقی ہے اور یہ لہوی محافل سے مناسبت رکھتی ہے تو آپ کے لئے سننا جائز نہیں ہے لیکن دوسروں کو نہی عن المنکر کے عنوان سے روکنا اس بات پر موقوف ہے کہ وہ بھی مذکورہ موسیقی کو آپ کی مانند حرام موسیقی سمجھتے ہوں۔

س ۱۱۴۲:وہ لہوی موسیقی اور غنا کہ جسے مغربی ممالک میں ترتیب دیا جاتا ہے کے سننے اور پھیلانے کا کیا حکم ہے؟

ج: لہوی اور لہو و باطل کی محافل سے مناسبت رکھنے والی موسیقی کے سننے کے جائزنہ ہونے میں زبانوں اور ان ملکوں میں کوئی فرق نہیں ہے جہاں یہ ترتیب دی جاتی ہے لہذا ایسی کیسٹوں کی خرید و فروخت ،انکا سننا اور پھیلانا جائز نہیں ہے جو غنا اور حرام لہوی موسیقی پر مشتمل ہوں۔

س۱۱۴۳:مرد اورعورت میں سے ہر ایک کے غنا کی صورت میںگانے کا کیا حکم ہے؟ کیسٹ کے ذریعہ ہویا ریڈیو کے ذریعہ؟موسیقی کے ساتھ ہو یا نہ؟

ج: غنا حرام ہے اور غنا کی صورت میں گانا اوراس کا سننا جائز نہیں ہے چاہے مرد گائے یاعورت ، براہ راست ہو یا کیسٹ کے ذریعے چاہے گانے کے ہمراہ آلات لہو استعمال کئے جائیںیا نہ۔

س ۱۱۴۴: جائز اور معقول مقاصد کے لیئے مسجد جیسے کسی مقدس مقام میں موسیقی بجانے کا کیا حکم ہے؟

ج: لہوی اور راہ خدا سے منحرف کرنے والی موسیقی جو کہ مجالس لہوو گناہ سے مناسبت رکھتی ہو وہ مطلقاجائز نہیں ہے اگر چہ مسجد سے باہر اور حلال و معقول مقاصد کے لئے ہو۔ البتہ جن مواقع پر انقلابی ترانے پڑھنا مناسب ہے، مقدس مقامات میں موسیقی کے ساتھ انقلابی ترانے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اسکی شرط یہ ہے کہ یہ امر مذکورہ جگہ کے تقدس و احترام کے خلاف نہ ہو اور نہ ہی

مسجد میں نمازیوں کے لئے باعث زحمت ہو۔

س ۱۱۴۵ : آیا موسیقی سیکھنا جائز ہے خصوصاً ستار؟ اوردوسروں کواسکی ترغیب دلانے کا کیا حکم ہے؟

ج: غیر لہوی موسیقی بجانے کیلئے آ لات موسیقی کا استعمال جائز ہے اگر دینی یا انقلابی نغموں کیلئے ہو یا کسی مفیدثقافتی پروگرام کیلئے ہو اور اسی طرح جہاں بھی مباح عقلائی غرض موجود ہو مذکورہ موسیقی جائز ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ کوئی اورمفسدہ لازم نہ آئے اور اس طرح کی موسیقی کو سیکھنا اور تعلیم دینا بذات ِ خود جائز ہے لیکن موسیقی کو ترویج دینا جمہوری اسلامی ایران کے بلند اہداف کے ساتھ سازگار نہیں ہے۔

س ۱۱۴۶: عورت جب خاص لحن کے ساتھ شعر و غیرہ پڑھے تو اس کی آواز سننے کا کیا حکم ہے ؟سننے والا جوان ہو یا نہ ہو ، مرد ہو یا عورت ،اور اگر عورت محارم میں سے ہو تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر خاتون کی آواز غنا کی کیفیت نہ رکھتی ہواور اس کا سننا لذت کے لیے اور ریبہ کے ساتھ نہ ہو اور اس پر کوئی دوسرا مفسدہ بھی مترتب نہ ہوتا ہوتو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس سلسلے میں سوال میں مذکورہ صورتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۱۱۴۷:کیا ایران کی روایتی موسیقی کہ جو اس کا قومی ورثہ ہے حرام ہے یا نہیں ؟

ج: وہ موسیقی جو عرف عام میں لہوی موسیقی ہو اور محافل لہو و گناہ سے مناسبت رکھتی ہو وہ مطلقاً حرام ہے چاہے ایرانی ہو یا غیر ایرانی چاہے روایتی ہو یا غیر روایتی۔

س ۱۱۴۸:عربی ریڈیو سے بعض خاص لحن کی موسیقی نشر ہوتی ہے ، آیا عربی زبان سننے کے شوق کی خاطر اسے سنا جاسکتا ہے؟

ج: لہوی موسیقی جو کہ محافل لہو و گناہ سے مناسبت رکھتی ہو مطلقاً حرام ہے اور عربی زبان کے سننے کا شوق شرعی جواز نہیں ہے ۔

س ۱۱۴۹: کیا بغیر موسیقی کے گانے کی طرز پر گائے جانے والے اشعار کا دہرانا جائز ہے؟

ج: غنا حرام ہے چاہے موسیقی کے آلات کے بغیر ہو اور غنا سے مراد یہ ہے کہ اس طرح آواز کو گلے میں گھمایا جائے جس طرح راہ خدا سے منحرف کرنے والی محافل فسق و فجور میں رائج ہے ، البتہ فقط اشعار کے دہرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۱۵۰:موسیقی کے آلات کی خریدو فروخت کا کیاحکم ہے اور ان کے استعمال کی حدود کیا ہیں؟

ج: مشترک آلات کی خرید و فروخت غیر لہوی موسیقی بجانے کے لئے اشکال نہیں رکھتی ۔

س ۱۱۵۱: کیا دعا ، قرآن اور اذان وغیرہ میں غنا جائز ہے؟

ج: غناء سے مراد ایسی آواز ہے جو ترجیع پر مشتمل ہو اور لہو و گناہ کی محافل سے مناسبت رکھتی ہو اور یہ مطلقاً حرام ہے حتی، دعا، قرآن ، اذان اور مرثیہ و غیرہ میں بھی۔

س۱۱۵۲: آج کل موسیقی بعض نفسیاتی بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہے جیسے افسردگی، اضطراب ، جنسی مشکلات اور خواتین کی سرد مزاجی وغیرہ۔ یہ موسیقی کیا حکم رکھتی ہے؟

ج: اگر امین اور ماہرڈاکٹر کی رائے یہ ہو کہ مرض کا علاج موسیقی پر متوقف ہے تو مرض کے علاج کی

حدّ تک موسیقی کا استعمال جائز ہے۔

س ۱۱۵۳:اگر غنا سننے کی وجہ سے زوجہ کی طرف رغبت زیادہ ہوجاتی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: ز وجہ کی جانب رغبت کا زیادہ ہونا، غنا سننے کا شرعی جواز نہیں ہے۔

س۱۱۵۴ : عورتوں کے مجمع میں خاتون کا کنسرٹ اجرا کرناکیا حکم رکھتا ہے جبکہ موسیقی بجانے والی بھی خواتین ہوں ؟

ج: اگر کنسرٹ کا اجرا لہوی ترجیع (غنا) کی صورت میں ہو یا اسکی موسیقی لہوی، راہ خدا سے منحرف کرنے والی اور محافل گناہ سے مناسبت رکھنے والی ہو تو حرام ہے۔

س۱۱۵۵:اگر موسیقی کے حرام ہونے کا معیار یہ ہے کہ وہ لہوی ہو اور لہو و گناہ کی محافل سے مناسبت رکھتی ہو تو ایسے گانوں اور ترانوں کا کیا حکم ہے جو بعض لوگوں حتی کہ خوب و بد کونہ سمجھنے والے بچوں میں بھی ہیجان پیدا کر دیتے ہیں؟ اور آیا ایسے فحش کیسٹ سننا حرام ہے جو عورتوں کے گانوں پر مشتمل ہوں لیکن ہیجان کا سبب نہ ہوں ؟ اور ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو ایسی عوامی بسوں میں سفر کرتے ہیں جنکے ڈرائیور مذکورہ کیسٹ استعمال کرتے ہیں؟

ج: موسیقی یا ہر وہ گانا جو ترجیع کے ہمراہ ہے اگر کیفیت و محتوا کے لحاظ سے یا گانے، بجانے کے دوران گانے یا بجانے والے کی خاص حالت کے اعتبار سے غنا یا لہوی اور لہو و گناہ کی محافل کے مناسب موسیقی ہوتو اس کا سننا حرام ہے حتی ایسے افراد کے لئے بھی کہ جنھیں یہ ہیجان میں نہ لائیں اور تحریک نہ کریں اور اگر عوامی بسوں یا دوسری گاڑیوں میں لہوی موسیقی نشر ہو تو ضروری ہے کہ سفر کرنے والے لوگ اسے کان لگا کر نہ سنیں اور نہی عن المنکرکریں۔

س۱۱۵۶ : آیا شادی شدہ مرداپنی بیوی سے لذت حاصل کرنے کے قصد سے نا محرم عورت کا گانا سن سکتا ہے؟ آیا زوجہ کا غنا اپنے شوہر یا شوہر کا اپنی زوجہ کے لیے جاءز ہے ؟ اور آیا یہ کہنا صحیح ہے کہ شارع مقدس نے غنا کو اس لئے حرام کیا ہے کہ غنا کے ہمراہ ہمیشہ محافل لہو و لعب ہوتی ہیں اور غنا کی حرمت ان محافل کی حرمت کا نتیجہ ہے۔

ج: غنا کہ جو اس طرح ترجیع صوت پر مشتمل ہو کہ راہ خدا سے منحرف کرنے والا بھی اور لہو و گناہ کی محافل سے مناسب ہو مطلقا حرام ہے حتی میاں بیوی کا ایک دوسرے کے لئے بھی اور بیوی سے لذت کا قصد غنا کو مباح نہیں کرتا اور غنا وغیرہ کی حرمت شریعت مقدسہ میں تعبداً ثابت ہے اور شیعہ فقہ کے مسلمات میں سے ہے اور انکی حرمت کا دارو مدار فرضی معیارات اور نفسیاتی و اجتماعی اثرات کے اوپر نہیں ہے بلکہ یہ مطلقاً حرام ہیں اور ان سے مطلقاً اجتناب واجب ہے جب تک ان پر یہ عنوانِ حرام صادق ہے۔

س۱۱۵۷: بعض آرٹ کا لجزکے طلبا کے لئے اسپیشل دروس کے دوران انقلابی ترانوں اور نغموں کی کلاس میں شرکت لازمی ہے۔ جہاں وہ موسیقی کے آلات کی تعلیم لیتے ہیں اور مختصر طور پر موسیقی سے آشنا ہوتے ہیں اس درس کے پڑھنے کا اصلی آلہ ارگن ہے۔ اس مضمون کی تعلیم کا کیا حکم ہے ؟جبکہ اس کی تعلیم لازمی ہے۔ مذکورہ آلہ کی خریدو فروخت اور اسکا استعمال ہمارے لئے کیا حکم رکھتا ہے؟ ان لڑکیوں کیلئے کیا حکم ہے جو مردوں کے سامنے پریکٹس کرتی ہیں؟

ج: انقلابی ترانوں، دینی پروگراموں اور مفید ثقافتی و تربیتی سرگرمیوں میں موسیقی کے آلات سے استفادہ کرنے میں بذات خود کوئی حرج نہیں ہے ۔ مذکورہ اغراض کے لئے موسیقی کے آلات کی خرید و فروخت نیز انکا سیکھنا اور سکھانا جائز ہے اسی طرح خواتین حجاب اور اسلامی آداب و رسوم کی مراعات کرتے ہوئے کلاس میں شرکت کرسکتی ہیں ۔

س۱۱۵۸: بعض نغمے ظاہری طور پر انقلابی ہیں اور عرفِ عام میں بھی انہیں انقلابی سمجھا جاتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ گانے والے نے انقلابی قصد سے نغمہ گایا ہے یا طرب اور لہو کے ارادے سے ، ایسے نغموں کے سننے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ ان کے گانے والا مسلمان نہیں ہے ، لیکن اس کے نغمے ملی

ہوتے ہیں اور انکے بول جبری تسلط کے خلاف ہوتے ہیں اور استقامت پر ابھارتے ہیں۔

ج: اگر سامع کی نظر میں عرفاًگانے کی کیفیت اور راہ خدا سے منحرف کرنے والے گانے جیسی نہ ہو تو اس کے سننے میں کوئی حرج نہیں ہے اور گانے والے کے قصد، ارادے اورمحتوا کااس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

س ۱۱۵۹:ایک جوان بعض کھیلوں میں بین الاقوامی کوچ اورریفری کے طور پر مشغول ہے اسکے کام کا تقاضا یہ ہے کہ وہ بعض ایسے کلبوں میں بھی جائے جہاں حرام موسیقی اور غنا نشر ہو رہے ہوتے ہیں اس بات کو نظر میں رکھتے ہوئے کہ اس کام سے اسکی معیشت کا ایک حصہ حاصل ہوتاہے اورا سکے رہائشی علاقے میں کام کے مواقع بھی کم ہیں کیا اسکے لئے یہ کام جائز ہے ؟

ج: اس کے کام میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ لہوی موسیقی اور غنا کا سننا اس کے لئے حرام ہے اضطرار کی صورت میں حرام غنا اورموسیقی کی محفل میںجانا اس کے لئے جائز ہے البتہ توجہ سے موسیقی نہیں سن سکتا ،بلا اختیار جو چیز کان میں پڑے اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

س ۱۱۶۰:آیا توجہ کے ساتھ موسیقی کا سننا حرام ہے یا کان میں آواز کا پڑنا بھی حرام ہے؟

ج: غنا یا لہوی موسیقی کے کان میں پڑنے کا حکم اسے کان لگاکرسننے کی طرح نہیں ہے سوائے بعض ان مواقع کے جن میں عرف کے نزدیک کان میں پڑنا بھی کان لگا کر سننا شمار ہوتاہے۔

س ۱۱۶۱:کیا قرأت قرآن کے ہمراہ ایسے آلات کے ذریعے موسیقی بجانا کہ جن سے عام طور پر لہو و لعب کی محافل میں استفادہ نہیں کیا جاتا جائز ہے؟

ج: اچھی آواز اور قرآن کریم کے شایان شان صدا کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہتر امر ہے بشرطیکہ حرام غنا کی حدّ تک نہ پہنچے البتہ تلاوت قرآن کے ساتھ موسیقی بجانے کا کوئی شرعی جواز اور دلیل موجود نہیں ہے۔

س۱۱۶۲:محفل میلاد و غیرہ میں طبلہ بجانے کا کیا حکم ہے ؟

ج: لہوی اور لہو و گناہ کی محافل کے مناسب کیفیت میں آلات موسیقی سے استفادہ کرنا مطلقاً حرام ہے

س ۱۱۶۳: موسیقی کے ان آلات کا کیا حکم ہے کہ جن سے تعلیم و تربیت والے نغموں کے پڑھنے والی ٹیم کے رکن طلبا استفادہ کرتے ہیں ؟

ج: موسیقی کے ایسے آلات جو عرف عام کی نگاہ میں مشترک اور حلال کاموں میں استعمال کے قابل ہوں انہیں غیر لہوی طریقے سے حلال مقاصد کے لئے استعمال کرنا جائز ہے لیکن ایسے آلات جو عرف کی نگاہ میں لہو کے مخصوص آلات سمجھے جاتے ہوں انکا استعمال جائز نہیں ہے۔

س ۱۱۶۴:کیا موسیقی کا وہ آلہ جسے ستار کہتے ہیں بنانا جائز ہے اور کیا پیشے کے طور پر اس سے کسبِ معاش کیا جاسکتا ہے ، اس کی صنعت کو ترقی دینے اور اسے بجانے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے سرمایہ کاری ومالی امداد کی جاسکتی ہے؟ اور اصل خالص موسیقی پھیلانے اور زندہ رکھنے کے لئے ایرانی روایتی موسیقی کی تعلیم دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج: قومی یا انقلابی ترانوں یا ہر حلال اور مفید چیزمیں موسیقی کے آلات کا استعمال جب تک محافل گناہ کے مناسب لہو تک نہ پہنچے بلا اشکال ہے اسی طرح اس کے لئے آلات کا بنانا اور مذکورہ ہدف کے لئے تعلیم و تعلم بھی بذاتِ خود اشکال نہیں رکھتے۔

س ۱۱۶۵: کونسے آلات آلاتِ لہو شمار کئے جاتے ہیں کہ جن کا استعمال کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے؟

ج: وہ آلات جو عام طور پر لہو و لعب میں استعمال ہوتے ہیں اور جن کی کوئی حلال منفعت نہیں ہے ۔

س ۱۱۶۶:جو آڈیوکیسٹ حرام چیزوں پر مشتمل ہے کیا اس کی کاپی کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے؟

ج: جن کیسٹوں کا سننا حرام ہے ان کی کاپی کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔

رقص

س ۱۱۶۷:آیا شادیوں میں علاقائی رقص جائز ہے؟ اور ایسی محافل میں شرکت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: بنابر احتیاط واجب مرد کا رقص حرام ہے اور عورت کا عورتوں کے درمیان رقص تو اگر اس پر لہو کا عنوان صدق کرے جیسا کہ وہ زنانہ نشست محفل رقص بن جاۓ تو یہ محل اشکال ہے اور احتیاط واجب اسے ترک کرنا ہے اس صورت کے علاوہ اگررقص میں ایسی کیفیت پائی جاتی ہو جو شہوت کو ابھارے یا کسی حرام فعل کے ہمراہ ہو (جیسے حرام موسیقی اور گانا) یا اس پر کوئی مفسدہ مترتب ہوتا ہو یا وہاں کوئی نا محرم مرد موجود ہو تو حرام ہے اور اس حکم میں شادی اور غیر شادی کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ رقص کی محافل میں شرکت کرنا اگر دوسروں کے فعل حرام کی تائید شمار ہو یا فعل ِحرام کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے وگرنہ کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۱٦۸: کیا خواتین کی محفل میں بغیر موسیقی کی دھن کے رقص کرنا حرام ہے یا حلال ؟ اور اگر حرام ہے توکیا شرکت کرنے والوں پر محفل کو ترک کرنا واجب ہے؟

ج: عورت کا عورتوں کیلئے رقص اگر اس پر لہو کا عنوان صدق کرے جیسا کہ وہ زنانہ محفل محفل رقص میں بدل جائے تو محل اشکال ہے اور احتیاط واجب اسے ترک کرنا ہے اس صورت کے علاوہ اگر رقص اس طرح ہو کہ شہوت کو ابھارے یا فعل حرام کا سبب بنے یا اس پر کوئی مفسدہ مترتب ہوتا ہو تو حرام ہے ۔ فعل حرام پر اعتراض کے طور پر محفل کو ترک کرنا اگر نہی عن المنکر کا مصداق ہو تو واجب ہے۔

س ۱۱٦۹: مرد کا مرد کے لئے اور عورت کا عورت کے لئے یا مرد کا خواتین کے درمیان یا عورت کا مردوں کے درمیان علاقائی رقص کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: بنابر احتیاط واجب مرد کا رقص کرنا حرام ہے اور عورت کا عورتوں کیلئے رقص تو اگر اس پر لہو کا عنوان صدق کرے جیسا کہ وہ زنانہ پروگرام محفل رقص میں تبدیل ہوجاۓ تو یہ محل اشکال ہے اور احتیاط واجب اس کا ترک کرنا ہے اور اس صورت کے علاوہ اگر رقص میں ایسی کیفیت پاءی جاتی ہو کہ وہ شہوت کو ابھارے یا فعل ِحرام (جیسے حرام موسیقی اور گانا) کے ہمراہ ہو یا اس پر کوئی مفسدہ مترتب ہویا کوئی نا محرم مرد وہاں موجود ہو تو حرام ہے۔

س ۱۱۷۰:مردوں کے ایک ساتھ مل کر رقص کرنے کا حکم کیا ہے؟ ٹیلیویژن و غیرہ پر چھوٹی بچیوں کا رقص دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر رقص شہوت کو ابھارے یا اس سے گناہ گار انسان کی تائید ہوتی ہو یا اسکے لئے مزید جراُت کا باعث ہو اور یا کوئی مفسدہ مترتب ہوتا ہو تو جائز نہیں ہے۔

س ۱۱۷۱:اگر شادی میں شرکت کرنا معاشرتی آداب کے احترام کی وجہ سے ہو تو کیا رقص کے احتمال کے ہوتے ہوئے اس میں شرکت کرنا شرعا اشکال رکھتا ہے ؟

ج: ایسی شادیوں میں شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جن میں رقص کا احتمال ہو جب تک کہ فعل حرام کو انجام دینے والے کی تائید شمار نہ ہو اور حرام میں مبتلا ہونے کا سبب نہ بنے۔

س ۱۱۷۲:آیا بیوی کا شوہر کے لئے اور شوہر کا بیوی کے لئے رقص کرنا حرام ہے؟

ج: بیوی کا شوہر کے لئے اور شوہر کا بیوی کے لئے رقص کرنا اگرکسی اور حرام کام کے ہمراہ نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۱۷۳ : آیا اولاد کی شادی میں رقص کرنا جائز ہے؟اگرچہ رقص کرنے والے ماں باپ ہوں۔

ج: اگر رقص حرام کا مصداق ہو تو جائز نہیں ہے اگرچہ ماں باپ اپنی اولاد کی شادی میں رقص کریں۔

س ۱۱۷۴: ایک شادی شدہ عورت شادیوں میں شوہر کی اطلاع کے بغیر نامحرم مردوں کے سامنے ناچتی ہے اور یہ عمل چند بار انجام دے چکی ہے اور شوہر کا امر بالمعروف و نہی عن المنکر اس پر اثر نہیں کرتا اس صورت میں کیا حکم ہے؟

ج: عورت کا نامحرم کے سامنے رقص کرنا مطلقاً حرام ہے اور عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جانا بھی بذات ِ خود حرام ہے اورنشوز کا سبب ہے جس کے نتیجے میں عورت نان و نفقہ کے حق سے محروم ہوجاتی ہے۔

س۱۱۷۵:دیہاتوں کے اندرہونے والی شادیوں میں عورتوں کا مردوں کے سامنے رقص کرنے کاکیاحکم ہے؟ جبکہ اس میں آلات ِموسیقی بھی استعمال ہوں؟ مذکورہ عمل کے مقابلے میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: عورتوں کا نامحرم کے سامنے رقص کرنا اور ہر وہ رقص جو شہوت کو ابھارے اور مفسدے کا سبب بنے حرام ہے اور موسیقی کے آلات کا استعمال اور موسیقی کا سننا اگرموسیقی لہوی اور مطرب ہو تو وہ بھی حرام ہے ، ان حالات میں مکلّفین کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ نہی از منکر کریں۔

س ۱۱۷۶:ممیزبچے یا بچی کا زنانہ یا مردانہ محفل میں رقص کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: نا بالغ بچہ چاہے لڑکی ہو یا لڑکا مکلف نہیں ہے لیکن بالغ افراد کیلئے سزاوار نہیں ہے کہ اسے رقص کی ترغیب دلائیں۔

س ۱۱۷۷:رقص کی تربیت کے مراکز قائم کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: رقص کی تعلیم و ترویج کے مراکز قائم کرنا حکومت اسلامی کے اہداف کے منافی ہے۔

س ۱۱۷۸: مردوں کا محرم خواتین کے سامنے اور خواتین کا محرم مردوں کے سامنے رقص کرنے کا کیا حکم ہے ؟ چاہے محرمیت سببی ہو یا نسبی ؟

ج: وہ رقص جو حرام ہے اس کا مرد اور عورت یا محرم اور نامحرم کے سامنے انجام دینے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۱۱۷۹:آیا شادیوں میں ڈنڈوں سے لڑائی کی نمائش کرنا جائز ہے اور اگر اسکے ساتھ آلات موسیقی استعمال کئے جائیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر تفریحی اور ورزشی کھیل کی صورت میں ہو اور جان کا خطرہ بھی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن لہوی اور راہ خدا سے منحرف کرنے کے طریقے سے آلات ِموسیقی کا استعمال بالکل جائز نہیں ہے۔

س ۱۱۸۰:دبکہ کا کیا حکم ہے؟ (دبکہ ایک طرح کا علاقائی رقص ہے جس میں افرادہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اچھل کر جسمانی حرکات کے ساتھ ملکر زمین پر پاؤں مارتے ہیں تا کہ ایک شدید اورمنظم آواز پیدا ہو)

ج: اگر یہ عرف میں رقص شمار ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو رقص کا حکم ہے۔

تالی بجانا

س۱۱۸۱: میلاد اور شادی و غیرہ جیسے زنانہ جشن میں خواتین کے تالیاں بجانے کا کیا حکم ہے؟ برفرض اگر جائز ہو تو محفل سے باہر نامحرم مردوں کو اگر تالیوں کی آواز پہنچے تو اسکا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر اس پر کوئی مفسدہ مترتب نہ ہو تومروجہ انداز سے تالی بجانے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ نامحرم کے کانوں تک اس کی آواز پہنچے۔

س ۱۱۸۲:معصومین علیہم السلام کے میلاد یا یوم وحدت و یوم بعثت کے جشنوں میں خوشحالی کے طور پر قصیدہ یا رسول اکرمؐ اور آپ کی آل پر درود پڑھتے ہوئے تالی بجانے کا کیا حکم ہے ؟ اس قسم کے جشن کامساجد اورسرکاری اداروں میں قائم نماز خانوں اور امام بارگاہ جیسی عبادت گاہوں میں برپا کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: بطور کلی عید و غیرہ جیسے جشنوں میں داد و تحسین کے لئے تالی بجانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ دینی محفل کی فضا درود وتکبیر سے معطر ہو بالخصوص ان محافل میں جو مساجد، امام بارگاہوں ،نمازخانوں وغیرہ میں منعقد کی جائیں تاکہ تکبیر اور درود کا ثواب بھی حاصل کیا جاسکے۔

نامحرم کی تصویر اور فلم

س۱۱۸۳:بے پرد ہ نامحرم عورت کی تصویر دیکھنے کا کیا حکم ہے؟ ٹیلی ویژن میں عورت کا چہرہ دیکھنے کا کیا حکم ہے؟کیا مسلمان اور غیر مسلم عورت میں فرق ہے؟کیا براہ راست نشر ہونے والی تصویر اور ریکارڈنگ دیکھنے میں فرق ہے؟

ج: نامحرم عورت کی تصویرکا حکم خود اسے دیکھنے کے حکم جیسا نہیں ہے لہذا مذکورہ تصویر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ لذت حاصل کرنے کے لئے نہ ہو اور گناہ میں پڑنے کا خوف نہ ہو اور تصویر بھی ایسی مسلمان عورت کی نہ ہو جسے دیکھنے والا پہچانتاہے۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ نا محرم عورت کی وہ تصویر جو براہ راست نشر کی جا رہی ہو نہ دیکھی جائے لیکن ٹیلی ویژن کے وہ پروگرام جو ریکارڈ شدہ ہوتے ہیں ان میں خاتون کی تصویر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ ریبہ اور گناہ میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو۔

س۱۱۸۴:ٹیلیویژن کے ایسے پروگرام دیکھنے کا کیا حکم ہے جو سیٹلائٹ کے ذریعہ حاصل کئے جاتے ہیں؟ خلیج فارس کے گردو نواح میں رہنے والوں کا خلیجی ممالک کے ٹیلیویژن دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: وہ پروگرام جو مغربی ممالک سے سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر ہوتے ہیں اور اسی طرح اکثر ہمسایہ ممالک کے پروگرام چونکہ گمراہ کن، مسخ شدہ حقائق اور لہو و مفسدہ پر مشتمل ہوتے ہیں جن کا دیکھنا غالباً ، گمراہی ، مفاسد اور حرام میں مبتلا ہونے کا سبب بنتاہے لہذا ان کا دریافت کرنا اورمشاہدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

س۱۱۸۵:کیا ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ طنز و مزاح کے پروگرام سننے اور دیکھنے میں کوئی حرج ہے؟

ج: طنزیہ اور مزاحیہ پروگرام سننے اور دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ اس میں کسی مؤمن کی توہین ہو۔

س۱۱۸۶: شادی کے جشن میں میری کچھ تصویریں اتاری گئیں جبکہ میں پورے پردے میں نہیں تھی وہ تصویریں حال حاضر میں میری سہیلیوں،اور میرے رشتہ داروں کے پاس موجود ہیں کیا مجھ پر ان تصویروں کا واپس لینا واجب ہے؟

ج: اگر دوسروں کے پاس تصاویر موجود ہونے میں کوئی مفسدہ نہ ہویا مفسدہ ہو لیکن ان تصویروں کے دینے میں آپ کا کوئی دخل نہ ہو یا تصاویر واپس لینے میں آپ کیلئے زحمت و مشقت ہو تو ان تمام صورتوں میں آپ پر کوئی شرعی ذمہ داری نہیں ہے۔

س ۱۱۸۷:ہم عورتوں کیلئے حضرت امام خمینی (قدس سرہ) اور شہداء کی تصویروں کو چومنے کا کیا حکم ہے جب کہ وہ ہمارے نامحرم ہیں۔

ج: بطور کلی نامحرم کی تصویر خود نامحرم والا حکم نہیں رکھتی لہذا احترام، تبرک اور اظہار محبت کے لئے نامحرم کی تصویر کو بوسہ دینا جائز ہے البتہ اگر قصد ریبہ اور حرام میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو۔

س۱۱۸۸:کیا سینماکی فلموں وغیرہ میں برہنہ یا نیم برہنہ عورتوں کی تصاویر جنہیں ہم نہیں پہچانتے دیکھنا جائز ہے؟

ج: تصویر اور فلم دیکھنے کا حکم خود نامحرم کو دیکھنے کی طرح نہیں ہے لہذا شہوت، ریبہ (بری نیت) اور خوف مفسدہ کے بغیر ہو تو شرعاً اسے دیکھنے میں کوئی مانع نہیں ہے لیکن چونکہ شہوت کو ابھارنے والی برہنہ تصاویر کو دیکھنا عام طور پر شہوت کے بغیر نہیں ہوتا لہذا ارتکاب گناہ کا مقدمہ ہے

پس حرام ہے ۔

س ۱۱۸۹:کیا شادی کی تقریبات میں شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کے لیئے تصویر اتروانا جائز ہے؟ جواز کی صورت میں آیا مکمل حجاب کی مراعات کرنا اس پر واجب ہے ؟

ج: بذات خود تصویر اتروانے کے لئے شوہر کی اجازت ضروری نہیں ہے البتہ اگر یہ احتمال پایا جاتاہو کہ عورت کی تصویر کو کوئی نامحرم دیکھے گا اور عورت کی طرف سے مکمل حجاب کا خیال نہ رکھنا مفسدہ کا باعث بنے گا تو اس صورت میں حجاب کا خیال رکھنا واجب ہے ۔

س ۱۱۹۰:آیا عورت کے لئے مردوں کے کشتی کے مقابلے دیکھنا جائز ہے؟

ج: ان مقابلوں کو اگر کشتی کے میدان میں حاضر ہو کر دیکھا جائے یا پھرلذت وریبہ کے قصد سے دیکھا جائے اور یا مفسدے اور گناہ میں پڑنے کا خطرہ ہو تو جائزنہیں ہے اور اگر ٹی وی سے براہ راست نشر ہوتے ہوئے مشاہدہ کیا جائے تو بنابر احتیاط جائز نہیں ہےاس کے علاوہ دیگر صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔

س ۱۱۹۱: اگر دلہن شادی کی محفل میں اپنے سر پر شفاف و باریک کپڑا اوڑھے تو کیا نامحرم مرد اس کی تصویر کھینچ سکتا ہے یانہیں؟

ج: اگر یہ نامحرم عورت پر حرام نگاہ کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے وگرنہ جائز ہے۔

س ۱۱۹۲:بے پردہ عورت کی اسکے محارم کے درمیان تصویر لینے کا کیا حکم ہے ؟ اور اگر احتمال ہو کہ نامحرم اسے دھوتے اور پرنٹ کرتے وقت دیکھے گا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر تصویر کھینچنے والا مصور جو اسے دیکھ رہا ہے اس کے محارم میں سے ہو توتصویر لینا جائز ہے اوراسی طرح اگر مصور اسے نہ پہچانتا ہو تو اس سے تصویر دھلانے اور پرنٹ کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۱۹۳: بعض جوان فحش تصاویر دیکھتے ہیں اور اس کے لئے خود ساختہ توجیہات پیش کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ اور اگر اس طرح کی تصاویر کا دیکھنا انسان کی شہوت کوایک حدّ تک تسکین دیتا ہو کہ جو اسے حرام سے بچانے میں مؤثر ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر تصاویر کا دیکھنا بری نیت سے ہو یا یہ جانتا ہو کہ تصاویر کا دیکھنا شہوت کو بھڑکانے کا سبب بنے گا یا مفسدے اور گناہ کے ارتکاب کا خوف ہو تو حرام ہے اور ایک حرام عمل سے بچنا دوسرے حرام کے انجام دینے کا جواز فراہم نہیں کرتا ۔

س۱۱۹۴:ایسے جشن میں فلم بنانے کے لئے جانے کا کیا حکم ہے جہاں موسیقی بج رہی ہو اور رقص کیا جارہا ہو؟ مرد کا مردوں کی تصویر اور عورت کا خواتین کی تصویر کھینچنے کا کیا حکم ہے؟ مرد کا شادی کی فلم کو دھونے کا کیا حکم ہے چاہے اس خاندان کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو ؟ اور اگر عورت فلم کو دھوئے تو کیا حکم ہے؟ کیا ایسی فلموں میں موسیقی کا استعمال جائز ہے؟

ج: خوشی کے جشن میں جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور مرد کا مردوں اور عورت کا خواتین کی فلم بنانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے جب تک غنا اورحرام موسیقی سننے کا سبب نہ بنے اور نہ ہی کسی اور حرام فعل کے ارتکاب کا باعث بنے۔ مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں کی فلم بنانا اگرریبہ کے ساتھ نگاہ یا کسی دوسرے مفسدے کا باعث بنے تو جائز نہیں ہے اور اسی طرح لہو و گناہ کی محافل سے مناسب لہوی موسیقی کا شادی کی فلموں میں استعمال حرام ہے۔

س۱۱۹۵:اسلامی جمہوریہ (ایران) کے ٹیلی ویژن سے نشر ہونے والی ملکی اور غیر ملکی فلموں اور موسیقی کی کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انھیں دیکھنے

اور سننے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر سامعین اور ناظرین کی تشخیص یہ ہے کہ وہ موسیقی جو ریڈیو یا ٹیلیویژن سے نشر ہو رہی ہے وہ ایسی لہوی موسیقی ہے جو محافل لہو گناہ سے مناسبت رکھتی ہے اور وہ فلم جو ٹیلیویژن سے دکھائی جارہی ہے اس کے دیکھنے میں مفسدہ ہے تو انکے لئے ان کا سننا اور دیکھنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ اور محض ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشر ہونا جواز کی شرعی دلیل نہیں ہے۔

س۱۱۹۶: سرکاری مراکز میں آویزاں کرنے کی غرض سے رسول اکرمؐ، امیر المؤمنین اور امام حسین سے منسوب تصاویر چھاپنے اور فروخت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ تصاویر کے چھاپنے میں بذاتِ خودکوئی مانع نہیں ہے، بشرطیکہ ایسی کسی چیز پر مشتمل نہ ہوں جو عرف عام کی نگاہ میں موجب ہتک اور اہانت ہے نیز ان عظیم ہستیوں کی شان سے منافات نہ رکھتی ہوں۔

س۱۱۹۷:ایسی فحش کتابیں اور اشعار پڑھنے کا کیا حکم ہے جو شہوت کو بھڑکانے کا سبب بنیں؟

ج: ان سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

س۱۱۹۸: بعض ٹی وی اسٹیشنز اور سیٹلائٹ چینلز کے ذریعے براہ راست سلسلہ وار پروگرام نشر کئے جاتے ہیں جو مغرب کے معاشرتی مسائل پیش کرتے ہیں لیکن ان پروگراموں میں مرد و عورت کے اختلاط اور ناجائز تعلقات کی ترویج جیسے فاسد افکار بھی پائے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ پروگرام بعض مومنین پر بھی اثر انداز ہونے لگے ہیں ایسے شخص کا کیا حکم ہے جسے ان کو دیکھنے کے بعد اپنے متاثر ہونے کا احتمال ہو؟ اور اگر کوئی اس غرض سے دیکھے کہ دوسروں کے سامنے اس کے نقصان کو بیان کرسکے یا اس پر تنقید کرسکے اور لوگوں کو نہ دیکھنے کی نصیحت کرسکے تو کیا اس کا حکم دوسروں سے فرق کرتا ہے؟

ج: لذت کی نگاہ سے دیکھنا جائز نہیں ہے اور اگر دیکھنے سے متاثر ہونے اورمفسدے کا خطرہ ہو تو بھی جائز نہیں ہے ہاں تنقید کی غرض سے اور لوگوں کو اسکے خطرات سے آگاہ کرنے اور نقصانات بتانے کے لئے ایسے شخص کے لیئے دیکھنا جائز ہے جو تنقید کرنے کا اہل ہو اور اپنے بارے میں مطمئن ہو کہ ان سے متاثر ہوکر کسی مفسدہ میں نہیں پڑے گا اور اگراسکے لیئے کچھ قوانین ہوں تو انکی ضرور رعایت کی جائے ۔

س۱۱۹۹: ٹیلی ویژن پر آنے والی اناؤ نسر خاتون جو بے پردہ ہوتی ہے اور اسکا سر و سینہ بھی عریاں ہوتا ہے کے بالوں کی طرف نگاہ کرنا جائز ہے ؟

ج: اگرلذت کے ساتھ نہ ہو اور اس سے حرام میں پڑنے اورمفسدہ کا خوف نہ ہو اور نشریات بھی براہ راست نہ ہوں تو فقط دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۲۰۰: شادی شدہ شخص کے لیئے شہوت انگیز فلمیں دیکھنا جائز ہے یا نہیں ؟

ج: اگر دیکھنے کا مقصد شہوت کو ابھارنا ہو یا انکا دیکھنا شہوت کے بھڑکانے کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے۔

س ۱۲۰۱:شادی شدہ مردوں کیلئے ایسی فلمیں دیکھنے کا کیا حکم ہے جن میں حاملہ عورت سے مباشرت کرنے کا صحیح طریقہ سکھایا گیا ہے جبکہ اس بات کا علم ہے کہ مذکورہ عمل اسے حرام میں مبتلا نہیں کرے گا؟

ج: ایسی فلموں کا دیکھنا چونکہ ہمیشہ شہوت انگیز نگاہ کے ہمراہ ہوتا ہے لہذاجائز نہیں ہے ۔

س ۱۲۰۲:مذہبی امور کی وزارت میں کام کرنے والے فلموں ، مجلات اور کیسٹوں کی نظارت کرتے ہیں تاکہ جائز مواد کو ناجائز مواد سے جدا کریں اس چیز

کے پیش نظر کہ نظارت کے لئے انہیں غور سے سننا اوردیکھنا پڑتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

ج: کنٹرول کرنے والے افراد کے لیئے قانونی فریضہ انجام دیتے ہوئے بقدر ضرورت دیکھنے اور سننے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ان پر لازم ہے کہ لذت و ریبہ کے قصد سے پرہیز کریں نیز جن افراد کو مذکورہ مواد کے کنٹرول پر تعینات کیا جاتاہے ان کا فکری اور روحانی حوالے سے اعلی حکام کے زیر نظر اور زیر رہنمائی ہونا واجب ہے ۔

س۱۲۰۳: کنٹرول کرنے کے عنوان سے ایسی ویڈیو فلمیں دیکھنے کا کیا حکم ہے جو کبھی کبھی قابل اعتراض مناظر پر مشتمل ہوتی ہیں تاکہ ان مناظر کو حذف کرکے ان فلموں کو دوسرے افراد کے دیکھنے کے لئے پیش کیا جائے؟

ج: فلم کا اسکی اصلاح اور اسے فاسد و گمراہ کن مناظر کے حذف کرنے کے لئے مشاہدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس شرط کے ساتھ کہ اصلاح کرنے والا شخص خود حرام میں مبتلا ہونے سے محفوظ ہو۔

س۱۲۰۴:آیا میاں بیوی کے لئے گھر میں جنسی فلمیں دیکھنا جائز ہے ؟ آیا وہ شخص جس کے حرام مغز کی رگ کٹ گئی ہو وہ مذکورہ فلمیں دیکھ سکتا ہے تاکہ اپنی شہوت کو ابھارے اور اس طرح اپنی زوجہ کے ساتھ مباشرت کے قابل ہوسکے؟

ج: جنسی ویڈیو فلموں کے ذریعہ شہوت ابھارنا جائز نہیں ہے۔

س۱۲۰۵: حکومت اسلامی کی طرف سے قانونی طور پر ممنوع فلمیں اور تصاویر دیکھنے کا کیا حکم ہے جبکہ ان میں کسی قسم کا مفسدہ نہ ہو؟ اور جو ان میاں بیوی کے لئے مذکورہ فلمیں دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: ممنوع ہونے کی صورت میں انہیں دیکھنے میں اشکال ہے۔

س۱۲۰۶: ایسی فلمیں دیکھنے کا کیا حکم ہے جن میں کبھی کبھی اسلامی جمہوریہ (ایران) کے مقدسات یا رہبر محترم کی توہین کی گئی ہو؟

ج: ایسی فلموں سے اجتناب واجب ہے۔

س۱۲۰۷:ایسی ایرانی فلمیں دیکھنے کا کیا حکم ہے جو اسلامی انقلاب کے بعد بنائی گئی ہیں اور ان میں خواتین ناقص حجاب کے ساتھ ہوتی ہیں اور کبھی کبھی انسان کو بُری چیزیں سکھاتی ہیں؟

ج: اگرلذت اور ریبہ کے قصد سے نہ ہو اور مفسدہ میں مبتلا ہونے کا موجب بھی نہ ہو تو بذاتِ خود ایسی فلمیں دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن فلمیں بنانے والوں پر واجب ہے کہ ایسی فلمیں نہ بنائیں جو اسلام کی گرانقدر تعلیمات کے منافی ہوں۔

س۱۲۰۸:ایسی فلموں کی نشر و اشاعت کا کیا حکم ہے جنکی تائید مذہبی اور ثقافتی امور کی وزارت نے کی ہو؟ اور یونیورسٹی میں موسیقی کی ایسی کیسٹوں کے نشر کرنے کا کیا حکم ہے جن کی تائید مذکورہ وزارت نے کی ہو؟

ج: اگر مذکورہ فلمیں اور کیسٹیں مکلف کی نظر میں عرفاغنا اور محافل لہو و گناہ کے ساتھ مناسبت رکھنے والی موسیقی پر مشتمل ہوں تو ان کا نشر کرنا، پیش کرنا ، سننا اور دیکھنا جائز نہیں ہے، اور بعض متعلقہ اداروں کا تائید کرنا مکلف کے لئے جواز کی شرعی دلیل نہیں ہے جب کہ موضوع کی تشخیص میں خود اس کی رائے تائید کرنے والوں کی نظر کے خلاف ہو۔

س ۱۲۰۹:زنانہ لباس کے ایسے مجلات کی خرید و فروخت اورانہیں محفوظ رکھنے کا کیا حکم ہے کہ جن میں نامحرم خواتین کی تصاویر ہوتی ہیں اور جن سے کپڑوں کے انتخاب کیلئے استفادہ کیا جاتا ہے؟

ج: ان مجلات میں صرف نامحرم کی تصاویرکا ہونا خرید و فروخت کو ناجائز نہیں کرتا اور نہ ہی لباس کو انتخاب کرنے کیلئے ان سے استفادہ کرنے سے روکتا ہے مگر یہ کہ مذکورہ تصاویر پر کوئی مفسدہ

مترتب ہو ۔

س ۱۲۱۰:کیا ویڈیو کیمرے کی خریدو فروخت جائز ہے؟

ج: اگر حرام امور میں استعمال کی غرض سے نہ ہوتو ویڈیو کیمرے کی خرید و فروخت جائز ہے ۔

س ۱۲۱۱:فحش ویڈیو فلمیں اوروی سی آر کی فروخت اور کرائے پر دینے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر یہ فلمیں ایسی ہیجان آور تصاویر پر مشتمل ہوں جو شہوت کو ابھاریں اور انحراف اور مفسدے کا موجب بنیں یا غنا اور لہوی موسیقی جو کہ محافل لہو و گناہ سے مناسبت رکھتی ہے پر مشتمل ہوں تو ایسی فلموں کا بنانا ،انکی خرید و فروخت ، کرایہ پر دینا اور اسی طرح وی سی آر کا مذکورہ مقصد کے لئے کرا ئے پر دینا جائز نہیں ہے۔

س ۱۲۱۲:غیر ملکی ریڈیو سے خبریں اور ثقافتی اور علمی پروگرام سننے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر مفسدے اور انحراف کا سبب نہ ہوں تو جائز ہے۔

ڈش انٹینا

س ۱۲۱۳:کیا ڈش کے ذریعے ٹی وی پروگرام دیکھنا ، ڈش خریدنا اور رکھنا جائز ہے؟ اور اگر ڈش مفت میں حاصل ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: چونکہ ڈش، ٹی وی پروگرام دیکھنے کے لئے محض ایک آلہ ہے اور ٹی وی پروگرام جائز بھی ہوتے ہیں اور ناجائز بھی لہذا ڈش کا حکم بھی دیگر مشترک آلات جیسا ہے کہ جنہیں حرام مقاصد کے لئے بیچنا ،خریدنا اور اپنے پاس رکھنا حرام ہے لیکن جائز مقاصد کے لئے جائز ہے البتہ چونکہ یہ آلہ جسکے پاس ہو اسے یہ حرام پروگراموں کے حاصل کرنے کے لئے کاملاًمیدان فراہم کرتاہے اور بعض اوقات اسے گھر میں رکھنے پر دیگر مفاسد بھی مترتب ہوتے ہیں لہذا اسکی خرید و فروخت اور رکھنا جائز نہیں ہے ہاں اس شخص کے لئے جائز ہے جسے اپنے اوپر اطمینان ہوکہ اس سے حرام استفادہ نہیں کرے گا اور نہ ہی اسے گھر میں رکھنے پر کوئی مفسدہ مترتب ہوگا اور اگر اس سلسلہ میں کوئی قانون ہو تو اسکی مراعات کرنا ضروری ہے۔

س۱۲۱۴:آیا جو شخص اسلامی جمہوریہ ایران سے باہر رہتا ہے اسکے لئے اسلامی جمہوریہ ایران کے ٹیلی ویژن پروگرام دیکھنے کے لیئے سیٹلائٹ چینلز دریافت کرنے والا ڈش انٹیناخریدنا جائز ہے؟

ج: مذکورہ آلہ اگرچہ مشترک آلات میں سے ہے اور اس بات کی قابلیت رکھتا ہے کہ اس سے حلال استفادہ کیا جائے لیکن چونکہ غالباً اس سے حرام استفادہ کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ اسے گھر میں رکھنے سے دوسرے مفاسد بھی پیدا ہوتے ہیں لہذا اسکا خریدنا اور گھر میں رکھنا جائز نہیں ہے ہاں اگر کسی کو اطمینان ہو کہ اسے حرام میں استعمال نہیں کرے گا اور اسکے نصب کرنے پر کوئی اور مفسدہ بھی مترتب نہیں ہوگا تو اسکے لئے جائز ہے ۔

س۱۲۱۵:ایسے ڈش انٹینا کا کیا حکم ہے جو اسلامی جمہوریہ کے چینلز کے علاوہ بعض خلیجی اور عرب ممالک کی خبریں اور انکے مفید پروگراموں کے ساتھ ساتھ تمام مغربی اور فاسد چینلز بھی دریافت کرتاہے؟

ج: مذکورہ آلہ کے ذریعے ٹیلیویژن پروگرام کے حصول اور استعمال کا معیار وہی ہے جو گذشتہ مسئلہ میں بیان کیا گیا ہے اورمغربی اور غیر مغربی چینلز میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س۱۲۱۶:علمی اور قرآنی اور ان جیسے دیگر پروگراموں سے مطلع ہونے کے لئے کہ جنہیں مغربی ممالک اور خلیج فارس کے پڑوسی ممالک نشر کرتے ہیں ڈش کے استعمال کا حکم کیا ہے؟

ج: مذکورہ آلے کو علمی ، قرآنی وغیرہ پروگراموں کے مشاہدے کے لئے استعمال کرنا بذاتِ خود صحیح ہے۔لیکن وہ پروگرام جو سیٹلائٹ کے ذریعہ مغربی یا اکثر ہمسایہ ممالک نشر کرتے ہیں غالباً گمراہ کن افکار، مسخ شدہ حقائق اور لہو ومفسدے پر مبنی ہوتے ہیں حتی کہ قرآنی ، علمی پروگرام دیکھنا بھی مفسدے اور حرام میں مبتلا ہونے کا سبب بنتا ہے لہذا ایسے پروگرام دیکھنے کیلئے ڈش کا استعمال شرعاً حرام ہے۔ہاں اگر خالص علمی اور قرآنی پروگرام ہوں اور ان کے دیکھنے میں کوئی مفسدہ نہ ہو اور اس سے کسی حرام کام میں بھی مبتلا نہ ہو تو جائز ہے البتہ اس سلسلے میں اگر کوئی قانون ہو تو اسکی پابندی ضروری ہے۔

س۱۲۱۷:میرا کام ریڈیو اور ٹی وی کے پروگرام دریافت کرنے والے آلات کی مرمت کرنا ہے اور گذشتہ کچھ عرصے سے ڈش لگانے اور مرمت کرانے والے لوگوں

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

کا تانتا بندھا ہوا ہے مذکورہ مسئلہ میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟ اور ڈش کے اسپئیر پارٹس کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر مذکورہ آلہ سے حرام امور میں استفادہ کیا جائے جیسا کہ غالباً ایسا ہی ہے یا آپ جانتے ہیں کہ جو شخص اسے حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اسے حرام میں استعمال کرے گا تو ایسی صورت میں اس کا فروخت کرنا، خریدنا ، نصب کرنا ، چالو کرنا، مرمت کرنا اور اس کے اسپئیر پارٹس فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

تھیٹر اور سینما

س۱۲۱۸:کیا فلموں میں ضرورت کے تحت علماء دین اور قاضی کے لباس سے استفادہ کرنا جائز ہے؟کیا ماضی اور حال کے علما پر دینی اور عرفانی پیرائے میں فلم بنانا جائز ہے؟ اس شرط کے ساتھ کہ ان کا احترام اور اسلام کی حرمت بھی محفوظ رہے ؟ اور انکی شان میں کسی قسم کی بے ادبی اور بے احترامی بھی نہ ہو بالخصوص جب ایسی فلمیں بنانے کا مقصد دین حنیف اسلام کی اعلی اقدار کو پیش کرنا اور عرفان اور ثقافت کے اس مفہوم کو بیان کرنا ہو جو ہماری اسلامی امت کا طرہ امتیاز ہے اور اس طرح سے دشمن کی گندی ثقافت کا مقابلہ کیا جائے اور اسے سینما کی زبان میں بیان کیا جائے کہ جو جوانوں کے لئے بالخصوص جذاب اور زیادہ موثر ہے ؟

ج: اس مطلب کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ سینما بیداری ، شعور پیدا کرنے اور تبلیغ کا ذریعہ ہے پس ہر اس چیز کی تصویر کشی کرنا یا پیش کرنا جو نوجوانوں کے فہم و شعور کو بڑھائے اور اسلامی ثقافت کی ترویج کرے، جائز ہے۔ انہیں چیزوں میں سے ایک علما ء دین کی شخصیت ، انکی ذاتی زندگی اور اسی طرح دیگر صاحبان علم و منصب کی شخصیت اور انکی شخصی زندگی کا تعارف کراناہے۔ لیکن ان کی ذاتی حیثیت اور ان کے احترام کی رعایت کرنا اور انکی ذاتی زندگی کے حریم کا پاس رکھنا واجب ہے اور یہ کہ ایسی فلموں سے اسلام کے منافی مفاہیم کو بیان کرنے کے لئے استفادہ نہ کیا جائے۔

س۱۲۱۹: ہم نے ایک ایسی داستانی اور حماسی فلم بنانے کا ارادہ کیا ہے کہ جو کربلا کے ہمیشہ زندہ رہنے والے واقعہ کی تصویر پیش کرے اور ان عظیم اہداف کو پیش کرے کہ جنکی خاطر امام حسین شہید ہوئے ہیں البتہ مذکورہ فلم میں امام حسین ۔ کو ایک معمولی اور قابل رؤیت فرد کے طور پر نہیں دکھا یا جائے گا بلکہ انہیں فلم بندی ،اسکی ساخت اور نورپردازی کے تمام مراحل میں ایک نورانی شخصیت کی صورت میں پیش کیا جائے گا کیا ایسی فلم بنانا اور امام حسین علیہ السلام کو مذکورہ طریقے سے پیش کرنا جائز ہے ؟

ج: اگر فلم قابل اعتماد تاریخی شواہد کی روشنی میں بنائی جائے اور موضوع کا تقدس محفوظ رہے اور امام حسین اور ان کے اصحاب اور اہل بیت سلام اللہ علیہم اجمعین کا مقام و مرتبہ ملحوظ رہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن چونکہ موضوع کے تقدس کو اس طرح محفوظ رکھنا جیسے کہ محفوظ رکھنے کا حق ہے اور اسی طرح امام اور ان کے اصحاب کی حرمت کو باقی رکھنا بہت مشکل ہے لہذا اس میدان میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

س۱۲۲۰:اسٹیج یا فلمی اداکاری کے دوران مردوں کے لئے عورتوں کا لباس اور عورتوں کے لئے مردوں والا لباس پہننے کا کیا حکم ہے؟ اور عورتوں کے لئے مردوں کی آواز کی نقل اتارنے اور مردوں کیلئے عورتوں کی آواز کی نقل اتارنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اداکاری کے دوران کسی حقیقی شخص کی خصوصیات بیان کرنے کی غرض سے جنس مخالف کے لئے ایک دوسرے کا لباس پہننا یا آواز کی نقل اتارنا اگر کسی مفسدے کا سبب نہ بنے تو اس کا جائز ہونا بعید نہیں ہے۔

س۱۲۲۱: اسٹیج شو یاتھیڑمیں خواتین کے لئے میک اپ کا سامان استعمال کرنے کا کیاحکم ہے؟ جبکہ انہیں مرد مشاہدہ کرتے ہوں؟

ج: اگر میک اپ کا عمل خود انجام دے یا خواتین کے ذریعے انجام پائے یا کوئی محرم انجام دے اور اس میں کوئی مفسدہ نہ ہو تو جائز ہے ورگرنہ جائز نہیں ہے البتہ میک اپ شدہ چہرہ نامحرم سے چھپانا ضروری ہے ۔

مصوری اور مجسمہ سازی

س۱۲۲۲:گڑیا ، مجسمے، ڈراءنگ اور ذی روح موجودات جیسے نباتات، حیوانات اور انسان کی تصویریں بنانے کا کیا حکم ہے؟ انکی خرید و فروخت ،گھر میں رکھنے یا انکے نمائش گاہ میں پیش کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: موجودات کی مجسمہ سازی اور تصویریں اور ڈراءنگ بنانے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگرچہ وہ ذی روح ہوں اسی طرح مجسموں اور ڈرائنگ کی خرید و فروخت ان کی حفاظت کرنے نیز انکے نمائش گاہ میں پیش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۲۲۳: جدید طریقۂ تعلیم میں خود اعتمادی کے عنوان سے ایک درس شامل ہے جس کا ایک حصہ مجسمہ سازی پر مشتمل ہے بعض اساتید طالب علموں کو دستی مصنوعات کے عنوان سے کپڑے یا کسی اور چیز سے گڑیا یا کتّے ، خرگوش و غیرہ کا مجسمہ بنانے کا حکم دیتے ہیں ۔ مذکورہ اشیاء کے بنانے کا کیا حکم ہے ؟ استاد کے اس حکم دینے کا کیا حکم ہے؟کیا مذکورہ اشیاء کے اجزا کا مکمل اور نامکمل ہونا انکے حکم میں اثر رکھتا ہے؟

ج: مجسمہ سازی اور اس کا حکم دینا بلا مانع ہے۔

س۱۲۲۴: بچوں اورنوجوانوں کا قرآنی قصّوں کے خاکے اور ڈراءنگ بنانے کا کیا حکم ہے؟ مثلاً بچوں سے یہ کہا جائے کہ اصحاب فیل یا حضرت موسیٰ کے لئے دریا کے پھٹنے کے واقعہ کی تصویریں بنائیں؟

ج: بذات خود اس کام میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ حقیقت اور واقعیت پر مبنی ہواورغیر واقعی اور ہتک آمیزنہ ہو۔

س۱۲۲۵: کیا مخصوص مشین کے ذریعے گڑیا یا انسان و غیرہ جیسے ذی روح موجودات کا مجسمہ بنانا جائز ہے یا نہیں ؟

ج: اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س۱۲۲۶:مجسمے کی طرز کا زیور بنانے کا کیا حکم ہے؟کیا مجسمہ سازی کے لئے استعمال شدہ مواد بھی حرام ہونے میں مؤثر ہے؟

ج: مجسمہ بنانے میں اشکال نہیں ہے اور اس سلسلے میں اس مواد میں کوئی فرق نہیں ہے جس سے مجسمہ بنایا جاتاہے۔

س۱۲۲۷: آیا گڑیا کے اعضا مثلاً ہاتھ پاؤں یا سر دوبارہ جوڑنا مجسمہ سازی کے زمرے میں آتاہے؟ کیا اس پر بھی مجسمہ سازی کا عنوان صدق کرتاہے؟

ج: صرف اعضا بنانا یا انہیں دوبارہ جو ڑنا ، مجسمہ سازی نہیں کہلاتا اور ہر صورت میں مجسمہ بنانا اشکال نہیں رکھتا۔

س۱۲۲۸:جلد کو گودنا۔ (خالکوبی) جو کہ بعض لوگوں کے ہاں رائج ہے کہ جس سے انسانی جسم کے بعض اعضا پر اس طرح مختلف تصاویر بنائی جاتی ہیں کہ وہ محو نہیں ہوتیں۔کیا حکم رکھتاہے؟اور کیا یہ ایسی رکاوٹ ہے کہ جس کی وجہ سے وضو یا غسل نہیں ہوسکتا ؟

ج: گودنے اور سوئی کے ذریعے جلد کے نیچے تصویر بنانا حرام نہیں ہے اور وہ اثر جو جلد کے نیچے باقی ہے وہ پانی کے پہنچنے سے مانع نہیں ہے لہذا غسل اور وضو صحیح ہے۔

س۱۲۲۹:ایک میاں بیوی معروف مصور ہیں۔ ان کا کام تصویری فن پاروں کی مرمت کرنا ہے۔ ان میں سے بہت سے عیسائی معاشرے کی عکاسی کرتے ہیں ۔ بعض میں صلیب یا حضرت مریم یا حضرت عیسی کی شکل ہوتی ہے مذکورہ اشیا کو گرجا والے یا مختلف کمپنیاں ان کے پاس لے کر آتی ہیں تاکہ ان کی مرمت کی جائے جبکہ پرانے ہونے یا کسی اور وجہ سے ان کے بعض حصے ضایع ہوچکے ہوتے ہیں ۔ آیا ان کے لئے ان چیزوں کی مرمت کرنا اور اس عمل کے عوض اجرت لینا صحیح ہے؟ اکثر تصاویر اسی طرح کی ہوتی ہیں اور ان کا یہی واحد پیشہ ہے جس سے وہ اپنی زندگی گزارتے ہیں جبکہ وہ دونوں اسلامی تعلیمات کے پابند ہیں آیا مذکورہ تصاویر کی مرمت اور اس کا م کے بدلے اجرت لینا انکے لئے جائز ہے؟

ج: محض کسی فن پارے کی مرمت کرنا اگرچہ وہ عیسائی معاشرے کی عکاسی کرتے ہوں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت مریم علیہا السلام کی تصاویر پر مشتمل ہوں جائز ہے اور مذکورہ عمل کے عوض اجرت لینا بھی صحیح ہے اور اس قسم کے عمل کو پیشہ بنانے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے مگر یہ کہ یہ باطل اور گمراہی کی ترویج یا کسی اور مفسدے کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے۔

جادو، شعبدہ بازی اور روح و جن کا حاضر کرنا

س۱۲۳۰:شعبدہ بازی سیکھنے، سکھانے اوردیکھنے کا کیا حکم ہے اور ایسے کھیل کا اقدام کرنا کہ جوہاتھ کی صفائی کے ہمراہ ہو کیا حکم رکھتا ہے؟

ج: وہ شعبدہ بازی کہ جو جادو کی ایک قسم ہے کی تعلیم و تعلم حرام ہے لیکن وہ کرتب جو ہا تھ کی صفائی اور تیز حرکت پر مبنی ہوتے ہیں اور جادو کی اقسام میں سے شمار نہیں ہوتے بلا اشکال ہیں۔

س۱۲۳۱:آیا علم جفر،رمل ، اور زیج (نجومی جدول) و غیرہ جیسے علوم جوکہ غیب کی خبر دیتے ہیں کا سیکھنا جائز ہے؟

ج: مذکورہ علوم جو آج کل لوگوں کے پاس ہیں وہ اس حدّ تک قابل اعتماد نہیں ہیں کہ امور غیبی کے کشف کرنے اور انکے متعلق خبر دینے میں غالباً اطمینان اور یقین کا موجب ہوں ہاں صحیح طریقے سے علم جفر و رمل سیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ ان کے سیکھنے میں کوئی مفسدہ نہ ہو۔

س۱۲۳۲:کیا جادو کا سیکھنا اور جادو کرنا جائز ہے؟اسی طرح روح، ملائکہ اور جن کو حاضر کرناجائز ہے؟

ج: جادو کا سیکھنا اور علم جادو حرام ہے مگر یہ کہ کسی جائز عقلائی غرض کے لئے ہو لیکن روح ، ملائکہ اور جن کو حاضر کرنا تو اس کا حکم موارد ، وسائل اور اہداف کے اعتبار سے مختلف ہے۔

س۱۲۳۳: مومنین کا بعض ایسے لوگوں کی طرف علاج کی غرض سے رجوع کرنا جو تسخیر ارواح و جن کے ذریعہ علاج کرتے ہیں کیا حکم رکھتا ہے جبکہ انہیں یقین ہے کہ وہ فقط عمل خیر انجام دیتے ہیں ؟

ج: مذکورہ کام میں بذات خود کوئی اشکال نہیں ہے البتہ اسکی شرط یہ ہے کہ یہ کام جائز اور شرعی طریقوں سے انجام دیا جائے۔

س۱۲۳۴: آیاکنکریوں کے ذریعے فال نکالنا جائز ہے اور کیا شرعاً اسکے ذریعے کسب معاش جائز ہے؟

ج: جھوٹی خبر دینا جائز نہیں ہے۔

ہپنا ٹزم

س۱۲۳۵:آیا ہپناٹزم جائز ہے؟

ج: اگر عقلائی غرض کے لئے اوراس شخص کی رضا مندی سے ہوجسے ہپنا ٹزم کیا جا رہا ہے اور اسکے ہمراہ کوئی حرام کام انجام نہ پائے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

س۱۲۳۶:بعض لوگ ہپنا ٹزم کرتے ہیں اور اس عمل کو علاج کیلئے نہیں بلکہ انسان کی روحانی طاقت کے اظہار کے لئے انجام دیتے ہیں ، کیا مذکورہ عمل جائز ہے؟ کیا مذکورہ عمل کو ایسے با تجربہ افراد بھی انجام دے سکتے ہیں جو اسکے ماہر نہیں ہیں؟

ج: بطور کلی ہپناٹز م کی تعلیم حاصل کرنا اور اس سے استفادہ کرنا حلال اور ،قابلِ اعتنا عقلائی غرض کے لئے ہو تو کوئی اشکال نہیں رکھتا لیکن اس شرط کے ساتھ کہ جسے مصنوعی طور پر سلایا جارہاہے وہ راضی ہو اور اسے کوئی قابل اعتنانقصان بھی نہ ہورہاہو۔

قسمت آزمائی

س۱۲۳۷:قسمت آزمائی کے ٹکٹ خریدنے اور فروخت کرنے کا کیا حکم ہے اور مکلف کے لئے اس سے حاصل شدہ انعام کا کیا حکم ہے؟

ج: قسمت آزمائی کے ٹکٹ خریدنا اور فروخت کرنا بنابرا احتیاط واب حرام ہے اور جیتنے والا شخص انعام کا مالک نہیں بنتا اور اسے مذکورہ مال کے لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

س۱۲۳۸:وہ ٹکٹ جو ایک ویلفیر پیکج (ارمغان بہزیستی) کے نام سے نشر کیئے جاتے ہیں انکی بابت پیسے دینا اور انکی قرعہ اندازی میں شرکت کا کیا حکم ہے ؟

ج: بھلائی کے کاموں کیلئے لوگوں سے ہدایا جمع کرنے اور اہل خیر حضرات کی ترغیب کی خاطر ٹکٹ چھاپنے اور تقسیم کرنے میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے اسی طرح مذکورہ ٹکٹ بھلائی کے کاموں‌میں شرکت کی نیت سے خرید نے میں بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

س۱۲۳۹: ایک شخص کے پاس گاڑی ہے جسے وہ بخت آزمائی کیلئے پیش کرتا ہے اس طرح کہ مقابلے میں شرکت کرنے والے افراد ایک خاص ٹکٹ خریدتے ہیں اور ایک مقررہ تاریخ کو ایک معیّن قیمت کے تحت انکی قرعہ اندازی ہوگی معیّنہ مدت کے ختم ہونے پر اور لوگوں کی ایک تعداد کی شرکت کے بعد قرعہ اندازی کی جاتی ہے جس شخص کے نام قرعہ نکلتاہے وہ اس قیمتی گاڑی کو لے لیتا ہے تو کیا قرعہ اندازی کے ذریعے مذکورہ طریقے سے گاڑی بیچنا شرعاً جائز ہے؟

ج: بنابر احتیاط ان ٹکٹوں کی خرید و فروش حرام ہے اور جیتنے والا شخص انعام (گاڑی) کا مالک نہیں بنے گا بلکہ مالک بننے کیلئے ضروری ہے کہ انعام (گاڑی) کا مالک بیع، ہبہ یا صلح وغیرہ جیسے کسی شرعی عقد کے ذریعے اسے جیتنے والے کو تملیک کرے ۔

س۱۲۴۰:کیا رفاہ عامہ کیلئے ٹکٹ فروخت کرکے عام لوگوں سے چندہ جمع کرنا اور بعد میں حاصل شدہ مال میں سے ایک مقدار کو قرعہ اندازی کے ذریعے جیتنے والوں کو تحفہ کے طورپردینا جائزہے؟ جبکہ باقی مال رفاہ عامہ میں خرچ کردیا جائے؟

ج: مذکورہ عمل کو بیع کہنا صحیح نہیں ہے ہاں بھلائی کے کاموں کے لئے ٹکٹ جاری کرنا صحیح ہے۔ اور قرعہ اندازی کے ذریعہ لوگوں کو انعام دینے کے وعدے کے ذریعہ انہیں چندہ دینے پر آمادہ کرنا بھی جائز ہے۔البتہ اس شرط کے ساتھ کہ لوگ بھلائی کے کاموں میں شرکت کے قصدسے ٹکٹ حاصل کریں۔

س۱۲۴۱:کیا بخت آزمائی (lotto) کے ٹکٹ خریدنا جائز ہے؟جبکہ مذکورہ ٹکٹ ایک خاص کمپنی کی ملکیت ہیں اور ان ٹکٹوں کی بیس فیصد منفعت عورتوں کے فلاحی ادارے کو دی جاتی ہے؟

ج: ان ٹکٹوں کی خرید و فروش بنابر احتیاط واجب حرام ہے اور جیتنے والے جیتی ہوئی رقم کے مالک نہیں بنیں گے۔

رشوت

س۱۲۴۲:بینک سے سرو کار رکھنے والے بعض لوگ بینک کے عملے کو مال کی کچھ مقدار پیش کرتے ہیں تاکہ بینک کا عملہ ان کا کام جلدی اور اچھی طرح انجام دے اس چیز کی طرف توجہ رکھتے ہوئے کہ اگر عملہ ان کیلئے مذکورہ عمل انجام نہ دے تو اسے کچھ نہیں دیا جائے گا مذکورہ صورت میں عملے کے لئے اس مال کے لینے کا کیا حکم ہے؟

ج: بینک کے عملے کیلئے رجوع کرنے والوں کے اس کام کے بدلے کچھ لینا جائز نہیں ہے جس کے لئے اسے ملازم رکھا گیا ہے اور اس کے عوض وہ تنخواہ لیتا ہے ۔ اسی طرح رجوع کرنے والے بینک کے ملازمین کو اپنے کام کے بدلے مال و غیرہ کے ساتھ طمع میں نہ ڈالیں کیونکہ یہ عمل مفسدے اور بد عنوانی کا سبب ہے۔

س۱۲۴۳:بینک میں رجوع کرنے والے لوگ بینک کے عملے کو رواج کے مطابق عیدی دیتے ہیں۔ اور انہیں معلوم ہے کہ اگر انہوں نے عیدی نہ دی تو عملہ اسکے کام کو مطلوبہ طریقے سے انجام نہیں دے گا، اس کام کا حکم کیا ہے؟

ج: اگر تحفہ دینا رجوع کرنے والے افراد کے درمیان عملے کی جانب سے بینک کی خدمات میں تفریق کا سبب بنتا ہے اوراس کا نتیجہ مفسدہ و بد عنوانی اور دوسروں کے حقوق کا ضائع ہونا ہے تو بینک میں رجوع کرنے والے لوگ عملے کو یہ تحائف نہ دیں اور عملے کو بھی ان تحائف کے لینے کا کوئی حق نہیں ہے ۔

س۱۲۴۴: اگر کوئی شخص قدردانی اور شکریہ کے طور پر کسی ملازم کو کوئی چیز ہدیہ دے تو اسکا حکم کیا ہے؟ اگرچہ وہ ملازم کسی طمع کے بغیر کام انجام دیتا ہو؟

ج: دفتری ماحول میں اور کام سے آنے والوں کی طرف سے کسی قسم کا ہدیہ نہایت خطرناک کام ہے جتنا ہوسکے اس سے اجتناب کریں یہ آپکی دنیا اور آخرت کے لئے بہتر ہے ۔ فقط ایک صورت میں ہدیہ لینا جائز ہے کہ جب دینے والا بہت زیادہ اصرار کرے اور لینے والا انکار کررہاہو لیکن دینے والا آخر کارکسی طرح سے اسے ہدیہ عطا کردے وہ بھی کام نمٹادینے کے بعد اور کسی سابقہ مذاکرات اور توقع کے بغیر ۔

س۱۲۴۵:ان تحائف، پیسوں اور کھانے پینے کی چیزوں کا کیا حکم ہے جنہیں دفاتر میں رجوع کرنے والے افراد سرکاری ملازمین کو اپنی رضا اور خوشی سے دیتے ہیں ؟ اور اس مال کا کیا حکم ہے جو سرکاری ملازمین کو رشوت کے طور پر دیا جاتا ہے چاہے دینے والا اپنے لئے کسی کام کی انجام دہی کی توقع رکھتا ہو یا نہ؟ اور اگر ملزم رشوت کے لالچ میں قانون کے خلاف کوئی عمل انجام دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: محترم ملازمین کے لئے واجب ہے کہ ان کا رابطہ رجوع کرنے والے تمام افراد کے ساتھ قانون اور دفتری ضوابط کی بنیاد پر ہو اور ان کیلئے رجوع کرنے والے افراد سے کسی قسم کا کوئی تحفہ قبول کرنا جائز نہیں ہے۔ چاہے اس کا کوئی بھی عنوان ہو اس لئے کہ مذکورہ عمل انکے بارے میں سوء ظن ، مفسدے اور لالچی افراد کے لئے دوسروں کے حقوق کو پامال کرنے اور قانون شکنی کا سبب بنتا ہے ، اورجہاں تک رشوت کا تعلق ہے تو یقینا یہ لینے والے اور دینے والے دونوں کیلئے حرام ہے اور رشوت لینے والے پر واجب ہے کہ اسے واپس کرے اور اسے اس میں تصرف کا کوئی حق نہیں ہے۔

س۱۲۴۶:کبھی کبھار دیکھا جاتا ہے کہ بعض افراد دفتروں میں آنے والوں سے ان کے کام کے مقابلے میں رشوت کا تقاضا کرتے ہیں آیا مذکورہ افراد کو رشوت دینا جائز ہے؟

ج: دفاتر میں آنے والے افراد کے لئے عملے کے کسی ایسے فرد کو غیر قانونی طور پر مال یا کوئی اور خدمات وغیرہ پیش کرنا جائز نہیں ہے کہ جس کی ڈیوٹی ہے آنے والے لوگوں کے کام انجام دینا۔ جس طرح عملہ کے افراد کہ جنکی ڈیوٹی لوگوں کے کام انجام دینا ہے کو حق نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے کام انجام دینے کیلئے غیر قانونی طور پر ان سے کسی قسم کی رقم کا مطالبہ یا وصولی کریں اور ان کے لئے مذکورہ مال کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کا واپس کرنا واجب ہے۔

س۱۲۴۷: حصول حق کے لئے رشوت دینے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ معلوم ہے کہ مذکورہ عمل کبھی کبھی دوسروں کے لئے مشکل کا سبب بن جاتا ہے مثلاً اس صاحب حق کو دوسرے پر مقدم کرنے کا باعث بنتا ہے؟

ج: رشوت دینا اور لینا جائز نہیں ہے ، اگرچہ دوسروں کے لئے مشکل اور زحمت کا سبب نہ بنے چہ جائیکہ دوسروں کے لئے ناحق رکاوٹ کا سبب بنے۔

س۱۲٤۸:اگر کوئی شخص اپنے قانونی کام کو انجام دلوانے کے لئے مال دینے پر مجبور ہو تاکہ متعلقہ محکمے کے لوگ اس کا جائز اور قانونی کام آسانی سے انجام دیں کیونکہ اس کا اپنا یہ خیال ہے کہ اگر اس نے یہ رقم ادا نہ کی تو اس کا کام انجام نہیں پائے گا تو کیا یہ رقم دینا بھی رشوت کا مصداق ہے؟ کیا یہ عمل حرام ہے؟ یا یہ کہ مجبوری رشوت کے عنوان کو اٹھا دیتی ہے؟ اور نتیجتاً مذکورہ عمل حرام نہیں رہتا؟

ج: دفتر کے عملے کو کہ جس کا کام دفتری خدمات انجام دینا ہے کام کے لئے آنے والے شخص کاکسی بھی قسم کا مال یا کوئی اور چیز دینا کہ جس کا لازمی نتیجہ دفتری نظام کا فاسد ہوجانا ہے۔شرعی اعتبار سے حرام ہے اور مجبوری کا توہم اسے جائز قرار نہیں بنا سکتا ۔

س۱۲٤۹:سمگلر لوگ عملے کے بعض افراد کو قانون کی خلاف ورزی پر چشم پوشی کرنے کے بدلے مال دیتے ہیں اور اگر عملے کا فرد ان کی پیش کش کو قبول نہ کرے تو اسے قتل کی دھمکی دی جاتی ہے ایسی صورت حال میں عملے کے فرد کا فریضہ کیا بنتاہے؟

ج: سمگلر وں کے غیر قانونی کاموں سے چشم پوشی اور تساہل برتنے کے عوض کسی قسم کا مال لینا جائزنہیں ہے۔

س۱۲۵۰: محکمہ ٹیکس کے انچارج نے حساب کرنے والے شخص کو حکم دیا کہ ایک کمپنی کے ٹیکس میں کچھ کمی کر دے اس چیز کے پیش نظر کہ اگرا س نے ایسا نہ کیا تو اسے سخت مشکلات اٹھانا پڑیں گی تو کیا ایسی صورت میں محکمے کے ملازم پر اپنے انچارج کے حکم کی اطاعت کرنا واجب ہے کیا وہ حکم کی تعمیل کے عوض ، کچھ مال لے سکتا ہے؟

ج: اس قسم کے مواقع پر قوانین و ضوابط کے مطابق عمل کرنا واجب ہے اور قانون کی مخالفت کسی صورت میں جائز نہیں ہے خواہ مفت میں ہو یا کسی مال کے بدلے میں۔

مأمورخریدو فروخت

س۱۲۵۱: بعض بیچنے والے اپنی چیزیں فروخت کرنے کے لئے کمپنی یا اداروں کی طرف سے خریداری کیلئے معین کئے گئے نمائندوں کو اشیاء کی اصل قیمت پر اضافہ کیئے بغیر فقط رابطہ کرانے کی خاطرکچھ مال دیتے ہیں بیچنے اور خریدنے والے نمایندے کے لئے مذکورہ مال دینے اور لینے کا کیا حکم ہے

ج: فروخت کرنے والے کے لئے وہ مال دینا اورنمائندے کے لئے لینا جائز نہیں ہے اور وہ تمام مال جو نمائندہ لیتا ہے واجب ہے کہ اسے اس دفتر یا کمپنی کے سپرد کرے کہ جس کی طرف سے یہ خریداری کے لئے نمائندہ ہے ۔

س1252:سرکاری یا پرائیویٹ کمپنی کا ملازم کہ جوکمپنی کی طرف سے ضروری اشیاء کی خریداری کے لئے مامور ہے آیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ بیچنے والے پر شرط لگائے کہ خریدی ہوئی اشیاء کے منافع کا کچھ فی صد وہ اس نمائندے کو دے گا؟ اور کیا اس کیلئے مذکورہ منافع لینا جائز ہے؟ اور اگر اس سے بالاتر آفیسر کی طرف سے مذکورہ عمل انجام دینے کی اجازت ہو تو کیا حکم ہے؟

ج: اس نمائندے کی طرف سے مذکورہ شرط لگانا صحیح نہیں ہے لہذا اس کے لئے مقررکردہ فی صد لینا جائز نہیں ہے اورمافوق آفیسر بھی اجازت دینے کا مجاز نہیں ہے اور اس کی اجازت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

س1253:کمپنی یا کسی ادارے کی طرف سے خریداری کیلئے معین کیا گیا نماءندہ اگر کسی شے کو بازار کی معین قیمت سے زیادہ قیمت پر خریدے تاکہ فروخت کرنے والا اس کی مالی معاونت کرے توکیا یہ خریداری صحیح ہے؟ اور اس کیلئے بیچنے والے سے مالی کمک لینا جائز ہے؟

ج: اگر اشیاء کو بازار کی عادلانہ قیمت سے زیادہ قیمت پر خریدے یا یہ مذکورہ اشیاء کو کم قیمت پر خریدسکتا تھا تو یہ معاملہ جو کہ زیادہ قیمت پر کیا گیا ہے فضولی ہے اور متعلقہ قانونی آفیسر کی اجازت پر موقوف ہے بہر حال اس کے لئے فروخت کرنے والے سے اس سے خرید نے کی وجہ سے کوئی چیز لینا جائز نہیں ہے۔

س1254:اگر سرکاری یا نجی ادارے یا کمپنی کا ملازم اسکی طرف سے ضروری اشیاء کی خریداری کیلئے نمائندہ ہو اور وہ مختلف مراکز کے موجود ہونے کے باوجود صرف اپنے واقف کے پاس جاتا ہے اور اس پر شرط لگاتا ہے کہ اگر میں تم سے اشیاء خریدوں تو اسکے منافع میں سے کچھ فیصد کا شریک قرار پاؤں گا۔

۱) اس شرط کا شرعی حکم کیا ہے؟
۲) اس بارے میں ادارے کے سربراہ یامافوق آفیسر کی جانب سے اجازت نامہ ہونے کی صورت میں اسکا شرعی حکم کیا ہے ؟
۳) اگر مذکورہ شے کی قیمت کہ جس کی معاملہ کی دوسری طرف کی جانب سے ادارے یا کمپنی کو پیشکش کی گئی ہے بازار کی نسبت زیادہ ہو لیکن اسی کو طے کرلیاجائے تو کیا حکم ہے؟
٤) بعض فروخت کرنے والے اداروں کی جانب سے خریداری کے نمائندے کو رسید میں درج رقم سے ہٹ کر جو رقم دی جاتی ہے اس کا فروخت کرنے والے اور نمائندے کیلئے کیا حکم ہے ؟
٥) اگر مذکورہ شخص ادارے کی نمائندگی کے علاوہ ایک دوسری کمپنی کی طرف سے فروخت کرنے کیلئے مارکیٹنگ کا نمائندہ ہوتو اگر وہ اپنی کمپنی کے لیے مذکورہ کمپنی کی مصنوعات خریدے تو اس صورت میں کیا وہ منافع میں سے کچھ فی صد لے سکتاہے؟
٦) اگر کوئی شخص مذکورہ طریقوں سے نفع حاصل کرتاہے تو اس نفع کی نسبت اس فرد کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج:
۱) اسکی کوئی شرعی صورت نہیں ہے اور باطل ہے۔
۲) ادارے کے سربراہ یا افسر بالا کی جانب سے اجازت کی کوئی شرعی و قانونی حیثیت نہیں ہےلہذا یہ معتبر نہیں ہے۔

3) اگر بازار کی عادلانہ قیمت سے زیادہ ہو، یا اس سے کم قیمت میں اس شے کا حاصل کرنا ممکن ہو تو طے شدہ معاملہ نافذ نہیں ہے۔
٤) جائز نہیں ہے اور خریداری کا نمائندہ جو کچھ وصول کرے اسے متعلقہ ادارے کہ جس کی جانب سے یہ خریداری کیلئے نمائندہ ہے تک پہنچانا ضروری ہے۔
٥) کسی بھی فیصد کے لینے کا حق نہیں رکھتا، اور جو کچھ دریافت کرے اسے متعلقہ ادارے کے حوالے کرنا ہوگا اور اگر ایسا معاملہ انجام دے جو ادارے کی منفعت اور مصلحت کے خلاف ہو تو وہ ابتدا سے ہی باطل ہے۔
٦) جو کچھ بھی ناجائز طریقے سے وصول کیا ہے اسے اس ادارے کوکہ جسکی جانب سے یہ خریداری کیلئے نمائندہ ہے دینا ضروری ہے۔

حمل روکنا :

س1255:
۱۔ کیا صحت مند خاتون کے لئے وقتی طور پر مانع حمل طریقوں یا مواد کے ذریعے حمل کو روکنا جائز ہے؟
۲۔ ایسے مانع حمل آلے کے استعمال کرنے کا کیا حکم ہے کہ جس کے مانع حمل ہونے کی کیفیت پوری طرح ابھی تک معلوم نہیں ہوسکی ہے لیکن اسے بطور مانع حمل پہچانا جاتا ہے۔
۳۔ کیا ایسی بیمار عورت جسے حمل سے خطرہ ہو ہمیشہ کے لئے حمل کوروک سکتی ہے ؟
٤۔ کیا ایسی عورتوں کے لئے دائمی طور پر حمل کو روکنا جائز ہے جن میں معیوب اور جسمانی و نفسیاتی موروثی بیماریوں کے حامل بچے پیدا کرنے کیلئے حالات سازگار ہوں؟

ج:
۱ ۔ شوہر کی اجازت کے ساتھ جائز ہے۔
۲۔ اگر رحم میں نطفے کے ٹھہرنے کے بعد اسقاط کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے یا اگرحرام لمس یا نظر کرنے کا سبب ہو تو بھی جائز نہیں ہے۔
۳۔ مذکورہ فرض میں حمل روکناجائز ہے بلکہ اگر ماں کی جان کے لئے خطرہ ہو تو اختیاری طور پر حاملہ ہونا جائز نہیں ہے۔
٤۔ اگر غرض عقلا ئی کے ہمراہ ہو اور اس میں قابل توجہ ضرر بھی نہ ہو تو شوہر کی اجازت کے ساتھ جائز ہے۔

س١٢٥٦: مرد کے لئے منی والی نالی کو بندکرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر عقلائی غرض کے تحت ہو تو بذاتِ خود مذکورہ عمل میں کوئی حرج نہیں ہے اس شرط کے ساتھ کہ قابل توجہ ضررنہ رکھتا ہو۔ لیکن آبادی میں اضافے کو روکنے کی غرض سے یہ کام مذموم ہے

س1257:کیا ایسی صحت مند خاتون کے لئے جسے حمل سے کوئی نقصان نہیں ہے، عزلہچھلے کے استعمال، دوائیوں اور رحم کے راستے کو بند کرکے حمل روکنا جائز ہے یانہیں ؟کیا شوہرعزل کے علاوہ بیوی کودوسرے طریقوں سے حمل روکنے پر مجبور کرسکتا ہے؟

ج: عزل کے ذریعہ حمل روکنے میں بذاتِ خودکوئی حرج نہیں ہے اوردیگر ذرائع سے استفادہ کرنا بھی اشکال نہیں رکھتا بشرطیکہ عقلائی غرض کے ساتھ ہو اور اس میںقابل توجہ ضرر بھی نہ ہو اور شوہر کی اجازت سے ہو نیز حرام لمس و نظر پر مشتمل نہ ہو لیکن شوہر کے لئے بیوی کو مذکورہ عمل پر مجبور کرنے کا حق نہیں ہے۔

س١٢٥٨:کیا جو حاملہ عورت اپنے رحم کے راستے کو بند کرنا چاہتی ہے اس کیلئے آپریشن کے ساتھ بچے کو پیدا کرنا جائز ہے تاکہ آپریشن کے دوران رحم کا راستہ بھی بند کردیاجائے؟

ج: رحم کے بند کرنے کا حکم گزر چکاہے۔ آپریشن کا جواز ضرورت یا حاملہ عورت کی درخواست پر متوقف ہے بہر حال آپریشن اور رحم کے راستے کو بند کرنے کے دوران نامحرم کا لمس کرنا اور دیکھنا حرام ہے مگر ضرورت کے وقت۔

س١٢٥٩:کیا زوجہ کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر منع حمل کے طریقوں کا استعمال کرنا جائز ہے؟

ج: اشکال رکھتا ہے۔

س1260:چار بچوں کے با پ نے منی کی نالی کو بند کروالیا ہے اگر اس کی بیوی مذکورہ فعل سے راضی نہ ہوتو کیا وہ گناہ گار ہے؟

ج: اس کام کا جواز زوجہ کی رضامندی پر موقوف نہیں ہے اور مرد کے ذمے کوئی چیز نہیں ہے۔

اسقاطِ حمل

س1261:آیا معاشی مشکلات کی وجہ سے حمل ساقط کرنا جائز ہے؟

ج: صرف معاشی مشکلات کی وجہ سے اسقاط حمل جائزنہیں ہے۔

س1262:حمل کے پہلے مہینوںمیں ڈاکٹر نے خاتون کا معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ اگر حمل باقی رہا تو ماں کی جان کو خطرہ ہے اور حمل کے باقی رہنے کی صورت میں بچہ معذور پیدا ہوگا لہذا ڈاکٹرنے حمل کو اسقاط کرنے کا حکم دیا کیا یہ کام جائز ہے؟ اور آیا روح داخل ہونے سے پہلے اسقاط حمل جائز ہے؟

ج: بچے کا ناقص الخلقہ ہونا حتی روح کے داخل ہونے سے پہلے بھی اسکے اسقاط کا شرعی جواز فراہم نہیں کرتا ہاں ماں کی جان کا خطرہ اگرقابل اطمینان اسپیشلسٹ ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق ہوتوروح داخل ہونے سے پہلے اسقاط حمل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س1263: اسپیشلسٹ ڈاکٹر جدیدٹیکنا لوجی اور جدید آلات کے ساتھ اثناء حمل بچے کے ناقص اعضاء کی تشخیص پر قادر ہیں اور پیدائش کے بعد معذور بچے زندگی میںجن مشکلات کا شکار ہوتے ہیں انہیں مدنظر رکھتے ہوئے کیا ایسے حمل کا ساقط کرنا جائز ہے جس کے ناقص ہونے کی تشخیص مورد اعتماد اسپیشلسٹ ڈاکٹر نے کردی ہو ؟

ج: کسی بھی عمر میں صرف معذور ہونے کی وجہ سے اور یہ کہ زندگی میں کن مشکلات کا اسے سامنا کرنا پڑے گا اسقاط حمل جائز نہیں ہے۔

س1264: جو نطفہ رحم میں ٹھہر چکا ہے کیا اسے علقہ بننے سے پہلے اسقاط کیا جاسکتا ہے؟ جبکہ علقہ بننے تک تقریبا چالیس روزلگتے ہیں اصولی طور پر درج ذیل مراحل میں سے کونسے مرحلے میں اسقاط حمل حرام ہے؟

۱۔ رحم میں ٹھہرا ہوا نطفہ

۲۔ علقہ

۳۔ مضغہ

٤۔ ہڈیاں (روح داخل ہونے سے پہلے)

ج: رحم میں جو نطفہ ٹھہر چکا ہے اس کا اسقاط اور اسی طرح بعد کے مراحل میں اسقاط جنین جائز نہیں ہے۔

س1265: بعض شوہرخون کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور معیوب جین (Gene) کے حامل ہوتے ہیں چنانچہ یہ بیماری ان کی اولاد میں بھی منتقل ہوتی ہے اور اس کا بہت زیادہ احتمال ہوتا ہے کہ انکے بچے شدیدبیماریوں میں مبتلا ہوں اور ایسے بچے ولادت سے لے کر اپنی آخری عمر تک مسلسل مشقت آور کیفیت میں زندگی بسر کریں گے مثلاً ہموفیلی کے بیمار کا معمولی سی چوٹ سے بھی اتنا خون بہنے لگتاہے کہ بعض اوقات موت یا مفلوج ہونے تک نوبت پہنچتی ہے سوال یہ ہے اس بات کے پیش نظر کہ ایسی بیماری کی تشخیص حمل کے پہلے ہفتوں میں ممکن ہے توکیا ایسے مورد میں اسقاط جنین جائز ہے؟

ج: اگر جنین میں بیماری کی تشخیص قطعی ہو اور ایسے بچے کا رکھنا اور اسکی نگہداشت حرج کا سبب ہو تو جائز ہے کہ روح کے داخل ہونے سے پہلے جنین کو ساقط کردیں لیکن احتیاط کی بناپر اسکی دیت ادا کرنا ضروری ہے۔

س1266:بذات خود حمل کے اسقاط کا کیا حکم ہے؟ اور اگر حمل کو باقی رکھنے سے ماں کی جان کو خطرہ ہو تو کیا حکم ہے؟

ج: اسقاط حمل شرعاً حرام ہے اور کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر حمل کی بقاء ماں کی جان کے لئے خطرناک ہو تو اس حالت میں روح آنے سے پہلے اسقاط میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن روح داخل ہونے کے بعد جائز نہیں ہے اگر چہ حمل کا باقی رہناماں کی جان کے لئے خطرناک ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن

اگر حمل کے باقی رہنے میں ماں اور جنین دونوں کی موت کا خطرہ ہو اور کسی بھی طریقے سے بچے کو بچانا ممکن نہ ہو اور ماں کو بچانا صرف اسقاط جنین کے ذریعے ممکن ہو تو اسقاط جائز ہے۔

س1267:ایک عورت نے باپ کی درخواست پر زنا کے نتیجے میں حاصل ہونے والے سات ماہ کے بچے کا حمل گرادیا ہے تو کیا اس پر دیت واجب ہے؟ واجب ہونے کی صورت میں کیا دیت کا ادا کرنا ماں کے ذمے ہے یا اسکے باپ کے اور آپ کی نظر میں اس وقت دیت کی مقدار کیا ہے؟

ج: اسقاط جنین حرام ہے اگرچہ زنا کے ذریعہ ہی ہو اور والد کا مطالبہ ، اسقاط کا جواز فراہم نہیں کرتا اور اگر ماں نے خود اسقاط کیا ہو تو دیت ماں کے ذمے ہے۔ لیکن سوال میں مذکورصورت میں دیت کی مقدار میں تردد ہے اور احوط یہ ہے کہ اس سلسلے میں مصالحت کی جائے اور یہ دیت اس شخص کی وراثت کا حکم رکھتی ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

س۱۲٦۸:اگر ڈھائی ماہ کے حمل کو جان بوجھ کر اسقاط کردیا جائے تو دیت کی مقدارکتنی ہے؟ اور یہ دیت کسے دی جائے گی؟

ج: اگر علقہ ہو تو اس کی دیت چالیس دینار ہے اور اگر مضغہ ہو تو ساٹھ دینار ہے اور اگر بغیر گوشت کے ہڈیاں ہوں تو اسّی دینار ہے اور مذکورہ دیت وراثت کے طبقات کی رعایت کرتے ہوئے حمل کے وارث کو دی جائے گی ۔ لیکن بلا واسطہ طور پراسقاط کرنے والا وارث، ارث سے محروم رہے گا۔

س۱۲٦۹:اگر حاملہ عورت دانتوں اور مسوڑوں کے علاج پر مجبور ہو اور اسپیشلسٹ کی تشخیص کے مطابق آپریشن کی ضرورت ہوتو اس چیز کے پیش نظر کہ بے ہوشی اور ایکس رے لینے کی وجہ سے جنین رحم میں ناقص ہوجاتاہے۔کیا اس کیلئے اسقاط حمل جائز ہے ؟

ج: مذکورہ سبب اسقاط حمل کا جواز شمار نہیں ہوتا۔

س1270:اگر بچہ رحم میں یقینی موت کے قریب ہوجائے اور اس کے رحم میں اسی طرح باقی رہنے کی وجہ سے ماں کی زندگی بھی خطرے میں ہو تو کیا حمل کو ساقط کیا جاسکتا ہے ؟ اگر خاتون کا شوہر کسی ایسے مجتہد کی تقلید کرتا ہو جو مذکورہ صورت میں اسقاط حمل کو جائز نہیں سمجھتا جبکہ خاتون اور اس کا خاندان ایسے مرجع کی تقلید کرتے ہوں جو مذکورہ حالت میں اسقاط کو جائز سمجھتا ہے تو مذکورہ صورت میں شوہر کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: چونکہ سوال میں مذکور صورت میں امر دائر ہے کہ صرف بچے کی موت یقینی ہے یا بچہ اور ماں دونوں کی یقینی موت ہوجائے گی تو ایسی صورت میں اسکے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ اسقاط کے ذریعے کم از کم ماں کی زندگی بچائی جائے ۔ مذکورہ فرض میں شوہر بیوی کو اسقاط سے نہیں روک سکتا ، لیکن واجب ہے کہ اسقاط کا عمل تا حدِ امکان اس طرح سے انجام دیا جائے کہ بچے کا قتل کسی کی طرف منسوب نہ ہونے پائے۔

س1271:کیا ایسے حمل کواسقاط کرنا جائز ہے جس کا نطفہ غیر مسلم کی وطی بالشبہہ یا زنا سے ٹھہرا ہو ؟

ج: جائز نہیں ہے۔

مصنوعی حمل

س1272:
الفکیا شرعی میاں بیوی کے نطفوں کو ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے ملانا جائز ہے؟
بـ برفرض جواز،کیا مذکورہ عمل کو نامحرم ڈاکٹر انجام دے سکتا ہے؟ آیا پیدا ہونے والا بچہ مذکورہ میاں بیوی کا ہوگا؟
جـ اگر بذات خود یہ عمل جائز نہ ہو تو اگر ازدواجی زندگی مذکورہ عمل پر موقوف ہو تو کیا حکم ہے ؟

ج:
الف: بذات خود مذکورہ عمل جائز ہے لیکن چھونے اور دیکھنے جیسے حرام مقدمات سے پرہیز کرنا واجب ہے -
ب: مذکورہ طریقے سے پیدا ہونے والا بچہ صاحب نطفہ ماں باپ کے ساتھ ملحق ہوگا ـ
ج: کہا جاچکاہے کہ مذکورہ عمل بذات خود جائز ہے۔

س1273:بعض میاں بیوی ، زوجہ کے بیضے (Ovum) نہ ہونے کی وجہ سے کہ جن کا مصنوعی حمل کیلئے وجود ضروری ہوتا ہے ایک دوسرے سے جداہونے پر مجبور ہو جاتے ہیں یابیماری کے علاج کے ممکن نہ ہونے اور اولاد نہ ہونے کی وجہ سے دیگرنفسیاتی اور ازدواجی مشکلات کاشکار ہوجاتے ہیں ایسی صورت میں کیا جائز ہے کہ کسی اور عورت کے بیضے لے کر سائنسی طریقے سے رحم سے باہر شوہر کے نطفے کے ساتھ ملا کر اسے بیوی کے رحم میں رکھ دیا جائے؟

ج: مذکورہ عمل بذاتِ خود شرعاً اشکال نہیں رکھتالیکن پید اہونے والے بچے کا صاحب رحم عورت کا بچہ کہلانا مشکل ہے اور یہ نطفے والے مرد اور بیضے والی عورت کے ساتھ ملحق ہوگا لہذا نسب کے شرعی احکام کے سلسلے میں احتیاط کرنا ہوگی۔

س1274: اگرشوہر کا نطفہ لیا جائے اور شوہر کے مرنے کے بعد اسے زوجہ کے بیضے (Ovum) کے ساتھ ملا کر زوجہ کے رحم میں رکھ دیا جائے توکیا
١ـمذکورہ عمل شرعا جائز ہے ؟
٢ـ جو بچہ پیدا ہوگا کیا وہ اس مرد کا بچہ ہوگا اور شرعی لحاظ سے اسکے ساتھ ملحق ہوگا؟
٣ـ مولود صاحب نطفہ کا وارث بنے گا ؟

ج: مذکورہ عمل بذاتِ خود اشکال نہیں رکھتااور بچہ رحم والی عورت کے ساتھ ملحق ہو گا اور بعید نہیں ہے کہ اسے صاحب ِ نطفہ مرد سے بھی ملحق کیا جائے لیکن اس کاوارث قرار نہیں پائے گا۔

س1275: ایک مرد جو صاحب اولاد نہیں ہوسکتا کیا کسی غیر مرد کے نطفے کو اسکی بیوی کے رحم میں رکھ کر اسکی بیوی کے بیضے کے ساتھ ملانا جائز ہے؟

ج: غیر مرد کے نطفے کے ذریعے مصنوعی طور پر عورت کو حاملہ کرنا بذات ِ خود جائز ہے لیکن حرام مقدمات مثلاً لمس حرام اور نگا ہ کرنا وغیرہ سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔بہر حال مذکورہ طریقے سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ شوہر کا بچہ نہیں کہلائے گا بلکہ صاحب نطفہ مرد اور صاحب رحم وبیضہ عورت کا بچہ کہلائے گا ـ

س1276:
١ـگر ایک شادی شدہ عورت یائسگی و غیرہ کی وجہ سے بیضہ بنانے کے قابل نہ ہو تو کیا اس شخص کی دوسری بیوی کے بیضے کو شوہر کے نطفہ سے ملاکر اسکے رحم میں رکھنا جائز ہے کیا اس بیوی یادوسری بیوی کے دائمی یا موقت ہونے کے لحاظ سے کوئی فرق ہے؟
٢ـ دومیں سے کونسی عورت اس بچے کی ماں ہوگی صاحب بیضہ یا صاحب رحم ؟
٣ـ کیا مذکورہ عمل ایسی صورت میں بھی جائز ہے جہاں دوسری بیوی کے بیضے کی اس لئے ضرورت ہو کہ صاحب رحم بیوی کا اپنا بیضہ اس قدر کمزور ہے کہ اگراسے شوہر کے نطفے سے ملایا جائے تو اس بات کا خوف ہے کہ بچہ معذور پیدا ہوگا؟

ج:
۱ـخود یہ عمل شرعی طور پر جائز ہے اور اس حکم میں فرق نہیں ہے کہ دونوں بیویاں دائمی ہوں تا منقطع یا ایک دائمی ہو اور ایک منقطع۔
۲۔ بچہ صاحب نطفہ مرد اور صاحب بیضہ عورت سے ملحق ہوگا اور اس کا صاحب رحم عورت سے ملحق ہونا مشکل ہے لہذا نسب کے لحاظ سے احتیاط کرنا ضروری ہے۔
۳ـیہ کام بذات خود جائز ہے۔

س۱۲۷۷: کیا مندرجہ ذیل حالات میں زوجہ اور اس کے مردہ شوہر کے نطفوں کو مصنوعی طریقے سے ملاناجائز ہے؟
۱۔ شوہر کی وفات کے بعد لیکن عدت گزرنے سے پہلے؟
۲۔ شوہر کی وفات اور عدت گزرنے کے بعد ؟
۳۔ اگر پہلے شوہر کی وفات کے بعد عورت شادی کرلے تو کیا پہلے شوہر کے نطفے سے پیوند کاری کرناجائز ہے؟ اور کیا دوسرے شوہر کے مرنے کے بعد پہلے شوہر کے نطفے سے پیوند کاری کی جاسکتی ہے؟

ج: مذکورہ عمل بذات ِ خود اشکال نہیں رکھتا اور اس بات میں کوئی فرق نہیں ہے کہ عدت ختم ہوچکی ہویا نہ نیز عورت شادی کرچکی ہو یا نہ اور اگر شادی کرچکی ہو تو فرق نہیں ہے کہ دوسرے شوہر کی زندگی میں یہ کام انجام پائے یا مرنے کے بعد ہاں اگر دوسرا شوہر زندہ ہو توضروری ہے کہ یہ عمل اس کی اجازت اور اذن سے انجام پائے۔

س۱۲۷۸:آج کل رحم سے باہر ملائے گئے بیضوں کو بعض مخصوص جگہوں پر زندہ محفوظ رکھاجاسکتاہے تا کہ ضرورت کے وقت انہیں صاحب نطفہ کے رحم میں قرار دیا جائے آیا یہ عمل جائز ہے ؟

ج: اس عمل میں بذات خود کوئی حرج نہیں ہے ۔

تبدیلی جنس

س۱۲۷۹:کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا ظاہر مردانہ ہے لیکن نفسیاتی طور پر ان میں زنانہ خصوصیات اور کامل طورپر زنانہ جنسی خواہشات پائی جاتی ہیں اگروہ اپنی جنس تبدیل نہ کرائیں تومفسدے کا شکار ہوجائیں گے کیا ایسے اشخاص کا آپریشن کے ذریعے علاج کرانا جائز ہے؟

ج: واقعی جنس کے انکشاف اور اظہار کے لئے مذکورہ آپریشن اشکال نہیں رکھتا لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس سے کوئی اور فعل حرام لازم نہ آئے اور یہ مفسدے کا سبب نہ ہو۔

س1280:ہیجڑے کو مرد یا عورت میں تبدیل کرنے کے لئے آپریشن کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: بذاتِ خود اشکال نہیں رکھتا لیکن حرام مقدمات سے پرہیز کرنا واجب ہے۔

لاش کو چیرنا پھاڑنا اور اعضا کی پیوند کاری

س ۱۲۸1:دل اور شریانوں کے امراض کی تحقیق اور نءے مساءل کشف کرنے کیلئے اس سے مربوط مختلف موضوعات پرمباحث کے سلسلوں کے انعقاد کیلئے مُردوں کے دل اور شریانوں کو حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان کا معائنہ کیا جائے اور ان پر ٹیسٹ انجام دیئے جائیں اس چیز کے پیش نظر کہ تجربات اور تحقیق کے ایک یا چند دن بعد انہیں دفن کردیاجاتاہے سوال یہ ہے کہ :
۱۔ کیا مسلمان کے جسم پر مذکورہ تحقیقات انجام دینا صحیح ہے؟
۲۔ کیا دل اور شریانوں کو جو کہ جسد سے جدا کی گئی ہیں الگ دفن کرنا جائز ہے؟
۳۔ چونکہ دل اور شریانوں کو الگ دفن کرنا مشکل ہے لہذا کیا انہیں کسی اور جسد کے ساتھ دفن کرنا جائز ہے؟

ج: اگر صاحب حرمت انسان کی جان بچانا یا علم طب کے جدید انکشافات کہ جن کی معاشرے کو ضرورت ہے یا کسی ایسے مرض کا پتہ لگانا کہ جولوگوں کی زندگیوں کے لئے خطرناک ہے اس پر موقوف ہو تومیت کے جسم کو چیرنا پھاڑنا اشکال نہیں رکھتا لیکن حتی الامکان مسلمان میت کے جسد سے استفادہ نہ کرنا واجب ہے۔ اور مسلمان میت کے جدا شدہ اعضاء کو اسی میت کے ساتھ دفن کرنا واجب ہے البتہ اگر اسی میت کے ساتھ دفن کرنے میں کوئی حرج یا مشکل نہ ہو ور نہ انہیں الگ یا کسی دوسری میت کے ساتھ دفن کرنا جائز ہے۔

س۱۲۸۲: اگرموت کے سبب میں شک ہو تو کیا تحقیق کے لئے جسد کا پوسٹ مارٹم کرنا جائز ہے؟ مثلاً اگر معلوم نہ ہوکہ میت نے زہر سے وفات پائی ہے یا گلا گھٹنے و غیرہ سے؟

ج: اگر حقیقت کا ظاہر ہونا پوسٹ مارٹم پر موقوف ہو تو جائز ہے۔

س۱۲۸۳: ہسٹا لوجی کی معلومات جمع کرنے کیلئے عمر کے تمام مراحل میں سقط ہونے والے بچے کے جسد کے چیرنے پھاڑنے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ میڈیکل کالج میں جسد کے چیرنے (تشریح بدن) کی کلاس ضروری ہوتی ہے۔

ج: اگر صاحب نفس محترمہ انسان کی جان بچانا یا ایسی جدید طبی معلومات کا حصول کہ جنکی معاشرے کو ضرورت ہے یا کسی ایسے مرض کے بارے میں معلومات حاصل کرنا کہ جو لوگوں کی زندگیوں کے لئے خطرناک ہے سقط شدہ بچے کے جسد کو چیرنے پھاڑنے (تشریح بدن) پر موقوف ہوتو یہ جائز ہے لیکن سزاوار یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مسلمان کے اُس سقط شدہ جنین سے استفادہ نہ کیا جائے کہ جس میں روح پھونکی جا چکی ہے۔

س۱۲۸۴:آیا قیمتی اور نادر پلاٹینم کے ٹکڑے کو مسلمان میت کے بدن سے نکالنے کے لئے قبل از دفن بدن کو چیرنا ناجائز ہے؟

ج: مذکورہ فرض میں پلاٹینم نکالنا جائز ہے بشرطیکہ میت کے لئے بے احترامی شمار نہ ہو۔

س۱۲۸۵: میڈیکل کالج میں تعلیم و تعلم کے لئے قبریں کھود کر ہڈیاں نکالنے کا کیا حکم ہے چاہے یہ قبریں مسلمانوں کے قبرستان میں ہوں یا غیر مسلموں کے قبرستان میں؟

ج: اس کام کیلئے مسلمانوں کی قبروں کو کھودنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر غیر مسلموں کی ہڈیاں حاصل کرنا ممکن نہ ہو اور فوری طبی ضروریات کے تحت ہڈیوں کو نکالنا ضروری ہو تو جائز ہے۔

س۱۲۸۶:کیا ایسے شخص کے لئے سر پر بال اگانا جائز ہے کہ جس کے بال جل گئے ہوں اور بال نہ ہونے کی وجہ سے اسے عام لوگوں کے سامنے رنج و تکلیف اٹھانا پڑتی ہو؟

ج: بال اگانے میں بذاتِ خود کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ بال حلال گوشت جانور یا انسان کے ہوں۔

س1287: اگر کوئی شخص بیمار ہوجائے اور ڈاکٹر اس کے علاج سے مایوس ہوجائیں اور یہ کہیں کہ وہ جلد ہی مرجائے گا تو کیاایسی صورت میں اس کے بدن کے حیاتی اعضاء جیسے ، دل، گردہ وغیرہ کو اس کی وفات سے پہلے نکال کر دوسرے انسا ن کے جسم میں لگایا جاسکتا ہے ؟

ج: اگر اس کے بدن سے اعضاء نکالنے کی وجہ سے اسکی موت واقع ہو جائے تو یہ قتل کے حکم میں ہے اور اگر اعضاء نکالنے سے موت واقع نہ ہو اور اس شخص کی اجازت سے ہو تو جائز ہے۔

س۱۲۸۸: آیا مردے کی شریانوں اور رگوں کو کاٹ کر بیمار شخص کے جسم میں لگانے کے لئے ان سے استفادہ کرنا جائز ہے؟

ج: اگر میت سے اس کی زندگی میں اجازت لی جاءے یا مرنے کے بعد اس کے اولیاء اجازت دے دیں یا کسی نفسِ محترمہ کی جان بچانا اس پر موقوف ہو تو جائز ہے۔

س۱۲۸۹:کیا مسلمان میت کے بدن سے جدا کئے گئے کارنیا (Carnea) کہ جس کا کسی دوسرے کے بدن سے پیوند لگایا جاتا ہے اور اکثر اوقات یہ عمل میت کے اولیاء کی اجازت کے بغیر انجام پاتا ہے ، اس کی دیت واجب ہے، اوراگر دیت واجب ہو توہر آنکھ اور کارنیا کی کتنی دیت ہے؟

ج: مسلمان میت کے بدن سے کارنیا کا نکالنا حرام ہے اور یہ دیت کا سبب ہے اور دیت کی مقدار پچاس دینار ہے لیکن اگر میت سے قبل از موت اجازت لے لی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور دیت بھی واجب نہیں ہے۔

س1290:ایک جنگی مجروح کے خصیتین کو زخمی ہونے کی وجہ سے کاٹ دیا گیا کیا ایسے شخص کے لئے ہارمونک دوائیوں کا کھانا جائز ہے تاکہ وہ اپنی جنسی قدرت اور ظاہری مردانگی کی حفاظت کر سکے؟ اور اگر مذکورہ نتائج اور بچہ پیدا کرنے کی قدرت حاصل کرنے کا واحد راہِ حل یہ ہو کہ دوسرے شخص سے خصیتیں لیکر اسکے ساتھ انکی پیوند کاری کی جائے تو اس صورت کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر خصیہ کی پیوند کاری ممکن ہو اس طرح سے کہ پیوندکاری کے بعد اس کے بدن کا جز بن جائے تو نجاست و طہارت کے لحاظ سے کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی بچے پیدا کرنے کی قدرت اور بچے کے اسکے ساتھ ملحق کرنے کے اعتبار سے کوئی حرج ہے اور اسی طرح جنسی قدرت اور ظاہری مردانگی کی حفاظت کے لئے ہارمونک دوائیاں استعمال کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

س1291:مریض کی زندگی بچانے کے لئے گردوں کی پیوندکاری کی اہمیت کے پیش نظر ڈاکٹر گردوں کا بینک بنانے کی فکر میں ہیں بہ این معنی کہ بہت سے لوگ اختیاری طور پر اپنے گردے ہدیہ کرتے ہیں یا فروخت کرتے ہیں آیا اختیاری صورت میں گردوں یا بدن کے کسی بھی عضو کا بخشنا یا فروخت کرنا جائز ہے؟ اور ضرورت کے وقت اسکا کیا حکم ہے؟

ج: زندگی میں کسی کا اپنے گردے یا کوئی اور عضو فروخت کرنے یا بخشنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاکہ دوسرے مریض اس سے استفادہ کریں بشرطیکہ اس کام سے اسے کوئی قابل توجہ ضرر نہ پہنچ رہا ہو بلکہ اگر ایک نفس محترمہ کو بچانا اس پر موقوف ہو اور خود اس شخص کو بالکل کوئی حرج اور ضرر نہ ہو تو یہ کام واجب ہے۔

س1292:بعض افرادناقابل علاج و شفا بَرین ہمبرج کا شکارہوجاتے ہیں کہ جس کی وجہ سے ان کی سب دماغی سرگرمیاں ختم ہوجاتی ہیں اور ان پر مکمل بے ہوشی طاری ہوجاتی ہے، سانس لینے کی قدرت بھی نہیں رکھتے اور شعاعی اور فیزیکل محرکات کا جواب دینے پر بھی قادر نہیں ہوتے اور ایسی صورت میں مذکورہ سرگرمیوں کے طبیعی حالت پر آجانے کا احتمال معدوم ہوجاتا ہے ، دل کی ڈھڑکن باقی رہتی ہے جوکہ وقتی ہوتی ہے اور آلے کی مدد سے مصنوعی طور پر سانس لیتا ہے اور مذکورہ حالت چند گھنٹے یا زیادہ سے زیادہ چند دن باقی رہتی ہے ایسی کیفیت کو علم طب میں دماغی موت کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہر قسم کا شعور و احساس اور ارادی حرکت ختم ہوجاتی ہے، جبکہ دوسری طرف ایسے مریض ہیں جن کی زندگی دماغی موت والے افراد کے اعضاء سے استفادہ کرکے ہی بچائی جاسکتی ہے ،آیا دوسرے بیماروں کی زندگی بچانے کیلئے دماغی موت والے مریضوں کے اعضاء سے استفادہ کرناجائز ہے؟

ج: مذکورہ حالات رکھنے والے مریض کے اعضاء سے دوسرے بیماروں کے لئے استفادہ کرنا اگر اس طرح ہو کہ مذکورہ اعضاء نکالنے سے ان کی موت جلدی واقع ہوجائے اور زندگی تمام ہوجائے تو جائز نہیں ہے

اور اس صورت کے علاوہ اگر مذکورہ عمل اس کی اجازت سے انجام پائے جو پہلے لی جاچکی ہو یا اس عضو پر نفس محترمہ کی زندگی کا دارومدار ہو تو جائز ہے۔

س۱293:میں چاہتا ہوں کہ اپنے اعضا کو بخش دوں اور مرنے کے بعد میرے جسم سے استفادہ کیا جائے جس کی اطلاع میں نے متعلقہ ذمہ دار افراد کو دے دی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں مذکورہ خواہش کو وصیت میں تحریر کردوں اوراپنے ورثا کو بھی بتادوں، کیامجھے ایسا کرنے کا حق ہے؟

ج: کسی شخص کی جان بچانے یا اسکی بیماری کا علاج کرنے کی غرض سے میت کے جسم کے بعض اعضا کی اسکے ساتھ پیوندکاری کرنا بلا اشکال ہے اوران چیزوں کی وصیت کرنا بلا مانع ہے سوائے ایسے اعضاء کے کہ جنہیں جدا کرنے سے مُثلہ کرنے کا عنوان صادق آتا ہو یا جسے عرفاً میت کی ہتک حرمت شمار کیا جائے۔

س۱294:خوبصورتی کے لئے پلاسٹک سرجری کا کیا حکم ہے؟

ج: یہ کام بذاتِ خودکوئی اشکال نہیں رکھتا۔

طباعت کے متفرقہ مسائل

س1295:آیا ایک عسکری ادارے کی طرف سے افراد کی شرمگاہ کا معائنہ کرنا جائز ہے؟

ج: دوسروں کی شرمگاہ کو عریان کرنا اور کسی کا اسے دیکھنا اور کسی کو دوسروں کے سامنے شرمگاہ کو عریان کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر قانون کی رعایت یا علاج جیسی ضرورت ہو تو جائز ہے۔

س1296: ڈاکٹر کی طرف سے خواتین کو لمس کرنے یا نگاہ کرنے کے جواز کی شرط کے طور پر لفظ "ضرورت" کا بار بار ذکر آتاہے اس ضرورت کے کیا معنی ہیں اور اس کی حدود کیا ہیں؟

ج: سوال میں مفروض"ضرورت "کے معنی یہ ہیں کہ مرض کی تشخیص اور علاج ،لمس اور نظر کرنے پر موقوف ہو اور ضرورت کی حدود حاجت کی مقدار ہیں ۔

س۱۲۹۷:آیا لیڈی ڈاکٹر کسی عورت کے مرض کی تشخیص یا معائنہ کے لئے اس کی شرمگاہ دیکھ سکتی ہے؟

ج: جائز نہیں ہے مگر ضرورت کے مقام میں۔

س ۱۲۹۸:کیا معائنہ کرتے وقت مرد ڈاکٹر عورت کے جسم کو لمس کرسکتا ہے اور اس پر نظر ڈال سکتا ہے؟

ج: اگر علاج مرد ڈاکٹر کے سامنے عورت کے بدن کو عریان کرنے اور اسے لمس کرنے اور نگاہ کرنے پر موقوف ہو اور لیڈی ڈاکٹر سے علاج کرانا ممکن نہ ہو تو اشکال نہیں ہے۔

س۱۲۹۹:ایسی صورت میں جب لیڈی ڈاکٹر آئینے کے ذریعے خاتون کا معائنہ کرسکتی ہے کیا اس کا خاتون کی شرمگاہ پر نگاہ ڈالنا اور شرمگاہ کو لمس کرنا جائز ہے؟

ج: اگر آئینے کے ذریعے معائنہ کا امکان ہو اور لمس کرنے یا بلاواسطہ نگاہ ڈالنے کی ضرورت نہ ہو تو جائز نہیں ہے۔

س1300:اگر جنس مخالف کیلئے نبض اور بلڈ پریشر وغیرہ چیک کرنے کیلئے دستانے پہننا ممکن ہو تو کیا ان کاموں کو ایسے دستانے پہنے بغیر کہ جوڈاکٹر بیمار کا علاج کرتے وقت استعمال کرتا ہے ،انجام دینا جائز ہے؟

ج: اگر علاج کے لئے کپڑے کے اوپر سے یا دستانے پہن کر لمس کرنے کا امکان ہو تو اس مریض کے بدن کو لمس کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جو جنس مخالف سے تعلق رکھتا ہے لہذا جائز نہیں ہے۔

س1301:اگر مرد ڈاکٹر کاکسی خاتون کی پلاسٹک سرجری کرنا لمس و نظر کاباعث ہو تو کیا یہ جائز ہے؟

ج: پلاسٹک سرجری چونکہ کسی مرض کا علاج نہیں ہے لہذا اس کی خاطر حرام نگاہ اور لمس جائز نہیں ہے مگر جب یہ جلنے وغیرہ کے علاج کیلئے ہو اور ڈاکٹر لمس و نظر پر مجبور ہو تو جائز ہے۔

س1302:آیا شوہر کے علاوہ دیگر افراد کیلئے عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا مطلقاً حرام ہے حتی ڈاکٹر کیلئے بھی ؟

ج: شوہر کے علاوہ حتی ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کا عورت کی شرمگاہ پر نظر ڈالنا حرام ہے مگر اضطرار کے وقت اور بیماری کے علاج کے لئے۔

س1303:اگر امراض نسواں کا سپیشلسٹ مرد ڈاکٹر لیڈی ڈاکٹر سے زیادہ ماہر ہو یا لیڈی ڈاکٹر تک رسائی مشقت کی حامل ہو توکیا عورت کامرد ڈاکٹر سے علاج

کرانا جائز ہے؟

ج: اگرمعائنہ اور علاج حرام نگاہ اور لمس پر موقوف ہو تو مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا جائز نہیں ہے۔ مگر جب ماہر لیڈی ڈاکٹر تک رسائی ناممکن یا بہت مشکل ہو۔

س1304:آیا ڈاکٹر کے کہنے پر منی کے ٹیسٹ کے لئے استمناء کرنا جائز ہے؟

ج: اگر علاج اس پر موقوف ہو اوربیوی کے ذریعے منی نکالنا ممکن نہ ہو تو معالجہ کے لئے اس میں اشکال نہیں ہے۔

ختنہ

س1305:آیا ختنہ کرنا واجب ہے؟

ج: لڑکے کا ختنہ کرنا واجب ہے اور عمرہ اور حج کے طواف کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے اور اگر بالغ ہونے تک ختنہ نہ ہو تو خود اس پر واجب ہے کہ اپنا ختنہ کرے۔

س1306:ایک شخص نے ختنہ نہیں کیا لیکن اس کا سَر ذکر (حشفہ) مکمل طور پر ظاہر ہے آیا اس پر ختنہ واجب ہے؟

ج: اگر سر ذکر (حشفہ) پر کسی قسم کا کوئی غلاف نہیں ہے کہ جس کا کاٹنا واجب ہوتا ہے توختنہ کا سوال ہی ختم ہوجاتاہے۔

س1307:آیا لڑکیوں کا ختنہ واجب ہے؟

ج: واجب نہیں ہے۔

میڈیکل کی تعلیم

س1308:میڈیکل کالج کے طالب علم کو،چاہے لڑکا ہو یا لڑکی ، تعلیم کے لئے لمس اور نگاہ کے ذریعے نامحرم کا معائنہ کرنا پڑتا ہے اور مذکورہ عمل تعلیمی پروگرام کا حصہ ہے اور مستقبل میں مریضوں کے علاج کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے اور اگر مذکورہ معائنہ کو ترک کردے تو وہ مستقبل میں بیماروں کے مرض کی تشخیص سے عاجز رہے گا ۔ لہذا مریض کے صحت یاب ہونے کے دورانیہ میں اضافہ ہوجائے گا یا ہوسکتا ہے اس کی جان بھی چلی جائے پس یہ معائنہ جائز ہے یا نہیں ؟

ج: اگر معالجہ کے لئے تجربہ حاصل کرنے اور بیماروں کی بیماری کے علاج کی کیفیت سے آگاہ ہونے اور انکی جان کو بچانے کیلئے ضروری ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

س1309:اگر میڈیکل کالج کے طالب علموں کیلئے نامحرم بیماروں کا بحسب ضرورت معائنہ کرنا جائز ہے تو اس ضرورت کی تشخیص کس کا کام ہے؟

ج: ضرورت کی تشخیص حالات کو مد نظر رکھ کر خود طالب علم کا کام ہے۔

س1310:تعلیم کے دوران بعض مواقع پر ہمیں نامحرم کا معائنہ کرنا پڑتا ہے اور معلوم نہیں ہوتاکہ مستقبل میں ہمیں اس کی ضرورت پڑے گی یا نہیں ؟ لیکن مذکورہ مورد میں معائنہ کرنا تعلیمی کورس کا حصہ ہے ا وریہ میڈیکل کے طالب علم کی ذمہ داری ہے یا استاد کی طرف سے اسے اسکے انجام دینے کا حکم دیا جاتاہے ،کیا ہمارے لئے مذکورہ معائنہ انجام دینا جائز ہے؟

ج: طبی معائنہ کا کورس میں شامل ہونا یا استاد کا طالب علم کے لئے مذکورہ معائنہ کا معین کرنا اس بات کا جواز فراہم نہیں کرتا کہ خلاف شرع کام کا ارتکاب کیا جائے بلکہ معیار فقط انسانی زندگی کو نجات دینے کیلئے تعلیمی احتیاج ہے یا یہ کہ یہ کام ضرورت کا تقاضا ہو۔

س ١٣١١:آیا طب کی تعلیم اور مہارت حاصل کرنے کے لئے ضرورت کے تحت نامحرم کے معائنہ کرنے میں اعضاء تناسل اور دوسرے اعضاء بدن میں فرق ہے ؟ بعض طلبا تعلیم کے اختتام پر بیماروں کے معالجے کے لئے دور دراز علاقوں اور دیہاتوں میں جاتے ہیں اور وہاں بعض اوقات بچے کی پیدائش کا کیس لینے پر مجبورہوتے ہیں یا ولادت کے اثرات کا علاج کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جیسے کثرت سے خون نکلنے کا معالجہ کرنایہ کام کیا حکم رکھتا ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اگر اس خون اور دیگر بیماریوں کا علاج تیزی سے نہ کیا جائے تو زچہ کے لئے جان کا خطرہ ہوتا ہے اور ایسی صورت میں علاج کی شناخت تعلیم کے دوران سیکھنے کے بغیر ممکن نہیں ہے؟

ج: ضرورت کے وقت معائنہ میں اعضاء تناسل اور غیر اعضاء تناسل میں فرق نہیں ہے۔ کلی طور پر معیار یہ ہے کہ انسانی زندگی بچانے کے لئے تعلیم اور پریکٹس کی ضرورت ہو ۔ لہذا قدر ضرورت پر اکتفا کرنا واجب ہے۔

س1312:محرم یا نامحرم کے اعضاء تناسل کے معائنے میں معمولاً احکام شرعیہ کا خیال نہیں رکھا جاتا جیسے ڈاکٹر یا اسٹوڈنٹ کا آئینہ کے ذریعے نظر کرنا وغیرہ اور ہم چونکہ بیماریوں کی تشخیص کا طریقہ سمجھنے کیلئے انکی پیروی کرتے ہیں تو ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: بذات خود حرام معائنے کے ذریعے علم طب سیکھنا اس صورت میں جائز ہے کہ جب علم طب اور علاج کے طریقوں کی معرفت اس پر موقوف ہوالبتہ اس شرط کے ساتھ کہ طالب علم کو اس بات کا اطمینان ہو کہ مستقبل میں انسانی زندگی بچانے کی قدرت حاصل کرنامذکورہ طریقے سے حاصل شدہ معلومات پر موقوف ہے اور اسے اس بات کابھی اطمینان ہو کہ مستقبل میں بیمار اس کی طرف رجوع کریں گے اور ان کی زندگی بچانے کی ذمہ داری اس کے کاندھوں پر آئے گی۔

س1313:آیا ہمارے کورس میں موجود غیر مسلم مردوں اور عورتوں کی نیم عریاں تصاویر دیکھنا جائز ہے؟

ج: اگر ریبہ کا قصد نہ ہو اورمفسدے کا خوف بھی نہ ہو تواشکال نہیں ہے۔

س1314: میڈیکل کالج کے طالب علم تعلیم کے دوران انسانی بدن کے اعضاء تناسل کی مختلف تصاویر اور فلمیں دیکھتے ہیں آیا یہ جائز ہے ؟ اور مخالف جنس کی شرمگاہ دیکھنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: تصویر اور فلمیں دیکھنا بذات خود جائز ہے بشرطیکہ قصد لذت اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو اور جو چیز حرام ہے وہ خود جنس مخالف کے بدن کو دیکھنا اور اسے لمس کرنا ہے اور غیر کی شرمگاہ کی تصویر اور فلم کو دیکھنابھی اشکال سے خالی نہیں ہے۔

س۱315:وضع حمل کے وقت خاتون کی کیا ذمہ داری ہے؟ اورنرسیں کہ جو وضع حمل میں عورتوں کی کمک کرتی ہیں ان کیلئے شرمگاہ کو عریان کرنے اور اسے دیکھنے کے حوالے سے کیا حکم ہے؟

ج: نرسوں کے لئے وضع حمل کے وقت مجبوری کے بغیر اور عمداً شرمگاہ پر نگاہ ڈالنا جائز نہیں ہے۔ اور اسی طرح ڈاکٹر کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ مجبوری کے بغیر مریضہ کے بدن پر نگاہ کرنے اور اسے لمس کرنے سے اجتناب کرے اور وضع حمل کے وقت خاتون پر لازم ہے کہ اگر وہ قدرت رکھتی ہو اور ہوش و حواس میں ہو تو اپنے بدن کو مستور رکھے یا کسی دوسرے سے اس کام کو انجام دینے کی درخواست کرے۔

س۱316:تعلیم کے دوران سیکھنے کیلئے پلاسٹک کے بنے ہوئے مصنوعی اعضاء تناسل سے استفادہ کیا جاتا ہے انہیں دیکھنے اور لمس کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: مصنوعی آلہ تناسل کا حکم اصل آلہ تناسل والانہیں ہے لہذا اسے دیکھنے اور لمس کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔مگر یہ کہ ریبہ کی نیت سے ہو یا جنسی قوت کو ابھارنے کا سبب بنے ۔

س۱317: میری تحقیق ان طریقوں کے متعلق ہے جو درد کی تسکین کے لئے مغرب کی علمی محافل میں مورد توجہ ہیں جیسے موسیقی کے ذریعے علاج کرنا ، لمس کے ذریعے معالجہ، رقص کے ذریعے علاج ، دوا اور بجلی کے ذریعے علاج کرنااور اس سلسلے میں انکی تحقیقات نتیجہ خیزبھی ثابت ہوئی ہیں ۔ آیا شرعی طور پر ایسی تحقیقات کرنا جائز ہے؟

ج: مذکورہ امور کے بارے میں تحقیقات کرنا اور بیماریوں کے علاج میں مذکورہ امور کی تاثیرکی مقدار کا تجربہ کرنا جائز ہے، بشرطیکہ شرعی طور پر حرام اعمال کے انجام دینے کا باعث نہ ہو۔

س۱318:اگر تعلیم کا تقاضا ہو تو کیا نرس کیلئے خاتون کی شرمگاہ پر نظر ڈالنا جائز ہے؟

ج: اگر بیماریوں کا علاج یا انسانی زندگی کا بچانا ایسے تجربہ پر موقوف ہو کہ جس میں دوسروں کی شرمگاہ پر نظرکرنا ضروری ہے تو اشکال نہیں ہے۔

تعلیم و تعلم اور ان کے آداب

س ۱۳19:کیا پیش آنے والے مسائل شرعیہ کو نہ سیکھنا گنا ہ ہے ؟

ج: اگر نہ سیکھنے کی وجہ سے ترک واجب یا فعل حرام کامرتکب ہو تو گناہ گار ہوگا۔

س۱۳20:اگر دینی طالب علم سطحیات تک کے مراحل طے کرلے اور وہ اپنے آپ کو درجہ اجتہاد تک کی تعلیم مکمل کرنے پر قادر سمجھتا ہو تو کیا ایسے شخص کے لئے تعلیم مکمل کرنا واجب عینی ہے؟

ج: بلا شک علوم دینی کی تحصیل اور درجہ اجتہادتک پہنچنے کیلئے اسے جاری رکھنا عظیم فضیلت ہے ، لیکن صرف درجہ اجتہاد پر فائز ہونے کی قدرت رکھنا اسکے واجب عینی ہونے کا باعث نہیں بنتا۔

س۱۳21: اصول دین میں حصول یقین کا کیا طریقہ ہے؟

ج: عام طور پر یقین عقلی براہین و دلائل سے حاصل ہوتا ہےـالبتہ مکلفین کے ادراک و فہم میں اختلاف مراتب کی وجہ سے براہین و دلائل بھی مختلف ہیں۔ بہرحال اگر کسی شخص کو کسی دوسرے طریقے سے یقین حاصل ہوجائے تو کافی ہے۔

س۱۳22:حصول علم میں سستی کرنے اور وقت ضائع کرنے کا کیا حکم ہے ؟ آیا یہ حرام ہے؟

ج: بے کار رہنے اور وقت ضائع کرنے میں اشکال ہے۔ اگر طالب علم، طلاب کے لئے مخصوص سہولیات سے استفادہ کرتا ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ طلاب کیلئے مخصوص درسی پروگرام کی بھی رعایت کرے وگرنہ اس کے لئے مذکورہ سہولیات جیسے ماہانہ وظیفہ اور امدادی مخارج و غیرہ سے استفادہ کرنا جائز نہیں ہے۔

س۱۳23:اکنامکس کی بعض کلاسوں میں استاد سودی قرض سے متعلق بعض مسائل پر گفتگو کرتا ہے اور تجارت و صنعت وغیرہ میں سود حاصل کرنے کے طریقوں کا مقایسہ کرتا ہے مذکورہ تدریس اور اس پر اجرت لینے کا کیا حکم ہے؟

ج: صرف سودی قرضے کے مسائل کا جائزہ لینا اور ان کی تدریس حرام نہیں ہے۔

س۱۳24: اسلامی جمہوری (ایران) میں عہد کی پابندی کرنے والے اور ذمہ دار ماہرین تعلیم کیلئے دوسروں کو تعلیم دینے کیلئے کونسا صحیح طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے؟ اوراداروں میں کون لوگ حساس ٹیکنیکی علوم اور معلومات حاصل کرنے کے لائق ہیں؟

ج: کسی شخص کا کوئی بھی علم حاصل کرنا اگر جائز عقلائی مقصد کیلئے ہو اور اس میں فاسد ہونے یا فاسد کرنے کا خوف نہ ہو تو بلا مانع ہے سوائے ان علوم و معلومات کے کہ جنکے حاصل کرنے کیلئے حکومت اسلامی نے خاص قوانین اور ضوابط بنائے ہیں۔

س۱۳25:آیا دینی مدارس میں فلسفہ پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے؟

ج: جس شخص کو اطمینان ہے کہ فلسفہ کی تعلیم حاصل کرنے سے اسکے دینی اعتقادات میں تزلزل نہیں آئیگااس کیلئے فلسفہ پڑھنا اشکال نہیں رکھتابلکہ بعض موارد میں واجب ہے۔

س۱۳26:گمراہ کن کتابوں کی خریدو فروخت کرنا کیسا ہے؟ مثلاً کتاب آیات شیطانی؟

ج: گمراہ کن کتابوں کا خریدنا، بیچنا اور رکھنا جائز نہیں ہے مگر اس کا جواب دینے کیلئے البتہ اگرعلمی

لحاظ سے اس پر قادر ہو۔

س1327:حیوانات اور انسانوں کے بارے میں ایسے خیالی قصّوں کی تعلیم اور انہیں بیان کرنا کیا حکم رکھتا ہے جن کے بیان کرنے میں فائدہ ہو؟

ج: اگر قرائن سے معلوم ہورہاہو کہ داستان تخیلی ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

س1328: ایسی یونیورسٹی یا کالج میں پڑھنے کا کیا حکم ہے جہاں بے پردہ عورتوں کے ساتھ مخلوط ہونا پڑتاہے؟

ج: تعلیمی مراکز میں تعلیم و تعلم کے لئے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن خواتین اور لڑکیوں پر پردہ کرنا واجب ہے اور مردوں پر بھی واجب ہے کہ انکی طرف حرام نگاہ سے پرہیز کریں اور ایسے اختلاط سے اجتناب کریں کہ جس میں مفسدے اور فاسد ہونے کا خوف ہو۔

س1329:آیا خاتون کا غیر مرد سے ایسے مقام پر جو ڈرائیونگ سکھانے کے لئے مخصوص ہے ڈرائیونگ سیکھنا جائز ہے؟ جبکہ خاتون شرعی پردے اور عفت کی پابند ہو؟

ج: نامحرم سے ڈرائیونگ سیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ جب پردے اور عفت کا خیال رکھا جائے اورمفسدہ میں نہ پڑنے کا اطمینان ہوہاں اگر کوئی محرم بھی ساتھ ہو تو بہتر ہے بلکہ اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ نامحرم مرد کی بجائے کسی عورت یا اپنے کسی محرم سے ڈرائیونگ سیکھے۔

س1330:کالج ، یونیورسٹی میں جوان لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ تعلیم کی وجہ سے آپس میں ملتے ہیں اور کلاس فیلو ہونے کی بنیاد پردرس وغیرہ کے مسائل پر گفتگو کرتے ہیں لیکن بعض اوقات لذت اوربرے قصد کے بغیر ہنسی مذاق بھی ہوجاتا ہے آیا مذکورہ عمل جائز ہے؟

ج: اگر پردے کی پابندی کی جائے بری نیت بھی نہ ہو اور مفسدے میں نہ پڑنے کا اطمینان ہو تو اشکال نہیں رکھتا ورنہ جائز نہیں ہے۔

س1331:حالیہ دور میں کس علم کا ماہر ہونا اسلام اور مسلمانوں کے لئے زیادہ مفید ہے؟

ج: بہتر یہ ہے کہ علماء ، اساتید اور یونیورسٹیوں کے طلباء ان تمام علوم میں ماہر ہونے کو اہمیت دیں جو مفید اور مسلمانوں کی ضرورت ہیں تا کہ غیروں سے اور بالخصوص اسلام و مسلمین کے دشمنوں سے بے نیاز ہو سکیں۔ ان میں سے مفید ترین کی تشخیص موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سے متعلقہ ذمہ دار لوگوں کا کام ہے ۔

س1332:گمراہ کن کتابوں اور دوسرے مذاہب کی کتابوں سے آگاہ ہونا کیسا ہے؟ تاکہ ان کے دین اور عقائد کے بارے میں زیادہ اطلاعات اور معرفت حاصل ہوسکے؟

ج: فقط معرفت اور زیادہ معلومات کے لئے انکے پڑھنے کے جواز کا حکم مشکل ہے ہاں اگر کوئی شخص گمراہ کنندہ مواد کی تشخیص دے سکے اور اسکے ابطال اور اس کا جواب دینے کیلئے مطالعہ کرے تو جائز ہے البتہ اس شرط کے ساتھ کہ اپنے بارے میں مطمئن ہو کہ حق سے منحرف نہیں ہوگا۔

س1333:بچوں کو ایسے اسکولوں میں داخل کرانے کا کیا حکم ہے جہاں بعض فاسد عقائد کی تعلیم دی جاتی ہے اس فرض کے ساتھ کہ بچے ان سے متاثر نہیں ہوں گے؟

ج: اگر ان کے دینی عقائد کے بارے میں خوف نہ ہو اور باطل کی ترویج بھی نہ ہو اوران کیلئے فاسد اور گمراہ کن مطالب کو سیکھنے سے دوررہنا ممکن ہو تو اشکال نہیں رکھتا۔

س1334: میڈیکل کا طالب علم چار سال سے میڈیکل کالج میں زیر تعلیم ہے جبکہ اسے دینی علوم کا بہت شوق ہے ، آیا اس پر واجب ہے کہ تعلیم جاری

رکھے یا اسے ترک کرکے علوم دینی حاصل کرسکتا ہے؟

ج: طالب علم اپنے لئے علمی شعبہ اختیار کرنے میں آزادہے لیکن یہاں پر ایک نکتہ قابل توجہ ہے وہ یہ کہ اگر اسلامی معاشرے کی خدمت پر قادر ہونے کیلئے دینی علوم کی اہمیت ہے تو امت اسلامی کو طبی خدمات پہنچانے ،انکی بیماریوں کا علاج کرنے اور انکی جانوں کو نجات دینے کیلئے آمادہ ہونے کے قصد سے میڈیکل کی تعلیم بھی امت اسلامی کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔

س1335:استاد نے کلاس میں ایک طالب علم کو سب کے سامنے بہت شدت سے ڈانٹا کیاطالب علم بھی ایسا کرنے کا حق رکھتا ہے یا نہیں ؟

ج: طالب علم کو اس طرح جواب دینے کا حق نہیں ہے جو استاد کے مقام کے لائق نہ ہو اور اس پر واجب ہے کہ استاد کی حرمت کا خیال رکھے اور کلاس کے نظم کی رعایت کرے البتہ شاگرد قانونی چارہ جوئی کرسکتاہے اسی طرح استاد پر واجب ہے کہ وہ بھی طالب علم کی حرمت کادوسرے طلاب کے سامنے پاس رکھے اور تعلیم کے اسلامی آداب کی رعایت کرے۔

حق طباعت ، تالیف اور ہنر

س1336: کتب اورمقالات جو باہر سے آتے ہیں یا اسلامی جمہوریہ (ایران) میں چھپتے ہیں ان کے ناشروں کی اجازت کے بغیر انکی اشاعت مکرر کا کیا حکم ہے؟

ج: اسلامی جمہوریہ (ایران) سے باہر چھپنے والی کتب کی اشاعت مکرر یا افسیٹ مذکورہ کتب کے بارے میں اسلامی جمہوریہ (ایران) اور ان حکومتوں کے درمیان ہونے والے معاہدے کے تابع ہے لیکن ملک کے اندر چھپنے والی کتب میں احوط یہ ہے کہ ناشر سے انکی تجدید طباعت کے لئے اجازت لیکر اسکے حقوق کا خیال رکھا جائے ۔

س1337: آیا مؤلفین ، مترجمین اور کسی ہنرکے ماہرین کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی زحمت کے عوض یا اپنی کوشش ،وقت اور مال کے مقابلے میں کہ جو انہوں نے اس کام پرخرچ کیا ہے (مثلا) حق تالیف کے عنوان سے رقم کا مطالبہ کریں؟

ج: انہیں حق پہنچتا ہے کہ اپنے علمی اورہنری کام کے پہلے یا اصلی نسخے کے بدلے میں ناشرین سے جتنا مال چاہیں دریافت کریں۔

س1338:اگر مؤلف ، مترجم یا صاحب ہنرپہلی اشاعت کے عوض مال کی کچھ مقدار وصول کرلے اور یہ شرط کرے کہ بعد کی اشاعت میں بھی میرا حق محفوظ رہے گا۔ تو آیا بعد والی اشاعتوں میں اسے مال کے مطالبہ کا حق ہے؟ اور اس مال کے وصول کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر پہلا نسخہ دیتے وقت ناشر کے ساتھ ہونے والے معاملے میں بعد والی اشاعتوں میں بھی رقم لینے کی شرط کی ہو یا قانون اس کا تقاضا کرے تو اس رقم کا لینا اشکال نہیں رکھتا اور ناشر پر شرط کی پابندی کرنا واجب ہے۔

س1339:اگر مصنف یا مؤلف نے پہلی اشاعت کی اجازت کے وقت اشاعت مکرر کے بارے میں کچھ نہیں کہا ہو تو آیا ناشر کے لئے اسکی اجازت کے بغیر اور اسے مال دیئے بغیر اسکی اشاعت مکرر جائزہے؟

ج: چاپ کے سلسلے میں ہونے والا معاہدہ اگر صرف پہلی اشاعت کے لئے تھا تو احوط یہ ہے کہ مؤلف کے حق کی رعایت کی جائے اور بعد کی اشاعتوں کیلئے بھی اس سے اجازت لی جائے۔

س1340:اگر مصنف سفر یا موت و غیرہ کی وجہ سے غائب ہو تو اشاعت مکرر کے لئے کس سے اجازت لی جائے اور کسے رقم دی جائے؟

ج: مصنف کے نمائندے یا شرعی سرپرست یا فوت ہونے کی صورت میں وارث کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

س1341:آیا اس عبارت کے باوجود (تمام حقوق مؤلف کے لئے محفوظ ہیں) بغیر اجازت کے کتاب چھاپنا صحیح ہے؟

ج: احوط یہ ہے کہ مؤلف اور ناشر کے حقوق کی رعایت کی جائے اور طبع جدید میں ان سے اجازت لی جائے البتہ اگر اس سلسلے میں کوئی قانون ہو تو اس کی رعایت کرنا ضروری ہے۔اور بعد والے مسائل میں بھی اس امر کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

س1342:تواشیح اور قرآن کریم کی بعض کیسٹوں پر یہ عبارت لکھی ہوتی ہے (کاپی کے حقوق محفوظ ہیں) آیا ایسی صورت میں اس کی کاپی کرکے دوسرے لوگوں کو دینا جائز ہے؟

ج: احوط یہ ہے کہ اصلی ناشر سے کاپی کرنے کی اجازت لی جائے۔

س1343:آیا کمپیوٹر کی ڈسک کاپی کرنا جائز ہے؟بر فرض حرمت آیا یہ حکم اس ڈسک کے ساتھ مختص ہے جوایران میں تیارکی گئی ہے یاباہر کی ڈسک کو بھی شامل ہے؟یہ چیز بھی مد نظر رہے کہ بعض کمپیوٹر ڈسکوں کی قیمت انکے محتوا کی اہمیت کی وجہ سے بہت زیادہ ہوتی ہے؟

ج: احوط یہ ہے کہ ملک کے اندر بننے والی ڈسک کی کاپی کرنے کیلئے مالکوں سے اجازت لی جائے اور انکے حقوق کی رعایت کی جائے اور بیرون ملک سے آنے والی ڈسکیں معاہدہ کے تحت ہیں۔

س1344:آیا دوکانوں اور کمپنیوں کے نام اور تجارتی مارک ان کے مالکوں سے مختص ہیں ؟ اس طرح کہ دوسروں کو حق نہیں ہے کہ وہ اپنی دوکانوں یا کمپنیوں کو ان ناموں کے ساتھ موسوم کریں؟ مثلاً ایک شخص ایک دوکان کا مالک ہے اور اس دوکان کا نام اس نے اپنے خاندان کے نام پر رکھا ہوا ہے آیا اسی خاندان کے کسی دوسرے فرد کو مذکورہ نام سے دوکان کھولنے کی اجازت ہے؟ یا کسی اور خاندان کے شخص کواپنی دوکان کیلئے مذکورہ نام استعمال کرنے کی اجازت ہے؟

ج: اگر حکومت کی طرف سے دوکانوں اور کمپنیوں کے نام ملکی قوانین کے مطابق ایسے افراد کو عطا کیئے جاتے ہوں جو دوسروں سے پہلے مذکورہ عنوان کو اپنے نام کروانے کیلئے باقاعدہ طور پر درخواست دیتے ہیں اور سرکاری ریکارڈ میں ان کے نام رجسٹرڈ ہوجاتے ہیں تو ایسی صورت میں دوسروں کیلئے اس شخص کی اجازت کے بغیر اس نام سے استفادہ اور اقتباس کرنا جائز نہیں ہے کہ جس کی دوکان یا کمپنی کیلئے یہ رجسٹرڈ ہو چکا ہے اور اس حکم کے لحاظ سے فرق نہیں ہے کہ استعمال کرنے والا شخص اس نام والے کے خاندان سے تعلق رکھتا ہو یا نہ ۔ اور اگر مذکورہ صورت میں نہ ہو تو دوسروں کے لئے اس نام سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س1345:بعض افراد فوٹوکاپی کی دوکان پر آتے ہیں اور وہاں پر لائے گئے کاغذات اور کتابوں کی تصویر برداری کی درخواست کرتے ہیں اور دوکاندار جو کہ مومن ہے تشخیص دیتا ہے کہ یہ کتاب یا رسالہ یا کاغذات سب مومنین کے لئے مفید ہیں آیا اس کے لئے کتاب کے مالک سے اجازت لئے بغیر کتاب یا رسالے کی تصویر برداری جائز ہے؟ اور اگر دوکاندار کو علم ہو کہ صاحب کتاب راضی نہیں ہے تو آیا مسئلہ میں فرق پڑے گا؟

ج: احوط یہ ہے کہ کتاب یا اوراق کے مالک کی اجازت کے بغیر ان کی تصویر برداری نہ کی جائے۔

س1346:بعض مومنین ویڈیو کیسٹ کرائے پر لاتے ہیں اور جب ویڈیو کیسٹ مکمل طور پر انکی پسند کا ہو تو اس وجہ سے کہ بہت سارے علما کے نزدیک حقوق طبع محفوظ نہیں ہوتے دوکاندار کی اجازت کے بغیر اسکی کاپی کرلیتے ہیں کیاان کا یہ عمل جائز ہے؟ اور بر فرض عدم جواز ، اگر کوئی شخص ریکارڈ کرلے یا اس کی کاپی کرلے تو کیا اس پر لازم ہے کہ وہ دوکاندار کو اطلاع دے یاریکارڈشدہ مواد کا صاف کردینا کافی ہے؟

ج: احوط یہ ہے کہ بغیر اجازت ریکارڈ نہ کی جائے لیکن اگر بغیر اجازت کے ریکارڈ کرلے تو محو کرنا کافی ہے۔

غیر مسلموں کے ساتھ تجارت

س1347:آیا اسرائیلی مال کا درآمد کرنا اور اس کی ترویج کرنا جائز ہے؟ اور اگر یہ کام وقوع پذیر ہوجائے اگرچہ اضطرارکی وجہ سے تو آیا مذکورہ مال کو فروخت کرنا جائز ہے؟

ج: ایسے معاملات سے پرہیز کرنا ضروری ہے کہ جو غاصب اور اسلام و مسلمین کی دشمن اسرائیلی حکومت کے نفع میں ہوں اور کسی کے لئے بھی ان کے اس مال کو درآمد کرنا اور اس کی ترویج کرنا جائز نہیں ہے جس کے بنانے اور فروخت کرنے سے اسے فائدہ پہنچے ، اور مسلمانوں کے لئے ان اشیاء کا خریدنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفسدہ اور ضرر ہے۔

س١٣٤٨:کیااس ملک کے تاجروں کے لئے جس نے اسرائیل سے اقتصادی بائیکات کو ختم کردیاہے اسرائیلی مال کا درآمد کرنا اور اس کی ترویج کرنا جائز ہے؟

ج: واجب ہے کہ اشخاص ایسی اشیاء کہ جن کے بنانے اور فروخت کرنے سے اسرائیل کی پست حکومت کو فائدہ پہنچتا ہو اجتناب کریں۔

س١٣٤٩:آیا مسلمانوں کے لئے ان اسرائیلی مصنوعات کو خریدنا جائز ہے کہ جو اسلامی ممالک میں بکتی ہیں؟

ج: تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسی مصنوعات کی خریداری اور ان سے استفادہ کرنے سے پرہیز کریں کہ جن کے بنانے اور بیچنے کا فائدہ اسلام و مسلمین کے ساتھ بر سر پیکار صیہونی دشمنوں کو پہنچے۔

س1350:آیا اسلامی ممالک میں اسرائیل کے سفر کے لئے دفاتر کھولنا جائز ہے؟ اور آیا مسلمانوں کے لئے ان دفاتر سے ٹکٹ خریدنا جائز ہے؟

ج: چونکہ اس کام میں اسلام اور مسلمانوں کا نقصان ہے لہذا جائز نہیں ہے اور اسی طرح کسی شخص کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ وہ ایسا کام کرے جو اسرائیل کی دشمن اور محارب حکومت سے مسلمانوں کے بائیکاٹ کے خلاف ہو۔

س1351:آیا ایسی یہودیامریکی یا کینڈین کمپنیوں کی مصنوعات خریدنا جائز ہے جن کے بارے میں یہ احتمال ہو کہ وہ اسرائیل کی مدد کرتی ہیں ؟

ج: اگران مصنوعات کی خریدو فروخت اسرائیل کی گھٹیا اور غاصب حکومت کی تقویت کا سبب بنے یا یہ اسلام و مسلمین کے ساتھ دشمنی کیلئے کام میں لائی جاتی ہوں تو کسی فرد کے لئے ان کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے وگرنہ اشکال نہیں ہے۔

س1352:اگراسرائیلی مال اسلامی ممالک میں درآمد کیا جائے تو کیا جائز ہے کہ تجار اس کا کچھ حصہ خرید کر لوگوں کوبیچیں اور اس کی ترویج کریں؟

ج: چونکہ اس کام میں بہت مفاسد ہیں لہذا جائز نہیں ہے ۔

س1353:اگر کسی اسلامی ملک کی عام مارکیٹوں میں اسرائیلی مصنوعات پیش کی جائیں تو اگر ضرورت کی غیر اسرائیلی مصنوعات کو مہیا کرنا ممکن ہو کیا مسلمانوں کے لیے اسرائیلی مصنوعات خریدنا جائز ہے؟

ج: تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ایسی اشیاء کے خریدنے اور استعمال کرنے سے اجتناب کریں کہ جن کے بنانے اور خریدنے کا فائدہ اسلام ومسلمین سے برسر پیکار صہیونیوں کو پہنچتا ہو۔

س1354:اگر اس بات کا علم ہوجائے کہ اسرائیلی مصنوعات کو ان کی اسرائیلی مہر تبدیل کرنے کے بعد ترکی یا قبرص کے ذریعے دوبارہ برآمد کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان خریداریہ سمجھیں کہ مذکورہ مصنوعات اسرائیلی نہیں ہیں اس لئے کہ اگر مسلمان اس امر کو جان لے کہ یہ مصنوعات اسرائیلی ہیں تو انہیں نہیں خریدے گا ایسی صورت حال میں مسلمان کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ ایسی مصنوعات کے خریدنے، ان سے استفادہ کرنے اورانکی ترویج کرنے سے اجتناب کریں۔

س۱۳55:امریکی مصنوعات کی خریدوفروخت کا کیا حکم ہے؟ آیا یہ حکم تمام مغربی ممالک جیسے فرانس، برطانیہ کو شامل ہے؟ آیا یہ حکم ایران کے لیے مخصوص ہے یا تما م ممالک میں جاری ہے؟

ج: اگر غیر اسلامی ممالک سے درآمد شدہ مصنوعات کی خریداری اوران سے استفادہ ان کافر استعماری حکومتوں کی تقویت کا باعث ہو کہ جو اسلام ومسلمین کی دشمن ہیں یا اس سے پوری دنیا میں اسلامی ممالک یا مسلمانوں کے اوپر حملے کرنے کیلئے انکی قوت مضبوط ہوتی ہو تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کی مصنوعات کی خریداری، ان سے استفادہ کرنے اور انکے استعمال سے اجتناب کریں۔ اور مذکورہ حکم تمام مصنوعات اور تمام کافر اور اسلام ومسلمین کی دشمن حکومتوں کے لیے ہے اور مذکورہ حکم ایران کے مسلمانوں سے مخصوص نہیں ہے۔

س۱۳56: ان لوگوں کی ذمہ داری کیا ہے جو ایسے کارخانوں اور اداروں میں کام کرتے ہیں کہ جن کا فائدہ کافر حکومتوں کو پہنچتا ہے او ریہ امر ان کے استحکام کا سبب بنتا ہے؟

ج: جائز کاموں کے ذریعے کسب معاش کرنا بذات خوداشکال نہیں رکھتااگر چہ اس کی منفعت غیر اسلامی حکومت کوپہنچے مگر جب وہ حکومت اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ حالت جنگ میں ہواور مسلمانوں کے کام کے نتیجے سے اس جنگ میں استفادہ کیا جائے تو جائز نہیں ہے۔

ظالم حکومت میں کام کرنا

س1357: آیا غیر اسلامی حکومت میں کوئی ذمہ داری انجام دینا جائز ہے؟

ج: یہ اس بات پر منحصر ہے کہ وہ ذمہ داری بذات خود جائز ہو۔

س۱۳۵۸:ایک شخص کسی عرب ملک کی ٹریفک پولیس میں ملازم ہے اور اس کاکام ان لوگوں کی فائلوں پر دستخط کرنا ہے جو ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں تاکہ انہیں قید خانے میں ڈالا جائے وہ جس کی فائل پردستخط کردے توقانون کی مخالفت کرنے والے اس شخص کو جیل میں ڈال دیا جاتا ہے آیا یہ نوکری جائز ہے؟ اور اس کی تنخواہ کا کیا حکم ہے جووہ مذکورہ کام کے عوض حکومت سے لیتا ہے؟

ج: معاشرے کے نظم و نسق کے قوانین اگر چہ غیراسلامی حکومت کی طرف سے بنائے گئے ہوں ان کی رعایت کرناہر حال میں واجب ہے اور جائز کام کے بدلے میں تنخواہ لینا اشکال نہیں رکھتا۔

س۱۳۵۹:امریکہ یا کینیڈا کی شہریت لینے کے بعد آیا مسلمان شخص وہاں کی فوج یا پولیس میں شامل ہوسکتا ہے؟ اورکیا سرکاری اداروں جیسے بلدیہ اور دوسرے ادارے کہ جو حکومت کے تابع ہیں اُن میں نوکری کرسکتا ہے؟

ج: اگراس پر مفسدہ مترتب نہ ہو اور کسی حرام کو انجام دینے یا واجب کے ترک کا سبب نہ ہو تو اشکال نہیں رکھتا۔

س1360:آیا ظالم حاکم کی طرف سے منصوب قاضی کی کوئی شرعی حیثیت ہے؟ تاکہ اس کی اطاعت کرنا واجب قرار پائے؟

ج: جامع الشرائط مجتہد کے علاوہ وہ شخص کہ جوایسے شخص کی طرف سے منصوب نہیں ہے جسے قاضی نصب کرنے کا حق ہے اس کیلئے منصب قضاوت کو سنبھالنا اور لوگوں کے درمیان قضاوت انجام دینا جائز نہیں ہےاور لوگوں کیلئے اسکی جانب رجوع کرنا جائز نہیں ہے اور نہ اس کا حکم نافذ ہے مگر ضرورت اور مجبوری کی حالت میں۔

لباس کے احکام

س۱۳61:لباس شہرت کا معیار کیا ہے؟

ج: لباس شہرت ایسے لباس کو کہا جاتاہے جو رنگت، سلائیہبوسیدگی یا اس جیسے دیگر اسباب کی وجہ سے پہننے والے کے لئے مناسب نہ ہو اور لوگوں کے سامنے پہننے سے لوگوں کی توجہ کا سبب بنے اور انگشت نمائی کا باعث ہو۔

س۱۳62:اس آواز کا کیا حکم ہے جو چلنے کے دوران خاتون کے جوتے کے زمین پر لگنے سے پیدا ہوتی ہے؟

ج: بذات خود جائز ہے جب تک لوگوں کی توجہ کو جذب نہ کرے اور موجب مفسدہ بھی نہ ہو۔

س۱۳63:آیا لڑکی کے لئے گہرے نیلے رنگ کے کپڑے پہننا جائز ہے؟

ج: بذات خود جائز ہے بشرطیکہ لوگوں کی توجہ کو جذب نہ کرے اور موجب مفسدہ نہ ہو ۔

س۱۳64: کیا خواتین کے لئے ایسا تنگ لباس پہننا جائز ہے جس سے بدن کا نشیب و فراز نمایاں ہو یا شادیوں میں عریاں اور ایسا باریک لباس پہننا جس سے بدن نمایاں ہو؟

ج: اگر نامحرم مردوں کی نظرسے اورمفسدے کے مترتب ہونے سے محفوظ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے وگرنہ جائز نہیں ہے۔

س۱۳65:آیا مومنہ خاتون کے لئے چمکدار کالے جوتے پہننا جائز ہے؟

ج: اشکال نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا رنگ یا شکل نامحرم کی توجہ کو جذب کرنے یا اسکی طرف انگشت نمائی کا سبب بنے۔

س۱۳66:آیا خاتون کے لئے واجب ہے کہ وہ اپنے لباس جیسے اسکارف ، شلوار اور قمیص کے لئے فقط سیاہ رنگ کا انتخاب کرے؟

ج: شکل، رنگ اور طرز سلائی کے اعتبار سے عورت کے کپڑوں کا وہی حکم ہے جو گزشتہ جواب میں جوتوں کے بارے میں گزر چکا ہے۔

س۱۳67:آیا جائز ہے کہ عورت کا لباس اور پردہ ایسا ہو جو لوگوں کی نظروں کو اپنی طرف متوجہ کرے یا جنسی خواہشات کو ابھارے مثلاً اس طرح چادر پہنے جو لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرے یا کپڑے اور جوراب کا ایسا رنگ انتخاب کرے جو جنسی خواہشات کو ابھارنے کا سبب ہو ؟

ج: جو چیز بھی رنگ، ڈیزائن یا پہننے کے انداز کے اعتبار سے نامحرم کی توجہ جذب کرنے کا باعث ہو اور مفسدے اور حرام کے ارتکاب کا سبب بنے اس کا پہننا جائز نہیں ہے۔

س١٣٦٨: آیا عورت اور مرد کے لئے جنس مخالف سے مشابہت کی نیت کے بغیر گھر کے اندر ایک دوسرے کی مخصوص اشیاء پہننا جائز ہے؟

ج: اگراسے اپنے لئے لباس کے طور پر انتخاب نہ کریں تو کوئی حرج نہیں ہے ۔

س١٣٦٩: مردوں کیلئے خواتین کے مخصوص پوشیدہ لباس کا فروخت کرناکیا حکم رکھتا ہے؟

ج: اگر معاشرتی اور اخلاقی برائیوں کا موجب نہ بنے تو اشکال نہیں رکھتا۔

س١٣70:آیا باریک جورابیں بنانا، خریدنا اور فروخت کرنا شرعاً جائز ہے ؟

ج: اگرانہیں بنانا اور انکی خرید و فروخت اس قصد سے نہ ہو کہ خواتین انہیں نامحرم مردوں کے سامنے پہنیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س١٣71: کیا غیر شادی شدہ افرادکیلئے شرعی قوانین اور اخلاقی آداب کا خیال رکھتے ہوئے زنانہ لباس اور میک اپ کا سامان فروخت کرنے کے مراکز میں کام کرنا جائز ہے؟

ج: کام کرنے کا جائز ہونا اور کسب حلا ل شرعاً کسی خاص صنف سے مخصوص نہیں ہے بلکہ جو بھی شرعی قوانین اور اسلامی آداب کی رعایت کرتا ہو اسے اس کا حق ہے لیکن اگر تجارتی یا کام کا لائسنس دینے کیلئے بعض اداروں کی جانب سے عمومی مصالح کی خاطر بعض کاموں کے لئے خاص شرائط ہوں تو ان کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

س١٣72:مردوں کے لیے زنجیر پہننے کا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر زنجیرسونے کا ہو یا ایسی چیز کا ہو کہ جس سے استفادہ کرناخواتین کے لیئے مخصوص ہو تو مردوں کے لئے اسے پہننا جائز نہیں ہے۔

کفار کی مشابہت اور انکی ثقافت کی ترویج

س1373:آیا ایسا لباس پہننا کہ جس پر غیر ملکی الفاظ اور تصاویرچھپے ہوئے ہوں جائز ہے؟اور آیا مذکورہ لباس مغربی ثقافت کی ترویج کہلائے گا ۔؟

ج: اگر معاشرتی مفاسد اور خرابیوں کا سبب نہ ہو تو بذات خود جائز ہے اور یہ کہ مذکورہ عمل اسلامی ثقافت کی مخالف مغربی ثقافت کی ترویج شمار ہوتاہے یا نہیں اسکی تشخیص عرف کی ذمہ داری ہے۔

س1374: آجکل بیرونی ممالک سے لباس درآمد کرکے شہروں کے اندر انکی خرید و فروخت اور پہننے کا رواج عام ہوگیا ہے اس چیز کو مدّ نظر رکھتے ہوئے کہ اسلامی انقلاب پر مغربی ثقافت کے حملے میں اضافہ ہوگیا ہے اس کام کا کیا حکم ہے؟

ج: صرف اس وجہ سے کہ یہ لباس غیراسلامی ممالک سے لایا گیا ہے انکا درآمد کرنا، خریدنا، فروخت کرنااور استعمال کرنا اشکال نہیں رکھتا۔ ہاں اگر اس لباس کا پہننا عفت اوراسلامی اخلاق کے منافی ہو یا اسلامی ثقافت کی دشمن مغربی ثقافت کی ترویج شمار ہو تو اس لباس کا درآمد کرنا،خریدنا ، فروخت کرنا اور پہننا جائز نہیں ہے اور اس سلسلے میں متعلقہ حکام سے رابطہ کرنا ضروری ہے تاکہ اسے روکا جاسکے۔

س1375:بال کاٹنے میں مغربی سٹائل کی پیروی کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: ایسی چیزوں کے حرام ہونے کا معیار اعداء اسلام سے مشابہت اور ان کی ثقافت کی ترویج ہے اور یہ چیز مختلف اشخاص ، ازمان اور ملکوں کے اعتبار سے مختلف ہوجاتی ہے اور یہ چیز مغرب کے ساتھ بھی مختص نہیں ہے ۔

س1376:آیا اسکول کے اساتذہ کے لئے ایسے شاگردوں کے بال کاٹنا جائز ہے جو مغربی طرز پر اپنے بال بناتے اور مزین کرتے ہیں جو کہ اسلامی آداب کے خلاف اور کفار کے مشابہ ہے ؟ یہ بھی معلوم ہے کہ انہیں وعظ و نصیحت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور وہ اسکول میں اسلامی طرز کا خیال رکھتے ہیں لیکن اسکول سے باہر نکل کر اپنی وضع قطع تبدیل کرلیتے ہیں؟

ج: اساتذہ کے لئے طلبا کے بال کاٹنا مناسب نہیں ہے اور اگر اسکول کے اساتذہ کی تشخیص یہ ہو کہ طلبا کے بعض کام اسلامی آداب اور ثقافت کے ساتھ مناسب نہیں ہیں تو بہتر یہ ہے انہیں پدرانہ وعظ و نصیحت کریں اور اگر ضروری ہو توانکے سرپرست کو بچوں کی حالت سے آگاہ کریں‌تا کہ وہ مشکل کو حل کرنے کیلئے کمک کرسکیں البتہ تعلیم و تربیت کے قوانین کی پابندی ضروری ہے ۔

س۱۳۷۷:امریکی لباس پہننے کا کیا حکم ہے؟

ج: استعماری ممالک کے بنے ہوئے لباس کے پہننے میں اس لئے کہ انہیں اعداء اسلام نے بنایا ہے بذات خود کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر یہ کام دشمن کی غیر اسلامی ثقافت کی ترویج یا اسلامی سرزمین کے استعمار و استثمار کیلئے ان کی معیشت کی تقویت کا سبب بنے یا اسلامی حکومت کی معیشت کو ضرر پہنچانے کا سبب ہو تو مورد اشکال ہے بلکہ بعض موارد میں جائز نہیں ہے۔

س۱۳۷۸:آیا خواتین کا ان استقبالیہ رسومات میں شرکت کرنا ،خوش آمدید کہنا اور پھول پیش کرناجائز ہے؟کہ جنہیں وزارتیں اور سرکاری اور نجی ادارے ترتیب دیتے ہیں؟ آیا ان رسومات میں انکی شرکت کی یوں توجیہ کرنا صحیح ہے کہ ہمارا مقصد اسلامی معاشرے میں خواتین کے احترام اور آزادی کا اظہار ہے؟

ج: غیر ملکی مہمانوں کے استقبال کی رسومات میں خواتین کو شرکت اور خوش آمدید کہنے کی دعوت دینے کا کوئی بہانا صحیح نہیں ہے اور اگر مفاسد اور غیر اسلامی ثقافت کی ترویج کا سبب ہو تو جائز نہیں ہے۔

س۱۳۷۹: ٹائی لگانے کا کیا حکم ہے ؟

ج: لی طور پر ٹائی اوراس جیسے دوسرے لباس کہ جو غیر مسلموں کا لباس شمار ہوتے ہیں اس طرح پہننا کہ یہ انکی پست ثقافت کی ترویج کا سبب بنتا ہو تو ان کا پہننا جائز نہیں ہے۔

س1380:ایسی تصاویر، کتب اوررسالوں کے بیچنے کا کیا حکم ہے جو صراحت کے ساتھ قبیح اور فحش امور پر مشتمل نہیں ہوتے لیکن ضمنی طور پر بالخصوص نوجوانوں کے درمیان فاسد اور غیراسلامی ماحول پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں؟

ج: ایسی اشیاء کی ترویج کرنا ، خریدنا اور فروخت کرنا جائز نہیں ہے کہ جو جوانوں کے انحراف ،انکے فاسد ہونے اور فاسد ثقافتی ماحول پیدا کرنے کا باعث ہو اور ان سے اجتناب کرنا واجب ہے۔

س۱۳81:ہمارے اسلامی معاشرے کے خلاف ثقافتی جنگ کا مقابلہ کرنے کیلئے دور حاضر کی عورت کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: پردے کی پابندی ، اسکی ترویج اور ایسے ملبوسات سے اجتناب کرنا جو دشمنوں کی ثقافت کی پیروی کہلائے مہم ترین فرائض میں سے ایک ہے۔

س۱۳82:بعض مسلمان عیسائیوں کی عید پر جشن مناتے ہیں کیا اس کام میں اشکال نہیں ہے؟

ج: حضرت عیسی کی ولادت کا جشن منانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۳83 آیا ایسا لباس پہننا جائز ہے جس پر شراب کا اشتہار اور ایڈورٹائزمنٹ ہو ؟

ج: جائز نہیں ہے۔

ہجرت کرنا اور سیاسی پناہ لینا

س1384:دوسرے ملکوں میں سیاسی پناہ لینے کا کیا حکم ہے؟ آیا سیاسی پناہ کے لئے جھوٹا قصہ گھڑنا جائز ہے؟

ج: غیر اسلامی ملک میں سیاسی پناہ لینے میں بذات خود کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ مفسدہ کا باعث نہ ہو ۔ لیکن اسکی دستیابی کیلئے جھوٹ اورجعل سازی کا سہارا لینا جائز نہیں ہے؟

س1385:آیا مسلمان کے لئے غیر اسلامی ملک کی طرف ہجرت کرنا جائز ہے؟

ج: اگردین سے انحراف کا خوف نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور واجب ہے کہ وہاں پر اپنے دین و مذہب کی حفاظت اور احتیاط کی رعایت کے ساتھ ساتھ جس حد تک ممکن ہو اسلام اورمسلمانوں کا دفاع کرے۔

س1386:آیاایسی خواتین جو سرزمین کفرمیں ایمان لائی ہوں اور معاشرے اور خاندان سے خوف کی وجہ سے اپنے اسلام کے اظہار سے قاصر ہوں ان کیلئے سرزمین اسلام کی طرف ہجرت کرنا ضروری ہے ؟

ج: اگر اسلامی ممالک کی جانب ہجرت کرنے میں انکے لئے کوئی حرج ہو تو واجب نہیں ہے لیکن حتی المقدور نماز، روزہ اور دیگر واجبات کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔

س1387:ایسے ملک میں رہنے کا کیا حکم ہے جہاں گناہ کے اسباب فراہم ہوں‌جیسے عریانی اور فحش موسیقی کے کیسٹ کا سنناوغیرہ؟ اور ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے جو وہاں پر تازہ بالغ ہوا ہے؟

ج: انکا وہاں رہنا بذات خو د اشکال نہیں رکھتا لیکن اس کیلئے شرعاً حرام چیزوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے اور اگر یہ نہ کر سکے تو اسلامی ممالک کی طرف ہجرت کرنا ضروری ہے۔

جاسوسی، چغلخوری اور اسرار کا فاش کرنا

س۱۳۸۸: ہمیں مکتوب طور پر ایک شخص کی طرف سے حکومت کا مال غبن کرنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں تحقیقات کے بعد بعض جرائم کا صحیح ہونا ثابت ہوگیا لیکن جب اس شخص سے تحقیقات کی گئیں تو اس نے جرائم سے انکار کردیا آیا ہمارے لئے ان معلومات کو کورٹ میں پیش کرنا جائز ہے؟ کیونکہ مذکورہ عمل اس کی عزت کو ختم کردے گا ؟ اور اگر جائز نہیں ہے تو ایسے افراد کی کیا ذمہ داری ہے جو اس مسئلے سے مطلع ہیں؟

ج: بیت المال اور سرکاری اموال کی حفاظت پر مامور افسر کو جب اطلاع ہوجائے کہ انکے ملازم یا کسی دوسرے شخص نے سرکاری مال و دولت کا غبن کیا ہے تو اس شخص کی شرعی اور قانونی ذمہ داری ہے کہ اس کیس کو متعلقہ ادارے کے سامنے پیش کرے تاکہ حق ثابت ہوسکے اورملزم کی آبرو کی پائمالی کا خوف بیت المال کی حفاظت کیلئے حق کو ثابت کرنے میں کوتاہی کا جواز شمار نہیں ہوتا اور دیگر افراداپنی معلومات کو مستند طور پر متعلقہ حکام تک پہنچائیں تا کہ وہ تحقیق و تفحص اور ان کے اثبات کے بعد اقدام کرسکیں۔

س۱۳۸۹:بعض اخبارات آئے دن چوروں ، دھوکا بازوں ، اداروں کے اندر رشوت خور گروہوں، بے حیائی کا مظاہرہ کرنے والوں نیز فسادو فحشاکے مراکز اور نائٹ کلبوں کی خبریں چھاپتے ہیں کیا اس قسم کی خبریں چھاپنا اور منتشر کرنا ایک طرح سے ترویج فحشا کے زمرے میں نہیں آتا؟

ج: اخبارات میں محض واقعات شائع کرنا فحشا کو پھیلانا شمار نہیں ہوتا۔

س۱۳۹۰:کیا کسی تعلیمی ادارے کے طالب علموں کیلئے جائز ہے کہ وہ جن منکرات اور برائیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں انکی اطلاع تعلیم و تربیت کے ذمہ دار افراد تک پہنچائیں تاکہ ان کی روک تھام کی جاسکے؟

ج: اگر رپورٹ علنی اور ایسے امور کے بارے میں ہو جو ظاہر ہیں اور اس پر جاسوسی اور غیبت کا عنوان صدق نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے بلکہ اگر یہ نہی از منکر کا پیش خیمہ ہو تو واجب ہے۔

س۱۳۹۱: آیا اداروں کے بعض افسروں کی خیانت اور ظلم کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا جائز ہے؟

ج: ظلم کی تحقیق اور اطمینان کے بعد ایسے معاملات کی چھان بین اور پیچھا کرنے کیلئے متعلقہ مراکز کو اطلاع دینا اشکال نہیں رکھتا بلکہ اگرنہی از منکر کا پیش خیمہ ہو تو واجب ہے البتہ لوگوں کے سامنے انکو بیان کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ اگر یہ حکومت اسلامی کوکمزور کرنے اور فتنہ و فساد کا باعث ہو تو حرام ہے۔

س۱۳۹۲:مومنین کے اموال کے بارے میں تحقیق کرنا اور اسکی رپورٹ ظالم حکومت اور ظالم حکمرانوں کودینا کیا حکم رکھتا ہے ؟ بالخصوص اگر ان کے لئے نقصان اور تکلیف کا باعث ہو؟

ج: ایسے کام شرعاً حرام ہیں اوراگر نقصان کا سبب ظالم کے سامنے مؤمنین کے خلاف رپورٹ پیش کرنا ہو تو یہ ضامن ہونے کا سبب ہے۔

س۱۳۹۳:کیاامر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خاطر مومنین کے ذاتی وغیرذاتی امور کی جاسوسی کرناجائز ہے؟البتہ جب ان سے منکر کا انجام دینا اورمعروف کا ترک کرنا مشاہدہ کیا گیا ہو؟ اور ایسے اشخاص کا کیا حکم ہے جو لوگوں کی خلاف ورزیوں کی جاسوسی میں لگے رہتے ہیں جبکہ یہ کام ان کی ذمہ داری نہیں ہے؟

ج: تحقیق و تفحص کے باقاعدہ طور پر ذمہ دار افراد کیلئے اداروں کے ملازمین اور دوسرے لوگوں کے کام کے بارے میں قوانین و ضوابط کے اندر رہتے ہوئے قانونی تحقیق و تفتیش کرنا اشکال نہیں رکھتا لیکن

اسرار فاش کرنے کیلئے قوانین و ضوابط کی حدود سے باہر دوسروں کے کاموں کی جاسوسی کرنا یا ملازمین کے اعمال و کردار کی تحقیق کرنا ان ذمہ دار لوگوں کیلئے بھی جائز نہیں ہے۔

س1394:کیالوگوں کے سامنے اپنے ذاتی اسرار اور ذاتی پوشیدہ امور کو بیان کرنا جائز ہے؟

ج: دوسروں کے سامنے اپنے ان ذاتی اور خصوصی امور کو بیان کرنا جائز نہیں ہے جو کسی طرح سے دوسروں سے بھی مربوط ہوں یا کسی مفسدے کے مترتب ہونے کا موجب ہوں۔

س1395:نفسیاتی ڈاکٹرعام طور پر مریض کے ذاتی اور خاندانی امور کے بارے میں سوال کرتے ہیں تاکہ اس کے مرض کے اسباب اورپھر علاج کے طریقے معلوم کیے جاسکیں آیا بیمار کے لئے ان سوالات کاجواب دینا جائز ہے؟

ج: اگر کسی تیسرے شخص کی غیبت یا اہانت نہ ہو اور کوئی مفسدہ بھی مترتب نہ ہوتا ہو تو جائز ہے۔

س1396: سکیورٹی کے بعض افراد بے حیائی و فحشا کے مراکز اور دہشت گرد گروہوں کو کشف کرنے کیلئے بعض مراکز میں داخل ہونا اور بعض گروہوں میں نفوذ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ تحقیق اور تجسس کا تقاضا ہے۔ مذکورہ عمل کا شرعا کیا حکم ہے؟

ج: اگر یہ کام متعلقہ افسر کی اجازت سے ہو اور قوانین و ضوابط کی رعایت کی جائے اور گناہ کے ساتھ آلودہ ہونے اور فعل حرام کے ارتکاب سے اجتناب کیا جائے تو اشکال نہیں رکھتا اور افسروں پر بھی واجب ہے کہ اس لحاظ سے ان کے کاموں پر پوری توجہ اور کڑی نگاہ رکھیں ۔

س1397:بعض لوگ دوسروں کے سامنے اسلامی جمہوریہ (ایران) میں موجود بعض کمزوریوں کو بیان کرتے ہیں ان باتوں کو سننے اور پھر انہیں نقل کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: واضح ہے کہ کسی بھی ایسے کام کو انجام دینا جو اسلامی جمہوریہ (ایران) جو کہ عالمی کفر و استکبار سے برسر پیکار ہے کوبدنام کرے وہ اسلام اور مسلمانوں کے فائدہ میں نہیں ہے پس اگر یہ باتیں اسلامی جمہوری (ایران) کے نظام کو کمزور کرنے کا سبب ہوں تو جائز نہیں ہے۔

سگریٹ نوشی اور نشہ آور اشیاء کا استعمال

س۱۳۹8:عمومی مقامات اور سرکاری دفاتر میں دخانیات کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر عمومی مقامات اور دفاتر کے داخلی قوانین کے خلاف ہو یا دوسروں کے لئے اذیت و آزار یا ضرر کا باعث ہو تو جائز نہیں ہے۔

س۱۳۹۹: میرا بھائی منشیات کے استعمال کا عادی ہے اور منشیات کا سمگلر بھی ہے آیا مجھ پر واجب ہے کہ اس کی اطلاع متعلقہ ادارے کو دوں تاکہ اسے اس عمل سے روکا جاسکے؟

ج: آپ پر نہی از منکر واجب ہے اور ضروری ہے کہ نشہ کو ترک کرنے میں اسکی مدد کریں اور اسی طرح اسے منشیات کی سمگلنگ، انکے فروخت کرنے اور پھیلانے سے منع کریں اور اگر متعلقہ ادارے کو اطلاع دینا مذکورہ امر میں اس کا معاون ہویا نہی از منکر کا پیش خیمہ شمار ہو تو یہ واجب ہے۔

س1400:آیا نسوار کا استعمال جائز ہے؟ اس کے عادی بننے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر قابل اعتنا ضرر رکھتا ہو توا س کا استعمال اور اس کا عادی ہونا جائز نہیں ہے۔

س1401: تنباکو کی خرید و فروخت اور استعمال کا کیا حکم ہے؟

ج: تنباکو کی خرید و فروخت اور استعمال بذات خود جائز ہے۔ ہاں اگر اس کے استعمال میں شخص کیلئے قابل اعتنا ضرر ہو تو اس کی خرید و فروخت اور استعمال جائز نہیں ہے۔

س 1402:آیا بھنگ پاک ہے؟ اور کیا اس کا استعمال کرنا حرام ہے؟

ج: بھنگ پاک ہے ۔ لیکن اس کا استعمال کرنا حرام ہے۔

س1403: نشہ آور اشیاء جیسے بھنگ، چرس، افیون، ہیروئین، مارفین ، میری جوانا ...کے کھانے، پینے، کھینچنے، انجکشن لگانے یا حقنہ کرنے کے ذریعے استعمال کا کیا حکم ہے؟ اور ان کی خرید و فروخت اور انکے ذریعے کمانے کے دوسرے طریقوں جیسے انکا حمل ونقل، انکی حفاظت اور اسمگلنگ کا کیا حکم ہے؟

ج: منشیات کا استعمال اور ان سے استفادہ کرنا ، انکے برے اثرات جیسے انکے استعمال کے قابل توجہ معاشرتی اور فردی مضرات کے پیش نظر حرام ہے اور اسی بنا پر ان کے حمل و نقل، انکو محفوظ کرنے اور انکی خریدوفروخت و غیرہ کے ذریعے کسب معاش کرنا بھی حرام ہے۔

س1404:کیا منشیات کے استعمال سے مرض کا علاج کرنا جائز ہے؟ اور برفرض جواز آیا مطلقاً جائز ہے یا علاج کے اسی پر موقوف ہونے کی صورت میں جائز ہے

ج: اگر مرض کا علاج کسی طرح منشیات کے استعمال پر موقوف ہو اور یہ امر قابل اطمینان ڈاکٹر کی تجویز سے انجام پائے تو اشکال نہیں رکھتا۔

س1405:خشخاش اور کوبی و غیرہ کہ جن سے افیون، ہیروئن، مارفین ، بھنگ اور کوکین وغیرہ حاصل کی جاتی ہیں کی کاشت اور دیکھ بھال کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اس قسم کی فصلوں کی کاشت اور نگہداری جو اسلامی جمہوریہ (ایران) کے قانون کے خلاف ہے

جائز نہیں ہے۔

س1406: منشیات کے تیار کرنے کا کیا حکم ہے چاہے اسے قدرتی اور طبیعی مواد سے تیار کیا جائے جیسے مارفین، ہیروئن، بھنگ، میری جوانا وغیرہ یامصنوعی مواد سے جیسےS.D.او غیرہ ؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س۱۴۰۷:آیا ایسا تنباکو استعمال کرنا جائز ہے جس پربعض قسم کی شراب چھڑکی گئی ہو ؟ آیا اس کے دھوئیں کو سونگھنا جائز ہے؟

ج: اگر عرف کی نگاہ میں یہ تنباکو پینا شراب پینا نہ کہلائے اور نشہ آور نہ ہو اور قابل توجہ ضرر کا سبب نہ ہو تو جائز ہے۔ اگرچہ احوط اس کا ترک کرنا ہے ۔

س۱۴۰8:آیا دخانیات کے استعمال کو شروع کرنا حرام ہے ؟اور اگر عادی شخص دخانیات کے استعمال کو چند ہفتوں یا اس سے زیادہ مدت تک ترک کردے تو ان کا دوبارہ استعمال کرنا حرام ہے؟

ج: دخانیات کے استعمال کے ضرر کے درجے کے مختلف ہونے سے اس کا حکم بھی مختلف ہوجاتا ہے کلی طور پر اس مقدار میں دخانیات کا استعمال کہ جس سے بدن کو قابل توجہ ضرر پہنچتاہے جائز نہیں ہے اور اگر انسان کو معلوم ہو کہ دخانیات کا استعمال شروع کرنے سے اس مرحلہ تک پہنچ جائے گا تو بھی جائز نہیں ہے۔

س۱۴۰۹:ایسے مال کا کیا حکم ہے جس کا بعینہ خود حرام ہونا معلوم ہو مثلاً نشہ آور اشیاء کی تجارت سے حاصل شدہ مال ؟ اور اگر اس کے مالک کا علم نہ ہو تو آیایہ مال مجہول المالک کے حکم میں ہے؟ اور اگر مجہول المالک کے حکم میں ہو تو کیا حاکم شرعی یا اس کے وکیل عام کی اجازت سے اس میں تصرف کرنا جائز ہے؟

ج: عین مال کی حرمت کے علم کی صورت میں اگرانسان مال کے شرعی مالک کو جانتا ہو اگرچہ محدود افراد کے درمیان تو مال کو اس کے مالک تک پہنچانا واجب ہے ورنہ اسے اسکے شرعی مالک کی طرف سے فقرا کو صدقہ دے اور اگر حرام مال اسکے حلال مال سے مل گیا ہو اور اس کی مقداراور شرعی مالک کو نہ جانتا ہو تو واجب ہے کہ اس کا خمس متولی خمس کو دے۔

داڑھی مونڈنا

س١٤10: نیچے والا جبڑا۔ کہ جس کے بالوں کو رکھنا واجب ہے۔ سے کیا مراد ہے اور کیا یہ دو رخساروں کو بھی شامل ہے؟

ج: معیار یہ ہے کہ عرفاً کہا جائے کہ اس شخص نے داڑھی رکھی ہوئی ہے۔

س١٤11: لمبی اور چھوٹی ہونے کے اعتبار سے ریش کے کیا حدود ہیں؟

ج: اس کے لئے کوئی حد معین نہیں ہے؟ بلکہ معیار یہ ہے کہ عرف کی نظر میں داڑھی کہلائے ، ہاں ایک مٹھی سے زیادہ لمبی ہونا مکروہ ہے۔

س١٤12: مونچھ کو بڑھانے اور داڑھی کو چھوٹا کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: بذات خود اس کام میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س١٤13:بعض لوگ اپنی ٹھوڑی کے بال نہیں مونڈتے اور باقی بال مونڈ دیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

ج: داڑھی کے بعض حصے کے مونڈنے کا حکم پوری داڑھی مونڈنے جیسا ہے۔

س١٤14:کیا داڑھی مونڈنا فسق شمار ہوتا ہے؟

ج: احتیاط کی بنا پر داڑھی مونڈنا حرام ہے اور احوط یہ ہے کہ اس پر فسق کے احکام جاری ہوں گے۔

س١٤15: مونچھوں کے مونڈ نے کا کیا حکم ہے؟ کیا ان کا بہت لمبا کرنا جائز ہے؟

ج: مونچھیں مونڈ نا، رکھنا اور انہیں بڑھانا بذات خود اشکال نہیں رکھتا ہاں انہیں اتنا لمبا کرنا کہ کھانے اور پینے کے دوران طعام یا پانی کے ساتھ لگیں تو مکروہ ہے۔

س١٤16:ایسے فنکار کیلئے بلیڈیا داڑھی مونڈنے والی مشین سے داڑھی مونڈنے کا کیا حکم ہے کہ جس کا شغل مذکورہ عمل کا تقاضا کرتا ہو؟

ج: اگر اس پر داڑھی مونڈنا صادق آتا ہو تو احتیاط کی بناپر حرام ہے۔ ہاں اگر اس کا یہ کام اسلامی معاشرے کی لازمی ضرورت شمار ہوتا ہو تواس ضرورت کی مقدار مونڈ نے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س١٤17: میں اسلامی جمہوریہ (ایران) کی ایک کمپنی میں تعلقات عامہ کا افسر ہوں اور مجھے مہمانوں کے لئے شیو کے آلات خرید کر انہیں دینا ہوتے ہیں تاکہ وہ اپنی داڑھی مونڈسکیں میری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: داڑھی مونڈنے کے آلات کی خریداری اور دوسروں کو پیش کرنا احتیاط کی بناپرجائز نہیں ہے مگر ضرورت کے مقام میں۔

س١٤18 : اگر داڑھی رکھنا اہانت کا باعث ہو تو داڑھی مونڈنے کا کیا حکم ہے؟

ج: جو مسلمان اپنے دین کو اہمیت دیتا ہے اس کے لئے داڑھی رکھنے میں کوئی اہانت نہیں ہے اوراحتیاط کی بنا پرداڑھی کا مونڈنا جائز نہیں ہے ۔ مگر یہ کہ اس کے رکھنے میں ضرر یا حرج ہو ۔

س١٤19:اگر داڑھی رکھنا جائز مقاصد کے حصول میں رکاوٹ ہو تو کیا داڑھی مونڈنا جائز ہے ؟

ج: مکلفین پر حکم الہی کی اطاعت کرنا واجب ہے مگر یہ کہ قابل توجہ ضرریا حرج رکھتا ہو۔

س١٤20: کیا شیونگ کریم کہ جس کا اصل استعمال داڑھی مونڈنے میں ہوتا ہے کا خریدنا ، فروخت کرنا اور بنانا جائز ہے؟ جبکہ یہ کبھی کبھی اس کے علاوہ بھی استعمال کی جاتی ہے؟

ج: اگر کریم داڑھی مونڈنے کے علاوہ دیگرحلال فوائد رکھتی ہو تو اس مقصد سے اس کا بنانا ،اور فروخت کرنا اشکال نہیں رکھتا۔

س١٤21: کیاداڑھی مونڈنے کے حرام ہونے سے مرادیہ ہے کہ چہرے کے بال کامل طور پر اگے ہوئے ہوں اورپھرانہیں مونڈا جائے یا یہ اس صورت کو بھی شامل ہے کہ جہاں چہرے پر کچھ بال اگے ہوئے ہوں۔

ج: کلی طور پر چہرے کے اتنے بال مونڈنا کہ جس پر داڑھی مونڈنا صادق آئے احتیاط کی بنا پر حرام ہے۔ ہاں اتنی مقدار مونڈنا کہ جس پر مذکورہ عنوان صادق نہ آئے اشکال نہیں رکھتا۔

س١٤22: کیا وہ اجرت جو نائی داڑھی مونڈنے کے عوض لیتا ہے حرام ہے؟ برفرض حرمت اگر وہ مال مال حلال سے مخلوط ہوجائے تو کیا خمس نکالتے وقت اس کا دودفعہ خمس نکالنا واجب ہے یا نہیں؟

ج: داڑھی مونڈنے کے عوض اجرت لینا بنابر احتیاط حرام ہے لیکن وہ مال جو حرام سے مخلوط ہوگیا ہے اگر حرام مال کی مقدار معلوم ہو اور اسکا مالک بھی معلوم ہو تو اس پر واجب ہے کہ مال کو اس کے مالک تک پہنچائے یا اسکی رضامندی حاصل کرے اور اگرمالک کو نہ پہچانتا ہو حتی کہ محدود افراد میں بھی تو واجب ہے کہ اس کی طرف سے فقرا کو صدقہ دے اور اگر حرام مال کی مقدار کا علم نہ ہو لیکن مالک کو جانتا ہو تو واجب ہے کہ کسی طرح اس کی رضایت رضامندی حاصل کرے اور اگر نہ مال کی مقدار کا علم ہو اور نہ ہی مالک کا تو اس صورت میں مال کا خمس نکالنا واجب ہے تاکہ مال ،حرام سے پاک ہوجائے۔ اب اگر خمس نکالنے کے بعد باقیماندہ مقدار کا کچھ حصہ سالانہ اخراجات کے بعد بچ جائے تو سالانہ بچت کے عنوان سے بھی اس کا خمس نکالنا واجب ہے۔

س١٤23:بعض اوقات لوگ میرے پاس شیونگ مشین کی مرمت کرانے آتے ہیں اور چونکہ داڑھی مونڈنا شرعاً حرام ہے کیا میرے لئے مرمت کرنا جائز ہے؟

ج: مذکورہ آلہ چونکہ داڑھی مونڈنے کے علاوہ بھی استعمال ہوتا ہے ، لہذا اس کی مرمت کرنا اور اجرت لینا اشکال نہیں رکھتا بشرطیکہ یہ داڑھی مونڈنے کیلئے استعمال کرنے کے مقصد سے نہ ہو۔

س١٤24:کیا رخسارکے ابھرے ہوئے حصے سے دھاگے یا چمٹی کے ذریعے بال کاٹنا حرام نہیں ہے؟

ج: اس حصّے کے بال کاٹنا مونڈنے کی صورت میں بھی جائز ہے۔

محفل گناہ میں شرکت کرنا

س1425: بعض اوقات غیر ملکی یونیورسٹی یا اساتذہ کی طرف سے اجتماعی محفل کا اہتمام کیا جاتا ہے اور پہلے سے معلوم ہوتاہے کہ ایسی محافل میں شراب ہوتی ہےـایسے جشن میں شرکت کا ارادہ رکھنے والے یونیورسٹی کے طلبا کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: کسی کیلئے بھی ایسی محفل میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے کہ جس میں شراب پی جاتی ہے ایسی محفلوں میں شرکت نہ کیجئے تا کہ انہیں پتا چلے کہ آپ نے مسلمان ہونے کی وجہ سے شراب نوشی کی محفل میں شرکت نہیں کی اور آپ شراب نہیں پیتےـ

س1426: شادی کے جشن میں شرکت کا کیا حکم ہے؟کیا شادی کی ایسی محفل کہ جس میں رقص ہے میں شرکت پر یہ عنوان (الداخل فی عمل قوم فہو منہم) "کسی قوم کے کام میں شریک ہونے والا انہیں میں سے ہے "صادق آتاہے پس ایسی محفل کو ترک کرنا واجب ہے؟ یا رقص اور ایسی دوسری رسومات میں شرکت کئے بغیر شادی میں جانا اشکال نہیں رکھتا؟

ج: اگر محفل ایسی نہ ہو کہ اس پر، لہو ولعب اور گناہ کی محفل کا عنوان صدق کرے اور نہ ہی وہاں جانے میں کوئی مفسدہ ہو تو اس میں شرکت کرنے اور بیٹھنے میں‌کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اسے عرفا اسکی عملی تائید شمار نہ کیا جائے جو کہ جائز نہیں ہےـ

س١٤٢٧: ١ـ ایسی محافل میں شرکت کرنے کا کیا حکم ہے جہاں مرد اور خواتین جداگانہ طور پر رقص کرتے ہیں اور موسیقی بجاتے ہیں؟
٢ـ آیا ایسی شادی میں شرکت کرنا جہاں رقص و موسیقی ہو جائز ہے؟
٣ ـ آیا ایسی محافل میں نہی عن المنکر کرنا واجب ہے جہاں پر رقص ہو رہاہو جبکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کاان پر کوئی اثر نہ ہو؟
٤ ـ مرد اور خواتین کے ایک ساتھ مل کر رقص کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: کلی طور پر رقص اگرشہوت کو ابھارنے کا سبب ہو یا حرام عمل کے ہمراہ انجام پائے یا اس کا سبب ہو یا نامحرم مرد اور خواتین ایک ساتھ انجام دیں تو جائز نہیں ہے اور کوئی فرق نہیں ہے کہ یہ شادی کے جشن میں ہو یا کسی اور پروگرام میں اور گناہ کی محفل میں شرکت کرنا اگر عمل حرام کے ارتکاب کا سبب ہو جیسے ایسی مطرب اور لہوی موسیقی کا سننا جو کہ محفل لہو و گناہ سے مناسبت رکھتی ہے یا اس میں شرکت گناہ کی تائید شمار ہوتی ہو تو جائزنہیں ہےـ اور اگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اثر کرنے کا احتمال نہ ہو تو انکا وجوب ساقط ہےـ

س١٤٢٨:اگر نامحرم مرد شادی کی محفل میں داخل ہو اور اس محفل میں بے پردہ عورت ہو اور مذکورہ شخص اس بات کا علم رکھتا ہے کہ اس خاتون پر نہی از منکر کا کوئی اثر نہیں ہوگا تو کیا اس مرد پر محفل کو ترک کرنا واجب ہے؟

ج: اعتراض کے طور پر محفل گناہ کو ترک کرنا اگر نہی عن المنکر کا مصداق ہو تو واجب ہےـ

س١٤٢٩:آیا ایسی محافل میں شرکت کرنا جائز ہے جہاں فحش غنا کے کیسٹ سنے جا رہے ہوں؟ اور اگر اسکے غنا ہونے میں شک ہو جبکہ کیسٹ کو روک بھی نہ سکتا ہو تو حکم کیا ہے؟

ج: لہوی موسیقی اور غنا کی ایسی محفل میں جانا کہ جو لہو و گناہ کی محفل سے مناسبت رکھتی ہے اگر اسکے سننے کا باعث ہویا اسکی تائید شمار ہو تو جائز نہیں ہے لیکن موضوع میں شک کی صورت میں اس محفل میں شرکت کرنے اور اسکے سننے میں بذات خود کوئی حرج نہیں ہےـ

س١٤٣٠:ایسی محفل میں شرکت کرنے کا کیا حکم ہے کہ جہاں انسان کو بعض اوقات غیر مناسب کلام سننا پڑتا ہے؟ مثلاً دینی شخصیات یا اسلامی جمہوریہ کے عہدے داروں یادوسرے مومنین پر بہتان باندھنا؟

ج: صرف جانا اگر فعل حرام میں مبتلا ہونے ـمثلاً غیبت کا سنناـ اور برے کام کی ترویج و تائید کا سبب نہ بنے تو بذات خود جائز ہے۔ہاں شرائط کے ہوتے ہوئے نہی عن المنکر واجب ہے۔

س1431:بعض غیر اسلامی ممالک کی میٹنگوں اور نشستوں‌میں روایتی طور پر مہمانوں کی ضیافت کے لئے شراب استعمال کی جاتی ہے۔ آیا ایسی میٹنگوں اور نشستوں میں شرکت کرنا جائز ہے؟

ج: ایسی محفل میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے کہ جہاں شراب پی جاتی ہو اور مجبوری کی صورت میں قدر ضرورت پر اکتفا کرنا واجب ہے۔

دعا لکھنا اور استخارہ

س1432:آیا دعا لکھنے کے عوض پیسے دینا اور لینا جائز ہے؟

ج: منقول دعاؤں کے لکھنے کی اجرت کے طور پر پیسے دینے ا ور لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س1433:ایسی دعاؤں کا کیا حکم ہے جن کے لکھنے والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ دعاؤں کی قدیم کتابوں سے لی گئی ہیں؟ آیا مذکورہ دعائیں شرعاً معتبر ہیں؟ اور ان کی طرف رجوع کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر مذکورہ دعائیں ائمہ (علیھم السلام) سے منقول اور مروی ہوں یا ان کا محتوا حق ہو تو ان سے برکت حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اسی طرح مشکوک دعاؤں سے اس امید کے ساتھ کہ یہ معصومین علیھم السلام کی طرف سے ہوں گی طلب برکت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س1434:آیا استخارے پر عمل کرنا واجب ہے؟

ج: استخارے پر عمل کرنا شرعاً واجب نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ استخارے کے خلاف عمل نہ کیا جائے۔

س1435: یہ جو کہا جاتا ہے کہ عمل خیر کے انجام دینے میں استخارے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسکی بنا پر آیا انکے انجام دینے کی کیفیت یا دوران عمل ممکنہ طور پر پیش آنے والی غیر متوقع مشکلات کے بارے میں استخارہ کرنا جائز ہے؟ اور آیا استخارہ غیب کی معرفت کا ذریعہ ہے یا اس سے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی آگاہ نہیں ہے؟

ج: استخارہ مباح کاموں میں تردد اورحیرت دور کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ چاہے یہ تردد خود عمل میں ہو یا کیفیت عمل میں لہذا اعمال نیک کہ جن میں کوئی تردد نہیں ہے ان میں استخارہ ضروری نہیں ہے اسی طرح استخارہ کسی عمل اور شخص کے مستقبل کو جاننے کیلئے نہیں ہے۔

س1436: آیا طلاق کے مطالبے اور طلاق نہ دینے جیسے مواردکے لئے قرآن سے استخارہ کرنا صحیح ہے؟ اور اگر کوئی شخص استخارہ کرے اور اس کے مطابق عمل نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

ج: قرآن اور تسبیح سے استخارے کا جواز کسی خاص موردسے مختص نہیں ہے بلکہ ہر مباح کام کہ جس میں انسان کو اس طرح تردد اور حیرت ہو کہ اس میں تعمیم نہ کرسکتا ہو اس کیلئے استخارہ کیا جاسکتا ہے اور استخارے پر شرعاً عمل کرنا واجب نہیں ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ انسان اس کی مخالفت نہ کرے۔

س۱۴۳۷: آیا تسبیح اور قرآن کے ذریعہ شادی جیسے زندگی کے بنیادی مسائل کیلئے استخارہ کرنا جائز ہے ؟

ج: بہتر یہ ہے کہ جن مسائل میں انسان کوئی فیصلہ کرنا چاہے سب سے پہلے انکے بارے میں غور و فکر کرے یا پھر تجربہ کاراور بااعتماد افراد سے مشورہ کرے اگر مذکورہ امور سے اسکی حیرت ختم نہ ہو تو استخارہ کرسکتاہے۔

س۱۴۳8:آیا ایک کام کیلئے ایک سے زیادہ مرتبہ استخارہ کرنا صحیح ہے؟

ج: استخارہ چونکہ تردد اور حیرت کو برطرف کرنے کے لئے ہے لہذا پہلے استخارے کے ساتھ تردد برطرف ہونے کے بعد دوبارہ استخارے کا کوئی مطلب نہیں ہے مگر یہ کہ موضوع تبدیل ہوجائے۔

س١٤٣9:بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ امام رضا کے معجزات پر مشتمل نوشتہ جات مساجد اور اہلبیت علیھم السلام کے حرموں میں موجود زیارت کی کتابوں کے صفحات کے درمیان رکھ کر لوگوں کے درمیان پھیلائے جاتے ہیں اور ان کے پھیلانے والے نے آخر میں لکھا ہوتا ہے کہ جو بھی اسے پڑھے اس پر واجب ہے کہ اسے اتنی تعداد میں تحریر کر کے لوگوں کے درمیان تقسیم کرے تاکہ اس کی حاجت پوری ہوجائے ؟ آیا یہ امر صحیح ہے؟ اور آیا پڑھنے والے پر لکھنے والے کی درخواست پر عمل کرنا واجب ہے؟

ج: شرعی نقطہ نظر سے ایسی چیزوں کے معتبر ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے اور جو شخص انہیں پڑھتا ہے وہ لکھنے والے کی طرف سے اسے مزید لکھنے کی درخواست پر عمل کرنے کا پابند نہیں۔

عزاداری کی رسومات

س1440: ملک (ایران) کے مختلف علاقوں کی مساجد اور امام بارگاہوں میںخصوصاً دیہاتوں میں شبیہ خوانی [1] کی رسم انجام دی جاتی ہیں اس لئے کہ یہ قدیم رسومات میں سے ہے اور کبھی کبھی اس کا لوگوں کے دل پر مثبت اثر بھی ہوتا ہے مذکورہ رسومات کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر شبیہ خوانی، جھوٹ ، اباطیل اور مفسدہ پر مشتمل نہ ہو اور عصری تقاضوں کے لحاظ سے مذہب حق کے لئے بدنامی کا سبب نہ بنے تو جائز ہے اس کے باوجود بہتر یہ ہے کہ اسکی بجائے وعظ و نصیحت ، مرثیہ خوانی اور مصائب حسینی کی مجالس برپا کی جائیں۔

س1441: مجالس اورعزاداری کے جلوسوں میں ڈھول ، دف اور باجا بجانے کا کیا حکم ہے؟ اور ایسی زنجیر مارنے کا کیا حکم ہے جس میں چھریاں لگی ہوئی ہوں؟

ج: اگر مذکورہ زنجیریں مارنا لوگوں کے سامنے مذہب کی بدنامی کا سبب بنے یا قابل توجہ بدنی ضرر کا باعث ہو تو جائز نہیں ہے۔ ہاں متعارف طریقے سے ڈھول ، دف، اور باجا بجانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س1442: ایام عزا میں بعض مساجد میں متعدد علَم[2] نکالے جاتے ہیں جو گراں بہا چیزوں سے اور بہت زیادہ مزیّن ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر بعض اوقات دین دار لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس کا فلسفہ کیا ہے اور تبلیغی پروگراموں میں خلل پیدا کرتے ہیں بلکہ مسجد کے مقدس اہداف کے ساتھ تضاد رکھتے ہیں اس بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

ج: اگر ان کا مسجد میں رکھنا مسجد کی عرفی شأن کے خلاف ہو یا نمازیوں کے لئے باعث مزاحمت ہو تو اس میں اشکال ہے۔

س1443: اگر کوئی شخص سید الشہداء علیہ السلام کے لئے " عَلَم " کی نذر کرے تو کیا امام بارگاہ کی انتظامیہ اسے قبول کرنے سے انکار کرسکتی ہے؟

ج: یہ نذر امام بارگاہ کے متولی اور اس کی انتظامیہ کو اس " عَلَم " کے قبول کرنے کا پابند نہیں بناتیہ

س1444:سید الشہداء ـ کی مجالس عزا میں " عَلَم" رکھنے یا جلوس میں لیکر چلنے کا کیا حکم ہے؟

ج: بذات خود جائز ہے لیکن مذکورہ امور کو جز دین شمار نہ کیا جائے۔

س1445:اگر مجالس عزاء میں شرکت کرنے سے بعض واجبات ترک ہوجاتے ہوں مثلاً صبح کی نماز قضا ہوجاتی ہو تو کیا بہتر یہ ہے کہ دوبارہ ان مجالس میں شرکت نہ کی جائے یا یہ کہ ان مجالس میں شرکت نہ کرنا اسکی اہل بیت علیہم السلام سے دوری کا سبب ہے؟

ج: واضح ہے کہ واجب نمازاہل بیت علیھم اسلام کی مجالس عزا میں شرکت کی فضیلت پر مقدم ہے اور امام حسین کی عزاداری میں شرکت کی وجہ سے نماز کا ترک کرنا اور اس کا فوت کرناجائز نہیں ہے لیکن اس طرح سے شرکت کرنا کہ جو نماز سے مزاحمت نہ رکھتا ہو ممکن اور مستحبات مؤکدہ میں سے ہے۔

س1446:بعض مجالس میں ایسے مصائب پڑھے جاتے ہیں جو کسی معتبر " مقتل" میں نہیں پائے جاتےـاور نہ ہی کسی عالم اور مرجع سے سنے گئے ہیں اور جب ان مصائب کے پڑھنے والوں سے ان کے ماخذ کے بارے میں سوال کیا جائے تو جواب دیتے ہیں کہ " اہل بیت علیہم السلام نے اس طرح ہمیں سمجھایا ہے یا اس طرح ہمیں راہنمائی کی ہے اور کربلا کا واقعہ فقط کتب مقاتل میں منحصر نہیں ہے اور اس کا منبع صرف علما کے اقوال ہی نہیں ہیں بلکہ بعض امور ذاکر اور خطیب کے لئے بعض اوقات الہام اور مکاشفہ کے ذریعے بھی واضح ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا اس طرح مذکورہ واقعات کا نقل کرنا صحیح ہے؟ اور اگرصحیح نہیں ہے توسننے والوں کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: مذکورہ صورت میں نقل کرنا بغیر اس کے کہ کسی روایت میں ہو یا تاریخ میں ثابت ہو کوئی شرعی حیثیت نہیں رکھتا ہاں اگر متکلم اسے اپنے درک کے مطابق بیان حال کے عنوان سے نقل کرے اور اس کے خلاف واقع ہونے کا علم نہ ہو تو نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور سامعین کی ذمہ داری نہی از منکر کرنا ہے بشرطیکہ انکی نظر میں نہی از منکر کا موضوع اور شرائط موجودہوں ۔

س١٤٤7:امام بارگاہ کی عمارت سے قرآئت قرآن اورمجالس عزاء کی اتنی اونچی آواز آتی ہے کہ شہر کے باہر تک سنی جاسکتی ہے اور اس سے ہمسائیوں کا سکون ختم ہوگیا ہے اور امام بارگاہ کی انتظامیہ اور مقررین اس عمل کو جاری رکھنے پر مصر ہیں، مذکورہ عمل کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر چہ امام بارگاہ میں مناسب اوقات میں دینی شعائر اور مذہبی پروگراموں کا انعقاد مستحبات مؤکدہ اور بہترین کاموں میں سے ہے لیکن مجالس عزا برپا کرنے والوں اور عزاداروں پر واجب ہے کہ ہمسائیوں کی مزاحمت اور اذیت سے حتیٰ المقدور اجتناب کریں اگرچہ وہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز کم کرنے یا اسکا رخ امام بارگاہ کے اندر کی طرف تبدیل کرنے کے ذریعے ہو۔

س١٤٤٨:ڈھول اور بانسری کے ہمراہ جلوس عزا کا محرم کی راتوں میں آدھی رات تک مستمر رہنے کا کیا حکم ہے؟

ج: سید الشہداء علیہ السلام اور آپ کے اصحاب علیہم السلام کی عزاداری کے جلوس نکالنا اور اس جیسے دینی پروگراموں میں شرکت کرنا بہت مطلوب اور اچھا کام ہے بلکہ اللہ کی قربت حاصل کرنے کے عظیم ترین ذرائع میں سے ہے لیکن ہر ایسے عمل سے پرہیز کرنا ضروری ہے جو دوسروں کے لئے موجب اذیت ہو یا بذات خود حرام ہو۔

س١٤٤٩:عزاداری میں آلات موسیقی کے استعمال کا کیا حکم ہے؟ مثلا ارگن (موسیقی کا ایک آلہ جوپیانو سے شباہت رکھتا ہے) اور دف وغیرہ؟

ج: آلات موسیقی کا استعمال عزاداری سید الشہداء کے مناسب نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ عزاداری کو اسی طرح انجام دیا جائے جیسے قدیم زمانہ سے رائج ہے ۔

س١٤50:یہ جو رائج ہوگیا ہے کہ امام حسین کی عزاداری کے عنوان سے بدن کے گوشت میں سوراخ کرکے اسکے ساتھ تالا اور کلو کا پتھر لٹکاتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

ج: ایسے کام کہ جو مذہب کی تضعیف کا باعث بنتے ہیں جائز نہیں ہیں۔

س١٤51:اگر انسان ائمہ علیہم السلام کے مقدس روضوں میں‌اپنے آپ کو زمین پر گراکر اسی طرح عمل کرے جیسے بعض لوگ اپنے چہرے او رسینے کو زمین پر رگڑتے ہیں یہاں تک کہ ان سے خون بہنے لگتا ہے اور پھر اسی حالت میں ائمہ علیہم السلام کے حرم میں داخل ہوجاتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ کام کہ جو ائمہ علیہم السلام کے لئے اظہار غم ،روایتی عزاداری اور اظہارمحبت شمار نہیں ہوتے انکی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے، بلکہ اگر قابل توجہ بدنی ضرر یا مذہب کی تضعیف کا سبب ہوں تو جائزنہیں ہیں۔

س١٤52:بعض علاقوں میں خواتین حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی شادی کے جشن کے عنوان سے پروگرام منعقد کرنے کیلئے حضرت عباس علیہ السلام کا دستر خوان بچھاتی ہیں اور اس پروگرام میں شادی کے گانے گاتی ہیں اور تالی بجاتی ہیں اور پھر ناچنے لگتی ہیں مذکورہ امور انجام دینے کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ محافل اور رسومات اگر جھوٹ اور باطل مفاہیم کے ہمراہ نہ ہوں اور مذہب کی تضعیف کا سبب بھی نہ ہوں تو بذات خود جائز ہیں اور رقص کا حکم مسئلہ نمبر ١١٦٧ میں گزر چکا ہے ۔

س١٤53: محرم کے پروگراموں کیلئے جو مال جمع کیا جاتا ہے اس میں سے باقی ماندہ مال کہاں پر خرچ کرنا ضروری ہے؟

ج: باقی ماندہ مال دینے والوں کی اجازت سے بھلائی کے کاموں‌میں خرچ کیا جاسکتا ہے یا انہیں آئندہ کی مجالس عزا میں خرچ کرنے کے لئے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔

س1454:کیاایام محرم میں عطیات جمع کرنا اور اس کے چند حصے کرکے کچھ مقدار قاری کو کچھ مقدار مرثیہ خوان اور کچھ خطیب کو دینا اور باقی ماندہ مال کو مجالس عزا کے انعقاد کیلئے خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر عطیات دینے والوں کی رضامندی اور موافقت سے ہو تو جائز ہے ۔

س1455:آیا خواتین کے لئے پردے اور ایسے خاص لباس کے ساتھ جو ان کے بدن کو مستور رکھے ماتمی اور زنجیر زنی کے جلوس میں شرکت کرنا جائز ہے؟

ج: عورتوں کے لئے ماتم اور زنجیر زنی کے دستوں میں شرکت کرنا مناسب نہیں ہے۔

س1456:اگر ائمہ علیھم السلام کی عزاداری میں چاقو والی زنجیر سے کوئی شخص مرجائے تو کیا یہ عمل خود کشی کہلائے گا؟

ج: اگر عام طور پر اس سے موت واقع نہ ہوتی ہو تو خودکشی کا حکم نہیں رکھتا۔ لیکن اگر ابتداسے ہی جان کا خوف ہو اوراسکے باوجود یہ کام کرے اور اس سے موت واقع ہوجائے تو خودکشی کا حکم رکھتا ہے۔

س1457: آیا خود کشی سے مرنے والے مسلمان کی مجلس فاتحہ میں شرکت کرنا جائز ہے؟ اور ان کی قبروں پر فاتحہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: یہ عمل بذات خود بلا اشکال ہے۔

س1458:ائمہ علیھم السلام کی ولادت اور عید بعثت پر ایسے مرثیے اور قصیدے پڑھنے کا کیا حکم ہے جو سامعین کے لئے گریہ کا سبب ہوں؟ اور حاضرین کے سروں پر پیسے نچھاور کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: دینی عیدوں کی محافل میں مرثیے اور قصیدے پڑھنا جائز ہے اور اسی طرح حاضرین کے سروں پر پیسے نچھاور کرنا بھی جائز ہے بلکہ اگر مومنین کے دلوں کو خوش کرنے اور فرح و سرور کے اظہار کی خاطر ہوتو ثواب کا باعث ہے۔

س1459: آیا خاتون کا مجالس عزا سے خطاب کرنا جائز ہے جبکہ اسے علم ہو کہ نامحرم اس کی آواز سن رہے ہیں؟

ج: اگر مفسدے کا خوف ہو تو اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

س1460:عا شورا کے دن چھریاں مار نے اور ننگے پاؤں جلتی آگ یا کوئلوں میں داخل ہونے جیسے پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے کہ جواسلامی مذاہب کے علماء اور پیروکاروں اور باقی دنیا کی نظر وں میں مذہب شیعہ اثنا عشری کو بدنام کرنے کے علاوہ جانی اور بدنی نقصان کا باعث بنتے ہیں اور مذہب کی توہین کا باعث بھی ہوتے ہیں ۔ اس سلسلے میں جناب کی نظر مبارک کیا ہے؟

ج: ہر وہ کام جو انسان کے لئے موجب ضرر ہو یا دین اور مذہب کی تضعیف کا سبب بنے وہ حرام ہے اور مومنین کا اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے اور واضح ہے کہ مذکورہ امور میں سے اکثر چیزیں مذہب اہل بیت علیہم السلام کی بدنامی اور توہین کا باعث ہیں اور یہ سب سے بڑے نقصان اور مضرات میں سے ہے۔

س1461:کیا چھپ کر چھریاں مارنا جائز ہے یا آپ کا فتوی عمومیت کا حامل ہے؟

ج: چھریاں مارنا علاوہ اسکے کہ عرف عام میں اظہار غم اور حزن کا مظہر شمار نہیں ہوتا اورائمہ اور ان کے بعد والے دور میں اس کا کوئی وجود نہیں ملتا اور نہ ہی معصوم علیہ السلام کی طرف سے اس کام کی بطور خاص یا عام کوئی تائید ملتی ہے اور آج کل مذہب کے لئے تضعیف اور بدنامی کا سبب بھی ہے

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

لہذا کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے۔

س1462:جانی اور بدنی ضرر کے لئے شرعی معیار کیا ہے؟

ج: معیار وہ ضرر ہے جو عقلا کی نظر میں قابل توجہ اور قابل اعتنا ہو۔

س1463:جسم پر زنجیر (بغیر چھریوں کے) مارنے کا کیا حکم ہے جیسا کہ بعض مسلمان کرتے ہیں؟

ج: اگر متعارف طریقے سے اور اس طرح ہو کہ اسے عرفی طور پر عزاداری میں حزن و غم کے مظاہر میں سے شمار کیا جائے تو اشکال نہیں رکھتا۔

1۔ جلوس عزاداری کے دوران روایتی طریقے سے کسی خاص جگہ پر یامتحرک صورت میں کربلا کے واقعات کی نمائش کرنا ۔

2 ۔یہ لکڑی یالو ہے کا بڑا ڈنڈا ہوتا ہے کہ جسے ایک علامت کے طور پر جلوس عزاداری کے آگے افقی صورت میں کندھوں پر اٹھایا جاتا ہے اسکے اوپرلوہے کے لمبے لمبے لچکدار ٹکڑے لگے ہوئے ہوتے ہیں کہ جنہیں پروں ، جواہرات اور مجسموں و غیرہ سے مزین کیا جاتا ہے۔

ایام عید اور ولادت

س1464:آیا یوم غدیر خم کے علاوہ صیغہ اخوت پڑھنا جائز ہے؟

ج: اس کا غدیر خم کے مبارک دن کے ساتھ مختص ہونا معلوم نہیں ہے اگرچہ یہ بہتر اور احوط ہے۔

س1465:آیا عقد اخوت کا مشہور صیغے کے مطابق جاری کرنا ضروری ہے؟ یا کسی زبان میں بھی صحیح ہے؟

ج: اس کیلئے کوئی خاص صیغہ وارد نہیں ہوا ہے۔

س1466:عید نوروز کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ آیایہ بھی دوسری عیدوں کی طرح کہ جنہیں مسلمان بہت سنجیدگی سے لیتے ہیں جیسے عید الفطر اور عید الاضحی شرعاً ثابت ہے ؟ یا یہ کہ نوروز جمعہ اور دیگر مناسبتوں کی طرح ایک مبارک دن ہے؟

ج: اگرچہ نوروز کے دینی عید ہونے یا اسکے مبارک شرعی ایام میں سے ہونے کے بارے میں کوئی معتبر نص نہیں ہے لیکن جشن منانے اور ملنے جلنے کیلئے آنے جانے میں اشکال نہیں ہے بلکہ اس لحاظ سے کہ یہ صلہ رحمی ہے اچھا ہے ۔

س١٤٦٧:کیا جو کچھ عید نوروز، اسکی فضیلت اور اعمال کے بارے میں وارد ہواہے وہ صحیح ہے؟ اور کیاان اعمال (نماز ، دعا وغیرہ) کو استحباب کے قصد سے انجام دینا جائز ہے؟

ج: ان اعمال کو اس قصد سے انجام دینا کہ یہ وارد ہوئے ہیں محل اشکال ہے ہاں انہیں مطلوب ہونے کی امید اور قصد رجاء سے انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذخیرہ اندوزی اور اسراف

س١٤٦٨:کن چیزوں کی ذخیرہ اندوزی شرعاً حرام ہے ؟ اور آیا آپ کی نظر میں ذخیرہ اندوزی کرنے والوں پر مالی تعزیر (مالی جرمانہ) لگانا جائز ہے؟

ج: ذخیرہ اندوزی کا حرام ہونا اسکے مطابق جو روایات میں وارد ہوا ہے اور مشہور فقہا کی بھی یہی رائے ہے صرف چارغلوں اور سمن و زیت (گھی اور تیل) میں ہے کہ جن کی معاشرے کے مختلف طبقات کو ضرورت ہوتی ہے ۔ لیکن اسلامی حکومت مفاد عامہ کے تحت لوگوں کی تمام ضروریات زندگی کی ذخیرہ اندوزی کو ممنوع قرار دے سکتی ہے، اور اگر حاکم شرع مناسب سمجھے تو ذخیرہ اندوزوں پر مالی تعزیرات لگانے میں اشکال نہیں ہے ۔

س١٤٦٩: کہا جاتاہے کہ ضرورت سے زیادہ روشنی کی خاطر بجلی استعمال کرنا اسراف کے زمرے میں شمار نہیں ہوتا کیا یہ بات درست ہے؟

ج: بلا شک ہر چیز کا ضرورت سے زیادہ استعمال اور خرچ کرنا حتی بجلی اور بلب کی روشنی اسراف شمار کیا جاتا ہے جو صحیح ہے وہ رسول اللہؐ سے منقول یہ کلام ہے کہ "لاسرف فی خیر " کار خیر میں اسراف نہیں ہے۔

شرائطِ عقد

س1470:کیا خرید و فروخت اور دیگر معاملات میں معاطاتی معاملہ، عقدی معاملہ کی طرح لازم ہے؟

ج: لزوم کے اعتبار سے عقدی اور معاطاتی معاملے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س1471:اگر مکان اور زمین کا معاملہ خرید و فروش یا مصالحہ کے ذریعے گھر کے افراد کے درمیان عام وثیقہ کے ساتھ انجام پائے جبکہ نہ اسے باقاعدہ طور پر ثبت کیا گیاہو اور نہ ہی کسی عالم دین نے صیغہ جاری کیا ہو۔ آیا ایسا معاملہ قانونی اور شرعی اعتبار سے صحیح ہے؟

ج: شرعی طور پر انجام پانے کے بعدمعاملہ صحیح اور لازم ہوتا ہے۔ اوراس کا باقاعدہ طور پر ثبت نہ ہونا یا کسی عالم دین کا صیغہ جاری نہ کرنا معاملے کی صحت کے لئے مضر نہیں ہے۔

س1472:ایسی ملک کہ جس کی باقاعدہ رجسٹری موجود ہے کیا اسے صرف معمولی تحریر کے ساتھ اور خریدار کے نام قانونی رجسٹری کے بغیر خریدنا شرعاً جائز ہے؟

ج: خرید و فروخت کے انجام پانے کے لئے سرکاری و قانونی رجسٹری شرط نہیں ہے۔ بلکہ معیار یہ ہے کہ مالک، اسکے وکیل یا اسکے ولی کی طرف سے اس طرح نقل و انتقال انجام پاجائے کہ جو شرعاً صحیح ہے۔ اگرچہ اس خرید و فروخت کے بارے میں بالکل کوئی وثیقہ تحریر نہ کیا گیا ہو۔

س1473:آیا خریدار اور فروخت کرنے والے کے درمیان ایک سادہ وثیقہ تحریر کرنا معاملہ انجام پانے کے لئے کافی ہے اور اسے معاملے کا وثیقہ شمار کیا جائے گا؟ اور آیا طرفین کا خرید و فروش کے انجام دینے کا قصد کرنا، خرید و فروش کے انجام پانے اور بیچنے والے کو قانونی وثیقہ تیار کرنے اور بیچی گئی چیز کو حوالے کرنے کا پابند بنانے کیلئے کافی ہے؟

ج: فقط خرید و فروش کا قصد کرنا یا اس سلسلے میں سادہ تحریر لکھنامعاملہ انجام پانے اور مال کے خریدار کی ملکیت میں منتقل ہونے کے لئے کافی نہیں ہے اور جب تک معاملہ صحیح شرعی طریقے سے انجام نہ پائے خریدار کے نام قانونی طور پر وثیقہ تیار کرنا اور مالک کی طرف سے مال کا تحویل دینا لازم نہیں ہے -

س1474:اگر دو شخص معاملہ کے بارے میں گفتگو کریں اور معاملہ پر ان کا توافق ہوجائے اور خریدار، فروخت کرنے والے کو کچھ بیعانہ بھی دے دے اور اس سلسلے میں ایک تحریری وثیقہ بھی تیار کرلیں کہ جس میں یہ شرط کریںکہ اگر کسی ایک نے معاملہ مکمل کرنے سے انکار کیا تو دوسرے کو اتنی رقم ادا کر ے گا۔ آیا فقط یہ تحریر خرید و فروش کاوثیقہ شمار ہوگی یعنی دونوں کا توافق اور خرید و فروخت کا ارادہ کرنا معاملہ کے واقع ہونے اور اسکے آثار مترتب ہونے کے لئے کافی ہے تا کہ اگر ان میں سے ایک معاملہ کو یقینی بنانے سے گریز کرے تو دوسرا اسے شرط پر عمل کرنے کا پابند بناسکے؟

ج: صرف خرید و فروش کا قصد کرنا یا اس پر توافق کر لینا یا اسکے انجام دینے کا وعدہ کرنا اگرچہ اسکے ہمراہ تحریری وثیقہ بھی تیار کر لیا جائے خرید و فروش کے انجام پانے کے لئے کافی نہیں ہے اور اس وقت تک شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہے جب تک وہ عقد اور معاملہ کے ضمن میں نہ ہویا جب تک شرط پر مشتمل عقد منعقد نہ ہوجائے اور جب تک معاملہ اور نقل و انتقال صحیح شرعی طریقے سے انجام نہ پائے دونوں میں سے کسی کو دوسرے پر گفتگو اورو عدے کی وجہ سے کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

خریدار اور فروخت کرنے والے کے شرائط

س1475:اگر کسی شخص کو حکومت یا حاکم شرع کے حکم سے اپنی زمین یا گھر کے سامان کو فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے تو آیا ایسے شخص کے لئے جو یہ جانتا ہے کہ وہ فروخت کرنے پر مجبور ہے مذکورہ اشیاء خریدنا جائز ہے؟

ج: اگر زمین اور گھر کا سامان فروخت کرنے کیلئے مجبور کرنا برحق ہو اور مجبور کرنے والا شرعاً حق اجبار رکھتا ہو تو اس صورت میں دوسروں کے لئے مذکورہ اشیاء خریدنا جائز ہے۔ وگرنہ یہ اس بات پر موقوف ہے کہ معاملہ کے بعد وہ اس کی اجازت دے۔

س1476:زید نے عَمر کو اپنی پراپرٹی فروخت کرکے قیمت وصول کر لی۔ اس کے بعد عمرنے وہی پراپرٹی خالد کو فروخت کر دی اور قیمت وصول کرکے اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر لیا اس کے بعد زیدکو اپنے مال میں ممنوع التصرف قرار دے دیا گیا اور اس کے مال کو قرق کردیاگیا ۔ آیا مذکورہ حکم اس پراپرٹی پربھی جاری ہوگا جو اس نے ممنوع التصرف ہونے سے پہلے فروخت کر دی تھی؟ اور اس سے منکشف ہو گا کہ اس کا فروخت کرنا باطل تھا؟

ج: اگر ثابت ہو جائے کہ حاکم (شرع) کی طرف سے اسکے اموال کو قرق کرنے کی وجہ سے یہ فروخت کرنے والا بیچنے کے وقت ممنوع التصرف تھا، یا مال ہاتھ میں ہونے کے باوجود وہ مال کا مالک نہیں تھا بلکہ یہ مال ایساتھا کہ جسے حاکم کو قرق کرنے کا حق تھا تو اس صورت میں قرق کا وہ حکم جو اسکے بیچنے کے بعد آیا ہے مذکورہ مال کو بھی شامل ہوگا اور حاکم کے حکم سے پہلے ہونے والی بیع کے بھی بطلان کا حکم لگایا جائیگا۔ مذکورہ صورت کے علاوہ قرق کا بعد والا حکم سابقہ فروخت کو شامل نہیں ہوگا۔ لہذا وہ صحیح ہے۔

س1477:معاشرتی تعلقات کی پیچیدگی اور لوگوں کی اقتصادی اور معاشرتی مشکلات بعض اوقات انہیں ایسے معاملات انجام دینے پر مجبور کر دیتی ہیں جو غیر عادلانہ، مضر یا کم از کم عرفاً قابل مذمت ہوتے ہیں۔آیا مذکورہ اضطرار شرعی لحاظ سے معاملات کے باطل ہونے کا سبب ہے یانہیں؟

ج: فقہی لحاظ سے رضا اوردلی رغبت کے ساتھ جو معاملہ انجام دیا جائے اسکے صحیح و نافذ ہونے کو اضطرار نقصان نہیں پہنچاتا چاہے وہ معاملہ خرید و فروش کا ہو یا کوئی اور لیکن اخلاقی اور انسانی لحاظ سے معاملہ کی دوسری طرف پر یہ فرض ہے کہ وہ مضطر کو پیش آنے والے حالات سے سوء استفادہ نہ کرے۔

بیع فضولی

س١٤٧٨:میں نے اپنے بھائی سے زرعی زمین کا ایک قطعہ بیع الشرط کے طور پر خریداہے لیکن بھائی صاحب نے مذکورہ زمین دوبارہ کسی اور شخص کو فروخت کر دی یہ دوسرا معاملہ صحیح ہے؟

ج: اگر پہلا معاملہ شرعاً صحیح طریقے سے انجام پایا ہو تو بیچنے والے کو اسے دوسرے شخص کو فروخت کرنے کا حق نہیں ہے جب تک کہ وہ پہلے معاملے کو فسخ نہ کرے اور اگریہ کام کرے تو یہ دوسرا معاملہ فضولی اور پہلے خریدار کی اجازت پرموقوف ہوگا ۔

س١٤٧٩:ایک کو آپریٹو کمپنی کے ممبران نے رہائش کیلئے زمین کا ایک قطعہ خریدا اور اسکی قیمت انہوں نے خود ادا کی لیکن اسکی رجسٹری کمپنی کے نام کی گئی چند روز قبل کمپنی کی نئی بننے والی مینیجنگ کمیٹی کے ممبران نے کہ جن کا زمین کے خریدنے اور پیسے ادا کرنے میں کوئی دخل نہیں تھا مذکورہ زمین کو ممبران کی اجازت کے بغیر اصلی قیمت سے کم قیمت پر فروخت کردیا ہے آیا یہ خرید و فروش جائزہے ؟

ج: اگر زمین بعض معین افراد نے اپنے مال سے اپنے لئے خریدی تھی تو یہ ان کی ملکیت ہے اور کسی کا اس میں کوئی حق نہیں ہے اور کمپنی کی مینیجنگ کمیٹی کا زمین کواسکے مالکوں کی اجازت کے بغیر فروخت کرنا فضولی ہے۔ہاں اگر زمین کمپنی کے سرمایہ سے خریدی گئی تھی جو کہ ایک حقوقی شخصیت ہے اور کمپنی کے لئے خریدی گئی تھی تو مذکورہ زمین کمپنی کی ملکیت ہے اور اس صورت میں کمیٹی کمپنی کے قوانین کے مطابق اس میں تصرف کرسکتی ہے۔

س1480:ایک شخص نے سفر پر جاتے ہوئے اپنے بھائی کو قانونی طور پر وکیل بنایا کہ وہ اس کا گھرجسے چاہے بیچ دے حتی کہ اپنے آپ کو بھی لیکن سفر سے واپسی پر اس نے گھر فروخت کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور اس کی اطلاع زبانی طور پر اپنے بھائی کو دے دی۔لیکن اس کے بھائی نے اس سابقہ قانونی وکالت کی بنا پر گھر کو اپنی طرف منتقل کرلیا اور اسکی رجسٹری اپنے نام کروالی بغیر اسکے کہ موکل کو قیمت دے یا گھر کو اس سے اپنی تحویل میں لے۔ آیایہ معاملہ صحیح ہے؟

ج: اگرثابت ہو جائے کہ وکیل نے معزول ہونے کی اطلاع کے بعد اگرچہ یہ اطلاع زبانی ہو گھر اپنے آپ کو فروخت کیا ہے تو مذکورہ معاملہ فضولی ہے اور موکل کی اجازت پر موقوف ہے۔

س1481:اگر مالک نے اپنا مال کسی کو فروخت کر دیا اور پھر وہی چیز ایک دوسرے شخص کو فروخت کر دی بغیر اسکے کہ اسے پہلا معاملہ فسخ کرنے کا حق ہو آیا اس کا یہ معاملہ صحیح ہے؟ اور اگر وہ مال مالک کے پاس موجود ہو تو کیادوسرے خریدار کو دوسرے معاملے کی بناپر مالک سے اس مال کے مطالبے کا حق ہے؟

ج: پہلی دفعہ جب اس نے مال کو فروخت کردیا تو پہلے خریدار کی اجازت کے بغیر وہی مال دوسرے کو فروخت کرنا فضولی اور پہلے خریدار کی اجازت پر موقوف ہے اور جب تک وہ دوسرے معاملے کی اجازت نہ دے اسے حق ہے کہ اسے جہاں بھی وہ مال ملے لے لے اور دوسرے خریدار کو مالک سے اس مال کے مطالبے کا حق نہیں ہے۔

س1482: ایک شخص نے دوسرے کے مال سے کچھ زمین خریدی ہے آیا یہ زمین صاحب مال کی ملکیت شمارہوگی یا خریدار کی؟

ج: اگر جائیداد دوسرے شخص کے عین مال سے خریدی گئی ہے اور صاحب مال معاملہ کی اجاز ت دے دے تو یہ معاملہ خود اسی کی جانب سے انجام پائے گا اورخریدار کا اس میں کوئی حق نہیں ہے اور اگر صاحب مال اجازت نہ دے تو مذکورہ معاملہ باطل ہے۔ ہاں اگر خریدار نے زمین اپنے لئے اور اپنے ذمہ میں خریدی ہو اور پھر دوسرے شخص کے مال سے قیمت ادا کی ہو تو اس صورت میں زمین خریدار کی

ہوگیہ لیکن خریدار فروخت کرنے والے کا مقروض ہے اور اس شخص کے مال کا ضامن ہے کہ جس کا مال اس نے فروخت کرنے والے کو دیا ہے اور فروخت کرنے والے پر واجب ہے کہ اس نے جو کچھ شروع میں اپنی زمین کی قیمت کے طور پر وصول کیا ہے وہ اسکے مالک کو واپس کردے۔

س1483:اگر کوئی شخص دوسرے کامال بطور فضولی فروخت کر دے اور حاصل شدہ قیمت کو اپنی ضروریات میں استعمال کر لے پھر ایک طویل مدت کے بعد صاحب مال کو اسکے بدلے میں مال دینا چاہے تو کیا اسے وہی رقم دے جو اس نے مال فروخت کرکے حاصل کی تھی؟ یا فروخت کے وقت کی قیمت ادا کرے؟ اور یا معاوضہ دینے کے وقت کی قیمت ادا کرنا ہوگی؟

ج: اگر مالک معاملہ کی اجازت کے بعد قیمت اپنے قبضے میں لینے کی اجازت بھی دے دے تو ضروری ہے کہ فضولی مالک کو وہی رقم ادا کرے جو اس نے قیمت کے طور پر خریدار سے لی تھی اور اگر مالک معاملہ کو رد کردے تو اگر ممکن ہے فضولی مالک کا عین مال اسے واپس کرے اور اگر عین مال واپس کرنا ممکن نہ ہو تو عوض کے طور پراسکی مثل یا قیمت ادا کرے اور احوط یہ ہے کہ فروخت والے دن کی قیمت اور ادا والے دن کی قیمت کے درمیان تفاوت کی صورت میں مالک سے مصالحت کرے۔

اولیاء تصرّف

س1484:اگر والد اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کوئی جائیدد خریدے اور بیع کاصیغۂ شرعی بھی جاری ہوجائے اور باپ ان پر اپنی ولایت کی وجہ سے قبض و اقباض کرلے تو کیا یہ معاملہ ہوجائیگا؟

ج: باپ کی طرف سے اپنے چھوٹے بچے کیلئے صحیح طور پر معاملہ کرلینے کے بعد اس کا چھوٹے بچے پر اپنی ولایت کے عنوان سے جائیداد کو اپنے قبضے میں لے لینامعاملہ کے انجام پانے اور اس پر آثار کے مرتب ہونے کے لئے کافی ہے۔

س1485:بچپن میں میرے سرپرست نے میری زمین بیچ کر خریدار سے بیعانہ لے لیا ہے اورمجھے نہیں معلوم کہ ان کے مابین معاملہ مکمل ہو گیا ہے یا نہیں۔ لیکن زمین مسلسل خریدار کے قبضے میں ہے اور وہ اس میں تصرف کرتا ہے۔ آیا مذکورہ معاملہ صحیح ہے اور مجھ پر نافذ ہے یا اصلی مالک ہونے کے عنوان سے میرے لئے زمین واپس لینا جائزہے؟

ج: اگر ثابت ہو جائے کہ تمہارے شرعی ولی نے تمہاری زمین اس ولایت کی بناپر فروخت کی ہے جو اُس وقت اسے آپ پر حاصل تھی تو معاملہ شرعاً صحیح ہے اور آپ کوحال حاضر میں زمین واپس لینے کا حق نہیں ہے جب تک اس معاملے کا فسخ ثابت نہ ہو جائے ۔

س1486 : اگر میت کی وراثت میں سے کچھ نقد مال بچ جائے اور سرپرست (قیم) وہ مال اپنے پاس رکھ لے اوراسے کسی کام میں نہ لگائے تو کیا اس مال کا تیرہ فیصد منافع جو بینک دیتاہے یا جو مقدار بازار اور عرف میں متعارف ہے اسکے ذمے ہے؟ اور اگر قیم مذکورہ مال سے تجارت کر ے اور منافع بھی حاصل ہو کہ جس کی مقدار معلوم نہیں ہے تو اس کاکیا حکم ہے؟

ج: قیم چھوٹے بچوں کے اموال کے فرضی منافع کا ضامن نہیں ہے۔ ہاں ا گربچوں کے مال سے تجارت کرے تو تمام منافع بچوں کے لیے ہے اور اگر قیم شرعی طور پربچوں کے مال سے تجارت کرنے کا مجازہو تو صرف اپنے کام کی اجرة المثل کا مستحق ہے۔

س1487:زندہ شخص جو کہ ممنوع التصرف نہیں‏ہے کیااس کے داماد یا بچوں کیلئے اسکے املاک و اموال کو اسکی وکالت اور اجازت کے بغیر فروخت کرنا جائز ہے؟

ج: مال غیر کواسکی اجازت کے بغیر فروخت کرنا فضولی ہے اور مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگرچہ فروخت کرنے والا اس کا داماد اور اولاد ہی کیوں نہ ہوں۔ لہذا جب تک مالک کی اجازت حاصل نہ ہو اس معاملہ پر کوئی اثر مترتب نہیں ہوگا۔

س1488: ایک شخص برین ہیمبرج کی وجہ سے اپنے حواس کھو بیٹھااس حالت میں اس کی اولاد کس طرح اس کے مال میں تصرف کرسکتی ہے؟ اور اسی طرح اسکے ایک بچے کا اسکی دیگراولاد اور حاکم شرعی کی اجازت کے بغیر مال میں تصرف کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اختلال حواس اس درجے کا ہو کہ عرف کے نزدیک مجنون کہلائے تو اس صورت میں اس پر اور اس کے اموال پر حاکم شرع کو ولایت حاصل ہے اور کسی کیلئے بھی حتی اس کی اولاد کیلئے حاکم شرعی کے اذن کے بغیر اس کے مال میں تصرف کرناجائز نہیں ہے اور اگر حاکم شرع کی اجازت کے بغیر اسکے اموال میں تصرف کیا جائے تو یہ غصب اور موجب ضمان ہے اور اس میں معاملے والے تصرفات فضولی ہیں جو حاکم شرعی کی اجازت پرموقوف ہیں۔

س1489:ایک شخص نے شہید کی بیوہ سے شادی کی ہے اور اس کی سرپرستی کا ذمہ دار بنا ہے آیا اس کے لئے یا اس کی اولاد یا اسکی بیوی (شہید کے بچوں کی ماں) کے لئے ان اشیاء سے استفادہ کرنا جائز ہے جو شہید فاؤنڈیشن کی طرف سے شہید کی اولاد کو عطا کردہ مال سے خریدی گئی ہیں؟ اور اسی

طرح شہید فاؤنڈیشن کی طرف سے مقرر کردہ وظیفہ اور (شہید کی اولاد کے لئے) دیئے گئے سامان اورمالی امداد کو کیسے استعمال کیا جائے؟ کیا واجب ہے کہ ان اشیاء کو الگ رکھا جائے اور انہیں دقیق طور پر فقط شہید کی اولاد پر خرچ کیا جائے؟

ج: شہید کے چھوٹے بچوں کے مخصوص اموال چاہے وہ خود ان کے مخارج کیلئے ہوں یا دوسروں کے استفادے کیلئے ان میں تصرف اگرچہ شہید کے چھوٹے بچوں کے مفاد میں ہو ضروری ہے کہ ان کے شرعی ولی کی اجازت کے ساتھ ہو۔

س1490:ان اشیاء کا کیا حکم ہے جنہیں شہید کے دوست شہید کی فیملی سے ملاقات کے وقت انہیں تحفے کے طور پر دیتے ہیں؟ آیایہ شہید کے بچوں کے مال کا حصہ قرار پائیں گی؟

ج: اگر تحائف شہید کی اولاد کے لئے ہوں تو ان کے شرعی سرپرست کے قبول کرنے کے بعد ان کا مال کہلائیں گے اور ان میں دوسروں کا تصرف ان کے ولی شرعی کی اجازت پر موقوف ہے۔

س1491:میرے والد ایک تجارتی مرکز کے مالک تھے ان کی وفات کے بعد ہمارے چچے اسے چلاتے تھے اور ہمیں کرایہ کے عنوان سے ایک معین رقم دیتے تھے۔ کچھ مدت بعد میری والدہ جو ہماری سرپرست (قیم) تھیں نے کچھ رقم ایک چچا سے قرض لی تو انہوں نے کرایہ کی رقم کو اس قرض کے بدلے کاٹ لیا۔اس کے بعد انہوں نے مذکورہ مرکز کو بچوں کے اموال کو ان کے بلوغ تک محفوظ رکھنے کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے میری والدہ سے خرید لیا اور مذکورہ خرید و فروخت گذشتہ حکومت کے دور میں بعض حکومتی افراد کی مدد سے قانونی طور پر پایہ تکمیل کو پہنچ گئی اور قطعی ہوگئی حال حاضر میں ہماری کیا ذمہ داری ہے؟ آیا گذشتہ تصرفات اور خرید و فروخت صحیح ہیں؟ یا ہمیں شرعاً معاملہ کو فسخ کرنے کا حق ہے اور آیا وقت گذرنے سے حق ِطفل ساقط ہو جاتا ہے؟

ج: تجارتی مرکز کے اجارے اور کرایہ کی رقم کو قرض کے بدلے میں رکھ لینا صحیح ہے اور اسی طرح اس کی فروخت پر بھی صحت کا حکم لگایا جائیگا مگر یہ کہ شرعی اور قانونی طریقے سے ثابت ہو جائے کہ چھوٹے بچوں کا حصہ فروخت کرنا اس وقت بچوں کے لئے مصلحت نہیں رکھتا تھا یا بچوں کا قیم فروخت کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا اور بچوں نے بلوغ کے بعد اس معاملہ کی اجازت نہ دی ہو اور اگرمعاملے کا باطل ہونا ثابت ہو جائے تو وقت کا گزرنا بچوں کے حق کو ساقط نہیں کرتا۔

س1492:میراشوہر ٹریفک کے اس حادثہ میں انتقال کر گیاکہ جس میں گاڑی کا ڈرائیور اس کا دوست تھا۔ اس حادثہ کے بعد میں بچوں کی قانونی اور شرعی قیم بن گئی۔

(i) کیا ضروری ہے کہ ڈرائیور سے دیت کا مطالبہ کروں یابیمہ سے رقم حاصل کرنے کیلئے کوشش کروں؟

(ii) آیا میرے لئے بچوں کے والد کی مجالس عزا میں بچوں کے مخصوص مال کو خرچ کرنا جائز ہے؟

(iii) آیا میرے لئے بچوں کے دیت والے حق سے دستبردار ہونا جائز ہے؟

(iv) اور اگر میں بچوں کے حق سے دست بردار ہو جاؤں اور وہ بالغ ہونے کے بعد مجھ سے راضی نہ ہوں تو آیا میں دیت کی ضامن ہوں؟

ج:

(i) اگر ڈرائیور یا کوئی اور شخص شرعاً دیت کا ضامن ہو تو آپ پر بچوں کی سرپرست (قیم) ہونے کے اعتبار سے بچوں کا شرعی حق محفوظ کرنے کیلئے دیت کا مطالبہ کرنا واجب ہے۔ اور اسی طرح بیمہ والے مسئلے میں بھی اگر قانونی طور پربچوں کیلئے یہ حق ہے تو آپ کا یہی فریضہ ہے۔

(ii) چھوٹے بچوں کے والد کی مجالس ترحیم میں‌بچوں کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔اگرچہ وہ مال انہیں والد کی طرف سے وراثت میں ملا ہو۔

(،

(iv) بچوں کے حق سے آپ کادستبردار ہونا کہ جو ان کی مصلحت کے خلاف ہے جائز نہیں ہے اور وہ بالغ ہونے کے بعد دیت کا مطالبہ کرسکتے ہیں ۔

س۱٤93:میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے اور ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ عدالت کے فیصلے کے مطابق ان کا دادا ان کاولی اور قیم قرار پایا ہے۔ اب اگر ایک بچہ بالغ ہو جائے تو کیا وہ باقی بھائیوں کا سرپرست بن جائے گا؟ اور اگر ایسا نہ ہو تو کیا میں حق رکھتی ہوں کہ اولاد کی سرپرست بن جاؤں؟ نیزان کا دادا عدالت کے فیصلے کے مطابق وراثت کا چھٹا حصہ لینا چاہتا ہے اس مسئلہ کا حکم کیا ہے؟

ج: یتیم بچوں کے بالغ ہونے تک ان کی ولایت اور سرپرستی کا حق دادا کو ہے اور اس میں عدالت کی طرف سے اسے منصوب کرنا ضروری نہیں ہے لیکن ضروری ہے کہ اس کابچوں کے مال میں تصرف کرنا بچوں کی مصلحت اور مفاد میں ہو۔ لہذا اگر دادا بچوں کی مصلحت کے برخلاف کوئی کام انجام دے تو عدالت کی طرف رجوع کر سکتے ہیں اورجو بچہ رشید اور بالغ ہو جائے گا وہ دادا کی سرپرستی اور ولایت سے خارج ہو جائے گا اور خود اپنے امور کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا۔ لیکن والدہ اور بالغ ہونے والے بچے کو ددسرے بچوں پر حق ولایت نہیں ہے اور چونکہ میت کے مال میں سے دادا کا چھٹا حصہ ہے لہذا اس کے لئے چھٹا حصہ لے لینا بلا مانع ہے۔

س۱٤94: ایک شادی شدہ خاتون قتل ہو گئی ۔اس کے تین چھوٹے بچے، ماں باپ اور شوہر بقید حیات ہیں۔ عدالت نے شوہر کے بھائی کو خاتون کا قاتل قرار دیا اور مقتول کے اولیاء کو دیت دینے کا حکم دیالیکن چھوٹے بچوں کا والد جو کہ ان کا شرعی ولی و سرپرست ہے اپنے بھائی کوقاتل نہیں سمجھتا اسلئے وہ اولاد اور اپنے لئے دیت لینے سے انکار کر رہا ہے آیا اس کا یہ کام جائز ہے؟
آیا بچوں کے باپ اور دادا کے ہوتے ہوئے کسی اور کوکسی بھی عنوان سے اس مسئلہ میں مداخلت کرنے اور یہ اصرار کرنے کا حق ہے کہ وہ مقتولہ کی اولاد کے لئے ان کے چچا سے دیت وصول کرے؟

ج: اگر چھوٹے بچوں کے والد کو یقین ہے کہ اس کا بھائی جس پر قتل کا الزام ہے اس کی زوجہ کا قاتل نہیں ہے اور وہ دیت کا حقیقی مدیون نہیں ہے تو اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس سے دیت لے اور چھوٹے بچوںکا حق وصول کرنے کے عنوان سے اس سے دیت کا مطالبہ کرے۔
باپ یا داداکے ہوتے ہوئے جنہیں بچوں پر ولایت حاصل ہے کسی اور کو ان کے امور میں مداخلت کا حق نہیں ہے۔

س۱٤95 : اگر مقتول کے فقط چھوٹے بچے ہوں اور ان پر منصوب کیا گیا سرپرست (قیم) مقتول کے خون کے ورثاء میں سے نہ ہو تو کیا مذکورہ شخص کے لئے قاتل کو معاف کرنا یا قصاص کو دیت میں تبدیل کرنا جائز ہے؟

ج: اگر شرعی ولی کے اختیارات قیم کے سپرد کئے گئے ہوں تو وہ بچوں کی مصلحت کی رعایت کرتے ہوئے قاتل کو معاف یا قصاص کو دیت میں تبدیل کرسکتا ہے۔

س۱٤96:چھوٹے بچے کی کچھ رقم بینک میں ہے۔بچے کا قیم (سرپرست) اس میں سے کچھ رقم بچے کی خاطرتجارت کرنے کیلئے لینا چاہتاہے تاکہ بچے کے اخراجات مہیا ہو سکیں کیا اس کیلئے ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: بچے کے ولی اور سرپرست کے لئے جائز ہے کہ وہ بچے کی مصلحت اور مفاد کی رعایت کرتے ہوئے اس کیلئے اسکے مال سے مضاربہ کے عنوان سے خود کام کرے یا کسی اورکو دے دے جو اسکے ساتھ کام کرے بشرطیکہ کام کرنے والا قابل اطمینان اور امانتدار ہو ورنہ چھوٹے بچے کے مال کے ضامن ہیں۔

س۱٤۹۷: اگرمقتول کے خون کے بعض وارث یا تمام ورثاء نابالغ ہوں اور ان کے حق کے مطالبے کے سلسلے میں ان پر ولایت حاکم کو حاصل ہو تو اگر حاکم کومجرم کے تنگدست ہونے کا پتہ چل جائے تو کیا وہ اسکے قصاص کو دیت میں تبدیل کرکے اسے قصاص سے معاف کرسکتا ہے؟

ج: اگر اس صورت میں حاکم شرع بچوں کی مصلحت اور فائدہ اس میں سمجھے کہ حق قصاص کو دیت میں تبدیل کردے تو یہ اسکے لیے جائز ہے۔

س۱٤۹۸:آیا حاکم شرع بچے کے قہری شرعی ولی (یعنی جو خود بخود بچے کا ولی ہے کسی نے اسے نصب نہیں کیا) کو اس صورت میں معزول کرسکتاہے جب

اس کے لیے ثابت ہوجائے کہ ولی نے بچے کے مال کو نقصان پہنچایاہے؟

ج: اگر حاکم کے لئے اگرچہ شواہد اور قرائن کے ذریعے ہی آشکار ہو جائے کہ بچے کے قہری شرعی ولی کی ولایت اوراسکے اموال میں اسکے تصرفات کا مستمر رہنا بچے کے لئے نقصان دہ ہے تو حاکم پر ولی کو عزل کرنا واجب ہے۔

س١٤٩٩: کیا ولی کا بچے کے نفع میں کئے جانے والے بلامعاوضہ ہبہ ، صلح یا اس قسم کے دیگر نفع بخش امور کو قبول نہ کرنا بچے کو نقصان پہنچا یا اسکے فائدہ و مصلحت کی رعایت نہ کرنا شمار ہوگا؟

ج: صرف ہبہ غیر معوض اور صلح غیر معوض کا قبول نہ کرنا بچے کو نقصان پہنچانا یا اس کی مصلحت کا خیال نہ رکھنا شمار نہیں ہوتا لہذا یہ بذات خوداشکال نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ ولی پر بچے کے لئے مال حاصل کرنا واجب نہیں ہے بلکہ ہو سکتا ہے ولی کی نظر میں بعض موارد میں اس کا قبول نہ کرنا بچے کی مصلحت میں ہو۔

س 1500 : اگر حکومت شہداء کی اولاد کے لئے کوئی زمین یا مال مختص کرے اور یہ بھی پاس کردے کہ یہ چیزیں ان کے نام کر دی جائیں لیکن بچوں کا ولی ان کے کاغذات پر دستخط نہ کرے تو کیا حاکم بچوں کا ولی ہونے کے لحاظ سے مذکورہ عمل انجام دے سکتا ہے؟

ج: اگر بچوں کے لئے اموال حاصل کرنا ولی کے دستخط پر موقوف ہو تو ولی پر دستخط کرنا واجب نہیں ہے۔ اور ولی شرعی کے ہوتے ہوئے حاکم کوان پر ولایت حاصل نہیں ہے۔ ہاں اگر بچوں کے اموال کی حفاظت کرنا دستخط کرنے پر موقوف ہو تو اسے اس سے انکار کا حق نہیں ہے اور اگر وہ انکار کرے تو حاکم اسے اس کام پر مجبور کرے یا خود حاکم بچوں کا ولی ہونے کے ناطے اس کام کوانجام دے ۔

س1501:آیا بچے کا ولی ہونے کے لئے عدالت شرط ہے؟ اگر بچے کا ولی فاسق ہو اوربچے کے فاسد اور اس کے مال کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو اس صورت میں حاکم کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: باپ اور داداکے ولی ہونے میں عدالت شرط نہیں ہے۔ لیکن جب بھی حاکم کیلئے ثابت ہو جائے۔ اگرچہ قرائن و حالات سے کہ وہ دونوں بچے کیلئے مضر ہیں تو ضروری ہے کہ انہیں معزول کر کے بچے کے مال میں تصرف کرنے سے منع کردے۔

س1502:اگر قتل عمد میں مقتول کے سب اولیاء بچے یا مجنون ہوں تو کیا قہری ولی (باپ یا دادا) یا عدالت کی جانب سے معین کردہ قیم قصاص یا دیت کے مطالبہ کا حق رکھتاہے؟

ج: بچے یا مجنون کے اولیاء کی ولایت کی مجموعی دلیلوں سے استفادہ ہوتاہے کہ شارع مقدس کی طرف سے ان کے لیے ولایت کا قرار دینا مولی علیہ (جن کے وہ ولی ہیں) کی مصلحت کی خاطر ہے لہذا اس مسئلے میں ضروری ہے کہ ان کا شرعی ولی ان کے فائدے اور مصلحت کا لحاظ کرتے ہوئے اقدام کرے اور اس کا قصاص یا دیت یا کسی چیز کے عوض میں عفو یا بغیر عوض کے عفو کا انتخاب کرنا نافذ ہے واضح ہے کہ صغیر اور مجنون کی مصلحت کی تشخیص تمام پہلوؤں من جملہ اسکے سن بلوغ سے نزدیک یا دور ہونے کو مدنظر رکھ کر کی جائے۔

س1503:اگر ایک کامل شخص پر جنایت کی جائے تو کیا باپ یا دادا کو اسکی اجازت کے بغیر دیت کے مطالبے اور اسکی طرف سے دیت وصول کرنے کا حق ہے؟ کیا جنایت کرنے والے پر واجب ہے کہ جب باپ یا دادا دیت کا مطالبہ کریں تو جس پر جنایت کی گئی ہے اسے وہ دیت ادا کرے ؟

ج: بالغ و عاقل شخص پر ان دونوں کو ولایت حاصل نہیں ہے لہذا اس کی اجازت کے بغیر اسکے حق کا

مطالبہ نہیں کرسکتے۔

س1504: آیا بچوں کے ولی کیلئے ان پر ولایت کے عنوان سے بچوں کے مورث کی ثلث سے زیادہ میں وصیت کی اجازت دینا جائز ہے؟

ج: شرعی ولی بچوں کے فائدے اور مصلحت کا خیال رکھتے ہوئے اجازت دے سکتاہے۔

س1505:کیا اولاد کے سلسلے میں باپ کو ماں کی نسبت اولویت حاصل ہے اور باپ زیادہ حق رکھتا ہے؟اور اگر باپ یاد ادا کو اولویت حاصل نہ ہو اور والدین مساوی طور پر بچے پر حق رکھتے ہوں تو اختلاف کے وقت ماں اور باپ میں سے کس کا قول مقدم ہے؟

ج: مختلف حقوق کے حوالے سے جواب مختلف ہوگا۔ چھوٹے بچے پر ولایت باپ اور دادا کوحاصل ہے اور ماں دو سال تک لڑکے پر اور سات سال تک لڑکی پر حضانت (بچوں کی پرورش) کا حق رکھتی ہے اس کے بعد حق حضانت باپ کیلئے ہے۔ بچے کی طرف سے ماں باپ کی اطاعت اورانہیں اذیت نہ دینا دونوں کیلئے مساوی ہے اور بچے کیلئے ضروری ہے کہ والدہ کا زیادہ خیال رکھے روایات میں وارد ہوا ہے کہ جنت ماں کے پاؤں تلے ہے۔

س1506:میرا شوہر شہید ہو گیا ہے اوراس سے میرے دو بچے ہیں میرے شوہر کے بھائی اور ماں نے دونوں بچوں کو ضروریات زندگی اور انکے تمام اموال سمیت مجھ سے چھین لیا ہے اور انہیں واپس دینے سے انکار کر رہے ہیں۔ اس بات کو نظر میں رکھتے ہوئے کہ میں نے ان بچوں کی خاطر شادی نہیں کی اور آئندہ بھی نہیں کروں گی ۔ ان کی اور ان کے مال کی سرپرستی کرنا کس کا حق ہے؟

ج: شرعی طور پربالغ ہونے تک یتیم بچوں کی حضانت کرناماں کا حق ہے۔ اور بچوں کے مال پر حق ولایت، شرعی قیم کا ہے اور اگر قیم نہ ہو تو یہ ولایت حاکم شرع کیلئے ہے اور بچوں کے چچا اور دادی کو نہ حضانت کاحق ہے نہ ہی ان پر اوران کے مال پر ولایت حاصل ہے۔

س۱۵۰۷:نابالغ بچوں کے بعض اولیاء میت کی زوجہ کے شادی کر لینے کے بعد اسے اور اس کے بچوں کو جن کی وہ حضانت کر رہی ہے گھر اور دیگر ضروری اشیاء سے کہ جو ان کے والدکی وراثت میں سے ان کا حصہ ہیں سے استفادہ کرنے میں رکاوٹ بن رہے ہیں ۔آیا کوئی شرعی طریقہ ہے جس کے ذریعے ان پر لازم قرار دیا جائے کہ وہ بچوں کا حصہ ان کی والدہ کی تحویل میں دے دیں جو ان کی حضانت کررہی ہے یا نہیں؟

ج: ضروری ہے کہ شرعی ولی کے اقدامات بچوں کی مصلحت کا خیال رکھنے کے ساتھ ہوں اور مصلحت کی تشخیص بھی اسی کا کام ہے چنانچہ اگر وہ اسکے خلاف عمل کرے اور اختلاف کا سبب بنے تو حاکم شرع کی جانب رجوع کیا جائے۔

س۱۵۰8: آیا بچوں کے قیم کا ان کے اموال کے ساتھ اس طرح تجارت کرنا کہ انکے منافع محفوظ رہیں صحیح ہے ؟

ج: بچوں کی مصلحت و مفاد کی رعایت کرتے ہوئے کوئی اشکال نہیں رکھتا۔

س۱۵۰۹:دادا، چچا، ماموں اور بیوی کے ہوتے ہوئے ان میں سے کس کو بچوں پر ولایت اور قیمومیت کا حق ہے؟

ج: چھوٹے یتیم بچے اور اس کے مال پرشرعی ولایت دادا کو حاصل ہے اور حق حضانت صرف ماں کیلئے ہے جبکہ چچا اور ماموں ولایت اور حضانت کا حق نہیں رکھتے۔

س1510:کیا اٹارنی جنرل یا وکیل عام کی اجازت سے یتیم کے مال کو ماں کے ہاتھ میں دیا جا سکتا ہے جبکہ اس کے عوض ماں نے حضانت کو قبول کیا ہے اس طرح کہ ان کے دادا کو بلاواسطہ طور پر مداخلت کاحق نہ ہو بلکہ وہ فقط نظارت کاحق رکھتا ہو؟

ج: یہ کام داداکی موافقت کے بغیر جو کہ بچوں کا شرعی ولی ہے جائزنہیں ہے ہاں اگر دادا کے ہاتھ میں مال کا رہنا بچوں کے لئے نقصان کا باعث ہے تو حاکم کیلئے ضروری ہے کہ اسے روکے اور ان پر ولایت کسی ایسے شخص کے سپرد کرے جسے اسکے لائق سمجھتا ہو چاہے وہ ماں ہو یا کوئی اور۔

س1011:آیا بچے کے ولی پرواجب ہے کہ بچہ جس دیت کو لینے کا حق رکھتا ہے ولی اسے اس شخص سے وصول کرے جسکے ذمے دیت ہے اور کیا دیت سے بچے کے حصے کو کام میں لانا واجب ہے اگرچہ یہ اسے بینک میں رکھنے کی صورت میں ہو البتہ اگر یہ بچے کے فائدے میں ہو۔

ج: ولی پر واجب ہے کہ اگر جنایت دیت کا سبب ہو تو جنایت کرنے والے سے بچے کیلئے اس کا مطالبہ کرے اور اسے حاصل کرے اوربچے کے بالغ و رشید ہونے تک دیت کی حفاظت کرے لیکن بچے کیلئے تجارت کرنا اور نفع حاصل کرنا ضروری نہیں ہے ہاں اگر یہ بچے کے فائدے میں ہو تو اسے انجام دینے میں اشکال نہیں ہے۔

س1012: اگر کمپنی کا ایک شریک مر جائے اور اس کے وارث چھوٹے بچے ہوں اور کمپنی کے اموال میں اپنے حصے کی وجہ سے دیگر شرکاء کے ساتھ شریک ہوجائیں توباقی شرکاء کے لئے کمپنی کے مال میں تصرف کرنے کے اعتبارسے کیا ذمہ داری ہے؟

ج: واجب ہے کہ بچوں کے حصے کی بابت شرعی ولی یا حاکم شرع کی طرف رجوع کیا جائے۔

س1013: کیا داداکی یتیموں اور انکے اموال پر ولایت کی وجہ سے واجب ہے کہ میت کے ترکہ سے ان کا حصہ محفوظ رکھنے کیلئے دادا کے حوالے کیا جائے اور اگرایسا کرنا واجب ہو تو بچے اپنی ماں کے ہمراہ کہاں رہیں ؟ اور کہاں سے کھائیں ؟ جبکہ وہ ابھی چھوٹے ہیں یا زیر تعلیم ہیں اور ان کی والدہ بھی ایک گھریلو خاتون ہے۔

ج: بچوں پر ولایت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ بچوں کے بالغ ہونے تک انہیں اموال سے محروم رکھا جائے اور تمام اموال ولی کی تحویل میں دے دیئے جائیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ولی کی ان پر اور ان کے اموال پر نظارت ضروری ہے اور ان کے اموال کی حفاظت کرنا اسکی ذمہ داری ہے اور ان کے مال میں تصرف کرنا ولی کی اجازت پر موقوف ہے اورولی پر واجب ہے کہ وہ ان کی حاجت کے مطابق ان پر خرچ کرے اور اگر ولی کی نظر میں مصلحت یہ ہو کہ مال والدہ اور بچوں کے ہاتھ میں دے دیاجائے تاکہ وہ اس سے استفادہ کر سکیں تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

س1014:باپ کیلئے اپنے اس عاقل وبالغ فرزند کے مال میں کس حد تک تصرف کرنا جائز ہے کہ جو اس سے مستقل ہے اور اگر وہ مال میں ایسا تصرف کرے کہ جس کی اسے اجازت نہیں ہے تو کیا وہ ضامن ہے؟

ج: باپ کیلئے عاقل و بالغ فرزند کے مال میں اسکی اجازت اور رضامندی کے بغیر تصرف کا حق نہیں ہے اور اگر بغیر اجازت تصرف کرے توحرام اور موجب ضمان ہے سوائے ان موارد کے جنہیں مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

س1015: ایک مومن جواپنے یتیم بھائیو ں کی کفالت کرتا ہے اس کے پاس یتیموں کا کچھ مال تھا، اس نے ان کے مال سے ان کے لئے بغیر رجسٹری اور تحریری دستاویز کے ایک زمین خریدی ا س امید کے ساتھ کہ بعد میں رجسٹری حاصل کرلے گا یا اس زمین کو زیادہ قیمت میں فروخت کر دے گا۔ لیکن اب اسے خطرہ محسوس ہو رہاہے کہ کہیں اس زمین پر کوئی اور دعویٰ نہ کر دے یا کوئی اس پر قبضہ نہ کر لے اور اگر ابھی وہ اس زمین کو بیچتا ہے تو قیمت خرید بھی وصول نہیں ہوتیہ ایسی صورت میں اگر کم قیمت پر زمین کو فروخت کرے یا کوئی غاصب، زمین کو غصب کو کر لے تو کیا وہ یتیموں کے مال کاضامن ہوگا؟

ج: اگر وہ یتیموں کا شرعی سرپرست تھا اور اس نے انکی مصلحت اور منفعت کی رعایت کرتے ہوئے ان کیلئے زمین خریدی تھی تو اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے ورنہ یہ معاملہ فضولی ہے اور ولی شرعی یا یتیموں کے بالغ ہونے کے بعد ان کی اجازت پر موقوف ہے اوروہ شخص یتیموں کے مال کا ضامن ہے۔

س1016: آیا والد بچوں کے مال میں سے قرض لے سکتا ہے؟ اور کیا کسی اور کو بھی بچوں کے مال میں سے قرض دے سکتا ہے؟

ج: بچوں کی مصلحت و مفاد کی رعایت کرتے ہوئے اشکال نہیں رکھتا۔

س1017:اگر بچے کو کپڑے یا کھلونے ہدیہ کے طور پر ملیں بعد میں بچے کے بڑا ہوجانے یا کسی اور وجہ سے یہ چیزیں اس کیلئے قابل استفادہ نہ رہیں تو کیا

اس کا شرعی ولی مذکورہ اشیاء کو صدقہ کے طور پر دے سکتاہے؟

ج: بچے کے ولی کے لئے جائز ہے کہ وہ بچے کی مصلحت اور مفاد کا خیال کرتے ہوئے جیسے بہتر سمجھے ان میں تصرف کرے۔

خرید و فروخت میں شے اور اسکے عوض کے شرائط

س1518:کیا انسا ن کسی خاص عضو کے محتاج انسان کو اپنے جسم کے اعضاء فروخت کر سکتا ہے مثلاً گردہ وغیرہ؟

ج: اگر عضو ایسا نہ ہو کہ جسکے بدن سے جدا کرنے میں دینے والے کیلئے قابل توجہ ضرر یا خطرہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے -

س۱۵۱۹: ایسی چیزیں کہ جن کی عام لوگوں کے نزدیک کوئی اہمیت اور فائدہ نہیں ہے لیکن ایک خاص طبقے کے نزدیک اس کی اہمیت اور قیمت ہوتی ہے مثلاً حشرات اور شہد کی مکھی و غیرہ کہ جن پریونیورسٹی اور تحقیقی مراکز میں تحقیقات کی جاتی ہیں اس وجہ سے وہاں پر انکی قیمت ہے تو کیا ایسی اشیا کی مالیت ہے اور ان پر مالیت رکھنے والی اشیاء کے احکام جاری ہوں گے جیسے انکا مالک ہونا، خرید و فروخت اور ضائع کرنے کی صورت میں ضمانت وغیرہ؟

ج: جو چیز اپنے حلال منافع کی خاطر عقلا کی رغبت کا باعث ہو اگر چہ انکے ایک طبقے کی وہ ما لیت رکھتی ہے اور مذکورہ شے پر مال کے سب اثرات اور احکام جاری ہوں گے جیسے اس کا مالک ہونا، اسکی خرید و فروش کا جواز اور ید یا اتلاف کی وجہ سے اس پر ضمان کا مترتب ہونا سوائے ان احکام و اثرات کے کہ جنکے شرعی اعتبار سے مترتب نہ ہونے پر دلیل ہو اگر چہ احوط یہ ہے کہ شہد کی مکھی اور حشرات جیسی چیزوں کے سلسلے میں معاوضہ کرتے وقت عوض انکے حق اختصاص اور ان سے دست بردار ہونے کے مقابلے میں قرار دیا جائے۔

س1520:اگرفروخت ہونے والی شے کے لئے عین ہونا شرط ہو جیسا کہ بہت سارے فقہاء کی رائے یہی ہے توکیا ٹیکنا لوجی کا فروخت کرنا صحیح ہے؟ جیسا کہ آج کل ملکوں کے درمیان ٹیکنالوجی کے تبادلے اسی کی بنیاد پر ہوتے ہیں؟

ج: مصالحت کے ذریعے انکا تبادلہ کرنے میں اشکال نہیں ہے۔

س1021: ایسے شخص کو زمین یا کوئی اور چیز فروخت کرنے کا کیا حکم ہے جسکے بارے میں مشہور ہو کہ وہ چوریاں کرتا ہے اور احتمال ہو کہ جو رقم وہ فروخت کرنے والے کوقیمت کے عنوان سے دے رہا ہے وہ چوری کی ہو؟

ج: ایسے شخص کے ساتھ جو حرام کے ذریعے کسب مال کرنے میںمشہور ہے صرف مذکورہ احتمال کی بنا پر لین دین کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر فروخت کرنے والے کو یقین ہوکہ جو مال وہ اسے دے رہا ہے وہ حرام کا مال ہے تو اس کا لینا جائز نہیں ہے۔

س1022:میرے پاس زرعی اراضی کا ایک قطعہ ہے جو مہر کے طور پر مجھے ملا تھا چندروز قبل میں نے اسے فروخت کر دیا۔ لیکن اب ایک شخص دعوی' کر رہا ہے کہ یہ زمین 200 سال سے زیادہ عرصے سے وقف ہے۔میرا فروخت کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟ میرے شوہر کی کیا ذمہ داری ہے جس نے مذکورہ زمین بعنوان مہر مجھے دی تھی؟اس شخص کی کیا ذمہ داری ہے جس نے مجھ سے یہ زمین خریدی ہے؟

ج: جب تک زمین کے وقف ہونے کا مدعی شرعی عدالت میں یہ ثابت نہیں کرتا کہ مذکورہ زمین وقف ہے اور وہ بھی ایسا وقف جس کا فروخت کرنا ممنوع ہے اس وقت تک وہ تمام معاملات جو زمین پر انجام پائے ہیں صحیح ہیں۔اور اگر مذکورہ دونوں امر ثابت ہو جائیں تواس پر ہونے والے تمام معاملات کے بطلان کا حکم لگایاجائیگا اور آپ پر واجب ہے کہ اس کی قیمت خریدار کوواپس کر دیں اور زمین وقف پر پلٹ جائے گی اور آپ کا شوہر آپ کے مہر کا ضامن ہے۔

س1023:خلیجی ممالک کے قریب واقع ایرانی جزیروں سے ان ممالک میں کثرت سے بھیڑ بکریاں اور دیگر مویشی لائے جاتے ہیں اورتجارکے در میان مشہور ہے کہ مذکورہ مویشیوں کا ایران سے برآمد کرنا ممنوع ہے اور انہیں غیر قانونی طور پر اسمگل کرکے لایا جاتا ہے بنا بر ایں کیا ان مویشیوں کا ان ممالک کے بازار

سے خریدنا جائز ہے؟

ج: غیر قانونی طور پراور اسلامی حکومت کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بھیڑ بکری اور دیگر مویشیوں کو برآمد کرنا ممنوع ہے ۔

س1024:میرے والد نے پانی کے اپنے حصے میں سے ایک گھنٹہ اور اسکے تابع زمینیں زرعی اصلاحات کے قانون کی بناپر کہ جو اسے انکے بیچنے کا پابند کرتا ہے زارع کو بیچ دیں۔ اور اس کے عوض کوئی چیز نہیں لی جیسا کہ خریدار نے اعتراف کیا ہے اور ہمارے والد سے یہ بھی نہیں سنا گیا کہ انہوں نے یہ اسے ہبہ کی ہوں کیا ہمارے لئے جائز ہے کہ خریدار سے قیمت کا مطالبہ کریں؟

ج: کلی طور پر اگر آبیاری کا حق اوراس سے متعلقہ زمین شرعا فروخت کرنے والے کی ملکیت ہو تو خود اس کے لئے اور اس کے مرنے کے بعد ورثاء کے لئے خریدار سے اسکی قیمت کے مطالبے کا حق ہے لیکن زرعی اصلاحات والی زمینوں کا معاملہ مجلس شورائے اسلامی اور مجمع تشخیص مصلحت نظام کے قانون کے تابع ہے۔

س١025 : جس شخص کو چیمبر آف کامرس یا مال درآمد کرنے کا لائسنس ملا ہو کیاوہ اس کے ذریعے کوئی کام کئے بغیر اسے آزاد بازار میں فروخت کرسکتاہے؟

ج: مذکورہ عمل بذات خود صحیح ہے اگر حکومت اسلامی کے قوانین کے خلاف نہ ہو۔

س1026:کیا حکومت کی طرف سے جاری کردہ تجارت کے لائسنس کو فروخت کرنا یا کرایہ پر دینا جائز ہے؟

ج: مفت یا معاوضہ کے بدلے اس لائسنس سے استفادہ کرنے کا حق کسی دوسرے کی طرف منتقل کرنا حکومت اسلامی کے قوانین کے تابع ہے۔

س١٠٢٧:ایسا مال جسے قانونی طور پر نیلام عام کی صورت میں فروخت ہوناہے اگر اسے نیلام کے لئے پیش کیا جائے تو کیا اسے اس قیمت سے کم پر فروخت کرنا جائز ہے جو اس کے ماہر نے لگائی ہے جب اس قیمت پر اسے خریدنے والا نہ ملے؟

ج: قیمت لگانے والے ماہرکی قیمت نیلامی میں فروخت کرنے کے لئے معیار نہیں ہے لہذا اگر مال قانونی اور شرعی اعتبارسے صحیح طریقے سے نیلام کیلئے پیش کیا جائے تو نیلامی میں سب سے زیادہ قیمت دینے والے کو فروخت کرنا صحیح ہے۔

س١٠٢٨ : ہم نے مجہول المالک زمین پر گھر تعمیر کیا ہے آیا اس زمین کو اس گھر سمیت فروخت کرنا جائز ہے؟ جبکہ خریدارراضی ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ زمین مجہول المالک ہے اور یہ کہ فروخت کرنے والا فقط عمارت کا مالک ہے؟

ج: اگر مجہول المالک زمین میں حاکم شرع کی اجازت سے عمارت تعمیر کی گئی ہے تو عمارت کا مالک صرف عمارت کو بیچ سکتا ہے اور زمین فروخت کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

س١٠٢٩:میں نے ایک شخص کو اپنا گھر فروخت کیا اور اس نے قیمت کے ایک حصے کے طور پر مجھے ایک چیک دیا لیکن بینک نے اس کے اکاؤنٹ میں رقم نہ ہونے کی وجہ سے چیک کو کیش نہیں کیا جبکہ روز بروز پیسے کی قیمت گر رہی ہے اور گھر کی قیمت زیادہ ہو رہی ہے اور خریدار سے چیک کی رقم لینے میں قانونی مراحل طے کرتے کرتے کچھ مدت گذر جائے گی آیا مجھے فقط چیک کی رقم لینے کا حق ہے یا چیک کی رقم وصول کرنے کے دن تک پیسے کی قیمت کم ہونے کی شرح کا مطالبہ بھی کرسکتا ہوں۔

ج: بیچنے والے کو مال کی تعیین کردہ قیمت سے زیادہ کے مطالبے کا حق نہیں ہے لیکن اگر خریدار کے رقم کی ادائیگی میں کوتاہی کی وجہ سے بیچنے والے کی قوت خرید اور پیسے کی قیمت میں کمی آئی ہواور اسے ضرر ہو تو احوط یہ ہے کہ اس تفاوت کی نسبت خریدار کے ساتھ مصالحت کرے ۔

س1030 : میں نے ایک شخص سے اس شرط کے ساتھ رہائشی عمارت خریدی کہ وہ اسے ایک معین مدت میں میرے حوالے کردیگا اور ہم نے معاہدے کے

ضمن میں اس بات پر اتفاق کیا کہ گھر کی قیمت 15% مزید بڑھ سکتی ہے لیکن بیچنے والے نے یک طرفہ طور پر قیمت میں۳۱ فیصد اضافہ کردیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ عمارت کو تیار کرنا اور اس کا قبضہ دینا اس مقدار کے ادا کرنے کے ساتھ مشروط ہے آیا اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: اگر عقد جاری کرتے وقت آخری قیمت معین نہیں کی گئی تھی یا تعین قیمت کو قبضہ لینے والے دن کی قیمت کاملا خطہ کرنے پر چھوڑدیا گیا تھا تو معاملہ باطل ہے اور بیچنے والا فروخت کرنے سے انکار کر سکتا ہے اور جتنی چاہے قیمت معین کرسکتا ہے۔ اور دونوں کا صرف بعد میں قبضہ دینے والے دن کی قیمت پر راضی ہو جانا معاملے کے صحیح ہونے کے لئے کافی نہیں ہے۔

س1031:میں نے پلاسٹک کی ایک فیکٹری کا پانچواں حصہ بطور مشاع ایک معین قیمت پر خریدا اور اس قیمت کا ایک چوتھائی حصہ میں نے نقداً دے دیا اور تین چوتھائی رقم کے برابر تین چیک دے دیئے۔جن میں سے ہر چیک ایک چوتھائی قیمت کے برابر تھا جبکہ فیکٹری، رقم اور چیک سب بیچنے والے کے ہاتھ میں ہیں۔آیا شرعی طورپر اس سے خرید و فروخت والا معاملہ ہوجاتاہے اور مجھے کارخانہ کے منافع میں سے اپنے حصے کے مطالبے کا حق ہے ؟

ج: خرید و فروخت کے معاملہ کے صحیح ہونے کے لئے بیچنے والے کو پوری قیمت کی بطور نقد ادائیگی اور خریدار کا مذکورہ شے کو قبضہ میں لینا شرط نہیں ہے۔ لہذا اگر مالک شرعی یا اسکے وکیل یا اس کے ولی سے پانچواں حصہ صحیح طریقے سے خرید لیا گیا ہے تو خریدار پانچویں حصے کا مالک ہے اور اس پر ملکیت کے اثرات جاری ہوں گے اوراسے فیکٹری کی آمدنی سے اپنے حصے کے مطالبے کا حق ہے۔

عقد کے ضمن میں شرط

س1032: ایک شخص نے اپنا باغ دوسرے شخص کو اس شرط پر فروخت کیا کہ جب تک وہ زندہ ہے باغ کے فوائد اسی کی ملکیت میں رہیں گے کیا مذکورہ شرط کے ساتھ یہ معاملہ صحیح ہے؟

ج: کسی چیز کو اس طرح بیچنا کہ ایک مدت تک اسکی منفعت (مشتری کو) نہ ہو اشکال نہیں رکھتا لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ شے شرعی اور عرفی مالیت رکھتی ہو اور قابل انتفاع ہو اگر چہ اس مدت کے ختم ہونے کے بعد کہ جسکی منفعت مستثنےٰ کی گئی ہے لیکن اگر فوائد کو غیر معینہ مدت کیلئے استثنا کرنے سے خود شے یا قیمت مجہول ہوجائے تو غرر کی وجہ سے یہ معاملہ اورخرید و فروخت باطل ہے۔

س1033: اگر عقد کے ضمن میں خریدار بیچنے والے سے اس شرط پر کوئی شئے خریدے کہ اگر اس نے فروخت کی ہوئی شے معینہ مدت تک نہ دی تو اسے ایک معیّن رقم خریدار کو دینا ہوگی ۔ کیا فروخت کرنے والا شرعاً مذکورہ شرط کا پابند ہے یا نہیں؟

ج: مذکورہ شرط اشکال نہیں رکھتی لہذا اگر فروخت کرنے والا فروخت کی ہوئی چیز معینہ مدت تک تحویل دینے میں تاخیر کرے تو اس کیلئے مذکورہ شرط پر عمل کرنا واجب ہے اور خریدار بھی شرط پر عمل کرنے کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

س1034 : اگر کوئی شخص اس شرط پر اپنی تجارتی دوکان فروخت کرے کہ اس کی چھت فروخت کرنے والے کی ملکیت میں باقی رہے گی اور اس پر اسے عمارت بنانے کا حق ہو گا کیا اس شرط کے ساتھ اور اس چیز کا علم ہوتے ہوئے کہ اگر مذکورہ شرط نہ ہوتی تواسے فروخت ہی نہ کرتا خریدار اسکی چھت کی نسبت کوئی حق رکھتا ہے؟

ج: معاملے میں چھت کو استثنا کرنے کے بعد خریدار کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔

س1035:ایک شخص نے نامکمل گھر اس شرط پر خریدا کہ فروخت کرنے والا وہ گھر خریدار کے نام کرنے کے مقابلے میں اس سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا لیکن اب وہ خریدار کے نام گھر کی رجسٹری کرانے کے عوض کچھ رقم مانگ رہا ہے کیاوہ اس مطالبہ کا حقدار ہے؟ اور کیا خریدار پر رقم دینا واجب ہے؟

ج: فروخت کرنے والے پر واجب ہے کہ خرید و فروخت کے وقت اس نے جو عہد کیا تھا اس پر عمل کرتے ہوئے گھر خریدار کے حوالے کردے اور اسکی رجسٹری بھی اسکے نام کرائے اور اسے حق نہیں ہے کہ جس پربنا رکھتے ہوئے عقد منعقد کیا گیا تھا اس سے زیادہ کسی چیز کا مطالبہ کرے مگر یہ کہ اس نے خریدار کے کہنے پر کوئی کام انجام دیا ہو جس کی عرفاً قیمت ہے اور یہ ان کاموں کے علاوہ ہو کہ جنکی عقد کے ضمن میں شرط لگائی گئی تھی۔

س۱۲36:ایک زمین معین قیمت پر فروخت ہوئی اور اس کی تمام قیمت دے دی گئی اور عقد کے ضمن میںیہ طے پایا کہ خریدار فروخت کرنے و الے کو اس کے نام رجسٹری کراتے وقت ایک معین رقم دے گا اور یہ سب امور ایک سادہ دستاویز پر تحریر کئے گئے لیکن فروخت کرنے والا اب مذکورہ رقم سے زیادہ رقم کا مطالبہ کر رہا ہے کیا اسے ایسا مطالبہ کرنے کا حق ہے؟

ج: شرعاً صحیح طریقے سے خرید و فروخت انجام پانے کے بعد فروخت کرنے والے پر واجب ہے کہ خرید و فروخت والے معاملے اور ان تمام امور پر عمل کرے کہ جن کا عقد کے ضمن میں وہ خریدار کیلئے پابند ہوا تھا اور اسے مقررہ رقم سے زیادہ کے مطالبے کاحق نہیں ہے۔

س۱۰۳7:اگر خریدار اور فروخت کرنے والا معاملے کے وثیقہ کو مرتب کرتے وقت اس بات پر اتفاق کریں کہ انہیں مذکورہ معاملے سے روگردانی کرنے کا حق

نہیں ہوگااور اگر خریدار نے وثیقہ پر دستخط کرنے کے بعدمعاملہ کو انجام دینے سے روگردانی کی تو اسے اس بیعانے کے مطالبہ کا حق نہیں ہوگا جو وہ فروخت کرنے والے کو دے چکا ہے۔ اور اگر فروخت کرنے والے نے دستخط کرنے کے بعد روگردانی کی تو بیعانہ واپس کرنے کے ساتھ ساتھ رقم کی ایک معین مقدار بھی خریدار کو خسارے کے عنوان سے دے گا۔ آیا مذکورہ طریقے سے خیار یا اقالہ کی شر ط لگانا صحیح ہے؟ اور کیا اس طریقے سے حاصل شدہ مال دونوں کے لئے حلال ہے؟

ج: مذکور ہ شرط اقالہ یا خیار فسخ کی شرط نہیں ہے بلکہ معاملہ کی انجام دہی سے روگردانی کی صورت میں رقم ادا کرنے کی شرط ہے اور ایسی شرط کا جب تک عقد کے ضمن میں ذکر نہ ہوصرف اسکے معاملے کے وثیقہ میں ذکر یا تحریر کرنے کاکوئی اثر نہیں ہے۔ہاں اگر مذکورہ شرط کو عقد کے ضمن میں ذکر کیا جائے یا مذکورہ شرط کی بنا پر معاملہ انجام پائے تو یہ شرط صحیح ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اوراس طریقے سے حاصل ہونے والی رقم لینابھی اشکال نہیں رکھتا۔

س۱۵۳۸:بعض اوقات خرید و فروخت کے کاغذات میں یہ عبارت تحریر کی جاتی ہے۔ "اگر دونوں میں سے ایک نے معاملے کو فسخ کیا تو مثلاً اتنی رقم بعنوان جرمانہ دوسرے کو دینا ہوگی " اب سوال یہ ہے۔

(i) آیا مذکورہ عبارت خیار کی شرط شمار ہوگی؟

(ii) کیا اس جیسی شرط صحیح ہے ؟

(iii) اگریہ شرط باطل ہو توکیا عقد بھی باطل ہے ؟

ج: یہ شرط خیار کی شرط شمار نہیں ہوگی بلکہ یہ معاملہ کی تکمیل سے روگردانی کی صورت میں رقم ادا کرنے کی شرط ہے۔ اگر یہ شرط عقد لازم کے ضمن میں ہو یا اس کی بنا پر عقد انجام دیا جائے تواشکال نہیں رکھتی لیکن ایسی شرائط کہ جو بیچی گئی چیز کی قیمت میں موثر ہیں کیلئے ضروری ہے کہ معین مدت ذکر کی جائے ورنہ باطل ہیں۔

خرید و فروخت کے متفرقہ احکام

س1539:بعض لوگ اپنی بعض املاک فروخت کرتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ انہیں زیادہ قیمت پر اسی خریدار سے دوبارہ خرید لیں گے کیا یہ خرید و فروخت صحیح ہے؟

ج: اس جیسا بناوٹی معاملہ چونکہ سود کے حصول کے لئے حیلہ کے طور پر انجام دیا جاتاہے لہذا حرام اور باطل ہے ہاں اگراپنی ملک کو واقعا صحیح اور شرعی طور پر فروخت کرے اور پھراسی قیمت پر یا اس سے زیادہ قیمت کے ساتھ دوبارہ اسے نقد یا ادھار خریدلے تو بلا اشکال ہے۔

س1540:بعض تاجردوسرے بعض تاجروں کی نیابت میں بینک کی معتبر چٹھی (LC) کے ذریعے مال درآمد کرتے ہیں اور پھر انکی نیابت میں اسکی چٹھی لے کر بینک کو اسکی قیمت ادا کرتے ہیں اور اس کام کے مقابلے میں چند معین فیصد جو پہلے سے انکے درمیان طے ہوچکا ہوتا ہے ان سے لیتے ہیں کیا یہ معاملہ صحیح ہے؟

ج: اگر تاجر نے مال اپنے لئے درآمد کیا ہو اور پھرمال کی قیمت کے معین فیصد نفع کے ساتھ جسے چاہتا ہے بیچ دے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور اسی طرح اگر مال کو اس شخص کیلئے کہ جس نے اس سے درخواست کی ہے جعالہ کے عنوان کے تحت عوض اور کام کی معین فیصد اجرت کے ساتھ در آمد کرے تو بھی اشکال نہیں ہے لیکن اگر اس مال کو درخواست کرنے والے کا وکیل بن کر اور وکالت کی اجرت لینے کیلئے درآمد کرے تو وکالت کی صحت کیلئے اجرت کا معلوم ہونا ضروری ہے۔

س1541:پہلی زوجہ کی وفات کے بعد میں نے گھر کا کچھ سامان فروخت کر دیا اور کچھ پیسے ملا کر دوسرا سامان خرید لیا آیا میرے لئے دوسری بیوی کے گھر میں اس سامان سے استفادہ کرناجائز ہے؟

ج: اگربیچا گیا سامان آپ کی ملکیت تھا تو اس کی قیمت سے خریدا ہوا سامان بھی آپ کی ملکیت شمار ہوگا ورنہ اس کا بیچنا ورثا کی اجازت پر موقوف ہے۔

س1542:ایک شخص نے ایک ایسا تجارتی مرکز کرائے پر لیا جسے اس کے مالک نے بلدیہ کی اجازت کے بغیر تعمیر کیا تھا اب بلدیہ تعمیراتی قوانین کی مخالفت کرنے پر جرمانہ اداکرنے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ آیا یہ جرمانہ ضروری ہے کہ کرایہ دار ادا کرے یا وہ مالک کہ جس نے بلا اجازت عمارت تعمیر کی ہے ؟

ج: اس جرمانے کا ادا کرنا اس مالک کے ذمہ ہے کہ جس نے تعمیر کے سلسلے میں تعمیراتی قوانین کی مخالفت کی ہے۔

س1543:میں نے ایسے شخص سے زمین خریدی جو اس میں زراعت کرتا ہے اور اس نے اسے سابق نظام کے اصلاحات اراضی والے قوانین کے تحت حاصل کیا تھا لیکن میں نہیں جانتا کہ زمین فروخت کرنے والا وہی زمین کا شرعی مالک تھا یا نہیں؟ اور وہ کافی عرصہ پہلے فوت ہو چکا ہے۔اور اب اس کے وارث مجھ سے زمین کی قیمت کامطالبہ کر رہے ہیں۔ اس مسئلہ کا حکم کیاہے؟

ج: اصلاحات اراضی والی زمینوں کا معاملہ مجلس شورائے اسلامی اور مجمع تشخیص مصلحت نظام کے قانون کے تابع ہے۔

س1544:میں نے کسی شخص سے ایک ملک خریدی اور ایک دوسرے شخص کوفروخت کر د ی لیکن فروخت کرنے والے نے مجھ سے تحریری وثیقہ لینے کے بعد وہ ملک کسی دوسرے شخص کو فروخت کردی اور چونکہ میں یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ اس نے مجھ سے تحریری وثیقہ لے لیا تھا تو کیا وہ معاملہ صحیح ہے جو میں نے انجام دیا ہے یا وہ جو اس نے انجام دیاہے؟

ج: مالک سے صحیح اور شرعی طور پر خریدنے کے بعد اس شے کا اختیار خریدار کے ہاتھ میں ہے اور وہ جسے چاہے اسے فروخت کر سکتا ہے اور پہلے فروخت کرنے والے کو اس شے میں تصرف کرنے کا حق

نہیں ہے اور اگر وہ یہ چیز کسی دوسرے کو فروخت کرے تو یہ معاملہ فضولی اور پہلے خریدار کی اجازت پر موقوف ہے۔

س1045:میں نے اپنے بھتیجے سے وعدہ کیاتھا کہ جب وہ میری زمین کے ایک حصے کی پوری قیمت مجھے ادا کر دے گا تو میں وہ حصہ اسے فروخت کر دوں گا لیکن بعض قانونی مشکلات کی وجہ سے میں نے فروخت سے پہلے ہی زمین اس کے نام کرا دی اور اس نے خود اقرار کیا تھا کہ وہ زمین کامالک نہیں ہے لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اس نے زمین اپنے نام ہونے کا سہارا لیتے ہوئے زمین کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا ہے۔کیا میرے لئے اسکے مطالبے کا مثبت جواب دینا ضروری ہے؟

ج: خرید کا مدعی جب تک صحیح شرعی طریقے سے خریدکو ثابت نہ کردے اس زمین میں کوئی حق نہیں رکھتا اور زمین اس کے نام کرتے وقت اگر اس نے صراحت کے ساتھ اپنی عدم ملکیت کا اقرار کیا تھا تو وہ زمین کے اس وثیقے کا سہارا نہیں لے سکتا۔

س1046 : ایک شخص زمین کے ایک قطعے کا مالک تھا کہ جس پر ہمارے دفتر کی کوآپریٹوسوسائٹی نے قبضہ کرکے اسے دفتر کے ملازمین میں تقسیم کر دیا اور اس کے بدلے ملا زمین سے کچھ رقم بھی لے لی اور وہ سوسائٹی دعوی کرتی ہے کہ اس نے وہ رقم زمین کے مالک کو دے دی ہے اور زمین کے مالک کو راضی کر لیا ہے لیکن ان میں سے بعض دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے خود مالک سے سنا ہے کہ وہ اس پر راضی نہیں ہے جبکہ مذکورہ زمین پر مسجد اور مکانات تعمیر ہو چکے ہیں۔بنا برایں مندرجہ ذیل سوالات پیش آتے ہیں۔
i) آیا مسجد کی زمین اور اس کی تعمیرات کے جاری رکھنے کے لئے زمین کے مالک سے اجازت لینا ضروری ہے؟
ii) جن زمینوں پر ملازمین نے مکانات تعمیر کر لئے ہیں ان زمینوں کی نسبت ملازمین کی کیا ذمہ داری ہے ؟

ج: اگر ثابت ہو جائے کہ کوآپر یٹو سوسائٹی کے نمائندوں نے (جو کہ مالک سے زمین خریدنے کے ذمہ دار تھے) صحیح طریقے سے معاملہ انجام دیا ہے اور مالک کی رضامندی حاصل کی ہے تو ان کا مالک سے زمین خریدنا صحیح ہے۔اور اسی طرح اگر وہ زمین تقسیم کرتے وقت اس بات کا دعویٰ کریں کہ انہوں نے زمین کے مالک سے شرعی طریقے سے زمین حاصل کی ہے تو جب تک ان کی بات کا جھوٹ ہونا ثابت نہ ہوجائے اس وقت تک انکی بات اور زمین کی تقسیم کو صحیح سمجھا جائیگا اور اس پر اثرات کو مترتب کرنا صحیح ہے اور جنھوں نے یہ زمین اس سوسائٹی سے لی ہے انکا اس میں تصرف کرنا اشکال نہیں رکھتا اوران خریداروں کی اجازت سے کہ جنھوں نے اسے خریدا ہے اس زمین کے ایک حصے میں مسجد تعمیر کرنے میں بھی اشکال نہیں ہے۔

س١٠٤٧: ایک شخص نے شہید کی زوجہ سے کہا کہ وہ شہداء کی اولاد کو دیئے جانے والے اس ٹوکن کی درخواست کرے کہ جسکے ذریعے گاڑی حاصل کی جاتی ہے تاکہ وہ شخص اپنے لئے گاڑی خریدنے میں اس ٹوکن سے استفادہ کرے۔ شہید کی زوجہ نے بچوں کی سرپرست ہونے کے اعتبار سے اسے قبول کر لیا اب گاڑی خریدنے کے بعد شہید کی اولاد دعویٰ کرتی ہے کہ یہ گاڑی ہماری ہے کیونکہ یہ ان کے ٹوکن کے ذریعے خریدی گئی ہے۔ کیایہ دعویٰ صحیح ہے یا نہیں ؟

ج: اگر گاڑی فروخت کرنے والے نے خود خریدار کو گاڑی فروخت کی ہے اگر چہ وہ ٹوکن دیکھ کر ہی سہی اور خریدار نے بھی گاڑی اپنے مال سے اپنے لئے خریدی ہے تو گاڑی اسی کی ملکیت ہے لیکن خریدارشہید کی اولاد کے ٹوکن کی قیمت کا ضامن ہے ۔

س١٠٤٨: میں نے ایک شخص کے وکیل کی حیثیت سے اسکی زمین ایک سادہ وثیقہ کے ساتھ ایک شخص کو فروخت کی اور اس سے قیمت کا ایک حصہ لے لیا اور یہ طے پایا کہ خریدار جب پوری قیمت ادا کر دے گا تو میں زمین اس کے نام کر دوں گا لیکن اس نے باقیماندہ قیمت ادا نہیں کی جس کی وجہ سے زمین کی رجسٹری ابھی تک میرے موکل کے نام ہے اور خریدار کے نام نہیں ہوئی ہے اس عرصے میں خریدار نے تجارت کی غرض سے قانونی اجازت کے بغیر اس میں چند دوکانیں تعمیرکردیں کہ جنکی وجہ سے اس پر کرایہ و غیرہ کے ناقابل توقع ٹیکس عائد ہوگئے جبکہ یہ زمین جس وقت بارہ سال قبل سادہ وثیقہ کے ذریعے فروخت کی گئی تھی تو یہ خالی زمین تھی اورعلاوہ از این اس وثیقہ میں مکتوب ہے کہ جب زمین خریدار کے نام کی جائے گی تو تمام اخراجات خریدارہی ادا کر ے گا ۔ آیا مذکورہ ٹیکس فروخت کرنے والے کے ذمہ ہیں یا خریدار کے؟

ج: ٹیکس اور وہ اخراجات جو خود زمین یا زمین فروخت کرنے پر عائد ہوئے ہیں ان کا ادا کرنا فروخت کرنے والے کی ذمہ داری ہے اور جوتعمیرات پر یا زمین پر لیکن تعمیرات کی وجہ سے لگا ئے گئے ہیں وہ خریدار کو ادا کرناہوں گے جس نے اس زمین پر تجارتی دوکانین تعمیر کی ہیں اور اگرعقد کے ضمن میں یہ شرط لگائی گئی ہو اور اس پر توافق ہوا ہو کہ اخراجات ایک طرف کے ذمہ ہوں گے تو ضروری ہے کہ اس شرط پر عمل کریں۔

س۱۰۴۹: ایک شخص نے ایک رہائشی فلیٹ قیمت او رمعاملہ کی شرائط اور اقساط کے طے ہو جانے کے بعد نقد اور قسطوں پر خرید لیا اور پھرانہیں شرائط کے ساتھ ایک دوسرے شخص کو فروخت کر دیا اس شرط پر کہ باقی قسطیں دوسرا خریدار ادا کرے گا۔ آیا پہلے فروخت کرنے والے کیلئے سابقہ معاملے کی شروط اور معاہدہ سے پلٹ جانا جائز ہے؟

ج: معاملہ انجام پانے کے بعد فروخت کرنے والے کو معاملے اور اس کی شرائط سے روگردانی کا حق نہیں ہے اور اسی طرح خریدار کا تمام اقساط ادا کرنے سے پہلے وہ گھر کسی اور کو فروخت کرنا اشکال نہیں رکھتا لیکن دوسرے خریدار کے توسط سے اقساط ادا کرنے کی شرط صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ فروخت کرنے والا اسے قبول کر لے ۔

س1050:ایک دوکان میں ایک ٹیلیویژن اس شخص کو فروخت کے لئے پیش کیا گیا ہے کہ جس کے نام قرعہ نکلے ـمیرے سمیت130 افراد نے اس قرعہ میں شرکت کی۔ قرعہ میرے نام نکل آیا اور میں نے ٹیلی ویژن خرید لیاکیا یہ معاملہ صحیح ہے؟ اور کیا میرے لئے اس سے استفادہ کرناجائز ہے؟

ج: اگر قرعہ نکلنے کے بعد خرید و فروخت انجام پائے تو یہ معاملہ اور ٹیلویژن سے استفادہ کرنا صحیح ہے۔

س1051: ایک شخص نے کسی کو اپنا پلاٹ فروخت کیا اور خریدارنے مذکورہ پلاٹ کسی اور شخص کو فروخت کر دیا اب اس بات کو نظر میں رکھتے ہوئے کہ رائج قوانین کے مطابق ہر معاملے پر ٹیکس وصول کیا جاتا ہے ۔ آیا پہلے بیچنے والے پر واجب ہے کہ زمین پہلے خریدار کے نام کرائے اور پھر پہلا خریدار دوسرے خریدار کے نام کرائے یا اس کے لئے جائز ہے کہ دوسرے خریدار کے نام کرائے تاکہ پہلا خریدار ٹیکس دینے سے معاف ہو جائے؟اور اگر پہلے خریدار کے نام کرا دے تو پہلے خریدار کو جو ٹیکس دینا پڑے گا آیا وہ (پہلا فروخت کرنے والا) اس کا ضامن ہے؟ اور آیا اس پر پہلے خریدار کے اس مطالبہ پر عمل کرنا واجب ہے کہ زمین بغیر واسطے کے دوسرے خریدار کے نام کرا دی جائے؟

ج: اگر قانون کی خلاف ورزی نہ ہو تو پہلے فروخت کرنے والے کو اختیار ہے کہ وہ زمین پہلے خریدار کے نام کرائے یا دوسرے خریدار کے اور وہ خریدار سے اس بات کا مطالبہ کرسکتا ہے کہ رائج قانون کے مطابق عمل کرنے میں وہ اس کا ساتھ دے اور اگر زمین پہلے خریدار کے نام کرائے تو یہ پہلے خریدار سے لئے جانے والے ٹیکس کا ضامن نہیں ہے اوراسی طرح یہ زمین کو بلا واسطہ طور پر دوسرے خریدار کے نام کرانے کے مطالبے کو قبول کرنے کا بھی پابند نہیں ہے۔

۱ـخیار مجلس:

س1052:ایک شخص نے کسی سے ایک عمارت خریدی اور بیچنے والے کو بیعانہ بھی دے دیا۔ تین گھنٹے بعد فروخت کرنے والے نے معاملہ فسخ کر دیا اور عمارت خریدار کے حوالے نہیں کی اسکے اس کام کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر فسخ ان دونوں کے اس معاملہ کی جگہ سے متفرق ہونے کے بعد اور خیار فسخ کے شرعی اسباب میں سے کسی کے ثابت ہوئے بغیر ہو تو فسخ باطل ہے اور اس کا کوئی اثر نہیں ہے ورنہ یہ فسخ صحیح اور نافذ ہے۔

2- خیار عیب:

س1053:اگر سرکاری ادارے جائیداد کو خریدار کے نام کرنے سے انکار کر دیں تو آیا یہ خریدار کیلئے حق فسخ کے ثابت ہونے کا موجب ہوگا؟

ج: اگر معاملے کے بعد واضح ہو جائے کہ مذکورہ شے سرکاری طور پر دوسرے کے نام قابل انتقال نہیں تھی تو اس فرض کے ساتھ کہ یہ ممنوعیت عرفاً عیب شمار ہوتی ہے لذا خریدارکیلئے حق خیار کے ثابت ہونے کا موجب ہے۔

س1054:اگر معاملہ انجام پانے کے وقت مذکورہ شے سرکاری طور پر خریدار کے نام نہ ہوسکتی ہو اور اسے اس بات کا علم ہو تو کیا یہ معاملہ باطل ہو گا؟

ج: یہ چیز معاملہ کے باطل ہونے کا سبب نہیں ہے اور مذکور ہ صورت میں یہ خریدار کیلئے حق فسخ کے ثابت ہونے کا سبب بھی نہیں ہے۔

3۔ خیار تاخیر

س1055:ایک شخص نے کسی سے معینہ قیمت پر ایک گھر خریدا اور پیسے کی ادائیگی کو اپنے ذمہ لے لیا لیکن قیمت کی ادائیگی کی تاخیر کی شرط کے بغیر معاملہ ہونے سے دو سال بعد تک اس نے قیمت ادا نہیں کی اور فروخت کرنے والے نے بھی گھر خریدار کے حوالے نہیں کیاـکیا مذکورہ معاملہ باطل ہے؟

ج: صرف خریدار کی طرف سے قیمت ادا کرنے اورگھرتحویل لینے میںتاخیر سے معاملہ باطل نہیں ہوتا اگر چہ اس نے فروخت کرنے والے کے ساتھ اسکی شرط نہ لگائی ہولیکن فروخت کرنے والے کوتین دن گزر جانے کے بعد ایسے معاملے میں خیار فسخ ہے۔

4- خیار شرط

س1056:میں نے بیع لازم کے ساتھ ایک رہائشی فلیٹ ایک شخص کو فروخت کیا اس شرط کے ساتھ کہ اگر خریدار مقررہ وقت پر اپنے نام اسکی رجسٹری کرانے اور باقیماندہ قیمت ادا کرنے کیلئے سرکاری دفتر میں نہ آیا تو فروخت کرنے والے کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ معاملے کو فسخ کر دے اور مذکورہ عمارت موجودہ قیمت پر کسی دوسرے شخص کو فروخت کردے اب چونکہ خریدار معین وقت پر سرکاری دفترمیں حاضر نہیں ہوا تو میں نے معاملہ فسخ کر کے وہ عمارت ایک دوسرے شخص کو فروخت کر دی ہے۔ آیا یہ دوسری خرید و فروخت شرعاً صحیح ہے؟

ج: ان شرائط کے تحت کہ جنکے ،طرفین عقد لازم کے ضمن میں پابند ہوئے ہیں معاملہ کا فسخ کرنا اور فسخ کے بعد دوسرے شخص کو فروخت کرنا اشکال نہیں رکھتا۔

5۔ خیار رؤیت

س1557:اگر زمین فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ زمین کا رقبہ اتنے مربع میٹر ہے اور اسی کے مطابق کاغذات تیار کرلئے جائیں لیکن اس کے بعد خریدارکو پتا چلے کہ زمین کی مساحت اس مقدار سے بہت کم ہے جو فروخت کرنے والے نے بتائی تھی تو کیا یہ معاملہ شرعاً صحیح ہے؟ اور آیا خریدار کو معاملہ فسخ کرنے کاحق ہے ؟

ج: اگر خریدار نے زمین کو دیکھا ہو اور اسکی مساحت کی مقدار کی نسبت فروخت کرنے والے کے کہنے پر اعتماد کرکے خریدی ہو تو معاملہ صحیح ہےـلیکن خریدار کو وصف کے تبدیل ہونے کی وجہ سے معاملہ کو فسخ کرنے کا حق ہے۔ اور اگر ہر میٹر زمین معین کردہ قیمت پر اس گمان کے ساتھ خریدی ہو کہ زمین کا رقبہ اتنی مقدار ہے اورپھر پتا چلے کہ اتنے میٹر نہیں ہے جو بتائی گئی تھی تو زمین کی موجودہ مقدار پر معاملہ صحیح ہے اور خریدار کو زمین کی کم مقدار کی قیمت کے مطالبہ کا حق ہے یا اگر چاہے تو معاملہ فسخ کر دے اور پوری قیمت واپس لے لے۔

6۔ خیار غبن

س1508: اگر خریدار مقررہ وقت پر قیمت ادانہ کرے یہاں تک کہ اس شے کی قیمت معاملہ کے دن سے زیادہ ہوجائے تو کیا اس سے فروخت کرنے والے کے لئے خیار غبن ثابت ہو جائے گا؟ یایہ کہ قیمت کی ادائیگی کو مقررہ وقت سے موخر کرنے کی وجہ سے خیار تاخیر ثابت ہوگا؟

ج: خیار غبن کا معیار یہ ہے کہ معاملے کے دن عادلانہ قیمت کے لحاظ سے غبن ہو مثلاً اگر فروخت کے دن شے کو اس کی اصلی قیمت سے اس قدر کم قیمت پر فروخت کرے جو عرف میں قابل در گزر نہ ہو، لیکن معاملہ ہو جانے کے بعد قیمت کا بڑھ جانا وہ غبن نہیں ہے جو خیار کا سبب ہے اور اسی طرح فقط قیمت کی ادائیگی میں تاخیر کرنافروخت کرنے والے کے لئے خیار کے ثابت ہونے کا سبب نہیں ہے۔

س1509: میں نے ایک زمین ایک قیمت پر فروخت کی۔ اس کے بعد ایک شخص نے مجھے کہا اس معاملہ میں تم مغبون ہوئے ہو۔ آیا اس کے کہنے سے میرے لئے خیار غبن ثابت ہو جائے گا؟

ج: جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ آپ نے لاعلمی کی وجہ سے فروخت والے دن کی قیمت سے اتنی کم قیمت پر فروخت کی ہے جو درگزرکے قابل نہیں ہے آپ کیلئے خیار غبن ثابت نہیں ہے۔

س1060:ایک شخص نے معین مساحت کی زمین فروخت کی بعد میں معلوم ہوا کہ زمین کارقبہ اس سے زیادہ ہے جواس نے بیچی ہے اور اسکی قیمت وصول کی ہے ۔ آیا فروخت کرنے والے کو زمین کی زائد مقدار کے مطالبے کاحق ہے؟

ج: اس پوری زمین کو اگر معین قیمت پر اس خیال سے فروخت کرے کہ اس کی اتنی مساحت ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ زمین کا رقبہ زیادہ تھا۔ بنا برایں زمین کی واقعی قیمت اس قیمت سے زیادہ ہے کہ جس پر اس نے اسے فروخت کیا ہے تو خیارغبن کی وجہ سے اسے فسخ کرنے کا حق حاصل ہے لیکن اگر اس نے ہر میٹر زمین خاص قیمت پر فروخت کی ہو تو وہ زائد مقدار کی قیمت کا مطالبہ کرسکتا ہے۔

س1061:اگر دو افرادکے درمیان اس بنیاد پر معاملہ انجام پائے کہ خریدارکچھ مدت تک قیمت ادا نہیں کرے گا تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ مغبون ہوا ہے یا نہیں تو کیا یہ معاملہ شرعاً صحیح ہے؟ اور بر فرض صحت آیا خریدار کو فسخ کرنے کا حق ہے؟

ج: ایک خاص مدت تک قیمت کی ادائیگی کی تاخیر کی شرط کے ساتھ معاملہ کرنا صحیح ہے اگر چہ اس غرض سے ہو کہ مغبون ہونے یا نہ ہونے کا انکشاف ہو سکے۔ لیکن جب تک اس کا مغبون ہونا ثابت نہ ہو اسے فسخ کرنے کا حق نہیں ہے۔

س1062:ایسے معاملے کا کیا حکم ہے جس میں مغبون ہونے والا شخص مسلمان نہ ہو؟

ج: مغبون کے لئے خیار غبن ثابت ہونے میںمسلمان اور غیر مسلمان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س1063:میں نے ایک گھر کسی کو فروخت کیا ۔خریدار نے قیمت ادا کرنے اور گھر قبضے میں لینے کے بعد اعلان کیا کہ وہ مغبون واقع ہوا ہے اور اس نے معاملہ فسخ کر دیا لیکن خریدار نے اس وقت سے اب تک مختلف بہانوں سے گھر خالی نہیں کیا اور مجھ سے قیمت واپس نہیں لی۔ اور دو سال بعدوہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے آدھے گھر کی نسبت معاملہ فسخ کیا ہے اور اب آدھے گھر کی قیمت واپس مانگ رہا ہے۔آیا اس بات کا علم ہونے کے باوجودکہ وہ غبن کا مدعی ہے اور اس نے اس وجہ سے یہ معاملہ فسخ کردیا ہے اس کیلئے شرعا جائز ہے کہ آدھے گھر کی مالکیت کا دعویٰ کرے؟

ج: جہاں غبن ثابت ہو جائے وہاںمغبون کوصرف یہ حق ہوتا ہے کہ پورے معاملے کو فسخ کر کے دیا ہوا مال واپس لے لے اور اسے شئے کی کچھ مقدار میں معاملہ فسخ کرنے کا حق نہیں ہے اور نہ ہی ادا کردہ قیمت سے زیادہ کے مطالبہ کاحق ہے۔

س1064: دو افراد کے ما بین ایک معاملہ انجام پایا اور ایک سادہ و ثیقہ تحریر ہو گیا دونوں نے عقد کے ضمن میں شرط کی کہ جس نے بھی معاملے سے روگردانی کی وہ دوسرے کو ایک معین رقم ادا کرے گا اب اگر ایک شخص غبن کی وجہ سے معاملے سے پشیمان ہوجائے تو کیا اسے معاملہ فسخ کرنے کا حق ہے؟اور اگر غبن کی وجہ سے معاملہ فسخ کر دے تو کیا اس پر اس شرط کے مطابق عمل کرنا واجب ہے؟

ج: اگر معاملہ سے روگردانی کرنے والے کیلئے معین رقم اداکرنے کی شرط عقد کے ضمن میں ہو یا عقد اس پر مبتنی ہو تو یہ بذات خود صحیح ہے اور اسکی وفا کرنا واجب ہے لیکن یہ اس صورت کو شامل نہیں ہے کہ جہاں معاملے کو خیار غبن کی وجہ سے فسخ کیا جاسکتا ہے۔

س1065:مجھے گھر خریدنے کے ایک ہفتے بعد معلوم ہوا کہ میں مذکورہ معاملے میں مغبون ہو گیا ہوں۔میں نے فسخ کرنے کیلئے فروخت کرنے والے کی طرف رجوع کیا لیکن اس نے معاملہ فسخ کرنے اور قیمت واپس دینے کے ساتھ موافقت نہیں کی جسکی وجہ سے گھر میرے قبضے اور استعمال میں رہا۔ اس کے بعد گھر کی قیمت بڑھ گئی اور مالک نے مجھ سے معاملہ فسخ کرنے اور گھر خالی کرنے کا مطالبہ کردیا لیکن میں نے اس کے مطالبے کا مثبت جواب دینے سے انکار کر دیا اور اس سے اپنی ادا کردہ قیمت سے زیادہ قیمت کا مطالبہ کردیا لیکن اس نے زائد رقم دینے سے انکار کر دیا ۔اب سوال یہ ہے کہ آیاغبن کے ثابت ہونے کے بعد میرا فقط بیچنے والے کی طرف رجوع کرنا یا اسکی طرف سے مجھے میری ادا کردہ قیمت سے زیادہ ادا کرنے کی صورت میں میرا معاملے کے فسخ کو قبول کرنا معاملے کا فسخ شمار ہوگا؟

ج: صاحب خیار کا دوسرے شخص کی طرف صرف فسخ کے ساتھ موافقت کرنے کیلئے رجوع کرنا یا زیادہ قیمت دریافت کرنے کے مقابلے میں اس کا بیچنے والے کو شے واپس کرنے پر راضی ہونا معاملے کا فسخ شمار نہیں ہوگا لیکن چونکہ صاحب خیار کا معاملے کو فسخ کرنا دوسری طرف کی موافقت اور اسے بیچی گئی شے کے واپس کرنے پر موقوف نہیں ہے لہذا اگر غبن کی اطلاع پانے کے بعد آپ نے واقعاً معاملہ فسخ کر دیا تھا تو وہ فسخ شرعا صحیح ہے اور آپ فسخ کے بعد گھر کے مالک نہیں ہیں بلکہ آپ پر واجب ہے کہ اس پر اپنا قبضہ ختم کر کے گھر فروخت کرنے والے کے حوالے کردیں۔

7۔ بیع خیاری (بیع شرط)

س1066:اگر ایک شخص نے کوئی بیع خیاری معاملے کے ساتھ فروخت کیۓ آیا فروخت کرنے والے یاخریدارکے لئے مذکورہ شے کو پہلے خریدار کی تحویل میں دینے سے پہلے کسی اور شخص کو فروخت کرنا جائز ہے؟

ج: بیع خیاری (خیار والی خرید و فروخت) کے محقق ہو جانے کے بعد جب تک معاملہ فسخ نہ ہوجائے بیچی ہوئی چیز خریدار کی ملکیت ہے۔ لہذا فروخت کرنے والا جب تک پہلے معاملے کو فسخ نہ کردے اسے وہ چیز کسی دوسرے شخص کو فروخت کرنے کا حق نہیں ہے اور خیار کی مدت گزرنے کے بعد خریدار کے لئے کسی دوسرے شخص کو مذکورہ شے فروخت کرنے کا حق ہے۔اگرچہ خریدارنے اس شے پر قبضہ نہ کیا ہو اس شرط کے ساتھ کہ فروخت کرنے والے نے خیار کی مدت میں اس معاملے کوفسخ نہ کیا ہو ۔

8۔ شرط کی مخالفت کرنے کا خیار

س۱۵٦۷: ایک شخص نے دوسرے سے اس شرط پر کچھ سامان خریدا کہ دو ماہ کے دوران اس کی پوری قیمت ادا کر دے گا اور یہ کہ مذکورہ مدت میں خریدار کو معاملہ فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن خریدار نے معاملہ کی تاریخ کے سات ماہ بعد وہ مال فروخت کرنے والے کو واپس کردیا اور فروخت کرنے والے نے اس شرط پر قبول کر لیا کہ فسخ کو مقررہ وقت سے تاخیر کرنے کی وجہ سے جو خسارہ ہوا ہے اسکی وجہ سے قیمت میں کچھ فی صد کمی کی جائیگی کیونکہ اگر فسخ مقررہ وقت پر انجام پاتا تو فروخت کرنے والا اسی وقت اسے کسی اور کو فروخت کر دیتا اور اس کی قیمت سے کسی اور تجارت میں استفادہ کرتا۔ اب سوال یہ ہے آیا خیار کی مدت گزرنے کے بعد خریدار کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہے؟ اور فروخت کرنے والے پر قبول کرنا واجب ہے؟ اور آیا فروخت کرنے والے کو یہ حق ہے کہ فسخ کے قبول کرنے کو سامان کی قیمت میں چند فی صد کمی کے ساتھ مشروط کرے؟

ج: خیار کی مدت گزرنے کے بعد صاحب خیار کو فسخ کرنے کاحق نہیں ہے اور نہ ہی سامان کے واپس کرنے کا حق ہے اسی طرح وہ فروخت کرنیوالے کو قبول کرنے پرمجبور نہیں کر سکتاہاں دونوں اقالہ کرنے پر توافق کر سکتے ہیں لیکن فروخت کرنے والے کوحق نہیں ہے کہ قبول اقالہ کو قیمت میں چند فیصد کی کمی کے ساتھ مشروط کرے اور اگر خریدار کی رقم میں کمی کرنے کے ساتھ اقالہ کرے تو یہ اقالہ باطل ہے۔

س۱۵٦۸:آیا طرفین معاملہ میں سے ہر ایک کیلئے معاملے کی غرض یا مقصد پورا نہ ہونے کے دعویٰ کے ساتھ معاملہ فسخ کرنا جائز ہے؟

ج: مقصد کا حاصل نہ ہونا جب تک عقد کے ضمن میں بصورت شرط ذکر نہ کیا جائے یا معاملہ کا انجام پانا اس پرمبنی نہ ہو اس وقت تک شرعاً خیار فسخ کے ثابت ہونے کا سبب نہیں ہے۔

س۱۵٦۹:میں نے اپنی دوکان عام تحریری وثیقہ کے ذریعے چند شرائط کے ساتھ فروخت کی ان شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ اس کا ٹیکس خریدار ادا کرے گا لیکن اس نے ابھی تک ٹیکس ادا نہیں کیا آیا مجھے معاملہ فسخ کرنے کا حق ہے؟

ج: اگر انہوں نے عقد کے ضمن میں صریح طور پر شرط کی ہو کہ اگر خریدارنے ٹیکس ادانہ کیا تو فروخت کرنے والے کو حق فسخ ہوگایا عقد اس شرط پر مبتنی واقع ہوا ہو تو فروخت کرنے والے کو فسخ کرنے کا حق ہے۔

س1570:ایک شخص نے اس شرط پرایک پلاٹ خریدا کہ اگر سرکاری طورپر زمین اس کے نام نہ ہو سکی یا اس بات کا انکشاف ہوا کہ مذکورہ پلاٹ بلدیہ کے کسی پروجیکٹ میں شامل ہے تو وہ فسخ کرنے کاحقدار ہوگا۔ اور چونکہ خریدار اس زمین کیلئے بلدیہ سے تعمیر کی اجازت نہیں لے سکا ہے لہذا فروخت کرنے والے سے فسخ اور قیمت کی واپسی کی درخواست کر رہاہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر آج سے دو سال تک بلدیہ اس زمین میں تعمیر کی اجازت دے دے تو فروخت کرنے والا اس سابقہ قیمت کے ساتھ دوبارہ یہ زمین اسے فروخت کر دیگا۔ آیا اس کی جانب سے مذکورہ شرط لگانا صحیح ہے؟

ج: اگر چہ خریدارعقد کے ضمن میں اس شرط کی بنیاد پر کہ جسے طرفین نے قبول کیا ہے معاملہ کو فسخ کر کے زمین کی قیمت کا مطالبہ کرسکتا ہے لیکن فسخ کے ضمن میں فروخت کرنے والے پر کوئی شرط لگانے کا حق نہیں رکھتا۔

س1571:بیچنے والے اور خریدار کے درمیان ان معین شرائط کے ساتھ خرید و فروخت کا معاملہ ہوا ہے کہ جن کا خریدار فروخت کرنے والے کے حق میں پابند ہوا ہے اور خریدارنے بیچنے والے کوبیعانہ کے طور پر کچھ قیمت بھی ادا کر دی لیکن خرید و فروخت کی دیگر شرائط پر عمل نہیں کر رہا تو کیا اس صورت میں اسے شرعا یہ حق ہے کہ وہ فروخت کرنے والے کو معاملہ مکمل کرنے پر پابند کرے؟

ج: فروخت کرنیوالے نے جب تک شرط پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے معاملہ فسخ نہیں کیا ہے اسوقت تک اسکی وفا کرنا ضروری ہے لیکن اگر اسے فسخ کرنے کا حق ہو اگر چہ خریدار کے بعض شرائط پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے تو اسکے لئے معاملے کو فسخ کرنا جائز ہے اور اس صورت میں خریدار کو حق نہیں ہے

کہ وہ فروخت کرنے والے کو اپنی طرف سے ادا کردہ رقم کے واپس کرنے کے علاوہ کسی اور چیز کا پابند کرے ۔

خیارات کے متفرق احکام

س1072: آیا کسی حق کا مطالبہ نہ کرنا یا مطالبہ کرنے میں مثلاً دو سال تک تاخیر کرنا شرعی طور پر حق کو ساقط کر دیتاہے؟

ج: صرف حق کامطالبہ نہ کرنا یا مطالبہ کرنے میں کچھ مدت تاخیر کرناحق کو ساقط نہیں کرتامگر یہ کہ حق بذات خود ایک معین مدت تک ہو ۔

س1073: ایک شخص نے ایک ملک فروخت کی جس کی کچھ قیمت ادھار تھی اور جب اس نے نقد مقدار وصول کرلی اور ملک خریدارکے حوالے کر دی تو ایک اور شخص اسی ملک کو مذکورہ قیمت سے زیادہ پر خریدنے کے لئے تیار ہوگیاآیا فروخت کرنے والے کے لئے جائز ہے کہ سابقہ معاملے کو فسخ کر دے تا کہ یہ ملک زیادہ قیمت پر ایک دوسرے خریدار کو فروخت کر سکے؟

ج: خرید و فروخت کا معاملہ صحیح طور پر انجام پانے کے بعد فروخت کرنے والے پر معاملے کے مطابق عمل کرناواجب ہے اور جب تک کسی خیار کی وجہ سے اسے فسخ کا حق نہ ہو اس کیلئے معاملے کو فسخ کرنا اور دوسرے شخص کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

س1074: میں نے ایک شخص کو اس شرط پر زمین فروخت کی کہ وہ چار سال کے دوران اس کی قیمت ادا کر دے گا لیکن میں معاملے کے وقت سے ہی معاملے سے پشیمان ہو گیا تھا۔ ایک سال گزرنے کے بعد میں نے خریدار سے زمین واپس کرنے کا مطالبہ کیا لیکن اس نے زمین واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ آیا مذکورہ معاملے سے پلٹنے کا کوئی طریقہ ہے؟

ج: معاملہ کے بعد خرید و فروخت سے صرف پشیمان ہونے کا شرعی لحاظ سے کوئی اثر نہیں ہے ۔ لہذاصحیح طور پرمعاملہ انجام پانے کے بعد معاملہ شرعی طور پر نافذ ہے اور بیچی گئی شے خریدار کی طرف منتقل ہو جائیگی اور فروخت کرنے والے کو زمین واپس لینے کا حق نہیں ہے مگریہ کہ اسے اسباب خیار میں سے کسی کے موجود ہونے کی وجہ سے فسخ کا خیار حاصل ہو تو معاملہ کو فسخ سکتا ہے۔

س 1075:ایک شخص نے اپنی زمین کہ جس کی رجسٹری بھی موجود تھی سادہ وثیقہ کے ذریعے تمام خیارات کو ساقط کرکے فروخت کی لیکن اس نے سرکاری رجسٹری اپنے نام ہونے سے سوء استفادہ کرتے ہوئے اسے دوبارہ کسی اور شخص کو فروخت کر دیاکیا اس کا دوبارہ فروخت کرنا صحیح ہے؟

ج: معاملے کے صحیح طور پر انجام پانے کے بعد جبکہ تمام خیارات بھی ساقط کئے جا چکے ہیں فروخت کرنے والے کو دوبارہ کسی دوسرے شخص کو زمین فروخت کرنے کا حق نہیں ہے۔ بلکہ وہ معاملہ فضولی ہے اور پہلے خریدار کی اجازت پر موقوف ہے۔

س1076:ایک شخص نے کارخانے سے کچھ مقدار سیمنٹ خریدا اس شرط کے ساتھ کہ تدریجاً اور چند مرتبہ میں اسے اپنی تحویل میں لے لے گا جبکہ اس نے سیمنٹ کی تمام قیمت ادا کردی۔ خریدار کے کچھ مقدار سیمنٹ اپنی تحویل میں لینے کے بعد بازار میں سیمنٹ کی قیمت میں بہت اضافہ ہو گیا۔ آیا کارخانے کو یہ حق ہے کہ معاملہ فسخ کر دے اور سیمنٹ کی باقی مقدار تحویل میں دینے سے انکار کر دے؟

ج: خرید و فروخت کے صحیح شرعی طریقے سے انجام پانے کے بعد، چاہے معاملہ نقد ہو یا ادھار یا سلف جب تک فروخت کرنے والے کو کوئی شرعی خیار حاصل نہ ہو اس کے لئے یک طرفہ طور پر معاملہ فسخ کرنے کا حق نہیں ہے۔

س۱۵۷۷: میں نے سادہ وثیقہ کے ساتھ اس شرط پر ایک گھر خریداکہ قیمت کا کچھ حصہ نقد اورباقی مقدار معین مدت میں ادا کردوں گا اور اسکی رجسٹری تین ماہ کے دوران میرے نام کر دی جائیگی۔ لیکن میں مذکورہ مدت میں باقی قیمت ادا نہ کرسکا اور فروخت کرنے والے نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ یہاں تک کہ چارماہ بعد میں نے اس کی طرف رجوع کیاتاکہ بقیہ قیمت ادا کرکے گھر قبضہ میں لے لوں لیکن فروخت کرنے والے نے گھر کاقبضہ دینے سے انکار کر دیا اور اس بات کا دعویٰ کیا کہ پیسے ادا کرنے کی معینہ مدت ختم ہونے کے بعد اس نے معاملہ فسخ کر دیا تھاآیا صرف باقی قیمت مقررہ مدت میں ادا نہ کرنے کی وجہ سے اسے فسخ کرنے کا حق ہے؟ جبکہ اس نے وصول شدہ رقم واپس نہیں کی اوراس نے اس مدت میں گھر کرایہ پر دے کر اس

کا کرایہ بھی وصول کیا۔

ج: فقط باقیماندہ قیمت کے کچھ حصے کا مقررہ وقت پر ادا نہ کرنا فروخت کرنے والے کے لئے حق فسخ کے ثابت ہونے کا سبب نہیں بنتا۔ لہذا اگر معاملہ صحیح شرعی طورپر انجام پا گیاتھا لیکن گھر مالک کے قبضے میں رہا اور اس نے گھر کرایہ پر دے دیا جبکہ اسے فسخ کاحق بھی نہیں تھا تو اس کاکرایہ پر دینا فضولی ہے اور خریدار کی اجازت پر موقوف ہے اور اس پر واجب ہے کہ گھر خریدار کے حوالے کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے جو رقم کرایہ دار سے وصول کی ہے وہ بھی خریدار کے حوالے کرے لیکن اگر خریدار کرائے والے عقد کی اجازت نہ دے تو اسے اس گھر میں تصرف کی مدت کی اجرت مثل کے مطالبے کاحق ہے۔

س۱۵۷۸:آیا فروخت کرنے والا حق خیار ثابت نہ ہونے کے باوجود معاملے کو فسخ کر سکتا ہے؟ اور کیا خرید و فروخت انجام پانے کے بعد شے کی قیمت میں اضافہ کرسکتا ہے؟

ج: مذکورہ امورمیں سے اسے کسی چیز کا حق نہیں ہے۔

س۱۵۷۹:ایک شخص نے کسی سے وہ گھر خریدا جو اس نے ہاؤسنگ سوسائٹی (ادارۂ مسکن) سے خریدا تھا۔ جب معاملہ انجام پا گیا اور فروخت کرنے والے نے قیمت وصول کر لی تو سوسائٹی نے اعلان کیا کہ بیچنے والے نے اس سوسائٹی کو جو رقم ادا کی ہے اس کے علاوہ مزید رقم ادا کی جائے لہذا خریدار نے فروخت کرنے والے کو اطلاع دی کہ وہ اضافی رقم ادا کرے ورنہ وہ معاملہ فسخ کر دے گا اور اپنی رقم واپس لے لے گا۔ لیکن فروخت کرنے والے نے اضافی رقم ادا نہیں کی جس کی وجہ سے سوسائٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ مذکورہ گھر ایک اور شخص کو دے دیا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ خریدار نے جو رقم ادا کی ہے اسکی وصولی کیلئے کس کے پاس رجوع کرے سوسائٹی کے پاس ،یا فروخت کرنے والے کے پاس ؟ یا اس شخص کے پاس جسے اس وقت سوسائٹی نے گھر دینے کافیصلہ کیا ہے؟

ج: اگر شرط یا دیگر کسی وجہ سے معاملہ فسخ ہوجائے تو خریدارفروخت کرنے والے سے پیسوں کا مطالبہ کرے۔

س1080:ایک شخص نے حیوان خریدا اور اسے اس نیت سے بازار لے گیا کہ اگر کوئی خریدار مل گیا تو اسے فروخت کر دے گا ورنہ معاملہ فسخ کر دے گا۔ آیا اس قصد کے ساتھ اسکے لئے حق فسخ ثابت ہوجاتاہے؟

ج: سوال کی مفروضہ صورت میں کہ جہاں حیوان کو بیچا گیا ہے معاملہ کے وقت سے تین دن تک خیار رکھتا ہے۔

س1081: چند افراد نے مل کر ایک شخص سے ایک ملک خریدی اور چند قسطوں میں اسے کچھ مقدار رقم ادا کرچکے ہیں اور باقی قیمت کی ادائیگی مذکورہ زمین کے قانونی طور پر ان کے نام کرنے سے مشروط تھیلیکن فروخت کرنے والا ٹال مٹول سے کام لینے لگااور اس نے ملک ان کے نام کرنے سے انکار کر دیا اور معاملہ کے فسخ کرنے کادعویٰ کرنے لگا۔ آیاوہ معاملہ پر عمل کرنے کا پابند ہے یا اس کی طرف سے معاملہ فسخ کرنا صحیح ہے؟

ج: جب تک خیار کے اسباب میں سے کوئی سبب موجود نہ ہو جیسے شرط یا غبن و غیرہ اس وقت تک اس کا معاملہ کو فسخ کرنا صحیح نہیں ہے بلکہ اس کیلئے ضروری ہے کہ اس معاملے کے مطابق عمل کرے اور اس پر شرعا واجب ہے کہ اس ملک کو قانونی طور پر خریداروں کے نام کرے۔

س1082:ایک شخص نے کسی سے کچھ سامان خریدا اور قیمت کا ایک حصہ ادا کرنے کے بعد اسے کچھ منافع کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو فروخت کر دیالیکن دوسرے خریدار کو اس میں تصرف کرنے کے بعد جب بیچنے والے کے نفع کا علم ہوا تو اس نے اعلان کردیا کہ وہ اسے خرید نے سے پشیمان ہوگیا ہے۔ کیا اس وجہ سے اس کے لئے معاملہ کو فسخ کرنا جائز ہے؟

ج: اگر دوسرے خریدار کیلئے خیار کا کوئی سبب ہو تو اس کیلئے معاملہ کو فسخ کرنا جائز ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔

مبیع (بیچی گئی چیز) کے توابع

س1083:ایک شخص نے اپنا گھر فروخت کیا اور فروخت کرنے کے بعد گیزر اور فانوس و غیرہ جیسی چیزیں اتارنے لگ گیا اس کا یہ کام کیا حکم رکھتا ہے؟۔

ج: اگر مذکورہ اور اس جیسی دیگر اشیا گھر بیچنے کے وقت عرف عام میں گھر کے تابع شمارنہ کی جائیں تو جب تک فروخت کرنے والے پر شرط نہ کی گئی ہو کہ مذکورہ اشیاء اسی طرح گھر میں باقی رہیں گی تو اس کا انہیں اپنے لئے اتارنا اشکال نہیں رکھتا۔

س1084:میں نے ایک شخص سے اس کا گھر گیراج اوردیگر لوازمات سمیت خریدا لیکن اس نے فقط گھر میرے حوالے کیا اور وثیقہ سے وہ عبارت حذف کر دی جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گیراج بھی معاملہ میں شامل ہے۔ جبکہ اس نے وثیقہ میں مذکورچیزوں اور گیراج کے عوض قیمت وصول کی تھی۔اس مسئلہ کا حکم کیا ہے؟

ج: بیچنے والے پر واجب ہے کہ فروخت کی ہوئی شے کو ان تمام توابع اور ملحقات سمیت تحویل میں دے کہ جن پر معاملہ ہوا ہے چاہے ان کے عوض قیمت دی گئی ہو یا ان کے فروخت کی گئی چیز کے ساتھ ضم ہونے کی شرط لگائی گئی ہو اور خریدار فروخت کرنے والے کو اس کام کا پابند کر سکتا ہے۔

س1085:میں نے ایک عمارت کی پہلی منزل خریدی کہ جس کا کولر بالکونی میں لگا ہوا تھا اور ابھی بھی وہیں ہے اور اس کا پانی ایسے پائپ کے ذریعے آتا ہے کہ جو سطح زمین پر موجود اصلی پائپ سے نکلتا ہے یہ پائپ دیوار کے ساتھ ساتھ کولر تک پہنچتا تھا لیکن اب سطح زمین کے مالک نے اس بناپر یہ پانی کاٹ دیا ہے کہ زمینی منزل (Ground Floor) سے استفادہ کرنا اسکے لئے مخصوص ہے۔ اس کا حکم کیا ہے؟

ج: اگر خرید و فروخت کے معاملے میں یہ ذکر نہ کیا گیا ہو کہ آپ کو زمینی منزل پر موجود پانی کے پائپ سے استفادے کا حق ہوگا تو آپ زمینی منزل کے مالک کو اس کا پابند نہیں کرسکتے۔

مبیع کو سپرد کرنا اور قیمت ادا کرنا

س1086:میرے ایک عزیز کا ایک گردہ فیل ہو گیا ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ وہ معین رقم کے بدلے اپنا گردہ اسے دینے کیلئے تیار ہے لیکن میڈیکل ٹیسٹ کرانے کے بعد ظاہر ہوا کہ اس کا گردہ مریض کو پیوند لگانے کے قابل نہیں ہے ۔ آیا مذکورہ شخص اس بناپر کہ وہ چند دن بیکار رہا مریض سے طے شدہ رقم کا مطالبہ کر سکتا ہے؟

ج: اگر طے شدہ رقم گردے کے عوض ہو اور گردے کا مریض کو پیوند لگانے کے قابل نہ ہونا گردے کے کاٹنے اورگردہ دینے والے کے بدن سے نکال لینے کے بعد ہو تو اسے مذکورہ تمام قیمت کے مطالبے کا حق ہے۔اگرچہ بیمار اس گردے سے استفادہ نہ کرے۔ اور اگر گردہ اسکے بدن سے کاٹنے اور الگ کرنے سے پہلے یہ معلوم ہو جائے اور مریض اسے اسکی اطلاع بھی دے دے تواسے مریض سے کسی چیز کے مطالبہ کا حق نہیں ہے۔

س١٥٨٧: میں نے اپنا رہائشی گھر ایک سادہ وثیقہ کے ساتھ فروخت کر دیا اور قیمت کا کچھ حصہ خریدار سے لے لیا اور طے پایا کہ باقیماندہ رقم خریدار کے نام رجسٹری کراتے وقت اس سے لوں گا لیکن میں اب اپنا گھر فروخت کرنے پر نادم ہوں جبکہ خریدار گھر خالی کرنے کے لئے اصرا رکر رہا ہے۔ حکم بیان فرمائیں؟

ج: اگر شرعاً صحیح طور پر معاملہ انجام پا گیا تھا تو جب تک فروخت کرنے والا حق فسخ نہ رکھتا ہو تو صرف اس سے نادم ہونے اور گھر کا نیازمند ہونے کی وجہ سے گھر خریدار کے حوالے کرنے سے انکار نہیں کرسکتا۔

س١٥٨٨:میں نے معدنی پتھر نکالنے کیلئے محکمہ معدنیات سے اجازت حاصل کی لیکن پتھرنکالنے کے بعد اس بات کا انکشاف ہوا کہ محکمہ معدنیات نے پتھروں کی قیمت معین نہیں کی۔ میں نے قیمت کی تعیین کیلئے ان کے مرکز کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ جلد ہی انکی قطعی قیمت کا تھوڑے سے فرق کے ساتھ متعلقہ ادارے کی جانب سے اعلان کر دیا جائیگا۔لیکن جب انہوں نے قیمت کا اعلان کیا تو اعلان شدہ قیمت گذشتہ قیمت سے بہت کئی گنا زیادہ تھی اور میں نے اسے قبول نہیں کیا اس چیز کے پیش نظر کہ اس وقت میں پتھر کاٹ کر فروخت کر چکا ہوں اس مسئلے کا حکم کیا ہے؟

ج: معاملہ کی صحت کی شرائط میں سے یہ ہے کہ مبیع اور قیمت اس طرح معین ہو جس سے غرر اورجہالت رفع ہو جائے لہٰذا اگر پتھر تحویل میں لینے کے دن صحیح شرعی طور پر معاملہ انجام نہ پایا ہو تو خریدار مذکورہ پتھروں کی اس دن کی قیمت کا ضامن ہے جس دن اس نے انہیں کاٹا اور فروخت کیا ہے۔

س١٥٨٩:ایک شخص نے اپنی بیٹی سے ایک عمارت خریدی جو اسکے شوہر کے تصرف میں ہے۔باپ نے بیٹی کو قیمت ادا کر دی لیکن شوہر نے بیٹی کو جان بوجھ کر تنگ کرنے کیلئے اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے معاملے کا انکار نہ کیا تو اسے طلاق دے دے گا جسکی وجہ سے عمارت کا تحویل میں دینا مشکل ہوگیا۔آیا اس کا تحویل میں دینا یا قیمت کا خریدار کو واپس کرنا فروخت کرنے والی عورت کی ذمہ داری ہے یا اسکے شوہر کی ؟

ج: عمارت تحویل میں دینا یا اسکی رقم واپس کرنا خود فروخت کرنے والی پر واجب ہے ۔

س1090:میں نے ایک سادہ تحریر کے ساتھ اس شرط پرگھر خریدا کہ فروخت کرنے والا سرکاری دفتر میں آ کر گھر کو قانونی طور پر میرے نام کر ے گا۔ لیکن فروخت کرنے والے نے اپنے عہد پر عمل نہیں کیا اور گھر میری تحویل میں نہیں دیا اورمیرے نام نہیں کیا۔ آیامجھے اسکے مطالبے کا حق ہے؟

ج: آپ حضرات کے مابین جو چیز انجام پائی ہے اور جسکے سلسلے میں ایک سادہ وثیقہ تیار کیا گیا ہے اگر وہ صحیح اور شرعی طور پر گھر کی خرید و فروخت تھی تو فروخت کرنے والے کو معاملے سے عدول کرنے اور اس پر عمل نہ کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ شرعی طور پر وہ اس بات کا پابند ہے کہ گھر آپکی تحویل میں دے اور رجسٹری آپ کے نام منتقل کرنے کیلئے تمام لازمی اقدامات انجام دے اور آپ کو اس

سے معاملہ کے مطابق عمل کے مطالبے کا حق ہے۔

س1591:بیچنے والے اور خریدار کے مابین ہونے والے تجارتی معاملے کی بنیاد پرخریدار اس بات کا پابند ہوا کہ اس نے جو چیز خریدی اور تحویل میں لے لی ہے ہر ہفتے اسکی رقم کا کچھ حصہ اسے ادا کریگا چنانچہ جو کچھ بیچنے والے کو ادا کرتا اسے اپنی ڈائری میں نوٹ کرلیتا اور بیچنے والا بھی جو رقم اس سے لیتا اسے اپنے رجسٹر میں درج کرلیتا اور اسکی ڈائری میں ہر ادا کردہ رقم کے نیچے دستخط کرتا۔چار ماہ کے بعد جب خریدار کی اداکردہ رقم کا حساب کیا گیاتو معلوم ہوا کہ جتنی رقم خریدار کے ذمے ہے اس میں اختلاف ہے۔ خریدار دعویٰ کر رہا ہے کہ اس نے وہ مقدار اداکر دی ہے لیکن مالک انکار کر رہا ہے اور مورد اختلاف رقم دونوں کی ڈائریوں میں درج نہیں ہے اس مسئلے کا حکم کیا ہے؟

ج: اگر یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار جس چیز کے بارے میں دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے وہ فروخت کرنے والے کو دے دی ہے تو اسکے ذمے کوئی شے نہیں ہے ورنہ فروخت کرنے والے کا قول مقدم ہے کہ جو اس رقم کے وصول کرنے کا منکر ہے۔

نقد اورادھار خرید و فروخت

س1092:کسی چیز کو ایک سالہ مدت تک اسکی نقد قیمت سے زیادہ قیمت پر بطور ادھار خرید نے کا کیا حکم ہے؟ اور چیک کو معینہ مدت کے لئے اسکی رقم سے کم یا زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اجناس کو انکی نقد قیمت سے زیادہ قیمت پر بطور ادھار بیچنا اور خرید نا اشکال نہیں رکھتا اور چیک کی خرید و فروخت کا حکم مسئلہ نمبر ۱۹۵۰ میں مذکور ہے۔

س1093:اگر کار فروخت کرنے والا یہ کہے کہ اس کار کی نقد قیمت اتنی ہے اور دس مہینے تک بطور اقساط اس کی قیمت اتنی ہے اور خریدار یہ سمجھے کہ اقساط کی صورت میں فروخت کرنے میں قیمت کی اضافی مقدار دس ماہ تک اسکی قیمت کی منفعت ہے اور اسی بنیاد پر معاملہ انجام پائے اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے جو خریدار کے ذہن میں آئی ہے کہ وہ نقد قیمت سے زیادہ مقدار کو پیسے کے نفع کے طور پر دے رہا ہے اور یہ معاملہ سودی ہےـکیا اس سے یہ معاملہ سودی اور باطل شمار نہیں ہوگا؟

ج: ادھار کی صورت میں مذکورہ معاملہ صحیح ہے اور قیمت کا قسطوں میں ادا کرنا بھی صحیح ہے اورایسے معاملات سودی شمار نہیں ہوتے ۔

س1094:خرید و فروخت کے عقد میں شے اور اسکی قیمت کیلئے اس طرح مدت ذکر کی گئی ہے کہ ۔ مال کی قیمت ایک سال کے دوران معین اقساط کی صورت میں ادا کی جائے گی اور خریدار جب پہلی قسط ادا کریگا اسکے ایک سال بعد وہ شے اسکے حوالے کی جائیگی تو اگر پہلی قسط کی ادائیگی میں مقررہ وقت سے بہت تاخیر ہو جائے تو کیا بیچنے والا خیار تاخیر رکھتا ہے؟

ج: سوال کی مفروضہ صورت میں چونکہ معاملہ بعنوان بیع سلم انجام پایا ہے لہذا ضروری ہے کہ خرید و فروخت کے وقت اسکی قیمت نقد ہو ورنہ سرے سے بیع ہی باطل ہے۔

س1095:اگر قیمت کی پہلی قسط کی ادائیگی میں متعارف وقت سے تاخیر ہو جائے تو کیااسکے باوجود کہ معاملہ کوئی معین مہلت نہیں رکھتا تھا اورقیمت کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں فروخت کرنے والے کے لئے خیار کی شرط بھی ذکر نہیں کی گئی تھیـ صرف مذکورہ تاخیر کی وجہ سے بیچنے والے کیلئے خیار ثابت ہو جائیگا یا نہیں ؟

ج: ادھار معاملے میں قیمت کی ادائیگی کی مہلت کا معین کرناضروری ہےـلہذا اگر ادھار معاملہ قسطوں کی ادائیگی کی مدت مقرر کئے بغیر انجام پائے تو وہ معاملہ سرے سے باطل ہے لیکن اگر ادائیگی کا وقت معین ہو اور خریدار مقررہ وقت سے اس کی ادائیگی میں تاخیر کرے تو صرف یہ تاخیر فروخت کرنے والے کیلئے خیار کے ثابت ہونے کا باعث نہیں بنے گیـ

س1096:ایک ٹیکنیکل ادارہ ایک زمین پر اس شرط کے ساتھ تعمیر کیا گیا کہ اس زمین کی قیمت تعلیم و تربیت کی وزارت اسکے مالکوں کو ادا کرے گی لیکن عمارت کی تعمیر کے مکمل ہونے کے بعد مذکورہ وزارت نے زمین کی قیمت ادا نہیں کی اور اسی وجہ سے زمین کے مالکوں نے اعلان کر دیا کہ وہ اس عمل سے راضی نہیں ہیں اور یہ عمارت غصبی ہے اور اس میں نماز باطل ہےـ اس مسئلہ کا حکم کیاہے؟

ج: جب زمین کے مالک ادارے کی تعمیر کیلئے زمین دینے پر راضی ہو گئے اور اس شرط پر کہ اسکی رقم تعلیم وتربیت کی وزارت سے لیں گے زمین مذکورہ وزارت کے حوالے کردی تو ان کا اس زمین میں کوئی حق نہیں ہے اور وہ زمین غصبی نہیں ہےـ ہاں انہیں وزارت تعلیم و تربیت سے زمین کی قیمت کے مطالبے کا حق ہےـبنا برایں مذکورہ عمارت میں نماڑ پڑھنا اور تعلیم حاصل کرنا شرعاًاشکال نہیں رکھتا اور سابقہ مالکوں کی رضامندی پر موقوف نہیں ہیں۔

بیع سَلَفْ

س۱۵۹۷:میں نے ہاؤسنگ سوسائٹی سے سلف کی صورت میں ایک رہائشی فلیٹ خریدا اور اقساط کی صورت میں کچھ رقم ادا کرکے رسید لے لی اور ابھی بھی باقیماندہ رقم کی نسبت اس کا مقروض ہوں لیکن اس کے بعد ہاؤسنگ سوسائٹی نے وہ رہائشی فلیٹ بینک کو فروخت کر دیا اور مقرر کردیا کہ میں ان سے آج کی قیمت کے ساتھ کہ جو اسکی سابقہ قیمت کے چار برابر ہے ایک اورفلیٹ تحویل میں لوں۔ مسئلہ کاکیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ فلیٹ کو قسطوں پر خریدنا بنیادی طور پر باطل ہے۔ اس لئے کہ سلف کی صورت میں ہونے والی خرید و فروخت کی صحت کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ معاملے کے مقام پر ہی اسکی پوری قیمت بصورت نقد فروخت کرنے والے کو ادا کردی جائے لہٰذا اگر وہ فلیٹ سلف کی صورت میں خریدا گیا ہو اور معاملے کے مقام پر ہی اسکی پوری قیمت بصورت نقد ادا کی گئی ہو تو فروخت کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ جس پر بیچی گئی چیز اپنے تمام اوصاف کے ساتھ صدق کرتی ہے اسے خریدار کے حوالے کرے اور اس بیچی گئی چیز کے مصداق کو حوالے کرنے کیلئے اسے مزید کسی چیز کے مطالبے کا حق نہیں ہے اسی طرح وہ چیز اسکی تحویل میں نہیں دے سکتا جو بیچی گئی چیز کا مصداق نہیں ہے اور خریدار بھی اسے قبول کرنے کا پابند نہیں ہے اگر چہ اسے اسی قیمت پر دے چہ جائیکہ اس سے زیادہ قیمت کا مطالبہ کرے۔

س۱۵۹۸: میں نے ایک ایسا رہائشی فلیٹ قسطوں پر خریدا کہ جسکی تعمیر ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی اور پھر اس کے مکمل ہونے اور اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اسے ایک اور شخص کو فروخت کر دیا ۔ آیا مذکورہ خرید و فروخت صحیح ہے؟

ج: اگر خرید اہوا فلیٹ ایک مشخص اور معین فلیٹ ہو کہ جسے ادھار اور قسطوں کی صورت میں اس شرط پر خریدا گیا کہ فروخت کرنے والا اسے مکمل کریگا تو تعمیر مکمل ہونے اور بیچنے والے سے تحویل میں لینے سے پہلے اسکی خریداور پھر فروخت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س۱۵۹۹: میں نے تہران میں منعقد ہونے والی کتابوں کی بین الاقوامی نمائش سے سلف کی صورت میں بعض کتابیں خریدیں اور انہوں نے مجھ سے آدھی قیمت وصول کر لی ہے اور آدھی قیمت کتابیں تحویل میں دینے کے وقت ادا کی جائے گی اورادائیگی کا وقت بھی معین نہیں ہے آیا یہ معاملہ صحیح ہے؟

ج: اگر ادا کردہ قیمت بیعانہ کے عنوان سے دی گئی ہو اور معاملہ کتابوں کے تحویل دینے اور باقیماندہ قیمت ادا کرنے کے وقت انجام پائے تو صحیح ہےلیکن اگر خرید و فروخت قیمت کی کچھ مقدار کی ادائیگی کے وقت سے اور ادھار کی صورت میں انجام پائے اور اسکی ادائیگی کاوقت بھی معین نہ ہو یا معاملہ سلف کی صورت میں ہو لیکن خرید و فروخت کے مقام میں پوری قیمت بصورت نقد ادا نہ کی جائے تو یہ معاملہ شرعاً باطل ہے البتہ سلف میں جتنی مقدار قیمت ادا کی گئی ہے اس میں معاملہ صحیح ہے لیکن فروخت کرنے والا اس کو بھی فسخ کرسکتا ہے۔

س1600: ایک شخص نے کسی سے اس شرط پرکچھ سامان خریداکہ کچھ مدت کے بعد اسے تحویل میں لے گا لیکن مقررہ وقت آنے کے بعد اس سامان کی قیمت کم ہو گئی آیا خریدار اسی سامان کا مستحق ہے یااسکی قیمت لے گا؟

ج: اگر معاملہ صحیح شرعی طور پر انجام دیا گیا ہو تو خریدارخود سامان کا مستحق ہے مگر یہ کہ اس کی مالیت بالکل ختم ہو جائے یہاں تک کہ عرف میں اسے تلف ہونا شمار کیا جائے تو اسکی وجہ سے بیع خودبخود فسخ ہوجاتی ہے اور فروخت کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ خریدار کو قیمت واپس کردے۔

سونے چاندی اور کرنسی کی خرید و فروخت

س1601: اگر سونا آج کے ریٹ کے مطابق بطور نقد ایک معین قیمت پر فروخت ہوتا ہو تو کیا اسے طرفین کی موافقت سے آج کی قیمت سے زیادہ قیمت پر بطور ادھار فروخت کرنا جائز ہے؟ اورآیا اس معاملے سے حاصل شدہ منافع حلال ہے یا نہیں؟

ج: خرید و فروخت کے معاملے میں قیمت کا تعین طرفین کی صوابدید پر ہے چاہے معاملہ نقد ہو یا ادھار۔بنا برایں مذکورہ معاملہ اور اس سے حاصل ہونے والا منافع اشکال نہیں رکھتا۔ہاں سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے میں زیادہ لینا یا بطورادھار فروخت کرنا جائزنہیں ہے۔

س1602:سونے کو ڈھالنے کے عمل کا کیا حکم ہے؟ اور سونے کے معاملے میں کونسی چیزیں شرط ہیں؟

ج: سونا ڈھالنے کاعمل اور سونا فروخت کرنا اشکال نہیں رکھتا لیکن اگر سونے کا سونے کے مقابلے میں معاملہ کیا جائے تو شرط ہے کہ معاملہ نقد ہو اور مبیع (بیچا گیا سونا) اور اسکی قیمت مساوی ہوں اور جہاں پر معاملہ ہوا ہے وہیں پر قبض کرنے کا عمل انجام پاجائے۔

س1603 : کاغذی نوٹوں کو انکی قیمت سے زیادہ رقم کے بدلے میں بطور ادھار فروخت کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر معاملہ قصدِ واقعی اور عقلائی غرض کے ساتھ انجام پائے مثلاً نوٹ نئے اور پرانے ہونے کے لحاظ سے آپس میں فرق رکھتے ہوں یا مخصوص علامتوں کے حامل ہوں یا انکی قیمت ایک دوسرے سے مختلف ہو تو اشکال نہیں ہے لیکن اگر معاملہ بناوٹی اور سود سے فرار کے لیے ہو اور حقیقت میں پیسے کے سود تک رسائی کیلئے ہو تو شرعاً حرام اور باطل ہے۔

س1604:بعض افراد عمومی ٹیلیفون کے لیے استعمال ہونیوالے سکے زیادہ قیمت پر فروخت کرتے ہیں، مثلاً پچاس تومان کا نوٹ لے کر 35 تومان کے سکے دیتے ہیں۔مذکورہ طریقے سے پیسے کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

ج: ٹیلیفون و غیرہ میں استعمال کیلئے دھات کے بنے ہوئے نقدی سکے زیادہ قیمت پر فروخت کرنا اشکال نہیں رکھتا۔

س1605:اگر کوئی شخص پرانی کرنسی کو مروجہ نئی کرنسی کی قیمت کے عوض خرید یا فروخت کرے اور نہ جانتا ہو کہ اسکی قیمت نئی کرنسی سے آدھی ہے پھر خریدار اسے نئی کرنسی کی قیمت پر کسی اور شخص کو فروخت کر دے تو کیا ضروری ہے کہ غابن مغبون کو اپنے غبن کی اطلاع دے اور کیا مذکورہ غبن والے یہ معاملات صحیح ہیں اور کیا اس طریقے سے حاصل شدہ مال میں تصرف کرنا جائز ہے؟ یا یہ مجہول المالک مال کے حکم میں ہے یا اس حلال مال کے حکم میں ہے جو حرام مال سے مخلوط ہوجائے؟

ج: پرانی کرنسی کو اس قیمت پر فروخت کرنا کہ جس پر خریدار اور فروخت کرنے والے کا اتفاق ہوجائے اشکال نہیں رکھتا اگر چہ انکی قیمت رائج اور جدید کرنسی سے بہت کم ہو اور اگر اس کرنسی کی مالیت ہو اور بازار میں اسکی قیمت ہو اگر چہ رائج کرنسی سے کمتر ہو تو معاملہ صحیح ہے اگر چہ غبن پر مبنی ہو اور غابن پر واجب نہیں ہے کہ مغبون کو اپنے غبن کی اطلاع دے اور غابن کیلئے غبنی معاملے سے حاصل شدہ مال بھی اسکے دیگر اموال کے حکم میں ہے اور جب تک مغبون معاملے کو فسخ نہیں کرتا اس کا اس مال میں تصرف کرنا جائز ہے۔

س1606: بعض کاغذی نوٹوںکو زیادہ قیمت پر خریدنا یا بیچنا ،نہ اس عنوان سے کہ وہ مال ہیں یا مالیت کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ اس عنوان سے کہ وہ خاص قسم کے کاغذی نوٹ ہیں ۔مثلاً سبز رنگ کے ایک ہزار تومان کے نوٹ کو کہ جس پر امام خمینی قدس سرہ کی تصویر ہے کو زیادہ قیمت پر بیچنا یا خریدنا

کیا حکم رکھتا ہے؟

ج: اگر مذکورہ نوٹوں کی خرید و فروخت حقیقی قصد اور عقلائی غرض کے ساتھ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر یہ خرید و فروخت بناوٹی اور قرض والے سود سے فرار کیلئے ہو تو باطل اور حرام ہے۔

س۱٦۰7: کرنسی تبدیل کرنے کا کاروبار اور رائج کرنسیوں کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

ج: بذات خود اس میں اشکال نہیں ہے۔

س۱٦۰8: حکومت کی طرف سے جاری کردہ قرض کے ٹکٹ خریدنے کا کیا حکم ہے؟ اور کیا شرعا ان ٹکٹوں کی خرید و فروخت جائز ہے؟

ج: اگراس سے مراد قومی قرضہ مہم کے ٹکٹ چھاپ کر اور فروخت کرنے کے ذریعے حکومت کا عوام سے قرض لینا ہو تو عوام کا ٹکٹ خرید کر حکومت کو قرض دینا صحیح ہے اور یہ ٹکٹیں کسی دوسرے کو بیچنا اگر قوانین کے خلاف نہ ہو تو بلا اشکال ہے۔

تجارت کے متفرق مسائل

س١٦٠٩:بعض کارخانوں میں دوسرے کارخانوں کے بنے ہوئے پرزے جوڑ کر آلات بنائے جاتے ہیں اور پھر انہیں کسی معروف دوسرے ملک کے نام سے بازار میں فروخت کیا جاتا ہے آیا مذکورہ عمل دھوکہ بازی اور تدلیس شمار کیا جائے گا؟ اور اگر دھوکا بازی کہلائے تو خریدار کوموضوع کا علم نہ ہونے کی صورت میں کیاان آلات کا معاملہ صحیح ہے یا باطل؟

ج: اگر مذکورہ پرزے یا خود وہ آلہ اس طرح کہ خریدار انہیں دیکھ کر ان کے ملکی یا غیر ملکی ساخت ہونے کی شناخت کرسکتا ہو تو مذکورہ عمل پر دھوکا دھی اور تدلیس کا عنوان منطبق نہیں ہوتا لیکن غلط بیانی سے کام لینا جھوٹ اور حرام ہے اور اگر مذکورہ اشیاء کو خلاف واقع اوصاف کے ساتھ فروخت کیا جائے تو خرید و فروخت صحیح ہے لیکن اگر خریدار اسکے بعد حقیقت سے آگاہ ہوجائے تو اسے معاملہ فسخ کرنے کا اختیار ہے۔

س١٦١٠:آیا کارخانے اور دوکان کے مالکوں کے لئے جائز ہے کہ اپنی دوکانوں پر غیر ملکی زبان میں بورڈ لگائیں ؟ یا خریداروں کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے بچوں کے کپڑوں پر غیر ملکی حروف لکھیں یا غیر ملکی تصویر یں چھاپیں؟

ج: اگر خریدارکو دھوکہ دینے کے قصد سے نہ ہو اور غیر ملکی ثقافت کی ترویج بھی شمار نہ ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن جمہوری اسلامی ایران کے قوانین کی پابندی کرنا ضروری ہے۔

س١٦١١: غیرمسلموں کے ساتھ معاملہ کرنے میں مالی یا علمی فوائد کے حصول کے لئے دھوکہ ، فریب اور جھوٹ سے کام لینے کا کیا حکم ہے (جب وہ متوجہ نہ ہو ں) ؟

ج: معاملات میں جھوٹ ، دھوکہ بازی اور بد دیانتی سے کام لینا جائز نہیں ہے اگرچہ غیر مسلم کے ساتھ معاملہ کیا جائے۔

س١٦١٢:چیزوں کی فروخت میں کس قدر منافع لینا جائز ہے؟

ج: منافع لینے کی کوئی حد معین نہیں ہے لہذا جب تک ظلم کی حد تک نہ پہنچے اور حکومت کے قوانین کے خلاف نہ ہو تو جائز ہے۔ لیکن بہتر بلکہ مستحب یہ ہے کہ اتنا منافع لے جو فروخت کرنے والے کے اخراجات کے لئے کافی ہو۔

س١٦١٣:ایک شخص نے اپنی ملکیت کا پانی کئی لوگوں کو مختلف قیمتوں پر فروخت کیا ہے۔ مثلاً اسکی ایک مقدار ایک شخص کو دس ہزار تومان پر فروخت کی ہے اور اتنی ہی مقدار ایک دوسرے شخص کو پندرہ ہزار تومان میں فروخت کی ہے اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ سب پانی ایک ہی چشمے یا کنویں کے ہیں کیا ہمیں پانی کی مختلف قیمت پر اعتراض کرنے کا حق ہے ؟

ج: اگر فروخت کرنے والا پانی کا مالک یا شرعاً اس کا صاحب حق ہے تو دوسروں کو قیمتوں کے اختلاف پر اعتراض کا حق نہیں ہے۔

س١٦١٤:اگر کسی یوٹیلیٹی سٹور سے سرکاری ریٹ پر کوئی چیز خریدوں کہ جو بازار کی قیمت سے کم ہے تو کیا میں مذکورہ مال کو آزاد مارکیٹ میں مہنگی قیمت پر فروخت کرسکتا ہو یہاں تک کہ بعض اوقات قیمت فروخت قیمت خرید کے تین برابر ہوتی ہے؟

ج: اگر حکومت کی طرف سے اسکے بیچنے میں کوئی ممانعت نہ ہو اور قیمت میں اضافہ خریدار کے حق میں ظلم تک نہ پہنچے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ١٦١٥:میں الیکٹرانک آلات بناتا ہوں کیا میرے لئے جائز ہے کہ میں جس قیمت پر چاہوں اور جسے طلب و رسد کا بازار قبول کرتا ہو انہیں فروخت کروں ؟

ج: جس چیز کی قیمت حکومت کی طرف سے معین نہیں ہے اسے اس قیمت پر فروخت کرنے میں اشکال نہیں ہے کہ جس پر خریدار اور فروخت کرنے والے کا اتفاق ہوجائے اور خریدار کے حق میں ظلم بھی نہ ہو ۔

١616: اسلام میں سرمایہ داری کا کیا حکم ہے؟ اور اس کی حدود کیا ہیں؟ کیا فقرا اور مساکین کے حقوق ادا کرنے کے بعد بھی انسان بہت امیر بن سکتا ہے؟ کیا اسلام کی سرمایہ داری سے جنگ صرف ان لوگوں کے ساتھ جنگ ہے جو خمس اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتے یا ایسے مسلمانوں کو بھی شامل ہے جو خمس اورزکوٰۃ ادا کرتے ہیں؟ اصولی طور پر کیا کوئی انسان اپنے اموال میں سے شرعی حقوق ادا کرنے کے باوجود بڑی ثروت جمع کرسکتا ہے؟

ج: ثروت مند لوگوں کے مال میں حقوق شرعیہ فقط خمس اور زکوٰۃ تک محدود نہیں ہیں اور اسلام دولت کی افزایش کا مخالف نہیں ہے بشرطیکہ دولت کو جائز طریقوں سے جمع کرے اور اپنے اموال میں سے تمام حقوق کے ادا کرنے کا پابند ہو اور اسے شرعی طور پر حلال اور اسلام و مسلمین کے فائدے کیلئے استعمال کرے اور کوئی حرج نہیں ہے کہ انسان ان امور کی رعایت کرتے ہوئے بڑی دولت جمع کرلے۔

س١٦١7:ہمارے ہاں رائج ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ وہ اس کیلئے گاڑی خریدے اور دوسرا شخص مثلاً دس لاکھ تومان میں گاڑی خرید لیتا ہے اور پہلے شخص سے کہتا ہے کہ اس نے گاڑی گیارہ لاکھ میں خریدی ہے اور اضافی مقدار کو گاڑی خریدنے کیلئے اپنی کوشش اور زحمت کے مقابلے میں شمار کرتا ہے کیا یہ معاملہ صحیح ہے؟

ج: اگر دوسرا شخص پہلے شخص کیلئے گاڑی خریدنے میں اس کا وکیل تھا تو اس صورت میں جس قیمت پر معاملہ ہوا ہے اسکے ساتھ گاڑی کی خرید موکل کیلئے واقع ہوگی اور وکیل کو اضافی رقم کے مطالبے کا حق نہیں ہے ہاں اسے وکالت کی اجرت لینے کا حق ہے لیکن اگر اس نے اپنے لئے گاڑی خریدی ہو اور پھراسے اس شخص کو فروخت کرنا چاہے جس نے اس سے گاڑی خریدنے کا تقاضا کیا تھا تو اس صورت میں اس قیمت پر گاڑی فروخت کرسکتاہے جس پر طرفین کا توافق ہوجائے البتہ گاڑی کی قیمت خرید کے بارے میں جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے اگر چہ جھوٹ بولنے سے معاملہ باطل نہیں ہوتا۔

س١٦١8: بعض دوست گاڑی کی ورکشاپ میں کام کرتے ہیں بعض اوقات گاڑی بیچنے والے ان کے پاس آتے ہیں اور ان سے گاڑی کی صرف ظاہری مرمت کی درخواست کرتے ہیں تا کہ اس کا خرچہ کم ہو اس گمان کے ساتھ کہ گاڑی کا ظاہری طور پر صحیح و سالم ہونا خریدار کو بیچنے کے لئے کافی ہے ،کیا ان دوستوں کے لئے مرمت کرنا صحیح ہے؟

ج: اگر یہ کام دھوکہ دینے کا سبب ہو اور انہیں علم ہو کہ گاڑی کا مالک اسے خریدار سے مخفی رکھے گا تو مرمت کرنے والے کے لئے یہ کام جائز نہیں ہے۔

سود کے احکام

س١٦١٩:ایک ڈرائیور نے ٹرک خریدنے کے ارادے سے ا یک دوسرے شخص سے پیسے لئے تا کہ اس کے وکیل کی حیثیت سے اس کے لئے ٹرک خریدے اور پھر پیسے دینے والا شخص وہی ٹرک ڈرائیور کو قسطوں پر فروخت کردے اس معاملہ کا کیا حکم ہے؟

ج: اگرڈرائیور صاحب مال کے وکیل کی حیثیت سے اس معاملے کو انجام دے اور پھر وہ خود اسے ڈرائیور کو قسطوں پر بیچ دے تو اگر اس کام سے ان کا قصد سود سے بچنے کیلئے حیلہ کرنا نہ ہو اور دونوں معاملوں میں خرید و فروخت کا واقعی قصد رکھتے ہوں تو اشکال نہیں ہے۔

س١٦20:قرض والاسود کیا ہے اور آیا وہ چند فیصد مقدار جو بینک سے اپنی رقم کے منافع کے عنوان سے لی جاتی ہے سود شمار کی جائے گی؟

ج: قرض والا سود قرض کی رقم پر وہ اضافی مقدار ہے جو قرض لینے والا قرض دینے والے کو دیتا ہے لیکن جو رقم بینک میں اس غرض سے رکھی جاتی ہے کہ صاحب مال کے وکیل کی حیثیت سے اسے کسی صحیح شرعی معاملے میں استعمال کیا جائے تو اسکے استعمال سے حاصل ہونے والا نفع سود نہیں ہے اور اس میں اشکال نہیں ہے۔

س١٦21:سودی معاملے کا معیار کیاہے؟ اورکیا یہ صحیح ہے کہ سود فقط قرض میں ہوتا ہے نہ کسی اورمورد میں؟

ج: سود جیسے قرض میں ہوسکتا ہے اسی طرح معاملے میں بھی ہوسکتا ہے اور معاملے میں سود سے مراد ہے وزن یا پیمانے والی شے کو اسکی ہم جنس کے بدلے میں زیادہ مقدار کے ساتھ بیچنا۔

س١٦22: اگر بھوک کی وجہ سے انسان کی جان خطرے میں ہو اور اس کے پاس مردار کے علاوہ کوئی چیز نہ ہو کہ جسے کھا کر وہ جان بچا سکے تو جس طرح اس کیلئے ایسی مجبوری کے وقت مردار کھانا جائز ہوتا ہے ؟اسی طرح کیا مجبوری کی حالت میں ایسے شخص کیلئے سود کھانا جائز ہے کہ جو کام نہیں کرسکتا لیکن اسکے پاس تھوڑا سا سرمایہ ہے اور ناچار ہے کہ اسے سودی معاملات میں استعمال کرے تا کہ اسکے منافع سے اپنی گزر بسر کرے۔

ج: سود حرام ہے اوراسے اضطرار کی حالت میں مردار کھانے کے ساتھ قیاس کرنا صحیح نہیں ہے۔اس لئے کہ مردار کھانے پر مجبور شخص کے پاس مردار کے علاوہ کوئی شے نہیں ہے کہ جس سے وہ اپنی جان بچا سکے لیکن جو شخص کام نہیں کرسکتا وہ اپنے سرمایہ کو مضاربہ جیسے کسی اسلامی معاملہ کے ضمن میں کام میں لاسکتا ہے۔

س١٦23:بعض اوقات تجارتی معاملات میں ڈاک کے ٹکٹ معین شدہ قیمت سے زیادہ قیمت میں فروخت کئے جاتے ہیں۔مثلاً ایک ٹکٹ جس کی قیمت بیس ریال ہے اسے پچیس ریال میں فروخت کیا جاتا ہے آیایہ معاملہ صحیح ہے؟

ج: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایسے اضافے کوسود شمارنہیں کیا جاتا۔ کیونکہ سودی معاملہ وہ ہوتا ہے کہ جس میں پیمانے یا وزن کے ساتھ بکنے والی دو ہم جنس چیزوں کا آپس میں معاملہ کیا جائے اور ایک دوسری سے زیادہ ہو اور ایسا معاملہ باطل ہوتا ہے ۔

س١٦24:آیا سود کا حرام ہونا تمام حقیقی اور حقوقی افراد کے لئے ایک جیسا ہے یا بعض خاص موارد میں استثنا بھی پایا جاتا ہے؟

ج: سود کلی طور پر حرام ہے سوائے اس سود کے جو باپ اور اولاد اورمیاں بیوی کے درمیان اور اسی طرح سوائے اس سود کے جو مسلمان کافر غیر ذمی سے لیتا ہے۔

س١٦25:اگرکسی معاملے میں خرید و فروخت معین قیمت پر انجام پا جائے لیکن دونوں طرف اس پر اتفاق کریں کہ اگر خریدار نے قیمت کے عنوان سے مدت

والاچیک دیا تو خریدار معین قیمت کے علاوہ کچھ مزید رقم فروخت کرنے والے کو ادا کرے گا۔ آیا ان کے لئے ایسا کرناجائز ہے؟

ج: اگرمعاملہ معین قیمت پرانجام پایاہو اور اضافی قیمت اصلی رقم کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے ہو تو یہ وہی سود ہے جو شرعاً حرام ہے اور دونوں کے اضافی مقدار کے ادا کرنے پر توافق کر لینے سے وہ پیسہ حلال نہیں ہوگا۔

س1626:اگر کسی شخص کوکچھ رقم کی ضرورت ہو اور کوئی اسے قرض حسنہ دینے والا نہ ہو تو کیا وہ مندرجہ ذیل طریقے سے اس رقم کو حاصل کر سکتا ہے کہ کسی چیز کوادھار پر اس کی واقعی قیمت سے زیادہ قیمت پر خریدے اور پھر اسی جگہ پر وہی چیزفروخت کرنے والے کو کم قیمت پر فروخت کر دے مثلاً ایک کلو زعفران ایک سال کے ادھار پر ایک معین قیمت کے ساتھ خریدے اور اسی وقت اسی فروخت کرنے والے کو کم قیمت پر مثلا قیمت خرید کے ۶۶ فیصد کے ساتھ بطور نقد فروخت کر دے؟

ج: ایسا معاملہ کہ جو در حقیقت قرض والے سود سے فرار کیلئے ایک حیلہ ہے شرعاً حرام اور باطل ہے۔

س۱۶۲۷:میں نے منافع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل معاملہ انجام دیا:-
میں نے ایک گھر پانچ لاکھ تومان کا خریدا جبکہ اس کی قیمت اس سے زیادہ تھی اور معاملے کے دوران ہم نے یہ شرط لگائی کہ فروخت کرنے والے کو پانچ مہینے تک معاملہ فسخ کرنے کاحق ہوگا لیکن اس شرط پر کہ فسخ کرنے کی صورت میں وہ لی ہوئی قیمت واپس کردیگا ۔ معاملے کے انجام پانے کے بعد میں نے وہی گھر فروخت کرنیوالے کو پندرہ ہزار تومان ماہانہ کرایہ پر دے دیا۔ اب معاملہ کرنے سے چار مہینے گذرنے کے بعد مجھے حضرت امام خمینی کا یہ فتویٰ معلوم ہوا کہ سود سے فرار کرنے کے لئے حیلہ کرنا جائز نہیں ہے۔آپ کی نظر میں مسئلہ کا حکم کیا ہے؟

ج: اگر یہ معاملہ حقیقی قصد کے ساتھ انجام نہیں پایا بلکہ صرف ظاہری اور بناوٹی تھا اور مقصد یہ تھا کہ فروخت کرنے والے کو قرض مل جائے اور خریدار کو نفع تو ایسا معاملہ سود والے قرض سے بچنے کا ایک حیلہ ہے کہ جو حرام اور باطل ہے۔ایسے معاملات میں خریدار کو صرف وہ رقم واپس لینے کا حق ہے جو اس نے فروخت کرنے والے کو گھر کی قیمت کے طور پر دی تھیـ

س1628:سود سے بچنے کے لئے کسی شے کا مال کے ساتھ ضمیمہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اس کا م کا سودی قرض کے جائز ہونے میں کوئی اثر نہیں ہے اور کسی شے کے ضم کرنے سے مال حلال نہیں ہوتا۔

س۱۶۲۹:ملازم اپنی نوکری کے دوران ہر ماہ اپنی تنخواہ کا ایک حصہ پنشن اکاؤنٹ میں ڈالتا ہے تاکہ بڑھاپے میں اسکے کام آئے اور پھر ریٹائرمنٹ کے بعد حکومت کی طرف سے اس میں کچھ اضافی رقم ڈال دی جاتی ہے کیا اس کا لینا جائز ہے ؟

ج: اصل رقم لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ اضافی رقم جو اسکی ہر ماہ کاٹی گئی رقم کے علاوہ حکومت اسے دیتی ہے وہ اسکی رقم کا منافع نہیں ہوتا اور سود شمار نہیں ہوگا۔

س1630:بعض بینک رجسٹری والے گھر کی تعمیر کیلئے جعالہ کے عنوان سے قرض دیتے ہیں لیکن شرط یہ ہوتی ہے کہ قرض لینے والا اپنے قرض کو چند فیصد اضافے کے ساتھ معین مدت میں قسطوں کی صورت میں ادا کرے گا کیا اس صورت میں قرض لینا جائزہے؟ اوراس میں جعالہ کیسے متصور ہوگا؟

ج: اگر یہ رقم گھر کے مالک کو گھر کی تعمیر کیلئے قرض کے عنوان سے دی گئی ہے تو اس کا جعالہ ہونا بے معنی ہے اور قرض میں زائد رقم کی شرط لگانا جائز نہیں ہے۔ اگرچہ اصل قرض بہرحال صحیح ہے لیکن کوئی مانع نہیں ہے کہ گھر کا مالک گھر کی تعمیر میں بینک کیلئے انعام (عوض) قرار دے اور اس صورت میں انعام (عوض) صرف وہ نہیں ہوگا جو بینک نے گھر کی تعمیر میں خرچ کیا ہے بلکہ وہ سب کچھ ہے کہ جس کا بینک گھر کی تعمیر کے مقابلے میں مطالبہ کرر ہا ہے۔

س1631: آیا کوئی شے نقد قیمت سے زیادہ قیمت پر بطور ادھار خریدنا جائز ہے ؟ اور آیا یہ سود کہلائے گا ؟

ج: کسی شے کا بطورادھارنقد قیمت سے زیادہ قیمت پر خرید و فروخت کرنا جائز ہے اور نقد و ادھار کے درمیان تفاوت سود شمار نہیں ہوگا۔

س1632: ایک شخص نے اپنا گھر خیار والے معاملے کے تحت فروخت کیا لیکن وہ مقررہ وقت پر خریدار کو قیمت واپس نہ کرسکا لذا ایک تیسرے شخص نے خریدار کو معاملے والی قیمت ادا کردی تاکہ فروخت کرنے والا معاملہ فسخ کر سکے البتہ اس شرط پر کہ اپنی رقم لینے کے علاوہ کچھ رقم اپنے کام کی مزدوری کے طور پر لے گا اس مسئلہ کا شرعاً کیا حکم ہے؟

ج: اگر وہ تیسرا شخص بیچنے والے کی طرف سے قیمت واپس کرنے اور فسخ کرنے کیلئے وکیل ہو اس طرح کہ پہلے فروخت کرنے والے کووہ رقم قرض دے اور پھر اسکی وکالت کے طور پر وہ رقم خریدار کو ادا کرے اور اسکے بعد معاملے کو فسخ کردے تو اس کا یہ کام اور وکالت کی اجرت لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر اس نے خریدارکو جو قیمت ادا کی ہے وہ فروخت کرنے والے کیلئے بعنوان قرض ہو تو اس صورت میں اسے فروخت کرنے والے سے فقط اس رقم کے مطالبے کا حق ہے جو اس نے اسکی طرف سے قیمت کے طور پر ادا کی ہے ۔

حق شفعہ

س1633:کیا دو اشخاص پر وقف شدہ چیز میں حق شفعہ ثابت ہوتا ہے جب ان میں سے ایک اپنا حصہ تیسرے شخص کو فروخت کر دے البتہ جب اسے اسکے فروخت کرنے کا حق ہو ؟ اسی طرح اگر دو شخص کسی ملک یا موقوفہ جائیداد کو کرایہ پر لیں پھر ان میں سے ایک اپنا حق صلح یا اجارے کے ساتھ تیسرے شخص کو منتقل کر دے تو کیا کرائے والی جائیداد میں حق شفعہ ثابت ہوگا؟

ج: حق شفعہ وہاں ہوتا ہے جہاں عین کی ملکیت میں شراکت ہو اور دو میں سے ایک شریک اپنا حصہ کسی تیسرے شخص کو فروخت کر دے۔ لہذا اگر دو اشخاص کیلئے وقف ہو اور ایک شخص اپنا حصہ تیسرے شخص کو فروخت کر دے جبکہ اس کا فروخت کرنا جائز ہو تو اس صورت میں حق شفعہ نہیں ہے اوراسی طرح کرایہ پر لی ہوئی عین میں اگر ایک شخص اپنا حق کسی تیسرے شخص کو منتقل کر دے تو بھی شفعہ کا حق نہیں ہے۔

س١٦٣4:شفعہ کے باب میں فقہی متون کی عبارتوں اور ملکی قوانین سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر دو میں سے ایک شریک اپنا حصہ کسی تیسرے شخص کو فروخت کر دے تو دوسرے شریک کو شفعہ کا حق ہے بنابرایں اگر ایک شریک کسی خریدار کو اس بات پر ابھارے کہ وہ دوسرے شریک کا حصہ خرید لے اور یہ کہ وہ اپنا حق شفعہ استعمال نہیں کر ے گا تو کیا یہ عمل حق شفعہ کا اسقاط شمار ہوگا؟

ج: صرف ایک شریک کا کسی تیسرے شخص کو اپنے شریک کا حصہ خریدنے کی تشویق دلانا اس کیلئے حق شفعہ کے ثابت رہنے سے منافات نہیں رکھتا۔بلکہ اگروہ وعدہ کرے کہ اسکے شریک اور اس شخص کے درمیان معاملہ ہوجانے کی صورت میں وہ حق شفعہ استعمال نہیں کریگا تو اس سے بھی معاملے کے انجام پانے کے بعد حق شفعہ ساقط نہیں ہوتا۔

س١٦35:کیا شریک کے اپنا حصہ فروخت کرنے سے پہلے حق شفعہ کو ساقط کرنا صحیح ہے کیونکہ یہ ایسی چیز کا اسقاط ہے جو ابھی ثابت نہیں ہوئی "استقاط ما لم یجب" ہے۔

ج: جب تک حق شفعہ ثابت نہ ہوجائے اور دو میں سے ایک شریک کے اپنا حصہ کسی تیسرے شخص کو فروخت کرنے کے ساتھ یہ مرحلہ فعلیت کو نہ پہنچ جائے اسے ساقط کرنا صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر ایک شریک عقد لازم کے ضمن میں اپنے آپ کو اس بات کا پابند بنائے کہ اگر اسکے شریک نے اپنا حصہ کسی تیسرے شخص کو فروخت کیا تو وہ شفعہ نہیں کریگا تو اشکال نہیں ہے۔

س1636: ایک شخص نے ایک ایسے دو منزلہ گھر کی ایک منزل کرایہ پرلی کہ جس کے مالک دو بھائی ہیں اور وہ کرایہ دار کے مقروض ہیں اور دو سال سے مسلسل اصرار کے باوجود اس کا قرض ادانہیں کر رہے تھے اس طرح کہ یہ عمل کرایہ دار کے لئے حق تقاص کے ثبوت کا باعث بنتا ہے۔ گھر کی قیمت قرض کی رقم سے زیادہ ہے ـاب اگر وہ اپنے قرض کی مقدار اس گھر کو اپنی ملکیت میں لے لے اور ان کے ساتھ گھر میں شریک ہوجائے تو کیا باقیماندہ مقدار کی نسبت اسے حق شفعہ حاصل ہوگا ؟

ج: سوال کی مفروضہ صورت میں شفعہ کا موضوع نہیں ہے۔ اس لئے کہ حق شفعہ اس جگہ ہوتا ہے جہاں کسی شریک نے اپنا حصہ ایک تیسرے شخص کو فروخت کیا ہو اورخرید و فروخت سے پہلے شراکت ہونہ اس شخص کو جو دو میں سے ایک کا حصہ خرید کر یا تقاص کی وجہ سے اس کا مالک بن کر دوسرے کے ساتھ شریک ہو جائے۔ علاوہ از ین اگر ایک شریک اپنا حصہ بیچ دے تو اس صورت میں حق شفعہ ثابت ہوتا ہے کہ جب اس ملک میں صرف دوشخص شریک ہوں نہ زیادہ۔

س١٦٣7: ایک جائیدا د دو افراد کے درمیان مشترک ہے اور ہر ایک آدھے حصے کا مالک ہے اور اسکی رجسٹری بھی دونوں کے نام ہے تقسیم کے ایک سادہ وثیقے کی بنیاد پر کہ جو انکے اپنے ہاتھوں کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے مذکورہ ملک معین حدود کے ساتھ ان کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہوچکی ہے

تو اگر ایک شریک تقسیم اور اپنا حصہ علیحدہ کر لینے کے بعد اپنا حصہ تیسرے شحص کو فروخت کر دے تو کیادوسرے شریک کوصرف اس بنیاد پر حق شفعہ حاصل ہے کہ اس جائیداد کی رجسٹری ان کے درمیان مشترک ہے۔

ج: فروخت کیا گیا حصہ اگر معاملے کے وقت دوسرے شریک کے حصے سے علیحدہ اور معین حدود کے ساتھ جدا کردیا گیا ہو تو صرف دو زمینوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ہونا یا سابقہ شراکت یا رجسٹری کا مشترک ہونا حق شفعہ کے ثبوت کا باعث نہیں ہوگا۔

اجارہ کے مسائل

س ۱۶۳۸ : انسان جو کام دوسروں کیلئے انجام دیتاہے اگر وہ ایسے کاموں میں سے ہو جن میں زیادہ جسمانی اور ذہنی زحمت نہیں ہے اور نہ ہی اس پر مالی اخراجات ہوں، اگر متعلقہ اداروں کی طرف سے اس کام کیلئے کوئی معین اجرت نہ ہو اور کام انجام دینے کیلئے جو وقت اوسطاً صرف ہوتا ہے وہ وقت بھی عرف عام میں قیمت گذاری کیلئے عمومی معیار نہ ہو تواس صورت میں مذکورہ کام کی اجرت معین کرنے کا معیار کیا ہے کہ جس سے دوسری طرف کا حق ضائع نہ ہو؟

ج: ایسے کاموں کی اجرت کا معیار عرف ہے اور دونوں فریق اگر کسی معین مقدار پر متفق ہوجائیں تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۱۶۳۹:میں نے ایک مکان کرائے پر لیالیکن اسکے بعد مجھے معلوم ہوا کہ جس رقم سے وہ مکان خریدا گیا ہے اس میں سود کی رقم بھی شامل تھی اب شرعاً میرے لئے کیا حکم ہے؟

ج: جب تک آپ یہ نہیں جانتے کہ مالک (موجر) نے مکان کو عین سود (خود سود) کی رقم سے خریدا ہے اس میں تصرف کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۱٦40: میں ایک سرکاری ادارے میں کام کرتاہوں مجھے دو مہینے کی ڈیوٹی پر بیرون ملک بھیجا گیا اور اس کام کی اجرت کے طور پر مجھے غیر ملکی کرنسی دی گئی جسے میں نے سٹیٹ بینک سے بہت سستے داموں خریدا لیکن بعض اسباب کی بناپر میری ڈیوٹی ایک مہینے میں تمام ہوگئی واپس آنے کے بعد میں نے باقی ماندہ آدھی غیر ملکی کرنسی کو قیمت خرید سے کہیں زیادہ قیمت پر فروخت کردیا اب میں چاہتاہوں کہ حکومت کے خزانے میں وہ رقم واپس کرکے بری الذمہ ہوجاؤں کیا جس قیمت پر میں نے اس کرنسی کو خریدا تھا وہ ادا کروں یا وہ قیمت ادا کروں جسے میں نے اس کرنسی کو فروخت کرکے حاصل کیا ہے؟

ج: وہ اجرت اگر آپ کو ڈیوٹی کے دنوں کیلئے دی گئی ہے تو آپ باقی ماندہ دنوں کی اضافی کرنسی کے ضامن ہیں پس یا تو آپ خود وہی کرنسی واپس کریں یا موجودہ نرخ کے مطابق اس کے مساوی رقم حکومت کو لوٹائیں۔

س ۱٦41: ایک شخص مالک اور مزدوروں کے درمیان واسطہ ہے مالک اسے مزدوری کی اجرت کے طور پر جو رقم ادا کرتاہے وہ اس میں سے کچھ کم کرکے مزدوروں کو دیتاہے اسکے اس عمل کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: واسطہ بننے والا شخص اگر مالک کی طرف سے وکیل ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ بچ جانے والی رقم مالک کو واپس کردے اور اسکے لیئے اس میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ اسے مالک کی رضامندی کا علم ہو۔

س ۱٦42: ایک شخص نے موقوفہ زمین کا ایک قطعہ اسکے شرعی اور قانونی متولی سے دس سال کی مدت کیلئے کرایہ پر لیا ۔ اسکا قانونی کرایہ نامہ بھی لکھا گیا ہے لیکن کرائے پر دینے والے متولی کی وفات کے بعد اسکے جانشین کا یہ دعویٰ ہے کہ کرائے پر دینے والا متولی سفیہ و نادان تھا اور اسکا اجارہ باطل ہے اس مسئلہ کا کیا حکم ہے؟

ج: موقوفہ زمین میں جب تک کرائے پر دینے والے متولی (موجر) کے تصرفات کا باطل ہونا ثابت نہ ہوجائے اسکی طرف سے زمین کو کرائے پر دینا صحیح ہے۔

س ۱٦43 : ایک شخص نے جامع مسجد کیلئے موقوفہ دوکان کو معینہ مدت کیلئے کرایہ پر لیا لیکن کرائے کی مدت تمام ہونے کے بعد کئی سال گذر گئے ہیں نہ اس نے دوکان کا کرایہ ادا کیاہے اور نہ ہی دوکان خالی کرنے کیلئے تیار ہے بلکہ وہ دوکان خالی کرنے کے عوض کئی لاکھ کا مطالبہ کررہاہے کیا اسے مسجد کے موقوفہ اموال سے یہ رقم ادا کرنا جائز ہے؟

ج: کرایہ کی مدت ختم ہونے کے بعد کرایہ دار کا دوکان پر کوئی حق نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ

دوکان خالی کر کے مسجد کے متولی کے حوالے کردے لیکن اگر قانونی اعتبار سے اس کے لیئے کوئی حق بن رہا ہے تو وہ اسکا مطالبہ کرسکتاہے اوراسے مسجد کے موقوفات سے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ١٦44: کسی شخص نے ایک گھر معین رقم کے ساتھ مقررہ مدت کیلئے کرایہ پر لیاپھر اس نے اس گھر کے کرایہ کے عنوان سے کچھ رقم مقررہ مہلت ختم ہونے کے بعد ایک دوسری مقررہ مدت کیلئے موجر (مالک) کو پیشگی ادا کردی جو پہلے والے کرایہ سے کچھ زیادہ تھی اس شرط کے ساتھ کہ مالک ایک معین مدت تک مکان خالی کرنے کا مطالبہ نہیں کریگا اوراگر ایسا کریگا تو وہ دوسری مدت کا کرایہ بھی پہلی مدت کے کرائے کے برابر حساب کریگا اور اضافی رقم مستاجر (کرایہ دار) کو واپس کر دیگا لیکن مالک نے مذکورہ مدت کے ختم ہونے سے پہلے ہی مکان خالی کرنے کا مطالبہ کردیا اور اضافی رقم دینے سے بھی انکار کردیا۔ اس مسئلہ کا کیا حکم ہے اور کیا جائز ہے کہ مالک کرایہ دار سے گھر کورنگ کرانے وغیرہ کے اخراجات کا مطالبہ کرے جبکہ ان کے مابین اس سلسلے میں کوئی بات طے نہیں پائی تھی؟

ج: اگر اجارے والے معاملہ کے ضمن میں یہ شرط طے ہوئی تھی کہ اگر مالک مقررہ وقت سے پہلے مکان خالی کرنے کا مطالبہ کریگا تو کرائے دار مدت اجارہ تمام ہونے کے بعد صرف اس بات کا پابند ہے کہ دوسری مدت کا کرایہ بھی اتنا ہی ادا کرے جو پہلی مدت میں کرتارہاہے تومالک کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اپنی شرط کے برخلاف زیادہ رقم کا مطالبہ کرے اور اگر اس نے اضافی رقم دریافت کی ہے تو وہ کرایہ دار کو واپس کردے اور مکان کے رنگ اور تعمیر کے دیگر اخراجات بھی کرایہ دار کے ذمہ نہیں ہیں۔

س ١٦45: ایک شخص نے مالک سے دو کمرے کرائے پر لئے اسطرح کہ ہر مہینے اسے معین رقم کرایہ کے طور پر دیگا مالک نے بھی چابی اسکی تحویل میں دے دی کرایہ دار نے اپنا گھریلوسامان ان کمروں میں منتقل کردیا۔ اسکے بعد وہ اپنے بال بچوں کو لانے کیلئے گیا لیکن واپس نہیں آیا مالک کو اسکے بارے میں کوئی اطلاع بھی نہیں ہے کیا مالک ان کمروں میں تصرف کا حق رکھتاہے نیز کرایہ دار کے سامان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اگر اجارہ شرعی طورپر صحیح واقع نہ ہوا ہو مثلاً اجارے کی مدت کو معین نہ کیا گیاہو تو اس صورت میں کرایہ دار کا ان دو کمروں میں کوئی حق نہیں ہے اور ان کا اختیار مالک کے ہاتھ میں ہے وہ ان میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرسکتاہے لیکن کرایہ دار کا سامان اسکے پاس بطور امانت ہے اور وہ اسکی حفاظت کرے اور جتنی مدت سامان اسکے کمروں میں رہاہے کرایہ دار کے لوٹنے کے بعد وہ کمروں کے رائج کرائے (اجرۃ المثل) کا مطالبہ کرسکتاہے لیکن اگر اجارہ شرعی طور پر صحیح واقع ہوا ہو تو مالک کیلئے ضروری ہے کہ وہ اجارے کی مدت ختم ہونے کا انتظار کرے اور اسے کرایہ دارسے اس تمام مدت کے کرائے کے مطالبہ کا حق ہے اور مدت ختم ہونے کے بعدکرایہ دار کا وہاں کوئی حق نہیں ہے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے اجارہ شروع سے باطل ہو۔

س ١٦46: ہم چند افرادایک کمپنی میں ملازم ہیں اور اس عمارت میں رہتے ہیں جسے کمپنی نے کرایہ پر لے رکھاہے اس وقت عمارت کے مالک کا وکیل یہ دعویٰ کرتاہے کہ کمپنی اور عمارت کے مالک کے مابین کرایہ کی رقم کے سلسلے میں اختلاف پایا جاتاہے اورعدالت کا فیصلہ آنے تک مالک وہاں پر نماز پڑھنے اور دوسرے تصرفات انجام دینے پر راضی نہیں ہے اس صورت میں کیا گذشتہ نمازوں کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے یا اس بات سے باخبر نہ ہونے کی وجہ سے شرعی ذمہ داری ساقط ہے ؟

ج: اگر اجارہ صحیح طورپر ہوا ہو تو جب تک اسکی مدت ختم نہ ہوجائے تب تک تصرفات کیلئے مالک کی نئی اجازت کی ضرورت نہیں ہے اور وہاں نماز پڑھنا صحیح ہے ۔اسی طرح اگر اجارہ کی مدت ختم ہوجائے یا اجارہ باطل ہوجائے تو اگر عدم اطلاع کی وجہ سے وہاں نمازیں پڑھی ہوں تو وہ صحیح ہیں اور انکا دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہے۔

س ١٦٤٧: ایک شخص جس جگہ پر ملازم ہے وہاں اس کا اپنا ذاتی مکان ہے جو اس نے کرایہ پر دے رکھا ہے اور وہ خود اس ادارے کے مکان میں رہتاہے جس میں وہ ملازم ہے اور اسکا یہ عمل ادارے کے اس قانون کے خلاف ہے جس میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا ذاتی مکان رکھتاہوتو اسے ادارے کے مکان سے استفادہ کرنے کا حق نہیں ہے اگر کرایہ دار کو معلوم ہوجائے کہ اس شخص نے ادارے کے قانون کے خلاف عمل کیا ہے

تو کرایہ دارکیلئے کیا حکم ہے؟

ج: وہ لوگ جو ادارے کی شرائط پر پورا نہیں اترتے انکے لئے ادارے کے مکانات سے استفادہ کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنی ذاتی ملکیت کرایہ پر دے یا کوئی دوسرا اس سے کرایہ پر لے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اس ملک میں کرایہ دار کا تصرف بھی جائز ہے۔

س ١٦٤8: مالک نے کرایہ دار کے ساتھ یہ شرط طے کی ہے کہ اجارہ کی مدت ختم ہونے کے بعد اگر مکان خالی نہیں کریگا تو کرایہ دار ہر دن کے بدلے اجرۃ المثل سے زیادہ کرایہ ادا کرنے کا پابند ہوگا کرایہ دار بھی معاملے کے ضمن میں اس رقم کو ادا کرنے کا عہد کرچکا ہے تو کیا اسے یہ رقم ادا کرنا ہوگی؟

ج: ایسی شرط پر عمل کرنا واجب ہے جسکا ذکر عقد لازم کے ضمن میں ہو۔

س١٦٤٩: ایک شخص نے اپنا مکان دو آدمیوں کو مشترکہ طور (بطور مشاع) پر اس شرط کے ساتھ کرایہ پر دے رکھا ہے کہ وہ مالک کی اجازت کے بغیر یہ مکان کسی دوسرے کو کرایہ پر نہیں دیںگے لیکن ان دومیں سے ایک نے اپنا حصہ مالک کی اجازت کے بغیر اپنے شریک کوکرایہ پر دے دیا توکیا مالک کی یہ شرط کہ بغیر اجازت کے کسی دوسرے کوکرایہ پر نہیں دیں گے اس پر بھی صادق آتی ہے ؟

ج: مالک کی شرط شریک کی طرف منتقل کرنے پر بھی صادق آتی ہے مگر یہ کہ وہاں کوئی قرینہ ہو جو اس بات پر دلالت کرے کہ شریک کی طرف منتقل کرنا اس شرط سے خارج ہے ۔

س ١٦50: میں نے پانی اور زمین کا کچھ حصہ چار سال کیلئے ٹھیکے پر لے رکھا ہے اور اس میں یہ شرط تھی کہ مالک کو دوسرے سال کے آغاز میں معاملہ ختم کرنے کا حق ہے لیکن مالک نے دوسرے سال کے اختتام تک معاملہ ختم نہیں کیا بلکہ تیسرے سال کی اجرت بھی وصول کرکے رسید دے دی کیا مالک یا اس شخص کو جو اس ملک کے خریدنے کا مدعی ہے ٹھیکے کی مدت ختم ہونے سے پہلے اس میں تصرف اورمداخلت کا حق ہے ؟

ج: اگرمالک اس معاملے کو اس مدت میں ختم نہ کرے کہ جس میں اسے اس کا حق ہے تو اسکے بعد معاملے کو (فسخ) ختم کرناجائز نہیں ہے اور اگر وہ اس ملک کو اپنے اس اختیار کی مہلت ختم ہونے کے بعد فروخت کرے تو اس سے ٹھیکہ باطل نہیں ہوگا بلکہ دوسرا مالک انتظار کرے یہاں تک کہ ٹھیکے کی مدت تمام ہوجائے۔

س ١٦51: ایک شخص نے دو دوکانوں کو اس شرط کے ساتھ کرایہ پر لیاکہ ان میں صرف کھانے پینے کی اشیاء فروخت کریگا اور یہ شرط معاملہ کی دستاویز میں بھی موجود ہے لیکن کرایہ دار نے اس شرط پر عمل نہیں کیا۔ کیا ان دوکانوں میں اسکا یہ کام جائز ہے اور کیا شرط پر عمل نہ کرنے کی صورت میں مالک اجارہ ختم (فسخ) کرنے کا حق رکھتاہے؟

ج: کرایہ دار پر واجب ہے کہ وہ مالک کی شرط کے مطابق عمل کرے اگر وہ شرط کے مطابق عمل نہیں کرتا تو مالک کو اجارہ ختم (فسخ) کرنے کا حق حاصل ہے ۔

س ١٦52: میں ایک ادارے میں کام کرتاہوں ادارے کے مینجر نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ماہانہ تنخواہ کے علاوہ معمول کے مطابق دیگر سہولیات جیسے چھٹیاں، بیمہ اور مکان بھی فراہم کریگا مگر کئی سال گذرچکے ہیں اس نے اپنے وعدے پر عمل نہیں کیا اور چونکہ اس سلسلے میں میرے پاس کو ئی تحریری ثبوت نہیں ہے لہذا میں اس سے اپنا حق لینے پر قادر نہیں ہوں کیا شرعاً مجھے حق ہے کہ میں قانونی چارہ جوئی کرکے اپنا حق وصول کروں؟

ج: قانونی طریقے سے اپنا حق لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ١٦53: ایک شخص نے معین رقم کے ساتھ بارش کے پانی سے سیراب ہونے والی موقوفہ زمین ٹھیکے پر لی ہے لیکن چونکہ صرف بارش کے پانی پر انحصار کی وجہ سے محصول بہت کم تھا لہذا اس نے اس زمین کو دیگر ذرائع سے سیراب کرنے کا انتظام کیا اور اس پر کافی سرمایہ خرچ کیا۔ کیا اب اسے بارانی زمین کے ٹھیکے کے مطابق رقم ادا کرنا ہوگی یا دیگر زرائع سے سیراب ہونے والی زمین کے ٹھیکے کے مطابق؟ اور اگر اس نے یہ کام سرکاری تعاون سے کیا ہو تو اسکا کیا حکم ہے ؟ اگر وقف کرنے والے نے اس کے مصرف کو کسی خاص مقصد کیلئے معین کیا ہومثلا یہ کہ اسکی سالانہ آمدنی دس دن حضرت سید الشہداء کی مجالس عزاداری قائم کرنے میں خرچ کی جائے تو کیا ٹھیکے کی آمدنی صرف اسی کام میں خرچ کی جائے جسے وقف کرنے والے نے معین کیا ہے ؟ اگر وقف کا متولی زمین کا ٹھیکہ لینے سے انکار کرے تو کیا جائز ہے کہ وہ رقم محکمہ اوقاف کو دیدی جائے؟

ج: اگر صحیح طور پر ٹھیکہ ہوجانے کے بعد بارش کے پانی کی بجائے دیگر ذرائع سے زمین کوسیراب

کرنے کیلئے کنواں یا چھوٹی نہر و غیرہ کھودے تو اس سے ٹھیکے کی معین کردہ رقم میں کمی بیشی نہیں ہوگی چاہے یہ کام متولی کے خرچے سے انجام پائے ہوں یا حکومت کے خرچے سے یا خود ٹھیکے پر لینے والے کے خرچے سے لیکن اگر یہ کام صحیح طور پر ٹھیکہ ہونے سے پہلے یا پہلے ٹھیکے کی مدت ختم ہونے کے بعد اور نیا ٹھیکہ ہونے سے پہلے انجام پائے ہوں تو اس صورت میں موقوفہ زمین کے متولی پر واجب ہے کہ وہ ان تمام وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اس نے زمین کیلئے فراہم کئے ہیں موجودہ وقت کے مطابق ٹھیکے کی منصفانہ قیمت مقرر کرے۔ اور ٹھیکے کے پیسے کو اسی جگہ صرف کرنا ضروری ہے جو وقف کرنے والے نے معین کی ہے اور موقوفہ زمین کے ٹھیکے کی قیمت معین کرنا اسکے شرعی متولی کے اختیار میں ہے اورشرعی متولی وقف کی مصلحت اور فائدہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے معین کریگا اور شرعی متولی سے صحیح طریقے سے ٹھیکے پر لئے بغیر یا اس کی اجازت کے بغیر موقوفہ زمین میں کسی قسم کا تصرف جائز نہیں ہے اور اسکی اجازت کے بغیر اگر تصرف کریگا تو وہ غصب شمار ہوگا ۔ صرف محکمہ اوقاف یا کسی دوسرے ادارے کو وقف کے ٹھیکے کی رقم ادا کرنے سے انسان موقوفہ زمین میں تصرف کرنے کا مجاز نہیں ہو سکتا لیکن اگر متولی اس پوری مدت میں ٹھیکے کی رقم نہ لے توٹھیکے پر لینے والے کیلئے اس سے استفادہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اس صورت میں حاکم شرع سے ہم آہنگی کرکے اس رقم کو جس مقصد کیلئے وقف کیا گیا ہے اس میں خرچ کیا جائے۔

س 1654: اگر کرایہ دار ، مالک سے تقاضا کرے کہ وہ کرائے پر دی ہوئی چیز میں کچھ تبدیلیاں اور اصلاحات کرے تو ان کے اخراجات کس کے ذمہ ہیں؟

ج: اگرکرائے پر دی ہوئی چیز اسی پہلی حالت پر باقی ہو کہ جس پر وہ کرائے کا معاملہ کرتے وقت تھی تومالک پر کرایہ دار کی طرف سے اصلاحات اور تبدیلیوں کی درخواست کو قبول کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر مالک اس کا مطالبہ مان لے تو تمام اخراجات مالک کے ذمہ ہوں گے۔ کیونکہ کرایہ دار کا مالک سے ان امور کی درخواست کرنا اس بات کا سبب نہیں بنتا کہ کرایہ دار ان اخراجات کا ضامن ہو۔

س 1655: ایک شخص نے کسی سے مجلس عزاداری میں قرآن مجید کی کچھ تلاوت کرنے کی درخواست کی اوراسکی اجرت کے طور پر اسے کچھ رقم بھی دے دی لیکن یہ شخص تلاوت کرتے وقت رقم دینے والے کیلئے نیت کرنا بھول گیا لہذا فارغ ہونے کے بعد وہ چاہتاہے کہ جس شخص نے تلاوت قرآن کیلئے کہا تھااسکی نیت کرے کیا اس کا یہ عمل صحیح ہے اور کیا وہ اسکی اجرت کا مستحق ہے یا نہیں؟

ج: اگر تلاوت کے دوران اس شخص کیلئے نیت نہ کی ہو تو تلاوت کے بعد اسے اس کیلئے شمار کرنا صحیح نہیں ہے اوروہ اجرت کا مستحق بھی نہیں ہے۔

س 1656: ایک ڈلال کے ہمراہ ہم ایک مکان دیکھنے کیلئے گئے اور دیکھنے کے بعد ہم نے اسکے خریدنے کا ارادہ ترک کردیا پھر ایک دوسرے شخص کے ساتھ اسی مکان کو دیکھنے کیلئے گئے چنانچہ ہم نے اور بیچنے والے نے ڈلال کو اطلاع دیئے بغیر مکان کا معاملہ کرلیا کیا ڈلال کا اس سلسلے میں کوئی حق ہے یا نہیں ؟

ج: ڈلال نے خریدار کو مکان دکھانے کے سلسلے میں جو راہنمائی کی ہے اور اس کے ساتھ گیا ہے تو اسے اسکی اجرت کے مطالبے کا حق ہے لیکن اگر معاملہ کرانے میں اس نے کوئی کردار ادا نہیں کیا تو معاملہ کرانے کی اجرت کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر اس سلسلے میں کوئی خاص قوانین ہوں تو ان کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

س 1657: ایک شخص اپنا مکان بیچنے کیلئے پر اپرٹی ڈیلر کے پاس گیااور اس کی مدد سے خریدارکو ڈھونڈ لیا اور مکان کی قیمت بھی طے ہوگئی لیکن

خریدار نے پراپرٹی ڈیلرکا حق دینے سے بچنے کیلئے خود بیچنے والے کے ساتھ معاملہ انجام دے دیا کیا بیچنے والے اور خریدار کے ذمے پراپرٹی ڈیلرکی اجرت ہے؟

ج: فقط پراپرٹی ڈیلرکی طرف رجوع کرنے سے وہ معاملہ کی اجرت کا مستحق نہیں بن سکتا لیکن اگر اس نے ان کیلئے کوئی عملی قدم اٹھایا ہو تو جس کیلئے اس نے یہ کام انجام دیا ہے اس سے اس کام کی رائج اجرت (اجرۃ المثل) لینے کا حق رکھتا ہے۔

س ۱٦58: کسی شخص نے ایک دوکان معینہ مدت کیلئے اور مخصوص رقم کے بدلے کرایہ پر لی لیکن کچھ عرصہ گذرنے کے بعد اس نے اس معاملے کو ختم کردیا۔ کیا یوں معاملہ ختم کرنا صحیح ہے اور اگر صحیح ہے تو کیا مالک کو معاملہ ختم ہونے سے پہلے والے دنوں کا کرایہ لینے کا حق ہے یا نہیں ؟

ج: جب تک کرایہ دار شرعی طور پرمعاملہ کو ختم کرنے کا حق نہ رکھتا ہو تب تک اسکی طرف سے معاملہ کو ختم کرنا صحیح نہیں ہے اور اگراسے یہ حق ہو اور وہ معاملہ ختم کردے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے والے دنوں کا کرایہ ادا کرے ۔

س ۱٦59: ایک شخص نے کاشتکاری کیلئے اس شرط کے ساتھ زمین ٹھیکے پر لی کہ گہراکنواں کھودنے اور زمین کی آبیاری کیلئے پانی نکالنے کے اخراجات اور دیگر تمام کام اسکے ذمہ ہونگے ۔چنانچہ ٹھیکے پر لینے والے نے قانونی مراحل طے کرنے اوراپنے نام پر کنواں کھودنے کی اجازت لینے کے بعد کنواں کھودکر اس سے استفادہ کرنا شروع کردیا ۔ لیکن ایک سال گزرنے کے بعد مالک نے معاملہ کو یک طرفہ طور پر ختم کردیا ۔ اب اس کنویں اوراسکے آلات و اخراجات کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ کیا وہ ٹھیکے پر لینے والے کی ملکیت پر باقی ہیں یازمین کے مالک کی ملکیت ہیں ؟

ج: جب تک ٹھیکے کی مدت تمام نہ ہوجائے کسی کو بھی معاملہ ختم کرنے کا حق نہیں ہے اور بہرصورت کنواں زمین کے تابع ہے اور اسکے مالک کی ملکیت ہے مگر یہ کہ اسکے خلاف کوئی شرط طے پائی ہو۔ لیکن وہ آلات جو کنویں پر نصب کئے گئے ہیں اور اسی طرح وہ چیزیں جو ٹھیکے پر لینے والے نے اپنے مال سے خریدی ہیں وہ اسکی ملکیت ہیں اوراگر معاملہ میں اس بات پر اتفاق ہواہو کہ ٹھیکے پر لینے والے کو کنویں سے استفادہ کرنے کا حق ہوگا تو اسکا یہ حق ثابت ہے۔

س ۱٦٦۰: یہ سوال چونکہ ایران کے ساتھ مختص تھا اس لیے اردو ترجمہ میں اسے حذف کردیا گیا ہے۔

س ۱٦61: اگر دو سرکاری ادارے باہمی طور پر طے کریں کہ ایک ادارہ اپنی عمارت کا کچھ حصہ معین مدت تک دوسرے ادارے کی تحویل میں دے اس شرط کے ساتھ کہ دوسرا ادارہ اجارے کی مہلت ختم ہونے کے بعد عمارت خالی کرنے تک اپنے بجٹ کا کچھ حصہ پہلے ادارے کے اکاونٹ میں جمع کرائے ،کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: اگر یہ کام عقد اجارہ کے صحیح طور پر انجام پانے اور عمارت کے قانونی طور پر ذمہ دار شخص کی موافقت سے ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اورعقد اجارہ کے ضمن میں طے کی گئی شرط اگر خلاف شرع نہ ہو تو نافذالعمل ہے۔

س ۱٦62: آج کل لوگوں کے درمیان عام طور پر رائج ہے کہ وہ مکان کرایہ پر دیتے وقت کچھ رقم پہلے لے لیتے ہیں شرعی طور پر اسکا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر مالک اپنا مکان معینہ مدت کیلئے اور معین کرائے کے ساتھ کرائے پر دے اس شرط پر کہ کرایہ دار کچھ رقم قرض کے عنوان سے اسے دے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اگرچہ مالک اس رقم کے پیش نظر اپنے مکان کا کرایہ اسکے رائج کرائے سے کچھ کم کردے لیکن اگر وہ کرایہ دار سے اس شرط پر قرض لے کہ وہ اپنا مکان مفت اسکے اختیار میں دے گا یا اسے اپنا مکان رائج کرائے پر یا اس سے کچھ کم یا زیادہ پردے اسطرح کے پہلے جو معاملہ انجام پایا ہے وہ قرض لینا اور قرض دینا ہے اور کرایہ دار کو مکان کرائے پر دینا یا مکان اسکی تحویل میں دینا قرض کے ضمن میں شرط ہوتو یہ تمام موارد باطل اور حرام

ہیں۔

س ۱663 : ادارہ حمل و نقل معین اجرت لے کر لوگوں کا سامان ادھر ادھر منتقل کرتاہے اگر وہ سامان چوری ہونے یا آگ لگ جانے سے راستے میں تلف ہوجائے یا اسے نقصان پہنچے تو کیا وہ ادارہ اسکا ضامن ہے ؟

ج: وہ ادارہ جو سامان کسی جگہ تک پہنچانے کیلئے اجیر ہوا ہے اگر وہ عرف اور معمول کے مطابق سامان کی حفاظت کرے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے تو جب تک ضمانت کی شرط نہ رکھی گئی ہو وہ ضامن نہیں ہے ورنہ ضامن ہے ۔

س ۱664: چروا ہے نے بھیڑوں کو انکے باڑے میں جمع کیا اور دروازہ بند کرکے اپنے گھر چلاگیا جو تین فرسخ کے فاصلے پر تھا ۔ رات کووہاں بھیڑیا داخل ہوا اور اس نے بھیڑوں کوچیر پھاڑ دیا تو کیا چرواہا بھیڑوں کا ضامن ہے ؟ طے شدہ معاملے کے مطابق انہیں بھیڑوں میں سے سات بھیڑیں چروا ہے کو اجرت کے عنوان سے دی جانی تھیں۔ کیا اس صورت میں وہ شخص جس نے بھیڑیں چرانے کیلئے چرواہے کو اجیر بنایاہے اس کیلئے اجرت کا ادا کرنا ضروری ہے؟

ج: اگرچرواہا رات کے وقت اس جگہ کی حفاظت کا ذمہ دار نہیں تھا اور اس نے اپنی ذمہ داری نبھانے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی تو وہ ضامن نہیں ہے اور بھیڑ بکریاں چرانے کے سلسلے میں اپنی پوری اجرت کے مطالبے کا حق رکھتا ہے ۔

س ۱665 : ایک شخص کے مکان میں اسکا پڑوسی کافی عرصہ سے بغیر خریدے اور بغیر کرایہ اور ایڈوانس کے مفت میں رہائش پذیر ہے مالک کی وفات کے بعد اسکے وارثوں نے اس سے گھر خالی کرنے کا مطالبہ کیا لیکن وہ شخص مکان کا قبضہ دینے سے انکار کررہاہے اور یہ دعوی' کررہاہے کہ مکان خود اسکا ہے لیکن اپنے دعوی' کو ثابت کرنے کیلئے اسکے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اس مسئلہ کا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر متوفی' کے ورثاء شرعی طریقے سے ثابت کردیں کہ مکان مرنے والے کی ملکیت تھا یا وہ شخص اس بات کا اعتراف کرے کہ جسکے تصرف میں اسوقت مکان ہے لیکن یہ دعوی' کرے کہ کسی سبب کی بنا پرمکان مالک کی ملکیت سے میری ملکیت میں منتقل ہوگیا ہے توجب تک وہ اپنے دعوے کو شرعی طریقے سے ثابت نہ کرے اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ مکان مالک کے ورثاء کے حوالے کردے۔

س ۱666: ایک شخص نے اپنی گھڑی ٹھیک کرنے کیلئے گھڑی ساز کو دی کچھ مدت کے بعد وہ گھڑی اسکی دوکان سے چوری ہوگئی کیا دوکان دار اسکا ضامن ہے؟

ج: اگر دوکان دار نے گھڑی کی حفاظت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی تو وہ ضامن نہیں ہے۔

س۱667:ایک نجی کمپنی غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ معاہدہ کر کے ان کا سامان فروخت کرتی ہے اور اسکے بدلے میں سامان کی قیمت کاکچھ فیصداپنے لئے رکھ لیتی ہے کیا اس کیلئے یہ چند فیصد رقم لینا شرعاً جائز ہے؟ اور اگر کوئی سر کاری ملازم اس کمپنی کے ساتھ تعاون کرتاہو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اس چند فیصد میں سے کچھ حصہ وہ لے لے؟

ج: اگر یہ رقم معاہدے کے مطابق سامان فروخت کرنے کی وکالت کی اجرت کے عنوان سے ملکی یاغیر ملکی اور سرکاری یا غیر سرکاری کمپنیوں سے لی جائے تو اس کے لینے میں بذات خود کوئی اشکال نہیں ہے لیکن سرکاری ملازم اپنی سرکاری ڈیوٹی کہ جسکی اسے تنخواہ ملتی ہے کے بدلے کسی اجرت یا ہدیہ لینے کا حق نہیں رکھتا۔

پگڑی کے احکام

س١٦٦٨ : وہ کرایہ دار جس نے دوکان کو تجارت یا کسی دوسرے کاروبار کیلئے معین مدت تک کرائے پر لیاہے مدت تمام ہونے کے بعد اگر مالک اسکی مدت آگے نہ بڑھائے تو کیا جائز ہے کہ کرایہ دار دوکان خالی نہ کرے اور مالک سے پگڑی کا مطالبہ کرے ؟اور باوجود اسکے کہ وہ دوکان کسی دوسرے کے حوالے کرنے کا حق نہیں رکھتا کیا جائز ہے کہ وہ وہاں پر اپنے کام کاج کے حق کا دعویٰ کرے؟

ج: کرایہ کی مدت ختم ہونے کے بعد کرایہ دار کو دوکان اپنے پاس رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے اور اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ اسے مالک کے حوالے کردے لیکن اگر مالک نے اسے پگڑی کا حق دے رکھا ہویا دوکان ایسی جگہ ہوکہ جہاں قانونی اعتبار سے کرایہ دار کا کوئی حق بنتا ہو تو اس صورت میں وہ اپنے حق کا مالک سے مطالبہ کرسکتاہے۔

س ١٦٦٩ : میں نے ایک تجارتی جگہ کرایہ پر لی اور پگڑی کے طور پر کچھ رقم اسکے مالک کو ادا کر دی اورمیں نے اچھی خاصی رقم اسکی بجلی لگوانے پتھر کا فرش بچھانے اور دوسرے امور پر خرچ کی اور کچھ رقم کام کا لائسنس حاصل کرنے پر خرچ کی دس سال گزرنے کے بعد مالک کے ورثاء اس کے واپس لوٹانے کا مطالبہ کررہے ہیں کیا مجھ پر واجب ہے کہ انکی بات مان کردوکان خالی کردوں؟ اگر خالی کرنا واجب ہے ، تو کیا جائز ہے کہ میں اپنے ان اخراجات کا ان سے مطالبہ کروں؟ اور کیا پگڑی کے مقابلے میں مجھے موجودہ قیمت کے مطالبے کا حق ہے ؟

ج: مالک پر کرائے کی مدت کی توسیع کا واجب ہونا یا اس کے لئے اس جگہ کو خالی کرنے کے مطالبے کا جائز ہونا اور کرایہ دار پر اسے خالی کرنے کا واجب ہونا اور اسی طرح کرایہ دار نے وہاں پر جو اخراجات کئے ہیں مالک کیلئے ان کا ضامن ہونا یہ سب ملک کے موجودہ قوانین کے تحت یا مالک اور کرایہ دار کے درمیان عقد اجارہ کے ضمن میں طے پانے والی شرائط کے مطابق ہے ۔رہا اس جگہ کی پگڑی کا معاملہ تو اگر یہ حق مالک کی طرف سے کرایہ دار کو شرعی طور پر منتقل ہوا ہو یاقانون کی رو سے اسکے لیئے ثابت ہو تو اسے حق ہے کہ وہ موجودہ نرخ کے مطابق اسکی قیمت طلب کرے۔

س١٦٧٠ : ایک کمپنی کے مالک نے پگڑی لئے بغیراپنی ایک بلڈنگ کسی کو کرایہ پر دیدی۔ کیا ضروری ہے کہ وہ عمارت خالی کرتے وقت پگڑی کے طور پرکچھ رقم کرایہ دار کو اداکرے؟اور اگر مالک وہی بلڈنگ کرایہ دار کو فروخت کردے تو کیا مالک کیلئے ضروری ہے کہ اسکی قیمت سے کچھ رقم پگڑی کے طور پر کم کرے؟

ج: جب تک پگڑی شرعی اعتبار سے مثلا خریدنے، صلح کرنے یا عقد لازم میں شرط کے طور پر یا ایسے قانون کے مطابق کہ جسمیں اسکی وضاحت موجود ہو،کرایہ دار کی ملکیت قرار نہ پائی ہو تب تک اسے حق نہیں ہے کہ وہ اسکے بدلے میں مالک سے کسی چیز کا مطالبہ کرے اور اسی طرح اس عمارت کو مالک سے خریدنے کی صورت میں اسکی قیمت سے وہ پگڑی کے عنوان سے کچھ رقم کم نہیں کرسکتا۔

س ١٦٧١:میرے والد نے چند تجارتی دوکانیں اپنے تین بیٹوں کیلئے خریدیں اور اسی وقت انکے نام کردیں نتیجتاً وہ دوکانیں شرعی اور قانونی لحاظ سے اس وقت انکی ہیں وہ دوکانیں میرے والدکی وفات سے پہلے اسی کے قبضہ میں تھیں اور وہی ان میں تجارت اور کار وبار کرتا تھا کیا ان دوکانوں کی پگڑی صرف ان کے مالکوں کیلئے ہے یا یہ کہ انکی پگڑی ملک سے جداہے اور تمام ورثاء سے متعلق ہے؟

ج: دوکانوں کی پگڑی انکی ملک کے تابع ہے اورجب تک شرعی طور پر وہ کسی دوسرے شخص کو منتقل نہ ہووہ مالک سے مخصوص ہے ۔

س ١٦٧٢: اگر کرایہ دار دوکان کرایہ پر لیتے وقت اسکے مالک کوکچھ رقم پگڑی کے طور پر دے پھر کسی وجہ سے کرایہ دار دوکان خالی کرنا چاہے تو کیا مالک وہی رقم اسے واپس کرے یا اس پر واجب ہے کہ موجودہ ریٹ کے مطابق پگڑی کی قیمت ادا کرے؟

ج: اگر دوکان کی پگڑی کا حق شرعی طور پر کرایہ دار کیلئے ہو تو وہ موجودہ نرخ کے مطابق اسکی

منصفانہ قیمت کا مطالبہ کرسکتاہے اور مالک پر بھی واجب ہے کہ وہ اسکی موجودہ قیمت ادا کرے لیکن اگر کرایہ دار نے کوئی رقم مالک کے پاس امانت کے طور پر رکھی ہو تا کہ وہ جگہ خالی کرنے کے وقت اسے لوٹا دے تو کرایہ دار کو اسی کے برابررقم واپس لینے کا حق ہے جو اس نے معاملہ کے وقت مالک کو ادا کی تھی اور پیسے کی قیمت (value) کم یا زیادہ ہونے کی صورت میں احتیاط اس میں ہے کہ وہ باہمی طور پر مصالحت کرلیں۔

س ۱۶73: میں نے ایک دوکان اسکے مالک سے کرایہ پر لی ہے لیکن میں نے پگڑی کے طور پر اسے کچھ نہیں دیا کیوں کہ اس دور میں ہمارے شہر میں پگڑی رائج نہیں تھی۔ اب جبکہ اسکا مالک فوت ہوگیا ہے اور دوکان اسکے ایک بیٹے کی ملکیت میں آگئی ہے اور اس نے اسے خالی کرنے کا مطالبہ کیا ہے ادھر میں نے کرائے کی مدت کے دوران کچھ رقم بجلی اورٹیلیفون لگوانے ، دروازے تبدیل کرانے اور دوکان کی دیکھ بھال پر خرچ کی ہے نیز یہاں کچھ لوگ میرے ساتھ معاملات کرنے کی بنا پر میرے مقروض ہیں کیا مجھ پر واجب ہے کہ میں موجودہ مالک کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے اس دوکان کو اپنے کسی حق کا مطالبہ کئے بغیر خالی کرکے اسکی تحویل میں دے دوں ؟ اور اگر میرا وہاں کوئی حق ہے توکتنا؟

ج: کرایہ کی مدت تمام ہونے کے بعد آپ کو موجودہ مالک کے ساتھ کرائے کا نیا معاملہ کئے بغیر وہاں رہنے کا حق نہیں ہے لیکن اس پر یہ لازم ہونا کہ کرائے کے نئے معاملہ کیلئے آپکی درخواست قبول کرے یا یہ کہ اسکے لئے جگہ کو خالی کرانے کا مطالبہ جائز ہے اور آپکے لئے اسکا ماننا ضروری ہے تو یہ سب موجودہ قوانین یا عقد کے ضمن میں طے شدہ شرائط کے تابع ہے اور یہ کہ آپ خالی کرتے وقت پگڑی کے عوض کسی چیز کا مطالبہ کریں اس فرض کے ساتھ کہ کرائے کا معاملہ کرتے وقت اس علاقہ میں کرایہ دار کیلئے پگڑی کا حق رائج نہیں تھا اور مالک کی طرف سے بھی آپ کو پگڑی کا حق نہیں دیا گیا تو اس جگہ کو خالی کرنے اور موجودہ مالک کے سپردکرتے وقت آپ کوپگڑی کے مقابلے میں کسی چیز کے مطالبے کا حق نہیں ہے۔ مگر یہ کہ قانون آپ کو اسکی اجازت دے البتہ بجلی ، ٹیلیفون اور دوسرے امور جو آپ نے اپنے اخراجات سے انجام دیئے ہیں وہ سب آپکی ملکیت ہیں مگر وہ چیزیں کہ جنہیں موجودہ قانون یا عرف بطور مفت یا مالک کی طرف سے ان کے اخراجات اداکرنے کی صورت میں ملک کے تابع سمجھتے ہوں۔

س1674. نمبر۱) ایک جگہ مسلسل بیس سال تک کسی کام کیلئے کرائے پر دی گئی ہے کیا کرایہ دار کو حق ہے کہ اس معاملہ کی مدت کے دوران یا اسکے تمام ہونے کے بعد تمام قانونی امور کی رعایت کرتے ہوئے اور پگڑ ی کے ٹیکس ادا کرکے اس جگہ کی پگڑی کسی دوسرے کرائے دار کے حوالے کردے؟
نمبر۲) اگر اس جگہ کی پگڑی تمام قوانین کی رعایت کرتے ہوئے اور با ضابطہ طور پر دوسرے کرایہ دار کی طرف منتقل کردے تو کیا مالک کو حق ہے کہ اسے قبول نہ کراتے ہوئے دوسرے کرایہ دار سے اس جگہ کے خالی کرنے کا مطالبہ کرے؟

ج: اگر اس جگہ کی پگڑی مالک کی جانب سے یا قانون کی روسے پہلے کرایہ دار کی طرف منتقل نہ ہوئی ہو تو پہلے کرائے دار کو اسکے فروخت کرنے یا کسی دوسرے کی طرف منتقل کرنے کا حق نہیں ہے اور اگر ایسا کرے تو معاملہ فضولی ہے اور اس کا صحیح ہونا مالک کی اجازت پر موقوف ہوگا۔

س ۱۶75: میرے مورّث نے ہوٹل میں سے اپنے پورے حصے پربشمول ہوٹل میں موجودمختلف چیزوں اور اس میں اس کے حقوق کے ۔ میرے ساتھ مصالحت کی ہے کیا یہ مصالحت اس ہوٹل کی پگڑی کے حق کوبھی شامل ہے؟

ج: اگر ہوٹل کی پگڑی کا حق آپکے مورث کا ہو اور مصالحت ہوٹل اور اسکی ان تمام چیزوں اور حقوق پر ہوئی ہو جو اسکی ملکیت تھیں بغیر کسی استثناء کے تو پگڑی کا حق بھی اس مصالحت میں داخل ہے۔

س ۱۶76: کسی شخص نے ایک جگہ اس شرط کے ساتھ کرایہ پر لی ہے کہ جب مالک مطالبہ کریگا تواسے خالی کردیگا ۔کرایہ کی مدت تمام ہونے کے بعد جب مالک نے خالی کرنے کا مطالبہ کیا تو کرایہ دار اس سے پگڑی کے حق کا مطالبہ کرتاہے کیا مالک پر واجب ہے اسے پگڑی کا حق ادا کرے؟

ج: مسئلہ میں مفروض یہ ہے کہ معاملہ میں یہ شرط تھی کہ جب مالک اسکے خالی کرنے کا مطالبہ کریگا تو کرایہ دار اسے خالی کردیگا اور بظاہر پگڑی کا حق مالک سے کرایہ دار کی طرف منتقل نہیں ہوا تھا لہذا کرایہ دار کو کسی چیز کے مطالبہ کا حق نہیں ہے مگر یہ کہ جمہوری اسلامی کے قانون کے مطابق اسکے لئے کوئی حق ہو۔

س ١677:جوجگہ میں نے کرایہ پر دی ہے اسکی پگڑی کا حق میں نے معین قیمت کے ساتھ کرایہ دار کو فروخت کردیا جس کے عوض میں اس نے مجھے ایک چیک دیا۔ لیکن بینک میں اسکے اکاونٹ میں پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے میں وہ رقم وصول نہ کرسکا اور مذکورہ جگہ ابھی بھی کرایہ دار کے ہاتھ میں ہے ،اسکے باوجود کہ میں نے ابھی تک پگڑی کی رقم اس سے نہیں لی ہے وہ پگڑی کی ملکیت کا دعویٰ کرتاہے کیا اس جگہ کی پگڑی اس سے متعلق ہے یا یہ کہ اس سے رقم وصول نہ ہونے کی وجہ سے پگڑی پر ہونے والا معاملہ باطل ہے؟

ج: پگڑی کا معاملہ صحیح صورت میں انجام پانے کے بعد، صرف اکاؤنٹ میں اس رقم کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے جو پگڑی کے عوض میں تھی یہ معاملہ باطل نہیں ہوگا اور پگڑی کاحق خریدار کاہے اور پگڑی کا بیچنے والا کہ جس نے اس جگہ کوبھی کرائے پر دیا ہے حق رکھتا ہے کہ اس سے چیک کی رقم کا مطالبہ کرے۔

س ١٦٧8 : دوکان خالی کرتے وقت اگرکرایہ دار پگڑی کے عوض کے مطالبے کا حق رکھتا ہو لیکن عرفی اور قانونی طور پر جو چیز رائج ہے اسکے برخلاف اگر مالک اسے ادا کرنے سے انکار کرے تو کیا جب تک مالک پگڑی کے پیسے ادا نہ کرے کرایہ دار اسکی مرضی کے بغیر اس ملک میں رہ سکتاہے ؟اور اگر کرایہ دار کا وہاں رہنا جائز نہ ہو اور غصب شمار ہوتا ہوتو کیا وہ آمدنی جو کرایہ دار کووہاں سے حاصل ہورہی ہے شرعی طور پر اس کیلئے حلال ہے؟

ج: اگر دوکان کا خالی کرنا کرایہ دار کو پگڑی کے پیسے ادا کرنے سے مشروط نہ ہو تو دوکان خالی کرتے وقت محض پگڑی کے پیسوں کے مطالبے کا حق رکھنا معاملہ کی مدت ختم ہونے کے بعد وہاں رہنے کا جواز نہیں بن سکتا البتہ اس دوکان میں کاروبار سے حاصل شدہ آمدنی شرعی طور پر حلال ہے۔

س ١٦٧٩: کسی شخص نے معین رقم کے ساتھ ایک دوکان کرایہ پر لی اورکچھ رقم پگڑی کے عنوان سے بھی ادا کی پھر مالک نے کرایہ بڑھانا شروع کردیا یہاں تک کہ کرایہ کی رقم پہلی رقم کے مقابلے میں دوگنا ہوگئی ہے اور اب کرایہ دار یہ چاہتاہے کہ پگڑی کی قیمت میں کچھ اضافہ کرکے دوکان کسی دوسرے کرایہ دار کے حوالے کردے لیکن مالک پندرہ فیصد پگڑی کا مطالبہ کرتاہے ۔ اور ماہانہ کرایہ بھی دس گنا بڑھانا چاہتاہے جبکہ پڑوس کی دوکانوں کا کرایہ اس سے کم ہے کیا مالک کو قانونی اور شرعی طور پر یہ حق ہے کہ وہ مذکورہ فیصد کا مطالبہ کرے اور کرایہ کی اتنی زیادہ قیمت بڑھادے؟

ج: اگر دوکان کی پگڑی کرایہ دار کی ہو اور وہ مجاز ہو کہ جسے چاہے پگڑی کا حق منتقل کردے تو مالک کو حق نہیں ہے کہ اس رقم میں سے کہ جسے کرایہ دار نے بطور پگڑی لیا ہے کسی چیز کا مطالبہ کرے لیکن دوکان کے کرایہ کی تعیین معاملہ کرتے وقت مالک اور کرایہ دار کی باہمی رضامندی پر منحصر ہے۔

س ١680: اگر کوئی شخص دوکان کرایہ پر لے اور اسکے ماہانہ کرایہ کے علاوہ کچھ رقم پگڑی کے عنوان سے ادا کرے اور یہ شرط لگائے کہ دوکان خالی کرتے وقت مالک پگڑی کی موجودہ قیمت ادا کرے ورنہ کرایہ دار کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اس جگہ کی پگڑی کسی دوسرے شخص کو بیچ دے اور اس جگہ کو اسکے لئے خالی کردے ۔ کیا یہ شرط صحیح ہے ۔ اور کیا مالک پر واجب ہے کہ کرایہ دارکو اسکی موجودہ قیمت ادا کرکے یا وہ جگہ کسی دوسرے کو تحویل دینے پر راضی ہو کراس شرط کو پورا کرے؟

ج: کرائے کا معاملہ کرتے وقت اسکے ضمن میں اس قسم کی شرط رکھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور مالک پر واجب ہے کہ وہ اس پر عمل کرے اور اگر وہ کرایہ دار سے پگڑی خریدنے پر رضامند نہ ہو تو کسی دوسرے کو فروخت کرنے اور مذکورہ جگہ اسکی تحویل میں دینے پر اسے اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

س ١681: میں نے ایک گھر خریدا ہے کہ جسکی تجارتی دوکان کسی دوسرے شخص نے کرایہ پر لے رکھی ہے۔ اور مالک نے اسکی پگڑی کرایہ دار کو فروخت کر رکھی ہے اور مذکورہ کرایہ دار نے بھی اپنا حق کسی دوسرے شخص کو بیچ رکھاہے اب آخری کرایہ دار کے کرائے کی مدت تمام ہونے کی صورت میں اگر

میں اس سے دوکان خالی کرنے کا مطالبہ کروں تو کیا پگڑی کی رقم اسے میں ادا کروں یا سابقہ مالک یا سابقہ کرایہ دار کہ جنہوں نے پگڑی کی رقم لے رکھی ہے وہ ادا کریں؟

ج: آخری کرایہ دار جب دوکان کی پگڑی کا شرعی طور پر مالک ہوجائے تو اسکے بعد جو شخص اس سے پگڑی خریدنا چاہتاہے اس کیلئے ضروری ہے کہ پگڑی کی قیمت ادا کرے۔

ضمانت

س ١٦82: جس شخص کے بینک اکاؤنٹ میں کوئی رقم موجود نہ ہو۔ کیا وہ کسی دوسرے شخص کی ضمانت کے طور پر اپنا چیک دے سکتاہے؟

ج: اس قسم کے امور کا معیار اسلامی جمہوریہ ایران کا قانون ہے۔

س ١٦83: ایک شخص میرا مقروض تھا جو قرضہ ادا کرنے میں پس و پیش کررہا تھا چنانچہ اسکے ایک رشتہ دار نے میرے قرض کی رقم کے برابر معینہ مدت والاایک چیک مجھے دیا اس شرط پر کہ میں مقروض کوکچھ مہلت دوں ـاس طرح وہ ضامن بن گیا کہ اگر مقروض شخص نے چیک کی مقررہ مدت تک قرض ادا نہ کیا تو وہ ادا کرے گا۔ اسی دوران مقروض کہیں روپوش ہوگیا اور اسوقت مجھے اسکا کوئی پتہ نہیں ہے کیا شرعا جائز ہے کہ میں اپناپورا قرض ضامن سے وصول کروں؟

ج: اگر وہ صحیح اور شرعی طریقے سے ضامن ہوا ہے تو جائز ہے کہ آپ اس سے مقررہ مدت تمام ہونے پر اپنے قرض کا مطالبہ کریں ا ور اپنا تمام قرض اس سے وصول کریں۔

رہن

س ١٦84: ایک شخص نے اپنا گھر بینک سے قرض لے کر اسکے پاس گروی رکھاہے پھر وہ اپنا قرض ادا کرنے سے پہلے انتقال کرگیا اور اسکے نابالغ ورثاء پورا قرض ادا نہ کرسکے نتیجہ کے طور پر بینک نے مذکورہ گھر اپنے قبضے میں لے لیا جبکہ اس گھر کی قیمت قرض والی رقم سے کئی گنا زیادہ ہے ـگھر کی اضافی رقم کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور نابالغ ورثاء اور انکے حق کے متعلق کیا حکم ہے ؟

ج: جن مقامات میں مرتہن (جسکے پاس وہ چیز گروی رکھی گئی ہے) کیلئے گروی رکھی ہوئی چیز کو اپنا قرض وصول کرنے کیلئے فروخت کرنا جائز ہے وہاں اس پر واجب ہے کہ وہ اس چیز کو جتنا ممکن ہو زیادہ سے زیادہ قیمت پر فروخت کرے۔ اگر وہ اس شے کو اپنے قرض کی مقدار سے زیادہ پر فروخت کرے تو ضروری ہے کہ اپنا حق وصول کرنے کے بعد باقیماندہ رقم اسکے شرعی مالک کے حوالے کردے لہذا مذکورہ سوال کی روشنی میں اضافی رقم ورثاء کو ملے گی۔

س١٦85: کیا جائز ہے کہ بالغ و عاقل شخص کسی دوسرے سے معین مدت کیلئے کچھ رقم قرض پر لے اور اپنا گھر قرض کے بدلے اسکے پاس گروی رکھ دے اور پھر اسی گھر کومرتہن سے معین رقم کے ساتھ معینہ مدت کیلئے کرایہ پر لے لے؟

ج: اس میں ایک اشکال تو یہ ہے کہ مالک اپنی ہی ملک کو کیسے کرائے پر لے سکتا ہے اسکے علاوہ اس قسم کے معاملات ، سودی قرض حاصل کرنے کیلئے ایک حیلے کے طور پر کئے جاتے ہیں جو شرعی طور پر حرام اور باطل ہے۔

س ١٦86: ایک شخص نے قرض کے بدلے میں اپنی زمین کا ایک قطعہ دوسرے شخص کے پاس گروی رکھاہے اس بات کو چالیس سال سے زیادہ ہوچکے ہیں یہاں تک کہ راہن اور مرتہن دونوں انتقال کرگئے اور راہن کے وارثوں نے کئی مرتبہ مرتہن کے وارثوں سے زمین واپس کرنے کا مطالبہ کیا ہے لیکن انہوں نے انکے مطالبے کو قبول نہیں کیا بلکہ وہ اس بات کے مدعی ہیں کہ یہ زمین انہیں انکے باپ سے وراثت میں ملی ہے ـکیا راہن کے ورثاء یہ زمین ان سے واپس لے سکتے ہیں؟

ج: اگر ثابت ہوجائے کہ مرتہن اس بات کا مجاز تھا کہ وہ اپنا حق وصول کرنے کیلئے زمین کو اپنی ملکیت میں لے لے اور اسکی قیمت بھی قرض کے برابر یا اس سے کمتر ہو اور اس کے مرنے تک زمین اسکے قبضہ میں رہی ہو تو بظاہر اسکی ملکیت ہے اور اسکے انتقال کے بعد اسکا ترکہ شمار ہوگی اور اسکے ورثاء اسکے وارث ہونگے . ورنہ زمین راہن کے ورثا کی میراث ہوگی اور وہ اس کا مطالبہ کرسکتے ہیں اورراہن کے ورثاء کیلئے ضروری ہے کہ اسکے ترکہ سے مرتہن کے ورثاء کو اس کا قرض ادا کریں۔

س ١٦87: کیا جائز ہے کہ جس شخص نے مکان کرایہ پر لیا ہے وہ اپنے قرض کے مقابلے میں یہ مکان کسی دوسرے شخص کے پاس گروی رکھ دے یا یہ کہ رہن کے صحیح ہونے میں شرط ہے کہ رہن پر رکھی جانے والی شے راہن کی ملکیت ہو؟

ج: اگر گھر کے مالک کی اجازت ہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

س١٦٨٨: میں نے ایک شخص سے قرض لے کر ایک سال کیلئے اپنا مکان اسکے پاس گروی رکھ دیااور ہم نے اس سلسلے میں دستاویز بھی لکھ لی لیکن معاملے سے علیحدہ طور پر میں نے اسے وعدہ دیا کہ یہ مکان اسکے پاس تین سال تک رہے گا۔ کیا اب رہن کی وہ مدت معیار ہے جو دستاویز میں لکھی گئی ہے یا وہ مدت کہ جس کا میں نے باتوں میں اسے وعدہ دیا ہے اور رہن کے باطل ہونے کی صورت میں راہن اور مرتہن کیلئے کیا حکم ہے ؟

ج: رہن کی مدت کے سلسلے میں تحریر ی دستاویزیا وعدہ یا اس جیسی کوئی اور چیز معیار نہیں ہے بلکہ اصلی معیار قرض والا معاملہ ہے پس اگر یہ معاملہ معینہ مدت کے ساتھ مشروط ہو تو اس مدت کے ختم ہونے پر یہ بھی ختم ہوجائیگا ورنہ رہن کی صورت میں باقی رہے گایہاں تک کہ قرض ادا کردینے

یاقرض خواہ کے اپنے قرض سے چشم پوشی کر لینے کی وجہ سے یہ گھر گروی ہونے سے نکل جائے اور اگر وہ مکان رہن سے آزاد ہوجائے یا یہ پتہ چل جائے کہ رہن ابتدا ہی سے باطل تھا تو راہن اپنے اس مال کا مرتہن سے مطالبہ کرسکتاہے اورمرتہن کو حق نہیں ہے کہ وہ اسکے لوٹانے سے انکار کرے اوراس پر صحیح رہن کے آثار مترتب کرے۔

س ۱٦٨9: میرے باپ نے تقریباً دوسال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ پہلے، سونے کے کچھ سکے اپنے قرض کے مقابلے میں گروی رکھے تھے اور پھر اپنی وفات سے کچھ دن پہلے مرتہن کو اجازت دے دی کہ وہ انہیں بیچ دے لیکن اس نے اس بات سے مرتہن کو آگاہ نہیں کیا پھر میں نے اپنے باپ کی رحلت کے بعد اس قرض کے برابر رقم کسی سے قرض لے کر مرتہن کو دے دی لیکن میرا ارادہ باپ کے قرض کو ادا کرنا یا اسے بری الذمہ کرنا نہیں تھا بلکہ میں چاہتا تھا کہ گروی رکھا ہوا مال اس سے لے کر کسی اور کے پاس گروی رکھوں لیکن مرتہن نے اس میں تمام ورثاء کے متفق ہونے کی شرط لگادی اور ان میں سے بعض نے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی پس میں نے اسے لینے کیلئے مرتہن سے رجوع کیا لیکن اس نے یہ کہا کہ میں نے اسے اپنے قرض کے مقابلے میں رکھ لیا ہے اور اس طرح اسے تحویل دینے سے انکار کردیا اس مسئلہ کا شرعی لحاظ سے کیا حکم ہے ؟ کیا جائز ہے کہ مرتہن اپنا قرض وصول کرنے کے بعد گروی رکھا ہوا مال واپس کرنے سے انکار کردے اور باوجود اس کے کہ میں قرض ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں تھا اور جو کچھ میں نے اسے دیا تھا وہ باپ کا قرض ادا کرنے کے عنوان سے نہیں دیا تھا کیا اسے حق ہے کہ وہ اس رقم کو اپنے قرض کے مقابلے میں رکھ لے اور واپس نہ لوٹائے؟ اور کیا وہ گروی رکھے ہوئے مال کو واپس لوٹانے میں تمام ورثاء کی موافقت کی شرط لگا سکتاہے؟

ج: اگر وہ رقم میت کا قرض ادا کرنے کی نیت سے مرتہن کو دی گئی تھی تو اس سے میت بری الذمہ ہوجائے گی اور گروی رکھی ہوئی چیز آزاد ہوکر مرتہن کے پاس امانت بن جائے گی لیکن چونکہ اس کا تعلق تمام ورثاء سے ہے لہذا سب کی رضامندی کے بغیر بعض ورثاء کے حوالے نہیں کر سکتا اور اگر یہ بات ثابت نہ ہو کہ مذکورہ رقم میت کا قرض ادا کرنے کی نیت سے دی گئی تھی بالخصوص جب مرتہن اسکا اقرار بھی کر رہاہو تو وہ اس رقم کو اپنے قرض کے مقابلے میں نہیں لے سکتا بلکہ اس پر واجب ہے کہ جس نے اسے یہ رقم دی ہے اسے واپس لوٹادے بالخصوص جب اس کا دینے والا اس کا مطالبہ کررہا ہو اور سونے کے سکے اسکے پاس رہن کے عنوان سے باقی رہیں گے یہاں تک کہ ورثا، میت کاقرض ادا کرکے رہن کو چھڑوا لیں یا مرتہن کو اجازت دے دیں کہ وہ اسے بیچ کر اپنا قرض وصول کرلے۔

س ۱٦9۰: راہن نے جو مال گروی رکھاہے کیا اسے چھڑانے سے پہلے اپنے قرض کے مقابلے میں کسی دوسرے شخص کے پاس رہن کے طور پر رکھ سکتاہے؟

ج: جب تک پہلا رہن چھڑانہ لیا جائے راہن کی طرف سے مرتہن کی اجازت کے بغیر دوسرا رہن فضولی کے حکم میں ہے اور مرتہن کی اجازت پر موقوف ہے۔

س۱٦9۱: ایک شخص نے اپنی زمین دوسرے کے پاس رہن رکھی تاکہ اس سے کچھ رقم قرض لے سکے لیکن مرتہن نے یہ عذر پیش کیا کہ مذکورہ رقم اسکے پاس نہیں ہے اور اسکے بجائے دس عدد بھیڑیں زمین کے مالک کو دے دیں اور اب دونوں چاہتے ہیں کہ رہن آزاد ہوجائے اور راہن اور مرتہن دونوں اپنا اپنا مال لے لیں لیکن مرتہن اس بات پر مصر ہے کہ وہی دس بھیڑیں اسے واپس دی جائیں کیا شرعا اسے ایسا کرنے کا حق ہے؟

ج: رہن کے لئے ضروری ہے کہ ایسے قرضے کے مقابلے میں ہو جو ثابت ہوچکا ہو نہ ایسا قرض جو بعد میں ہوگا اور وجود میں آئے گا مذکورہ سوال کی روشنی میں زمین اور بھیڑیں انکے مالکوں کو واپس کرنا ضروری ہیں۔

شراکت

س1692: میں نے ایک کمپنی کے مالک کو سرمایہ دیا اور یوں اس کے ساتھ سرمایہ میں اس طرح شریک ہوگیاکہ وہ میرے سرمائے کوکام میں لانے میں میری طرف سے وکیل ہوگا۔ اورہر ماہ حصص کے منافع سے مجھے پانچ ہزار روپے دے گا۔ ایک سال گزرنے کے بعد میں نے اس مال اور منافع کے بدلے میں اس سے زمین کا ایک قطعہ لے لیا مذکورہ زمین کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: مفروضہ صورت میں کہ جہاں شراکت سرمایہ لگانے میں ہے اور کمپنی کے مالک کو اسے کام میں لانے کی اجازت ہے اگر نفع شرعا حلال طریقے سے حاصل ہوا ہو تو اسکے لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س1693: کچھ لوگوں نے مشترکہ طور پر ایک چیز کو اس شرط پر خریدا کہ وہ اپنے درمیان قرعہ ڈالیں گے اور جسکے نام قرعہ نکلے گا یہ چیز اسکی ہوگی اس کام کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: اگر قرعہ ڈالنے میں مدنظریہ ہو کہ جس کے نام قرعہ نکلے گا دیگر شرکاء اپنی مرضی کے ساتھ اپنا اپنا حصہ اسے ہبہ کردیں گے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ لیکن اگرمقصود یہ ہو کہ مالِ مشترک قرعہ کے ذریعہ اس شخص کی ملکیت ہوجائے گا کہ جسکے نام قرعہ نکلے گا تو یہ شرعی طور پر صحیح نہیں ہے اور یہی حکم ہے اگر ان کا اصلی مقصود ہار جیت ہو۔

س1694: دو آدمیوں نے مل کر زمین خریدی اور وہ اس میں بیس سال سے مشترکہ طور پر کاشت کاری کررہے ہیں اب ان میں سے ایک نے اپنا حصہ کسی دوسرے کو فروخت کردیا ہے کیا اسے ایسا کرنے کا حق ہے یا صرف اسکے شریک کو اسکا حصہ خریدنے کا حق ہے ؟ اور اگر وہ اپنے شریک کو زمین بیچنے سے انکار کرے تو کیا اسکا شریک اعتراض کا حق رکھتاہے؟

ج: ایک شریک کو حق نہیں ہے کہ وہ دوسرے شریک کو مجبور کرے کہ وہ اپنا حصہ اسے فروخت کرے اور اگر شریک اپنا حصہ کسی دوسرے کو فروخت کردے تو بھی دوسرے شریک کو اعتراض کا حق نہیں ہے لیکن معاملہ بیع انجام پانے کے بعد اگر اس مورد میں حق شفعہ کے تمام شرائط موجود ہوں تو وہ شفعہ کر سکتاہے۔

س ١٦٩5: صنعتی یا تجارتی کمپنیوں یا بعض بینکوں کے حصص کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے ۔ ہوتاایسے ہے کہ ایک شخص کچھ حصص میں سے ایک خریدتا ہے اور پھر انہیں بازار حصص میں خرید و فروخت کیلئے پیش کردیتاہے جسکے نتیجے میں اسکی قیمت ، قیمت خرید سے کم یا زیادہ ہوجاتی ہے، اور یہ بھی معلوم ہے کہ خودحصص کی خرید و فروخت ہوتی ہے نہ سرمایہ کی، اسی طرح اگر مذکورہ کمپنیوں میں سودی کارو بار ہویا اس سلسلے میں ہمیں شک ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: اگر ان کمپنیوں ، کارخانوں اور بینکوں کے حصص کی قیمت خود حصص کے اعتبار سے ہو اور انکی قیمت گزاری ایسے شخص کے ذریعے انجام پائی ہو جو اس کام کیلئے مجاز ہے تو انکے خریدنے اور بیچنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اسی طرح اگر ان حصص کی قیمت خود کارخانے، کمپنی اور بینک کی قیمت یا انکے سرمایہ کے اعتبار سے ہو یعنی اس طرح کہ حصص میں سے ہر ایک اس کی جز کی قیمت کو بیان کر رہا ہو تو بھی ان حصص کی خرید و فروخت میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اسے کمپنی کے تمام حصص او ر دیگران چیزوں کا علم ہو کہ غررسے بچنے کیلئے جن کا جاننا عرفاً ضروری ہے ۔ نیز اس کمپنی، کارخانے یا بینک کا کاروبار شرعی طور پر حلال ہو۔

س ١٦٩6: ہم تین آدمی مرغیوں کے ایک ذبح خانہ اور اسکے تحت آنے والی املاک میں باہمی طور پر شریک ہیں اورہم آہنگی نہ ہونے کی بناپر ہم نے شراکت ختم کرنے اور ایک دوسرے سے الگ ہونے کا ارادہ کرلیا چنانچہ مذکورہ مذبح اور اسکی املاک کو ہم نے شرکاء کے درمیان نیلامی کیلئے پیش کیا اور ہم میں

سے ایک اسے خریدنے میں کامیاب ہوگیا لیکن اسو قت سے لے کر آج تک اس نے ہمیں کچھ بھی نہیں دیا ہے کیا اس معاملہ نے اپنا اعتبار کھودیا ہے ؟

ج: صرف نیلامی کا اعلان کر نا اور کسی شریک یا دوسرے کی جانب سے زیادہ قیمت کی پیشکش کرنا معاملہ ہو جانے اور انتقال ملکیت کیلئے کافی نہیں ہے اور جب تک حصص کی فروخت صحیح اور شرعی طور پر انجام نہ پائے شراکت باقی ہے۔ لیکن اگر بیع صحیح صورت میں واقع ہو تو خریدار کے قیمت کی ادائیگی میں تاخیر کرنے سے معاملہ باطل نہیں ہوگا۔

س 1697:ایک کمپنی کی بنیاد ڈالنے اور رجسٹریشن کرانے کے بعد میں نے اپنا حصہ دوسرے شرکاء کی رضامندی سے ایک اور شخص کو فروخت کردیا اور خریدار نے اسکی قیمت چیک کی صورت میں مجھے ادا کردی لیکن (اکاؤنٹ میں رقم نہ ہونے کی وجہ سے) چیک کیش نہیں ہوئے ۔میں خریدار کے پاس گیا تو اس نے وہ چیک مجھ سے لے لئے اور کمپنی کا میرا حصہ مجھے واپس کردیا۔ لیکن اسکی قانونی دستاویزاسی کے نام رہی۔پھر مجھے معلوم ہوا کہ اس نے وہ حصہ کسی دوسرے کو فروخت کردیا ہے کیا اس کا یہ معاملہ صحیح ہے یا مجھے اپنے حصے کے مطالبے کا حق ہے؟

ج: اگر آپ کے ساتھ کئے گئے معاملے کے ختم ہونے کے بعد اس نے کسی دوسرے کو بیچنے کا اقدام کیا ہے تو یہ بیع (خرید و فروخت) فضولی ہے کہ جسکا صحیح ہونا آپ کی اجازت پر منحصر ہے لیکن اگر معاملہ فسخ ہونے سے پہلے اس نے وہ حصہ کسی دوسرے شخص کو فروخت کردیا ہو تووہ معاملہ صحیح ہے۔

س١٦٩٨: دو بھائیوں کو اپنے باپ کی میراث سے ایک مکان ملا ہے ان میں سے ایک اس مکان کو تقسیم یا فروخت کرکے دوسرے بھائی سے الگ ہونا چاہتا ہے لیکن دوسرا بھائی اسکی کوئی بات قبول نہیں کرتا نہ وہ مکان کی تقسیم پر راضی ہے نہ بھائی کا حصہ خریدنے پر اور نہ ہی اپنا حصہ اسے بیچنے پر ۔ جسکی وجہ سے پہلے بھائی نے معاملہ عدالت میں پیش کیا ۔ عدالت نے بھی مکان کے معاملہ کو اپنے ماہر کی رپورٹ اور تحقیق سے منسلک کردیا عدالت کے ماہرنے رپورٹ پیش کی کہ گھر نا قابل تقسیم ہے اور شراکت ختم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ یا دو بھائیوں میں سے ایک اپنا حصہ دوسرے کو فروخت کرے یا مکان کسی تیسرے شخص کو فروخت کر کے اسکی قیمت دونوں میں تقسیم کردی جائے ۔ عدالت نے اپنے ماہر کی بات قبول کر لی اور مکان کو نیلامی کیلئے پیش کردیا۔ اور مکان بیچنے کے بعد اسکی رقم دونوں کے حوالے کردی۔ کیا یہ بیع صحیح اور معتبر ہے ؟ اور ان میں سے ہر ایک اپنا حصہ مکان کی قیمت سے وصول کرسکتا ہے؟

ج: اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ١٦٩٩:کمپنی کے ایک شریک نے کمپنی کے پیسے سے ایک ملک خریدکر اپنی بیوی کے نام کردی۔ کیا یہ خریدی ہوئی ملک تمام شرکاء سے متعلق ہے اور زمین بھی ان سب کی ہے ؟ اور کیا شرعی طور پر اس شخص کی بیوی اس بات کی پابند ہے کہ وہ مذکورہ ملک کو تمام شرکاء کے نام کردے اگرچہ اسکا شوہر اسے ایسا کرنے کی اجازت نہ دے؟

ج: اگر اس شخص نے مذکورہ ملک کو اپنے لیئے یا اپنی بیوی کیلئے خریدا ہو اور اسکی قیمت کلی در ذمہ کی صورت میں ہو اور پھر اس نے کمپنی کے اموال سے اسکی قیمت ادا کی ہو تو وہ ملک خود اسکی یا اسکی بیوی کی ہے اوروہ صرف دیگرشرکاء کے اموال کی مقدار میں انکا مقروض ہے لیکن اگر اس ملک کو کمپنی کے عین مال سے خریدا ہو تو دوسرے شرکاء کے سہم کی نسبت معاملہ فضولی ہے کہ جسکا صحیح ہونا انکی اجازت پر منحصر ہے۔

س 1700: کیا جائز ہے کہ بعض ورثاء یا انکے وکیل دوسرے ورثاء کی رضامندی کے بغیر ملک مشاع میں کوئی تصرف یا معاملہ انجام دیں؟

ج: جائز نہیں ہے کہ شرکاء میں سے کوئی بھی مشترکہ ملکیت میں تصرف کرے مگر یہ کہ اس میں دوسرے شرکاء کا اذن یا اجازت شامل ہو اور اسی طرح مشترکہ ملک میں کوئی معاملہ بھی صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ اس میں تمام شرکاء کی اجازت یا اذن ہو۔

س 1701: اگر بعض شرکاء ملک مشاع کو فروخت کردیں یا کوئی دوسرا شخص اسے فروخت کردے اور شرکاء میں سے بعض اس معاملہ کی اجازت دے دیں؟ توکیا دوسرے شرکاء کی رضامندی کے بغیر یہ معاملہ ان سب کی طرف سے صحیح اور معتبر ہے یا یہ کہ انکی طرف سے وہ اسی وقت صحیح ہوگا جب ان

سب کی رضامندی اور موافقت حاصل ہوجائے؟ اورا گر تمام شرکاء کی رضامندی شرط ہو تو کیا اس میں کوئی فرق ہے کہ اس ملک میں شراکت ایک تجارتی کمپنی کی صورت میں ہو یا غیر تجارتی کمپنی کی صورت میں اس طرح کہ تمام شرکاء کی رضامندی دوسری صورت میں شرط ہو اور پہلی میں شرط نہ ہو۔

ج: یہ معاملہ فقط اس شخص کے اپنے حصے کی نسبت صحیح ہے کہ جو اس نے فروخت کیا ہے اور معاملہ کا دوسرے شرکاء کے حصہ میں صحیح ہونا انکی اجازت پر منحصر ہے ۔اور شراکت چاہے جیسی بھی ہو اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س 1702: ایک شخص نے بینک سے اس بنیاد پر قرضہ لیا کہ وہ اسکے ساتھ مکان بنانے میں شریک ہوگا۔ مکان تعمیر کرنے کے بعد حادثات کے مقابلے میں اسے بینک کے پاس بیمہ کردیا مکان کا ایک حصہ بارش یا کنویں کا پانی آنے کی وجہ سے گر ہوگیا ہے اور اسکی تعمیر کیلئے رقم کی ضرورت ہے لیکن بینک اس سلسلے میں کوئی ذمہ داری قبول نہیں کررہا اور بیمہ کمپنی بھی اس نقصان کو اپنی بیمہ پالیسی کے دائرے سے باہر سمجھتی ہے اس سلسلے میں کون اس چیز کا ذمہ دار اور ضامن ہے ؟

ج: بیمہ کمپنی طے شدہ اور قوانین سے باہر کے نقصانات کی ضامن نہیں ہے ۔ عمارت کی تعمیرکے اخراجات اور اسکے وہ نقصانات جنہیں ادا کرنے کا کوئی دوسرا ضامن نہیں بنا وہ مالک کے ذمہ ہیں اور اگر عمارت میں بینک کی شراکت مدنی ہو تو وہ اپنے حصے کی مقدار میں اخراجات ادا کرے مگر یہ کہ وہ نقصان کسی خاص شخص نے کیا ہو۔

س 1703: تین آدمیوں نے مشترکہ طور پر چند تجارتی دوکانیں خریدیں تا کہ باہمی طور پر ان میں تجارت کریں لیکن ان میں سے ایک شریک ان دوکانوں سے استفادہ کرنے حتی انہیں کرایہ پر دینے اور بیچنے پر بھی دوسروں کے ساتھ موافق نہیں ہے۔

سوال یہ ہے :
١ ۔ کیا جائز ہے ایک شریک دوسرے دو شرکاء کی اجازت کے بغیر اپنا حصہ فروخت کردے یا کرایہ پر دیدے؟
٢۔کیا جائز ہے کہ وہ دوسرے دو شرکاء کی اجازت کے بغیر ان دوکانوں میں کاروبارشروع کردے؟
٣ ۔ کیا جائزہے کہ ان دوکانوں میں سے ایک کو خود سے مخصوص کرلے اور دیگر دوکانیں دوسرے دو شرکاء کو دیدے۔

ج: ١ ۔ شرکاء میں سے ہر ایک اپنے مشترکہ حصے (مشاع) کو بیچ سکتاہے اور اس میں دوسروں کی اجازت ضروری نہیں ہے۔
٢۔شرکاء میں سے کسی کے لیئے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسروں کی رضامندی کے بغیر مشترکہ مال میں تصرف کرے۔
٣۔ شرکاء میں سے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ یک طرفہ طور پر دوسروں کی موافقت کے بغیر مشترکہ مال سے اپنا حصہ جدا کرلے۔

س 1704: ایک علاقہ کے بعض لوگ ایسی زمین میں امام بارگاہ بنانا چاہتے ہیں جس میں درخت ہیں لیکن ان میں سے بعض لوگ جو مذکورہ زمین میں حصہ دار ہیں اس کام پر راضی نہیں ہیں لہٰذااس میں امام بارگاہ بنانے کا کیا حکم ہے ؟ اور اگر یہ احتمال موجود ہو کہ مذکورہ زمین انفال میں سے یا شہر کے عمومی مقامات میں سے ہو تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: اگر وہ زمین علاقہ کے لوگوں کی مشترکہ (ملک مشاع) ہے تو اس میں تصرف کیلئے تمام شرکاء کی رضامندی ضروری ہے لیکن اگر انفال میں سے ہو تو اسکا اختیار حکومت اسلامی کے ہاتھ میں ہے اور حکومت کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف جائز نہیں ہے اور یہی حکم ہے جب وہ جگہ شہر کے عمومی مقامات میں سے ہو۔

س1705: اگر ورثاء میں سے کوئی وارث مشترکہ باغ میں سے اپنا حصہ فروخت کرنے پر راضی نہ ہوتو کیا جائزہے کہ دوسرے شرکاء یا حکومتی اداروں میں سے کوئی ادارہ اسے اس کام پر مجبور کرے؟

ج: اگر اپنے اپنے حصوں کی تقسیم اور انکے الگ الگ کرنے کا امکان موجود ہو تو شرکاء یا دوسرے افراد

کیلئے کسی شریک کو اس بات پر مجبور کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اپنا حصہ بیچ دے اور اس سلسلے میں ہر شریک کو فقط یہ حق ہے کہ وہ دوسروں سے اپنا حصہ الگ کرنے کا مطالبہ کرے ۔ مگر یہ کہ حکومت اسلامی کی طرف سے ایسے باغ کہ جس میں درخت ہیں کی تقسیم اور حصوں کو الگ کرنے کے سلسلے میں خاص قوانین و ضوابط ہوں تواس صورت میں ان قوانین کی پابندی واجب ہے لیکن اگر مشترکہ ملک تقسیم اور جدا کرنے کے قابل نہ ہو تو اس صورت میں شرکا ء میں سے ہرایک حاکم شرع کے پاس جائے تا کہ وہ دوسرے شریک کو اسکا حصہ خریدنے یا اسے اپنا حصہ بیچنے پر مجبور کرسکے۔

س 1706: چار بھائی اپنے مشترکہ اموال کے ساتھ اکٹھے زندگی بسر کر رہے ہیں چند سال بعد ان میں سے دو بھائی شادی کرلیتے ہیں اور یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ اپنے دونوں چھوٹے بھائیوں میں سے ایک ایک کی کفالت کریں گے اور انکی شادی کے اسباب فراہم کریں گے ۔ لیکن انہوں نے اپنے عہد پر عمل نہیں کیا ۔ جسکے نتیجے میں دونوں چھوٹے بھائیوں نے ان سے الگ ہونے کا فیصلہ کرلیااور مشترکہ مال کی تقسیم کا مطالبہ کردیا۔ شرعی لحاظ سے انکا مشترکہ مال ان کے درمیان کس طرح تقسیم ہوگا؟

ج: اگر کسی نے مشترکہ مال میں سے اپنے اوپر خرچ کیا ہے تو وہ اس مقدار میں دوسرے ان شرکا کا مقروض ہے کہ جنہوں نے مشترکہ مال سے اپنے حصے کے بدلے اس مقدار کے برابر اپنے اوپر خرچ نہیں کیا جسکے نتیجے میں انہیں یہ مطالبہ کرنے کا حق ہے کہ وہ اپنے مال سے اس کا عوض ادا کرے اور باقیماندہ مشترکہ مال اپنے درمیان مساوی طور پر تقسیم کریں یا پہلے جن شرکاء نے مشترکہ مال سے استفادہ نہیں کیا یا دوسروں سے کم استفادہ کیا ہے تو انہیں اتنی مقدار دیا جائے کہ مشترکہ مال سے استفادہ کرنے میں سب شرکا برابر ہوجائیں اور پھر باقیماندہ مال کو اپنے درمیان مساوی طور پر تقسیم کرلیں۔

س1707: چائے کی کمپنی شہروں میں چائے بیچنے والوں کو اپنی کمپنی کے ساتھ شراکت یا اس کا ممبر بننے پر مجبور کرتی ہے کیا مذکورہ کمپنی کیلئے چائے بیچنے والوں کو اپنی شراکت پر مجبورکرنا جائز ہے؟ اور کیا یہ جبری شراکت صحیح ہے؟

ج: جس وقت چائے کی کمپنی شہروں میں چائے بیچنے والوں کو سہولیات مہیا کرتی ہے۔ اورتقسیم کرنے کیلئے چائے انکی تحویل میں دیتی ہے اورانہیں اس طرح کی خدمات فراہم کرتی ہے اگر انکے ساتھ شرط لگاتی ہے کہ وہ کمپنی میں شراکت اختیار کریں اور فقط اسی کمپنی کے ساتھ معاملہ کریں تو یہ شرط صحیح ہے اور مذکورہ شراکت میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

س۱۷۰۸:کیا کسی کمپنی کے مینجر کیلئے کمپنی کی آمدنی کو مالکان حصص کی اجازت کے بغیر کار خیر میں خرچ کرنا جائز ہے؟

ج: شرکاء میں سے ہر ایک مشترکہ مال کے منافع سے اپنے حصہ کا مالک و مختار ہے اور اسکے خرچ کرنے کا اختیار خود اسکے ہاتھ میں ہے اوراگر کوئی دوسرا شخص اسکی طرف سے اجازت اور وکالت لیئے بغیر اسے خرچ کرے تو وہ ضامن ہے اگر چہ اس نے کار خیر میں ہی اسے خرچ کیا ہو۔

س ۱۷09: تین آدمی ایک تجارتی جگہ میں با ہم شریک ہیں لیکن پہلے شریک نے آدھا سرمایہ اور دوسرے دوشرکاء میں سے ہر ایک نے اسکا ایک چوتھائی سرمایہ دیا ہے اور باہمی طور پر یہ طے کیا ہے کہ اس سے حاصل شدہ منافع اور آمدنی انکے مابین مساوی طور پر تقسیم ہوگے۔لیکن دوسرا اور تیسرا شریک اس تجارتی جگہ میں مسلسل کام کرتے ہیں جبکہ پہلا شریک بہت کم کام کرتاہے کیا مذکورہ شرط کے ساتھ یہ شراکت صحیح ہے؟

ج: شراکت میں یہ شرط نہیں ہے کہ سرمایہ میں شرکاء میں سے ہرایک کاحصہ مساوی ہو اور شرکاء کے درمیان منافع کے مساوی طورپرتقسیم کرنے کی شرط میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے ۔ اگر چہ سرمایہ میں ان کے حصے برابر نہ بھی ہوں۔ لیکن اس جگہ میں کام کرنے کے سلسلے میں اگر عقد شراکت میں

کوئی چیز ذکر نہ ہوئی ہو تو ان میں سے ہر ایک اپنے کام کی مقدار اجرۃ المثل کا مستحق ہوگا۔

س ۱۷۱۰: ایسی کمپنی جو بعض افراد کے خصوصی سرمائے اور مختلف لوگوں کے عمومی سرمائے سے وجود میں آئی ہے اور مالکان حصص کے نمائندے اسکے امور کی نگرانی کرتے ہیں کیا اس کمپنی کے مینجر حضرات اور دیگر ملازمین کے لیئے اسکے ذرائع حمل و نقل کو متعارف حد تک اپنے ذاتی کاموں کیلئے استعمال کرنا جائز ہے؟

ج: کمپنی کے حمل و نقل اوردیگر وسائل سے ذاتی کاموں میں استفادہ کرنا اسی صورت میں جائز ہے جب مالکان حصص یا ان کے نمائندے اسکی اجازت دیں۔

س ۱۷۱۱: کمپنی کے قوانین و ضوابط کے مطابق اختلافات کو حل کرنے کیلئے ہیئت منصف کی تشکیل ضروری ہے لیکن مذکورہ ہیئت جب تک ممبران کی طرف سے تشکیل نہ دی جائے اپنے فرائض کو انجام نہیں دے سکتی۔ اور اس وقت چونکہ حصص کے مالکان اور شرکاء میں سے اکاون فیصد نے اپنے حقوق سے صرف نظر کر لیا ہے اسلئے وہ اس ہیئت کی تشکیل کیلئے تیار نہیں ہیں کیا جنہوں نے صرف نظر کر لیا ہے ان پر واجب ہے کہ وہ ان مالکان حصص کے حقوق کی حفاظت کیلئے کہ جنہوں نے اپنے حقوق سے صرف نظر نہیں کیا اس ہیئت کے تشکیل دینے میں شریک ہوں۔

ج: اگر کمپنی کے ممبران نے کمپنی کے قواعد و ضوابط کے مطابق یہ عہد کیا ہو کہ وہ ضروری مواقع میں ہیئت منصفہ کی تشکیل میں حصہ لیں گے تو ان پر واجب ہے کہ وہ اپنے عہد پر عمل کریں اور بعض ممبران کا اپنے حق سے صرف نظر کرلینا اس بات کا جوازفراہم نہیں کرتا کہ وہ ہیئت منصفہ کی تشکیل کے سلسلے میں اپنے عہد کو پورا نہ کریں۔

س ۱۷۱۲: دو آدمی مشترکہ سرمایہ کے ساتھ ایسی جگہ تجارت کرتے ہیں جسکی پگڑی میں بھی وہ شریک ہیں اور سال کے آخر میں نفع و نقصان کا حساب کرکے اپنے درمیان تقسیم کرتے ہیں حال ہی میں ان میں سے ایک نے اپنا روزانہ کا کام چھوڑ کر اپنا سرمایہ واپس لے لیا ہے جبکہ دوسرا شریک بدستور اس جگہ معاملات انجام دے رہاہے اور اسوقت وہ پہلاشریک مدعی ہے کہ وہ خاص معاملات جو اسکے شریک نے اپنے لیئے انجام دیئے ہیں ان میں وہ بھی شریک ہے اس مسئلہ کاکیا حکم ہے ؟

ج: صرف کسی ملک یا تجارتی جگہ کی پگڑی میں شراکت تجارت اور اس سے حاصل ہونے والے منافع میں شراکت کیلئے کافی نہیں ہے بلکہ اسکا معیار تجارتی سرمایہ میں اشتراک ہے۔ لہذا جب دونوں شرکاء نے مشترکہ سرمایہ کو صحیح طور پر تقسیم کرلیا ہے اور ان میں سے ایک نے اپنا حصہ واپس لے لیاہے اور دوسرا شریک اس جگہ تجارت کررہاہے تو جس شخص نے اپنا سرمایہ واپس لے لیا ہے اسکا دوسرے شخص کی تجارت میں کوئی حق نہیں ہے بلکہ وہ صرف اس جگہ سے اپنے حصے کے کرائے یا اجرۃ المثل کا مطالبہ کرسکتاہے۔ لیکن اگر اس کی تجارت کو وہاں جاری رکھنا مشترکہ سرمایہ کی تقسیم سے پہلے ہو تو دوسرا شریک اپنے سرمایہ کے تناسب سے پہلے شریک کی تجارت میں حق رکھتاہے۔

س ۱۷۱۳: اس بات کے پیش نظر کہ ممکن ہے میری بہن اپنے مال کو غلط اور منحرف افکار کی نشر و اشاعت میں خرچ کرے ، کیا مجھ پر واجب ہے کہ میں اسے اس کے مال تک رسائی حاصل نہ کرنے دوں اور کمپنی سے اسکا حصہ الگ کرنے اور اسے ادا کرنے میں رکاوٹ کھڑی کروں؟

ج: شرکاء میں سے کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اگر دوسرا شریک الگ ہونا چاہے تو وہ اسکے لیئے رکاوٹ پیدا کرے اور اس خوف کے پیش نظر کہ وہ اپنے مال کو غلط اور گمراہی کے راستوں میں خرچ کریگا اسکے مال کو روک نہیں سکتا بلکہ واجب ہے کہ اس سلسلے میں اس کا مطالبہ پورا کیا جائے اگر چہ جس طرح خود اس پر اپنے مال کو حرام کاموں میں استعمال کرنا حرام ہے اسی طرح دوسروں پر بھی واجب ہے کہ اگر وہ اپنے مال کو غلط راستے میں استعمال کرے تو وہ اسے نہی عن المنکر کریں اور اسے ایسا کرنے سے منع کریں۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

س ۱۷۱۴: یہ سوال چونکہ ایران کے ساتھ مختص تھا اس لیے اردو ترجمہ میں اسے حذف کردیا گیا ہے۔

دین و قرض

س1758:ایک کارخانہ کے مالک نے خام مال خریدنے کیلئے مجھ سے کچھ رقم قرض کے طور پر لی اور کچھ عرصہ کے بعد اضافی رقم کے ساتھ اس نے مجھے وہ رقم واپس کردی، اور اس نے وہ اضافی رقم پوری طرح اپنی رضامندی کے ساتھ مجھے دی ہے اور اس میں نہ تو پہلے کسی قسم کی کوئی شرط طے پائی تھی اور نہ ہی مجھے اسکی توقع تھی کیا میرے لئے اس اضافی رقم کالینا جائز ہے ؟

ج: مذکورہ سوال کی روشنی میں چونکہ قرض ادا کرنے میں اضافی رقم لینے کی شرط طے نہیں ہوئی اور وہ اضافی رقم قرض لینے والے نے اپنی خوشی سے دی ہے لہذآپ اس میں تصرف کرسکتے ہیں۔

س ۱۷۵۹:اگر مقروض اپنا قرض ادا کرنے سے انکار کردے اور قرض خواہ چیک کی رقم وصول کرنے کیلئے اسکے خلاف عدالت میں شکایت کردے اور اسکی وجہ سے وہ شخص اس بات پر مجبور ہوجائے کہ اصل قرض کے علاوہ عدالتی فیصلہ کے اجراکے سلسلے میں حکومت کو ٹیکس بھی ادا کرے تو کیا قرض دینے والا شرعاًاس کا ذمہ دار ہے؟

ج: جو مقروض اپنا قرض اداکرنے میں کوتاہی کرتاہے اگر اجراء حکم کے سلسلے میں اس پر حکومت کو ٹیکس ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے تو اس میں قرض دینے والے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

س 1760: میرے بھائی کے ذمہ میرا کچھ قرضہ ہے جب میں نے گھر خریدا تو اس نے مجھے ایک قالین دیا جس کے بارے میں میں نے یہ تصور کیا کہ یہ ہدیہ ہے لیکن بعد میں جب میں نے اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا وہ قالین میں نے قرض کی جگہ دیاہے اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس نے اس سلسلے میں مجھ سے کوئی بات چیت نہیں کی تھی کیا اسکے لیئے صحیح ہے کہ وہ اس قالین کو قرض ادا کرنے کے عنوان سے حساب کرلے؟ اور اگر میں قرض کی ادائیگی کے عنوان سے اسے قبول نہ کروں تو کیا وہ قالین میں اسے واپس کردوں؟ اور پیسے کی قیمت کم ہونے کی وجہ سے کیا میں اصل قرض کے علاوہ اضافی رقم کا مطالبہ کر سکتا ہوں کیونکہ اس زمانے میں اس پیسے کی قیمت اب سے کہیں زیادہ تھی؟

ج: قالین یا اسکے علاوہ ایسی چیزوں کا قرض کے عوض میں دینا جوجنس قرض سے نہیں ہیں قرض خواہ کی موافقت کے بغیر کافی نہیں ہے اور اگر آپ اس قالین کو قرض کی ادائیگی کے طور پر قبول نہیں کرتے تو اسے واپس کر دیجئے کیونکہ اس صورت میں وہ قالین ابھی اسی کی ملکیت ہے اور پیسے کی قیمت مختلف ہو جانے کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ آ پس میں صلح کرلیں۔

س 1761: حرام مال کے ذریعہ قرض ادا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: دوسرے کے مال سے قرض ادا کرنے سے قرض ادا نہیں ہوتا اور نہ ہی مقروض اس سے بری الذمہ ہوسکتاہے۔

س 1762: ایک عورت مکان خریدنا چاہتی تھی اور اس مکان کی قیمت کاتیسرا حصہ اس نے قرض لیا اور اس نے قرض دینے والے سے یہ طے کیا کہ مالی حالت بہتر ہونے کے بعد وہ مال اسے لوٹا دے گی اور اسی وقت اس کے بیٹے نے قرض کی رقم کے مساوی ایک چیک ضمانت کے طور پر اسے دے دیا اب جبکہ طرفین کو فوت ہوئے چار سال گذر چکے ہیں اور انکے ورثاء اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں تو کیا اس عورت کے ورثاء گھرکا تیسرا حصہ جو قرض کی رقم سے خریدا گیا ہے اس شخص کے ورثاء کو دیں یا اسی چیک کی رقم کو ادا کردیناکافی ہے؟

ج: قرض خواہ کے ورثاء گھر سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرسکتے وہ صرف اس رقم کا مطالبہ کرسکتے ہیں جو اس عورت نے قرض دینے والے سے مکان خریدنے کیلئے بطور قرض لی تھی اور اس میں یہ شرط ہے کہ جو مال اس نے میراث کے طور پر چھوڑا ہے وہ اسکا قرض ادا کرنے کیلئے کافی ہو اور احتیاط یہ ہے کہ رقم کی قیمت کے تفاوت کی صورت میں باہمی طور پر مصالحت کریں۔

س 1763: ہم نے ایک شخص سے کچھ رقم ادھارلی کچھ عرصہ کے بعد وہ شخص غائب ہوگیا اور اب وہ نہیں مل رہا اسکے قرض کے متعلق ہماری ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: آپ پر واجب ہے کہ اس کا انتظار کریں اور اپنا قرض ادا کرنے کیلئے اسے تلاش کریں تا کہ وہ رقم اسے یا اس کے ورثاء کو واپس کر سکیں۔ اور اگر اس کے ملنے کی امید نہ ہو تو آپ اس سلسلے میں حاکم شرعی کی طرف رجوع کریں یا مالک کی طرف سے صدقہ دے دیں۔

س ۱۷64: قرض خواہ عدالت میں اپنا قرض ثابت کرنے کیلئے جو اخراجات برداشت کرتاہے کیا مقروض سے ان کا مطالبہ کر سکتا ہے؟

ج: شرعی طور پر مقروض وہ اخراجات ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے جو قرض خواہ نے عدالت میں کئے ہیں ۔ بہرحال ایسے امور میں اسلامی جمہوریہ ایران کے قوانین کی پابندی ضروری ہے۔

س1765:اگر مقروض اپنا قرض ادا نہ کرے یا اسکے ادا کرنے میں کوتاہی کرے تو کیا قرض خواہ اسکا مال بطور تقاص لے سکتا ہے مثلا اپنا حق مخفی طور پر یا کسی دوسرے طریقے سے اس کے مال سے وصول کرلے؟

ج: اگرمقروض اپنا قرض ادا کرنے سے انکار کرے یا بغیر کسی عذر کے ادا کرنے میں کوتاہی کرے تو قرض خواہ اسکے مال سے تقاص لے سکتا ہے لیکن اگر وہ شخص خود کو مقروض نہیں سمجھتا یا وہ نہیں جانتا کہ واقعا قرض خواہ کا کوئی حق اس کے ذمے ہے یا نہیں تو اس صورت میں قرض خواہ کا اس سے تقاص لینا محل اشکال ہے بلکہ جائز نہیں ہے۔

س ۱۷66: کیا میت کا قرض حق الناس میں سے ہے کہ اسکے ورثاء پر اسکی میراث سے اسکا ادا کرنا واجب ہو؟

ج: کلی طور پر قرض چاہے کسی شخص کا ہو یا کسی ادارے و غیرہ سے لیا گیا ہو حق الناس میں سے ہے اور مقروض کے ورثاء پر واجب ہے کہ میت کی میراث سے اس کا قرض خود قرض خواہ یا اسکے ورثاء کو ادا کریں اور جب تک اسکا قرض ادا نہ کردیں انہیں اسکے ترکہ میں تصرف کا حق نہیں ہے۔

س ۱۷67: ایک شخص کی زمین ہے لیکن اس میں موجود عمارت کسی دوسرے شخص کی ہے زمین کا مالک دو افراد کا مقروض ہے کیا قرض دینے والوں کیلئے جائز ہے کہ وہ اس زمین اور اس میں موجود عمارت کو اپنا قرض وصول کرنے کیلئے قرقی کردیں یا انہیں صرف زمین کے متعلق ایسا کرنے کا حق ہے؟

ج: انہیں اس چیز کے قرقی کرنے کے مطالبہ کا کوئی حق نہیں ہے جو مقروض کی ملکیت نہیں ہے۔

س ۱۷68:کیا وہ مکان کہ جس کی مقروض اور اسکے اہل و عیال کو رہائش کیلئے ضرورت ہے وہ مقروض کے اموال کی قرقی سے مستثنی ہے؟

ج: مقروض اپنی زندگی کو جاری رکھنے کیلئے جن چیزوں کی طرف محتاج ہے جیسے گھر اور اسکا سامان،گاڑی ،ٹیلیفون اور تمام وہ چیزیں جو اسکی زندگی کا جزء اور اسکی شان کے مناسب شمار ہوتی ہیں وہ بیچنے کے ضروری ہونے کے حکم سے مستثنا ہیں۔

س ۱۷69: اگر ایک تاجر اپنے قرضوں کی وجہ سے دیوالیہ ہوجائے اور ایک عمارت کے علاوہ اسکے پاس کوئی اور چیز نہ ہو اور اسے بھی اس نے بیچنے کیلئے پیش کردیا ہو لیکن اسکے بیچنے سے صرف آدھا قرض ادا ہوسکتاہو اور وہ اپنا باقی قرض ادا نہ کرسکتاہو توکیا قرض خواہوں کیلئے جائز ہے کہ اسے عمارت بیچنے پر مجبور کریں یا یہ کہ وہ اسے مہلت دیں تا کہ وہ اپنا قرض بتدریج ادا کرے؟

ج: اگر وہ عمارت اسکا اور اسکے اہل و عیال کا رہائشی گھر نہیں ہے تو قرض ادا کرنے کیلئے اسے اس کے بیچنے پر مجبور کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگر چہ وہ تمام قرض ادا کرنے کیلئے کافی نہ ہو اور واجب نہیں ہے کہ قرض خواہ اسے اس کیلئے مہلت دیں ، بلکہ باقی قرض کیلئے صبر کریں تاکہ وہ اسکے ادا کرنے کی قدرت حاصل کرلے۔

س۱۷70:کیا اس رقم کا ادا کرنا واجب ہے جو ایک سرکاری ادارہ دوسرے سرکاری ادارے سے بطور قرض لیتا ہے ؟

ج : اس قرض کے ادا کرنے کا وجوب بھی دیگر قرضوں کی طرح ہے ۔

س 1771: اگر کوئی شخص مقروض کی درخواست کے بغیر اس کا قرض ادا کردے توکیا مقروض پر واجب ہے کہ وہ قرض ادا کرنے والے کو اسکا عوض دے؟

ج: جو شخص مقروض کی درخواست کے بغیر اسکا قرض ادا کردے اسے اس کاعوض طلب کرنے کا حق نہیں ہے اور مقروض پر واجب نہیں ہے کہ وہ اسکی ادا کردہ رقم اسے دے۔

س 1772: اگر مقروض قرض کو مقررہ وقت پر ادا کرنے میں تاخیر کرے تو کیا قرض خواہ قرض کی مقدار سے زیادہ رقم کا مطالبہ کرسکتا ہے ؟

ج: قرض خواہ شرعی طور پر قرض کی رقم سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کرسکتا ۔

س 1773: میرے والد صاحب نے ایک بناوٹی معاملہ کی شکل میں کہ جو در حقیقت قرض تھاایک شخص کو کچھ رقم دی اور مقروض بھی ہر ماہ کچھ رقم اسکے نفع کے طور پر ادا کرتارہا اورقرض خواہ (میرے والد) کی وفات کے بعد بھی مقروض نفع کی رقم ادا کرتارہا یہاں تک کہ اسکا بھی انتقال ہوگیا کیا وہ رقم جو نفع کے عنوان سے ادا کی گئی ہے سود شمار ہوگی اورقرض خواہ کے ورثاء پر واجب ہے کہ وہ رقم مقروض کے ورثاء کو واپس کریں؟

ج: اس چیز کے پیش نظر کہ وہ رقم اس کو قرض کے عنوان سے دی گئی تھی لہٰذا جو پیسہ اصل رقم کے نفع کے طور پر ادا کیا گیا ہے وہ سود شمار ہوگا اور شرعی طور پر حرام ہے لہذا وہی رقم یا اس کا بدل قرض خواہ کی میراث میں سے خود مقروض یا اسکے ورثاء کو ادا کرنا ضروری ہے۔

س 1774: کیا جائز ہے کہ کوئی شخص اپنا مال دوسرے کے پاس بطور امانت رکھے اور ہر ماہ اس سے نفع دریافت کرے؟

ج: اگر فائدہ اٹھانے کی غرض سے مال کسی دوسرے کو سپرد کرنا کسی صحیح عقد کے ذ ریعہ انجام پائے تو کوئی اشکال نہیں ہے اور اس سے حاصل ہونے والے نفع میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے ۔ لیکن اگر قرض کے عنوان سے ہو تو اگر چہ اصل قرض صحیح ہے لیکن اس میں نفع کی شرط لگانا شرعی طور پر باطل ہے اور اس سے لیا جانے والا نفع ، سود اور حرام ہے۔

س 1775: ایک شخص نے ایک اقتصادی منصوبے کیلئے کچھ رقم قرض پرلی اگر وہ منصوبہ اسکے لیئے نفع بخش ہوتو کیا اسکے لیئے جائز ہے کہ اس منافع سے کچھ رقم اس قرض خواہ کو دے دے ؟ اور کیا جائز ہے کہ قرض خواہ اسکا مطالبہ کرے ؟

ج: قرض خواہ کا اس منافع میں کوئی حق نہیں ہے جو مقروض نے قرض والے مال کے ساتھ تجارت کے ذریعہ حاصل کیا ہے اور نہ وہ اسکا مطالبہ کرسکتا ہے لیکن اگر مقروض پہلے سے طے کئے بغیر اپنی مرضی سے اصل قرض کے علاوہ کچھ اضافی رقم قرض خواہ کو دے کر اسکے ساتھ نیکی کرنا چاہے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے بلکہ یہ مستحب ہے ۔

س 1776: ایک شخص نے تین مہینے کیلئے کچھ سامان ادھار پر لیا ہے اور مقررہ وقت پہنچنے پر اس نے بیچنے والے سے درخواست کی کہ وہ اسے تین مہینے کی مزید مہلت اس شرط پر دے دے کہ وہ سامان کی قیمت سے زائد رقم اسے ادا کریگا کیا ان دونوں کیلئے یہ جائز ہے ؟

ج: یہ زائدرقم سود اور حرام ہے ۔

س 1777: اگر زید نے خالد سے سود پر قرض لیا ہو اور ایک تیسرا شخص قرض کی دستاویز اور اسکی شرائط کو انکے لیئے تحریر کرے اور چوتھا شخص جو دفتر میں منشی اور اکاؤنٹنٹ ہے اور جسکا کام معاملات کا اندراج کرنا ہے وہ انکے اس معاملہ کو حساب کے رجسٹرمیں اندراج کرے تو کیا اکاؤنٹنٹ بھی انکے اس سودی معاملے میں شریک ہے اور اس سلسلے میں اسکا کام اور اجرت لینا بھی حرام ہے ؟ پانچواں شخص بھی ہے جسکی ذمہ داری آڈٹ کرنا ہے وہ رجسٹر میں کچھ لکھے بغیر صرف اسکی چھان بین کرتا ہے کہ کیا سودی معاملات کے حساب میں کسی قسم کی غلطی تو نہیں ہوئی اور پھر وہ اکاؤنٹنٹ کو اسکے نتیجے کی اطلاع دیتا ہے کیا اسکا کام بھی حرام ہے ؟

ج: ہر کام جو سودی قرض کے معاملے یا اسکی انجام دہی یا تکمیل یامقروض سے سود کی وصولی میں

دخالت رکھتاہو شرعاً حرام ہے اور اس کا انجام دینے والا اجرت کا حقدار نہیں ہے ۔

س ۱۷78 : بعض مسلمان سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے کفار سے سرمایہ لینے پر مجبور ہوجاتے ہیں جس پر انہیں سود دینا پڑتا ہے کیا کفار یا غیر اسلامی حکومتوں کے بینکوں سے سودی قرض لینا جائز ہے؟

ج: سودی قرض حکم تکلیفی کے اعتبار سے بطور مطلق حرام ہے اگرچہ غیر مسلم سے لیا جائے لیکن اگر کوئی شخص ایسا قرض لے لے تو اصل قرض صحیح ہے ۔

س۱۷۷۹: ایک شخص نے کچھ رقم تھوڑے عرصہ کیلئے اس شرط پر بطور قرض لی کہ وہ قرض خواہ کے حج و غیرہ جیسے سفر کے اخراجات بھی ادا کریگا کیا ان کے لیئے یہ کام جائز ہے ؟

ج: عقد قرض کے ضمن میں قرض خواہ کے سفرکے اخراجات کی ادائیگی یا اس جیسی کوئی اور شرط لگانا درحقیقت وہی قرض پر منافع وصول کرنے کی شرط ہے جو شرعی طور پر حرام اور باطل ہے لیکن اصل قرض صحیح ہے ۔

س ۱۷80: قرض الحسنہ دینے والے ادارے قرض دیتے وقت شرط لگاتے ہیں کہ اگر مقروض نے دو یا زیادہ اقساط مقررہ وقت پر ادا نہ کیں تو ادارے کو حق ہوگا کہ اس شخص سے پورا قرض ایک ہی مرتبہ وصول کرے کیا اس شرط پر قرض دینا جائز ہے ؟

ج: کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۷81: ایک کو آپریٹوکمپنی کے ممبران کمپنی کو کچھ رقم سرمایہ کے عنوان سے دیتے ہیں اور وہ کمپنی اپنے ممبران کو قرض دیتی ہے اور ان سے کسی قسم کا منافع یا اجرت وصول نہیں کرتی بلکہ اسکا مقصد مدد فراہم کرنا ہے اس کام کے بارے میں کیا حکم ہے جسے ممبران نیک ارادے اور صلہ رحمی کی غرض سے انجام دیتے ہیں ؟

ج: مومنین کو قرض فراہم کرنے کیلئے با ہمی تعاون اور ایک دوسرے کو مدد بہم پہنچانے کے جواز بلکہ رجحان میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے اگر چہ یہ اسی صورت میں انجام پائے جسکی سوال میں وضاحت کی گئی ہے لیکن اگر کمپنی میں رقم جمع کرانا قرض کے عنوان سے ہو کہ جس میں شرط لگائی گئی ہو کہ رقم جمع کرانے والے کو آئندہ قرض دیا جائے گا تو یہ کام شرعاً جائز نہیں ہے اگرچہ اصل قرض حکم وضعی کے لحاظ سے صحیح ہے ۔

س ۱۷82: قرض دینے والے بعض ادارے ان پیسوں سے جائدادیں اور دوسری چیزیں خریدتے ہیں جو لوگوں نے ان کے پاس امانت کے طور پر جمع کئے ہوتے ہیں۔ ان معاملات کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ جبکہ پیسہ جمع کرانے والے بعض لوگ ان کاموں کے ساتھ موافق نہیں ہیں ، کیا ادارے کے ذمہ دار کو یہ حق ہے کہ وہ ان اموال میں تصرف کرے مثلاً ان کے ساتھ خرید وفروخت کا کام انجام دے؟ کیا یہ کام شرعی طور پر جائز ہے ؟

ج: اگر لوگوں کی جمع کرائی ہوئی رقوم بطور امانت ادارے کے پاس اسلئے ہیں کہ ادارہ جسے چاہے گا قرض دے دیگا تو اس صورت میں جائداد یا دوسری چیزیں خریدنے میں ان کا استعمال کرنا فضولی اور ان کے مالکوں کی اجازت پرمنحصر ہے لیکن اگر جمع کرائی ہوئی رقم اس ادارے کو قرض الحسنہ کے عنوان سے دی گئی ہو چنانچہ اسکے ذمہ دار افراد ان اختیارات کی بنیاد پر جو انہیں دئیے گئے ہیں جائداد اور دوسری چیزیں خریدنے کا اقدام کریں تو کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س۱۷83:بعض لوگ دوسروں سے کچھ مقدار پیسے لیتے ہیں اور اس کے عوض ہر مہینے ان کو منافع ادا کرتے ہیں اوریہ کام کسی شرعی عقد کے تحت انجام نہیں دیتے بلکہ یہ کام صرف دوطرفہ توافق کی بنیاد پر انجام پاتا ہے ، اس کام کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: اس قسم کے معاملات سودی قرض شمار ہوتے ہیں اورقرض میں نفع کی شرط لگانا باطل ہے اوریہ اضافی رقم سود اور شرعاً حرام ہے اور اسکا لینا جائز نہیں ہے ۔

س ۱۷84: جس شخص نے قرض الحسنہ دینے والے ادارے سے قرض لیا ہے اگر وہ قرض ادا کرتے وقت اپنی طرف سے بغیر کسی سابقہ شرط کے اصل قرض سے کچھ زیادہ رقم ادا کرتا ہے توکیا اس اضافی رقم کا لینا اور اسے تعمیراتی کاموں میں خرچ کرنا جائز ہے ؟

ج : اگر قرضہ لینے والا وہ اضافی رقم اپنی مرضی سے اوراس عنوان سے دے کہ قرضہ ادا کرتے وقت یہ کام مستحب ہے تو اسکے لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔ لیکن ادارے کے ذمہ دار افراد کا اسے تعمیراتی یا دوسرے کاموں میں خرچ کرنا اس سلسلے میں انکے اختیارات کی حدودکے تابع ہے ۔

س ۱۷85: قرض الحسنہ دینے والے ایک ادارے کے ملازمین نے اس رقم سے جو ایک شخص سے قرض لی گئی تھی ایک عمارت خرید لی اور ایک مہینے کے بعد اس شخص کی رقم لوگوں کی جمع کرائی گئی رقم سے انکی مرضی کے بغیر واپس کردی ، کیا یہ معاملہ شرعی ہے ؟ اور اس عمارت کا مالک کون ہے؟

ج: ادارے کیلئے اس رقم سے عمارت خرید نا جو اسے قرض دی گئی ہے اگرادارے کے ملازمین کی صلاحیت اور اختیارات کے مطابق انجام پائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اور خریدی گئی عمارت ادارہ اور ان لوگوں کی ملکیت ہے جن کا اس ادارے میں پیسہ ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو وہ معاملہ فضولی اور اس رقم کے مالکان کی اجازت پر موقوف ہے ۔

س ۱۷86: بینک سے قرض لیتے وقت اسے اجرت ادا کرنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر مذکورہ اجرت قرض کے امور انجام دینے کے سلسلے میں ہو جیسے رجسٹر میں درج کرنا ، دستاویز تیار کرنا یا ادارے کے دیگر اخراجات جیسے پانی بجلی وغیرہ اوراسکی بازگشت قرض کے نفع کی طرف نہ ہو تو اسکے لینے اور دینے اور اسی طرح قرض لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۷87: ایک رفاہی ادارہ اپنے ممبران کوقرض دیتا ہے لیکن قرض دینے کیلئے شرط لگا تا ہے کہ قرض لینے والا تین یا چھ مہینے تک کیلئے اس میں رقم جمع کرائے اور یہ مدت گزرنے کے بعد اس نے جتنی رقم جمع کرائی ہے اس کے دو برابر اسے قرض ملے گااور جب قرض کی تمام قسطیں ادا ہوجاتی ہیں تو وہ رقم جو قرض لینے والے نے ابتدا میں جمع کرائی تھی اسے لوٹا دی جاتی ہے اس کام کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: اگرادارہ میں رقم جمع کرانا اس عنوان سے ہو کہ وہ رقم ایک مدت تک ادارہ کے پاس قرض کے عنوان سے اس شرط کے ساتھ رہے گی کہ ادارہ اس مدت کے ختم ہونے پر اسے قرض دیگا یا ادارے کا قرض دینا اس شرط کے ساتھ ہو کہ وہ شخص پہلے کچھ رقم ادارے میں جمع کرائے تویہ شرط سود کے حکم میں ہے جو حرام اور باطل ہے البتہ اصل قرضہ دونوں طرف کیلئے صحیح ہے۔

س ۱۷88: قرض الحسنہ دینے الے ادارے قرض دینے کیلئے بعض امور کی شرط لگاتے ہیں ان میں سے ایک شرط یہ ہوتی ہے کہ قرض لینے والا اس ادارے کا ممبر ہو اور اسکی کچھ رقم ادارے میں موجود ہو یا یہ کہ قرض لینے والا اسی محلے کا رہنے والا ہوکہ جس میں یہ ادارہ قائم ہے اور بعض دیگر شرائط کیا یہ شرائط سود کے حکم میں ہیں؟

ج: ممبر ہونے یا محلہ میں سکونت یا اس طرح کی دیگر شرطیں اگر محدود پیمانے پر افراد کو قرض دینے کیلئے ہوں تو کوئی اشکال نہیں ہے اور ادارے میں اکاؤنٹ کھلانے کی شرط کا مقصد بھی اگر یہ ہو کہ قرض صرف انہیں افراد کو دیا جائے تو اس میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر اسکا مقصد یہ ہو کہ مستقبل میں قرض لینا اس کے ساتھ مشروط ہو کہ قرض لینے والا کچھ رقم بینک میں جمع کرائے تو یہ شرط قرض میں منفعتِ حکمی ہے کہ جو باطل ہے ۔

س ۱۷۸۹: کیا بینک کے معاملات میں سود سے بچنے کیلئے کوئی راستہ ہے ؟

ج: اس کا راہ حل یہ ہے کہ اس سلسلے میں شرعی عقود سے انکی شرائط کی مکمل مراعات کے ساتھ استفادہ کیا جائے ۔

س ۱۷90: وہ قرض جو بینک کسی خاص کام پر خرچ کرنے کیلئے مختلف افراد کو دیتاہے کیا اسے کسی اور کام میں خرچ کرنا جائز ہے؟

ج: بینک افراد کو جو پیسہ دیتا ہے اگر وہ واقعاً قرض ہو اور بینک شرط کرے کہ اسے حتمی طور پر خاص مورد میں استعمال کیا جائے تو اس شرط کی مخالفت جائز نہیں ہے اور اسی طرح وہ رقم جو بینک سے شراکت یا مضاربہ و غیرہ کے سرمایہ کے طور پر لیتا ہے اسے بھی اس کے علاوہ کسی اور کام میں خرچ کرنا جائز نہیں ہے ۔

س ۱۷91: اگر دفاع مقدس کے مجروحین میں سے کوئی شخص قرضہ لینے کیلئے بینک سے رجوع کرے ، اور اپنے بارے میں مجاہد فاؤنڈیشن کا جاری کردہ سرٹیفکیٹ بھی بینک کو پیش کردے تا کہ اسطرح وہ اس کے ذریعے مسلط کردہ جنگ کے مجروحین کیلئے مخصوص ان سہولیات اور قرضوں سے استفادہ کر سکے جو مجروحین کے کام سے معذور ہونے کے مختلف درجوں کے مطابق انہیں دیئے جاتے ہیں اور وہ خود جانتا ہے کہ اس کا درجہ اس سے کم تر ہے جو اس سرٹیفکیٹ میں لکھا ہوا ہے اور اس کا خیال یہ ہے کہ اس کے بارے میں ڈاکٹروں اور ماہرین کی تشخیص درست نہیں ہے کیا وہ ان کے دیئے ہوئے سرٹیفکیٹ کے ذریعہ بینک کی خصوصی سہولیات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ؟

ج: اگر اس کے درجے کا تعین ان ماہر ڈاکٹروں کے ذریعہ ہوا ہو جو ڈاکٹری معائنات اپنی تشخیص و رائے کی بنیاد پر انجام دیتے ہیں اور سہولیات دینے کیلئے قانونی لحاظ سے بینک کے نزدیک انکی رائے معیار ہے تو اس مجاہد کیلئے اس درجے کی سہولیات سے فائدہ اٹھانے میں کہ جس کا سرٹیفکیٹ اسے ان ڈاکٹروں نے دیا ہے کوئی اشکال نہیں ہے اگر چہ خود اسکی نظر میں اس کا درجہ کمتر ہو ۔

صلح

س ۱792: ایک شخص نے اپنی تمام جائدادکہ جس میں مکان ، گاڑی ،قالین اور اس کے گھر کا سارا سامان شامل ہے صلح کے ساتھ اپنی بیوی کو د ے دیا ہے اور اسی طرح اسے اپنا وصی اور اپنے نابالغ بچوں کا سرپرست بھی قرار دیا ہے کیا اسکے مرنے کے بعد اسکے ماں باپ، کواس کے ترکہ سے کسی چیز کے مطالبہ کا حق ہے؟

ج: اگر ثابت ہوجائے کہ میت نے اپنی زندگی میں تمام جائداد صلح کے ساتھ اپنی بیوی یا کسی دوسرے کو دے دی تھی اس طرح کہ کوئی چیز اپنی وفات تک اپنے لئے باقی نہ چھوڑی ہو ، تو ماں باپ یا دوسرے ورثاء کیلئے اس کا کوئی ترکہ ہی نہیں ہے جو انکی وراثت ہو لہٰذا انہیں اس مال کے مطالبہ کا کوئی حق نہیں ہے جو اسکی زندگی میں اسکی بیوی کی ملکیت بن چکا ہے ۔

س ۱793: ایک شخص نے اپنے اموال کا کچھ حصہ صلح کے ساتھ اپنے بیٹے کو دے دیا لیکن چند سال گزرنے کے بعد وہی اموال اپنے اسی بیٹے کو فروخت کردیئے اور اسوقت اسکے ورثا ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر دعویٰ کرتے ہیں کہ گھر بیچنے سے کچھ عرصہ پہلے سے لیکر معاملہ انجام دینے تک ان کے باپ کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تھا کیا یہ مال اسے بیچنا کہ جسے یہ بطور صلح پہلے ہی دے چکا ہے اس صلح سے عدول شمار ہوگا اور معاملہ بیع صحیح ہے ؟ اور بالفرض اگر صلح صحت پر باقی ہو تو کیا یہ اس مال کے تیسرے حصے میں صحیح ہے کہ جس پر صلح کی گئی ہے یا پورے مال میں ؟

ج: پہلی صلح صحیح اور نافذ ہے اور جب تک اس میں صلح کرنے والے (مصالح) کیلئے حق فسخ ثابت نہ ہو یہ لازم بھی ہے لہٰذا صلح کرنے والے کا اس مال کو بیچنا صحیح نہیں ہے اگر چہ فروخت کے وقت اس کا ذہنی توازن ٹھیک ہو اور یہ صلح جو صحیح اور لازم ہے اس پورے مال میں نافذ ہے کہ جس پر یہ واقع ہوئی ہے۔

س ۱794: ایک شخص اپنے تمام اموال یہاں تک کہ محکمہ صحت میں جو اسکے حقوق ہیں صلح کے ساتھ اپنی بیوی کو دے دیتا ہے لیکن مذکورہ محکمہ اعلان کرتا ہے کہ اس شخص کو ان حقوق پر صلح کرنے کا قانونی حق نہیں ہے ، جس کے نتیجے میں محکمہ صحت اسکے ساتھ موافقت کرنے سے انکار کردیتا ہے خود صلح کرنے والا بھی اس چیز کا اعتراف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے دوسروں کا قرض ادا کرنے سے بچنے کیلئے یہ کام انجام دیا ہے۔ اس صلح کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: دوسروں کے مال یا ایسے مال پر صلح کہ جسکے ساتھ دوسروں کے حق کا تعلق ہوچکا ہے صلح فضولی ہے اور اسکا انحصار مالک یا صاحب حق کی اجازت پر ہے اور اگر صلح ، صلح کرنے والے کی خالص ملکیت پر انجام پائی ہو لیکن اس صلح کا مقصد قرض خواہوں کے قرض کی ادائیگی سے بچنا ہو تو ایسی صلح کا صحیح اور نافذ ہونا محل اشکال ہے بالخصوص جب اسے کسی اور ذریعے سے مال حاصل کرکے اپنے قرض ادا کرنے کی کوئی امید نہ ہو ۔

س ۱795: صلح کی ایک دستاویز میں یوں لکھا ہے کہ باپ نے اپنے کچھ اموال صلح کے ساتھ اپنے بیٹے کو دے دیئے ہیں کیا یہ دستاویز قانونی اور شرعی لحاظ سے معتبر ہے ؟

ج: جب تک دستاویز کے محتوا کے صحیح ہونے کا اطمینان نہ ہوفقط یہ دستاویز ،عقد صلح کے انشاء اور اسکی کیفیت پر شرعی دلیل اور حجت شمار نہیں ہوگی البتہ اگر مالک کی طرف سے صلح کے ثابت ہونے کے بعد ہمیں اسکے شرعی طورپر صحیح واقع ہونے میں شک ہو تو عقد صلح شرعاً صحیح ہے اور وہ مال اس شخص کی ملکیت ہوگا جس کے ساتھ صلح کی گئی ہے۔

س ۱796: میرے سسرنے اپنے بیٹے کے ساتھ میری شادی کے وقت زمین کا ایک قطعہ کچھ رقم کے عوض صلح کے ساتھ مجھے دے دیا اور چند گواہوں کے سامنے اس سے متعلق ایک دستاویز بھی تحریر کردی لیکن اب وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ معاملہ فقط ظاہری اور بناوٹی تھا۔ اس مسئلہ کے بارے میں کیا حکم

ہے ؟

ج: مذکورہ صلح شرعی طور پر صحیح ہے اور اسکے ظاہری اور بناوٹی ہونے کا دعویٰ جب تک مدعی کی طرف سے ثابت نہ ہوجائے کوئی اثر نہیں رکھتا ۔

س ۱797: میرے والد نے اپنی زندگی میں اپنے تمام منقولہ اور غیر منقولہ اموال صلح کے ساتھ مجھے دے دیئے اس شرط پر کہ انکی وفات کے بعد میں اپنی بہنوں میں سے ہر ایک کو کچھ رقم ادا کروں ۔میری بہنیں بھی اس چیز پر راضی ہوگئیں اور وصیت والی دستاویزپر دستخط کردیئے ، باپ کی وفات کے بعد میں نے ان کا حق ادا کردیا اور باقی اموال خود لے لئے۔ کیا اس مال میں میرے لیئے تصرف کرنا جائز ہے ؟ اور اگر وہ اس امر پر راضی نہ ہوں تو اس مسئلہ کا حکم کیا ہے ؟

ج: اس صلح میں کوئی اشکال نہیں ہے اور مذکورہ صورت میں جس مال پر صلح ہوئی ہے وہ آپ کاہے اور دیگر ورثاء کے راضی نہ ہونے کا کوئی اثر نہیں ہے ۔

س ۱798: اگر ایک شخص اپنے بعض بچوں کی عدم موجودگی میں اور جو موجود ہیں ان کی موافقت کے بغیر صلح کے ساتھ اپنے اموال ایک بیٹے کو دے دیتا ہے تو کیا یہ صلح صحیح ہے؟

ج: اگر مالک اپنی زندگی میں اپنے اموال صلح کے ساتھ کسی ایک وارث کو دے دے تو اس میں دیگر ورثاء کی موافقت ضروری نہیں ہے اور انہیں اس پر اعتراض کا حق نہیں ہے ہاں اگر یہ کام اسکی اولاد کے درمیان فتنہ و فساداورنزاع کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے ۔

س ۱۷۹۹:اگر ایک شخص صلح کے ساتھ اپنا کچھ مال دوسرے کو اس شرط پر دے کہ فقط وہ خود اس مال سے استفادہ کرے گا تو کیا یہ شخص جسے صلح کے ساتھ مال دیا گیا ہے یہ مال اسی استفادے کیلئے صلح کرنے والے کی رضامندی کے بغیر کسی تیسرے شخص کو دے سکتا ہے یا استفادہ میں اسے اپنے ساتھ شریک کر سکتا ہے؟اور صحیح ہونے کی صورت میں کیا صلح کرنے والا اس صلح سے عدول کر سکتا ہے؟

ج : متصالح (جسے صلح کے ساتھ مال دیا گیا ہے) عقد صلح میں جن شرطوں پر عمل کرنے کا پابند ہوا ہے ان کی مخالفت نہیں کر سکتااور اگر وہ ان شروط کی مخالفت کرے تو مصالح (جس نے صلح کے ساتھ مال دیا ہے) عقد صلح کو ختم اور فسخ کرسکتا ہے ۔

س ۱800:کیا عقد صلح ہو جانے کے بعدمُصالح اس سے عدول کرسکتا ہے اور پہلے متصالح کو بتائے بغیروہی مال دوبارہ صلح کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو دے سکتا ہے؟

ج : اگر صلح صحیح طور پرمنعقد ہوئی ہو، تو یہ مُصالح کی نسبت لازم ہے اور جب تک اس نے اپنے لیئے حق فسخ قرار نہیں دیا اسے عدول کرنے کا حق نہیں ہے لہذا اگر وہ وہی مال صلح کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو دے دے تو یہ صلح فضولی ہوگی جسکا صحیح ہونا پہلے متصالح کی اجازت پرموقوف ہے ۔

س 1801: ماں کی جائداد اسکے بیٹوں اور بیٹیوں کے درمیان تقسیم ہونے ،قانونی مراحل طے کرنے ، حصر وراثت (یعنی یہ کہ ان کے علاوہ اس کا اور کوئی وارث نہیں ہے) کا سرٹیفکیٹ لینے اور ورثاء میں سے ہر ایک کے اپنا اپنا حصہ لے لینے کے بہت عرصے کے بعد اسکی ایک بیٹی یہ دعوی کرتی ہے کہ اسکی ماں نے اپنی زندگی میں اپنے تمام اموال صلح کے ساتھ اسے دے دیئے تھے اور اس سلسلے میں ایک معمولی دستاویز بھی ہے کہ جس پر اسکے اور اسکے شوہر کے دستخط موجود ہیں اور اس پر انگوٹھے کا نشان بھی ہے جو اسکی ماں کی طرف منسوب ہے اور وہ بیٹی ماں کاپورا ترکہ لینا چاہتی ہے اسکے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج : جب تک یہ ثابت نہ ہوکہ ماں نے اپنی حیات میں اپنا مال صلح کے ساتھ اس بیٹی کو دے دیا تھا اسے اس چیز کے بارے میں کوئی حق نہیں ہے جس کا وہ دعوی کرتی ہے اور فقط صلح کی دستاویز معتبر نہیں ہے جب تک واقع کے ساتھ اسکی مطابقت ثابت نہ ہوجائے ۔

س 1802: ایک باپ نے اپنی جائداد صلح کے ساتھ اپنی اولادکو اس شرط پردی کہ جب تک وہ زندہ ہے اسے اس میں تصرف کا اختیار ہو گا اس چیزکے پیش نظر مندرجہ ذیل موارد کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الف : کیا یہ صلح اس شرط کے ساتھ صحیح اور نافذ ہے ؟
ب: صحیح اور نافذ ہونے کی صورت میں کیا جائز ہے کہ مُصالح اس صلح سے عدول کرے؟ جائز ہونے کی صورت میں اگراس مال کا کچھ حصہ بیچ دے کہ جس پر صلح ہوئی تھی توکیا اسکا یہ کام صلح سے عدول شمار کیا جائیگا ؟ اور اگر یہ عدول ہے تو کیا تمام اموال کی نسبت عدول سمجھا جائیگا یا صرف بیچے گئے مال کی نسبت؟
ج : یہ عبارت " زندگی میں تصرف کا اختیار " جو صلح کی دستاویز میں بیان ہوئی ہے کیا حق فسخ کے معنیٰ میں ہے یا کسی دوسرے کو اپنے اموال منتقل کرنے کے حق کے معنیٰ میں یا اپنی زندگی میں ان اموال میں حق تصرف و استعمال کے معنیٰ میں؟

ج :
الف: مذکورہ صلح اس شرط کے ساتھ صحیح اور نافذ ہے ۔
ب: عقد صلح ، عقود لازم میں سے ہے لہذا جب تک صلح کے ساتھ دینے والا اس میں حق فسخ نہ رکھتا ہو اسے فسخ اور ختم نہیں کر سکتا لذا اگر صلح کرنے کے بعد اوراس میں حق فسخ کے بغیر اس مال کا کچھ حصہ ان میں سے کسی کو فروخت کردے کہ جن کے ساتھ صلح کی گئی تھی، تو یہ معاملہ خریدار کے اپنے حصے میں باطل ہے اور دوسروں کے حصوں کی نسبت فضولی ہے جسکا صحیح ہونا انکی اجازت پر موقوف ہے۔
ج: ظاہری طور پر اس عبارت " زندگی میں تصرف کا اختیار " سے مقصود حق تصرف و استعمال ہے نہ حق فسخ اورنہ کسی دوسرے کو اپنے اموال منتقل کرنے کا حق۔

وکالت

س 1803: میں ایک کمپنی کا وکیل ہوں اور وہ جو رقم مجھے اجرت کے عنوان سے دیتی ہے اسکے بدلے میں، میں اس کے لئے پبلسٹی ، فروخت کے بعد کی سروسز اور بین الاقوامی نمائشگاہوں میں شرکت جیسے کام انجام دیتاہوں، جو رقم میں کمپنی سے لیتا ہوں اسکے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: وکالت سے مربوط کاموں کی انجام دہی کے عوض اجرت لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگر وہ کام مباح ہوں ۔

س1804: ایک شخص نے مالک کے وکیل سے قسطوں پر زمین خریدی جب زمین کی قسطیں ادا ہوگئیں تو موکل دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے معاملہ فسخ کرکے زمین اپنی ملکیت میں واپس لے لی ہے کیایہ دعویٰ صحیح ہے یا یہ کہ خریدار کو اس سے زمین کے مطالبہ کا حق ہے ؟

ج : وکیل کا مالک کی جانب سے وکالت کے طور پر زمین کو بیچنا صحیح اور عقد لازم ہے ، اور زمین خریدار کی ملکیت ہے اور موکل کیلئے ضروری ہے کہ وہ زمین اسکی تحویل میں دیدے اور موکل جب تک اپنے فسخ کے اختیار کو ثابت نہ کردے اسے اس عقد کوفسخ کرنے اور زمین کو اپنی ملکیت میں لوٹانے کا کوئی حق نہیں ہے ۔

س 1805: ایک شخص نے معمولی دستاویز کے ساتھ مالک کی جانب سے وکالت کے طور پر زمین کے کچھ پلاٹ فروخت کئے اور مالک نے وکیل کے ساتھ طے کیا کہ خریداروں میں سے کسی کے نام رجسٹری نہ کی جائے مالک کے انتقال کے بعد اسکے ورثاء اعتراف کرتے ہیں کہ زمین خریداروں کی ہے لیکن وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ رجسٹری خریداروں کے نام کرانے کی ذمہ داری وکیل کی ہے ـجبکہ وکیل نے زمین کی رقم وصو ل کرکے اسی وقت مالک کی تحویل میں دیدی تھی لیکن وہ رجسٹری اور اسکی موجود ہ قیمت کا اس سے مطالبہ کرتے ہیں اس چیزکے پیش نظر کیا خریداروں کے نام رجسٹری کرانے کی ذمہ داری ورثاء کی ہے یا وکیل کی ؟
اور کیا ورثاء اس سے قیمت یا زمین کی اس وقت کی قیمت اور موجودہ قیمت کے مابین جو فرق ہے اسکے مطالبہ کا حق رکھتے ہیں ؟

ج : وکیل پر خریداروں کے نام رجسٹری کرانے اور اسکے اخراجات اٹھانے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور زمین کی رقم کے متعلق بھی اگر ثابت ہوجائے کہ وکیل خریداروں سے وصول کر کے موکل یعنی مالک کی تحویل میں دے چکا ہے تو ورثاء کو دوبارہ قیمت کے مطالبہ کا حق نہیں ہے اور خریدار بھی اس سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرسکتے اور اسی طرح ورثاء کو اس وقت کی قیمت اور موجود ہ قیمت کے مابین جو تفاوت ہے اسکے مطالبہ کا بھی کوئی حق نہیں ہے ۔

س 1806: کیا جائز ہے کہ کسی مجتہدکا مجاز وکیل اسکی زندگی میں حقوق شرعی کسی دوسرے مجتہد کے سپرد کردے؟

ج: وکیل پر واجب ہے کہ اس نے وکالت کے عنوان سے جو کچھ وصول کیا ہے وہ اسی مجتہد کی تحویل میں دے جس نے اسے حقوق شرعیہ کے وصول کرنے کی اجازت دے رکھی ہے مگر یہ کہ اسے کسی دوسرے مجتہد کو دینے کی اجازت ہو۔

س1807: میں نے ٹیلیفون خریدنے کیلئے اپنے بھائی کو وکیل بنایا اور پہلی قسط ادا کرنے کیلئے اسے رقم دی جو اس نے متعلقہ ادارے میں جمع کرادی اور ٹیلیفون کی باقی اقساط میں نے خود ادا کیں پھر میرا بھائی فوت ہوگیا اور اس وقت ٹیلیفون متعلقہ ادارے میں اسکے نام ہے کیا اسکے ورثاء ٹیلیفون کے مطالبہ کا حق رکھتے ہیں ؟

ج :اگر آپکے بھائی نے پہلی قسط جوآپ نے اسے دی تھی ادا کرکے ٹیلیفون وکالت کے ساتھ آپکے لیئے خریدا ہے تو وہ آپکا ہے اور اسکے ورثاء کا اس میں کوئی حق نہیں ہے ۔ لیکن اگر ٹیلیفون کا محکمہ اسی شخص کو ٹیلیفون دیتا ہے جس نے درخواست دی ہے اور جس کے نام ٹیلیفون رجسٹرڈ ہوا ہے تو آپ

کا اس میں کوئی حق نہیں ہے اور آپ کو صرف ان اخراجات کے مطالبے کا حق ہے جو آپ نے اس سلسلے میں کئے ہیں۔

س 1808: میں نے وکالت کی اجرت کے طور پر کچھ رقم وکیل کو دی اور اس سے رسید طلب کی ۔اس نے جواب دیا : میں کسی کو بھی وکالت کے عوض رسید نہیں دیتا کچھ عرصہ کے بعد وہ وکیل وکالت انجام دینے سے پہلے فوت ہوگیا کیا جائز ہے کہ میں اس رقم کا اسکے ورثاء سے مطالبہ کروں؟

ج : مذکورہ سوال کی روشنی میں جو رقم وکیل کے ذمہ ہے آپ اسکے ورثاء سے اس کا مطالبہ کرسکتے ہیں اور اسکے ورثاء پرو اجب ہے کہ آپ کو اسکے ترکے سے وہ رقم ادا کریں ۔

س ۱۸۰۹: کیا عقد وکالت وکیل یا موکل کے فوت ہو جانے سے باطل ہوجاتا ہے ؟

ج : ان دومیں سے ایک فوت ہوجائے تو وکالت باطل ہوجاتی ہے ۔

س ۱۸10: ایک شخص کسی ایشیائی ملک کے سفر کے دوران ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں انتقال کرجاتا ہے اور اسکے ورثا (ماں اور بیوی) نے مجھے وکیل بنایا ، کہ میں اس حادثے کے بارے میں چھان بین کروں کہ جس کیلئے وہاں تک سفر کرنا ضروری ہے کیا میں اس حادثہ کی چھان بین کے لئے اپنے سفری اخراجات اسکے اصل ترکہ سے وصول کرسکتا ہوں یا یہ کہ مذکورہ اخراجات اس پیسے سے وصول کروں جو وہاں کی حکومت متوفی کے ورثاء کو ادا کریگی ؟

ج: جنھوں نے آپ کو اس مسئلے کی چھان بین کیلئے وکیل بنایا ہے ان پر واجب ہے کہ وہ وکالت کی اجرت اور دوسرے تمام اخراجات اپنے اموال سے آپ کو ادا کریں مگر یہ کہ پہلے سے کسی دوسرے طریقہ پر آپکا ان کے ساتھ اتفاق ہوا ہو ۔

س 1811: آجکل کے رائج طریقے کے مطابق وکالت کی ایک تحریری دستاویز میں وکالت سے معزول نہ کرنے کی تصریح کی گئی ہے ۔ اور یہ وکالت جو ایک ابتدائی اور مستقل وکالت ہے نہ یہ کہ کسی اور عقد کے ضمن میں شرط ہو کیا دستاویز میں محض اس جملے کے لکھنے سے عقد جائز سے عقد لازم میں بدل جائے گی اور معزول کرنے کا حق ساقط ہوجائے گا؟

ج: وکالت لازم وہ وکالت ہے جو عقدِ لازم کے ضمن میں شرط نتیجہ کی صورت میں ہو اور محض اس عبارت (وکالت بلاعزل ہے) کے لکھنے سے وکالت عقد لازم میں تبدیل نہیں ہوگی اور اس سے معزول کرنے کا حق ساقط نہیں ہوتا ۔

س 1812: یہ سوال چونکہ ایران کے ساتھ مختص تھا اس لیے اردو ترجمہ میں اسے حذف کردیا گیا ہے۔

س ۱۸۱۳: اس چیز کے پیش نظر کہ بعض اوقات وکیل کسی کیس یا جھگڑے کی پیروی یا کسی اور کام کے انجام دینے میں باوجود اس کے کہ اس میں اپنا وقت صرف کرتا ہے ،کوشش کرتا ہے اور رفت و آمد کے اخراجات برداشت کرتا ہے پھر بھی موکل کے حق میں اسکا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آتا اس کیس یا کام کے سلسلے میں وکالت کی اجرت کے عنوان سے پیسہ دینے یا وصول کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: موکل کی درخواست پر انجام پانے والے کام کی وکالت کی صحت اور اسکی اجرت (اجرۃ المثل یا اجرۃ المسمیٰ) کے استحقاق کیلئے شرط نہیں ہے کہ وکیل اس کام کو موکل کی خواہش کے مطابق نتیجے تک پہنچائے مگر یہ کہ پہلے سے کسی بات پر ان کا اتفاق ہوچکا ہو۔

س ۱۸14: بہت سی سرکاری عدالتوں میں رائج طریقہ کے مطابق وکالت کی حدود کو مشخص کردیتے ہیں مثال کے طور پر لکھتے ہیں"فلاں گھر کو جو فلاں جگہ واقع ہے بیچنے کیلئے وکیل " اسی طرح دیگر امور کو بھی مشخص کرتے ہیں لیکن بعض ہاتھ سے لکھے ہوئے وکالت ناموں میں یہ عبارت "فلاں شخص وکالت سے متعلق تمام امور کی پیروی کرنے میں وکیل ہے " ذکر ہوتی ہے جسکے نتیجے میں اکثر وکیل اور موکل کے درمیان اختلاف ہوجاتا ہے کہ کیا فلاں کام یا تصرف وکالت کے دائرے میں آتا ہے یا نہیں ، سوال یہ ہے کہ اگر وکیل کیلئے وکالت سے متعلق خاص امور معین نہ ہوں تو کیا اس کیلئے جس چیز کے بارے میں وکالت انجام پائی ہے اس وکالت سے متعلق ہر کام اور تصرف جائز ہے؟

ج : وکیل کیلئے واجب ہے کہ جن امور کیلئے وہ وکیل بنا ہے ان میں ایسے موارد پر اکتفا کرے جنہیں عقد وکالت ،صراحت کے ساتھ یا قرائن حالیہ و مقالیہ کی مدد سے شامل ہے اگر چہ وہ قرینہ ، یہ ہو کہ جس

کام کیلئے یہ وکیل بناہے بطور معمول اس کا لازمہ یہ ہے کہ وہ بعض دیگر امور کیلئے بھی وکیل ہے ۔
بطور خلاصہ وکالت کی چند صورتیں متصور ہیں :

الف: وکالت ،عمل اور متعلق عمل دونوں کے لحاظ سے خاص ہو ۔

ب: دونوں لحاظ سے عام ہو ۔

ج: صرف ایک لحاظ سے عام ہو ۔

د: صرف عمل اور تصرف کے لحاظ سے مطلق ہو ، مثلاً یوں کہے : آپ میرے گھر کے سلسلے میں وکیل ہو۔

ھ: صرف متعلق کے لحاظ سے مطلق ہو ، مثلاً اس طرح کہے: تم میری ملک کے بیچنے میں وکیل ہو ۔

و: دونوں لحاظ سے مطلق ہو مثلاً کہے : آپ میرے مال میں تصرف کرنے میں وکیل ہو ۔

وکیل کیلئے ضروری ہے کہ وہ مذکورہ موارد میں سے ہر ایک میں صرف اس چیز پر اکتفا کرے کہ جسے عقد وکالت :عموم، خصوص یااطلاق کے ساتھ شامل ہے اور اس سے تجاوز نہ کرے ۔

س 1815: ایک شخص نے اپنی بیوی کو اپنا ایک پلاٹ اور اپنی بعض عمارتوں کو فروخت کرکے ان سے حاصل ہونے والی رقم سے اپنے نابالغ بچے کے لئے ایک رہائشی فلیٹ خریدنے اور پھر اسے اسکے نام کرنے کیلئے وکیل بنایا لیکن اس نے وکالت سے ناجائز فائدہ اٹھاکر وہ فلیٹ اپنے نام کرلیا ہے کیا جو کام اس نے انجام دیئے ہیں شرعی طور پر صحیح ہیں ؟ اس بات کے پیش نظر کہ وہ فلیٹ اس رقم سے خریدا گیا ہے جو موکل کے اموال کو فروخت کر کے حاصل کی گئی تھی کیا اسکی وفات کے بعد وہ فلیٹ صرف اسکے نابالغ بچے کا ہے یا اسکے تمام ورثاء کی ملکیت ہے ؟

ج : جو امور اس عورت نے اپنے شوہر کی وکالت کی بنیاد پر انجام دیئے ہیں صحیح اور نافذ ہیں جیسے زمین اور بعض عمارتوں کا فروخت کرنا ۔ اور اس کا فلیٹ اپنے نام پر کرلینا شرعی طور پر اثر نہیں رکھتا لہذا اگر اس نے موکل کی زندگی میں اسکے پیسے سے اس کے نابالغ بچے کیلئے وہ فلیٹ خریدا ہو تو صحیح اور نافذ ہے اور وہ فلیٹ صرف اسکے نابالغ بچے کی ملکیت ہے لیکن اگر موکل کی زندگی میں وہ فلیٹ اپنے لئے خریدا ہو یا موکل کی وفات کے بعد وہ فلیٹ نابالغ بچے کیلئے خریدا ہو تو معاملہ فضولی ہے البتہ پہلی صورت میں مورّث کی وفات کے بعد وارثوں کی اجازت نافذ نہیں ہے کیونکہ خریدنے کے وقت وہ قیمت کے مالک نہیں تھے البتہ دوسری صورت میں اگر ورثاء اجازت دیدیں تو ان میں سے ہر ایک کیلئے ترکے میں سے اسکے حصے کی نسبت معاملہ واقع ہوجائے گا ۔

س 1816: بعض افراد کی طرف سے زید ، نماز اور روزوں کی قضا کیلئے کسی کو اجیر بنانے کیلئے وکیل ہوا ۔ یعنی اس نے اجیر بننے والے افراد کو دینے کیلئے کچھ رقم وصول کی لیکن اس نے امانت میں خیانت کی اور کسی کو اس کام کیلئے اجیر نہیں بنایا اور اس وقت وہ اپنے اس کام پر شرمندہ اور پشیمان ہے اور بری الذمہ ہونا چاہتا ہے کیا اسے اس کام کیلئے کچھ لوگوں کو اجیر بنانا ہوگایا یہ کہ موجودہ قیمت کے مطابق اس کام کی اجرت انکے مالکوں کو واپس کرے یا یہ کہ جتنا پیسہ اس نے وصول کیا ہے اتنی ہی مقدار کا وہ مقروض ہے ؟ اور اگر وہ خود نماز اور روزہ کی قضا بجالانے کے لئے اجیر ہو اور ان کے انجام دینے سے پہلے مرجائے تو ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: جو شخص اجیر بنانے کیلئے وکیل ہے اگر نماز یا روزہ کی قضا بجالانے کیلئے کسی کو اجیر بنانے سے پہلے اسکی وکالت کی مدت ختم ہوجائے تو وہ صرف اس مال کا ضامن ہے جو اس نے وصول کیا ہے ورنہ اسے اختیار ہے کہ جو رقم اس نے وصول کی ہے اس سے کسی کو نماز یا روزہ کی قضا بجالانے کیلئے اجیر بنائے یا وکالت کو فسخ کر کے وہ رقم اسکے مالک کو واپس لوٹا دے اور پیسے کی قیمت کے اختلاف کے سلسلے میں احتیاط کی بناپر باہمی طور پر صلح کریں ، لیکن وہ شخص جو نماز و روزہ کی قضا بجالانے کیلئے اجیر ہوا ہے اگر وہ اس طرح اجیر ہوا ہے کہ خود اس کام کو انجام دے تو اس کے

فوت ہوجانے کے بعد اجارہ ختم ہوجاتا ہے اور اسکی وصول کی ہوئی رقم اسکے ترکہ سے واپس کی جائے گیـ لیکن اگر اس کام کو انجام دینے میں یہ شرط نہ ہو کہ وہ خود انجام دے تو یہ کام اسکے ذمہ میں ہے اور اسکے ورثاء کیلئے ضروری ہے کہ اسکے ترکہ سے کسی کو اس کام کی انجام دہی کیلئے اجیر بنائیں لیکن اگر اس نے ترکہ نہیں چھوڑا ہو توان کے ذمہ کچھ نہیں ہے ۔

س ۱۸۱۷: بعض کمپنیوں کے ایسے وکیل ہوتے ہیں جنکی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ کمپنی کی طرف سے عدالتوں میں اسکے کیسوں اور شکایتوں کی پیروی کریں اگر کمپنی کا کوئی ایسا کیس ہوجس میں کمپنی ان کی نظر میں حق بجانب نہ ہو تو کیا ان کیلئے جائز ہے کہ وہ کمپنی کی طرف سے دفاع کریں ؟ اگر وکیل اس کیس میں جو اسکی نظر میں جھوٹا ہے کمپنی کی طرف سے دفاع کرے تو کیا اس دفاع کے سلسلے میں اس کی کوئی ذمہ داری ہے حتی اگر عدالت سے مدعا علیہ کے حق میں فیصلہ صادر ہوجائےـ اور کیا ایسے کام کے دفاع کی اجرت لینا جو وکیل کی نظر میں ناحق ہے حرام ہے؟

ج : باطل کا دفاع اور اسے حق کا لباس پہنانے کی کوشش کرنا جائز نہیں ہے اور عدالت کی طرف سے مدعاعلیہ کے حق میں فیصلہ صادر کرنے سے حرام کام کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی اور وہ اجرت جو حرام کام کے دفاع میں لی جاتی ہے حرام ہے ۔

س ۱۸۱۸: ایک شخص اس شرط پردوسرے کا وکیل بنا ہے کہ کام انجام دینے سے پہلے اپنی اجرت وصول کرلے گا اگر وکیل کوئی کام انجام نہ دے تو کیا شرعی طور پر وہ مال اسکے لیئے حلال ہے ؟

ج : وکیل محض عقد وکالت کے منعقد ہونے سے اجرۃ المسمیٰ (طے شدہ اجرت) کا مالک ہوجاتا ہے حتی اس کام کو انجام دینے سے پہلے بھی اجرت کا مطالبہ کرسکتا ہے کہ جس کے لیئے وہ وکیل بنا ہے ، لیکن جس کام کیلئے وہ وکیل بنا ہے اگر اسے انجام نہ دے یہاں تک کہ اسکا وقت گزر جائے یا وکالت کی مدت ختم ہوجائے تو وکالت ختم ہوجائیگی اور وکیل پر واجب ہے کہ موکل سے لی ہوئی اجرت اسے واپس لوٹا دے ۔

حوالہ کے احکام

س ۱۸۱۹: ایک شخص نے معین رقم کے ساتھ زمین خریدی اور ایک تیسرا شخص زمین کی قیمت کے برابر اسکا مقروض ہے چنانچہ وہ زمین بیچنے والے کو اپنے مقروض کی طرف حوالہ دیتاہے تا کہ وہ زمین کی رقم اس سے وصول کرلے لیکن وہ تیسرا شخص جو مقروض ہے اور جس کی طرف حوالہ دیا گیا ہے اس نے خریدار کو اطلاع دیئے بغیرزمین بیچنے والے کو زمین کی قیمت ادا کر کے اسے اپنے لیئے خرید لیا کیا پہلا معاملہ کہ جس میں زمین فروخت کرنے والے نے رقم کی وصولی کیلئے تیسرے شخص کی طرف حوالہ پر اتفاق کیا تھا صحیح ہے یا دوسرا معاملہ ؟

ج : دوسرا معاملہ فضولی ہے جو پہلے خریدار کی اجازت پر موقوف ہے مگر یہ کہ دوسرا معاملہ پہلے معاملے کے جائز فسخ کے بعد انجام پایا ہو ۔

صدقہ

س ۱۸۲۰: امام خمینی ویلفیئرٹرسٹ (کمیتہ امداد امام خمینی) نے صدقات اور خیرات جمع کرنے کیلئے جو مخصوص ڈبے گھروں میں رکھے ہوئے ہیں یا سڑکوں اورشہر و دیہات کے عمومی مقاما ت پر نصب کر رکھے ہیں تا کہ ان میں جمع ہونے والی رقم فقرا اور مستحقین تک پہنچاسکیں کیا جائز ہے کہ ا س ٹرسٹ کے ملازمین کواس ماہانہ تنخواہ اور سہولیات کے علاوہ جو انہیں ٹرسٹ کی طرف سے ملتی ہیں ان ڈبوں سے حاصل ہونے والی رقم کا کچھ فیصد اجرت کے طور پر دیا جائے ؟اور کیا جائز ہے کہ اس سے کچھ مقدار رقم ان لوگوں کو دی جائے جو اس رقم کو جمع کرنے میں مدد کرتے ہیں لیکن وہ ٹرسٹ کے ملازم نہیں ہیں ؟

ج :ٹرسٹ کے ملازمین کو اس ماہانہ تنخواہ کے علاوہ جو وہ لیتے ہیں صدقات کے ڈبوں سے کچھ مقدار رقم اجرت کے طور پر دینے میں اشکال ہے ۔ بلکہ جب تک صاحبان مال کی رضامندی ثابت نہ ہوجائے جائز نہیں ہے لیکن اس میں سے کچھ رقم ان لوگوں کو اجرۃ المثل (مناسب اجرت) کے عنوان سے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے جو ڈبوں کی رقم جمع کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں البتہ اگر صدقات جمع کرنے اور مستحق تک پہنچانے میں انکی ضرورت ہو، بالخصوص اگر ظاہری علامات صاحبان اموال کے اس کام پر راضی ہونے پر دلالت کریں ۔

س ۱۸۲۱: کیا ان گدا گروں کوجو گھروں پر آتے ہیں یا سڑکوں کے کنارے بیٹھتے ہیں صدقہ دینا جائز ہے یا یتیموں اور مسکینوں کو دینا بہتر ہے یا صدقات کے ڈبوں میں ڈالے جائیں تا کہ وہ رقم ویلفیئرٹرسٹ کے پاس پہنچ جائے ؟

ج: بہتر یہ ہے کہ مستحبی صدقات دیندار اور پاکدامن فقراء کو دیئے جائیں ، اسی طرح انہیں ویلفیئر ٹرسٹ کو دینے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے اگرچہ یہ صدقات کے ڈبوں میں ڈالنے کی صورت میں ہو ، لیکن واجب صدقات میں ضروری ہے کہ انہیں انسان خود یا اس کا وکیل مستحق فقرا تک پہنچائے اور اگر انسان کو علم ہو کہ ویلفیئر ٹرسٹ کے ملازمین ڈبوں سے جمع ہونے والی رقم مستحق فقیروں تک پہنچاتے ہیں تو صدقات کے ڈبوں میں ڈالنے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۸۲۲: ان گداگروں کے بارے میں انسان کی ذمہ داری کیا ہے جو دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں او رگدائی کے ذریعہ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور اسلامی معاشرے کے چہرے کو بدنما بناتے ہیں خصوصا اب جبکہ حکومت نے ان سب کو پکڑنے کا اقدام کیا ہے ؟ کیا ان کی مدد کرنا جائز ہے ؟

ج: کوشش کریں کہ صدقات متدین اور پاکدامن فقرا کو دیں ۔

س ۱۸۲۳:میں مسجد کاخادم ہوں اور میرا کام رمضان المبارک کے مہینے میں زیادہ ہوجاتا ہے اسی وجہ سے بعض نیک اورمخیر لوگ مجھے مدد کے طور پر کچھ رقم دے دیتے ہیں کیا میرے لیئے اسکا لینا جائز ہے ؟

ج : جو کچھ وہ لوگ آپ کو دیتے ہیں وہ انکی طرف سے آپ کے ساتھ ایک نیکی ہے پس آپکے لیئے حلال ہے اور اسکے لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

عاریہ اور ودیعہ

س ١٨٢٤: ایک کارخانہ اپنے تمام وسائل و آلات ، خام مال اور ان چیزوں سمیت جو بعض افراد نے امانت کے طور پر اسکے سپرد کر رکھی تھیں جل گیا ہے کیا کارخانے کا مالک انکا ضامن ہے یا مینیجر ؟

ج : اگر آگ لگنے میں کوئی شخص ملوث نہ ہو اور کسی نے ان چیزوں کی حفاظت اور نگہداشت میں بھی کوتاہی نہ کی ہو تو کوئی شخص ان کا ضامن نہیں ہے ۔

س ١٨٢٥: ایک شخص نے اپنا تحریری وصیت نامہ کسی دوسرے کے حوالے کیا تا کہ اسکی وفات کے بعد اسکے بڑے بیٹے کی تحویل میں دیدے لیکن وہ اسے بڑے بیٹے کی تحویل میں دینے سے انکار کرتا ہے کیا اسکا یہ کام امانت میں خیانت شمار ہوگا ؟

ج: امانت رکھنے والے کی طرف سے معین کردہ شخص کو امانت واپس نہ کرنا ایک قسم کی خیانت ہے ۔

س ١٨٢٦: فوجی ٹریننگ کی مدت کے دوران میں نے فوج سے اپنے ذاتی استفادے کیلئے کچھ اشیاء لیں لیکن ٹریننگ کی مدت ختم ہونے کے بعد میں نے وہ چیزیں واپس نہیں کیں، اس وقت ان کے سلسلے میں میری ذمہ داری کیا ہے ؟ کیا انکی قیمت مرکزی بینک کے عمومی خزانے میں جمع کرادینا کافی ہے ؟

ج : وہ اشیا جو آپ نے فوج سے لی تھیں اگر بطور عاریہ تھیں تو اگر وہ موجود ہوں خود انکا فوج کے اسی مرکز میں لوٹانا واجب ہے اور اگر نگہداشت و حفاظت میں کوتاہی اگرچہ وہ واپس کرنے میں تاخیر کی صورت میں ہوگی کی بناپر و ہ تلف ہوگئی ہوں تو فوج کو انکی قیمت یا مثل ادا کرناضروری ہے ورنہ آپکے ذمہ کوئی چیز نہیں ہے ۔

س ١٨٢٧: ایک امین شخص کو ایک شہر سے دوسرے میں منتقل کرنے کیلئے کچھ رقم دی گئی لیکن وہ راستے میں چوری ہوگئی کیا وہ شخص اس رقم کا ضامن ہے ؟

ج : جب تک یہ ثابت نہ ہوکہ اس شخص نے مال کی حفاظت میں کوتاہی کی تھی اس وقت تک وہ ضامن نہیں۔

س ١٨٢٨: میں نے اہل محلہ کی طرف سے مسجد کیلئے دی گئی رقومات میں سے مسجد کی تعمیر اور اسکے لئے بعض وسائل جیسے لوہا و غیرہ ،خریدنے کی خاطر مسجد کے ٹرسٹ سے کچھ رقم لی لیکن راستے میں وہ میری ذاتی چیزوں سمیت گم ہوگئی اب میری ذمہ داری کیا ہے ؟

ج : اگر آپ نے اسکی حفاظت او رنگہداشت میں افراط و تفریط اور کوتاہی نہ کی ہو تو آپ ضامن نہیں ہیں۔

وصیّت

س ١٨٢٩: بعض شہداء نے یہ وصیت کی ہے کہ انکے ترکہ میں سے ایک تہائی دفاع مقدس کے محاذوں کی تقویت کیلئے خرچ کیا جائے اب جب ان وصیتوں کا موضوع ہی ختم ہوچکا ہے انکے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج : اگر وصیت کے عمل کا مورد ختم ہوجائے تو وہ مال انکے ورثاء کی میراث قرار پائے گا اور احوط یہ ہے کہ ورثاء کی اجازت سے اسے کارخیر میں خرچ کیا جائے ۔

س ١٨٣٠: میرے بھائی نے وصیت کی کہ اسکے مال کا ایک تہائی حصہ ایک خاص شہر کے جنگی مہاجرین کیلئے خرچ کیا جائے لیکن اس وقت مذکورہ شہر میں کوئی بھی جنگی مہاجر موجود نہیں ہے اسکے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج : اگر ثابت ہوجائے کہ جنگی مہاجرین سے موصی (وصیت کرنے والا) کی مرادوہ لوگ ہیں جو اس وقت اس شہر میں زندگی بسرکررہے ہیں تو اس صورت میں چونکہ اس وقت اس شہر میں کوئی مہاجر نہیں ہے اسکا مال ورثاء کو ملے گا ۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو ضروری ہے کہ وہ رقم ان جنگی مہاجرین کو دی جائے جو اس شہر میں زندگی بسر کرتے تھے اگر چہ اس وقت وہ وہاں سے جاچکے ہوں ۔

س ١٨٣١: کیا کسی شخص کیلئے یہ وصیت کرنا جائز ہے کہ اسکے مرنے کے بعد اس کا آدھا مال اس کے ایصال ثواب کی مجلس میں خرچ کیا جائے یا یہ کہ اس مقدار کا معین کرنا جائز نہیں ہے ، کیونکہ اسلام نے ان موارد کیلئے خاص حدود کو معین کردیا ہے ؟

ج: وصیت کرنے والے کا اپنے اموال اپنے لئے ایصال ثواب کے کاموں میں خرچ کرنے کی وصیت کرنا کوئی اشکال نہیں رکھتا اور شرعی طور پر اسکے لیئے کوئی خاص حد معین نہیں ہے لیکن میت کی وصیت صرف اسکے ترکہ کے ایک تہائی حصے میں نافذ ہے اور اس سے زیادہ میں تصرف کرنا ورثاء کی اجازت پرموقوف ہے۔

س ١٨٣٢: کیا وصیت کرنا واجب ہے یعنی اگر انسان اسے ترک کرے تو گنا ہ کا مرتکب ہوگا ؟

ج : اگر اسکے پاس دوسروں کی امانتیں ہوں اور اسکے ذمے حقوق العباداورحقوق اللہ ہوں اور اپنی زندگی کے دوران انہیں ادا کرنے کی توانائی نہ رکھتا ہو تو انکے متعلق وصیت کرنا واجب ہے ورنہ واجب نہیں ہے

س ١٨٣٣: ایک شخص نے اپنے اموال میں سے ایک تہائی سے کم حصہ اپنی بیوی کو دینے کیلئے وصیت کی اور اپنے بڑے بیٹے کو اپنا وصی قرار دیا لیکن دیگر ورثا اس وصیت پر معترض ہیں اس صورت میں وصی کی کیا ذمہ داری ہے ؟

ج : اگر وصیت اموال کے ایک تہائی یا اس سے کمتر حصے میں ہوتو ورثاء کا اعتراض صحیح نہیں ہے بلکہ ان پر واجب ہے کہ وہ وصیت کے مطابق عمل کریں ۔

س ١٨٣٤: اگر ورثاء ، وصیت کا بالکل انکار کردیں تو اس صورت میں ذمہ داری کیا ہے ؟

ج : وصیت کے مدعی کیلئے ضروری ہے کہ وہ اسے شرعی طریقے سے ثابت کرے اور ثابت کردینے کی صورت میں اگر وصیت ترکہ کے ایک تہائی یا اس سے کمتر حصے میں ہو تو اسکے مطابق عمل کرنا واجب ہے اور ورثاء کا انکار اور اعتراض کوئی اثر نہیں رکھتا۔

س ١٨٣٥: ایک شخص نے اپنے قابل اطمینان افراد کہ جن میں سے ایک خود اس کا بیٹا ہے کے سامنے وصیت کی کہ اسکے ذمہ جو شرعی حقوق ہیں جیسے

خمس، زکوۃ ، کفارات اور اسی طرح اسکے ذمے جو بدنی واجبات ہیں جیسے نماز ، روزہ ، حج وغیرہ انہیں ادا کرنے کیلئے اسکی بعض املاک اسکے ترکہ سے نکال لی جائیں لیکن اسکے بعض ورثاء اسے قبول نہیں کرتے بلکہ وہ بغیر کسی استثناء کے تمام املاک ورثاء کے درمیان تقسیم کرنے کے خواہاں ہیں اس سلسلے میں کیا حکم ہے ؟

ج :اگر دلیل شرعی یا ورثاء کے اقرار کے ذریعہ وصیت ثابت ہوجائے تو وہ ملک جسکی وصیت کی گئی ہے اگر پورے ترکہ کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو تو انہیں اسکی تقسیم کے مطالبہ کا حق نہیں ہے بلکہ ان پر واجب ہے کہ وہ وصیت کے مطابق عمل کریں اور میت کے ذمہ جومالی حقوق اور دیگر بدنی واجبات ہیں کہ جنکی میت نے وصیت کی ہے انکے ادا کرنے کیلئے خرچ کریں بلکہ اگر شرعی طریقہ سے یا ورثاء کے اقرار کے ذریعہ ثابت ہوجائے کہ میت لوگوں کی مقروض ہے یا اسکے ذمہ خدا تعالیٰ کے مالی حقوق ہیں جیسے خمس، زکوۃ، کفارات یا اسکے ذمہ مالی و بدنی حقوق ہیں جیسے حج تو بھی ان پر واجب ہے کہ وہ اس کا پورا دین اسکے اصل ترکہ سے ادا کریں اور پھر باقیماندہ ترکہ اپنے درمیان تقسیم کریں اگر چہ انکے متعلق کوئی وصیت نہ بھی کی ہو ۔

س ۱۸۳٦: ایک شخص جو ایک زرعی زمین کا مالک ہے نے وصیت کی ہے کہ اس زمین کو مسجد کی تعمیر کیلئے خرچ کیا جائے لیکن اسکے ورثاء نے اسے فروخت کردیا ہے کیا متوفیٰ کی وصیت نافذ ہے ؟ اور کیا ورثاء اس ملک کو بیچنے کا حق رکھتے ہیں ؟

ج: اگر وصیّت کا محتوا یہ ہو کہ زرعی زمین کو بیچ کر اسکی قیمت مسجد کی تعمیر میں خرچ کی جائے اور زمین کی قیمت بھی ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ نہ ہو تو وصیت نافذ ہے اور زمین فروخت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر وصیت کرنے والے کی مراد یہ ہو کہ زمین کی آمدنی مسجد کی تعمیر کیلئے خرچ کی جائے تو اس صورت میں ورثاء کو زمین فروخت کرنے کا حق نہیں ہے ۔

س ۱۸۳۷: ایک شخص نے وصیت کی کہ اسکی اراضی میں سے ایک قطعہ اس کی طرف سے نماز و روزہ اور دوسرے نیک کام انجام دینے کیلئے خرچ کیا جائے کیا اس زمین کا فروخت کرنا جائز ہے یا اسے وقف شمار کیا جائے گا ؟

ج: جب تک قرائن و شواہد کے ذریعہ معلوم نہ ہو کہ اسکی مراد یہ تھی کہ زمین اپنی حالت پر باقی رہے تا کہ اسکی آمدنی ان کاموں کیلئے خرچ کی جائے بلکہ فقط یہ وصیت کی ہو کہ زمین کو خود اسکے لیئے خرچ کیا جائے تو یہ وصیت زمین کے وقف کے حکم میں نہیں ہے ، پس اگر اسکی قیمت ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ نہ ہو تو اسکا فروخت کرنا اور اسکی قیمت کو خود اس کیلئے خرچ کرنے میں اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۸۳۸: کیا جائز ہے کہ کچھ مال ترکہ کے ایک تہائی حصہ کے عنوان سے علیحدہ کر دیا جائے یا کسی شخص کے پاس امانت کے طور پر رکھ دیا جائے تا کہ اسکی وفات کے بعد اسے اپنے مصرف میں خرچ کیا جائے ؟

ج : اس کام میں اشکال نہیں ہے بشرطیکہ اسکی وفات کے بعد اسکے ورثاء کیلئے اسکے دوبرابر مال باقی رہے۔

س ۱۸۳۹: ایک شخص نے اپنے باپ کو وصیّت کی کہ کچھ مہینوں کی قضا نمازیں اور روزے اس کے ذمہ ہیں لہذا کسی کو اجیر بنا کر انکی قضا کرادینا اس وقت خود وہ شخص لاپتہ ہوگیا ہے کیا اسکے باپ پر واجب ہے کہ وہ اسکی قضا نما زوں اور روزوں کیلئے کسی کو اجیر بنائے؟

ج: جب تک وصیت کرنے والے کی موت ،شرعی دلیل یا وصی کے علم کے ذریعہ ثابت نہ ہوجائے اسکی طرف سے اسکی قضا نماز وں اورروزوں کوبجالانے کیلئے کسی کو اجیر بنانا صحیح نہیں ہے ۔

س ۱۸۴۰: میرے باپ نے اپنی زمین کے ایک تہائی حصے میں مسجد بنانے کی وصیت کی ہے لیکن اس زمین کے پڑوس میں دو مسجدیں موجود ہیں اور

وہاں سکول کی سخت ضرورت ہے کیا جائز ہے کہ ہم مسجد کی جگہ وہاں سکول قائم کردیں؟

ج: مسجد کی جگہ سکول بنا کر وصیت کو تبدیل کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر اس کا مقصود خود اس زمین میں مسجد بنانا نہ ہو تو اسے فروخت کرکے اسکی رقم سے کسی ایسی جگہ مسجد بنانے میں حرج نہیں ہے کہ جہاں مسجد کی ضرورت ہے۔

س ۱۸٤۱: کیا جائز ہے کہ کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ اسکی وفات کے بعد اس کا جسم میڈیکل کالج کے طالب علموں کو دے دیا جائے تا کہ اسے چیر کر اس سے تعلیم و تعلم کیلئے استفادہ کیا جائے یا چونکہ یہ کام مسلمان میت کے جسم کو مُثلہ کرنے کا موجب بنتا ہے لہذا حرام ہے؟

ج : ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مُثلہ اوراس جیسے دیگر امور کی حرمت پر جو دلیلیں ہیں وہ کسی اور چیز کی طرف ناظر ہیں اور جس چیز کے متعلق سوال کیا گیا ہے اس جیسے امور کہ جن میں میت کے بدن کو چیرنے میں اہم مصلحت موجود ہے سے، منصرف ہیں اور اگر مسلمان میت کے احترام کی شرط کہ جو اس جیسے مسائل میں اصل مسلّم ہے حاصل ہو تو ظاہراً بدن کے چیرنے میں اشکال نہیں ہے۔

س ۱۸٤۲: اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اسکے مرنے کے بعد اسکے بدن کے بعض اعضاء کسی ہسپتال یا کسی دوسرے شخص کو ہدیے کے طور پردے دیئے جائیں تو کیا یہ وصیت صحیح ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے؟

ج : اس قسم کی وصیتوں کا ان اعضاء کے متعلق صحیح اور نافذ ہونا بعید نہیں ہے کہ جنہیں بدن سے جدا کرنا بے احترامی نہ سمجھا جاتا ہو اور ایسے موارد میں وصیت پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

س ۱۸٤۳: اگر ورثاء ،وصیت کرنے والے کی حیات کے دوران ، ایک تہائی سے زیادہ میں اس کی وصیت کی اجازت دے دیں تو کیا یہ اس کے نافذ ہونے کیلئے کافی ہے؟ اور کافی ہونے کی صورت میں ، کیا جائز ہے کہ وصیت کرنے والے کے مرنے کے بعد ورثاء اپنی اجازت سے عدول کرلیں؟

ج :وصیت کرنے والے کی حیات کے دوران ورثاء کا ایک تہائی سے زیادہ کی نسبت اجازت دینا وصیت کے نافذ اور صحیح ہونے کیلئے کافی ہے اور اس کی وفات کے بعد انہیں اس سے عدول کرنے کاحق نہیں ہے اور ان کے عدول کا کوئی اثر نہیں ہے۔

س ۱۸٤٤: ایک شہید نے اپنی قضا نمازوں اور روزوں کے بارے میں وصیت کی لیکن اسکا کوئی ترکہ نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو صرف گھر اور گھریلو سامان کہ جنہیں فروخت کرنے کی صورت میں اسکے نابالغ بچوں کیلئے عسر و حرج لازم آتا ہے۔ اس وصیت کے بارے میں اسکے ورثاء کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: اگر اس شہید کا ترکہ اور میراث نہیں ہے تو اسکی وصیت پر عمل کرنا واجب نہیں ہے ، لیکن اسکے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ بالغ ہونے کے بعد باپ کی قضا نمازوں اور روزوں کو بجالائے لیکن اگر اسکا ترکہ موجود ہے تو واجب ہے کہ اسکا تیسرا حصہ اسکی وصیت کے سلسلے میں خرچ کیا جائے اور فقط ورثاء کا ضرورت مند اور صغیر ہونا وصیت پر عمل نہ کرنے کا عذر شرعی نہیں بن سکتا ۔

س ۱۸٤٥: کیا مال کے بارے میں وصیت کے صحیح اور نافذ ہونے کیلئے موصیٰ لہ (جسکے لئے وصیت کی گئی ہے) کا وصیت کے وقت موجود ہونا شرط ہے؟

ج : کسی شے کی تملیک کی وصیت میں موصیٰ لہ کاوصیت کے وقت وجود شرط ہے اگر چہ وہ جنین کی صورت میں ماں کے رحم میں ہو حتی اگر اس جنین میں ابھی روح پھونکی نہ گئی ہو لیکن شرط یہ ہے کہ وہ زندہ دنیا میں آئے۔

س۱۸٤٦: وصیت کرنے والے نے اپنی وصیتوں کو عملی جامہ پہنا نے کیلئے اپنی تحریری وصیت میں وصی منصوب کرنے کے علاوہ ایک شخص کو ناظر کے عنوان سے منتخب کیا ہے لیکن اسکے اختیارات کے سلسلے میں وضاحت نہیں کی یعنی معلوم نہیں ہے کہ اسکی نظارت سے مراد صرف وصی کے کاموں سے مطلع ہونا ہے تا کہ وہ وصیت کرنے والے کے مقرر کردہ طریقہ کے خلاف عمل نہ کرے یا یہ کہ وہ وصیت کرنے والے کے کاموں کے سلسلے میں نگران ہے

اور وصی کے کاموں کا اس ناظر کی رائے اور صوابدید کے مطابق انجام پا ناضروری ہے اس صورت میں ناظر کے اختیارات کیا ہیں؟

ج : اگر وصیت مطلق ہے تو وصی پر واجب نہیں ہے کہ وہ اسکے امور میں ناظر کے ساتھ مشورہ کرے ، اگرچہ احوط یہی ہے اور ناظر کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ وصی کے کاموں سے مطلع ہونے کیلئے نظارت کرے۔

س ۱۸۴۷: ایک شخص اپنے بڑے بیٹے کو وصی اور مجھے اس پر ناظر بناکر فوت ہو گیا پھر اسکا بیٹا بھی وفات پاگیا اور میں اسکی وصیت کو عملی جامہ پہنانے کیلئے اکیلا رہ گیا ہوں لیکن اسوقت اپنے خاص حالات کی وجہ سے میرے لئے اسکے وصیت کردہ بعض امور کو انجام دینا مشکل ہوگیا ہے کیا میرے لئے مورد وصیت کو تبدیل کرنا جائز ہے کہ میں اسکے ترکہ کے تیسرے حصے سے حاصل ہونے والی آمدنی محکمہ حفظان صحت کو دے دوں تا کہ وہ اسے بھلائی کے کاموں اور اپنے زیر کفالت ضرورتمند افراد پر کہ جو مدد اور تعاون کے مستحق ہیں خرچ کر دے۔

ج : ناظر بطور مستقل میت کی وصیتوں کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتا حتی کہ وصی کی موت کے بعدبھی مگر یہ کہ وصیت کرنے والے نے وصی کی موت کے بعد ناظر کووصی قرار دیا ہو اور اگر ایسا نہیں ہے تو وصی کی موت کے بعد ضروری ہے کہ وہ حاکم شرع کی طرف رجوع کرے تا کہ وہ کسی دوسرے شخص کو اسکی جگہ مقرر کرے بہرحال میت کی وصیت سے تجاوز اور اس میں رد و بدل کرنا جائز نہیں ہے -

س ۱۸۴۸: اگر ایک شخص وصیت کرے کہ اسکے اموال کا کچھ حصہ نجف اشرف میں تلاوت قرآن کی غرض سے خرچ کیا جائے یا وہ اپنا کچھ مال اس کام کیلئے وقف کردے اور وصی یا وقف کے متولی کیلئے نجف اشرف میں کسی کو تلاوت قرآن کیلئے اجیر بناکر وہاں مال بھیجنا ممکن نہ ہو تو اس سلسلے میں اسکی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: اگر مستقبل میں بھی اس مال کا نجف اشرف میں تلاوت قرآن کیلئے خرچ کرنا ممکن ہو تو واجب ہے کہ وصیت کے مطابق عمل کیا جائے۔

س ۱۸۴۹: میری والدہ نے اپنی وفات سے پہلے وصیت کی کہ میں اس کا سونا جمعہ کی راتوں میں نیک کاموں کیلئے خرچ کروں اور میں اب تک اس کام کو انجام دیتا رہاہوں لیکن دوسرے ممالک کے سفر کے دوران کہ جنکے باشندوں کے بارے میں زیادہ احتمال یہ ہے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں میری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ خرچ کرنے سے اسکی مراد مسلم اور غیر مسلم دونوں پر خرچ کرنا تھا توواجب ہے کہ وہ مال صرف مسلمانوں کیلئے بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جائے اگر چہ اس کیلئے یہ مال کسی اسلامی سرزمین میں ایک امین شخص کے پاس رکھناپڑے جو اسے مسلمانوں پر خرچ کرے۔

س ۱۸۵۰: ایک شخص نے وصیت کی کہ اسکی کچھ زمین بیچ کر اسکی رقم عزاداری اورنیکی کے کاموں میں خرچ کی جائے لیکن ورثاء کے علاوہ کسی دوسرے کو بیچنا ورثا کیلئے مشکل اور زحمت کا سبب بنے گاکیونکہ مذکورہ زمین اور دوسری زمینوں کو علیحدہ کرنے میں بہت سی مشکلات ہیں کیا جائز ہے کہ خود ورثاء اس زمین کو قسطوں پر خریدلیں اور ہر سال اسکی کچھ قیمت ادا کرتے رہیں تاکہ اسے وصی اور ناظر کی نگرانی میں وصیت کے مورد میں خرچ کیا جائے۔

ج: ورثاء کیلئے وہ زمین اپنے لیئے خریدنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اوراسے قسطوں پر اور عادلانہ قیمت کے ساتھ خرید نے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب یہ بات ثابت نہ ہوکہ وصیت کرنے والے کی مراد یہ تھی کہ اسکی زمین کو نقد بیچ کر اسی سال اسکی قیمت مورد وصیت میں خرچ کی جائے نیز اس کی شرط یہ ہے کہ وصی اور ناظر بھی اس کام میں مصلحت سمجھتے ہوں اور قسطیں بھی اسطرح نہ ہوں کہ وصیت نظر انداز ہوجائے اور اس پرعمل نہ ہو پائے۔

س1851: ایک شخص نے جان لیوا بیماری کی حالت میں دو آدمیوں میں سے ایک کو وصی اور دوسرے کو نائب وصی کے طور پر مقرر کیا لیکن بعد میں اپنی رائے میں تبدیلی کی وجہ سے وصیت کو باطل کرکے وصی اور اسکے نائب کو اس سے آگاہ کردیا اور ایک دوسرا وصیت نامہ لکھا کہ جس میں اپنے ایک

ایسے رشتہ دار کو اپنا وصی قرار دیا جو غائب ہے ، کیا اس عدول اور تبدیلی کے بعد بھی پہلی وصیت اپنی حالت پر باقی اور معتبر ہے؟ اور اگر دوسری وصیت صحیح ہے اور وہ غائب شخص وصی ہے تو اگر معزول وصی اور اسکا نائب وصیت کرنے والے کی باطل کردہ وصیت کا سہارا لیکر اس پر عمل کریں تو کیا انکا یہ عمل اور تصرف ظالمانہ شمار ہوگا اور کیا ان پر واجب ہے کہ جو کچھ انہوں نے میت کے مال سے خرچ کیا ہے وہ دوسرے وصی کو لوٹائیں؟

ج: اگر میت نے اپنی زندگی میں پہلی وصیت سے عدول کر لیا ہو اور اس نے پہلے وصی کو بھی معزول کردیا ہو تو معزول ہونے والا وصی اپنے معزول ہونے سے آگاہ ہونے کے بعد پہلی وصیت کا سہارا لیکر اس پر عمل کرنے کا حق نہیں رکھتا لہذا وصیت سے متعلق مال کے سلسلے میں اسکے تصرفات فضولی شمار ہونگے اور وصی کی اجازت پر موقوف ہونگے اور اگر وصی انکی اجازت نہ دے تو معزول ہونے والا وصی ان اموال کا ضامن ہوگا جو اس نے خرچ کئے ہیں۔

س۱۸۵۲: ایک شخص نے وصیت کی ہے کہ اسکی املاک میں سے ایک ملک اسکے بیٹے کی ہے پھر دوسال کے بعد اس نے اپنی وصیت کو مکمل طور پر بدل دیا کیا اسکا پہلی وصیت سے دوسری وصیت کی طرف عدول کرنا شرعی طور پر صحیح ہے؟ جبکہ یہ شخص مریض ہے اور اسکی خدمت ونگھداری کی سخت ضرورت ہے ، کیا یہ ذمہ داری اسکے مقرر کردہ وصی یعنی اسکے بڑے بیٹے کی ہے یا یہ کہ اسکی ساری اولاد مساوی طور پر اسکی ذمہ دار ہے؟

ج: جب تک وصیت کرنے والا زندہ ہے اور اس کا ذہنی توازن صحیح و سالم ہے تو شرعی طور پر اس کیلئے اپنی وصیت سے عدول کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور شرعی لحاظ سے صحیح اورمعتبر بعد والی وصیت ہوگی اور اگر بیمار اپنی خدمت کیلئے کوئی نوکر رکھنے پر قادر نہ ہو تو مریض کی خدمت اور اسکی دیکھ بھال کی ذمہ داری اسکی تمام اس اولاد پر بطور مساوی ہے جو اسکی نگہداری کی قدرت رکھتی ہے اوریہ صرف وصی کی ذمہ داری نہیں ہے۔

س۱۸۵۳:ایک باپ نے اپنے ایک تہائی اموال کی اپنے لیئے وصیت کی ہے اور مجھے اپنا وصی بنایا ہے، میراث تقسیم کرنے کے بعد ایک تہائی مال الگ رکھ دیا ہے کیا میں اسکی وصیت کو پورا کرنے کیلئے ایک تہائی مال سے کچھ مقدار کو بیچ سکتا ہوں؟

ج: اگر اس نے وصیت کی ہو کہ اس کا ایک تہائی مال اسکی وصیت کو پورا کرنے کیلئے خرچ کیا جائے تو ترکہ سے جدا کرنے کے بعد اس کے بیچنے اور وصیت نامہ میں ذکر کئے گئے موارد میں خرچ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر وصیت یہ کی ہو کہ ایک تہائی اموال سے حاصل ہونے والی آمدنی کے ذریعہ اسکی وصیت کو پورا کیا جائے تو اس صورت میں خود ایک تہائی مال کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ یہ وصیت کے موارد میں خرچ کیلئے ہو۔

س ۱۸۵٤: اگر وصیت کرنے والا، وصی اور ناظر کو معین کرے ، لیکن انکے اختیارات اور فرائض کو ذکر نہ کرے اور اسی طرح اپنے ایک تہائی اموال اور انکے مصارف کا بھی ذکر نہ کرے ، اس صورت میں وصی کی ذمہ داری کیا ہے؟ کیا جائز ہے کہ وصی اسکے ترکہ سے ایک تہائی اموال الگ کرکے نیکی کے کاموں میں خرچ کردے؟ کیا صرف وصیت کرنے اور وصی کے معین کرنے سے وصی کو یہ حق مل جاتا ہے کہ وہ وصیت کرنے والے کے ترکہ سے ایک تہائی اموال کو جدا کرے تا کہ اس پر ایک تہائی اموال الگ کر کے انہیں وصیت کرنے والے کیلئے خرچ کرنا واجب ہو؟

ج: اگر قرائن و شواہد یا وہاں کے مقامی عرف کے ذریعہ وصیت کرنے والے کا مقصود معلوم ہوجائے تو واجب ہے کہ وصی وصیت کے مورد کی تشخیص اور وصیت کرنے والے کے مقصود کہ جسے وہ ان ذرائع سے سمجھا ہے کے مطابق عمل کرے ورنہ وصیت مبہم اور متعلق وصیت کے ذکر نہ کرنے کی بناپر باطل اور لغو قرار پائے گی۔

س ۱۸۵۵: ایک شخص نے اس طرح وصیت کی ہے کہ : " تمام سلے اور ان سلے کپڑے و غیرہ میری بیوی کے ہیں" کیا کلمہ ''و غیرہ " سے مراد اسکے منقولہ اموال ہیں یا وہ چیزیں مراد ہیں جو لباس اور کپڑے سے کمتر ہیں جیسے جوتا اور اسکی مانند؟

ج: جب تک وصیت نامہ میں مذکور کلمہ " وغیرہ " سے اسکی مراد معلوم نہ ہوجائے اورکسی دوسرے

قرینے سے بھی وصیت کرنے والے کی مراد اس سے سمجھ میں نہ آئے تو وصیت نامہ کا یہ جملہ مبہم ہونے کی بنا پر قابل عمل نہیں ہے اور سوال میں بیان کئے گئے احتمالات پر اسکی تطبیق کرنا ورثاء کی رضامندی اور موافقت پر موقوف ہے۔

س۱۸۵٦: ایک عورت نے وصیت کی کہ اسکے ترکے کے ایک تہائی مال سے اسکی آٹھ سال کی قضا نمازیں پڑھائی جائیں اور باقی مال رد مظالم ، خمس اور دوسرے نیک کاموں میں خرچ کیا جائے۔ اور چونکہ اس وصیت پر عمل کرنے کا زمانہ دفاع مقدس کا زمانہ تھا کہ جس میں محاذ جنگ پر مدد پہنچانا بہت ضروری تھا اور وصی کو یہ یقین ہے کہ عورت کے ذمہ ایک بھی قضا نماز نہیں ہے لیکن پھر بھی اس نے اسکی دو سال کی نمازوں کیلئے ایک شخص کو اجیر بنایا اور ایک تہائی مال کا کچھ حصہ محاذجنگ پر مدد کیلئے بھیج دیا اور باقی مال خمس ادا کرنے اور رد مظالم میں خرچ کردیا ۔کیا وصیت پر عمل کرنے کے سلسلے میں وصی کے ذمہ کوئی چیز باقی ہے؟

ج: وصیت پر اسی طرح عمل کرنا واجب ہے جس طرح میت نے کی ہے۔اور کسی ایک مورد میں بھی وصی کیلئے وصیت پر عمل کو ترک کرنا جائز نہیں ہے لہذا اگر کچھ مال وصیت کے علاوہ کسی اور جگہ میں خرچ کیا ہو تو وہ اس مقدار کاضامن ہے ۔

س ۱۸۵۷: ایک شخص نے دو آدمیوں کو وصیت کی کہ اسکی وفات کے بعد وصیت نامہ میں مذکور مطالب کے مطابق عمل کریں اور وصیت نامہ کی تیسری شق میں یوں لکھاہے کہ وصیت کرنے والے کا تمام ترکہ ۔چاہے وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ ، نقد رقم ہو یا لوگوں کے پاس قرض کی صورت میں ۔ جمع کیا جائے اور اس کا قرض اسکے اصل ترکہ سے ادا کرنے کے بعد ، اسکا ایک تہائی حصہ جدا کرکے وصیت نامہ کی شق نمبر٤، ٥اور٦ کے مطابق خرچ کیا جائے ، اور سترہ سال کے بعد اس ایک تہائی حصے کاباقی ماندہ اسکے فقیر ورثاء پر خرچ کیا جائے لیکن وصیت کرنے والے کے دونوں وصی اسکی وفات سے لیکر اس مدت کے ختم ہونے تک اسکے مال کا ایک تہائی حصہ جدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے اور ان کیلئے مذکورہ شقوق پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے۔ ورثاء مدعی ہیں کہ مذکورہ مدت ختم ہونے کے بعد وصیت نامہ باطل ہوچکاہے اور اب وہ دونوں و صی وصیت کرنے والے کے اموال میں مداخلت کرنے کا حق نہیں رکھتے اس مسئلہ کا حکم کیا ہے ؟ اور ان دونوں وصیوں کی کیا ذمہ داری ہے ؟

ج : وصیت پر عمل کرنے میں تاخیر سے وصیت اور وصی کی وصایت (وصی کا وصی ہونا) باطل نہیں ہوتا بلکہ ان دو وصیوں پر واجب ہے کہ وہ وصیت پر عمل کریں اگر چہ اسکی مدت طولانی ہوجائے اور جب تک انکی وصایت ایسی خاص مدت تک نہ ہو جو ختم ہوگئی ہو اس وقت تک ورثاء کو حق نہیں ہے کہ وہ ان دونوں کیلئے وصیت پر عمل کرنے میں رکاوٹ بنیں۔

س ۱۸۵۸: میت کے ورثاء کے درمیان ترکہ تقسیم ہونے اور انکے نام ملکیت کی دستاویزجاری ہونے کے چھ سال گزرنے کے بعد ورثاء میں سے ایک یہ دعوىٰ کرتا ہے کہ متوفیٰ نے زبانی طور پر اسے وصیت کی تھی کہ گھر کا کچھ حصہ اسکے ایک بیٹے کو دیا جائے اور بعض عورتیں بھی اس امر کی گواہی دیتی ہیں کیا مذکورہ مدت گزرنے کے بعد اسکا یہ دعوىٰ قابل قبول ہے ؟

ج: اگر شرعی دلیل سے وصیت ثابت ہوجائے توزمانے کے گزرنے اور ترکہ کی تقسیم کے قانونی مراحل طے ہوجانے سے وصیت کے قابل قبول ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔نتیجۃً اگر مدعی اپنے دعوے کو شرعی طریقے سے ثابت کردے تو سب پر واجب ہے کہ اسکے مطابق عمل کریں اور اگر ایسا نہ ہو تو جس شخص نے اسکے صحیح ہونے کا اقرار کیا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اسکے محتوا کے مطابق اور ترکہ میں سے اپنے حصے کی مقدار میں اس پر عمل کرے ۔

س ۱۸۵۹ : ایک شخص نے دوآدمیوں کو وصیت کی کہ اس کی اراضی میں سے ایک قطعہ فروخت کرکے اسکی طرف سے حج بجالائیں اور اپنے وصیت نامہ میں اس نے ان میں سے ایک کو اپنا وصی اور دوسرے کو اس پر ناظر مقرر کیا ہے ایک تیسرا شخص ہے جو یہ دعوىٰ کرتا ہے کہ اس نے وصی اور ناظر کی اجازت کے بغیر اسکی طرف سے حج انجام دے دیا ہے اب وصی فوت ہوچکا ہے اور ناظر زندہ ہے کیا ناظر کیلئے ضروری ہے کہ وہ زمین کی رقم سے میت کی طرف سے دوبارہ فریضہ حج بجا لائے؟ یا اس پر واجب ہے کہ زمین کی رقم اس شخص کو دے دے جو یہ دعوىٰ کرتا ہے کہ اس نے میت کی طرف سے فریضۂ حج ادا کردیا ہے یا اس سلسلے میں اس پر کچھ واجب نہیں ہے ؟

ج: اگرمیت پر حج واجب ہو او روہ وصیت کے ذریعہ نائب کے توسط سے اسے ادا کرانا چاہتا ہو تو اگر

تیسرا شخص میت کی طرف سے حج بجالائے تو اس کیلئے کافی ہے لیکن اس شخص کو کسی سے اجرت طلب کرنے کا حق نہیں ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو ناظر اور وصی کیلئے ضروری ہے کہ وہ وصیت پر عمل کریں اور زمین کی رقم سے اس کی طرف سے فریضۂ حج کو بجالائیں اور اگر وصی، وصیت پر عمل کرنے سے پہلے مرجائے تو ناظر پر واجب ہے کہ وصیت کو عملی جامہ پہنانے کیلئے حاکم شرع کی طرف رجوع کرے ۔

س ۱۸۶۰: کیا ورثاء ، وصی کو میت کی قضا نمازوں اور روزوں کے ادا کرنے کیلئے معین رقم خرچ کرنے پر مجبور کرسکتے ہیں ؟ اور اس سلسلے میں وصی کی کیا ذمہ داری ہے ؟

ج: میت کی وصیت پر عمل کرنے کی ذمہ داری وصی کی ہے اور اس کیلئے اپنے تشخیص کردہ مصالح پر عمل کرنا ضروری ہے اور ورثاء کو اس میں مداخلت کرنے کا حق نہیں ہے ۔

س ۱۸۶۱:تیل کے ذخائر پربمباری کے موقع پر وصیت کرنے والے کی شہادت ہوجاتی ہے اور تحریری وصیت جو اسکے ہمراہ تھی وہ بھی اس حادثے میں جل جاتی ہے یا گم ہوجاتی ہے اور کوئی بھی اسکے متن اور محتوا سے آگاہ نہیں ہے اس وقت وصی نہیں جانتا کہ کیا وہ اکیلا اس کا وصی ہے یا کوئی دوسرا شخص بھی ہے ، اس صورت میں اسکی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اصل وصیت کے ثابت ہونے کے بعد ، وصی پر واجب ہے کہ جن موارد میں اسے تبدیلی کا یقین نہیں ہے ان میں وصیت کے مطابق عمل کرے اور اس احتمال کی پروا نہ کرے کہ ممکن ہے کوئی دوسرا وصی بھی ہو ۔

س ۱۸۶۲: کیا جائز ہے کہ وصیت کرنے والا اپنے ورثاء کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنے وصی کے طور پر منتخب کرے؟ اور کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسکے اس کام کی مخالفت کرے ؟

ج : وصیت کرنے والا جن افراد کو اس کام کے لائق سمجھتاہے ان میں سے وصی کا انتخاب اور اس کا مقرر کرنا خود اس کے ہاتھ میں ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ وہ اپنے ورثاء کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا وصی بنائے اور اسکے ورثاء کو اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے ۔

س ۱۸۶۳: کیا جائز ہے کہ بعض ورثاء دوسروں کے ساتھ مشورہ کئے بغیر یا وصی کی موافقت حاصل کرنے کیلئے میت کے اموال سے وصی کی دعوت کے عنوان سے اسکے لیئے انفاق کریں ؟

ج: اگر اس کام سے انکی نیت وصیت پر عمل کرنا ہے تو اسکا انجام دینا میت کے وصی کے ذمہ ہے اور انہیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وصی کی موافقت کے بغیر اپنے طور پر یہ کام کریں اور اگر انکا ارادہ یہ ہے کہ میت کے ورثاء کی میراث میں سے خرچ کریں تو اسکے لیئے بھی تمام ورثاء کی اجازت ضروری ہے اور اگر وہ راضی نہ ہوں تو دوسرے ورثاء کے حصے کی نسبت یہ کام غصب کے حکم میں ہے۔

س ۱۸۶٤: وصیت کرنے والے نے اپنے وصیت نامہ میں ذکر کیا ہے کہ فلاں شخص اسکا پہلا وصی ، زید دوسرا وصی اور خالد تیسرا وصی ہے کیا تینوں اشخاص باہمی طور پراسکے وصی ہیں یا یہ کہ صرف پہلا شخص اسکا وصی ہے؟

ج: یہ چیز وصیت کرنے والے کی نظر اور اسکے قصد کے تابع ہے اورجب تک قرائن وشواہد کے ذریعہ معلوم نہ ہوجائے کہ اسکی مراد تین اشخاص کی اجتماعی وصایت ہے یا ترتیبی وصایت ، ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس پر اجتماعی طور پر عمل کریں ۔

س ۱۸۶۵: اگر وصیت کرنے والا تین افراد کو اجتماعی طور پر اپنا وصی مقرر کرے لیکن وہ لوگ وصیت پر عمل کرنے کی روش پر متفق نہ ہوں تو ان کے درمیان اس اختلاف کو کیسے حل کیا جائے ؟

ج : اگر وصی متعدد ہوں اور وصیت پر عمل کرنے کے طریقے میں اختلاف ہوجائے تو ان پر واجب ہے کہ حاکم شرع کی طرف رجوع کریں ۔

س ۱۸٦٦: میں اپنے باپ کا بڑا بیٹاہوں اور شرعی طور پر اسکی قضا نمازوں اور روزوں کو بجا لانے کا ذمہ دار ہوں اگر میرے باپ کے ذمہ کئی سال کی قضا نمازیں اور روزے ہوں لیکن اس نے وصیت کی ہو کہ اسکے لیے صرف ایک سال کی قضا نمازیں اور روزے ادا کئے جائیں تواس صورت میں میری ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اسکی قضا نمازوں اور روزوں کی اجرت اسکے ایک تہائی ترکہ سے ادا کی جائے تو ایک تہائی ترکہ سے کسی شخص کو اسکی نمازوں اور روزوں کیلئے اجیر بناناجائز ہے اور اگر اسکے ذمہ قضا نمازیں اور روزے اس مقدار سے زیادہ ہوں کہ جسکی اس نے وصیت کی ہے تو آپ پر انکا بجالانا واجب ہے اگر چہ اس کیلئے آپ اپنے اموال سے کسی کو اجیر بنائیں۔

س ۱۸٦۷: ایک شخص نے اپنے بڑے بیٹے کو وصیت کی ہے کہ اسکی اراضی میں سے ایک معین قطعہ فروخت کر کے اسکی رقم سے اسکی طرف سے حج بجالائے اور اس نے بھی یہ عہد کیا کہ باپ کی طرف سے حج بجالائے گا لیکن ادارہ حج و زیارات کی طرف سے اسے سفر حج کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے وہ حج انجام نہیں دے سکا اور اس وقت چونکہ حج کے اخراجات بڑھ گئے ہیں اس لئے اس زمین کی رقم سے حج پر جانا ممکن نہیں ہے لہذا باپ کی وصیت پر بڑے بیٹے کا عمل کرنا اسوقت ناممکن ہوگیا ہے او روہ کسی دوسرے کو حج انجام دینے کیلئے نائب بنا نے پر مجبور ہے لیکن زمین کی رقم نیابت کی اجرت کیلئے کافی نہیں ہے کیا باقی ورثاء پر واجب ہے کہ باپ کی وصیت پر عمل کرنے کیلئے اسکے ساتھ تعاون کریں یا یہ کہ صرف بڑے بیٹے پر اسکا انجام دینا واجب ہے کیوں کہ بہرحال بڑے بیٹے کیلئے باپ کی طرف سے فریضہ حج کو انجام دینا ضروری ہے؟

ج : سوال کی روشنی میں حج کے اخراجات دیگرورثاء پر واجب نہیں ہیں لیکن اگر وصیت کرنے والے کے ذمے میں حج مستقر ہوچکاہے اور زمین کی وہ رقم جو نیابتی حج انجام دینے کیلئے معین کی گئی ہے وہ میقات سے نیابتی حج کے اخراجات ادا کرنے کیلئے بھی کافی نہ ہو تو اس صورت میں واجب ہے کہ حج میقاتی کے اخراجات اصل ترکے سے پورے کئے جائیں ۔

س ۱۸٦۸: اگر ایسی رسید موجود ہو جس سے یہ معلوم ہو کہ میت نے اپنے شرعی حقوق ادا کئے ہیں یا کچھ لوگ گواہی دیں کہ وہ اپنے حقوق ادا کرتا تھا تو کیا ورثاء پر اسکے ترکہ سے اسکے شرعی حقوق ادا کرنا واجب ہے ؟

ج : محض رسید کا موجود ہونا اور گواہوں کا گواہی دینا کہ وہ اپنے حقوق شرعی ادا کرتا تھا میت کے بری الذمہ ہونے پر حجت شرعی نہیں ہے اور اسی طرح اس سے یہ بھی ثابت نہیں ہوگا کہ اسکے مال میں حقوق شرعی نہیں تھے لذا اگر اس نے اپنی حیات کے دوران یا وصیت نامہ میں اس بات کا اعتراف کیا ہو کہ وہ کچھ مقدار حقوق شرعی کا مقروض ہے یا اسکے ترکہ میں حقوق شرعی موجود ہیں یا ورثاء کو اس کا یقین حاصل ہوجائے تو ان پرواجب ہے کہ جس مقدار کا میت نے اقرار کیا ہے یا جس مقدار کا انہیں یقین حاصل ہوگیا ہے اسے میت کے اصل ترکہ سے ادا کریں ورنہ ان پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

س ۱۸٦۹: ایک شخص نے اپنے ایک تہائی اموال کی اپنے لیئے وصیت کی اور اپنے وصیت نامہ کے حاشیہ پر قید لگادی کہ باغ میں جو گھر ہے وہ ایک تہائی حصہ کے مصارف کیلئے ہے اور اسکی وفات کے بیس سال گزرنے کے بعد وصی کیلئے ضروری ہے کہ وہ اسے بیچ کراسکی رقم اسکے لیئے خرچ کرے کیا ایک تہائی حصہ اسکے پورے ترکہ یعنی گھر اور اسکے دیگر اموال سے حساب کیا جائیگا تاکہ اگر گھر کی قیمت ایک تہائی مقدار سے کمتر ہو تو اسے اسکے دیگر اموال سے پورا کیا جائے یا یہ کہ ایک تہائی حصہ صرف اس کا گھر ہے اور ورثاء سے تہائی حصہ کے عنوان سے دوسرے اموال نہیں لیئے جائیں گے ؟

ج : جو کچھ میت نے وصیت نامے اور اسکے حاشیہ میں ذکر کیا ہے اگر اس سے اس کا مقصود صرف اپنے گھر کو ایک تہائی کے عنوان سے اپنے لئے معین کرنا ہو اور وہ گھر بھی میت کا قرض ادا کرنے کے بعد اسکے مجموعی ترکہ کے ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو تو اس صورت میں صرف گھر ایک تہائی ہے اور وہ میت سے مختص ہے اور یہی حکم اس صورت میں بھی ہے کہ جب ا س نے اپنے لیئے ترکہ کے ایک

تہائی کی وصیت کے بعد گھر کو اس کے مصارف کیلئے معین کیا ہو اور اس گھر کی قیمت میت کے قرض کو ادا کرنے کے بعد باقی بچنے والے ترکہ کا ایک تہائی ہواوراگر ایسا نہ ہو تو ضروری ہے کہ ترکے کے دوسرے اموال میں سے اتنی مقدار گھر کی قیمت کے ساتھ ملائی جائے کہ انکی مجموعی مقدار ترکے کے ایک تہائی کے برابر ہوجائے؟

س ۱۸۷۰: ترکہ کو تقسیم کئے ہوئے بیس سال گزر گئے ہیں اور چار سال پہلے میت کی بیٹی اپنا حصہ فروخت کرچکی ہے اب ماں نے ایک وصیت نامہ ظاہر کیا ہے جسکی بنیاد پر شوہر کے تمام اموال اسکی بیوی کے متعلق ہیں اور اسی طرح اس نے اعتراف کیا ہے کہ یہ وصیت نامہ اسکے شوہر کی وفات کے وقت سے اسکے پاس تھا لیکن اس نے ابھی تک کسی کو اس سے آگاہ نہیں کیا تھا کیا اسکی بناپر میراث کی تقسیم اور میت کی بیٹی کا اپنے حصے کو فروخت کرنا باطل ہوجائے گا ؟ اور باطل ہونے کی صورت میں ، کیا اس ملک کی قانونی دستاویز کوجسے تیسرے شخص نے میت کی بیٹی سے خریدا ہے ، میت کی بیٹی اور اسکی ماں کے درمیان اختلاف کی وجہ سے باطل کرنا صحیح ہے ؟

ج: مذکورہ وصیت کے صحیح ہونے اور دلیل معتبر کے ذریعہ اسکے ثابت ہونے کی صورت میں، چونکہ ماں کو اپنے شوہر کی وفات سے لیکر ترکہ کی تقسیم تک اس وصیت کے بارے میں علم تھا اوربیٹی کو اسکا حصہ دیتے وقت اور اسکا اپنے حصے کو کسی دوسرے کے پاس فروخت کے وقت ، وصیت نامہ ماں کے پاس تھا لیکن اسکے باوجود اس نے وصیت کے بارے میں خاموشی اختیار کی اور بیٹی کو اس کا حصہ دینے پرکوئی اعتراض نہیں کیا جبکہ وہ اعتراض کر سکتی تھی اور اعتراض کرنے سے کوئی چیز مانع بھی نہ تھی اور اسی طرح جب بیٹی نے اپنا حصہ فروخت کیا تب بھی اس نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا یہ تمام چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ماں لڑکی کے میراث کا حصہ لینے اور پھر اسکے فروخت کرنے پر راضی تھی ۔اسکے بعد ماں کو حق حاصل نہیں ہے کہ جو کچھ اس نے لڑکی کو دیا ہے اسکا مطالبہ کرے اسی طرح و ہ خریدار سے بھی کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرسکتی اور اسکی لڑکی نے جو معاملہ کیا ہے وہ صحیح ہے اور بیچی گئی چیز بھی خریدار کی ملکیت ہے۔

س ۱۸۷۱: ایک شہید نے اپنے باپ کو وصیت کی کہ اگر اسکا قرض ادا کرنا اسکا مکان فروخت کئے بغیر ممکن نہ ہو تو اسکا مکان بیچ دے اور اسکی رقم سے اسکا قرض ادا کرے اسی طرح اس نے یہ بھی وصیت کی کہ کچھ رقم نیک کاموں میں خرچ کی جائے اور زمین کی قیمت اسکے ماموں کو دی جائے اور اسکی ماں کو حج پربھیجے او رکچھ سالوں کی قضا نمازیں اور روزے اسکی طرف سے بجالائے جائیں پھر اسکے بعد اسکے بھائی نے اسکی بیوی سے شادی کرلی اور اس بات سے آگاہ ہونے کے ساتھ کہ گھر کا ایک حصہ شہید کی بیوی نے خرید لیا ہے وہ اس گھر میں رہائش پذیر ہوگیا اور اس نے مکان کی تعمیر کیلئے کچھ رقم بھی خرچ کردی اور شہید کے بیٹے سے سونے کا ایک سکہ بھی لے لیا تا کہ اسے گھر کی تعمیر کیلئے خرچ کرے شہید کے گھر اور اسکے بیٹے کے اموال میں اسکے تصرفات کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ اس امر کے پیش نظر کہ اس نے شہید کے بیٹے کی تربیت کی ہے اور اسکے اخراجات پورے کئے ہیں اسکا اس ماہانہ وظیفہ سے استفادہ کرنا جو شہید کے بیٹے سے مخصوص ہے کیا حکم رکھتاہے؟

ج : واجب ہے کہ اس شہید عزیز کے تمام اموال کا حساب کیا جا ئے اور اس سے اسکے تمام قرضے ادا کرنے کے بعد ، اسکے باقیماندہ ترکہ کا ایک تہائی حصہ اسکی وصیت پر عمل کرنے کیلئے خرچ کیا جائے چنانچہ قضا نمازوں اور روزوں کے سلسلے میں اسکی وصیتوں کو پورا کیا جائے ،اسکی ماں کو سفرحج کے لئے اخراجات فراہم کئے جائیں اور اسی طرح دوسرے کام اور پھر دیگر دو حصوں اور مذکورہ ایک تہائی کے باقیماندہ مال کو شہید کے و رثا یعنی باپ ماں اولاد اور اس کی بیوی کے درمیان کتاب و سنت کے مطابق تقسیم کیا جائے ۔اور اسکے گھر اور باقی اموال میں ہر قسم کے تصرفات کیلئے شہید کے ورثاء اور اسکے بچے کے شرعی ولی کی اجازت لینا ضروری ہے اور شہید کے بھائی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اس نے گھر کی تعمیرکیلئے نابالغ بچے کے ولی کی اجازت کے بغیر جو اخراجات کئے ہیں انہیں وہ نابالغ کے مال سے وصول کرے اور اسی طرح اسے یہ بھی حق نہیں ہے کہ نابالغ بچے کا سونے

کا سکہ اور اس کا ماہانہ وظیفہ گھر کی تعمیر اور اپنے مخارج میں خرچ کرے بلکہ وہ انہیں خود بچے پر بھی خرچ نہیں کرسکتا البتہ اسکے شرعی ولی کی اجاز ت سے ایسا کرسکتا ہے ور نہ وہ اس مال کا ضامن ہوگا اور اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ یہ مال بچے کو واپس لوٹا دے اور اسی طرح ضروری ہے کہ گھر کی خرید بھی بچے کے شرعی ولی کی اجازت سے ہو۔

س۱۸۷۲: وصیت کرنے والے نے اپنے وصیت نامہ میں تحریر کیا ہے کہ اسکے تمام اموال جو تین ایکڑپھلوں کے باغ پر مشتمل ہیں ان میں اس طرح مصالحت ہوئی ہے کہ اسکی وفات کے بعد ان میں سے دو ایکڑ اسکی اولاد میں سے بعض کیلئے ہواور تیسرا ایکڑ خود اس کیلئے رہے تا کہ اسے اسکی وصیت کے مطابق خرچ کیا جائے لیکن اسکی وفات کے بعد معلوم ہوا کہ اسکے تمام باغات کا رقبہ دوایکڑ سے بھی کم ہے لہذا اولاً تو یہ بتائیے کہ جو کچھ اس نے وصیت نامہ میں لکھا ہے کیا وہ اسکے اموال پر اسی طرح مصالحہ شمار کیاجائے گا جیسے اس نے لکھا ہے یا یہ کہ اسکی وفات کے بعد اسکے اموال کے سلسلے میں وصیت شمار ہوگی ؟ ثانیاً جب یہ معلوم ہوگیا کہ اسکے باغات کا رقبہ دو ایکڑ سے کمتر ہے تو کیا یہ سب اسکی اولاد سے مخصوص ہوگااورایک ایکڑ جو اس نے اپنے لیئے مخصوص کیاتھا منتفی ہوجائے گا یا یہ کہ کسی اور طرح سے عمل کیا جائے؟

ج : جب تک اس کی طرف سے اسکی زندگی میں صحیح اورشرعی صورت پر صلح کا ہونا ثابت نہ ہوجائے ـکہ جو اس بات پر موقوف ہے کہ جس سے صلح کی گئی ہے (مصالح لہ) وہ صلح کرنے والے (مصالح) کی زندگی میں صلح کو قبول کرلے۔ اسوقت تک جو کچھ اس نے ذکر کیا ہے اسے وصیت شمار کیا جائے گا چنانچہ اسکی وصیت جو اس نے پھلوں کے باغات کے متعلق اپنی بعض اولاد اور خود اپنے لئے کی ہے وہ اسکے پورے ترکہ کے ایک تہائی میں نافذ ہوگی اور اس سے زائد میں ورثاء کی اجازت پر موقوف ہے اور اجازت نہ دینے کی صورت میں ایک تہائی سے زائد حصہ انکی محصے یراث ہے ۔

س ۱۸۷۳: ایک شخص نے اپنے تمام اموال اس شرط پر اپنے بیٹے کے نام کردیئے کہ باپ کی وفات کے بعد اپنی ہربہن کو میراث سے اسکے حصے کی بجائے نقد رقم کی ایک معین مقدار دے گا لیکن باپ کی وفات کے وقت اسکی بہنوں میں سے ایک بہن موجود نہ تھی جس کے نتیجے میں وہ اپنا حق نہ لے سکی جب وہ اس شہر میں واپس آئی تواس نے بھائی سے اپنا حق طلب کیا لیکن اس کے بھائی نے اس وقت اسے کچھ نہیں دیا اب جب کہ اس واقعہ کوکئی سال گزر چکے ہیں اور جس رقم کی وصیت کی گئی تھی اس کی قیمت کافی کم ہو گئی ہے اس وقت اسکے بھائی نے وصیت شدہ رقم ادا کرنے کیلئے آمادگی کا اظہار کیا ہے لیکن اس کی بہن وہ رقم موجودہ قیمت کے مطابق طلب کرتی ہے اور اسکا بھائی اسے ادا کرنے سے انکار کرتا ہے اور بہن پر سود مانگنے کا الزام لگاتاہے اس مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج : اگر جائیداد بیٹے کی تحویل میں دینے اور بیٹیوں کو معین رقم دینے کی وصیت صحیح اورشرعی طریقے سے انجام پائی ہو تو بہنوں میں سے ہرا یک اسی رقم کی مستحق ہے جسکی وصیت کی گئی ہے لیکن اگر ادا کرتے وقت رقم کی قیمت اس قیمت سے کم ہوگئی ہو جو وصیت کرنے والے کے فوت ہونے کے وقت تھی تو احوط یہ ہے کہ دونوں اس مقدار کے تفاوت کےسلسلے میں با ہمی طور پر مصالحت کریں اور یہ سود کے حکم میں نہیں ہے ۔

س ۱۸۷٤: میرے ماں باپ نے اپنی زندگی میں اپنے سب بچوں کے سامنے اپنے اموال کے ایک تہائی حصے کے عنوان سے اپنی زرعی زمین کا ایک قطعہ مختص کیا تا کہ انکی وفات کے بعد اس سے کفن ، دفن اور قضا نمازوں اور روزوں وغیرہ کے اخراجات میں استفادہ کیا جائے چونکہ میں انکا تنہا بیٹاہوں لہذا اس کے متعلق انہوں نے مجھے وصیت کی اورچونکہ انکی وفات کے بعدانکے پاس نقد رقم نہیں تھی لذا ان تمام امور کو انجام دینے کیلئے میں نے اپنی طرف سے رقم خرچ کی کیا اب میں وہ رقم مذکورہ ایک تہائی حصے سے لے سکتا ہوں۔

ج: جو کچھ آپ نے میت کیلئے خرچ کیا ہے اگر وہ اس نیت سے خرچ کیا ہو کہ اسے وصیت نامہ کے مطابق اسکے ایک تہائی اموال سے لے لوں گا تو آپ لے سکتے ہیں ورنہ جائز نہیں ہے۔

س ۱۸۷٥: ایک شخص نے وصیت کی کہ اگر اسکی بیوی اسکے مرنے کے بعد شادی نہ کرے تو جس گھر میں وہ رہتی ہے اسکا تیسرا حصہ اسکی ملکیت ہے اور اس بات کے پیش نظر کہ اسکی عدت کی مدت گزر گئی ہے اور اس نے شادی نہیں کی اور مستقبل میں بھی اسکے شادی کرنے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تو وصیت کرنے والے کی وصیت پر عمل کے سلسلے میں وصی اوردیگر ورثا کی ذمہ داری کیا ہے؟

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

ج: ان پر واجب ہے کہ فی الحال جسکی وصیت کی گئی ہے وہ ملک اسکی بیوی کو دے دیں لیکن اسکی شرط یہ ہے کہ وہ دوسری شادی نہ کرے چنانچہ اگر بعد میں وہ شادی کرلے تو ورثاء کو فسخ کرنے اور ملک واپس لینے کا حق ہوگا۔

س ۱۸۷۶: جب ہم نے باپ کی وہ میراث تقسیم کرنے کاارادہ کیا جو اسے اپنے باپ سے ملی تھی اور جو ہمارے ،ہمارے چچا اور ہماری دادی کے درمیان مشترک تھی اور انہیں بھی وہ مال ہمارے دادا کی طرف سے وراثت میں ملاتھا تو انھوں نے دادا کا تیس سال پرانا وصیت نامہ پیش کیا جس میں دادی اور چچا میں سے ہر ایک کو میراث سے انکے حصے کے علاوہ ، معین مقدار میں نقد رقم کی بھی وصیت کی گئی تھی لیکن ان دونوں نے مذکورہ رقم کو اسکی موجودہ قیمت میں تبدیل کرکے مشترکہ اموال سے وصیت شدہ رقم سے کئی گنا زیادہ اپنے لیئے مخصوص کرلیا ہے کیا انکا یہ کام شرعی طور پر صحیح ہے؟

ج: احتیاط یہ ہے کہ رقم کی قیمت کے تفاوت کے متعلق با ہمی طور پر مصالحت کریں۔

س ۱۸۷۷: ایک شہید عزیز نے وصیت کی ہے کہ جو قالین اس نے اپنے گھر کیلئے خریدا ہے اسے کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے حرم کو ہدیہ کردیا جائے ، اسوقت اگر اسکی وصیت پر عمل کے امکان تک اس قالین کو ہم اپنے گھر میں رکھیں تو اسکے ضائع ہونے کا خوف ہے ۔ کیا نقصان سے بچنے کیلئے اس سے محلہ کی مسجد یا امام بارگاہ میں استفادہ کر سکتے ہیں؟

ج: اگر وصیت پر عمل کرنے کا امکان پیدا ہونے تک قالین کی حفاظت اس بات پر موقوف ہو کہ اسے وقتی طور پر مسجد یا امام بارگاہ میں استعمال کیا جائے تو اس میں اشکال نہیں ہے۔

س ۱۸۷۸: ایک شخص نے وصیت کی کہ اسکی بعض املاک کی آمدنی کی ایک مقدار مسجد ، امام بارگاہ ، دینی مجالس اور نیکی کے دیگر کاموں میں خرچ کی جائے لیکن اسکی مذکورہ ملک اور دوسری املاک غصب ہوگئی ہیں اور انکے غاصب سے واپس لینے کیلئے خرچ کرنے کی ضرورت ہے کیا ان اخراجات کااسکی وصیت کردہ مقدار سے وصول کرنا جائز ہے؟ اور کیاصرف ملک کے غصب سے آزاد ہونے کا امکان وصیت کے صحیح ہونے کیلئے کافی ہے؟

ج: غاصب کے قبضہ سے املاک واپس لینے کے اخراجات وصیت شدہ ملک سے وصول کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور کسی ملک کے بارے میں وصیت کے صحیح ہونے کیلئے اس کا وصیت کے مورد میں قابل استفادہ ہونا کافی ہے اگر چہ یہ غاصب کے ہاتھ سے مال واپس لینے اور اس کیلئے خرچ کرنے کے بعد ہی ممکن ہو۔

س ۱۸۷۹: ایک شخص نے اپنے تمام منقولہ اور غیر منقولہ اموال کی اپنے بیٹے کیلئے وصیت کی اور یوں اس نے چھ بیٹیوں کو میراث سے محروم کردیا کیا یہ وصیت نافذ اور قابل عمل ہے؟ اور اگر قابل عمل نہیں ہے تو ان اموال کو چھ بیٹیوں اور ایک بیٹے کے درمیان کیسے تقسیم کیا جائے؟

ج: اجمالی طور پر مذکورہ وصیت کے صحیح ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن وہ میراث کے صرف تیسرے حصے میں نافذ ہے اور اس سے زائد مقدار میں تمام ورثاء کی اجازت پرموقوف ہے ۔ نتیجتاً اگر بیٹیاں اسکی اجازت سے انکار کریں تو ان میں سے ہر ایک ترکہ کے باقیماندہ دو تہائی میں سے اپنا حصہ لے گی لہذا اس صورت میں باپ کا مال چو بیس حصوں میں تقسیم ہوگا اور اس میں سے بیٹے کا حصہ وصیت شدہ مال کے ایک تہائی کے عنوان سے ۲۴/۸اور باقی ماندہ دو تہائی (۲۴/۱۶) میں سے بیٹے کا حصہ ۲۴/۴ہوگا اور بیٹیوں میں سے ہرایک کا حصہ ۲۴/۲ ہوگا اور باالفاظ دیگر پورے ترکے کا آدھا حصہ بیٹے کا ہے اور دوسرا آدھا حصہ چھ بیٹیوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

غصب کے احکام

س ۱۸۴۰: ایک شخص نے زمین کا ایک قطعہ اپنے نابالغ بیٹے کے نام پر خرید کر ایک معمولی دستاویز اسکے نام پر یوں مرتب کی:" فروخت کرنے والا فلاں شخص ہے اور خریدنے والا بھی اسکا فلاں بیٹا ہے" بچے نے بالغ ہونے کے بعد وہ زمین دوسرے شخص کو فروخت کردی لیکن باپ کے ورثاء دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ انکے باپ کی میراث ہے اور باوجود اس کے کہ انکے باپ کا اس دستاویز میں نام ہی نہیں ہے انہوں نے اس زمین پر قبضہ کر لیا ہے ۔ کیا اس صورت میں ورثادوسرے خریدارکیلئے مزاحمت پیدا کرسکتے ہیں؟

ج: صرف معاملہ کی دستاویز میں نابالغ بچے کا نام خریدار کے طور پر ذکر ہونا اسکی ملکیت کی دلیل نہیں ہے البتہ اگر ثابت ہو جائے کہ باپ نے جو زمین اپنے پیسے سے خریدی ہے اسے اپنے بیٹے کو ہبہ کردیا ہے یا اسکے ساتھ صلح کرلی ہے تو اس صورت میں زمین بیٹے کی ملکیت ہے اور بالغ ہونے کے بعد اگروہ زمین صحیح شرعی طور پر دوسرے خریدار کو فروخت کردے تو کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اسکے لیئے رکاوٹ پیداکرے یا اس سے زمین چھینے۔

س ۱۸۴۱: زمین کا ایک قطعہ جسے چندخریداروں نے خریدا اور بیچا ہے میں نے اسے خرید کر اس میں مکان بنالیاہے اب ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ اس زمین کا مالک وہ ہے اور اسکی رجسٹری بھی انقلاب اسلامی سے پہلے قانونی طور پر اسکے نام ثبت ہوچکی ہے اور اسی وجہ سے اس نے میرے اور میرے بعض پڑوسیوں کے خلاف عدالت میں شکایت کی ہے کیا اسکے دعویٰ کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس زمین میں میرے تصرفات غصب شمار ہونگے؟

ج: پہلے جس شخص کے قبضے میں یہ زمین تھی اسے اس سے خرید نا ظاہر شریعت کے مطابق صحیح ہے اور زمین خریدار کی ملکیت ہے اور جب تک وہ شخص جو زمین کی پہلی ملکیت کا مدعی ہے عدالت میں اپنی شرعی ملکیت ثابت نہ کردے اسے موجودہ مالک اورتصرف کرنے والے کیلئے رکاوٹ پیدا کرنے کا حق نہیں ہے۔

س ۱۸۴۲: ایک زمین ایک معمولی دستاویز میں باپ کے نام ہے اور کچھ عرصے کے بعد اسکی قانونی دستاویز اسکے نابالغ بچے کے نام صادر ہوتی ہے لیکن ابھی زمین باپ کے قبضے میں ہے اب بچہ بالغ ہوگیا ہے اور وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ زمین اسکی ملکیت ہے کیونکہ سرکاری رجسٹری اسکے نام ہے لیکن اسکا باپ یہ کہتا ہے کہ اس نے یہ زمین اپنی رقم سے خود اپنے لیئے خریدی ہے اور صرف ٹیکس سے بچنے کیلئے اسے اپنے بیٹے کے نام کیا ہے کیا اگر اسکا بیٹا اس زمین میں اپنے باپ کی مرضی کے خلاف تصرف کرے تو وہ غاصب شمار ہوگا؟

ج: اگر باپ نے وہ زمین اپنی رقم سے خریدکی ہے اوربیٹے کے بالغ ہونے کے بعد تک اس میں تصرف کررہا تھا توجب تک بیٹا یہ ثابت نہ کردے کہ باپ نے وہ زمین اسے ہبہ کی ہے اور اسکی ملکیت اسے منتقل کردی ہے اس وقت تک اسے حق نہیں ہے کہ وہ صرف رجسٹری اپنے نام ہونے کی بنا پر باپ کو زمین میں تصرف کرنے سے منع کرے اور اسکے لیئے رکاوٹ پیدا کرے۔

س۱۸۴۳: ایک شخص نے پچاس سال پہلے زمین کا ایک قطعہ خریدا اور اب وہ ایک اونچے پہاڑ کے نام کا سہارا لیکر کہ جسکا ذکر رجسٹری میں زمین کی حدود کے طور پر آیا ہے ،دعویٰ کرتا ہے کہ وہ دسیوں لاکھ میٹر عمومی زمین اوران دسیوں پرانے گھروں کا مالک ہے جو اسکی خریدی ہوئی زمین اور اس پہاڑ کے درمیان واقع ہیں اسی طرح وہ اس بات کا بھی مدعی ہے کہ اس علاقہ کے لوگوں کی ان گھروں اور مذکورہ زمینوں میں نماز غصب کی بناپر باطل ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ دور میں ان زمینوں اور پرانے مکانوں میں اس نے کسی قسم کا تصرف نہیں کیا جو اس جگہ واقع ہیں اور ایسے دلائل بھی موجود نہیں ہیں جو اس زمین کی سینکڑوں سالہ پرانی صورت حال کو واضح کریں اس صورت میں مسئلہ کا کیا حکم ہے؟

ج: جو زمین خریدی گئی زمین اور اس پہاڑ کے درمیان ہے کہ جو اسکی حدود کے طور پر اسکی دستاویز میں مذکورہے اگر وہ غیر آباد زمین ہو کہ جو پہلے کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں تھی یا ان زمینوں میں سے ہو کہ جو گذشتہ لوگوں کے تصرف میں تھیں اور اب ان سے منتقل ہو کر دوسروں کے تصرف میں آگئی ہیں تو اس صورت میں جس شخص کے پاس جتنی مقدارزمین یا مکان ہے اوروہ اسکے

مالکانہ تصرف میں ہے شرعی طور پر وہ اس کا مالک ہے اور جب تک مدعی اپنی مالکیت کو شرعی طور پر عدالت میں ثابت نہ کردے اس وقت تک اس ملک میں ان کے تصرفات مباح اور حلال ہیں۔

س ١٨٤٤: قاضی نے جس زمین کے ضبط کرنے کا حکم دیا ہوکیا اس میں اسکے پچھلے مالک کی اجازت کے بغیر مسجد بنانا جائز ہے؟ کیا اس قسم کی مساجد میں نماز پڑھنا اور دوسرے دینی امور انجام دینا جائز ہے؟

ج : اگر مذکورہ زمین حاکم شرع کے حکم سے یا حکومت اسلامی کے موجودہ قانون کی بناپر پہلے مالک سے ضبط کی گئی ہو یا اس کی ملکیت کے مدعی کیلئے شرعی ملکیت ثابت نہ ہوتو اس کی ملکیت کے مدعی یا پہلے مالک کی اجازت لازمی نہیں ہے پس اس میں مسجد بنانا ، نماز پڑھنا اور دوسرے دینی امور انجام دینا اشکال نہیں رکھتا۔

س ١٨٤٥: ایک زمین نسل بہ نسل میراث کے ذریعہ ورثاء تک پہنچی پھر ایک غاصب نے اسے غصب کرکے اپنے قبضہ میں لے لیا انقلاب اسلامی کی کامیابی اور حکومت اسلامی کے قائم ہونے کے بعد ورثا نے غاصب سے اس زمین کو واپس لینے کا اقدام کیا ۔ کیا شرعی طور پر یہ ورثاء کی ملکیت ہے یا انہیں صرف اسکے حکومت سے خریدنے میں حق تقدم حاصل ہے؟

ج: ارث کے ذریعہ فقط گذشتہ تصرفات کا لازمہ اسکی ملکیت یا اسکے خریدنے میں حق تقدم نہیں ہے لیکن جب تک اسکے برخلاف ثابت نہ ہو جائے تب تک شرعی طور پر ملکیت ثابت ہے لہذا اگر ثابت ہوجائے کہ ورثاء زمین کے مالک نہیں ہیں یا زمین پر کسی اور کی ملکیت ثابت ہوجائے تو ورثاء کو زمین یا اسکے عوض کے مطالبہ کا حق نہیں ہے ورنہ ذو الید (قبضے والا) ہونے کے اعتبارسے انہیں اصل زمین یا اسکے عوض کے مطالبہ کا حق ہے۔

بالغ ہونے کے علائم اور حَجر

س ۱۸۸٦:ایک شخص کی ایک بیٹی اور ایک بالغ سفیہ بیٹا ہے جو اسکے زیر سرپرستی ہے ، کیا باپ کے مرنے کے بعد جائز ہے کہ بہن اپنے سفیہ بھائی کے اموال میں ولایت اورسرپرستی کے عنوان سے تصرف کرے؟

ج: بھائی اور بہن کو اپنے سفیہ بھائی پر ولایت حاصل نہیں ہے اوراگر اس کا دادا موجود نہ ہو اور باپ نے بھی اس پر ولایت اور سرپرستی کے سلسلے میں کسی کو وصیت نہ کی ہو تو سفیہ بھائی اور اسکے اموال پر حاکم شرع کو ولایت حاصل ہو گی۔

س ۱۸۸۷: کیا لڑکے اور لڑکی کے سن بلوغ میں شمسی سال معیار ہے یا قمری ؟

ج : قمری سال معیار ہے۔

س ۱۸۸۸: اس امر کو تشخیص دینے کیلئے کہ ایک شخص بالغ ہونے کے سن کو پہنچا ہے یا نہیں کس طرح قمری سال کی بنیاد پر اسکی تاریخ ولادت کو سال اور مہینے کے اعتبار سے حاصل کرسکتے ہیں؟

ج: اگر شمسی سال کی بنیاد پر اسکی ولادت کی تاریخ معلوم ہو تو اسے قمری اور شمسی سال کے درمیان فرق کا حساب کرکے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

س ۱۸۸۹: جو لڑکا پندرہ سال سے پہلے محتلم ہوجائے کیا اسے بالغ سمجھا جائیگا؟

ج: احتلام ہو جانے سے وہ بالغ سمجھا جائے گا کیونکہ شرعی طورپر احتلام بلوغ کی علامات میں سے ہے۔

س۱۸۹۰: اگر دس فیصد احتمال ہوکہ بلوغ کی دوسری دو علامتیں (مکلف ہونے کے سن کے علاوہ) جلدی ظاہر ہوگئی ہیں تو اس صورت میں حکم کیا ہے؟

ج: محض یہ احتمال دینا کہ وہ دو علامتیں جلدی ظاہر ہوگئی ہیں بلوغ کا حکم ثابت ہونے کیلئے کافی نہیں ہے۔

س ۱۸۹۱: کیا جماع کرنا بالغ ہونے کی علامات میں سے شمار ہو تا ہے اور اسکے انجام دینے سے شرعی فرائض واجب ہوجاتے ہیں؟اور اگر کوئی شخص اسکے حکم سے واقفیت نہ رکھتا ہو اور اسطرح کئی سال گزر جائیں تو کیا اس پر غسل جنابت واجب ہوتا ہے؟ اور وہ اعمال جن میں طہارت شرط ہے جیسے نماز ، روزہ اگر انہیں غسل جنابت کرنے سے پہلے انجام دے تو کیا وہ باطل ہیں؟ اور انکی قضا واجب ہے؟

ج: انزال اور منی خارج ہوئے بغیر صرف جماع ، بالغ ہونے کی علامت نہیں ہے لیکن یہ جنابت کا باعث بن جاتاہے لہذابلوغ کے وقت غسل کرنا واجب ہوگا اور جب تک بلوغ کی کوئی علامت انسان میں نہ پائی جائے شرعی طور پر وہ بالغ نہیں ہے اور اس کیلئے احکام شرعی کا بجالانا ضروری نہیں ہے اور جو شخص بچپن میں جماع کی وجہ سے مجنب ہوا ہو اور بالغ ہونے کے بعد غسل جنابت انجام دیئے بغیر اس نے نمازیں پڑھی اور روزے رکھے ہوں تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنی نمازوں کا اعادہ کرے لیکن اگر وہ جنابت کے بارے میں جاہل تھا تو اس پر روزوں کی قضا بجالانا واجب نہیں ہے۔

س ۱۸۹۲: ہمارے سکول کے بعض طالب علم لڑکے اور لڑکیاں اپنی ولادت کی تاریخ کے اعتبار سے بالغ ہوگئے ہیں لیکن انکے حافظہ میں خلل اور کمزوری کی وجہ سے انکا طبّی معائنہ کیا گیا تا کہ انکی ذہنی صلاحیت اور حافظہ چیک کیا جائے معائنہ کے نتیجے میں ثابت ہوا کہ وہ گذشتہ ایک سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے ذہنی طور پر پسماندہ ہیں لیکن ان میں سے بعض کو پاگل شمار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ دینی اور معاشرتی مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں کیا اس مرکز کی تشخیص ڈاکٹروں کی تشخیص کی طرح معتبر ہے اور ان طالب علموں کیلئے ایک معیار ہے؟

ج : انسان پر شرعی ذمہ داریاں عائد ہونے کا معیار یہ ہے کہ وہ شرعی طور پر بالغ ہو اور عرف کے اعتبار سے عاقل ہو لیکن ہوش و فہم کے درجات معتبر نہیں ہیں اور اس میں انکا کوئی اثر نہیں ہے۔

س ۱۸۹۳: بعض احکام میں خاص طورپر ممیّز بچے کے سلسلے میں آیا ہے :" جو بچہ خوب اور بد کوپہچانتا ہو " خوب اور بد سے کیا مراد ہے؟ اور تمیز کا سن کونسا سن ہے؟

ج: خوب و بد سے مراد وہ چیز ہے جسے عرف خوب اور بد سمجھتا ہے اور اس سلسلے میں بچے کی زندگی کے حالات ، عادات و آداب اورمقامی رسم و رواج کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے اور سن تمیز ، افراد کی استعداد اور درک و فہم کے اختلاف کی بنیاد پر مختلف ہے۔

س ۱۸۹٤: کیا لڑکی کیلئے نوسال پورے ہونے سے پہلے ایسے خون کا دیکھنا جس میں حیض کی نشانیاں موجود ہوں ، اسکے بالغ ہونے کی علامت ہے؟

ج: یہ خون لڑکی کے بالغ ہونے کی شرعی علامت نہیں ہے اور حیض کے حکم میں نہیں ہے اگر چہ اس میں حیض کی علامات موجود ہوں۔

س ۱۸۹۵: جو شخص کسی وجہ سے عدالت کی طرف سے اپنے مال میں تصرف کرنے سے ممنوع ہوجائے اگر وہ اپنی وفات سے پہلے اپنے اموال میں سے کچھ مقدار اپنے بھتیجے کی خدمت کے شکریے اور قدردانی کے عنوان سے اسے دے اوروہ بھتیجا اپنے چچاکی وفات کے بعد مذکورہ اموال اسکی تجہیز و تکفین اور دوسری خاص ضرورتوں کو پورا کرنے پر خرچ کردے ، تو کیاعدالت اس سے اس مال کا مطالبہ کرسکتی ہے؟

ج: اگر وہ مال جو اس نے اپنے بھتیجے کو دیا ہے حجر کے دائرے میں ہو یا کسی دوسرے کی ملک ہو تو شرعی طور پراسے حق نہیں ہے کہ وہ مال بھتیجے کو دے اور اسکا بھتیجا بھی اس میں تصرف کرنے کا حق نہیں رکھتا اور عدالت کیلئے جائز ہے کہ وہ اس مال کااس سے مطالبہ کرے ورنہ کسی کو وہ مال واپس لینے کا حق نہیں ہے -

مضاربہ کے احکام

س ۱۸۹٦: کیا سونے اور چاندی کے غیرکے ساتھ مضاربہ جائز ہے ؟

ج : جو کرنسی آج کل رائج ہے اسکے ساتھ مضاربہ میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اجناس اور سامان کے ساتھ مضاربہ جائز نہیں ہے ۔

س ۱۸۹۷: کیا تجارت ، سپلائی ، سرویس فراہم کرنے اور پیداوار کے سلسلے میں عقد مضاربہ سے استفادہ کرنا صحیح ہے ؟ اور کیا وہ عقود جومضاربہ کے عنوان سے غیر تجارتی کاموں میں آج کل متعارف ہوگئے ہیں شرعی طور پر صحیح ہیں یا نہیں؟

ج : عقد مضاربہ صرف خرید و فروش کے ذریعہ تجارت میں سرمایہ کاری کرنے سے مخصوص ہے اور اس سے سپلائی ،سرویس فراہم کرنے ،پیداواری کاموں اور اس جیسے دیگر امور میں استفادہ کرنا صحیح نہیں ہے لیکن ان امور کو دیگر شرعی عقود کے ساتھ انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسے جعالہ ، صلح و غیرہ ۔

س ۱۸۹۸: میں نے اپنے دوست سے مضاربہ کے عنوان سے ایک مقدار رقم اس شرط پر لی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد اصل رقم کچھ اضافے کے ساتھ اسے واپس لوٹا دوں گا اور میں نے رقم میں سے کچھ مقدار اپنے ایک ضرورتمند دوست کو دے دی اور یہ طے پایا کہ منافع کا ایک تہائی وہ ادا کرے گاکیا یہ کام صحیح ہے ؟

ج : اس شرط پر کسی سے رقم لینا کہ کچھ عرصے کے بعد اصل رقم کچھ اضافے کے ساتھ واپس کرے گا مضاربہ نہیں ہے بلکہ سودی قرض ہے جو کہ حرام ہے اور اس رقم کا مضاربہ کے عنوان سے لینا ، اس کی جانب سے قرض شمار نہیں ہوگا لہٰذا یہ رقم لینے والے کی ملک قرار نہیں پائے گی بلکہ وہ اصل مالک کی ملکیت پر باقی ہے اور رقم لینے والے اور عامل کو صرف اس سے تجارت کرنے کا حق ہے اور دونوں نے باہمی طور پرجو توافق کیا ہے اسکی روشنی میں یہ اسکے منافع میں شریک ہیں اور عامل کو حق نہیں ہے کہ وہ مال کے مالک کی اجازت کے بغیر اس میں سے کچھ رقم کسی دوسرے کو قرض کے طور پر دے یامضاربہ کے عنوان سے کسی دوسرے کے اختیار میں قرار دے ۔

س ۱۸۹۹:ان لوگوں سے مضاربہ کے نام پر رقم قرض لینا ۔ جو مضاربہ کے عنوان سے رقم دیتے ہیں تاکہ طے شدہ معاملہ کے مطابق ہر مہینہ ایک لاکھ تومان کے عوض تقریباً چار یا پانچ ہزار تومان منافع حاصل کریں ۔کیا حکم رکھتاہے ؟

ج : مذکورہ صورت میں قرض لینا مضاربہ نہیں ہے بلکہ یہ وہی سودی قرض ہے جو حکم تکلیفی کے لحاظ سے حرام ہے اور عنوان میں ظاہری تبدیلی لانے سے حلال نہیں ہوگا ۔ اگرچہ اصل قرض صحیح ہے اور قرض لینے والا مال کا مالک بن جاتا ہے ۔

س1900 : ایک شخص نے کچھ رقم دوسرے کو دی تا کہ وہ اس سے تجارت کرے اور ہر مہینہ کچھ رقم منافع کے طور پر اسے ادا کرے اور اسکے تمام نقصانات بھی اسی کے ذمہ ہوں کیا یہ معاملہ صحیح ہے ؟

ج: اگریوں طے کریں کہ اسکے مال کے ساتھ صحیح شرعی طور پر مضاربہ عمل میں آئے اور عامل پر شرط لگائے کہ ہر مہینہ اسکے منافع میں سے اسکے حصے سے کچھ مقدار اسے دیتا رہے اور اگر سرمایہ میں کوئی خسارہ ہوا تو عامل اس کا ضامن ہے تو ایسا معاملہ صحیح ہے۔

س 1901: میں نے ایک شخص کو وسائل حمل و نقل کے خریدنے ، ان کے درآمد کرنے اور پھر بیچنے کیلئے کچھ رقم دی اور اس میں یہ شرط لگائی کہ ان

کو فروخت کرنے سے جو منافع حاصل ہوگا وہ ہمارے درمیان مساوی طور پر تقسیم ہوگا اور اس نے ایک مدت گزرنے کے بعد کچھ رقم مجھے دی اور کہا : یہ تمہارا منافع ہے کیا وہ رقم میرے لیئے جائز ہے ؟

ج: اگرآپ نے سرمایہ مضاربہ کے عنوان سے اسے دیا ہے اور اس نے بھی اس سے وسائل حمل و نقل کو خریدا اور بیچاہو اور پھر اسکے منافع سے آپ کا حصہ دے تو وہ منافع آپ کے لیئے حلال ہے۔

س ۱۹۰۲: ایک شخص نے دوسرے کے پاس کچھ رقم تجارت کیلئے رکھی ہے اور ہر مہینہ اس سے اندازے کے ساتھ کچھ رقم لیتا ہے اور سال کے آخر میں نفع و نقصان کا حساب کرتے ہیں اگر رقم کا مالک اور وہ شخص با ہمی رضامندی کے ساتھ ایک دوسرے کو نفع و نقصان بخش دیں تو کیا ان کیلئے اس کام کا انجام دینا صحیح ہے؟

ج: اگر یہ مال صحیح طور پر مضاربہ انجام دینے کے عنوان سے اسے دیا ہے تو مال کے مالک کیلئے ہر مہینہ عامل سے منافع کی رقم کی کچھ مقدارلینے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اسی طرح ان دونوں کیلئے ان چیزوں کی نسبت مصالحت کرنا بھی صحیح ہے جو شرعی طور پر وہ ایک دوسرے سے لینے کے مستحق ہیں لیکن اگر وہ مال قرض کے طور پر ہو اور اس میں یہ شرط طے پائی ہو کہ مقروض قرض خواہ کوہر مہینہ کچھ منافع ادا کرے اور پھر سال کے آخر میں جو مال وہ ایک دوسرے سے لینے کے مستحق ہیں اس کے بارے میں صلح کرلیں تو یہ وہی سودی قرض ہے جو حرام ہے اوراسکے ضمن میں شرط کرنا بھی باطل ہے اگر چہ اصل قرض صحیح ہے اور یہ کام محض دونوں کے ایک دوسرے کو نفع و نقصان ھبہ کرنے سے حلال نہیں ہوسکتا لہذا قرض خواہ کسی قسم کا منافع نہیں لے سکتا جیسا کہ وہ کسی قسم کے نقصان کا بھی ضامن نہیں ہے ۔

س ۱۹۰۳: ایک شخص نے مضاربہ کے عنوان سے دوسرے سے مال لیا اور اس میں یہ شرط لگائی کہ اس کے منافع کا دو تہائی حصہ اس کا ہوگا اور ایک تہائی مالک کا ہوگا اس مال سے اس نے کچھ سامان خرید کر اپنے شہر کی طرف بھیجا جو راستے میں چوری ہوگیا یہ نقصان کس کے ذمہ ہے ؟

ج: تجارت کے مال یا سرمایہ کے تمام یا بعض حصے کا تلف اور ضائع ہوجانا اگر عامل یا کسی دوسرے شخص کی کوتاہی کی وجہ سے نہ ہو تو سرمایہ لگانے والے کے ذمہ ہے اور مال کے منافع سے اس نقصان کو پورا کیا جائیگا مگر یہ کہ اس میں شرط ہو کہ سرمایہ لگانے والے کانقصان عامل کے ذمہ ہوگا ۔

س ۱۹۰٤: کیاجائز ہے کہ جو مال کاروبار یا تجارت کیلئے کسی کو دیا جائے یا کسی سے لیا جائے اس میں یہ شرط لگائیں کہ اس سے حاصل شدہ منافع بغیر اسکے کہ یہ سود ہو ان دونوں کے درمیان انکی رضامندی سے تقسیم کیاجائے ؟

ج: اگر تجارت کیلئے مال کا دینا یا لینا قرض کے عنوان سے ہو تو اسکا تمام منافع قرض لینے والے کا ہے جس طرح کہ اگر مال تلف ہوجائے تو وہ بھی اسی کے ذمہ ہے اور مال کا مالک مقروض سے صرف اس مال کا عوض لینے کا مستحق ہے اور جائز نہیں ہے کہ وہ اس سے کسی قسم کا منافع وصول کرے اور اگر مضاربہ کے عنوان سے ہو تو اسکے نتائج حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ عقد مضاربہ انکے درمیان صحیح طور پر منعقد ہواہو اور اسی طرح ان شرائط کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے جو اسکے صحیح ہونے کیلئے لازمی ہیں اوران میں سے ایک شرط یہ ہے کہ وہ دونوں منافع سے اپنا اپنا حصہ کسر مشاع کی صورت میں معین کریں ورنہ وہ مال اور اس سے حاصل شدہ تمام آمدنی مالک کی ہوگی اور عامل صرف اپنے کام کی اجرۃ المثل (مناسب اجرت) لینے کا مستحق ہوگا۔

س ۱۹۰۵: اس امر کے پیش نظر کہ بینک کے معاملات واقعی مضاربہ نہیں ہیں کیونکہ بینک کسی قسم کے نقصان کو اپنے ذمہ نہیں لیتا کیا وہ رقم جو پیسہ جمع کرانے والے ہر مہینہ بینک سے منافع کے طور پر لیتے ہیں حلال ہے؟

ج: صرف نقصان کا بینک کی طرف سے قبول نہ کرنا مضاربہ کے باطل ہونے کا سبب نہیں بنتا اور اسی طرح یہ چیز اس عقد کے صرف ظاہری شکل و صورت کے اعتبار سے مضاربہ ہونے کی بھی دلیل نہیں ہے کیونکہ شرعی طور پر اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مالک یا اس کا وکیل عقد مضاربہ کے ضمن میں‌شرط کرے کہ عامل، سرمایہ کے مالک کے ضرر اور نقصانات کا ضامن ہوگا لہذا جب تک یہ ثابت نہ ہوجائے کہ وہ مضاربہ جو بینک سرمایہ جمع کرانے والوں کے وکیل کے عنوان سے انجام دینے کا مدعی ہے وہ صرف ظاہری ہے اور کسی سبب سے باطل ہے تب تک وہ مضاربہ صحیح ہے اور اس سے حاصل ہونے والا منافع جو سرمایہ جمع کرانے والوں کو دیا جاتاہے حلال ہے۔

س١٩٠٦: میں نے رقم کی ایک معین مقدار ایک زرگر کودی تا کہ وہ اسے خرید و فروش کے کام میں لائے اور چونکہ وہ ہمیشہ منافع حاصل کرتاہے اور نقصان نہیں اٹھاتا کیا جائز ہے کہ ہر مہینہ ، میں اسکے منافع سے خاص رقم کا اس سے مطالبہ کروں؟ اگر اس میں کوئی اشکال ہو تو کیا جائز ہے اس مقدار کے بدلے میں سونا چاندی لے لوں؟ اور اگر وہ رقم اس شخص کے ذریعہ جو ہمارے درمیان واسطہ ہے ادا ہوتو کیا اشکال ختم ہوجائے گا؟ اور اگر وہ اس رقم کے عوض کچھ رقم ہدیہ کے عنوان سے مجھے دے دے تو کیا پھر بھی اشکال ہے؟

ج: مضاربہ میں شرط ہے کہ منافع میں سے سرمائے کے مالک اور عامل ہر ایک کا حصہ نصف، تہائی یا چوتھائی و غیرہ کی صورت میں معین ہولہذا کسی خاص رقم کو ماہانہ منافع کے طورپر سرمائے کے مالک کیلئے معین کرنے سے مضاربہ صحیح نہیں ہوگا چاہے وہ ماہانہ منافع جو مقرر ہوا ہے نقد ہو یا سونا چاندی یا کسی سامان کی شکل میں اور چاہے اسے براہ راست وصول کرے یا کسی دوسرے شخص کے ذریعہ سے اور چاہے اسے منافع میں سے اپنے حصہ کے عنوان سے وصول کرے یا عامل وہ رقم اس تجارت کے بدلے میں جو اس نے اسکے پیسے کے ساتھ کی ہے ، ہدیہ کے عنوان سے اسے دے یہاں یہ شرط لگا سکتے ہیں کہ سرمائے کا مالک اسکے منافع کے حاصل ہونے کے بعد ہر مہینے اندازے کے ساتھ اس سے کچھ مقدار لیتا رہے گا تا کہ عقد مضاربہ کی مدت ختم ہونے کے بعد اس کا حساب کرلیں۔

س١٩٠٧:ایک شخص نے کچھ لوگوں سے مضاربہ کے عنوان سے تجارت کیلئے کچھ رقم لی ہے اور اس میں یہ شرط کی ہے کہ اسکا منافع اسکے اور صاحبان اموال کے درمیان انکی رقم کے تناسب سے تقسیم ہو گا اس کام کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج : اگر رقم کا باہمی طور پر تجارت کیلئے خرچ کرنا اسکے ما لکان کی اجازت کے ساتھ ہو تواس میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س١٩٠٨: کیا عقد لازم کے ضمن میں یہ شرط لگانا جائز ہے کہ عامل ہرماہ صاحب سرمایہ کو منافع میں سے اسکے حصہ سے کچھ رقم دیتار ہے اور کمی اور زیادتی کی نسبت مصالحت کرلیں ؟ دوسرے لفظوں میں کیا صحیح ہے کہ عقد لازم کے ضمن میں ایسی شرط لگائیں جو احکام مضاربہ کے خلاف ہو ؟

ج : اگر شرط وہی صلح ہو یعنی صاحب سرمایہ اسکے منافع میں سے اپنے حصے کا کہ جو کسر مشاع کے طور پر معین کیا گیا ہے عامل کی اس رقم ساتھ مصالحت کرے جو وہ اسے ہر مہینہ دے رہا ہے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر شرط یہ ہو کہ منافع میں سے مالک کے حصہ کا تعین اس رقم کی صورت میں ہوگا کہ جو عامل ہر ماہ اسے ادا کریگا تو یہ شرط، عقدِمضاربہ کے مقتضیٰ کے خلاف ہے پس باطل ہے۔

س١٩٠٩: ایک تاجرنے کسی شخص سے مضاربہ کے سرمایہ کے عنوان سے اس شرط پر کچھ رقم لی کہ تجارت کے منافع سے چند معین فیصد رقم اسے دے گا نتیجہ کے طور رپر اس نے وہ رقم اور اپنا سرمایہ اکٹھا کر کے تجارت میں لگادیا اور دونوں ابتدا ہی سے جانتے تھے کہ اس رقم کے ماہانہ منافع کی مقدار کو تشخیص دینا مشکل ہے اسی بنا پر انھوں نے مصالحت کرنے پراتفاق کرلیا،کیا شرعی طور پر اس صورت میں مضاربہ صحیح ہے ؟

ج : مالک کے سرمایہ کے منافع کی ماہانہ مقدار کی تشخیص کے ممکن نہ ہونے سے عقد مضاربہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔شرط یہ ہے کہ مضاربہ کی صحت کے دیگر شرائط کی رعایت کی گئی ہو پس اگر عقد مضاربہ اسکی شرعی شرائط کی روشنی میں منعقد کریں اور پھر اتفاق کرلیں کہ حاصل ہونے والے منافع کے سلسلے میں مصالحت کریں اس طرح کہ منافع حاصل ہونے کے بعد سرمایہ کا مالک اس میں سے اپنے حصے پر معین رقم کے بدلے میں صلح کرلے تو کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۹۱۰: ایک شخص نے کچھ رقم مضاربہ کے طور پر کسی دوسرے کو اس شرط پر دی کہ تیسرا شخص اس مال کی ضمانت اٹھائے اس صورت میں اگر عامل وہ رقم لیکر بھاگ جائے تو کیا پیسے کے مالک کوحق ہے کہ اپنی رقم لینے کیلئے ضامن کے پاس جائے؟

ج :مذکورہ صورت میں مضاربہ والے مال کو ضمانت کی شرط کے ساتھ دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے پس وہ رقم جو عامل نے مضاربہ کے طور پر لی تھی اگر اسے لے کر بھاگ جائے یا کوتاہی کرتے ہوئے اسے تلف کردے تو صاحب سرمایہ کو حق ہے کہ وہ اس کا عوض لینے کیلئے ضامن کے پاس جائے ۔

س ۱۹۱۱: اگر عامل مضاربہ کی اس رقم کی کچھ مقدار جو اس نے متعدد افراد سے لے رکھی ہے اسکے مالک کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو قرض کے طور پر دے دے چاہے یہ رقم مجموعی سرمایہ میں سے ہویا کسی خاص شخص کے سرمایہ سے تو کیا اسے (اس کے ید کو) دوسروں کے اموال کی نسبت جوانھوں نے اسکے پاس مضاربہ کے طور پر رکھے ہیں خیانت کار (ید عدوانی) شمار کیا جائے گا ؟

ج: جو مال اس نے مالک کی اجازت کے بغیر قرض کے طور پر کسی دوسرے کو دیا ہے اسکی نسبت اسکی امانتداری (ید امانی) خیانت کاری (ید عدوانی) میں بدل جائے گی نتیجہ کے طور پر وہ اس مال کا ضامن ہے لیکن دیگر اموال کی نسبت جب تک وہ افراط و تفریط نہ کرے امانتدار کے طور پر باقی رہے گا ۔

بینک کے احکام

س ۱۹۱۲: اگر بینک قرض دینے کیلئے شرط لگائے کہ قرض لینے والا اضافی رقم ادا کرے تو کیا انسان کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایسا قرض لینے کیلئے حاکم شرع یا اس کے وکیل سے اجازت حاصل کرے؟ کیا ضرورت نہ ہونے کی صورت میں ایسا قرض لینا جائز ہے ؟

ج: اصل قرض لینا حاکم شرع کی اجازت سے مشروط نہیں ہے حتی اگر وہ سرکاری بینک سے بھی ہواور حکم وضعی کے لحاظ سے صحیح ہے اگر چہ وہ سودی ہی کیوں نہ ہو لیکن سودی ہونے کی صورت میں حکم تکلیفی کے لحاظ سے اس کا لینا حرام ہے چاہے مسلمان سے لیا گیا ہو یاغیر مسلم سے ، چاہے اسلامی حکومت سے لے یا غیر اسلامی حکومت سے ، مگر یہ کہ قرض لینا ایسے اضطرار کی حد تک پہنچ جائے کہ جس میں حرام کا ارتکاب جائز ہوتا ہے اور حرام قرض کا لینا حاکم شرع کی اجازت سے حلال نہیں ہوسکتا بلکہ اس سلسلے میں اسکی اجازت کا کوئی محل نہیں ہے لیکن انسان حرام میں پڑنے سے بچنے کیلئے یہ کر سکتا ہے کہ وہ اضافی رقم دینے کا قصد نہ کرے اگر چہ وہ یہ جانتا ہو کہ یہ اضافی رقم حتماًاس سے لے لیں گے اور قرض لینا اگر سودی نہ ہو تو اسکے لینے میں ضرورت اور احتیاج کا ہونا لازمی نہیں ہے ۔

س ۱۹۱۳: اسلامی جمہوریہ ایران کا بینک مسکن لوگوں کو مکان بنانے ، خرید نے اور اسے ٹھیک کرنے کیلئے قرضے دیتا ہے اور مکان بنانے ،ٹھیک کرنے یا خریدنے کے بعد اس قرضے کوقسطوں میں وصول کرتا ہے لیکن ادا کی گئی قسطوں کی رقم، قرض کی رقم سے زیادہ ہوتی ہے کیا یہ اضافی رقم شرعی طور پر صحیح ہے؟

ج: وہ رقم جو بینک مسکن مکان خرید نے یا بنانے کیلئے دیتا ہے وہ قرض کے عنوان سے نہیں بلکہ شرعی عقود میں سے کسی ایک عقد کے مطابق دیتاہے جیسے شراکت ، جعالہ یا اجارہ و غیرہ پس اگر ان عقود کی شرعی شرائط کی رعایت کی جائے تو اسکی صحت میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۹۱٤: بینک لوگوں کی جمع شدہ رقم کا تین سے لے کر بیس فیصد تک منافع دیتے ہیں کیا مہنگائی کی شرح کے پیش نظر صحیح ہے کہ اس اضافی رقم کو اصل رقم کے جمع کرانے والے دن اسکی قیمت کی نسبت اسکی وصولی والے دن جو اسکی قیمت کم ہو گئی ہے کے مقابلے میں حساب کیا جائے تا کہ اسطرح وہ سود کے عنوان سے خارج ہوجائے ؟

ج: اگر وہ اضافی رقم اور منافع جو بینک ادا کرتا ہے اس آمدنی سے ہو کہ جسے بینک نے پیسہ جمع کرانے والوں کے وکیل کے طور پر انکے پیسے سے صحیح شرعی عقود کے ساتھ حاصل کیا ہے تو یہ سود نہیں ہے بلکہ شرعی معاملہ کا منافع ہے اور اس میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۱۹۱۵:جس شخص کے پاس اپنی زندگی گزارنے کیلئے سودی بینک میں ملازمت کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو اس کیلئے وہاں ملازمت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج : اگر بینک میں کام کرنا سودی معاملات سے منسلک ہو اور کسی طور پر اسکے وقوع پذیر ہونے میں مؤثر ہوتو وہاں کام کرنا جائز نہیں ہے اورصرف اپنے معاش کیلئے کوئی دوسرا حلال کام پیدا نہ کرسکنا اس بات کا جوازفراہم نہیں کرسکتا کہ انسان حرام کام کرنے لگ جائے ۔

س ۱۹۱٦: بینک مسکن نے اس شرط پر ہمارے لیئے ایک گھر خریدا کہ ہم اسکی رقم ماہانہ ادا کریں کیا یہ معاملہ شرعاً صحیح ہے او ر ہم اس گھر کے مالک ہوجائیں گے ؟

ج : اگر بینک نے وہ گھر اپنے لیئے خریدا ہو اور پھر قسط وار آپ کوفروخت کیا ہو تو اس میں کوئی اشکال

نہیں ہے -

س ۱۹۱۷: بینک شراکت یا معاملاتی عقود میں سے کسی دوسرے عقد کے ذریعے عمارت تعمیر کرنے کیلئے قرض دیتاہے اور تقریباً پانچ سے لے کر آٹھ فیصد تک اضافی رقم لیتاہے اس قرض اور اسکے منافع کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج :بینک سے شراکت یا کسی اور صحیح شرعی معاملہ کے ذریعے رقم لینا ، قرض لینا یا قرض دینا نہیں ہے اور وہ منافع جو اس قسم کے شرعی معاملات سے بینک کو حاصل ہوتا ہے وہ سود شمار نہیں ہوتا پس گھر خرید نے یا بنانے کے عنوان سے رقم لینے اور اس میں تصرف کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اگر بالفرض قرض کے عنوان سے اور اضافی رقم لینے کی شرط کے ساتھ ہو تو اگر چہ سودی قرض حکم تکلیفی کے لحاظ سے حرام ہے لیکن اصل قرض حکم وضعی کے اعتبار سے قرض لینے والے کیلئے صحیح ہے اور اس کا اس میں تصرف کرنا بلا اشکال ہے -

س ۱۹۱۸: کیا غیر اسلامی ممالک کے بینکوں میں جو رقم جمع کرائی جاتی ہے اس کا منافع لینا جائز ہے ؟ اور کیا اسکے لینے کے بعد اس میں تصرف کرنا جائز ہے چاہے بینک کامالک اہل کتاب ہو یا مشرک اور رقم جمع کرتے وقت منافع کی شرط کی ہو یا نہ کی ہو؟

ج: مذکورہ صورت میں منافع لینا جائز ہے حتی اگر منافع لینے کی شرط کی ہو-

س ۱۹۱۹: مذکورہ فرض میں اگر بینک کے سرمایہ کے بعض مالک مسلمان ہوں تو کیا اس صورت میں بھی بینک سے منافع لینا جائز ہے؟

ج : غیر مسلم کے حصے کی نسبت منافع لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن مسلمان کے حصے کی نسبت اگر بینک میں رقم جمع کرانا منافع اور سودکی شرط کے ساتھ ہو تو منافع لینا جائز نہیں ہے-

س ۱۹۲۰: جو رقم اسلامی ممالک کے بینکوں میں جمع کرائی گئی ہے اسکا منافع لینے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: اگر جمع کرائی گئی رقم قرض کی صورت میں اور منافع لینے کے ارادے سے ہو یا منافع لینے پر مبتنی ہو تو اس کا لینا جائز نہیں ہے-

س ۱۹۲۱:جو بینک قرض دیکر اس پر سود لیتا ہے اگر انسان اس بینک سے قرض لینا چاہے تو کیا اسکے لیئے صحیح ہے کہ وہ سود سے بچنے کیلئے اسطرح عمل کرے کہ ایک ہزار روپے کے نقد نوٹ کو ایک ہزار دوسو روپے ادھار پر خریدلے اور اس میں شرط ہوکہ ہر مہینہ سو روپے ادا کرے گا اور اسکے سو روپے والے بارہ عددپرونوٹ بینک کو دے دے یا یہ کہ بینک سے بارہ عدد مدت والے پرونوٹ کہ جنکی مجموعی قیمت ایک ہزار دوسو روپے ہے ایک ہزار روپے نقد کے ساتھ اس شرط پر خرید لے کہ ان پرونوٹ کی رقم بارہ مہینے میں ادا کردی جائیگی ؟

ج: اس قسم کے معاملات جو صرف ظاہری اور بناوٹی ہوتے ہیں اور قرض کے سود سے بچنے کی نیت سے انجام پاتے ہیں شرعاً حرام اور باطل ہیں -

س ۱۹۲۲: کیا جمہوری اسلامی ایران کے بینکوں کے معاملات صحیح ہیں ؟بینک سے لی گئی رقم کے ساتھ گھر وغیرہ کی خرید کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ ایسے گھر میں غسل کرنے اور نماز پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے جو اس قسم کی رقم سے خریدا گیا ہو؟ اور کیا اس منافع کا لینا حلال ہے جو لوگوں کی بینک میں جمع کی ہوئی رقم کے عوض ہوتا ہے؟

ج: کلی طور پر بینک کے وہ معاملات ،جو مجلس شورائے اسلامی کے منظور شدہ قوانین کہ جنکی گارڈین کونسل سے بھی تائید ہوچکی ہو کی بنیاد پر انجام پاتے ہیں کوئی اشکال نہیں رکھتے اور وہ صحیح ہیں- اور وہ منافع جو سرمایہ کو کام میں لاکر صحیح شرعی عقود میں سے کسی ایک کی بنیاد پر حاصل ہوتاہے حلال ہے لہذا اگر بینک سے گھر خریدنے یا کسی دوسرے کام کیلئے رقم لینا ان عقود میں سے کسی ایک عقد کے عنوان سے ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر سودی قرض کی شکل میں ہو تو اگرچہ اس کا لینا حکم تکلیفی کے اعتبار سے حرام ہے لیکن حکم وضعی کے اعتبار سے

اصل قرض صحیح ہے اور وہ مال قرض لینے والے کی ملکیت قرار پاتاہے اور جائز ہے کہ وہ اس میں اور اس سے خریدی گئی ہر چیز میں تصرف کرے۔

س ۱۹۲۳: کیا وہ منافع جو جمہوری اسلامی کے بینک لوگوں سے ـان قرضوں کے بدلے میں جو وہ انہیں زراعت ،گھر خریدنے اور فارم و غیرہ کیلئے دیتے ہیں ـ طلب کرتے ہیں حلال ہے؟

ج: اگر یہ بات صحیح ہو کہ بینک لوگوں کو گھر بنانے یا خریدنے یا دوسرے امور کیلئے جو رقم دیتے ہیں وہ قرض کے طور پر ہوتی ہے تو اس میں کوئی شک و شبہہ نہیں ہے کہ اسکے عوض منافع لینا شرعا حرام ہے اور بینک کو منافع طلب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے لیکن بظاہر بینک اس کام کوقرض کے بجائے عقود شرعی میں سے کسی ایک عقد کے تحت انجام دیتے ہیں جیسے مضاربہ، شراکت جعالہ یا اجارہ و غیرہ مثال کے طور پر بینک گھر بنانے کا نصف خرچ ادا کرکے گھر کی ملکیت میں شریک ہوجاتا ہے اور پھر اپنا حصہ مثلا بیس قسطوں میں اپنے شریک کو فروخت کردیتا ہے یا اپنا حصہ مدت معین تک اور مخصوص کرائے کے ساتھ اسے اجارے پر دے دیتا ہے پس اس قسم کے معاملات سے بینک جو منافع حاصل کرتا ہے اس میں شرعا کوئی اشکال نہیں ہے اور اس قسم کے معاملات کا قرض اور اسکے منافع سے کوئی ربط نہیں ہے۔

س ۱۹۲٤: ایک پروجیکٹ میں شراکت کی غرض سے بینک نے کچھ رقم مجھے دی میں نے اس میں سے نصف رقم اپنے دوست کو اس شرط پر دے دی کہ وہ اس کا پورا منافع بینک کو ادا کرے گا کیا اس سلسلے میں مجھ پر کچھ واجب ہے؟

ج: اگر بینک نے وہ رقم ،لینے والے کو کسی خاص پروجیکٹ میں اپنے حصہ دارہونے کیلئے دی ہو تو لینے والے کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ یہ رقم کسی دوسرے کام میں خرچ کرے چہ جائیکہ یہ رقم کسی دوسرے کو قرض پر دے بلکہ وہ رقم اسکے پاس بطور امانت ہے اور اسے معین کی گئی جگہ پرہی خرچ کرے یا پھر عیناً وہی رقم بینک کو واپس لوٹادے۔

س ۱۹۲۵: ایک شخص نے جعلی دستاویز کے ذریعے بینک سے کچھ رقم بطور مضاربہ اس شرط پر حاصل کی کہ کچھ مدت کے بعد اصل رقم اور اسکا منافع بینک کو لوٹا دیگا اگر بینک کو دستاویز کے جعلی ہونے کا علم نہ ہو تو کیا اس صورت میں وہ رقم قرض شمار کی جائیگی اور وہ منافع جو قرض لینے والا بینک کو ادا کرے گا سود کے حکم میں ہے؟ اور اگر بینک کو اس دستاویز کے جعلی ہونے کا علم ہو اور اسکے باوجود وہ رقم ،لینے والے کو دے دے تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اگر بینک کاعقد مضاربہ کرنا اس دستاویز کے صحیح ہونے کے ساتھ مشروط ہو تو دستاویز کے جعلی ہونے کی صورت میں مذکورہ عقد باطل ہے اور اسکے نتیجے میں بینک سے حاصل کی جانے والی رقم جس طرح بطور مضاربہ نہیں ہے بطور قرض بھی نہیں ہے البتہ ضمانت کے لحاظ سے حاصل کی جانے والی اس رقم کا حکم اسی شے والا ہے جو عقد فاسد کے ذریعے قبضے میں آتی ہے اور اسکے ذریعہ تجارت کا تمام منافع بینک کا ہے ـیہ حکم اس صورت میں ہے جب بینک دستاویز کی صورت حال سے آگاہ نہ ہو لیکن اگر بینک دستاویز کے جعلی ہونے سے آگاہ ہو تو جو رقم لی گئی ہے وہ غصب کے حکم میں ہے۔

س۱۹۲٦: اگر اس نیت کے ساتھ بینک میں رقم جمع کرائے کہ اس سے حلال معاملات میں استفادہ کیا جائے اور رقم جمع کرانے والے کا منافع میں سے حصہ معین نہ ہو اور اس میں یہ شرط ہو کہ بینک ہر چھ مہینے کے بعد اسکے حصے کا منافع ادا کرے تو کیا یہ جائز ہے؟

ج: اگر بینک میں رقم جمع کرانا اس صورت میں ہو کہ رقم کا مالک تمام اختیارات بینک کے حوالے کردے حتی کہ اس بات کی تعیین کہ رقم کو کس کام میں لگایا جائے اور رقم کے منافع سے مالک کے حصہ

کی تعیین بھی وکالت کے طور پر بینک کے اختیار میں دے دے تواس طرح رقم کا جمع کرانا اور اس کے حلال معاملہ میں استعمال کرنے سے جو منافع حاصل ہو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اور رقم کے مالک کا رقم جمع کرانے کے وقت اپنے حصے سے بے خبر ہونا اسکے صحیح ہونے کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔

س ۱۹۲۷: کیا ایسے غیر اسلامی حکومتوں کے بینکوں میں طولانی مدت (فکس ڈیپازٹ) کیلئے رقم جمع کرانا جائز ہے جو مسلمانوں کے دشمن ہیں یا مسلمانوں کے دشمنوں کے ساتھ ہم پیمان ہیں؟

ج: غیر اسلامی حکومتوں کے بینکوں میں طولانی مدت کیلئے رقم جمع کرانے میں بذات خود کوئی اشکال نہیں ہے اس شرط کے ساتھ کہ اس کی و جہ سے انکی سیاسی اور اقتصادی توانائی میں ایسا اضافہ نہ ہو کہ جس سے وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استفادہ کریں ورنہ جائز نہیں ہے۔

س ۱۹۲۸: اس بات کے پیش نظر کہ اسلامی ملکوں میں موجود بعض بینک ظالم حکومتوں سے وابستہ ہیں اور بعض کافر حکومتوں سے اوربعض مسلم یا غیر مسلم شخصی اداروں سے متعلق ہیں ان بینکوں کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: وہ معاملات جو شرعی لحاظ سے حلال ہیں ان کے ان بینکوں کے ساتھ انجام دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔ لیکن اسلامی بینکوں اور اداروں کے ساتھ سودی معاملات انجام دینا اور قرض کا سود لینا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ بینک کا سرمایہ غیر مسلموں سے متعلق ہو۔

س ۱۹۲۹: اسلامی بینک اپنے قوانین و ضوابط کے مطابق اس سرمایہ پر منافع دیتے ہیں جو مختلف لوگ بینک میں رکھتے ہیں اور بینک اسے ایسے مختلف اقتصادی کاموں میں لاتے ہیں کہ جن کا منافع شرعی طور پر حلال ہوتا ہے ۔ کیا اسی طرح عمل کرتے ہوئے ہم اپنی رقم بازار میں قابل اعتماد افراد کو دے سکتے ہیں تا کہ وہ بینک کی طرح اسے مختلف اقتصادی میدانوں میں کام میں لائیں؟

ج: اگر رقم کسی دوسرے شخص کو قرض کے عنوان سے اس شرط پر دی جائے کہ ہر مہینے یا ہر سال کچھ فیصد منافع اس سے لے گا تو ایسا معاملہ شرعی طور پر حرام ہے اگر چہ اصل قرض حکم وضعی کے لحاظ سے صحیح ہے اور جو منافع قرض کے عوض میں لے گا یہ وہی سود ہے جو شرعا حرام ہے لیکن اگر رقم اس شرط پر دی ہو کہ وہ اسے حلال کام میں استعمال کرے اور اسے شرعی طور پر کسی صحیح عقد کے ذریعے کام میں لائے اور اس سے جو منافع حاصل ہو اسکی ایک مقدار اسے دے تو ایسا معاملہ صحیح ہے اور اس سے حاصل ہونے والا منافع بھی حلال ہے اور اس سلسلے میں بینک، کسی شخص اور ادارے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

س۱۹۳۰: اگر بینک کانظام سودی ہو تو سرمایہ کاری کے ذریعہ بینک کو قرض دینے یا اس سے قرض لینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: قرض الحسنہ کے عنوان سے بینک میں رقم رکھنے یا قرض الحسنہ کے طور پر اس سے رقم لینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن سودی قرض حکم تکلیفی کے اعتبار سے مطلق طورپر حرام ہے اگر چہ اصل قرض حکم وضعی کے اعتبار سے صحیح ہے۔

س ۱۹۳۱: میں نے بینک سے مضاربہ کے طورپر کچھ رقم حاصل کی، کیا مضاربہ کی رقم سے میرے لیئے مکان خریدناجائز ہے؟

ج: مضاربہ کا سرمایہ اسکے مالک کی طرف سے عامل کے پاس امانت ہے اور اسے اس میں تصرف کرنے کا حق نہیں ہے مگر یہ کہ اسے اسی نہج پرتجارت میں لگائے کہ جس پر انہوں نے باہمی اتفاق کیا ہے پس اگر عامل مضاربہ کے مال کویک طرفہ طور پر کسی دوسرے کام میں استعمال کرے تو یہ غصب کے

حکم میں ہے۔

س ۱۹۳۲: ایک شخص نے بینک سے تجارت کیلئے اس شرط پر سرمایہ حاصل کیا کہ بینک منافع میں اسکے ساتھ شریک ہوگا اگر یہ شخص اپنے کاروبار میں نقصان اٹھائے تو کیا بینک بھی اسکے ساتھ نقصان میں شریک ہے؟

ج: مضاربہ میں خسارہ ،سرمایہ اور اسکے مالک کا ہوتاہے اور منافع سے اس کا تدارک کیا جاتاہے لیکن اس شرط لگانے میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ عامل پورے خسارے یا اسکے کچھ حصے کا ضامن ہوگا۔

س ۱۹۳۳: ایک شخص نے بینک میں اکاونٹ کھولااور کچھ عرصہ کے بعد اسے اس پر کچھ منافع حاصل ہوا اس منافع کو لینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اگر اپنامال قرض کے عنوان سے منافع کی شرط کے ساتھ یا اس پر مبتنی کرتے ہوئے اکاؤنٹ میں رکھا ہو تو اس کا لینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ منافع وہی سود ہے جو شرعی طور پر حرام ہے اور اس صورت کے علاوہ اسکے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۹۳٤: بینک میں ایک اکاؤنٹ ایسا ہے کہ اگر کوئی شخص پانچ سال کی مدت تک ہر مہینے مخصوص رقم اس بینک میں جمع کرائے اور اس مدت کے دوران اس رقم سے کچھ نہ اٹھائے تو بینک اس مدت کے ختم ہونے کے بعد ہر ماہ اسکے اکاؤنٹ میں مخصوص رقم ڈالتا ہے اور جب تک صاحب اکاؤنٹ زندہ ہے اسے وہ رقم ملتی رہتی ہے اس معاملہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اس معاملہ کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے بلکہ یہ سودی معاملہ ہے۔

س ۱۹۳۵ : لمبی مدت (فِکس ڈیپازٹ) کیلئے بینک میں پیسے رکھنا کہ جس پر چند فیصد منافع ملتا ہے کیا حکم رکھتا ہے؟

ج: حلال معاملات میں استعمال کی نیت سے بینک میں پیسے جمع کرانا کوئی اشکال نہیں رکھتا اور اسی طرح اس سے حاصل ہونے والے منافع میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س۱۹۳٦: اگر انسان بینک سے کسی مخصوص کام کیلئے کچھ رقم حاصل کرے جبکہ اس رقم کا اس کام کیلئے لینا صرف ظاہری ہو اور اصل مقصد اس رقم کو حاصل کرکے کسی دوسرے اہم اور ضروری کام میں خرچ کرنا ہو یا رقم لینے کے بعد اسے کسی دوسرے اہم کام میں خرچ کرنے کا ارادہ کر لے تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اگر رقم کا لینا اور دینا قرض کے عنوان سے ہو تو وہ ہر صورت میں صحیح ہے اور وہ رقم قرض لینے والے کی ملکیت ہے اور وہ اس رقم کو جہاں چاہے خرچ کرسکتاہے البتہ اگر یہ شرط لگائی گئی ہو کہ اسے کسی مخصوص مورد میں خرچ کریگا تو حکم تکلیفی کے لحاظ سے اس شرط پر عمل کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر بینک سے رقم لینا یا دینا مثلا مضاربہ یا شراکت کے طور پر ہو اور یہ عقد صرف ظاہری طور پر ہوتو صحیح نہیں ہے اور نتیجہ کے طور پر وہ رقم بینک کی ملکیت میں باقی رہے گی اور جس شخص نے وہ رقم وصول کی ہے اسے اس میں تصرف کرنے کا حق نہیں ہے اور اسی طرح وہ عقد کہ جسکے تحت رقم بینک سے حاصل کی ہے اگر اس میں نیت درست ہو تو وہ رقم اسکے پاس امانت ہے اور جائز نہیں ہے کہ اسے اس مورد کے علاوہ کہ جس کیلئے اس نے یہ رقم لی ہے کسی دوسرے مورد میں استعمال کرے۔

س۱۹۳۷: ایک شخص نے بینک سے مضاربہ کے عنوان سے کچھ رقم حاصل کی اور کچھ عرصہ کے بعد اصل رقم اور اسکا منافع قسط وار بینک کو واپس کردیالیکن قسطیں وصول کرنے والا ملازم انہیں اپنی جیب میں ڈالتا رہا اور صرف ظاہری طور پر جھوٹی رسیدیں دیتا رہا اور عدالت میں بھی اس نے اپنے کام کا اعتراف کیا ہے کیا ابھی بھی مضاربہ کا مال ادا کرنا عامل کے ذمہ ہے؟

ج: اگر قسطیں بینک کو رقم کی ادائیگی کے قوانین و ضوابط کی رعایت کرتے ہوئے ادا کی گئی ہوں اور اس ملازم نے بینک کے اموال کاجو غبن کیا ہے وہ اقساط جمع کرانے والے کی طرف سے قوانین و ضوابط پر عمل کرنے میں کوتاہی کی وجہ سے نہ ہو تو قسطیں ادا کرنے کے بعد عامل کسی چیز کا ضامن نہیں ہے

بلکہ وہ ملازم جس نے غبن کیا ہے ضامن ہے۔

س۱۹۳۸: کیا بینک کا صاحبان اکاؤنٹ کو ان انعاموں سے مطلع کرنا جو قرعہ کے ذریعہ ان کے نام نکلتے ہیں واجب ہے ؟

ج: یہ چیز بینک کے قوانین کے تابع ہے اگر صاحبان اکاؤنٹ کو انعام دینا انہیں اطلاع دینے پر موقوف ہو تاکہ انعام وصول کرنے کیلئے وہ رجوع کریں تو بتانا واجب ہے۔

س ۱۹۳۹: کیا شرعی طور پر جائز ہے کہ بینک کے افسران بینک میں جمع کی گئی رقوم کا کچھ منافع کسی شخص یا ادارے کو بخش دیں؟

ج: اگر وہ منافع بینک کی ملکیت ہو تو یہ چیز بینک کے قوانین کے تابع ہے لیکن اگر وہ صاحبان اکاؤنٹ سے متعلق ہو تو اس میں تصرف کا حق صاحبان اکاؤنٹ کو ہے۔

س ۱۹۴۰: بینک ہر مہینے رقم جمع کرانے والوں کوانکی رقم کے عوض کچھ منافع دیتا ہے اورمنافع کی مقدار سرمایہ کے اقتصادی کاموں میں لگانے سے پہلے ہی معین ہوتی ہے اور سرمایہ کا مالک کام کی وجہ سے ہونے والے خسارے میں شریک نہیں ہوتا کیا ان بینکوں میں یہ منافع حاصل کرنے کی خاطر رقم جمع کرانا جائز ہے یا یہ کہ ایسے معاملات کے سودی ہونے کی بناپر یہ حرام ہے؟

ج: اگر یہ رقم بینک کو قرض کے عنوان سے اور منافع حاصل کرنے کی خاطر یا اس پر مبتنی کرتے ہوئے دی ہو تو واضح ہے کہ یہ وہی سودی قرض ہے جوحکم تکلیفی کے اعتبار سے حرام ہے اور اس کا منافع بھی سود ہے جو شرعی طور پر حرام ہے لیکن اگر بینک میں قرض کے عنوان سے رقم جمع نہ کرائے بلکہ بینک کے ذریعہ اسے حلال معاملات میں خرچ کرنے کی نیت سے جمع کرائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اس رقم کے استعمال سے پہلے منافع کی مقدار معین کرنا اور اسی طرح صاحبان رقم کا احتمالی نقصان میں شریک نہ ہونا مذکورہ معاملہ کے صحیح ہونے کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتا۔

س ۱۹۴۱: اگر معلوم ہو کہ بعض موارد۔ جیسے مضاربہ اور قسطوں پر بیچنا۔ میں بینک کے بعض ملازمین اس کے قوانین کو صحیح طور پر اجراء نہیں کرتے تو کیا منافع حاصل کرنے کی نیت سے بینک میں رقم جمع کراناجائز ہے؟

ج: اگر فرض کریں کہ شخص کو علم ہوگیا ہے کہ بینک کے ملازمین نے اسکی رقم ایک باطل معاملہ میں خرچ کی ہے تو یہ منافع حاصل کرنا اور اس سے استفادہ کرنا اسکے لیئے جائز نہیں ہے لیکن اس بڑے سرمائے کو مد نظر رکھتے ہوئے جو مالکان کی طرف سے بینک میں جمع کرایا جاتاہے اوران مختلف قسم کے معاملات کے پیش نظر جو بینک کے ذریعہ انجام پاتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ان میں سے بہت سے معاملات شرعی طور پر صحیح ہیں کسی شخص کو اس قسم کا علم حاصل ہونا بہت بعید ہے۔

س ۱۹۴۲: کمپنی یا سرکاری ادارہ جو اپنے ملازمین سے کئے ہوئے معاہدے کے مطابق ہر مہینے انکی تنخواہ سے کچھ رقم کم کرتا ہے اوراسے کسی بینک میں جمع کرادیتا ہے اورپھر اس سے ملنے والا منافع رقم کے تناسب سے ملازمین کے درمیان تقسیم کرتا ہے کیا یہ معاملہ صحیح اور جائز ہے اور اس منافع کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اگر بینک میں رقم جمع کرانا قرض کے عنوان سے ہو اور اس میں منافع کی شرط ہو یا اس پر مبتنی ہویا اسے حاصل کرنے کی نیت کے ہمراہ ہو تو اس صورت میں رقم جمع کرانا حرام ہے اور اس کا منافع بھی سود ہے جو شرعی طور پر حرام ہے لہذا اسے لینا اور اس میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر مال حفاظت کی نیت یا کسی دوسرے حلال کام کیلئے ہو اور منافع حاصل کرنا اس میں شرط نہ ہو اور اسے حاصل کرنے کی توقع اور امید بھی نہ رکھتاہو تا ہم اگر بینک اپنی طرف سے رقم کے مالک کو کوئی چیز دے دے یا اس رقم کا وہ منافع جو بینک نے اس رقم کو حلال معاملات میں خرچ کرکے حاصل کیا ہے

مالک کو دیا جائے تواس طرح رقم جمع کرانے اور اس پر اضافی منافع لینے میں کو ئی اشکال نہیں ہے اور وہ اسکی ملک شمار ہوگا۔

س۱۹۴۳: کیا یہ صحیح ہے کہ بینک رقم جمع کرانے کیلئے لوگوں کو تشویق کرے اور رقم کے مالکوں کو وعدہ دے کہ جو شخص چھ مہینے تک اپنے اکاؤنٹ سے رقم نہیں نکالے گا بینک کی طرف سے اسے بینک کی خاص سہو لیات دی جائیں گی؟

ج: بینک کی طرف سے رقم جمع کرانے والوں کی تشویق کیلئے اس قسم کے وعدے دینے اور سہولیات فراہم کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س۱۹٤٤: بعض اوقات بجلی ، پانی و غیرہ کے بل جمع کرانے کیلئے آنے والے لوگ بل جمع کرنے والے بینک کے ملازم کوبل کی رقم سے کچھ زیادہ ادا کردیتے ہیں مثلا کسی کو ۸۰ تومان ادا کرنے ہیں لیکن وہ ۱۰۰ تومان دے دیتا ہے اور باقی ۲۰ تومان واپس نہیں لیتا اور اس کامطالبہ بھی نہیں کرتاکیاوہ ملازم اس اضافی رقم کو اپنے لیئے رکھ سکتا ہے؟

ج: وہ اضافی رقم اس مالک کی ہے جس نے اصل رقم ادا کی ہے اور رقم وصول کرنے والے ملازم پر واجب ہے کہ اگر وہ اس رقم کے مالک کوجانتا ہو تو اسے واپس کردے اور اگر اسے نہ پہچانتا ہو تو وہ مال مجہول المالک کے حکم میں ہے اور اس ملازم کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اسے اپنے لیئے اٹھالے مگر یہ کہ اسکے لیئے ثابت ہوجائے کہ مالک نے مذکورہ رقم اسے بخش دی ہے یا اس نے اس سے اعراض کرلیا ہے۔

بینک کے انعامات

س ۱۹۴۵: میں نے نیشنل بینک میں کچھ رقم جمع کرائی اور کچھ عرصے کے بعد انعام کے طور پرمجھے کچھ رقم دی گئی اس رقم کے لینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: انعام لینے اور اس میں تصرف کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے -

س ۱۹۴٦: قرض الحسنہ کے طور پر جمع کرائی گئی رقم پر انعامات دیئے جاتے ہیں انکے لینے کے بارے میں کیا حکم ہے اور بالفرض اگر انکا لینا جائز ہو تو کیا ان سے خمس نکالنا ضروری ہے؟

ج: قرض الحسنہ کے طور پر رقم جمع کرانے اور اسکے انعامات میں کوئی اشکال نہیں ہے اور انعام پر خمس واجب نہیں ہے -

س ۱۹۴۷: اگر بینک میں جمع کرائی گئی رقم کا مالک اطلاع نہ ملنے یا کسی دوسری وجہ سے انعام حاصل کرنے کیلئے بینک میں رجوع نہ کرسکے تو کیا بینک کیلئے اس میں تصرف کرنا یا اسے اپنے ملازمین کے درمیان تقسیم کردینا جائز ہے؟

ج: بینک اور اسکے ملازمین کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ ان انعامات کو جو جیتنے والوں کیلئے مخصوص ہیں انکی اجازت کے بغیر اپنی ملکیت میں لے لیں۔

بینک کی ملازمت

س ۱۹۴۸: میں بینک کا ملازم ہوں اور اسکے بیرون ملک شعبہ میں کام کرتاہوں۔ اس ملک کی حکومت نے ہمیں بینکوں کے متعلق ان قوانین کی پیروی کرنے کا پابند کیاہے کہ جن میں سودی اور غیر سودی معاملات شامل ہیں کیا اس ذمہ داری کو قبول کرنا اور بینکاری کے اس نظام میں کام کرنا جائز ہے؟ اسی طرح وہ تنخواہ جومجھے بینک کے مذکورہ شعبے سے ملتی ہے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: خود ملازمت میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن بینک کے سودی معاملات کے امور کو انجام دینا جائز نہیں ہے اور انسان انہیں انجام دینے کے عوض اجرت اور تنخواہ لینے کا مستحق نہیں ہے اور اسے بینک کے شعبہ کی طرف سے جو تنخواہ ملتی ہے اگر اسے اسکے حرام مال پر مشتمل ہونے کا علم نہ ہو تو اسکے لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۱۹۴۹: کیا بینک کے شعبہ مینیجمنٹ اور اکاؤنٹنگ میں کام کرنے کے عوض ، تنخواہ لینا جائز ہے؟

ج: بینک کے مذکورہ شعبوں میں کام کرنا اور اسکے عوض تنخواہ لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے بشرطیکہ کسی طریقے سے حرام معاملات کے ساتھ مرتبط نہ ہو۔

چیک کے احکام

س ۱۹۵۰: مدت والے چیک کو اسکی رقم سے کمتر قیمت پربطور نقد بیچنا کہ جو آج کل رائج ہے کیا حکم رکھتا ہے؟

ج: مدت والے چیک کو اس میں درج قیمت سے زیادہ یا کم پر فروخت کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور یہ جائز ہے اور جس کام میں اشکال ہے اور جائز نہیں ہے وہ یہ ہے کہ کسی سے کچھ رقم قرض لے اور اس کے مقابلے میں اسے قرض کی رقم سے زیادہ رقم کا مدت والا چیک دے یہ کام سودی قرض اور حرام ہے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ اصل قرض صحیح ہو۔

س 1951: کیا چیک نقد رقم کی جگہ ہے کہ اگر مقروض قرض خواہ کو چیک دے دے تو بری الذمہ ہوجائیگا؟

ج: چیک نقد رقم کی جگہ نہیں ہے لہذابیچنے والے یا قرض خواہ کا اپنی شے کی قیمت یا قرض کی ادائیگی میں چیک لینا اس وقت ادائیگی شمار کیا جائیگا جب عرف اسے رقم لینا شمار کرے اور یہ امر افراد اور موارد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوجاتا ہے۔

بیمہ (انشورنس)

س ۱۹۵۲:زندگی کے بیمہ (لائف انشورنس) کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: شرعا کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۱۹۵۳: کیا علاج معالجے کے بیمہ کارڈ سے اس شخص کیلئے استفادہ کرنا جائز ہے جو صاحب کارڈ کے اہل و عیال میں سے نہیں ہے؟ اور کیا مالک اس کا رڈ کو دوسروں کے اختیار میں دے سکتاہے؟

ج: علاج معالجہ کے بیمہ کارڈ سے صرف وہی شخص استفادہ کرسکتاہے کہ جس کے ساتھ بیمہ کمپنی نے اپنی بیمہ سہولیات فراہم کرنے کا معاہدہ کیا ہے اور اس سے دوسروں کا استفادہ کرنا ضامن ہونے کا موجب ہے۔

س ۱۹٥٤: زندگی کے بیمہ کی تحریری دستاویز میں بیمہ کمپنی بیمہ کرانے والے سے یہ عہد کرتی ہے کہ اسکی وفات کے بعد وہ کچھ رقم ان لوگوں کو ادا کریگی جنہیں بیمہ کرانے والا معین کرتا ہے اگر یہ شخص مقروض ہو اور اسکا قرض ادا کرنے کیلئے اس کا مال کافی نہ ہو توکیا اس کے قرض خواہوں کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے قرض اس رقم سے وصول کرلیں جو بیمہ کمپنی ادا کرتی ہے ؟

ج: یہ چیز اس باہمی توافق کے تابع ہے جو بیمہ کی دستاویز میں لکھا گیا ہے اگر اس میں انہوں نے یہ طے کیا ہے کہ بیمہ کرانے والے شخص کی وفات کے بعد بیمہ کمپنی مقررہ رقم اس شخص یا اشخاص کو ادا کرے جنہیں اس نے معین کیا ہے تو اس صورت میں جو چیز کمپنی ادا کرتی ہے وہ میت کے ترکہ کا حکم نہیں رکھتی بلکہ وہ ان لوگوں سے مخصوص ہے جنہیں متوفی نے وہ رقم وصول کرنے کیلئے معین کیا ہے۔

سرکاری اموال

س ۱۹۵۵: کئی سالوں سے بیت المال کا کچھ مال میرے پاس ہے اور اب میں بری الذمہ ہونا چاہتاہوں اس صورت میں میری ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: بیت المال کا وہ مال جو آپ کے پاس ہے اگر حکومت کے کسی مخصوص ادارے کا ہے تو اگر ممکن ہو اسی ادارے کوواپس کیا جائے ورنہ حکومت کے اصل خزانے میں واپس کردیا جائے۔

س۱۹۵٦: میں نے بیت المال سے ذاتی استفادہ کیا ہے ، اس سے بری الذمہ ہونے کیلئے میرا فریضہ کیا ہے ؟ اور ملازمین کیلئے بیت المال سے کس حد تک ذاتی استفادہ کرنا جائز ہے؟ اور اگر متعلقہ افسران کی اجازت سے ہو تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: ملازمین کیلئے ادارے کے اوقات میں بیت المال کی سہولیات سے متعارف حد تک استفادہ کرنا کہ جسکی ضرورت ہوتی ہے اور کام کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے اتنی مقدار استفادہ کرنے کی اجازت ہوتی ہے کوئی اشکال نہیں رکھتااور اسی طرح اس شخص کی اجازت سے بیت المال کے وسائل سے استفادہ کرنا کہ جسے قانونی اور شرعی طور پر اجازت دینے کا حق ہے اشکال نہیں رکھتا پس اگر بیت المال میں آپکے ذاتی تصرفات مذکورہ دو صورتوں میں سے کسی صورت میں ہوں تو آپکے ذمہ کوئی چیز نہیں ہے لیکن اگر آپ نے بیت المال سے غیر متعارف حد تک استفادہ کیا ہو یا اس شخص کی اجازت کے بغیر متعارف حد سے زیادہ استفادہ کیا ہو جو اجازت دینے کا مجاز ہے تو آپ اسکے ضامن ہیں اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی چیز بیت المال کو واپس کردیں اور اگر ضائع ہوگئی ہو تو اسکا عوض دیں اور اسی طرح اگر اسکے استفادہ کی اجرة المثل ہو تو وہ بیت المال کو واپس کریں۔

س۱۹۵۷: ڈاکٹروں کی معائنہ ٹیم نے جب میرے ناکارہ ہونے کا فیصد معین کردیا تو اسکے بعد میں نے حکومت سے مدد کے طور پر کچھ رقم وصول کی لیکن مجھے احتمال ہے کہ میں اس قدر تعاون کا مستحق نہیں ہوں اور ڈاکٹروں نے شاید مجھ سے آشنایی یا دوستی کی بناپر میرے ساتھ رعایت کی ہے اس چیز کے پیش نظر کہ میرے زخم بہت زیادہ ہیں اور ممکن ہے کہ میں اس مقدار سے زیادہ کا مستحق ہوں میری ذمہ داری کیا ہے ؟

ج : آپ کے لیئے اس رقم کو وصول کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ جسے ڈاکٹروں کی معائنہ ٹیم نے آپ کے ناکارہ ہونے کی مقدار کے مطابق معین کیا ہے مگر یہ کہ آپ کو یقین ہو کہ آپ اسکے وصول کرنے کے قانونی طور پر مستحق نہیں ہیں۔

س ۱۹۵۸: میں نے کیشیئر کی غلطی کی وجہ سے اپنی دو مہینے کی تنخواہ کے برابر رقم وصول کی اور ادارے کے سربراہ کو بھی اس سے آگاہ کردیا لیکن میں نے اضافی رقم واپس نہیں کی اور اب اس واقعہ کو چار سال گزرچکے ہیں اس چیز کے پیش نظر کہ وہ رقم سرکاری اداروں کے سالانہ بجٹ کا حصہ ہے اسے اس ادارے کے اکاونٹ میں کیسے واپس کروں؟

ج: کیشیئر کی غلطی کی بناپر آپ اپنے حق سے زیادہ رقم لینے کے مستحق نہیں ہیں اور آپ پر واجب ہے کہ اضافی رقم ادارے کو واپس کریں اگر چہ وہ اسکے گزشتہ سال کے بجٹ سے ہی کیوں نہ ہو۔

س ۱۹۵۹: قانون کی بنیاد پر وہ جنگی مجروحین جو پچیس فیصد سے زیادہ ناکارہ ہوچکے ہوں ادارے سے قرض لینے کی سہولت سے استفادہ کرسکتے ہیں اگر کسی کے ناکارہ اور معذور ہونے کا فیصد مذکورہ مقدارسے کم ہو توکیا وہ اس سہولت سے استفادہ کرسکتاہے؟ اگر وہ اس سے استفادہ کرے اور کچھ رقم ادارے سے قرض لے تو کیا اسکے لیئے اس میں تصرف کرنا جائز ہے؟

ج: وہ شخص جو بیت المال سے قرض لینے کی شرائط نہیں رکھتااسکے لیئے جائز نہیں ہے کہ وہ ان شرائط کے تحت بیت المال سے قرض لے اور اگر وہ اس عنوان سے کچھ وصول کرے تواس کیلئے اس میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۹۶۰: اس بات کے پیش نظر کہ سرکاری سامان سرکاری بجٹ کی رقم سے خریدا جاتاہے کیا جائز ہے کہ کوئی کمپنی ، کارخانہ یا ادارہ کہ جس کا بجٹ حکومت ادا کرتی ہے اپنی ضرورت کا سامان اور اشیاء کسی ایسے کارخانے ، ادارے یا کمپنی سے خریدے کہ جس کا بجٹ نیز حکومت ادا کرتی ہے۔

ج: اگر معاملہ شرعی اور قانونی ضوابط کے مطابق انجام پائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س 1961: اسلامی یا غیر اسلامی حکومت کے اموال جو حکومت یا ان کارخانوں، کمپنیوں اور اداروں کے پاس ہیں جو حکومت کے تابع ہیں کیا حکم رکھتے ہیں ؟ کیا وہ اموال مجہول المالک ہیں یا حکومت کی ملکیت شمار ہونگے؟

ج: حکومت کے اموال اگر چہ وہ غیر اسلامی ہو شرعا اسی کی ملکیت شمار ہوتے ہیں اورانکے ساتھ اسی طرح معاملہ کیا جائیگا جس طرح ان اموال کے ساتھ کیا جاتاہے کہ جن کا مالک معلوم ہے اور ان میں تصرف کرنے کا جواز بھی اس ذمہ دار شخص کی اجازت پرموقوف ہے کہ جسے اس میں تصرف کرنے کا حق ہے -

س ۱۹۶۲: کیا کافر ممالک میں عمومی املاک کی نسبت حکومت کے حقوق کی رعایت کرنا اور ذاتی املاک میں مالکوں کے حقوق کی رعایت کرناواجب ہے ؟ اور کیا تعلیمی مراکز کے وسائل سے ان موارد میں استفادہ کرنا جائز ہے کہ جن میں قانونی ضوابط اجازت نہیں دیتے ؟

ج: دوسروں کے مال کے احترام کے واجب ہونے اور اس میں انکی اجازت کے بغیر تصرف کے حرام ہونے میں نجی اور سرکاری املاک کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے چاہے وہ حکومت مسلمان ہو یا غیر مسلمہ نیز فرق نہیں ہے کہ وہ کفر کی سرزمین ہو یا اسلامی سرزمین، اس کا مالک مسلمان ہو یا کافر ـکلی طور پر دوسروں کے مال میں تصرف کرنا شرعی طور پر جائز نہیں ہے بلکہ یہ غصب اور حرام ہے اور ضمان کا موجب ہے۔

س۱۹۶۳: کھانے کے وہ ٹوکن جو یونیورسٹی کے طالب علموں کو دیئے جاتے ہیں اگر معین دن میں کھانا نہ لینے کی صورت میں بغیر پیسے واپس کئے ضائع ہوجائیں تو کیا معتبر ٹوکن کی بجائے ضائع شدہ ٹوکن دکھانا جائز ہے؟اور کیا جائز ہے کہ ہم ضائع شدہ ٹوکنوں کو معتبر ٹوکنوں کی جگہ دے کر غذا حاصل کریں؟ اور جو کھانا اسطرح حاصل کیا جائے اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: ان ٹوکنوں سے استفادہ کرنا کہ جنکی مدت ختم ہوچکی ہے جائز نہیں ہے اور جو کھانا ان کے ذریعہ لیا جائیگا وہ غصب ہے اور اس میں تصرف کرنا حرام اور اسکی قیمت کے ضامن ہونے کا سبب بنے گا۔

س ۱۹۶۴: یونیورسٹیوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے طلبا کو کھانا اور دیگر ضروری وسائل دیئے جاتے ہیں کہ جو وزارت تجارت اور دوسرے اداروں کی طرف سے ان طالب علموں کیلئے مختص ہوتے ہیں جو اس یونیورسٹی میں حصول تعلیم میں مشغول ہوتے ہیں کیا انہیں یونیورسٹی کے دیگر ملازمین کے درمیان کہ جواس وقت یونیورسٹی میں کام کرتے ہیں تقسیم کرنا جائز ہے؟

ج: ضرورت کی وہ چیزیں جو ان طلبا سے مخصوص ہیں جو تحصیل علم میں مشغول ہیں ان کا یونیورسٹی کے دیگر ملازمین کے درمیان تقسیم کرنا جائز نہیں ہے۔

س 1965: متعلقہ اداروں کی طرف سے فوجی افسروں کو گاڑیاں دی جاتی ہیں تا کہ ان سے دفتری کاموں میں استفادہ کریں کیا انکے لیئے ان گاڑیوں سے ذاتی کاموں اور غیر دفتری امور میں استفادہ کرنا جائز ہے؟

ج: افسران ، ذمہ دار افراد اور دیگر ملازمین کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ سرکاری اموال سے ذاتی امور میں استفادہ کریں مگر متعلقہ ادارے کی طرف سے قانونی اجازت کے ساتھ۔

س۱۹۶٦: اگرکسی ادارے کے بعض ذمہ دار افراد اس رقم سے سوء استفادہ کریں جو انہیں ادارے کے مہمانوں کے کھانے اور پھل و غیرہ کیلئے دی جاتی ہے اور اسے دیگر موارد میں خرچ کریں تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: سرکاری اموال کو ایسے موارد میں استعمال کرنا جنکی اجازت نہ ہو غصب کے حکم میں ہے اور ایسا

کرنا ضامن ہونے کا سبب ہے مگر یہ کہ قانونی طور پر افسر بالا کی اجازت سے ہو۔

س ۱۹۶۷:اگر کسی شخص کی تنخواہ یا دیگر خصوصی مراعات کہ جو قانونی طور پر اسکی بنتی ہیں حکومت کے ذمہ ہوں لیکن اسکے پاس اپنے اس حق کو ثابت کرنے کیلئے قانونی دلائل نہ ہوں یا اسکے مطالبے کی قدرت نہ رکھتاہو تو کیا اسکے لیئے جائز ہے کہ وہ اپنا حق حکومت کے اس مال سے تقاص کے طور پر وصول کرلے جو اسکے پاس ہے؟

ج: حکومت کا وہ مال جو اس کے پاس امانت کے عنوان سے ہے اس سے اپنا حق تقاص کے طور پر وصول کرنا جائز نہیں ہے پس اگر اس کا مال یا حق ،حکومت کے ذمہ ہے اور اسے وصول کرنا چاہتا ہے تو ضروری ہے کہ اس کیلئے قانونی راستہ اختیار کرے۔

س۱۹۶۸:واٹرسپلائی کے محکمہ نے ایک ایسے ڈیم میں مچھلیاں ڈالی ہیں جس کا پانی اطراف کے ان ندی نالوں سے آتاہے جن میں خود مچھلیاں موجود ہیں لیکن پانی کا محکمہ ڈیم کی مچھلیوں کو صرف اپنے کارکنوں کے درمیان تقسیم کرتاہے اور باقی تمام لوگوں کو انکے شکار سے منع کرتاہے کیا دوسروں کیلئے بھی جائز ہے کہ وہ ان مچھلیوں کو اپنے لیئے شکار کریں ؟

ج: ان ندی نالوں میں موجود مچھلیاں جن کا پانی ڈیم میں آتاہے اس پانی کے تابع ہیں کہ جس کا اختیار محکمہ واٹر سپلائی کے پاس ہے لہذا مچھلیوں کا شکار اور ان سے استفادہ کرنا اس محکمے کی اجازت پر موقوف ہے۔

سرکاری اداروں میں ملازمت

س۱۹۶۹: کیا ملازمین کیلئے کام کے اوقات میں نماز جماعت منعقد کرناجائز ہے ؟ اور جائز نہ ہونے کی صورت میں اگر وہ اس بات کے پابند ہوں کہ جتنا وقت نماز پر صرف ہو دفتری اوقات ختم ہونے کے بعد اسکی تلافی کردیں گے توکیا اس صورت میں ان کیلئے دفتری اوقات میں نماز جماعت قائم کرنا جائز ہے؟

ج: نماز یومیہ کی خاص اہمیت اور اسے اول وقت میں ادا کرنے کی تاکید اورپھر نماز جماعت کی فضیلت کو مد نظر رکھتے ہوئے ملازمین کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ ایسا طریقہ اختیار کریں کہ نماز واجب کو اسکے اول وقت میں دفتری اوقات میں جماعت کے ساتھ کم سے کم وقت میں ادا کرسکیں لیکن اس کیلئے اس طرح انتظام کریں کہ اول وقت میں نماز ادا کرنا لوگوں کے امور کو تاخیر سے انجام دینے کا سبب نہ بنے۔

س ۱۹۷۰:تعلیم و تربیت کے بعض اداروں میں دیکھا جاتاہے کہ معلم یاادارے کے مختلف شعبوں کے ذمہ دار افراد دفتری امور کے سربراہ سے براہ راست اجازت لے کر اپنے ادارے کے اوقات میں دوسرے اسکول میں پڑھاتے ہیں اور اپنی ماہانہ تنخواہ کے علاوہ اس تعلیم و تربیت کی اجرت بھی وصول کرتے ہیں کیا یہ کام اور اسکے عوض اجرت لینا جائز ہے؟

ج: ادارے کے اوقات میں کسی دوسری جگہ پڑھانے کی اجازت دینااس افسر کے قانونی اختیارات اور حدودکے تابع ہے البتہ چونکہ سرکاری ملازم اپنے کام کے اوقات کے عوض ہر مہینے تنخواہ وصول کرتاہے لہذا اسے حق نہیں ہے کہ وہ اسی ٹائم میں کسی دوسرے سکول میں پڑھانے کے بدلے تنخواہ وصول کرے۔

س۱۹۷۱:بعض اوقات کسی ادارے میں کام کا وقت اڑھائی بجے تک ہوتا ہے ایسے ادارے میں کام کے دوران ایک وقت کا کھانا کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اگر اس میں زیادہ وقت خرچ نہ ہو اور یہ دفتری کام میں رکاوٹ نہ بنے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۱۹۷۲: اگرایک ملازم اپنے دفتر میں بہت اوقات فارغ رہتا ہو اوراسے اس ٹائم میں کسی دوسرے شعبے میں کام کرنے کی بھی اجازت نہ ہوتو کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اس فارغ وقت میں اپنے ذاتی کام انجام دے؟

ج: دفتر میں اور دفتر کے اوقات میں اپنے ذاتی کام انجام دینا متعلقہ افسر کی قانونی اجازت اور قواعد و ضوابط کے تابع ہے۔

س ۱۹۷۳: کیا سرکاری ملازمین کیلئے جائز ہے کہ وہ سرکاری دفاتر اور اداروں میں نماز جماعت یا مجالس عزا برپا کریں ؟

ج: نماز قائم کرنے ، احکام و معارف کو بیان کرنے اور اس طرح کے دیگر ان پروگراموں میں کہ جو نماز کے لئے جمع ہونے کے وقت بالخصوص ماہ مبارک رمضان یا دوسرے ایام اللہ میں انجام دئے جاتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے کام کیلئے رجوع کرنے والوں کے حقوق ضائع نہ ہوں۔

س 1974: ہم ایک فوجی ادارے کے ملازم ہیں اور ہمارے کام کی دو الگ الگ جگہیں ہیں بعض افراد ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے وقت راستے میں اپنا ذاتی کام انجام دیتے ہیں جس میں زیادہ وقت لگتاہے کیا ان کاموں کو انجام دینے کیلئے اجازت لینا ضروری ہے یا نہیں؟

ج: دفتری اوقات میں ذاتی کاموں کو انجام دینے کیلئے اس افسر کی اجازت ضروری ہے جو اسکا مجاز ہے

س ۱۹۷۵: ہمارے ادارے کے نزدیک ایک مسجد ہے کیا دفتری اوقات کے دوران نماز جماعت پڑھنے کیلئے وہاں جانا جائز ہے؟

ج: اگر خود ادارے میں نماز جماعت قائم نہ ہوتی ہو تو اول وقت میں نماز جماعت میں شرکت کرنے کی غرض سے مسجد جانے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن نماز کے لئے تیار ہونے کے امور (وضو وغیرہ) اس طرح فراہم کئے جائیں کہ دفتری اوقات میں نماز جماعت کا فریضہ ادا کرنے کیلئے ادارے سے غیر حاضر ی کی مدت میں تا حد امکان کمی آجائے۔

س ١٩٧٦: اگر ایک ملازم ہر مہینے تیس یا چالیس گھنٹے ادارے میں اضافی کام کرے تو کیا ادارے کے ذمہ دار شخص کیلئے جائز ہے کہ وہ ملازمین کو ترغیب دلانے کیلئے ان کے اضافی گھنٹوں کو دوگنا حساب کرے مثلا ہر مہینے انکے لیئے ایک سو بیس گھنٹے حساب کرے ؟ اگر اس میں اشکال ہے تو وہ اجرت جو گزشتہ کاموں کیلئے لے چکاہے اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: غیر واقعی رپورٹ لکھنا اور ایسے اضافی وقت کے عوض تنخواہ وصول کرنا جس میں کوئی کام انجام نہیں دیا جائز نہیں ہے اور وہ رقم کہ جسکے وصول کرنے کا ملازم مستحق نہیں تھا اس پر واجب ہے کہ اسے واپس لوٹادے۔ لیکن اگر کوئی ایسا قانون موجود ہوجو ادارے کے ذمہ دار افسر کو اس بات کی اجازت دے کہ ملازمین کے اضافی کام کے گھنٹوں کو دوگنا کردے تو اس کا م کو انجام دینا جائز ہے اور اس صورت میں ملازم کا ادارے کے ذمہ دار شخص کی طرف سے اسکے اضافی کام کے گھنٹوں کے حساب کے مطابق اجرت وصول کرنا جائز ہے۔

سرکاری قوانین

س ۱۹۲۷:اگرایک معمولی اہلکار کسی ماہر ذمہ دار شخص کی عدم موجودگی میں اسکے کام کو انجام دے اور اس طرح وہ مہارت حاصل کرلے کیا اسکے لیئے جائز ہے کہ وہ تحریری سند لینے کیلئے اپنی مہارت کو ثابت کرنے کی خاطر اعلی افسران کے پاس رجوع کرے تا کہ اسکی سہولیات سے استفادہ کرسکے؟

ج: تجربے اور مہارت کی سہولیات سے استفادہ کرنے اور اسے ثابت کرنے کیلئے اعلیٰ افسران سے سند لینا متعلقہ قوانین و ضوابط کے تابع ہے لیکن اگرسند غیر واقعی اور قانونی ضوابط کے خلاف ہو تونہ ہی اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے اور نہ ہی اس سے استفادہ کرسکتا ہے۔

اتاق بازرگانی

س ۱۹۷۸:چیمبر آف کامرس جو وزارت تجارت کے تابع ہے نے گھر یلو ضروریات کا کچھ سامان جیسے فریزر، قالین اور کچھ دوسری چیزیں ایک دوکان کے حوالے کی ہیں تا کہ وہ انہیں سرکاری نرخ پر فروخت کرے لیکن چونکہ خریدار زیادہ ہیں اور چیزیں کم لہذا دوکاندار نے قرعہ ڈالنے کیلئے کارڈ شائع کردیئے تا کہ اس طرح وہ ان چیزوں کو فروخت کرسکے اور قرعے کا ہر کارڈ ایک معین قیمت کے ساتھ فروخت کیا گیا ہے تا کہ اس سے حاصل شدہ آمدنی بھلائی کے کاموں میں خرچ کی جائے کیا ان چیزوں کا قرعہ کے ذریعہ فروخت کرنا شرعی طور پر اشکال رکھتاہے؟ نیز کیا مذکورہ چیزوں سے متعلق قرعہ کے کارڈفروخت کرناشرعی طور پر اشکال رکھتا ہے؟

ج: دوکان کے مالکوں پر واجب ہے کہ وہ مذکورہ چیزیں انہیں شرائط کے تحت خریداروں کو فروخت کریں کہ جن شرائط کی بناپر وہ انہیں دی گئی ہیں اور انہیں حق نہیں ہے کہ وہ فروخت کرنے کے شرائط کو بدل کر اپنی طرف سے نئی شرائط وضع کریں اور قرعہ کے کاڑدوں کی آمدنی کو نیک امور میں خرچ کرنے کی نیت انہیں فروخت کرنے کی دیگر شرائط میں قرار دینے کا حق نہیں دیتیہ

س۱۹۷۹: کیا نان بائیوں کیلئے اس آٹے کا فروخت کرنا جائز ہے جو انہیں سستے داموں اور سبسڈی کے ساتھ دیا جاتاہے؟

ج: اگر نان بائی کو حکومت کی طرف سے آٹا بیچنے کی اجازت نہ ہو تو اسکے لیئے جائز نہیں ہے کہ وہ اسے فروخت کرے اور لوگوں کا اسے خریدنا بھی جائز نہیں ہےـ

س ۱۹۸۰: اگر دوکان میں موجود چیزوں کی قیمت طبیعی طور پر یا اچانک بڑھ جائے تو کیا انہیں موجودہ قیمت پر فروخت کرنا جائز ہے؟

ج: اگر حکومت کی طرف سے ان کی قیمت معین کی گئی ہو تو انہیں موجودہ منصفانہ قیمت کے ساتھ بیچنے میں کوئی اشکال نہیں ہےـ

س ۱۹۸۱ : اگر شریعت کا حکم قانون کے ساتھ ٹکراربا ہو جیسا کہ حکومت کی طرف سے آباد زمینوں پر انکے مالکوں کی رضامندی کے بغیر قبضہ کرنے میں یہ ٹکراؤ موجود ہے تو اس قسم کی خرید اور اسے اپنی ملکیت بنا لینے کا کیا حکم ہے؟

ج: خاص قوانین و ضوابط کے مطابق اور عمومی پروجیکٹ اور سکیموں کو عملی کرنے کیلئے حکومت یا بلدیہ کو جن زمینوں کی ضرورت ہے انہیں خریدنے اور اپنی ملکیت میں لینے کے قانون کا سہارا لیتے ہوئے حکومت کا دوسروں کی املاک کو اپنی ملکیت میں لینے کا جواز ، ذاتی ملکیت یا مالک کے شرعی اور قانونی حقوق کے منافی نہیں ہےـ

س ۱۹۸۲: ایک شخص نے آثار قدیمہ کی ایک قیمتی چیز کسی دوسرے شخص کو اسکے کام اورکوشش کے عوض میں دی اور اسکی وفات کے بعد وہ قیمتی چیز میراث میں اسکے وارثوں کو منتقل ہوئی کیا وہ چیز انکی شرعی ملکیت شمار ہوگی؟ اور اس بات کے پیش نظر کہ اگر یہ قیمتی چیز حکومت کے اختیار میں ہو تو بہتر ہے کیا اسکے ورثاء کو یہ حق ہے کہ وہ یہ چیز حکومت کو دینے کے عوض میں کسی چیز کا مطالبہ کریں؟

ج: کسی چیز کا آثار قدیمہ میں سے ہونا اس بات کا سبب نہیں بنتا کہ وہ اسکی شرعی ملکیت سے نکل جائے اور اس چیز کے منافی نہیں ہے کہ وہ کسی خاص فرد کی ملکیت ہو بشرطیکہ اسے شرعی طریقہ سے حاصل کیا ہوپس وہ اسکی ملکیت میں باقی رہے گی اور اس پر ذاتی ملکیت کے شرعی اثرات مترتب ہونگے لیکن اگر حکومت کی طرف سے نفیس یا تاریخی اشیاء کی حفاظت کیلئے خاص قوانین موجود ہوں تو ان پر عمل کرنے کے سلسلے میں واجب ہے کہ مالک کے شرعی حقوق کی بھی رعایت کی جائے لیکن اگر اس شخص نے اس چیز کو غیر شرعی طریقے اور حکومت اسلامی کے ان قوانین کی رعایت کئے بغیر کہ جنکی رعایت کرنا واجب ہے حاصل کیا ہو تو اس صورت میں وہ اس کا مالک نہیں ہےـ

س ۱۹۸۳: کیا عام استعمال کی چیزوں جیسے کپڑے ، چاول و غیرہ کو غیر قانونی طریقے سے اور سمگلنگ کے ذریعے اسلامی جمہوریہ (ایران) سے عرب ممالک میں لے جاکر ان کے باشندوں کو فروخت کرنا جائز ہے؟

ج: اسلامی جمہوریہ (ایران) کے قوانین کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۹۸۴: یہ سوال چونکہ ایران کے ساتھ مختص تھا اس لیے اردو ترجمہ میں اسے حذف کردیا گیا ہے۔

س ۱۹۸۵: ایسے امور کو انجام دینا جو کسی ملازم کی نظر میں قانون کے مخالف ہیں لیکن اس کا افسر دعویٰ کرتاہے کہ اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اور اسے انجام دینے کا مطالبہ کرتاہے کیا حکم رکھتاہے؟

ج: کسی کو بھی ان قوانین و ضوابط کے خلاف عمل کرنے کا حق نہیں ہے جو سرکاری اداروں کیلئے وضع کئے گئے ہیں اور کسی افسر کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے ملازم سے ایسے کام انجام دینے کا مطالبہ کرے جو قانون کے خلاف ہوں اوراس سلسلے میں ادارے کے افسر کی رائے کا کوئی اثر نہیں ہے۔

س ۱۹۸۶: کیا سرکاری اداروں کے ملازمین کیلئے کام کی خاطر رجوع کرنے والوں کے بارے میں کسی شخص کی سفارش کو قبول کرنا جائز ہے؟

ج: سرکاری ملازمین پر واجب ہے کہ وہ قوانین و ضوابط کے مطابق ،رجوع کرنے والوں کے کام انجام دیں اور انکی درخواستوں کا جواب دیں اور اگر کسی کی سفارش قانون کے خلاف ہو یا اس سے کسی دوسرے کا حق ضائع ہوتا ہو تو اس کا قبول کرنا جائز نہیں ہے۔

س۱۹۸۷: ٹریفک کے قوانین و ضوابط اور کلی طور پر سرکاری قوانین کی خلاف ورزی کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ اور کیا قوانین پر عمل کو ترک کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے موارد میں سے شمار کیا جائے گا؟

ج: اسلامی حکومت کے وہ قوانین و ضوابط جو مجلس شورائے اسلامی کی طرف سے بلا واسطہ طور پر بنائے گئے ہیں اور گارڈین کونسل نے ان کی ائید کی ہے یا متعلقہ اداروں کی قانونی اجازت سے بنائے گئے ہیں کسی کیلئے جائز نہیں ہے اور اس سلسلے میں اگر کسی شخص کی طرف سے خلاف ورزی ثابت ہوجائے تو دوسروں پر واجب ہے کہ اس کی راہنمائی کریں اور اسے نصیحت کریں اور (نہی از منکر کے شرائط کے ہوتے ہوئے) اسے نہی از منکر کریں۔

س ۱۹۸۸ : بعض بیرونی ممالک میں اگر باہر سے آئے ہوئے یونیورسٹی کے طالب علم اپنے ملک کی نیشنلٹی کو اس ملک کی نیشنلٹی میں تبدیل کرنے کی درخواست دیں اور اس ملک کی نیشنلٹی حاصل کرلیں تو وہ تمام سہولیات جو تعلیم حاصل کرنے کے دوران اس ملک کے طلاب کو فراہم ہوتی ہیں انہیں بھی حاصل ہوجاتی ہیں اور اس ملک کے قوانین کی بنیاد پر انسان وہاں کی نیشنلٹی ختم کرکے دوبارہ اپنی اصلی نیشنلٹی حاصل کرسکتاہے ۔اس مسئلہ کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے ؟

ج: اسلامی حکومت کے باشندوں کیلئے نیشنلٹی تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اس سے کسی واجب الاتباع قانون کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو اور نہ ہی اس پر کوئی مفسدہ مترتب ہوتا ہو اور یہ اسلامی حکومت کے ضعف کا بھی سبب نہ ہو۔

س ۱۹۸۹: کیا جو شخص بیرونی ممالک کی کمپنیوں میں کام کرتا ہے یا ان کے ساتھ معاملات انجام دیتا ہے اس کیلئے ان کے قوانین کی رعایت نہ کرنا جائز ہے؟ بالخصوص اگر ایسا کرنا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں سوء ظن کا باعث ہو؟

ج: ہر شخص پر دوسروں کے حقوق کی رعایت کرنا واجب ہے اگر چہ وہ غیر مسلموں سے متعلق ہی کیوں نہ ہوں۔

مالیات اور ٹیکس

س ۱۹۹۰: بعض اشخاص ، کمپنیاں اورسرکاری و نجی ادارے ان ٹیکسوں کو ادا کرنے سے فرار اختیار کرتے ہیں جو حکومت کا حق ہیں اور مختلف طریقوں سے بعض حقائق کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں کیا انکے لیئے ایسا کرناجائز ہے؟

ج: جمہوری اسلامی (ایران) کے قوانین پر عمل کرنے سے فرار اختیار کرنا، ٹیکس ادا نہ کرنا اور حکومت اسلامی کے تمام قانونی حقوق ادا کرنے سے بچنا کسی شخص کیلئے جائز نہیں ہے۔

س ۱۹۹۱: ایک شخص بینک کے ساتھ عقد مضاربہ کر کے پیسہ کماتاہے اورطے شدہ معاملہ کے مطابق حاصل ہونے والی آمدنی میں سے کچھ مقدار بینک کو دیتاہے کیا ٹیکس وصول کرنے والے ادارے کیلئے جائز ہے کہ وہ اس سے مطالبہ کرے کہ حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنے حصے کا ٹیکس ادا کرنے کے علاوہ بینک کے حصے کاٹیکس بھی ادا کرے؟

ج: یہ چیز آمدنی پر ٹیکس کے قوانین و ضوابط کے تابع ہے لہذا اگر کسی شخص کیلئے آمدنی سے صرف اپنے حصے کا ٹیکس ادا کرنا ضروری ہو تو وہ آمدنی سے اپنے شریک کے حصے کا ٹیکس ادا کرنے کا ضامن نہیں ہوگا۔

س ۱۹۹۲: میں نے ایک شخص سے اس شرط پر گھر خرید اکہ گھر کی خرید و فروخت کا ٹیکس آدھا وہ ادا کرے گااور آدھا میں ، گھر بیچنے والے نے مجھ سے کہا کہ میں ٹیکس وصول کرنے والے ملازم کو گھر کی اصلی قیمتِ خریدسے کمتر قیمت بتاؤں تا کہ ٹیکس بھی کم ادا کرنا پڑے کیا گھر کی اصل قیمت اور جو قیمت میں نے ٹیکس وصول کرنے والے کو بتائی ہے ان کے درمیان جوفرق ہے اسکا ٹیکس ادا کرنا مجھ پرواجب ہے؟

ج: آپ پر گھر کی اصلی قیمت کے ٹیکس سے باقی ماندہ اپنا حصہ ادا کرنا واجب ہے۔

س ۱۹۹۳: ہمارے علاقہ کے باشندوں کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ وہ غیر اسلامی حکومت جو مسلمانوں کو اذیت پہنچانے کی کوشش کرے ،اسے پانی اور بجلی کا بل ادا کرنا واجب نہیں ہے بالخصوص اگروہ اہلبیت کے ماننے والوں اور دوسرے لوگوں کے درمیان امتیازی سلوک کی قائل ہوکیا ایسی حکومت کو پانی اور بجلی کا بل ادا نہ کرنا جائز ہے؟

ج: ایسا کرنا جائز نہیں ہے بلکہ جو شخص حکومت کے پانی اور بجلی سے استفادہ کرتاہے اس پر واجب ہے کہ وہ بل ادا کرے اگر چہ وہ حکومت غیر اسلامی ہو۔

س۱۹۹٤: میرا شوہر وفات پاگیا ہے اور اسکے بینک اکاؤنٹ میں کچھ رقم موجود ہے اور بینک نے اسکی رحلت سے آگاہ ہونے کے بعد اس کا اکاونٹ بند کردیا ہے اور دوسری طرف بلدیہ نے اعلان کیا ہے کہ تعمیرات و غیرہ کے سلسلے میں اجازت نامہ جاری کرنے کے عوض اسے اپنی تجارتی جگہ کا ٹیکس ادا کرنا ہوگا اور ٹیکس ادا نہ کرنے کی صورت میں وہ ان جگہوں کوسِیل کردیگی ہمارے تمام بچے چھوٹے ہیں اور ہم ٹیکس ادا نہیں کرسکتے کیا مذکورہ ٹیکس کا ادا کرنا ہم پر واجب ہے ؟

ج: بلدیہ کے ٹیکس اور دیگر قانونی ٹیکس سرکاری قوانین کے مطابق ادا کرنا ضروری ہیں اوراگر یہ ٹیکس میت کے ذمہ ہوں تو واجب ہے کہ اصل ترکہ سے تیسرا حصہ جدا کرنے اور میراث تقسیم کرنے سے پہلے ادا کئے جائیں اور اگر ٹیکس ورثاء کے ذمہ ہوں توواجب ہے کہ انکے اموال سے ادا کئے جائیں۔

وقف کے احکام

س ۱۹۹۵: کیا وقف کے صحیح ہونے کیلئے اسکے صیغہ کا جاری کرنا شرط ہے ؟ اور اگر ایسا ہے تو کیا اس کا عربی میں ہونا شرط ہے ؟

ج: وقف میں انشاء لفظی شرط نہیں ہے کیونکہ یہ معاطات کے ذریعہ بھی ممکن ہے۔ اسی طرح وقف کو لفظ کے ساتھ انشاء کرنے میں بھی صیغہ کا عربی میں ہونا شرط نہیں ہے۔

س ۱۹۹۶: ایک شخص نے اپنے باغ کو اس صورت میں وقف کیا کہ اس کے منافع سے پچاس سال تک واقف (وقف کرنے والا) کی قضا نمازیں اور روزے ادا کئے جائیں اور پچاس سال کے بعد اسکے منافع کو قدر کی راتوں میں خرچ کیا جائے اور اس نے اپنے چاربیٹوں کو وقف کا متولی بنایا ہے۔ اس وقت باغ برباد ہورہاہے اور بالکل استفادے کے قابل نہیں ہے لیکن اگر اسے بیچ دیا جائے تو اس کے پیسے سے واقف کیلئے دو سو سال تک نمازیں پڑھوائی اور روزے رکھوائے جاسکتے ہیں اور اسکے چاروں بیٹے اس کام پر راضی ہیں کیا ایسی صورت میں مذکورہ باغ کو فروخت کرنا جائز ہے اور اسکے پیسے کو اس کام میں خرچ کیا جاسکتاہے؟

ج: اگر مذکورہ صورت میں وقف سے واقف کا ارادہ یہ تھا کہ باغ کو بالترتیب اپنے اور دوسروں کیلئے وقف کرے تو اس کا اپنی نسبت وقف باطل ہے اور دوسروں کی نسبت وقف منقطع الاول ہے کہ جس کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے اور اگر واقف کا قصد یہ ہو کہ اس باغ کے منافع کو پچاس سال تک اپنے لیئے مستثنیٰ کرے تو اس کے صحیح ہونے میں شرعاً کوئی اشکال نہیں ہے لہذا مذکورہ وقف کے صحیح ہونے کی بناپر جب تک باغ کو محفوظ رکھ کے اسکے منافع کووصیت اور وقف میں خرچ کرنا ممکن ہو اگر چہ باغ کے منافع کو بڑھانے اور اسکی حفاظت کے لیئے اسکی آمدنی کا کچھ حصہ خرچ کرنے کے ساتھ یا اس طرح کہ اس کی زمین کوعمارت و غیرہ بنانے کیلئے کرایہ پر دے دے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو وقف اور وصیت کے مطابق خرچ کرے تو اس کا بیچنایا تبدیل کرنا جائز نہیں ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر اسے فروخت کرکے اسکی رقم سے وقف اور وصیت پر عمل کرنے کی نیت سے اچھی زمین خریدلینے میں کوئی اشکال نہیں ہے ؟

س۱۹۹۷: خداوند عالم کی توفیق اور اسکے فضل سے میں نے اپنے گاؤں میں مسجد کی نیت سے ایک عمارت تعمیر کی ہے لیکن چونکہ اس گاؤں میں دو مسجدیں موجود ہیں اور اس میں کوئی تعلیمی ادارہ نہیں ہے لہذا مذکورہ گاؤں کو فی الحال مسجد کی ضرورت نہیں ہے اور ابھی تک مسجد کے عنوان سے وقف کا صیغہ بھی جاری نہیں کیا گیااور "مسجد میں نماز "کے طور پر ابھی تک دو رکعت نماز بھی ادا نہیں کی گئی اگر کوئی شرعی اشکال نہ ہو تو میں نیت تبدیل کرکے وہ عمارت وزارت تعلیم کے اختیار میں دینا چاہتاہوں۔اس مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: اگر کوئی شخص صرف مسجد کی نیت سے عمارت تعمیر کرے تو جب تک وقف کا صیغہ جاری نہ کرے یا اسے نماز پڑھنے کیلئے نمازگزاروں کی تحویل میں نہ دے دے اس وقت تک وقف مکمل نہیں ہوگا بلکہ وہ عمارت مالک کی ملکیت میں باقی رہے گی اور اسے ہر قسم کے تصرف کا حق حاصل ہے لہذا اس عمارت کو وزارت تعلیم کی تحویل میں دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۱۹۹۸: کیا وہ مال جو امامبارگاہ کا سامان خریدنے کیلئے بخش دیا جاتاہے وقف کا حکم رکھتاہے یا وہ سامان جو اس مال سے خریدا جاتاہے اسکے لیئے صیغہ وقف کا جاری کرنا ضروری ہے؟

ج: فقط مال کا جمع کرنا وقف شمار نہیں ہوگا لیکن ان اموال سے امام بارگاہ کا سامان خریدنے اورپھر اسے امام بارگاہ میں استعمال کیلئے رکھنے سے معاطاتی وقف ہوجاتاہے اور اس میں صیغہ وقف جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

متولی وقف کے شرائط

س 2001: جو متولی وقف ، واقف یا حاکم کی طرف سے منصوب ہوا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ جو کام وقف کے امور کو چلانے کیلئے انجام دیتاہے انکی اجرت لے یا کسی دوسرے کو کام کرنے کی اجرت دے تا کہ وہ اسکی نیابت میں اس کام کو انجام دے؟

ج: متولی چاہے واقف کی طرف سے منصوب ہوا ہو یا حاکم کی طرف سے اگر وقف کے امور کو چلانے کے بدلے میں واقف کی طرف سے اسکی کوئی خاص اجرت معین نہیں کی گئی تو وہ وقف کی آمدنی سے اجرۃ المثل (مناسب اجرت) لے سکتاہے۔

س 2002:سیشن کورٹ نے ایک شخص کو متولی کے ہمراہ وقف کے امور پر نظارت اور دیکھ بھال کی غرض سے امین کے طور پر منصوب کیا ہے اس قسم کے موارد میں اگر متولی اپنے بعد والے متولی کو معین کرنے کا حق رکھتاہو تو کیا وہ اس شخص کے مشورے کے بغیر متولی معین کرسکتاہے جسے عدالت نے منصوب کیا ہے ؟

ج: اگر عدالت کی طرف سے شرعی متولی کے ہمراہ امین کے رکھنے کا حکم عام ہو اور اسکے تمام کاموں پر نظارت کی غرض سے ہو کہ جو وقف سے متعلق تمام امور حتی کہ اپنے بعد متولی معین کرنے کو بھی شامل ہے تو اسے حق نہیں ہے کہ وہ ناظر کے مشورے کے بغیر اپنے طور پر کسی کو متولی مقرر کرے۔

س 2003: مسجد کے پڑوس میں رہنے والے لوگوں نے مفت میں اپنی زمینیں اورگھر مسجد کی توسیع کی غرض سے دے دیئے ہیں تا کہ اسکے ساتھ ملحق ہوجائیں اور علماء کے ساتھ مشورے کے بعد امام جمعہ انکے وقف کیلئے علیحدہ طور پر دستاویز تیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ان تمام لوگوں نے اس امر پر موافقت کی جنہوں نے مسجد کو وہ زمینیں بخشی ہیں لیکن مسجد کا پرانا بانی اس امر کی مخالفت کرتاہے اور اس کا یہ مطالبہ ہے کہ نئی زمین کاوقف ،وقف کی پہلی دستاویز میں ہی درج ہو اور وہ خود اس پورے وقف کا متولی ہو کیا اسے ایسا کرنے کا حق ہے ؟ اور کیا اسکے مطالبہ کا مثبت جواب دینا ہم پر واجب ہے ؟

ج: نئی زمینیں جو مسجد کے نام وقف ہوئی ہیں انکے وقف اور وقف نامہ کے مرتب کرنے اور خاص متولی کو مقرر کرنے کا اختیار ان زمینوں کے وقف کرنے والوں کے ہاتھ میں ہے اورسابقہ مسجد کے بانی کو ان کی مخالفت کرنے کا حق نہیں ہے۔

س 2004: اگر امام بارگاہ کے متولی وقف نامہ مکمل ہونے کے بعد اسکے لیئے ایک اندرونی نظام اور لائحہ عمل مرتب کریں لیکن اسکے بعض ضوابط وقف کی غرض و غایت کے ساتھ ٹکرارہے ہوں تو کیا شرعی طور پر ان ضوابط پر عمل جائز ہے؟

ج: موقوفہ امامبارگاہ کے متولی کو حق نہیں ہے کہ وہ ایسے ضوابط بنائے جن کا وقف کی غرض و غایت کے ساتھ ٹکراؤ ہو اور شرعاً ان پر عمل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

س 2005: اگر چند افراد وقف کے متولی کے طور پر منصوب ہوئے ہوں تو کیا شرعی طور پر صحیح ہے کہ ان میں سے بعض دوسروں کی رائے لیئے بغیر انفرادی طور پر وقف کے امور کے ذمہ داربن جائیں اور اگر انکے درمیان وقف کے امور میں اختلاف ہوجائے تو کیا ان میں سے ہر ایک کے لیئے جائز ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق عمل کرے یا یہ کہ واجب ہے کہ وہ اس سلسلے کوروک کرحاکم کی طرف رجوع کریں؟

ج: اگر واقف نے انکی تولیت کو مطلق طور پر بیان کیا ہے اور کوئی ایسا قرینہ بھی موجود نہیں ہے جو ان میں سے بعض یا حتی اکثریت کے استقلال پر دلالت کرے تو ان میں سے کسی کو بھی وقف کے امور میں مستقل طور پر عمل کرنے کاحق حاصل نہیں ہے بلکہ انکے لیئے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے مشورے کے ساتھ مل کر وقف کے امور کو چلائیں اور اگر انکے درمیان اختلاف پید ا ہوجائے تو واجب ہے کہ وہ حاکم شرع کے پاس رجوع کریں تا کہ وہ انہیں مل کر کام کرنے کا پابند بنائے۔

س2006: کیا وقف کے بعض متولیوں کا دوسرے بعض کو معزول کرنا شرعی طور پر صحیح ہے؟

ج: صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ واقف کی طرف سے اسے یہ حق دیا گیا ہو ۔

س 2007: اگر بعض متولی دعویٰ کریں کہ دوسرے متولی خائن ہیں اور وہ انکے معزول کرنے پر اصرار کریں تو اس سلسلے میں حکم شرعی کیا ہے؟

ج: وہ لوگ جن پر خیانت کا الزام ہے انکے الزام کی تحقیق کیلئے حاکم شرع کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔

س2008: اگر ایک شخص اپنی زمین کو وقف عام کرے اور جب تک زندہ ہے اسکی تولیت اپنے پاس رکھے اور اپنے مرنے کے بعد بڑے بیٹے کو اس کا متولی بنائے اور اس کے امور کو چلانے کیلئے اسے مخصوص اختیارات بھی دے تو کیا محکمہ اوقاف کے افسران کو یہ حق ہے کہ اس سے ان میں سے بعض اختیارات چھین لیں؟

ج: جب تک واقف کی طرف سے منصوب متولی ،وقف کی تولیت کے اختیارات سے خارج ہوکر عمل نہ کرے وقف کے امور کی دیکھ بھال اسی کے اختیار میں رہے گی جیسا کہ واقف نے اسکے لیئے انشاء وقف میں مقرر کیا ہے اور شرعی لحاظ سے اسکے اختیارات جو واقف کی طرف سے صیغہ وقف کے ضمن میں قرار دیئے گئے ہیں میں تبدیلی کرنا صحیح نہیں ہے۔

س 2009: کسی شخص نے زمین کا ایک حصہ مسجد کیلئے وقف کیا ہے اور اسکی تولیت اپنی اولاد کیلئے نسل در نسل قرار دی ہے اور انکے ختم ہوجانے کے بعد اسکی تولیت اس پیش نماز کے ہاتھ میں قرار دی ہے جو اس مسجد میں پانچ وقت کی نماز پڑھاتا ہو اور اسی بنیاد پر متولی کی نسل کے ختم ہوجانے کے بعد اس مسجد کی تولیت اس پیش نماز کے ہاتھ میں آگئی جو اس میں کچھ عرصہ پانچ وقت کی نماز پڑھاتاتھا لیکن اسے بھی اٹیک ہوگیا ہے اور وہ نماز باجماعت پڑھانے کی قدرت نہیں رکھتااور پیشنمازوں کی شوریٰ نے اس پیش نماز کی جگہ ایک دوسرے عالم دین کو اس مسجد میں امام جماعت مقرر کیا ہے کیا اس کام کے ذریعے پہلا عالم تولیت سے معزول ہوجائے گا یا اسے حق ہے کہ وہ کسی کو نماز جماعت پڑھانے کیلئے اپنا وکیل یا نائب مقرر کردے اور خود متولی کے عنوان سے باقی رہے؟

ج: اگر فرض یہ ہو کہ اس عالم کی تولیت اس عنوان سے ہے کہ وہ پنجگانہ نمازوں میں مسجد کا امام جماعت ہے تو اگر بیماری یا کسی اور وجہ سے وہ مسجد میں امام جماعت ہونے اور نماز پڑھانے سے معذور ہوجائے تو اسکی تولیت ساقط ہوجائے گی

س ۲۰۱۰: ایک شخص نے اپنی املاک کو وقف کیا ہے تا کہ انکی آمدنی کچھ خاص نیک کاموں میں خرچ کی جائے جیسے سادات کی مدد کرنا اور عزاداری قائم کرنااور اسوقت اسکے کرائے میں کہ جو وقف کے منافع کا حصہ ہے اضافہ ہوگیا ہے اور بعض افراد یا ادارے اس وجہ سے کہ انکے پاس وسائل نہیں ہیں یا ثقافتی ، سیاسی، اجتماعی اور دینی وجوہات کی بناپر اس موقوفہ ملک کو بہت ہی کم کرائے پر لینا چاہتے ہیں کیا اوقاف کے ٹرسٹ کے لیئے جائز ہے کہ اسے موجودہ قیمت سے کم کے ساتھ کرائے پر دے؟

ج: وقف کے امور کے نگران اور شرعی متولی پر واجب ہے کہ وہ وقف کو کرایہ پر دینے اور اسکے کرایہ کو معین کرنے میں اسکی منفعت اور مصلحت کو مدنظر رکھے لہٰذا کرایہ دار کے مخصوص حالات کی وجہ سے یا اس امر کی اہمیت کی وجہ سے کہ جسکے لیئے وقف کوکرایہ پر دیا جارہاہے کرایہ کی قیمت میں کمی کرنے میں اگر وقف کی مصلحت اورفائدہ ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے اوراگر ایسا نہ ہو تو جائز نہیں ہے۔

س ۲۰۱۱: امام راحل (قدس سرہ) کے نظریے کے مطابق مسجد کا متولی نہیں ہوتا کیا یہ حکم ان املاک کو بھی شامل ہے جنہیں مسجد کیلئے وقف کیا گیا ہے مثلا وہ املاک جو مسجد میں وعظ و نصیحت اور احکام اسلام کی تبلیغ کیلئے وقف ہوئی ہیں ؟ بالفرض اگر شامل ہے تو اس وقت بہت سی مسجدوں کی ایسی موقوفہ املاک ہیں کہ جنکے قانونی اور شرعی طور پر دائمی متولی بھی ہیں اور محکمہ اوقاف بھی انکے ساتھ متولی جیسا سلوک کرتاہے تو کیا ان متولیوں کیلئے جائز ہے کہ وہ ان املاک سے دست بردار ہوجائیں اور ان سے متعلق اپنی ذمہ داریاں انجام دینے سے اجتناب کریں جبکہ امام راحل (قدس سرہ) کے استفتاء ات میں یہ نقل ہوا ہے کہ متولی کو وقف کی تولیت سے اعراض کرنے اور دست بردار ہونے کا حق نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ واقف کی وصیت کے مطابق عمل کرے اور اس سلسلے میں کوتاہی نہ کرے؟

ج: یہ حکم مسجد سے مخصوص ہے کہ مسجد کا کوئی متولی نہیں ہوسکتا اور ان موقوفات کو شامل نہیں ہے جو مسجد کیلئے وقف کی گئی ہیں لہذا بہ طریق اولیٰ یہ حکم ان موقوفات کو بھی شامل نہیں ہے جو مسجد میں اسلام کی تبلیغ اور وعظ و نصیحت کی خاطر وقف کی گئی ہیں لہذاوقف خاص یا عام میں متولی کا مقرر کرنا ،حتی اس ملک میں بھی کہ جو مسجد کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے وقف کی گئی ہے جیسے مسجدکے اندر روشنی ، پانی ، صفائی اور دوسرے لوازمات، کوئی اشکال نہیں رکھتا اور وہ متولی جو ان اوقاف کی نگرانی کیلئے منصوب ہے اسے تولیت سے اعراض کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ وقف کے امور کو اسی طرح چلائے جس طرح واقف نے وقف کے صیغہ میں بیان کیا ہے اگرچہ ان امور کو انجام دینے کیلئے نائب مقرر کرکے اور کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اسکے لیئے وقف کے امور کو چلانے میں رکاوٹ یا مشکلات پیدا کرے۔

س ۲۰۱۲: کیا وقف کے شرعی متولی کے علاوہ کسی اور شخص کیلئے وقف کے امور میں مداخلت ، اس میں تصرف اور اسکے ان شرائط میں کہ جو وقف کے صیغہ میں ذکر ہوئے ہیں تبدیلی کرکے شرعی متولی کیلئے رکاوٹ پیدا کرنا جائز ہے اور کیا اسکے لیئے جائز ہے کہ متولی سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ موقوفہ زمین ایسے شخص کی تحویل میں دے جسے متولی اس کام کے لائق نہیں سمجھتا؟

ج: واقف کی ان شرائط کے مطابق جو وقف کے صیغہ میں ذکر ہوئی ہیں وقف کے امور کو چلانا فقط شرعی متولی کے ساتھ مخصوص ہے اور اگر واقف کی طرف سے وقف کیلئے کوئی خاص متولی منصوب نہ ہوا ہو تو وقف کے امور کوچلانے کی ذمہ داری مسلمانوں کے حاکم کی ہے اور کسی کو اس میں مداخلت کا حق نہیں ہے اور اسی طرح وقف کی جہت اور اسکی ان شرائط میں تبدیلی کرنے کا بھی کسی کو حق نہیں ہے جو وقف کے صیغہ میں ذکر ہوئے ہیں حتی خود متولی شرعی کو بھی یہ حق نہیں ہے۔

س ۲۰۱۳: اگر واقف کسی شخص کو وقف کے نگران اور ناظر کے عنوان سے مقر رکرے اس شرط کے ساتھ کہ اسے فقط ولی فقیہ وقف کی نگرانی اور نظارت سے معزول کرسکتاہے کیا اس شخص کیلئے جائز ہے کہ وہ خود کو اس کام سے معزول کردے؟

ج: بنابر احتیاط واجب وقف کی نظارت قبول کرنے کے بعد ناظر کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ خود کو وقف کی نظارت سے معزول کردے جیسا کہ وقف کے متولی کیلئے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ خود کو تولیت سے معزول کردے۔

س ۲۰۱٤: ایک ایسا وقف ہے کہ جسکا ایک حصہ خاص اور دوسرا عام ہے اور واقف نے اسکی تولیت کیلئے اسطرح کہا ہے " ہر ایک کی وفات کے بعد وقف کی تولیت سب سے بڑے اور لائق ترین بیٹے کے ذمہ نسل در نسل ہے اسطرح کہ پہلی نسل دوسری نسل پر مقدم ہے" اس صورت میں اگر ایک نسل کے افراد کے درمیان ایسا شخص موجود ہو جو جامع الشرائط ہے لیکن وہ وقف کی تولیت قبول کرنے سے انکار کرے اوراس چھوٹے بیٹے کی تولیت پر اتفاق کرے جو اسکی نظر میں اس کام کیلئے سزاوار اورلائق ترین ہے توکیا چھوٹے بیٹے کیلئے جائز ہے کہ تمام شرائط موجود ہونے کی صورت میں وہ اس وقف کی تولیت کو قبول کرے؟

ج: وہ شخص جس کے اندر تولیت کے شرائط پائے جاتے ہیں وہ تولیت قبول کرنے سے انکار کرسکتاہے لیکن اگر وہ تولیت کو قبول کرلے تو بنابر احتیاط اسکے لیئے جائز نہیں ہے کہ وہ خود کو تولیت سے معزول کرے لیکن اگر خود بلا واسطہ طور پر وقف کے امور کو چلانے کی شرط نہ لگائی گئی ہو تو اس امر میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے دوسرے شخص کو وقف کے امور کو چلانے کیلئے وکیل بنا دے جو امین اور لائق ہو اور اسی طرح اگر پہلی نسل میں ایسا فرد موجود ہو جس میں تولیت قبول کرنے کی شرائط ہوں اور اس نے تولیت کو قبول کرلیا ہوتو بعد والی نسل کے فرد کیلئے تولیت کو قبول

کرنا جائز نہیں ہے۔

س۲۰۱۵:جن لوگوں پر وقف کیا گیا ہے اگر ان میں سے وہ افراد کہ جو شرائط کے حامل ہونے کی صورت میں تولیت کا حق رکھتے ہیں حاکم شرع کے پاس رجوع کریں اور اس سے مطالبہ کریں کہ وہ انہیں متولی کے عنوان سے منصوب کرے اور حاکم شرع ان کی درخواست کو اس بناپر مسترد کردے کہ ان میں شرائط موجود نہیں ہیں تو کیا انکے لیئے جائز ہے کہ وہ اس شخص کے مقرر کرنے کی مخالفت کریں جس میں شرائط پائے جاتے ہیں صرف اس بنا پر کہ اسکی عمر کم ہے؟

ج: جس شخص میں شرائط موجود نہیں ہیں اسے وقف کی تولیت لینے اور جس شخص میں شرائط پائے جاتے ہیں اسکی مخالفت کرنے کا حق نہیں ہے۔

س ۲۰۱۶: جو متولی وقف کے امور کو چلانے کیلئے منصوب ہوا ہے اگر وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں میں کوتاہی یا غفلت سے کام لے تو کیا اسے تولیت سے برطرف کرنا اور اسکی جگہ کسی دوسرے فرد کو وقف کی تولیت کیلئے منصوب کرنا جائز ہے؟

ج: وقف کے امور کو چلانے میں محض غفلت یا کوتاہی کرنا نصب شدہ متولی کو معزول اور برطرف کرنے اور اسکی جگہ کسی دوسرے کو منصوب کرنے کا شرعی جواز فراہم نہیں کرتا بلکہ اس کے بارے میں حاکم شرع کے پاس رجوع کرنا ضروری ہے تا کہ وہ اسے وقف کے امور انجام دینے کا پابند بنائے اور اگر اس کیلئے اسے پابند کرنا ممکن نہ ہو تو اس سے مطالبہ کرے کہ وہ اپنی طرف سے وقف کے امور کو انجام دینے کیلئے کسی لائق شخص کو منتخب کرے یا خود حاکم شرع کسی امین شخص کو اسکے ہمراہ کردے۔

س ۲۰۱۷: ائمہ معصومین (ع) کے فرزندوں (امامزادوں) کے ایران کے شہروں اور دیہاتوں میں جو مزارات ہیں کہ جن کو سالہا سال گزر گذر گئے ہیں اور یہ نہ وقف خاص ہیں اور نہ ہی ان کا کوئی مخصوص متولی ہے ، توان کی نذورات و خیرات کی جمع آوری اور انکی تعمیر اور حفاظت کے لئے ان میں تصرف کرنے کی ولایت کس کے پاس ہے ؟کیا کسی کو یہ حق ہے کہ وہ امامزادوں کے حرم کی اس زمین کی ملکیت کا دعویٰ کرے جو قدیم زمانے سے جنازوں کے دفن کرنے کی جگہ ہے؟

ج: امامزادوں کے مزارات مبارکہ اور وقف عام جن کا کوئی خاص متولی نہیں ہے کی تولیت ولی فقیہ کے ہاتھ میں ہے اور موجودہ دور میں یہ تولیت محکمہ اوقاف میں ولی فقیہ کے نمائندے کو سپرد کی گئی ہے اور امامزادوں کے حرم اور صحن کی وہ زمین کہ جسے قدیم زمانے سے مسلمانوں کے جنازے دفن کرنے کیلئے قرار دیا گیا ہے وقف عام کے حکم میں ہے مگر یہ کہ حاکم کے پاس شرعی طریقے سے اسکے برخلاف کوئی چیزثابت ہوجائے۔

س۲۰۱۸:جو لوگ وقف سے استفادہ کرتے ہیں اور سب مسلمان ہیں کیا ان کیلئے جائز ہے کہ ہ ایک غیر مسلم کو محکمہ اوقاف کے یہاں متعارف کرائیں تا کہ وہ اسکے متولی ہونے کا حکم صادر کرے؟

ج: مسلمانوں کے وقف کی تولیت غیر مسلم کے ذریعہ جائز نہیں ہے۔

س ۲۰۱۹: واقف کی طرف سے منصوب متولی اور غیر منصوب متولی کون ہوتاہے ؟ اور اگر واقف کسی خاص شخص کو وقف کے متولی کے عنوان سے معین کرے اور بعد والے متولی کی تعیین کا حق اس متولی کو سونپ دے تو کیا وہ دوسرا شخص بھی منصوب متولی شمار ہوگا جسے پہلے متولی نے معین کیا ہے؟

ج: منصوب متولی وہ شخص ہے کہ جسے واقف ،وقف کا صیغہ انشاء کرتے وقت متولی کے طور پر معین کرے اور اگر وقف کا صیغہ انشاء کرتے وقت بعد والے متولی کی تعیین کا حق اس متولی کو سونپ دے کہ جسے اس نے منصوب کیا ہے اور وہ کسی کو متولی بنادے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے اور جس شخص کو وہ وقف کی تولیت کیلئے معین کرتاہے وہ بھی واقف کی طرف سے منصوب متولی کے حکم

میں ہے۔

س ۲۰۲۰: کیا اسلامی جمہوریہ (ایران) کا محکمہ اوقاف وقف کے متولی کو برطرف کرسکتا ہے؟ اور اگر یہ جائز ہو تو اس کے شرائط کیا ہیں ؟

ج: محکمہ اوقاف اتنی مقدار کہ جتنی قانونی ضوابط اسے اجازت دیتے ہیں ان اوقاف میں مداخلت کرسکتاہے جنکے متولی خاص ہیں ۔

س ۲۰21: کیا جائز ہے کہ وقف کا متولی اپنی تولیت محکمہ اوقاف کے حوالے کردے؟

ج: وقف کے متولی کو ایسا کرنے کا حق نہیں ہے لیکن اگر وہ محکمہ اوقاف یا کسی دوسرے شخص کو وقف کے امور انجام دینے کیلئے وکیل بنائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۰۲۲: عدالت نے ایک شخص کو وقف کے اس متولی کے کاموں پر نظارت کے لیئے نگران کے طور پر معین کیا جس پر الزام ہے کہ اس نے وقف کے امور کو چلانے میں کوتاہی کی ہے اور پھر متولی ان الزامات سے بری ہونے کے بعد انتقال کرگیا۔ کیا مذکورہ نگران کو حق حاصل ہے کہ وہ اس متولی کے ان فیصلوں میں ۔ کہ جو اسکے نگران منتخب ہونے سے پہلے انجام پائے ہیں انہیں بر قرار رکھنے اور نافذ کرنے یا انہیں فسخ اور ختم کرنے کے ذریعہمداخلت کرے اور اظہار رائے کرے یا یہ کہ اسکی نظارت اور ذمہ داری صرف اسکے نگران کے طور پر معین ہونے کے وقت سے متولی کی وفات کی تاریخ تک ہے ؟اوراس چیز کے پیش نظر کہ متولی کے الزامات سے بری ہونے کی تاریخ سے لے کر اب تک ناظر کو برطرف نہیں کیا گیا کیا ناظر کے اختیارات اوراسکی ذمہ داری متولی کے الزامات سے بری ہوجانے کے فیصلے کے بعد ختم ہوجاتی ہے یا یہ کہ اسکے اختیارات کا ختم ہونا عدالت کی طرف سے اسے برطرف کرنے پرموقوف ہے؟

ج: اگر ناظر کا شرعی متولی کے ہمراہ تعین ،وقف کے امور کوچلانے کے سلسلے میں اس پر الزامات کی بناپر ہو تو وہ صرف انہیں امور میں اظہار رائے اور مداخلت کرنے کا حق رکھتاہے جن پر اسے تعینات کیا گیا ہے اورجس متولی پر الزام ہے اس کے امور پر اسکی نظارت کی صلاحیت اسکے الزامات سے بری ہوجانے کے بعد ختم ہوجاتی ہے اور اسی طرح پہلے متولی کی وفات کے بعد جب تولیت دوسرے شخص کو منتقل ہوجائے تو مذکورہ ناظر کو نئے متولی کے کاموں اور وقف کے امور میں مداخلت کا حق نہیں ہے۔

عین موقوفہ کے شرائط

س ۲۰۲۳: اگر کچھ افراد مخیّرلوگوں سے اس نیت کے ساتھ رقم جمع کریں کہ وہ اس سے ایک مکان خرید کر وہاں امام بارگاہ بنائیں گے کیا ان کا رقم جمع کرنے کا یہ اقدام اس کام کیلئے کافی ہے کہ وہ اس گھر کو امام بارگاہ کے عنوان سے وقف کرنے کا حق رکھتے ہوں یا یہ کہ ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس کام کیلئے رقم کے مالکوں کی طرف سے وکالت حاصل کریں؟ اور اس چیز کے پیش نظر کہ واقف کیلئے شرط ہے کہ وہ یا مالک ہو یا مالک کے حکم میں ہو اور یہ افراد اس رقم کے مالک نہیں ہیں کیا صرف رقم جمع کرنے سے ان پر مالک کا حکم صادق آتاہے تا کہ یہ وقف کرنے کا حق رکھتے ہوں؟

ج: اگر وہ مخیّرلوگوں کی طرف سے وکیل ہوں تا کہ ایک مکان کو خرید کر اسے امامبارگاہ کے عنوان سے وقف کریں تو مالکوں کی طرف سے وکالت کے طور پر انکا وقف صحیح ہے۔

س ۲۰۲٤: وہ جنگل اور قدرتی سبزہ زار جنکے بنانے میں انسان کا کوئی عمل دخل نہیں ہے اور جیسا کہ اسلامی جمہوریہ (ایران) کے بنیادی قانون کی شق٤٥ میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ یہ انفال میں شمار ہوتے ہیں کیا انکا وقف کرنا جائز ہے ؟

ج: وقف کے صحیح ہونے میں واقف کی خاص شرعی ملکیت کا ہونا شرط ہے اور چونکہ جنگل اور سبزہ زار انفال اور عمومی اموال میں شامل ہیں اور کسی کی خاص ملک نہیں ہیں لہذا کسی شخص کے ذریعہ ان کا وقف صحیح نہیں ہے۔

س ۲۰۲5: ایک شخص نے زرعی زمین کا ایک مشترکہ (مشاع) حصہ خریدکر اسے قانونی طور پر اپنے بیٹے کے نام کردیا ہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ جو زمین اس نے اپنے بیٹے کیلئے خریدی ہے اسے وقف کر دے؟

ج: فقط ملک کا کسی کے نام کرنا اس شخص کی شرعی ملکیت کا معیار نہیں ہے لہذا اگر باپ اس زمین کو خریدنے اور اپنے بیٹے کے نام کرنے کے بعد اسے ہبہ کردے اور اس زمین کا قبضہ بھی صحیح طور پرواقع ہوجائے تو باپ کو وہ زمین وقف کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ وہ اسکا مالک نہیں ہے لیکن اگر اس نے صرف زمین کی دستاویز اسکے نام کی ہے اور زمین اسی کی ملکیت میں باقی ہو تو اس صورت میں وہ اس زمین کا شرعی لحاظ سے مالک ہے اور اسے اسکے وقف کا حق حاصل ہے۔

س ۲۰۲٦: اگر تیل کی کمپنی کے ذمہ دار افراد اور شہری زمین کا ادارہ اپنے زیر کنٹرول زمینوں میں سے بعض کو مساجد اور مدرسے بنانے کیلئے مخصوص کرے اور صیغہ وقف جاری کرنے کے علاوہ قبضہ دینا اور لینا بھی مکمل ہوجائے تو کیا یہ زمینیں موقوفہ شمار ہونگی اوران پر وقف کے احکام جاری ہونگے؟

ج: اگر یہ زمینیں حکومت کے عمومی اموال میں سے ہوں اور انکے لیئے مخصوص مصرف معین کیا گیا ہو تو وہ قابل وقف نہیں ہیں لیکن اگر وہ ایسی بنجر (موات) زمینیں ہوں جو کسی کی ملکیت نہیں ہیں اور شہری ادارے ، تیل کی کمپنی یا حکومت کے اختیار میں ہوں تو متعلقہ افسران کی اجازت سے انہیں مساجد اور مدرسے کے عنوان سے احیا کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۰۲۷: کیا بلدیہ کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی بعض املاک کو رفاہ عامہ کیلئے وقف کردے؟

ج: یہ چیز بلدیہ کے قانونی حدود و اختیارات اور اس ملک کی خصوصیت پر منحصر ہے لہذا اگر وہ ایسی املاک میں سے ہے کہ جنکے بارے میں بلدیہ قانونی طورپر حق رکھتی ہے کہ انہیں رفاہ عامہ جیسے ہسپتال ،ڈسپنسری، مسجد یا دوسرے امورمیں استعمال کرے تو اس صورت میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر ایسی املاک ہوں جو بلدیہ سے متعلقہ امور میں استفادے کیلئے مخصوص ہیں تو اسے انکے وقف کرنے کا حق نہیں ہے۔

موقوف علیہ کے شرائط

س ۲۰۲۸: ایک علاقہ کے باشندوں نے شہری زمین کے ادارے سے زمین کا ایک قطعہ لے کر اس میں ایک مسجد بنائی لیکن اسکے وقف کرنے کی کیفیت میں انکے درمیان اختلاف ہوگیا کہ یہ وقف عام ہو یا وقف خاص، ان میں سے بعض کا خیال یہ ہے کہ اس کا اندراج وقف خاص کے عنوان سے ہونا چاہیے اور بعض کا خیال یہ ہے کہ چونکہ اس علاقہ کے تمام باشندے اسکے بنانے میں شریک ہوئے ہیں لہذا اسے وقف عام ہونا چاہیے اس مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

: مسجد وقفِ عام ہوتی ہے اور اسے کسی خاص گروہ اور کسی خاص قبیلہ کیلئے وقف نہیں کیا جاسکتا لیکن نام رکھنے میں اسے کسی مناسبت سے کسی شخص یا اشخاص کے نام منسوب کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن جن مومنین نے مسجد کی تعمیر میں شرکت کی ہے ان کیلئے اس امر میں اختلاف کرنا مناسب نہیں ہے -

س ۲۰۲۹: ایک گمراہ فرقہ کے رہنمانے اپنی املاک اس فرقہ کیلئے وقف کی ہیں اور اس امر کے پیش نظر کہ وقف کے صحیح ہونے میں وقف کی جہت کا مشروع ہونا شرط ہے اور دوسری جانب اس فرقہ کے اعتقادات ، اعمال اور اہداف گمراہی پر مبنی اور باطل ہیں ـکیا یہ وقف صحیح ہے اور کیا ان اموال سے مذکورہ فرقہ کے حق میں استفادہ کرنا جائز ہے؟

ج: اگر یہ بات ثابت ہوجائے کہ وہ امر جس کیلئے ملک وقف کی گئی ہے حرام اور گناہ و معصیت پر تعاون کے مصادیق میں سے ہے تو ایسا وقف باطل ہے اور ان اموال کا ان امور میں استعمال کرنا جو شرعا حرام ہیں صحیح نہیں ہے۔

وقف کی عبارات

س ۲۰۳۰: کیا مجالس عزاداری میں شرکت کرنے والوں اور علاقے کے ان باشندوں کو کہ جن کیلئے امامبارگاہ بنائی گئی ہے اسکے وقفنامہ کے جملوں کی تشریح کرنے میں مداخلت کا حق ہے ؟

ج: اگر وقف نامہ کے متن میں کوئی ابہام یا اجمال ہو تو اسے سمجھنے کیلئے قرائن و شواہد حالیہ و مقالیہ اور یا پھر عرف کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے اور کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ اپنی رائے کے مطابق اسکی تشریح کرے۔

س ۲۰۳۱: اگر کوئی جگہ علوم دینی کی تعلیم و تعلّم کیلئے وقف ہوئی ہو تو کیا اس میں مشغول دینی طلاب کے موجود ہوتے ہوئے دوسرے عام لوگوں اور مسافروں کیلئے جائز ہے کہ وہ اسکے وسائل اور سہولیات سے استفادہ کریں؟

ج: اگر وہ جگہ صرف دینی طلاب کیلئے یا فقط تدریس اور تحصیل علوم دینی کیلئے وقف ہو تو دوسروں کیلئے اس سے استفادہ کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۲۰۳۲: ایک وقفنامہ میں مندرجہ ذیل عبارت آئی ہے " صیغہ وقف میں شرط طے پائی ہے کہ وہاں کے عام باشندوں کا ایک گروہ ٹرسٹ کے ممبران کے عنوان سے منتخب کیا جائے" کیا یہ عبارت انتخاب کرنے والوں کو معین کرنے پر دلالت کرتی ہے ؟ اور بالفرض اگر انتخاب کرنے والوں کو معین کرنے پر دلالت نہ کرتی ہو تو ٹرسٹینرکے انتخاب کا حق کن لوگوں کے پاس ہے؟

ج: مذکورہ عبارت سے ظاہر یہ ہوتاہے کہ ٹرسٹ کے مبران کے انتخاب میں وہاں کے تمام باشندوں کی شرکت ضروری ہے۔ بہرحال اگر واقف نے ٹرسٹیز کو انتخاب کرنے والے یا کرنے والوں کو معین نہ کیا ہو تو اگر وقف کا خاص متولی ہو تو ٹرسٹیز کے انتخاب کا حق اسے او اگر اس کے متعدد خاص متولی ہوں اور ان کا آپس میں اختلاف ہو یا واقف کی طرف سے متولی معین ہی نہ کیا گیا ہو تو ضروری ہے کہ اس مسئلہ میں حاکم شرع کی طرف رجوع کریں۔

س ۲۰۳۳: جن پر وقف کیا گیا ہے اگر ان میں سے سب سے بڑے بیٹے کی تولیت کیلئے اس کا " ارشد و اصلح" ہونا شرط ہو تو کیا اسکے رشید اور با صلاحیت ہونے کا اثبات بھی واجب ہے یا یہ کہ محض اسکا عمر کے لحاظ سے بڑا ہونا اسکے اصلح اور ارشد ہونے پر بنا رکھنے کا باعث ہوگا؟

ج: تولیت کے سنبھالنے کے تمام شرائط کا اثبات ضروری ہے۔

س ۲۰۳٤: ایک شخص نے اپنی ذاتی املاک محرم اور غیر محرم میں امام حسین علیہ السلام کی مجالس عزاداری قائم کرنے کیلئے وقف کی ہیں اور اپنے بعد اپنی اولاد کو ہمیشہ کیلئے اس کا متولی قرار دیا ہے اور املاک کے منافع کا ایک تہائی حصہ متولی کیلئے قرار دیاہے۔ اگر کسی زمانے میں واقف کے پہلے ، دوسرے اور تیسرے طبقے کے لڑکے اور لڑکیاں موجود ہوں تو کیا وقف کی تولیت ان سب کیلئے مشترکہ طور پر ہے اور تولیت کا حق ان کے درمیان تقسیم ہوجائے گا؟ اوراگر ان سب کے درمیان تقسیم ہوگا تو کیا لڑکے اور لڑکی کے درمیان برابر تقسیم ہوگا یا فرق کے ساتھ تقسیم ہوگا ؟

ج: اگر کوئی ایسا قرینہ موجود نہ ہو جو میراث کے طبقات کے مطابق ترتیب اور سابقہ نسل کے بعد والی نسل پر مقدم کرنے پر دلالت کرے تو ہر زمانے میں موجود تمام طبقات وقف کے مساوی اور مشترک طور پر متولی ہیں اور حق تولیت لڑکے اور لڑکی کے درمیان بغیر کسی فرق کے بطور مساوی تقسیم ہوگا۔

س ۲۰۳۵: اگر واقف اپنے بعد وقف کی تولیت کو مطلق طور پر علماء و مجتہدین کیلے قرار دے تو کیا وہ عالم جو مجتہد نہیں ہے اسے حق ہے کہ وہ تولیت کے امور کو اپنے اختیار میں لے لے؟

ج: جب تک یہ ثابت نہ ہوجائے کہ واقف کی علماء سے مراد فقط مجتہدین ہیں تو عالم دین کے لئے وقف کی تولیت سبنھالنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اگر چہ وہ اجتہاد کے درجے تک نہ پہنچا ہو۔

احکام وقف

س ۲۰۳٦: کچھ افراد نے متولی خاص کی اجازت کے بغیر جامع مسجد کے مدرسے کے کمرے اور مسجد کے ساتھ متصل امامبارگاہ کے باورچی خانہ کے درمیان واقع لائبریری کو گرا کر اسے مسجد میں شامل کردیا ہے کیا انکا یہ کام صحیح ہے؟ اور کیا اس جگہ نماز پڑھنا جائز ہے؟

ج: اگر یہ ثابت ہوجائے کہ لائبریری کی زمین صرف لائبریری کیلئے وقف کی گئی ہے تو اسے مسجد میں تبدیل کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور جس شخص نے اس عمارت کو گرایا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اسے پہلی حالت پر لائے۔ لیکن اگر صرف لائبریری کیلئے اس کا وقف ہونا ثابت نہ ہو تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۰۳۷: کیا جائز ہے کسی جگہ کو کچھ مدت مثلا دس سال کیلئے مسجد کے عنوان سے وقف کریں اور اس مدت کے تمام ہونے کے بعد وہ دوبارہ واقف یا اسکے ورثاء کی ملکیت میں لوٹ آئے؟

ج: یہ کام وقف موقت کے طور پر صحیح نہیں ہے اور اس سے مسجد کا عنوان بھی محقق نہیں ہوتا لیکن اس جگہ کو معینہ مدت تک نماز گزاروں کیلئے مخصوص کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے ۔

س ۲۰۳۸: ایک موقوفہ زمین ایسے قبرستان کے پاس موجود ہے جو وہاں کے مردوں کے دفن کرنے کیلئے کافی نہیں ہے اور اسے قبرستان میں تبدیل کرنا مناسب ہے کیا اس کا قبرستان میں تبدیل کرنا جائز ہے؟

ج: جوزمین مردوں کو دفن کرنے کے علاوہ کسی اور کام کیلئے وقف کی گئی ہو اسے بغیر کسی قیمت ادا کئے قبرستان میں تبدیل کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر اس کا وقف ، وقف منفعت ہو تو اس کا شرعی متولی وقف کی مصلحت اور فائدے کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے قبرستان کیلئے کرایہ پر دے سکتاہے۔

س ۲۰۳۹: بعض موقوفہ زمینیں :سرکاری عمارتیں ، عمومی پار ک اور سڑکیں بنانے اور ترقیاتی منصوبوں کی حدود میں واقع ہوتی ہیں اور بعض سرکاری ادارے شرعی متولی کی اجازت کے بغیر اور ان کا کرایہ اورقیمت ادا کئے بغیر انہیں اپنے قبضے میں لے لیتے ہیں کیا انکے لیئے ایسا کرنا جائز ہے؟ کیا وہ شخص جو ان موقوفہ زمینوں میں تصرف کرتاہے اس کیلئے انکی قیمت یا ان کا عوض ادا کرنا ضروری ہے اور کیا اس کیلئے ضروری ہے کہ جس وقت سے اس نے ان میں تصرف کیا ہے اپنے تصرف کی اجرۃ المثل ادا کرے؟ اور کیا ادارے کے ذریعہ موقوفہ زمین کی قیمت ادا کرنے یا اسکے عوض دوسری زمین دینے میں حاکم شرع سے اجازت لینا واجب ہے یا جائز ہے کہ محکمہ اوقاف یا وقف کا متولی وقف کے فائدے اور مصلحت کی رعایت کرتے ہوئے انکے ساتھ عوض یا قیمت کے سلسلے میں توافق کرلے؟

ج: متولی شرعی کی اجازت اور اذن کے بغیر جائز نہیں ہے کہ کوئی شخص وقف میں تصرف کرے جیسا کہ اگر وقف، وقف منفعت ہو تو اس میں بھی صرف متولی سے کرایہ پر لینے کے بعد تصرف جائز ہے اور اسی طرح اس وقف کا فروخت یا تبدیل کرنا ۔ کہ جس سے وہ انتفاع اور فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے کہ جس کیلئے اسے وقف کیا گیا ہے۔ جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اسے تلف کرے تو وہ اس کا ضامن ہے اور اگر اسکے شرعی متولی کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف کرے تو وہ اسکی اجرۃ المثل کا ضامن ہے اور ضروری ہے کہ وہ اجرۃ المثل وقف کے شرعی متولی کو ادا کرے تا کہ وہ اسے وقف کی جہت میں خرچ کرے اور اس مسئلہ میں اشخاص اورنجی و سرکاری اداروں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور وقف کے متولی کے لیئے جائز ہے کہ وہ حاکم شرع کی طرف رجوع کئے بغیر تصرف کرنے والے یا تلف کرنے والے کے ساتھ وقف کی مصلحت کی رعایت کرتے ہوئے اسکی اجرت یا عوض پر توافق کرلے۔

س ۲۰۴۰: ایک موقوفہ زمین میں ایسا راستہ ہے کہ جو فقط مویشیوں کے گزرنے کیلئے مناسب ہے اور اس وقت اسکے پاس گھروں کی تعمیر کی وجہ سے مذکورہ راستے کو چوڑا اور وسیع کرنے کی ضرورت ہے کیا دونوں طرف سے موقوفہ اور ذاتی زمینوں کو بطور مساوی شامل کرکے اسے وسیع اور چوڑا کرنا

جائز ہے اور جائز نہ ہونے کی صورت میں کیا اسکے شرعی متولی سے موقوفہ زمین کی اس مقدار کو کرایہ پر لینا جائز ہے؟

ج: وقف کی زمین کو گزرنے کے راستے اور سڑک میں تبدیل کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ ایسا کرنا ضروری ہوجائے یاخود موقوفہ زمین سے استفادہ کرنے کیلئے اس راستہ کی ضرورت ہو لیکن وقف کی مصلحت کومدنظر رکھتے ہوئے ایسی زمین کو کرایہ پر دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ جس کا وقف، وقف منفعت ہے۔

س ۲۰۴۱: ایک علاقے کے باشندوں کیلئے بیس سال پہلے ایک زمین وقف ہوئی تا کہ وہ اپنے جنازوں کو وہاں دفن کریں۔ واقف نے اسکی تولیت اپنے پاس رکھی اور اپنے بعد شہر کے ایک عالم دین جس کا نام وقف نامہ میں ہے کوسونپ دی اور مذکورہ عالم دین کے بعد متولی کے انتخاب کا طریقہ کار بھی معین کردیا۔کیا وقف کے موجودہ متولی کو وقف یا اسکے بعض شرائط کو تبدیل کرنے یابعض شرائط کے اضافہ کرنے کا حق ہے ؟ اور اگر یہ تبدیلی اس امر پر اثر انداز ہوجسکے لیئے زمین وقف کی گئی ہے مثلا اسے گاڑیوں کا سٹینڈ بنا دے توکیا اس صورت میں وقف کا موضوع اپنی حالت پر باقی رہے گا؟

ج: اس فرض کے ساتھ وقف ،قبضہ ہونے کے ساتھ شرعی لحاظ سے نافذ اور واقع ہوگیا ہے لہذا واقف یا متولی کی طرف سے خود اسے یا اسکے بعض شرائط کو تبدیل کرنا یا بعض نئی شرائط کا اضافہ کرنا جائز نہیں ہے اور وقف کو پہلی حالت سے تبدیل کرنے سے اس کا وقف ہونا زائل نہیں ہوتا۔

س ۲۰۴۲: ایک شخص نے اپنی دوکان ،مسجد سے وابستہ قرض الحسنہ کا ایک ادارہ قائم کرنے کیلئے وقف کی ہے وہ شخص دنیا سے رحلت کرگیا ہے۔ کئی سال ہوگئے ہیں کہ وہ جگہ بند پڑی ہے اور اب وہ خراب ہونے لگی ہے کیا اس سے دوسرے کاموں میں استفادہ کرنا جائز ہے؟

ج: اگر دوکان کا وقف قرض الحسنہ کا ادارہ قائم کرنے کیلئے ہو اور اس وقت اس مسجد میں قرض الحسنہ کا ادارہ قائم کرنے کی ضرورت نہ ہو تو اس جگہ سے دوسری مساجد سے وابستہ قرض الحسنہ کے اداروں کیلئے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہوتو اس سے کسی بھی نیک کام میں استفادہ کرنا جائز ہے۔

س ۲۰۴۳: ایک شخص نے زمین کا ایک قطعہ اسکے پانی کے حصے سمیت امام حسین کی اس عزاداری کیلئے وقف کیا ہے جو محرم یا صفر کی کسی ایک رات اور امیر المؤمنین کی شہادت کی شب مسجد "الحی" میں منعقد ہوتی ہے اور بعد میں اپنے ایک وارث کو وصیت کی کہ اس زمین کو وزارت صحت کے اختیار میں دے دے تا کہ اس میں ہسپتال بنایا جائے تو اس کام کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: وقف کو وقف منفعت سے وقف انتفاع میں تبدیل کرنا جائز نہیں ہے لیکن ہسپتال بنانے کیلئے اسے کرایہ پر دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے بشرطیکہ اس میں وقف کی مصلحت ہو۔

س ۲۰٤٤: کیا موقوفہ زمینوں میں امامبارگاہ یا نماز پڑھنے کی جگہ بنا سکتے ہیں؟

ج: موقوفہ زمینیں مسجد یا امامبارگاہ و غیرہ کے عنوان سے دوبارہ وقف نہیں ہوسکتیں اور کسی کیلئے انہیں مسجد بنانے یا کوئی اور ایسا عمومی ادارہ قائم کرنے کیلئے مفت میں دینا جائز نہیں ہے کہ جسکی لوگوں کو ضرورت ہو۔ لیکن انکا شرعی متولی انہیں مدرسہ ،نماز کی جگہ یا امام بارگاہ بنانے کیلئے کرایہ پر دے سکتاہے اور مذکورہ زمینوں کے کرایہ کی رقم ان امور میں خرچ کی جائیگی جو وقف کیلئے معین ہوئے ہیں ۔

س ۲۰٤٥: وقف خاص اور وقف عام سے کیا مراد ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں : وقف خاص کو واقف کی نیت کے برخلاف تبدیل کرنا اور اسے خاص ملکیت میں بدلنا جائز ہے کیا یہ بات صحیح ہے ؟

ج: وقف کا خاص اور عام ہونا موقوف علیہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے لہذا وقف خاص وہ وقف ہے جو کسی معین شخص یا اشخاص کیلئے وقف ہو جیسے اولاد پر وقف کرنا یا زید اور اسکی اولاد پر وقف

کرنا۔ وقف عام وہ وقف ہے جو عمومی مصالح اور عمومی جہات کیلئے وقف ہو جیسے مساجد، مدارس اور آرام کرنے کی جگہیں اور انکے مانند دیگر امور،یا کلی عناوین پر وقف ہو جیسے فقراء ، یتیم ، بیمار اور وہ لوگ جن کا زاد راہ ختم ہوگیا ہو ۔ان تین قسموں میں اصل وقف کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ ان میں احکام اور آثار کے لحاظ سے فرق ہے مثلا عمومی مصالح اورجہات کیلئے یا کلی عناوین کیلئے وقف میں صیغہ وقف جاری کرنے کے وقت موقوف علیہم کسے کسی مصداق کا خارج میں موجود ہونا شرط نہیں ہے جبکہ وقف خاص میں یہ امر شرط ہے اسی طرح عمومی مصالح اور جہات کیلئے وقف کہ جو وقفِ انتفاع کی صورت میں ہے جیسے مساجد، مدارس، قبرستان اورپل و غیرہ انہیں کسی بھی صورت میں فروخت کرنا جائز نہیں ہے حتی اگر وہ خراب بھی ہوجائیں لیکن وقف خاص اور کلی عناوین پر وقف جو وقف منفعت کی شکل میں ہے انہیں بعض خاص حالات میں فروخت یا تبدیل کرنا جائز ہے ۔

س ۲۰۴٦: قرآن مجید کا ایک خطی نسخہ جو سن ۱۲٦۳ ھ ش سے متعلق ہے ایک مسجد کیلئے وقف ہوا ہے اور اس وقت وہ ضائع ہورہاہے کیا اس گرانقدر اور مقدس و نفیس نسخہ کی حفاظت اور جلد کرانے کیلئے شرعی اجازت کی ضرورت ہے؟

ج: قرآن مجید کی جلد کرانے اور اسکے اوراق اور جلد کو ٹھیک کرانے اور مسجد میں اسکی حفاظت کیلئے حاکم شرع سے کسی خاص اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

س ۲۰۴۷: کیا وقف کو غصب کرنا اوراس میں وقف کے امور کے علاوہ تصرف کرنا اجرۃ المثل کے ضامن ہونے کا سبب بنتاہے؟ اور کیا وقف کو تلف کرنا جیسے اس کی عمارت کوگرا دینا یا موقوفہ زمین کو سڑک میں تبدیل کردینا،اسکی قیمت یا مثل کے ضامن ہونے کا سبب بنتاہے؟

ج: وقف خاص جیسے اولاد پر وقف اور اسی طرح وہ وقف عام جو وقف منفعت کی صورت میں ہے کو غصب کرنا یا اس میں وقف کے امور کے علاوہ تصرف کرنا یا وقف خاص میں موقوف علیہ کی اجازت کے بغیر اور وقف عام میں شرعی متولی کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا عین اور منفعت کے ضامن ہونے کا سبب بنتاہے اور ان منافع کا عوض دینا بھی ضروری ہے کہ جن کا اس نے اس سے استفادہ کیا ہے یا جن کا استفادہ نہیں کیا۔ اسی طرح اگرخو د وہی مال موجود ہو تو اسکا واپس کرنا اور اگر وہ اسکے ہاتھ میں یا اسکے کسی فعل کے نتیجے میں تلف ہوگیا ہو تو اسکے عوض کو لوٹانا واجب ہے اور منافع کا عوض وقف کے امور میں خرچ کیا جائیگااور خود موقوفہ شے کا عوض اس وقف کے بدلے میں صرف کیا جائے جو تلف ہوگیا ہے اور وہ وقف عام جو وقف انتفاع کی صورت میں ہے جیسے مساجد، سکول،مسافرخانے ،پل ، قبرستان و غیرہ کہ جو عام عناوین اورجہات پر وقف ہیں تا کہ موقوف علیہ ان سے انتفاع حاصل کریں اگر انہیں کوئی غصب کرلے یا انہیں ان اموراور منافع کے علاہ میں صرف کرے جنکے لیئے وہ وقف کئے گئے ہیں تو ضروری ہے کہ سکول، مسافرخانوں اور حماموں میں تصرف کرنے کی اجرۃ المثل ادا کرے البتہ مسجدوں، پلوں ، قبرستانوں اور زیارتگاہوں میں تصرف کرنے کی اجرۃ المثل کا ضامن نہیں ہے اور اگر خود ان موقوفات کو تلف کردے تو انکی قیمت یا مثل ادا کرے تا کہ انہیں تلف شدہ وقف کے بدلے میں خرچ کیا جائے۔

س ۲۰۴۸: ایک شخص نے اپنی ملک گاؤں میں سید الشہداء کی عزاداری قائم کرنے کیلئے وقف کی ہے لیکن اس وقت وقف کا متولی مذکورہ گاؤں میں عزاداری قائم کرنے کی توانائی نہیں رکھتاکیا اس کیلئے جائز ہے کہ جس شہر میں وہ رہتاہے وہاں مجالس عزاداری برپا کرے؟

ج: اگر اسی گاؤں میں عزاداری برپا کرنے کیلئے وقف مخصوص ہو توجب تک وقف کے مطابق عمل کرنا ممکن ہو اگر چہ اس کام کیلئے کسی کو وکیل بناکر ،تو اسے ان مجالس عزاداری کو کسی دوسری جگہ

منتقل کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ کسی شخص کو نائب بنائے تا کہ وہ اس گاؤں میں مجالس عزاداری برپاکرے۔

س۲۰۴۹: کیا مسجد کے ہمسایوں کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنی عمارتوں کے لوہے کو ویلڈ کرنے کیلئے مسجد کی بجلی سے استفادہ کریں اور خرچ شدہ بجلی کی قیمت بلکہ اس سے زیادہ مسجد کی انتظامیہ کو ادا کردیں؟ اور کیا مسجد کی انتظامیہ کیلئے جائز ہے کہ وہ اسکی بجلی سے استفادہ کرنے کی اجازت دے؟

ج: مسجد کی بجلی سے ذاتی کاموں میں استفادہ کرنا جائز نہیں ہے اور مسجد کی انتظامیہ کیلئے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ اس قسم کی اجازت دے۔

س ۲۰۵۰: پانی کا ایک موقوفہ چشمہ ہے جس سے لوگ کئی سالوں سے استفادہ کررہے ہیں کیا اس سے مختلف جگہوں یا ذاتی گھروں میں پائپ لے جانا جائز ہے؟

ج: اگر اس میں پائپ لگانے سے وقف میں تبدیلی یا اس سے وقف کے امور کے علاوہ میں انتفاع نہ ہو اور اسکے پانی سے دیگر موقوف علیہ محروم نہ ہوں تو کوئی اشکال نہیں ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔

س ۲۰51:ایک زمین عزاداری اور دینی طلبا کیلئے وقف ہوئی ہے یہ زمین گاؤں کے اصلی راستے کے کنارے واقع ہے اس وقت گاؤں کے بعض باشندے یہ چاہتے ہیں کہ اس میں دوسرا راستہ بنائیں جو مذکورہ زمین کے دوسری طرف میں واقع ہوگا بالفرض اگر یہ راستہ بنانے سے زمین کی قیمت میں اضافہ ہوتا ہو تو کیا یہ کام انجام دینا جائز ہے ؟

ج: موقوفہ زمین میں راستہ بنانے کی وجہ سے اسکی قیمت میں اضافہ ہوجانا اس زمین میں تصرف یا اسے راستہ میں تبدیل کرنے کا شرعی جواز فراہم نہیں کرتا۔

س ۲۰۵۲: مسجد کے پاس ایک گھر ہے اور اسکے مالک نے اسے مسجد کے امام جماعت کیلئے وقف کیا ہے لیکن وہ گھر اس وقت فیملی کے بڑا ہونے اوررجوع کرنے والوں کی کثرت اور دیگر وجوہات کی بنا پر امام جماعت کے رہنے کیلئے مناسب نہیں ہے اور امام جماعت کا اپنا مکان بھی ہے جس میں وہ رہتا ہے لیکن اسکی تعمیر کی ضرورت ہے اور اس نے اس کی تعمیر کیلئے کچھ قرضہ لیاہے۔ کیا جائز ہے کہ وہ موقوفہ گھر کو کرایہ پر دے کر اسکے کرایہ کی رقم سے اپنے مکان کی تعمیر اوراسکی خاطر لیئے گئے قرض کو ادا کرے؟

ج: اگر وہ گھر وقف انتفاع کی صورت میں مسجد کے امام جماعت کے رہنے کیلئے وقف ہوا ہے تو امام جماعت کو وہ گھر کرایہ پر دینے کا حق حاصل نہیں ہے اگر چہ اسکی نیت یہ ہو کہ وہ اسکے کرایہ سے اپنے گھر کی تعمیر اور اسکا قرض ادا کرے اور اگر وہ گھر چھوٹا ہونے کی وجہ سے انکے رہنے کی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا تو اس سے شب و روز کے بعض اوقات میں استفادہ کریں مثلا اس سے رجوع کرنے والوں سے ملاقات کیلئے استفادہ کریں یا یہ کہ مذکور ہ گھر کسی دوسرے پیش نماز کو دے دیں تا کہ وہ اس میں رہے۔

س ۲۰۵۳: ایک مسافرخانے کی عمارت جو آرام کرنے کیلئے قافلوں کو کرایہ پر دی جاتی ہے وقف ہے اور اسکی تولیت اس مسافرخانے کے سامنے واقع مسجد کے موجودہ امام جماعت کے پاس ہے اورچونکہ مسئلہ صحیح انداز سے مراجع عظام کے سامنے پیش نہیں ہوا اسلئے مسافرخانے کی عمارت خراب ہوگئی اور اسکی جگہ ایک امام بارگاہ تعمیر کی گئی ہے کیا اس جگہ کے منافعتبدیل کرنے سے پہلے والی صورت پر باقی رہیں گے؟

ج: وہ مسافرخانہ جو وقف منفعت ہے اسے امام بارگاہ میں تبدیل کرنا جو کہ وقف انتفاع ہے جائز نہیں ہے بلکہ مسافرخانے کی عمارت کو پہلی حالت پر پلٹا دینا ضروری ہے تا کہ وہ مسافروں اور کاروانوں کو کرایہ پر دی جائے اور اسکے کرایہ کی رقم انھیں امور میں خرچ کی جائے جنہیں واقف نے معین کیا ہے لیکن اگر اسکا شرعی متولی تشخیص دے کہ وقف کی مختصر مدت اور طولانی مدت کی مصلحت اس بات کی مقتضی ہے کہ اس جگہ کو موجودہ صورت میں دینی امور کو بر پا کرنے کیلئے کرایہ پر دیا جائے

اور اسکا کرایہ وقف کے امور میں خرچ کیا جائے تو یہ کام جائز ہے۔

س ۲۰54: کیا اس دوکان کی پگڑی کو فروخت کرنا جائز ہے جو مسجد کے صحن کی زمین میں بنائی گئی ہے؟

ج: اگر مسجد کے صحن میں دوکان بنانا شرعی طور پر جائز تھا تو وقف کی مصلحت اور اسکے منافع کے پیش نظر اور وقف کے شرعی متولی کی اجازت سے اس کی پگڑی کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگرایسا نہ ہو تو واجب ہے کہ دوکان کو گرادیا جائے اور اسکی زمین کو پہلے کی طرح مسجد کے صحن میں شامل کر دیا جائے۔

س ۲۰55: بعض اوقات سرکاری اور غیر سرکاری ادارے ڈیم ،پاورسٹیشن اور عمومی پارک و غیرہ بنانے کیلئے منصوبہ بندی اور دیگر فنی امور کے پیش نظر موقوفہ زمینوں میں تصرف کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ کیا ان منصوبوں کو عملی کرنے والے پر وقف کی اجرت یا اس کا عوض ادا کرنا شرعاً لازم ہے؟

ج: وقف خاص میں وقف کو خریدنے یا اسے کرایہ پر لینے کیلئے ان لوگوں کی طرف رجوع کرناضروری ہے جنکے نام وقف کیا گیا ہے اور وہ وقف عام جو عمومی عناوین کیلئے وقف منفعت کی صورت میں وقف ہو تاکہ اسکے منافع وقف کے امور میں خرچ کئے جائیں اس میں تصرف کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اسے اسکے شرعی متولی سے کرائے پر لیا جائے اور کرایہ کی رقم بھی اسی کو ادا کرنا ضروری ہے تا کہ وہ اسے وقف کے سلسلے میں خرچ کرے اور اگر اس قسم کے وقف میں تصرف خود اس شے کے تلف اور ضائع کرنے کے حکم میں ہو تو یہ ضامن ہونے کا سبب ہے اور تصرف کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ عین موقوفہ کا عوض وقف کے متولی کی تحویل میں دے تا کہ وہ اس سے کوئی دوسری ملک خریدے اور اسے پہلے وقف کے بدلے میں وقف کرے تا کہ اسکی آمدنی وقف کے امور میں خرچ کی جائے۔

س ۲۰56: ایک شخص نے چند سال پہلے ایک دوکان کو اسکے مکمل طور پر تعمیر ہونے سے پہلے کرایہ پر لیا اور اسکی پگڑی کی رقم اسی وقت ادا کردی اور پھر مالک کی اجازت سے اس دوکان کی تعمیر کو اسکے کرایہ کی رقم سے مکمل کیا اورپھر کرایہ کی مدت کے دوران اس عمارت کے آدھے حصے کوقانونی دستاویز کے ساتھ مالک سے خرید لیا اور اس وقت وہ دعویٰ کرتاہے کہ مذکورہ عمارت وقف ہے اور تولیت کا قائم مقام بھی یہ دعویٰ کرتاہے کہ اسکی پگڑی دوبارہ ادا کی جائے۔ اس مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

ج: اگر اس عمارت کی زمین کا وقف ہونا ثابت ہوجا ئے یا کرایہ دار اسکا اعتراف کرلے تو اس صورت میں وہ تمام خصوصیات اور حقوق جو اس نے موقوفہ عمارت کے سلسلے میں اسکی زمین کی ملکیت کے مدعی سے لئے ہیں فاقد اعتبارہیں بلکہ مذکورہ عمارت میں تصرف جاری رکھنے کیلئے وقف کے شرعی متولی کے ساتھ نیا معاملہ کرنا ضروری ہے اور وہ اپنی رقم کو اس شخص سے واپس لے سکتاہے جو اسکی ملکیت کا دعویدار تھا۔

س ۲۰57: اگر زمین کا وقف ہونا ثابت ہوجائے لیکن وقف کی جہت معلوم نہ ہوتو اس زمین میں رہنے والوں اور زراعت کرنے والوں کی ذمہ داری کیاہے؟

ج: اگر اس موقوفہ زمین کا کوئی خاص متولی ہو تو تصرف کرنے والوں پر واجب ہے کہ وہ اسکی طرف رجوع کریں اور زمین کو اس سے کرایہ پر لیں اور اگر اسکا کوئی خاص متولی نہ ہو تو اسکی ولایت حاکم شرع کے ہاتھ میں ہے اور تصرف کرنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اسکی طرف رجوع کریں لیکن وقف کی آمدنی کو خرچ کرنے میں جو مختلف احتمالات پائے جاتے ہیں اگر وہ متماثل اور غیر متبائن ہوں جیسے سادات ، فقراء ، علماء اور فلاں شہر کے باشندے تو اس صورت میں واجب ہے کہ وقف کی آمدنی ان احتمالات میں سے قدر متیقن میں خرچ کی جائے اور اگر اسکے احتمالات متبائن اور غیر متصادق ہوں

تو اس صورت میں اگر احتمالات،چند معین امور میں محصور ہوں تووقف کے مصرف کو قرعہ کے ذریعہ معین کرنا واجب ہے۔ اور اگر احتمال ،غیر محصورہ امور کے درمیان ہوپھر اگر وہ غیر محصور عناوین یا اشخاص کے درمیان ہو جیسے ہم جانتے ہوں کہ موقوفہ زمین اولاد پر وقف ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ غیر محصورہ اشخاص میں سے کس شخص کی اولاد مراد ہے تو اس صورت میں وقف کے منافع مجہول المالک کے حکم میں ہیں اور واجب ہے کہ یہ فقراء کو صدقہ کے طور پر دیئے جائیں لیکن اگر یہ احتمال غیر محصورہ جہات میں ہو مثلا مسجد یا زیارتگاہ یا پل یا زائرین و غیرہ کی مدد کیلئے وقف کرنے کے درمیان احتمال ہو تو اس صورت میں واجب ہے کہ ان احتمالات سے خارج نہ ہونے کی شرط کے ساتھ اسے نیکی کے کاموں میں خرچ کرے۔

س۲۰58: ایک زمین کہ جس میں عرصہ دراز سے مُردوں کو دفن کیا جاتاہے اور اس میں ایک امامزادہ بھی مدفون ہے اور تیس سال قبل مُردوں کو غسل دینے کیلئے اس میں ایک غسل خانہ بھی بنایا گیاہے لیکن معلوم نہیں ہے کہ یہ زمین مردوں کو دفن کرنے کیلئے وقف کی گئی ہے یا اس امامزادے کیلئے وقف کی گئی ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ مردوں کو غسل دینے کیلئے اس غسل خانہ کا بنانا مشروع ہے یا نہیں ؟ لہذا کیا وہاں کے باشندوں کیلئے اپنے مردوں کو اس غسل خانے میں غسل دینا جائز ہے؟

ج: اس غسل خانہ میں حسب سابق مردوں کو غسل دینا جائز ہے اور وہ زمین جو امامزادے کے صحن کے ساتھ ہے اس میں مرد وں کو دفن کرنا بھی جائز ہے مگر جب معلوم ہوجائے کہ ایسا کرنا وقف کی جہت کے منافی ہے۔

س ۲۰۵۹: ہمارے علاقہ میں ایسی زمینیں موجود ہیں کہ جن میں لوگ زراعت کرتے ہیں اور درخت لگاتے ہیں اور وہاں کے باشندوں کے درمیان مشہور ہے کہ یہ زمینیں اس علاقہ میں مدفون ایک امامزاد ے کے حرم کیلئے وقف ہیں اور اس وقف کے متولی بھی وہاں کے رہنے والے سادات ہیں لیکن ان زمینوں کے وقف ہونے پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے البتہ کہا جاتاہے کہ پہلے ایک وقف نامہ موجود تھا جو آگ لگنے کے ایک حادثے میں جل گیا ہے اور سابقہ حکومت میں ان زمینوں کی تقسیم کو روکنے کیلئے لوگوں نے انکے وقف ہونے پر گواہی دی ہے اور کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس علاقہ کے ایک حاکم نے کہ جو سادات سے محبت رکھتا تھا ٹیکس سے بچنے کیلئے یہ زمینیں انہیں وقف کردیں تھیں اب ان زمینوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: وقف کو ثابت کرنے کیلئے وقف نامہ کاموجود ہونا شرط نہیں ہے بلکہ وہ لوگ کہ جنکے تصرف اور ہاتھ میں (ذوالید) یہ ہے یا انکی وفات کے بعد انکے ورثاء کے ہاتھ میں ہے اگر وہ اس امر کا اعتراف کریں تو اس ملک کے وقف ہونے کیلئے کافی ہے اور اسی طرح اس ملک کے ساتھ ماضی میں وقف جیسا سلوک یا وقف ہونے پر دو عادل مردوں کی گواہی یا اسکے وقف ہونے کی ایسی شہرت جو مفید علم یا اطمینان ہو بھی اس کے وقف ہونے کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہے لہذا اگر وقف کے ان دلائل میں سے کوئی موجود ہوتو اس سے اسکے وقف ہونے کا حکم ثابت ہوجاتاہے اور اگر ایسا نہ ہو تو جسکے تصرف میں ہے اسی کی ملکیت تصور کی جائیگی ۔

س ۲۰۶۰: ایک مِلک کا وقف نامہ ملاہے جو پانچ سو سال پرانا ہے تو کیا اب اس ملک کے وقف ہونے کا حکم لگایا جائے گا؟

ج: صرف دستاویز کا مل جانا اس وقت تک وقف کی شرعی دلیل اور حجت نہیں ہے جب تک اسکے محتوا کے صحیح ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے لیکن اگر اس ملک کا وقف ہونا لوگوں بالخصوص بوڑھوں کے درمیان اس طرح مشہور ہو کہ اس سے اسکے وقف ہونے کا علم یا اطمینان ہوجائے یا وہ شخص کہ جسکے اختیار اور ہاتھ (ذوالید) میں یہ ہے وہ اسکے وقف ہونے کا اقرار کرے یا یہ ثابت ہوجائے کہ ماضی میں اسکے ساتھ وقف جیسا معاملہ کیا جاتا تھا تو مذکورہ ملک وقف کے حکم میں ہے بہر حال زمانہ کتنا ہی گزر جائے موقوفہ ملک وقف ہونے سے خارج نہیں ہوسکتیں۔

س ۲۰61: میں نے اپنے باپ سے نہر کے پانی کے تین حصے میراث میں پائے ہیں اور اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ تین حصے جو میرے باپ نے خریدے تھے ان سو حصوں میں سے ہیں کہ جن میں سے پندرہ حصے وقف ہیں اور اب یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ تین حصے آیا وقف کا جزء ہیں یا بیچنے والے کی ملکیت کا ؟اس سلسلے میں میری ذمہ داری کیاہے ؟ کیا ان تین حصوں کا خریدنا باطل تھا۔ اور میں اس پہلے بیچنے والے شخص سے کہ جو ابھی زندہ ہے انکی رقم کے مطالبہ کا حق رکھتا ہوں؟

ج: اگر بیچنے والا شخص پانی بیچتے وقت مشترکہ پانی کی اس مقدار کا شرعی طور پر مالک تھا کہ جو بیچی گئی ہے اور یہ معلوم نہ ہو کہ آیا اس نے وہ مقدار فروخت کی ہے جس کا وہ مالک تھا یا ملک اور وقف کے درمیان مشترکہ حصہ (مشاع) فروخت کیا ہے تو اس صورت میں معاملہ صحیح ہے اور مشتری اس ملک کا مالک ہے اور اسکے بعد یہ اسکے ورثا کی طرف منتقل ہوگیہ۔

س ۲۰٦۲: ایک عالم نے اپنے مال کا کچھ حصہ ۔ جیسے کھیت اور باغ و غیرہ ۔ وقف خاص کے طور پر وقف کیا ہے اور اسکے متعلق ایک وقف نامہ بھی لکھ دیا ہے اور اس میں وضاحت کی ہے کہ اس نے وقف کے تمام شرائط پر عمل کیا ہے اور وقف کاشرعی صیغہ بھی جاری کیا ہے ـدس علماء نے اس پر دستخط بھی کئے ہیں کیا اس وقف نامہ کی بناپر ان اموال کے وقف ہونے کا حکم لگایا جائے گا؟

ج: اگر ثابت ہوجائے کہ صیغہ وقف جاری کرنے کے علاوہ اس نے موقوفہ شے وقف کے شرعی متولی یا جن لوگوں کے نام اسے وقف کیا ہے کی تحویل میں دے دی ہے تو مذکورہ وقف،وقف لازم اور صحیح ہے۔

س ۲۰٦۳: ایک زمین محکمہ صحت کو ہدیہ کی گئی ہے تا کہ وہ اس میں ہسپتال یا مرکزصحت قائم کرے لیکن محکمہ صحت کے افسران نے ابھی تک نہ وہاں ہسپتال بنایا ہے اور نہ ہی مرکز صحت تعمیر کیا ہے کیا جائز ہے کہ واقف اس زمین کو واپس لے لے؟ اور کیا صرف زمین کا محکمہ صحت کے افسران کی تحویل میں دے دینا وقف کے واقع ہونے کیلئے کافی ہے یا یہ کہ اس میں عمارت تعمیر کرنا بھی شرط ہے؟

ج: اگر مالک نے شرعی طریقے سے انشاء وقف کے بعد وہ زمین محکمہ صحت کے افسران کواس عنوان سے تحویل دی ہو کہ وہ اس زمین کو وقف کے شرعی متولی کی تحویل میں دے رہاہے تو پھر اسے وہ زمین واپس لینے کا حق نہیں ہے لیکن اگر مذکورہ دو باتوں میں سے کوئی ایک نہ ہو تو مالک کو حق ہے کہ وہ اپنی زمین ان سے واپس لے لے؟

س ۲۰٦٤: ایک زمین کہ جسے اس کے مالک نے علاقہ کے عالم دین اور دو عادل گواہوں کے سامنے مسجد بنانے کیلئے وقف کیا ہے کچھ عرصہ کے بعد بعض اشخاص نے اس پر قبضہ کرکے اس میں رہائشی مکان تعمیر کرلیئے ہیں اس سلسلے میں ان اشخاص اور متولی کی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: اگرزمین کے وقف کے انشا کے بعدوہ زمین واقف کی اجازت سے قبضے میں لے لی گئی ہے تو اس پر وقف کے تمام احکام جاری ہونگے اور دوسروں کیلئے اس میں مکان تعمیر کرنا غصب شمار ہوگا اور ان پر واجب ہے کہ اپنے گھروں کو گرا کرزمین خالی کردیں اور اسے اسکے شرعی متولی کی تحویل میں دے دیں اور اگر ایسا نہ ہو تو زمین اپنے شرعی مالک کی ملکیت پر باقی رہے گی اور اس میں دوسروں کا تصرف اسکے مالک کی اجازت پر موقوف ہوگا۔

س ۲۰٦5: ایک شخص نے اسّی سال قبل ایک زمین خریدی اور اسکی وفات کے بعد اسکے ورثاء نے اس پر کئی معاملات انجام دیئے ہیں وہ خریدار جنھوں نے یہ زمین پہلے خریدار کے ورثاء سے خریدی ہے سب فوت ہوچکے ہیں اوراب وہ زمین انکے ورثاء کے پاس ہے اور آخری گروہ نے تقریبا چالیس سال سے زمین کو سرکاری طور پر اپنے نام کرالیا ہے اور ملکیت کی قانونی رجسٹری لینے کے بعد انھوں نے اس میں رہائشی مکان تعمیر کرلیئے ہیں اور اب ایک شخص مدعی ہے کہ یہ زمین مالک کی اولاد پر وقف تھی اور انھیں اسکے بیچنے کا حق حاصل نہیں تھا۔ اس امر کے پیش نظر کہ اسّی سال تک کسی نے ایسا دعویٰ نہیں کیا اور کوئی ایسی تحریری دستاویز بھی موجود نہیں ہے جو اسکے وقف ہونے پر دلالت کرے اور کسی نے اس پر گواہی بھی نہیں دی ہے اسکے موجودہ مالکوں کی شرعی ذمہ داری کیا ہے ؟

ج: جو شخص اسکے وقف ہونے اور اسکی فروخت کے صحیح نہ ہونے کا دعویٰ کرتاہے جب تک وہ اپنے دعویٰ کو معتبر طریقے سے ثابت نہ کرے اس وقت تک جو معاملات اس زمین پر انجام دیئے گئے ہیں

انکی صحت کا حکم لگایا جائیگا اور اسی طرح ا س وقت یہ زمین جن افراد کے اختیار اور تصرف میں ہے وہ اسکے مالک شمار ہوں گے۔

س۲۰6٦: ایک موقوفہ زمین ہے کہ جس میں تین چھوٹی نہریں ہیں اور چند سال مسلسل خشک سالی کی وجہ سے بلدیہ نے علاقہ کے لوگوں کو پینے کا پانی فراہم کرنے کیلئے ان میں سے دو نہریں کرائے پر لے لی ہیں اور تیسری نہر جو علاقہ کے طلاب اور واقف کی اولادپر وقف تھی اس زمین میں دھنس کر خشک ہوگئی ہے جسکے نتیجہ میں وہ زمین کہ جواسکے پانی سے سیراب ہوتی تھی بنجر ہوگئی ہے اور اسوقت شہری زمین کا ادارہ مدعی ہے کہ یہ زمین موات ہے کیا یہ زمین کئی سال تک زراعت نہ کرنے کی وجہ سے موات زمینوں سے ملحق ہوجائے گی؟

ج: موقوفہ زمین کئی سال تک زراعت نہ کرنے کی وجہ سے وقف ہونے سے خارج نہیں ہوتی ۔

س ۲۰٦۷: ایسی زمینیں جو امام رضا علیہ السلام کے حرم مقدس کیلئے وقف ہیں اور ان میں سے بعض زمینوں کے اطراف میں سبزہ زار اور جنگل بھی ہیں لیکن بعض متعلقہ اداروں نے جنگلات کے قانون کا حوالہ دیکر ان سبزہ زاروں اور جنگلوں پر انفال کا حکم جاری کیا ہے کیا وہ سبزہ زار اور جنگل جو موقوفہ املاک کے حریم میں واقع ہیں انکا حکم بھی دیگر انہیں زمینوں کی طرح وقف والا ہوگا کہ جو موقوفہ زمینوں کے حریم میں واقع ہیں اور واجب ہے کہ ان کے سلسلے میں وقف کے مطابق عمل کیا جائے؟

ج: وہ سبزہ زار اور جنگل جو موقوفہ اراضی کے جوار میں واقع ہیں اگر وہ انکا اطراف (حریم) شمار ہوں توموقوفہ کے حکم میں اور ان کے تابع ہیں اور انکے لیئے انفال اور املاک عمومی کا حکم جاری نہیں ہوگا اور حریم اور اسکی مقدار کی تشخیص مقامی عرف اور ان افرادکا کام ہے جو اس امر کے ماہر ہیں۔

س ۲۰٦۸: چالیس سال قبل کچھ زمینیں یتیموں کے ٹھہرانے اور انکی کفالت و سرپرستی کی خاطر گھر بنانے کیلئے وقف ہوئی ہیں اور اب تک اسی وقف کے مطابق عمل ہوتا رہاہے اور انکا متولی بھی معین اور مشخص ہے کہ جسکی محکمہ اوقاف نے بھی تائید کی ہے لیکن حال ہی میں ایک ایسی معمولی دستاویز سامنے آئی ہے جس کے بارے میں دعویٰ کیا جاتاہے کہ یہ پرانی دستاویز ہی کا ایک نسخہ ہے اور اس میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ یہ زمینیں تین سو سال پہلے سے اب تک وقف تھیں ۔وقف کی اصلی دستاویز کہ جسکے بارے میں دعویٰ کیا جاتاہے کہ وہ اس سے پرانی ہے کے نہ ملنے اور موجودہ دستاویز کے ناقص ہونے کے پیش نظر کہ جسمیں متولی بھی معین نہیں ہے اور ان زمینوں کے سلسلے میں یہ بھی ثابت نہیں ہے کہ ان کے ساتھ پہلے وقف والا معاملہ ہوتا تھا اور بالخصوص وہ لوگ بھی کہ جنکے تصرف اور قبضہ میں یہ زمینیں ہیں اس دعویٰ کا انکار کرتے ہیں اور انکے سابق وقف کی شہرت بھی نہیں ہے ۔کیا یہ دستاویز وقف جدید پر عمل کرنے سے مانع ہوسکتی ہے کہ جس کے مطابق اس وقت ان زمینوں سے یتیموں کے ٹھہرانے اور انکی حفاظت و سرپرستی کے سلسلے میں استفادہ کیا جاتاہے؟

ج: فقط وقف کی دستاویز کا ہونا چاہے اصلی ہو یا اس کا نسخہ ہو وقف کی شرعی دلیل اور حجت نہیں ہے پس جب تک پہلا وقف معتبر دلیل کے ذریعہ ثابت نہ ہوجائے اس وقت تک اسی جدید وقف پر عمل کیا جائے گا جس پر اس وقت عمل ہورہاہے اور وقف جدید پر عمل صحیح اور نافذ ہے۔

س ۲۰٦۹: ایک شخص نے سید الشہداء (علیہ السلام) کی امام بارگاہ بنانے کیلئے ایک زمین وقف کی ہے لیکن مذکورہ زمین گاؤں والوں کیلئے عام راستے میں تبدیل ہوگئی ہے اور اس وقت امام بارگاہ کی کل زمین سے تقریبا ٤۲مربع میٹر زمین باقی ہے اس زمین کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا واقف کیلئے جائز ہے کہ وہ اسے اپنی ملکیت میں واپس پلٹا لے ؟

ج: اگر یہ کام شرعی طور پر وقف کے انشاء کرنے اور موقوفہ زمین متولی کو یا جہت وقف میں تحویل دینے کے بعد انجام پایا ہو تو وہ باقیماندہ زمین وقف پر باقی رہے گی اور واقف کیلئے جائز نہیں ہے کہ اسے واپس لے اور اگر ایسا نہیں ہے تو وہ زمین اسکی ملکیت میں باقی ہے اور اس کا اختیار اسکے ہاتھ میں ہے۔

س ۲۰۷۰: کیا جائز ہے کہ بعض ورثاء جو ترکہ میں حصہ دار ہیں پورے ترکے کو وقف کردیں؟ اور کیا ان کے نام سے وقف کے صیغہ کاجاری کرنا صحیح ہے؟

ج: ان کا وقف صرف اپنے حصہ میں صحیح ہے لیکن دیگر ورثاء کے حصوں میں وقف فضولی اورانکی اجازت پرموقوف ہوگا۔

س ۲۰۷۱: ایک شخص نے اپنی زمین اپنے بیٹوں پر وقف کی اور اسکی وفات کے بعد محکمہ اوقاف نے اسکی کیفیت سے آگاہی کے بغیر مذکورہ زمین متوفی

کے بیٹے اور بیٹیوں کے نام ثبت کردی گئی کیا یہ چیز اس زمین سے انتفاع میں بیٹے اور بیٹیوں کی شراکت کا موجب بنے گی؟

ج: فقط محکمہ اوقاف کے ذریعے اس زمین کا بیٹیوں کے نام ثبت ہوجانا وقف میں بیٹوں کے ساتھ انکی شراکت کا موجب نہیں بنے گا پس اگر ثابت ہوجائے کہ وقف کی زمین بیٹوں کیلئے مخصوص ہے تو وہ صرف ان ہی سے مختص رہے گی۔

س ۲۰۷۲: ایک ایسی زمین جو نہر کے راستے میں واقع ہے سو سال پہلے وقف عام ہوئی ہے اور موقوفہ زمینوں کی خرید و فروخت کے باطل ہونے والے قانون کی بناپر اسکے لیئے وقف کے عنوان سے قانونی دستاویز بھی صادر ہوچکی ہے لیکن اسوقت اس زمین سے حکومت معدنی پتھر نکال رہی ہے کیا اب وہ انفال کا جز شمار ہوگی یا وقف ہے؟

ج: اگر شرعی صورت میں اس کا اصل وقف ثابت ہوجائے تو کسی شخص یا حکومت کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اسے اپنی ملکیت میں لے لے بلکہ وہ وقف ہونے پر باقی رہے گی اوراس پر وقف کے تمام احکام جاری ہونگے۔

س ۲۰۷۳: تعلیمی مرکز کی عمارت میں ایک کمرہ ہے کہ جس سے اس وقت لیبارٹری کے طورپر استفادہ کیا جاتاہے اور اسکی زمین اسکے پڑوس میں واقع قبرستان کا جز ہے لیکن گزشتہ چند سالوں سے اس سے جدا ہوگئی ہے اورچونکہ قبرستان سے اسوقت بھی استفادہ ہورہا ہے لہذا وہ معلم اور طالب علم جو اس لیبارٹری میں نماز پڑھتے ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

ج: جب تک یہ ثابت نہ ہوجائے کہ لیبارٹری کی زمین مردوں کو دفن کرنے کیلئے وقف ہوئی ہے اس میں نماز پڑھنے اور دوسرے امور انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر معتبر دلیل کے ذریعہ ثابت ہوجائے کہ وہ زمین صرف مردوں کو دفن کرنے کیلئے وقف کی گئی تھی تو اسے اپنی پہلی حالت پر لوٹانا واجب ہے اور اسے مردے دفن کرنے کیلئے خالی کرنا ضروری ہے اور اس میں تعمیر کی گئی تمام چیزیں غصب کے حکم میں ہیں۔

س ۲۰۷٤: دو دوکانیں ایک دوسرے کے پڑوس میں واقع ہیں اور ہر ایک کاواقف اور مصرف ، علیحدہ ہے اور ہر ایک دوسری سے الگ ہے کیا ان دونوں دوکانوں کے کرایہ دار کو ایک دوکان سے دوسری دوکان یا اسکے مخصوص راستے کی طرف دروازہ نکالنے کا حق ہے؟

ج: وقف سے انتفاع اور اس میں تصرف اگر چہ دوسرے وقف کی مصلحت کیلئے ہو ضروری ہے کہ وقف کے شرائط کے مطابق اور متولی کی اجازت سے ہواور ان دونوں دوکانوں کے کرایہ دار کو حق نہیں ہے کہ وہ اس بنا پر کہ دوسری دوکان بھی وقف ہے ایک دوکان سے دوسری میں دروازہ نکال کر یا راستہ بنا کر وقف میں تصرف کرے۔

س ۲۰۷٥: اس امر کے پیش نظر کہ بعض مراکز اور گھروں میں موجود نفیس کتابوں کے ضائع ہوجانے کا خطرہ ہے اور وہاں پر انکی حفاظت مشکل ہے بعض لوگوں نے یہ مشورہ دیاہے کہ شہر کی مرکزی لائبریری کا ایک حصہ ان مراکز کے اختیار میں دے دیا جائے تا کہ ان کتابوں کے وقف کو برقرار رکھتے ہوئے انہیں اسی صورت میں کہ جس میں یہ پہلی جگہ تھیں اس حصہ میں منتقل کیا جائے کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

ج: اگر یہ ثابت ہوجائے کہ ان نفیس موقوفہ کتابوں سے استفادہ کرنا کسی خاص جگہ سے مشروط ہے تو جب تک کتابوں کو ضائع ہونے سے بچانے کے ساتھ شرط کی رعایت بھی ممکن ہو ان کا اس خاص جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا جائز نہیں ہے ورنہ ان کتابوں کی حفاظت کی خاطر انہیں ایسی قابل اطمینان جگہ لے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے جہاں انکی صحیح حفاظت ہوسکے۔

س ۲۰۷٦: ایک ایسی زمین ہے جس سے صرف چراگاہ کے طور پر استفادہ کیا جاسکتاہے لیکن اسکے مالک نے اسے مقدس مقامات کیلئے وقف کیا ہے اور اسکے متولی نے اس کا ایک حصہ کچھ لوگوں کو کرایہ پردے دیا ہے اور کرایہ داروں نے اسکے اس حصے میں کہ جو چراگاہ ہونے کے قابل نہیں ہے بتدریج اپنی رہائش کیلئے مکان بنانے شروع کردیئے ہیں اور اسی طرح اسکے جو حصے زراعت کیلئے مناسب تھے انہیں زمین اور باغ میں تبدیل کردیاہے۔

اولاً: چونکہ چراگاہ انفال اور عمومی اموال میں سے ہیں کیا اس کا وقف ہونا صحیح ہے اور اس وقت اس پر وقف ہونے کا حکم جاری ہوگا۔
ثانیاً: چونکہ کرایہ داروں نے اس میں اصلاحات اور تبدیلیاں کرکے اسے پہلے سے بہتر اور مرغوب بنادیا ہے توانھیں کتنی اجرت دینا ضروری ہے؟
ثالثاً: اس چیز کے پیش نظر کہ کرایہ داروں کی کوششوں کے نتیجے میں وہ جگہ زرعی زمین اور باغ میں تبدیل ہوگئی ہے ۔اس قسم کی زمینوں کو کیسے کرایہ پر دیا جائے گا؟ کیا ان کا کرایہ چراگاہ کے کرائے کی مقدار کے برابر ادا کیا جائے یا زرعی اور باغ کی زمیں کے کرایہ کی مقدارکے برابر؟

ج: اصل وقف ثابت ہونے کے بعد جب تک یہ ثابت نہ ہوجائے کے زمینیں وقف کے وقت انفال تھیں اور واقف کی شرعی ملکیت میں نہیں تھیں، شرعی لحاظ سے ان کا وقف صحیح ہے اور کرایہ داروں کی کوششوں کے ذریعے ان کے کھیتی ، باغ یا گھر میں تبدیل ہونے سے یہ وقف ہونے سے خارج نہیں ہونگی بلکہ انہوں نے موقوفہ زمین میں جو تصرفات کئے ہیں اگر وہ انہیں انکے شرعی متولی سے کرایہ پر لینے کے بعد ہوں تو ان پر واجب ہے کہ وہ ان زمینوں کا کرایہ کہ جو عقد اجارہ میں معین کیا گیا ہے انکے شرعی متولی کو اداکریں تا کہ وہ اسے وقف کے امور میں خرچ کرے لیکن اگر انہوں نے ان زمینوں کو انکے شرعی متولی سے کرایہ پر لئے بغیر ان میں تصرف کیا ہو تو ان پر واجب ہے کہ وہ مدت تصرف کی عادلانہ قیمت کے برابر اجرۃ المثل ادا کریں اور اگر ثابت ہوجائے کہ وہ زمینیں وقف کے وقت در اصل موات اور انفال میں سے تھیں اور واقف کی شرعی ملکیت نہیں تھیں تو اس صورت میں وقف شرعی طور پر باطل ہے اور زمین کے وہ حصے جو تصرف کرنے والوں نے قوانین و ضوابط کے مطابق احیاء کئے ہیں اور انہیں اپنے لئے باغ ،کھیتی اور مکان میں تبدیل کیا ہے خودانہیں کیلئے ہیں اور زمین کے دوسرے حصے جو پہلی حالت پر باقی ہیں اور ہمیشہ موات رہے ہیں قدرتی ثروت اور انفال کا حصہ ہیں اور ان کا اختیار اسلامی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔

س۲۰۷۷: ایک عورت نے وہ تمام ملک مشاع وقف کردی جو اسکے اور دیگر مزارعین کے درمیان مشترک ہے اور یہ اسکے صرف چھٹے حصے کی مالک ہے اور یہ چیز محکمہ اوقاف کی مداخلت کی وجہ سے وہاں کے باشندوں کیلئے بہت سی مشکلات کا باعث بن گئی ہے مثلا محکمہ اوقاف وہاں کے باشندوں کے گھروں کیلئے ملکیت کی دستاویز جاری کرنے میں رکاوٹ پیدا کررہاہے کیا یہ وقف تمام مشترکہ ملک میں نافذ ہے یا صرف اسکے اپنے حصے میں نافذ ہے؟اور اگر وقف صرف اسکے اپنے حصے میں صحیح ہو تو کیا تقسیم کرنے سے پہلے مشاع زمین کو وقف کرنا صحیح ہے ؟ اور اگرمشاع حصے کا وقف اسکے جدا کرنے سے پہلے صحیح ہو تو اس سلسلے میں دیگر شرکا کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: مشاع ملک کے حصے کوجدا کرنے سے پہلے وقف کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے بشرطیکہ اس سے وقف کی جہت میں استفادہ کرنا ممکن ہو اگر چہ اسے جدا اورتقسیم کرنے کے بعد ہی لیکن جو شخص صرف ایک حصے کا مالک ہے اسکا تمام ملک کو وقف کرنا دیگر شرکاء کے حصوں کی نسبت فضولی اورباطل ہے اور شرکاء کو حق حاصل ہے کہ وہ اس ملک کی تقسیم اور وقف سے اپنے حصوں کے جدا کرنے کا مطالبہ کریں۔

س۲۰۷۸: کیا وقف کے شرائط سے عدول کرنا جائز ہے اور جواز کی صورت میں اسکے حدودکیا ہیں اور کیا زمان کا طولانی ہونا وقف کے شرائط پر عمل کرنے میں اثر انداز ہوتاہے؟

ج: ان صحیح شرائط سے عدول کرنا جائز نہیں ہے جو واقف نے وقف کے عقد میں لگائی ہیں مگر یہ کہ ان پر عمل کرنا نا ممکن ہو یا اس میں کوئی حرج لازم آتاہو البتہ زمانے کے گزرنے سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

س ۲۰۷۹: بعض موقوفہ زمینوں میں ایسی نہریں اور نالے ہیں کہ جن میں معدنی پتھر اور سنگریزے پائے جاتے ہیں کیا یہ سنگریزے اور معدنی پتھر جو موقوفہ زمین میں پائے جاتے ہیں وقف کے تابع ہیں؟

ج: بڑی اور عمومی نہریں اور اسی طرح عمومی نالے جو موقوفہ زمین کے قریب سے یا خود موقوفہ زمین

سے گزرتے ہیں اس وقف کا حصہ نہیں ہیں مگر وہ مقدار جو عرف عام میں موقوفہ زمین کے اطراف (حریم) میں سے شمار ہوتی ہو تو اس مقدار کے ساتھ وقف والا معاملہ کیا جائیگا لیکن وہ چھوٹی نہریں جو موقوفہ ہیں ان کے معدنی پتھروں اور سنگریزوں کے ساتھ بھی وقف جیسامعاملہ کیا جائے گا۔

س ۲۰۸۰: ایک دینی مدرسے کی عمارت پرانی ہونے اور اس میں رطوبت آجانے کی وجہ سے استفادہ کے قابل نہیں رہی اور اسکی املاک کی آمدنی جمع کرکے امانت کے طور پر بینک میں رکھ دی گئی ہے اور اب ہم اس رقم سے اسے دوبارہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں لیکن عمارت بنانے کی اجازت حاصل کرنے اور مذکورہ اموال کو نئی عمارت کی تعمیر کے سلسلے میں خرچ کرنے پر بہت وقت لگے گا کیا اس مدت کے دوران مذکورہ اموال کو کسی بینک میں سرمایہ کی شکل میں رکھنا اور بینک کے عام اور متعارف معاملات کے مطابق وقف کیلئے کچھ فیصد منافع حاصل کرنا جائز ہے؟

ج: ان اموال کی نسبت وقف کے شرعی متولی پر جو چیز واجب ہے وہ یہ ہے کہ وہ انہیں وقف کے امور میں خرچ کرے لیکن اگر وقف کی آمدنی کا وقف کے امور میں خرچ کرنا ممکن نہ ہو مگر اس پر کچھ مدت گزرنے کے بعد ـاور ان اموال کی ،وقف کے امور میں خرچ کرنے کا وقت آنے تک حفاظت کرنا انکے بینک میں رکھنے سے ممکن ہو اور بینک میں ان اموال کا رکھنا انکے اپنے مصرف میں بر وقت خرچ کرنے میں تاخیر کا باعث نہ ہو توانہیں کسی شرعی عقد کے ضمن میں بینک کے حوالے کردینے اور اسکے منافع سے وقف کی مصلحت میں استفادہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۰۸۱:جو زمین ایک مسلمان نے دوسرے مسلمانوں کیلئے وقف کی ہے کیا اسے کسی غیر مسلم کو کرایہ پر دینا جائز ہے؟

ج: اگر زمین کا وقف وقفِ منفعت کی صورت میں ہو تو اسے غیر مسلم کو کرائے پر دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے بشرطیکہ اس صورت میں منفعت وقف محفوظ رہے۔

س ۲۰۸۲:چند مہینے پہلے ایک عالم دین کو موقوفہ زمین میں وقف کرنے والوں کی اجازت سے دفن کیا گیا ہے اور اب ایک گروہ اس کام پر معترض ہے اور دعویٰ کرتاہے کہ موقوفہ زمین میں دفن کرنا جائز نہیں ہے اس مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور جائز نہ ہونے کی صورت میں اگر اس موقوفہ زمین کہ جس میں عالم دین دفن ہوا ہے کے عوض کچھ رقم دی جائے تو کیا یہ اشکال ختم جائے گا؟

ج: اگر موقوفہ زمین میں میت کا دفن کرناجہت وقف کے منافی نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر اس کا دفن کرنا جہت وقف کے منافی ہو تو وہاں دفن کرنا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص ایسی موقوفہ زمین میں دفن ہوجائے تو احوط یہ ہے کہ جب تک اس کا بدن منتشر نہ ہوا ہو اسے قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفن کیا جائے مگر یہ کہ قبر کھودنے میں حرج ہو یا اس سے مؤمن کی بے احترامی ہوتی ہوبہر حال اس زمین کے عوض مال یا دوسری زمین دینے سے یہ اشکال ختم نہیں ہوگا۔

س ۲۰۸۳: اگر کوئی ملک بیٹوں پر نسل در نسل وقف ہوئی ہو اور بیٹے (موقوف علیہم) کسی بھی وجہ سے اپنے حقوق سے صرف نظر کرلیں تو کیا وقف زائل ہوجائیگا؟ اور اگر پہلی نسل والے اپنے حقوق سے صرف نظر کرلیں توبعد والی نسل کی کیا ذمہ داری ہے؟ اور اسی طرح موقوفہ املاک کے شرعی متولی کی آنے والی نسلوں کے حقوق کے بارے میں کیا ذمہ داری ہے؟

ج: جن کیلئے وقف کیا گیا ہے ان کے اپنے حقوق سے صرف نظر کرنے سے وقف زائل نہیں ہوتا اور پہلی نسل کا موقوفہ میں اپنے حق سے صرف نظر کرلینا بعد والی نسل کے حق کے سلسلے میں کوئی اثر نہیں رکھتا اور انکے صرف نظر کرنے سے وقف ختم نہیں ہوگا بلکہ بعد کی نسل والے ـجب وقف سے استفادہ کرنے کے سلسلے میں انکی باری آجائے ـ اپنے پورے حق کا مطالبہ کرسکتے ہیں بلکہ اگر پہلی نسل کے زمانے میں وقف کو فروخت کرنے کا شرعی جوازہو تو بھی واجب ہے کہ وقف کوفروخت کرنے کے بعد اسکی رقم سے موقوفہ شے کی جگہ دوسری ملک خریدی جائے تا کہ اس سے آنے والی نسلیں استفادہ

کرسکیں اور وقف کے متولی پر بھی واجب ہے کہ جن کیلئے یہ وقف کی گئی ہے وہ انکی تمام نسلوں کیلئے وقف کی حفاظت کرے۔

س ۲۰۸٤: اگر اولاد پر وقف کے سلسلے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وقف کے منافع ان کے درمیان کیسے تقسیم کئے جائیں توکیا اس قسم کے موارد میں واجب ہے کہ تقسیم ،میراث کے قانون کی بنیاد پر ہو یا مساوی طور پر؟

ج: اگر اولاد پر وقف کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ اسے اولاد پر بطور مساوی تقسیم کرنا ہے یا مذکر و مونث کے درمیان قانونِ ارث کے فرق کی بنیاد پر تو اس وقف کو تمام افراد پر بطور مساوی تقسیم کرنے پر حمل کیا جائے گا پس اسکی آمدنی بھی ہر نسل کے مذکرو مونث کے درمیان مساوی طور پر تقسیم ہوگی۔

س ۲۰۸٥: کئی سالوں سے ایک خاص شہر کے حوزہ علمیہ کے وقف کی آمدنی کا اسکے اس شہر میں بھیجنے کے ممکن نہ ہونے کی وجہ سے خرچ کرنا ممکن نہیں ہے جسکی وجہ سے اب تک آمدنی کی ایک بڑی مقدار جمع ہوگئی ہے ۔کیا اس کا دوسرے شہروں میں واقع حوزات علمیہ پر خرچ کرنا جائز ہے ؟ یا یہ کہ انہیں محفوظ رکھا جائے یہاں تک کہ انکے اس شہر میں ارسال کرنے کا امکان فراہم ہوجائے؟

ج: محکمہ اوقاف یا شرعی متولی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ وقف کی آمدنی کو جمع کر کے اسے وقف کی جہت میں خرچ کریں اور اگر وقتی طور پر آمدنی کا اس شہر کی طرف ارسال کرنا ممکن نہ ہو کہ جس میں اسے خرچ کرنا ہے تو واجب ہے کہ اس آمدنی کی حفاظت کریں اور منتظر رہیں یہاں تک کہ اس کا اس شہر میں پہچانا ممکن ہوجائے بشرطیکہ یہ وقف کے بے فائدہ ہونے کا سبب نہ بنے اور اگر مستقبل میں بھی اس آمدنی کو اس خاص حوزہ علمیہ تک پہنچا سکنے کی امید نہ ہو تو اسے دیگر علاقوں کے حوزات علمیہ میں خرچ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

حبس کے احکام

س ۲۰۸٦: اگر کوئی شخص اپنی زمین کو معینہ مدت کیلئے ایسی چیز کیلئے حبس کرے کہ جس کیلئے وقف کرنا صحیح ہے اور اسکی امید یہ ہو کہ حبس کی مدت ختم ہونے کے بعد وہ زمین اسے واپس مل جائے گی تو کیا مدت ختم ہونے کے بعد وہ زمین اسے واپس مل جائے گی اور اس سے اسے اپنی دیگر املاک کی مانند استفادہ کرنے کا حق ہے۔

ج: اگر زمین حبس کرنے والے کی شرعی ملکیت ہے اور اس نے زمین کو شرعی ضوابط کے مطابق حبس کیا ہو تو حبس صحیح ہے اور زمین پر اسکے شرعی آثار مترتب ہونگے اور حبس کی مدت ختم ہونے کے بعد وہ ملک حبس کرنے والے کی ملکیت میں واپس آجائیگی اور وہ بھی اسکی دیگر املاک کی مانند ہوگی لہذا اسکے منافع اوردیگر فوائد بھی اسی کیلئے ہوں گے۔

س ۲۰۸۷: وہ ملک جسے مالک نے ایسی چیز کیلئے حبس دائم کیا ہے کہ جس کیلئے وقف صحیح ہے یا میت کا وہ ایک تہائی حصہ کہ جسکی عین کو اس نے ہمیشہ کیلئے محفوظ رکھنے کی وصیت کی ہے تا کہ اسکی آمدنی اسکی طرف سے معین کردہ امور میں خرچ کی جائے اگر وہ ملک ورثاء کے درمیان میراث کے طور پر تقسیم ہوجائے اورورثاء اسے قانونی دستاویز میں اپنے نام کرلیں یا اسے شرعی جواز کے بغیر کسی دوسرے کو فروخت کردیں تو کیا موقوفہ زمینوں ،املاک اور پانی کی خرید و فروخت اور انہیں اپنی ملکیت میں لانے کی حرمت اسے بھی شامل ہوگی؟

ج: وہ ملک اور وہ تیسرا حصہ جو حبس دائم ہوئے ہیں خرید و فروخت اور ملکیت میں لینے کی حرمت کے لحاظ سے وقف کے حکم میں ہیں اورانکی وراثت کے طور پر ورثاء کے درمیان تقسیم اور اسی طرح انکی خرید و فروخت باطل ہے۔

وقف کا بیچنا اور اسے تبدیل کرنا

س۲۰۸۸: ایک شخص نے اپنی زمین کا کچھ حصہ امامبارگاہ بنانے کیلئے وقف کیا ہے اور اس میں امام بارگاہ کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے لیکن وہاں کے بعض لوگوں نے امامبارگاہ کے ایک حصے کو مسجد میں تبدیل کردیا ہے اور اس وقت اس حصے میں مسجد کے عنوان سے نماز جماعت ادا کرتے ہیں کیا ان کا امام بارگاہ کو مسجد میں تبدیل کرنا صحیح ہے ؟ اور کیا اس پر مسجد کے احکام جاری ہونگے؟

ج: واقف یا کسی دوسرے شخص کیلئے ایسی امام بارگاہ کو مسجد میں تبدیل کرنے کا حق نہیں ہے جو امام بارگاہ کے عنوان سے وقف کی گئی ہو اور ایسا کرنے سے وہ مسجد میں تبدیل نہیں ہوگی اور اس پر مسجد کے احکام و آثار بھی مترتب نہیں ہوں گے لیکن اس میں نماز جماعت ادا کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۰۸۹: اگر کوئی شخص ایسی زمین کو بیع لازم کے طور پر فروخت کردے جو چند سال پہلے اسے میراث کے طور پر ملی ہو اور بعد میں معلوم ہوکہ وہ زمین وقف تھی تو کیا یہ خرید و فروش باطل ہے ؟ اور اگر باطل ہے تو کیا اسے خریدار کو اس کی موجودہ قیمت ادا کرنا ہوگی یا وہی رقم جو بیچنے کے وقت اس سے لی تھی؟

ج: جب معلوم ہوجائے کہ بیچی گئی زمین در حقیقت وقف تھی اور بیچنے والے کو اسے فروخت کرنے کا حق نہیں تھا تو وہ خرید و فروخت اور معاملہ باطل ہے اور واجب ہے کہ اس زمین کو اسی وقف کی حالت پر پلٹا دیاجائے اور زمین بیچنے والے کیلئے وہ رقم خریدار کو واپس کرنا ضروری ہے جو اس نے زمین کے عوض حاصل کی تھی اور پیسے کی قیمت کے کم ہونے کے سلسلے میں احتیاط واجب یہ ہے کہ باہمی طور پر مصالحت کریں۔

س ۲۰۹۰: ایک شخص نے تقریباً سو سال سے اپنی ایک ملک اپنے بیٹوں پر وقف کی ہے اور اس نے وقفنامہ میں ذکر کیا ہے کہ اگر اس کا کوئی بیٹا فقیر ہوجائے تو اسے شرعا حق ہے کہ وہ اپنا حصہ دوسرے وارث کو بیچ دے لہذا اسکے بعض بیٹوں نے کچھ عرصہ پہلے اپنا حصہ ان لوگوں کو فروخت کر دیا ہے کہ جنکے لئے یہ وقف ہوئی ہے اور اب یہ کہا جاتاہے کہ چونکہ عبارت میں کلمہ وقف ہے لہذا وہ شرائط جو واقف نے ذکر کئے ہیں صحیح نہیں ہیں اور اس ملک کی خریدوفروخت باطل ہے چنانچہ اس چیزکے پیش نظر کہ وہ زمین وقف خاص ہے نہ عام، کیاو اقف کے وقف نامہ کے مطابق اس زمین کی خرید و فروخت جائز ہے؟

ج: اگر یہ بات ثابت ہوجائے کہ واقف نے عقد وقف کے ضمن میں یہ شرط لگائی ہے کہ اگر اس کے ان بیٹوں میں سے کہ جنکے لئے اس نے زمین وقف کی ہے کوئی فقیر اور محتاج ہوجائے تو وہ اپنا حصہ انہیں بیٹوں میں سے کسی دوسرے کو فروخت کرسکتاہے تواس شخص کا معاملہ اور خرید و فروخت اشکال نہیں رکھتا کہ جس نے اپنا حصہ فقر و نیازمندی کی بناپر فروخت کیا ہے اور اس کا معاملہ صحیح ہے۔

س ۲۰۹۱: میں نے زمین کا ایک قطعہ محکمہ تعلیم کو اسکول بنانے کیلئے ہدیہ کے طور پر دیا لیکن مشورے اور یہ اطلاع حاصل کرنے کے بعد کہ اس زمین کی رقم سے شہر کے دوسرے محلوں میں ایسے کئی اسکول بنائے جاسکتے ہیں میں نے اس زمین کو وزارت تعلیم کی نگرانی میں بیچنے اور اسکی رقم سے شہر کے جنوب یا محروم علاقوں میں کئی سکول تعمیر کرنے کیلئے اس وزارت کے دفتر میں رجوع کیا،کیا میرے لیئے اس کام کو انجام دینا جائز ہے؟

ج: اگر سکول کی زمین انشاء وقف کے ساتھ اس عنوان سے وزارت تعلیم کی تحویل میں دی ہو کہ وزارت تعلیم اس کی سرپرست اور متولی ہے تو اس کے بعد آپ کو اس میں دخالت ، تصرف اور رجوع کرنے کا حق نہیں ہے لیکن اگر وقف حتی فارسی زبان میں بھی انشا نہ ہوا ہو یا زمین وقف کے قبضے کے عنوان سے وزارت تعلیم کی تحویل میں نہ دی گئی ہو تو اس صورت میں زمین پر آپکی ملکیت باقی ہے اور اس

کا اختیار آپکے ہاتھ میں ہے۔

س۲۰۹۲: ایک امامزادے کی زیارت گاہ کے گنبد مبارک پر تین متصل قبوّں کی شکل میں تین کلوگرام سونا موجود ہے اس سے پہلے یہ سونا دو مرتبہ چوری ہوا لیکن واپس آگیا اور پھر اسے اسی جگہ پر لگادیا گیا اس بات کے پیش نظر کہ مذکورہ سونے کے چوری یا تلف ہوجانے کا خطرہ ہے کیا اسکا فروخت کرنا اوراسکے پیسے کو روضے کی تعمیر و توسیع کیلئے خرچ کرنا جائز ہے؟

ج: صرف چوری ہونے اور اسکے ضائع ہونے کے خطرے کے پیش نظر اسے بیچنا یا تبدیل کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر شرعی متولی قرائن و شواہد کے ذریعہ اس بات کا قابل اعتنا احتمال دے کہ وہ سونا روضے کی ضروریات کو پورا کرنے اور اسکی تعمیر میں خرچ کرنے کیلئے ذخیرے کے طور پر رکھا گیا ہے یا یہ کہ اس بقعہ مبارکہ کی تعمیر اور اسکی مرمت نہایت ضروری ہے اور اسکی رقم کسی اور طریقے سے فراہم کرنا ممکن نہیں ہے تو اس صورت میں سونے کو بیچنا اور اسکی رقم کو اس بقعہ مبارکہ کی ضروری تعمیر اور مرمت کیلئے خرچ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور مناسب ہے کہ محکمہ اوقاف اس کام کی نگرانی کرے۔

س ۲۰۹۳: ایک شخص نے اپنی زرعی زمین اور پانی کی کچھ مقدار اپنے بیٹوں پر وقف کی ہے لیکن اولاد کی کثرت ،ذراعت کی دشوار ی اور محصولات کی کمی کی وجہ سے کوئی بھی زمین میں زراعت کرنے میں دلچسپی نہیں لیتالذا مستقبل قریب میں یہ وقف استفادہ کرنے کے قابل نہیں رہے گا اور خراب ہوجائے گا کیا اس بناپر جائز ہے کہ مذکورہ زمین اور پانی بیچ دیئے جائیں اور انکی رقم کو نیک کاموں میں خرچ کیا جائے۔

ج: جب تک وقف سے اس جہت میں استفادہ کرنا ممکن ہے کہ جس کیلئے اسے وقف کیا گیا ہے ـ اگر چہ اس طرح کہ اسے ان افراد میں سے بعض کو کہ جن پر اسے وقف کیا گیا ہے یا کسی دوسرے شخص کو کرایہ پر دے دیں اور اسکے کرایہ کو جہت وقف میں خرچ کریں یا اس سے استفادہ کرنے کی نوعیت کو تبدیل کردیں ـتو اسکا فروخت کرنا اور تبدیل کرنا جائز نہیں ہے اور اگر اس سے کسی بھی صورت میں فائدہ اٹھانا ممکن نہیں ہے تو پھر اسکا بیچنا جائز ہے لیکن اس صورت میں واجب ہے کہ اسکی رقم سے کوئی دوسری ملک خریدی جائے تا کہ اسکے منافع جہت وقف میں خرچ کئے جائیں۔

س ۲۰۹٤: ایک منبر مسجد کیلئے وقف ہوا ہے لیکن اسکے بہت اونچا ہونے کی وجہ سے وہ عملاً استفادہ کے قابل نہیں ہے کیا اسے دوسرے مناسب منبر میں تبدیل کرنا جائز ہوتا ہے؟

ج: اگر منبر اپنی اس موجودہ شکل میں اس مسجد یا دوسری مساجد میں استفادہ کے قابل نہیں ہے تو اسکی شکل بدلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۰۹٥: کیا ان زمینوں کا فروخت کرنا جائز ہے جو وقف خاص ہیں اور واقف نے انہیں اراضی کے اصلاحات کے قانون کے تحت حاصل کیا ہے؟

ج: اگر واقف وقف کرتے وقت اس چیز کا مالک شرعی ہو جسے اس نے وقف کیا ہے اور اسکے ذریعے وقف بھی شرعی طور پر واقع ہوا ہو تو خود اسکے یا کسی دوسرے کے ذریعے وقف کی خرید و فروخت یا اس میں تبدیلی صحیح نہیں ہے اگرچہ وہ وقف خاص ہو مگر خاص استثنائی موارد میں کہ جن میں اسکا فروخت کرنا یا تبدیل کرنا شرعی طور پر جائز ہوتاہے۔

س۲۰۹٦: میرے والد صاحب نے زمین کا ایک حصہ جس میں کھجور کے درخت ہیں محرم کے پہلے دس دنوں اور قدر کی راتوں میں اطعام کیلئے وقف کیا ہے اور اب ان درختوں کی عمر سو سال سے زیادہ ہوگئی ہے اور استفادہ کرنے کے قابل نہیں رہے ہیں اس بات کے پیش نظر کہ میں بڑا بیٹا ہوں اور باپ کی طرف سے وکیل و وصی ہوں کیا جائز ہے کہ میں اس زمین کو فروخت کرکے اسکی رقم سے مدرسہ یا امامبارگاہ تعمیر کروں تا کہ وہ میرے باپ کیلئے صدقہ جاریہ ہوں؟

ج: اگر زمین بھی وقف ہو تو صرف وقف شدہ درختوں کے قابل استفادہ نہ رہنے کی بناپر اسکا بیچنا اور تبدیل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ امکان کی صورت میں واجب ہے ان درختوں کی جگہ نئے درخت لگائے جائیں اگر چہ اسکے لیئے قابل استفادہ نہ رہنے والے درختوں کی رقم خرچ کرنی پڑے تا کہ ان کا منافع وقف کے امور میں خرچ کیا جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو زمین سے کسی دوسری شکل میں استفادہ کیا جائے مثلا اسے زراعت یا گھر بنانے و غیرہ کیلئے کرایہ پر دینا اور پھر اسکی آمدنی کو وقف کے امور میں خرچ کرنا ، کلی طور پر جب تک وقف کی زمین سے کسی طرح استفادہ کرنا ممکن ہو اس وقت تک اس کا فروخت یا تبدیل کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر کھجورکے درخت قابل استفادہ نہیں ہیں تو انکے بیچنے میں کوئی اشکال نہیں ہے اور امکان کی صورت میں انکی رقم کو نئے درخت لگانے میں خرچ کرنا ضروری ہے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تواسے وقف کے امور میں خرچ کیا جائے۔

س۲۰۹۷: کسی شخص نے ایک جگہ پر مسجد بنانے کیلئے لو ہے اور ویلڈنگ کا کچھ سامان ہدیہ کیا اور مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہونے کے بعد کچھ سامان بچ گیا ہے اور دوسرے اخراجات کی وجہ سے مسجد مقروض ہے کیا اس بچے ہوئے سامان کو فروخت کرکے اسکی رقم سے مسجد کا قرض ادا کرنا اور اسکی دوسری ضروریات کو پورا کرنا جائز ہے؟

ج: اگر دینے والے شخص نے وہ آلات اور سامان مسجد بنانے کیلئے دیا ہو اور انہیں اسی کام کیلئے اپنی ملکیت سے خارج کیا ہو تو اس صورت میں ان میں سے جو چیز بھی قابل استفادہ ہو اگر چہ دوسری مساجد میں، تو اس کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ اس سے دوسری مسجد کی تعمیر کیلئے استفادہ کیا جائے لیکن اگر دینے والے نے وہ سامان صرف مسجد میں استفادہ کیلئے دیا ہو تو اس صورت میں بچا ہوا مال اسکی اپنی ملکیت ہے اور اس کا اختیار بھی خود اسکے ہاتھ میں ہے۔

س۲۰۹۸: ایک شخص نے اپنی لائبریری اپنے بیٹوں کیلئے وقف کی ہے لیکن اسکی اولاد اور پوتوں میں سے کسی نے بھی دینی تعلیم حاصل نہیں کی اور وہ لائبریری سے استفادہ نہیں کرتے اور دیمک نے اسکی بعض کتابوں کو ضائع کردیا ہے اور باقی کتابیں بھی ضائع ہورہی ہیں کیا انہیں بیچنا جائز ہے؟

ج: اگر اسکی اولاد پر لائبریری کا وقف کرنا اس امر کے ساتھ مشروط ہو کہ وہ علوم دینی حاصل کریں اور علماء دین بنیں تو تعلیق کی بناپر یہ وقف ابتدا ہی سے باطل ہے اور اگر اس سے استفادہ کرنے کیلئے اولاد پر وقف کیا ہے اور اسوقت ان میں کوئی ایسا شخص موجود نہیں ہے جو اس سے استفادہ کرسکے اور آئندہ بھی اس چیزکی امید نہیں ہے تو اس صورت میں مذکورہ وقف صحیح ہے اور ان کے لیئے جائز ہے کہ وہ لائبریری ایسے افراد کے اختیار میں دے دیں جو اس سے استفادہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور اسی طرح اگر لائبریری ایسے افراد کے استفادے کیلئے وقف ہوئی ہو جو اس سے استفادہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن وقف کے متولی اسکے بیٹے ہوں تو بیٹوں پر واجب ہے کہ وہ مذکورہ افراد کے استفادہ کیلئے اسے انکے اختیار میں دے دیں بہر حال انہیں اسکے فروخت کرنے کا حق نہیں ہے اور شرعی متولی پر واجب ہے کہ وہ مناسب طریقے سے ان کتابوں کو ضائع ہونے سے بچائے ۔

س۲۰۹۹: ایک موقوفہ زرعی زمین کی سطح اطراف کی زمینوں سے بلند ہے کہ جسکی وجہ سے اس تک پانی پہنچانا ممکن نہیں ہے اور کچھ عرصہ سے اسے دوسری زمینوں کے ہم سطح بنانے کا کام بھی ختم ہوگیا ہے اور اضافی مٹی اسکے وسط میں پڑی ہے جو اس میں زراعت سے مانع ہے کیا اضافی مٹی کو فروخت کرکے اسکی رقم اس امامزادے کے حرم میں خرچ کرنا جائز ہے جو مذکورہ زمین کے قریب واقع ہے۔

ج: اگر اضافی مٹی موقوفہ زمین سے استفادہ کرنے میں مانع ہے تو اسے زمین سے ہٹانے اور فروخت کرکے اسکی رقم کو وقف کے امور میں خرچ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۱۵۰: بعض موقوفہ تجارتی دوکانیں جو موقوفہ زمین میں بنائی گئی ہیں اور کرایہ داروں سے پگڑی لئے بغیر کرائے پر دے دی گئی ہیں کیا انکے کرایہ داروں کیلئے جائز ہے کہ وہ دوکانوں کی پگڑی کسی دوسرے کو بیچ کر اس سے رقم لے لیں ؟ اور اگر جائز ہے تو کیا پگڑی کی رقم کرایہ دار کی ہے یا وہ وقف کی آمدنی شمار ہوگی اور اسے وقف کے امور میں خرچ کیا جائیگا؟

ج: اگر وقف کا متولی اس کی مصلحت کی رعایت کرتے ہوئے پگڑی فروخت کرنے کی اجازت دے تو جو مال اسکے بدلے میں حاصل ہوگا وہ وقف کی آمدنی شمار ہوگا اور واجب ہے کہ اسے وقف کے امور میں خرچ کیا جائے لیکن اگر وہ اس معاملہ کی اجازت نہ دے تو معاملہ باطل ہے اور بیچنے والے کیلئے ضروری ہے کہ جو رقم اس نے خریدار سے لی ہے اسے واپس کر دے بہر حال جس کرایہ دارکے پاس پگڑی کا حق نہیں ہے اگر اس نے اسے کسی دوسرے کرایہ دارکو بیچا ہے تو اسکے مال میں اسکا کوئی حق نہیں ہے۔

قبرستان کے احکام

س ۲۱۰۱: مسلمانوں کے عمومی قبرستان کو اپنی ملکیت میں لانے اور اس میں ذاتی عمارتیں بنانے اور اسے بعض اشخاص کے نام پر ملک کے عنوان سے ثبت کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ اور کیا مسلمانوں کا عمومی قبرستان وقف شمار ہوگا؟ اور کیا اس میں ذاتی تصرف کرنا غصب ہے ؟ اور کیا اس میں تصرف کرنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے تصرفات کے سلسلے میں اجرۃ المثل ادا کریں ؟ اور اجرۃ المثل کا ضامن ہونے کی صورت میں اس مال کو کس جگہ خرچ کیا جائیگا؟ اور اس میں تعمیر کی گئی عمارتوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: مسلمانوں کے عمومی قبرستان کی ملکیت کی محض دستاویزاپنے نام کر ا لینا نہ تو اسکی شرعی ملکیت کی حجت ہے اور نہ ہی غصب کرنے کی دلیل جیسا کہ عمومی قبرستان میں مردوں کو دفن کرنا بھی اسکے وقف ہونے کی شرعی دلیل نہیں ہے ۔ بلکہ اگر قبرستان عرف کی نظر میں اس شہرکے تابع شمار ہو تاکہ اس شہر کے باشندے اپنے مردوں کو دفن کرنے یا کسی دوسرے کام کیلئے اس سے استفادہ کریں یا کوئی ایسی شرعی دلیل ہو جس سے ثابت ہو کہ وہ قبرستان مسلمان مردوں کو دفن کرنے کیلئے وقف ہوا ہے تو ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ قبرستان کی زمین سے ہاتھ اٹھالیں اور اس میں جو عمارتیں و غیرہ تعمیر کی ہیں انہیں گرا کر اپنی سابقہ حالت پر لوٹا دیں لیکن تصرفات کی اجرۃ المثل کا ضامن ہونا ثابت نہیں ہے۔

س ۲۱۰۲: ایک ایسا قبرستان ہے جسکی قبروں کو تقریبا پینتیس سال ہوچکے ہیں اور بلدیہ نے اسے عمومی پارک میں تبدیل کردیا ہے اورسابق حکومت کے زمانے میں اسکے بعض حصوں میں کچھ عمارتیں بنائی گئی ہیں کیا متعلقہ ادارہ بھی اپنی ضرورت کے مطابق اس زمین میں دوبارہ عمارتیں بناسکتاہے؟

ج: اگر قبرستان کی زمین مسلمان مردوں کو دفن کرنے کیلئے وقف ہوئی ہو یا اس میں عمارتیں بنانے سے علما، صلحاء اورمؤمنین کی قبروں کی توہین یا ان کے کھودنے کا سبب ہو یا زمین عام شہریوں کے استفادہ کیلئے ہو تو اس میں کسی قسم کی تبدیلی کرنا اور ذاتی تصرفات اور عمارتیں بنانا جائز نہیں ہے ورنہ اس کام میں بذات خود کوئی اشکال نہیں ہے۔لیکن اس سلسلے میں قوانین کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

س ۲۱۰۳: ایک زمین مردوں کو دفن کرنے کیلئے وقف کی گئی ہے اور اسکے وسط میں ایک امامزادے کی ضریح واقع ہے اور پچھلے چند سالوں میں بعض شہدا کے جنازے بھی وہاں دفن کئے گئے ہیں اور اس بات کے پیش نظر کہ جوانوں کی ورزش اور کھیل کود کیلئے کوئی مناسب جگہ نہیں ہے کیا اس قبرستان میں آداب اسلامی کی رعایت کرتے ہوئے کھیلنا جائز ہے؟

ج: قبرستان کو ورزش اور کھیل کود کی جگہ میں تبدیل کرنا اور موقوفہ زمین میں جہت وقف کے علاوہ تصرف کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح مومنین اور شہداکی قبروں کی توہین کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

س ۲۱۰٤: کیا جائز ہے کہ ایک امامزادے کے زائرین اپنی گاڑیوں کو اس پرانے قبرستان میں پارک کریں کہ جسے تقریبا سو سال ہوچکے ہیں اور معلوم ہے کہ پہلے اس دیہات کے باشندے اسی جگہ مردے دفن کرتے تھے اور اب انھوں نے مردوں کو دفن کرنے کے لیئے دوسری جگہ منتخب کرلی ہے؟

ج: اگر یہ کام عرف میں مسلمانوں کی قبروں کی توہین شمار نہ ہو اور اس کام سے امامزادے کے زائرین کیلئے کوئی رکاوٹ بھی پیدا نہ ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۱۰٥: بعض افراد عمومی قبرستان میں بعض قبروں کے پاس مردے دفن کرنے سے منع کرتے ہیں کیا وہاں دفن کرنے میں کوئی شرعی رکاوٹ ہے اور کیا انھیں روکنے اور منع کرنے کا حق ہے ؟

ج: اگر قبرستان وقف ہو یا اس میں ہر شخص کیلئے مردے دفن کرنا مباح ہو تو کسی کو کوئی حق نہیں

ہے کہ وہ عمومی قبرستان میں اپنی میت کی قبر کے اطراف میں حریم بناکر اس میں مردہ مؤمنین کو دفن کرنے سے منع کرے۔

س ۲۱۰۶: ایک قبرستان کہ جس میں قبروں کی جگہ پر ہوگئی ہے اسکے قریب ایسی زمین ہے جسے عدالت نے اسکے مالک سے ضبط کرکے اس وقت ایک دوسرے شخص کو دے دی ہے کیا اس زمین میں موجودہ مالک کی اجازت سے مردے دفن کرنا جائز ہے؟

ج: اگر اس زمین کا موجودہ مالک اسکا شرعی مالک شمار ہوتاہے تو اس میں اسکی اجازت اور رضامندی سے تصرف کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۱۰۷: ایک شخص نے مردوں کو دفن کرنے کیلئے زمین وقف کی اور اسے مسلمانوں کیلئے عمومی قبرستان قراردے دیاکیا جائز ہے کہ اسکی انتظامیہ ان لوگوں سے پیسے وصول کرے جو اپنے مردوں کو وہاں دفن کرتے ہیں؟

ج: انہیں موقوفہ عمومی قبرستان میں مردوں کو دفن کرنے کے عوض کسی چیز کے مانگنے کا حق نہیں ہے لیکن اگر وہ قبرستان میں دوسرے کام انجام دیتے ہوں یا صاحبان اموات کیلئے اپنی خدمات پیش کرتے ہوں تو ان خدمات کے عوض اجرت لینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۱۰۸: ہم ایک دیہات میں ٹیلیفون ایکسچینج بنانا چاہتے ہیں لہذا ہم نے دیہات کے باشندوں سے کہا کہ وہ اس کام کیلئے ہمیں کوئی زمین دیں ۔اگراس کام کیلئے دیہات کے وسط میں کوئی زمین نہ ملے تو کیا اس ایکسچینج کو قدیمی قبرستان کے متروکہ حصے میں بنانا جائز ہے؟

ج: اگر وہ عمومی قبرستان مردوں کو دفن کرنے کیلئے وقف ہو یا اس میں ٹیلیفون ایکسچینج بنانامسلمانوں کی قبریں کھودنے یا انکی توہین کا سبب ہو تو جائز نہیں ہے ورنہ اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۱۰۹: ہم نے دیہات میں مدفون شہداکی قبروں کے پاس اس دیہات کے ان شہیدوں کی یاد میں پتھر نصب کرنے کا عزم کیا ہے جو دوسرے مقامات میں دفن ہوئے ہیں تا کہ مستقبل میں یہ انکا مزار ہوکیا یہ کام جائز ہے؟

ج: شہدا کے نام سے قبر کی یادگاربنانے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر وہ جگہ مردوں کو دفن کرنے کیلئے وقف ہو تو دوسروں کیلئے مردے دفن کرنے میں رکاوٹ پیدا کرنا جائز نہیں ہے۔

س 2110: ہم قبرستان کے قریب ایک بنجر زمین میں مرکز صحت قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن وہاں کے بعض باشندے دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ جگہ قبرستان کا حصہ ہے اورذمہ دار افراد کیلئے اسکی تشخیص مشکل ہے کہ یہ جگہ قبرستان کا حصہ ہے یا نہیں اور اس علاقہ کے بعض بوڑھے گواہی دیتے ہیں کہ جس زمین میں بعض لوگ قبر کے وجود کا دعویٰ کرتے ہیں اس میں کوئی قبر موجود نہیں تھی البتہ دونوں گروہ یہ گواہی دیتے ہیں کہ جو زمین مرکز صحت قائم کرنے کیلئے منتخب کی گئی ہے اسکے اطراف میں قبریں موجود ہیں ۔ اب ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: جب تک یہ ثابت نہ ہوجائے کہ وہ زمین مسلمان مردوں کے دفن کیلئے وقف ہے اور مذکورہ زمین ان عام جگہوں میں سے بھی نہ ہو جو وہاں کے باشندوں کی ضرورت کیلئے ہیں اور اس میں مرکز صحت قائم کرنے سے قبریں کھودنا لازم نہ آتاہواور مومنین کی قبروں کی اہانت بھی نہ ہوتی ہو تو مذکورہ زمین میں مرکز صحت قائم کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔

س ۲۱۱۱: کیا جائز ہے کہ قبرستان کا ایک حصہ کہ جس میں ابھی کوئی مردہ دفن نہیں ہوا اور وہ قبرستان وسیع و عریض ہے اور اسکے وقف کی کیفیت بھی صحیح طور پر معلوم نہیں ہے اسے رفاہ عامہ جیسے مسجد یا مرکز صحت کی تعمیر میں استفادہ کے لیئے کرایہ پر دیا جائے اس شرط کے ساتھ کہ کرایہ کی رقم خود قبرستان کے فائدے کیلئے خرچ کی جائے ؟ (قابل توجہ ہے کہ اس علاقہ میں چونکہ رفاہ عامہ کے مراکز قائم کرنے کیلئے کوئی خالی زمین نہیں ہے لہذا اس علاقے میں ایسے کام کی ضرورت ہے) ؟

ج: اگر وہ زمین بالخصوص مردے دفن کرنے کیلئے وقف انتفاع کے طور پر وقف ہوئی ہو تو اسے کرایہ پر دینا یا اس میں مسجد و مرکز صحت و غیرہ بنانا جائز نہیں ہے لیکن اگر ایسے شواہد موجود نہ ہوں کہ وہ

زمین مردوں کو دفن کرنے کیلئے وقف ہوئی ہے اور علاقہ کے لوگوں کو اپنے مردے دفن کرنے اور اس جیسے دیگر کاموں کی خاطر اس جگہ کی احتیاج نہ ہو اور اس میں قبریں بھی نہ ہوں اور اسکا کوئی خاص مالک بھی نہ ہو تو اس صورت میں اس زمین سے وہاں کے باشندوں کے رفاہ عامہ کیلئے استفادہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۱۱۲: بجلی کی وزارت بجلی پیدا کرنے کیلئے کچھ ڈیم بنانا چاہتی ہے ان میں سے ایک ڈیم دریائے کارون کے راستے میں بجلی گھر بنانے کیلئے ہے۔ پروجیکٹ کی ابتدائی تعمیرات اور کام مکمل ہوچکے ہیں اور اس کا بجٹ بھی فراہم کردیا گیا ہے لیکن اس پروجیکٹ والے علاقہ میں ایک قدیمی قبرستان ہے کہ جس میں پرانی اور نئی قبریں موجود ہیں اور اس پروجیکٹ کو عملی جامہ پہنانا ان قبروں کومنہدم کرنے پر موقوف ہے اس مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: وہ پرانی قبریں کہ جنکے مردے خاک بن چکے ہیں انکے منہدم کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن ان قبروں کو منہدم کرنا اور ان کے ان مردوں کو آشکار کرنا کہ جو ابھی خاک میں تبدیل نہیں ہوئے جائز نہیں ہے البتہ اگر اس جگہ ان بجلی گھروں کی تعمیر اقتصادی اور سماجی لحاظ سے ضروری ہو اور اسکے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو اور انہیں اس جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا یا قبرستان سے ہٹانا سخت اور مشکل یا طاقت فرساکام ہو تو اس جگہ ڈیم بنانے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن واجب ہے کہ جو قبریں ابھی خاک میں تبدیل نہیں ہوئی ہیں انہیں کھودے بغیر کسی دوسری جگہ منتقل کیا جائے اگر چہ اس طرح کہ قبر کے اطراف کو کھودکر پوری قبر کو دوسری جگہ منتقل کردیا جائے اوراگر اس دوران کوئی بدن ظاہر ہوجائے تو اسے فوراً کسی دوسری جگہ دفن کرنا واجب ہے۔

س ۲۱۱۳: قبرستان کے قریب ایک زمین ہے کہ جس میں قبر کا کوئی نشان موجود نہیں ہے لیکن یہ احتمال ہے کہ وہ ایک پرانا قبرستان ہوکیا اس زمین میں تصرف کرنا اور اس میں اجتماعی کاموں کیلئے عمارتیں بنانا جائز ہے ؟

ج: اگر ثابت ہوجائے کہ وہ زمین اس موقوفہ قبرستان کا حصہ ہے جو مردوں کو دفن کرنے کے لیئے مخصوص ہے یا عرف کی نظر اس کا اطراف (حریم) ہو تو وہ قبرستان کے حکم میں ہے اور اس میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۲۱۱٤: کیا جائز ہے کہ انسان اپنی زندگی کے دوران قبر کو ملکیت کے ارادے سے خریدلے؟

ج: اگر قبر کی جگہ کسی دوسرے کی شرعی ملکیت ہو تو اسکے خریدنے میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر وہ ایسی زمین کا حصہ ہے جو مؤمنین کے دفن کیلئے وقف ہے تو انسان کا اسے خرید کر اپنے لئے محفوظ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ اقدام دوسروں کو اس میں مردے دفن کرنے سے روکنے کا موجب بنتاہے۔

س ۲۱۱٥: اگر ایک سڑک کے ساتھ پیدل چلنے کا راستہ بنانا ان مؤمنین کی بعض قبروں کو منہدم کرنے پر موقوف ہو جو بیس سال پہلے اس سڑک کے پاس قبرستان میں دفن ہوئے تھے توکیا یہ کام جائز ہے ؟

ج: اگر مذکورہ قبرستان وقف نہ ہو تو جب تک یہ کام مسلمان کی قبر کھودنے یا اسکی اہانت کا موجب نہ ہو اس میں پیدل راستہ بنانے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۱۱٦: شہر کے وسط میں ایک متروکہ قبرستان ہے کہ جسکا وقف ہونا معلوم نہیں ہے کیا اس میں مسجد کا بنانا جائز ہے؟

ج: اگر مذکورہ قبرستان موقوفہ زمین اور کسی کی ذاتی ملکیت نہ ہو اور اسی طرح مختلف مواقع پر وہاں

کے باشندوں کی عام ضرورت کے لیئے بھی نہ ہو اور اس میں مسجد بنانا مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی اورانہیں کھودنے کا سبب بھی نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

س ۲۱۱۷: زمین کا ایک حصہ جو تقریبا سو سال سے اب تک عمومی قبرستان ہے اور کچھ سال پہلے کھدائی کے نتیجے میں وہاں پر کچھ قبریں ملی ہیں اس کے کھودنے کا کام مکمل ہونے اور وہاں سے مٹی اٹھانے کے بعد بعض قبریں آشکار ہوگئی ہیں اور ان کے اندر ہڈیاں بھی دیکھی گئی ہیں کیا بلدیہ کیلئے اس زمین کا فروخت کرنا جائز ہے ؟

ج: اگر مذکورہ قبرستان وقف ہو تو اسکا فروخت کرنا جائز نہیں ہے بہر حال اگر کھدائی قبروں کے کھودنے کا سبب ہو تو وہ بھی حرام ہے۔

س ۲۱۱۸: وزارت تعلیم نے ایک پرانے قبرستان پر وہاں کے باشندوں کی اجازت حاصل کئے بغیر قبضہ کیا اور وہاں پر ایک سکول بنادیا کہ جس میں طالب علم نماز بھی پڑھتے ہیں اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: جب تک کوئی ایسی معتبر دلیل موجود نہ ہو جس سے یہ ثابت ہوکہ سکول کی زمین مردوں کے دفن کیلئے وقف ہوئی ہے اور ایسی عمومی جگہوں میں سے نہ ہو کہ جسکی شہریوں کو اپنے مردوں کو دفن کرنے یا اس جیسے دیگر کاموں کیلئے ضرورت ہوتی ہے اوریہ کسی کی ذاتی ملکیت بھی نہ ہو تو قوانین و ضوابط کی رعایت کرتے ہوئے اس سے سکول بنانے اور اس میں نماز پڑھنے کیلئے استفادہ کرنے میں کو ئی اشکال نہیں ہے۔